

اطلا ع

اس میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شاہنشاہ القیاس کو فرست منسلک ہے جو متحدہ موجود ہے وہ درخشاں ہے کہ اس سے مل سکتی ہے اور مولیٰ ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ادا زبان فقیر ہوئی ہے جو صرف کتب تاریخ زبان فارسی و کتب تاریخ زبان اردو و مجاہدات معلوم غیرہ کتب نایاب زبان و مشقیات قصص نظم و شرفادسی وغیرہ کی کچھ کتب استین ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کتاب تاریخ بزرگان فارس

اکبر نامہ پر سربہ دفتر و محکمہ ہر سہ جلد مصنف اسکے شیخ ابو الفضل بن۔
 اکبر نامہ پر سربہ دفتر و محکمہ ہر سہ جلد با تصویرات و نقوشات سرخ و سبز و سیاہ بقیہ جلد ہفتہ و آٹھ کے مجموعہ طبع ہوئی
 تاریخ قریشہ دو جلد مصنفہ ملا حیدر قاسم مندا شہر آبادی عالی حالات راجگان و سلاطین ہندو
 اکبر شاہ اسمیں مذکور ہے۔
 لطیف اکبری۔ تصنیف خواجہ نظام الدین ابن محمد مقیم تروی پر کتاب تاریخ شانان ہندو کے زمانہ سلطنتیں سے عصر حلال الدین محمد اکبر شاہ نہایت سبب و مفصل ہے
 تہاد السعادت تصنیف میر غلام علی افغان بریلوی ہے اس کتاب میں خانہ ان شاہان اور وہ کامیاب ہے
 مفتاح التیاریخ۔ تالیف ٹاس ولیم ہل افغان بادشاہ مصنف صاحب کو نہایت لائق فاضل زبان کا ہے کہ یہ کتاب میں اس کتاب میں اول حالات ہر ایک شہ کے سن ابتداء و آخرت سے تازمان فتح و فتح و دیچ میں اور ہر ایک شخص کے معجز و امارت کے ساتھ منظم و ادہ تاریخ کے میں خصوصاً اگر وہ دہلی وغیرہ کی عمارات کے کتبہ اور متاثری تاریخیں نہایت عمدہ اور عمدہ کتب مولفان قدیم سے تہ تک کی ہیں یہ وہ کتاب ہے کہ کتاب نقل اس کو دیکھی نہ گئی تھی صحیفہ و الاقداری۔ خواجہ محمد بشیر صاحب مودود کی تصنیف ہے واقعات مصرعہ قدر و کمات ششدر کے ہیں۔
 عجائب القصر۔ بعض الانبیا مشہور فارسی و کرانہ نظام طبع الصلوۃ والسلام۔
 تاریخ شاہنامہ فردوسی طبعی مشہور کتاب جو جسکی شان حکمت و نیاز سالن ہندو فتح و فتح ہے مطالبین کے خوش خطا با تصویرات کاقد و نقوشات کا ایچ میں اب تک طبع ہوئی ہے۔

شاہنامہ قائم گنا دای مولف اسکے کتب کامل ہیں زبان شہر و شخص ہے بقیہ شاہنامہ فردوسی زور طبع و کھایا جو حالات جنگ شانان عمدہ ہر سے لکھی ہیں
 وقائع نعمت خان عالی۔ حالات عالمگیر سوانح پرکین۔
 جنگ نامہ۔ تصنیف نعمت خان عالی سے ہے مشتمل جنگ شہزادگان عالمگیر عبارت نہایت سلس اور جو کہ مصنف مستثنی و در سلطنت عالمگیر سے اور حرکت آرا و وزن حقیقی جہانی بھی تو خطا مارت اور بلا جانب و داری و جانین کے یہ وقائع لکھا گیا اور مصنف اس جنگ میں ہر کام شایع اور عظیم الشان تھا یہ قریب دھوکہ و متصل کر و واقع ہوئی اور اس خانہ جنگی میں سلطنت کے دربار اور مستطاعت کے خارج ہوئی کہ بعد از ان تیموریہ سلطنت کے زوال کا زمانہ تھا۔
 سیر المتاخرین۔ ہر سہ جلد حالات شانان دہلی اندازے سلطنت راجاؤں سے انتہائے عمدہ شاہ عالم ناک خوب شرح و بسط کے ساتھ کسارت سلس لکھا جو دو جلد ہے لیکن افغاننامہ جہا لکیری۔ یہ تاریخ نہایت متحرک و جانب نصف زمان مفید خان عمدہ شاہ جهان میں تصنیف ہوئی ہے عبارت بجا و در اہل زبان ہے۔
 اول دفترین حالات اجداد محمدیہ جہا لکیر شاہ از امیر تیمور تا جہا لکیر شاہ۔
 دوسرے دفترین اکبر نامہ کا انتخاب عبارت سلیس و مجاورہ زبان بیکر ابو الفضل پر ایک طرز زبان خاص طبعی بھی کیا ہے۔
 تیسرے دفترین حالات تاریخی حضرت جہا لکیر بادشاہ کے درج میں حالات بھی ترک جہا لکیر جو کہ یہ کتاب نایاب ہے و نسخہ شری تہا لکیر سے ہم ہوئے آؤن و نسخہ سے نقل ہو

نعت کر کے طبع ہوئی
 جہا لکیر تاریخ۔ یہ عمدہ یادگار تاریخ و ہا لکیر عالم سے احوال ہندایش اور من و سما و عرش و کرسی و تختیں جہا لکیرات و احوال انبیا و انبیا و خلفاء و ائمہ و طبقات ملوک و خاندانین مع حضرت امیر ہر دیا ربیت لطیف کے ساتھ تالیف جہا لکیر عالم معلوم عمرانیہ مولوی فقیر محمد اللہ خاں والی ہندو جناب مہی خطاب جناب مولوی عبد اللطیف خاں ہندو دہلی لکھ کر لکھتے۔
 تاریخ خوانہ خامرہ زبان فارسی کی تاریخ اور کچھ مذکورہ اور انتخاب اشعار و تقدیریں جہا لکیر تاریخ و عطا حاصل کیے ہیں۔
 تاریخ کلانہ شہر ہمدانہ تاریخ بیکر کتب شری مولفہ مولان اکبر کارامہ لکھ کر تاریخ و ہا لکیر ہمدانہ صاحب کتب کاغذ شفاف کثرت۔
 رسالہ جہا لکیر الہامی۔ جو کہ حرات شاہ کا ہمدان ہے مصنف اسکا قرسی بن امیر ہمدان مشہور است و اسے محمد بن طہاسب شاہ ایران کے تالیف رسالہ تصنیف فرما کر مقام سند و اکبر شاہ غازی بادشاہ ہندوستان میں بطور ازخان تذکر کیا۔
 خیرۃ الانبیاء و جہا لکیر بن بسبب تصنیف مہی غلام سرور صاحب لاہوری در حالات جہا لکیر انبیا و اولیاء و اہل رار۔
 تاریخ طبری۔ یہ کتاب میں تاریخ میں شاہیر کتب تاریخ سے ہے مصنف ابو جعفر بن جریر الطبری اور اسکی بیار جہا لکیر بن جہا لکیر اول میں احوال ابتدائے انبیا و انبیا و انبیا سے تا احوال عربی و عربوں سے۔
 جلد دوم میں احوال حضرت موسیٰ و اہل بیت جلد سوم میں احوال حضرت عیسیٰ و اہل بیت جلد چارم میں احوال حضرت خاتم النبیین

فهرست کتاب حدیقه الاولیاء فی شرح هر قلیم از قالیلم سبعین مع نوادر منقذیه

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
ذیابجه و نام مصنف و کتابت	۹۱	ذکر شیخ فرید الدین گنج	۱۳۵	ذکر رشک کشی ابو المنصور خان	۱۳۵	احمد الله و محمد صدیق نقیبه و حافظ قرآن	
اقایم اول منسوب به اصل	۹۲	ذکر ملاک شدن نقیض است	۹۲	بر علی محمد خان روهیله		ذکر احوال اکبر بادشاه و بیان مقبره اکبر بادشاه	۱۹۱
نظام مریدان محول و عرض ایشیم	۹۳	غیاث الدین	۹۳	ذکر آمدن احمد شاه ابدالی بسو	۹۳	ذکر پوشش کپتان جوانان سکا	۱۹۲
تبییح بلاد و جبال و انهار و بحار	۹۴	ذکر شیر شاه	۹۴	ذکر وفات محمد شاه و تخت نشینی	۹۴	صاحب بهادر پسر شیخ و تحصیل قلعه گوا ایثار و فتح گوا ایثار	
موقوفه اقلیم ایل	۹۵	بیان سلطان محمود و عادل	۹۵	ذکر حیات محمد عزیز الدین بادشاه	۹۵	ذکر حقیقت حال رانامه برگه گمنامی	۱۹۲
ذکر اخبار آدم علیه السلام	۹۶	ذکر اخبار رسلان کورگانیه	۹۶	ذکر تخت نشینی محمد عزیز الدین بادشاه	۱۹۲	ذکر سرکار کرولی	۱۹۲
ذکر اخبار رشید و اوریس علیهما السلام	۹۷	ذکر استخراج حکم از علم جعفر و زکریا	۹۷	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر جرجی نگر	۱۹۲
ذکر اخبار رفیع علیه السلام	۹۸	ذکر اخبار اکبر	۹۸	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر کالجی و قنوج	۱۹۲
ذکر ملوک پیشداد و کیو و عرت و هجو و طعنه و تشبیه	۹۹	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۹۹	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر کن بور و فتح آباد	۱۹۲
اقایم دوم منسوب به ششمی	۱۰۰	ذکر تاریخ جلوس شاه جهان بادشاه	۱۰۰	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر ملک شام و بیت المقدس	۱۹۲
ذکر قریه بنو و اصل پیغمبر علیه السلام	۱۰۱	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۱	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر احوال لوط علیه السلام	۱۹۲
ذکر دوداقایم دوم و نام بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۰۲	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۲	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر موسی علیه السلام	۱۹۲
اقایم سوم منسوب به سیم	۱۰۳	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۳	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر نقل جبرائیل و لید و یزید	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم سوم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۰۴	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۴	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	میشام	۱۹۲
اقایم چهارم منسوب به چهارم	۱۰۵	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۵	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر بنی از احوال اسرافیل	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم چهارم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۰۶	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۶	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر شهر بلیک و حلب	۱۹۲
اقایم پنجم منسوب به پنجم	۱۰۷	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۷	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر جزیره سقلیه	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم پنجم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۰۸	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۸	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر شهر عین الشمس و مالک و عین	۱۹۲
اقایم ششم منسوب به ششم	۱۰۹	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۰۹	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر برخی از احوال قزلباشان	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم ششم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۱۰	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۰	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر قلعه انطاکیه و محاصره کردن	۱۹۲
اقایم هفتم منسوب به هفتم	۱۱۱	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۱	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر عراق عرب و بغداد	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم هفتم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۱۲	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۲	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر احوال معتمدین	۱۹۲
اقایم هشتم منسوب به هشتم	۱۱۳	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۳	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر استوکل بالهند	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم هشتم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۱۴	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۴	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر المستطیر بالهند	۱۹۲
اقایم نهم منسوب به نهم	۱۱۵	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۵	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر بنی از احوال وزیر اعظم	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم نهم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۱۶	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۶	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	خلفای عباسیه	۱۹۲
اقایم دهم منسوب به دهم	۱۱۷	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۷	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر مقام خجند اشرف	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم دهم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۱۸	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۸	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر عراق عجم	۱۹۲
اقایم یازدهم منسوب به یازدهم	۱۱۹	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۱۹	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲	ذکر قضای از فریدون	۱۹۲
ذکر حد و دوداقایم یازدهم و قریه بلاد و عمارت و انهار و بحار و جبال موقوفه	۱۲۰	ذکر تاریخ وفات جهانگیر بادشاه	۱۲۰	ذکر وفات احمد شاه ابدالی	۱۹۲		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۲۳	ذکر منوچهر کیکاوس و کیقباد	۲۲۳	سورروی	۲۲۳	ذکر ابوالنضر اسمعیل صفوی	۲۲۵	ذکر ولایت بخارا
۲۲۵	ذکر کرشاسب کیکاوس و کرشاسب	۲۲۵	ذکر سلطنت آردشیر و شاپور	۲۲۵	ذکر ابوالنضر طهماسب شاه	۲۲۵	ذکر بخرخان و ملک خان
۱۲۶	ذکر لهراسب و گشتاسب	۲۲۵	و بهرام و وزیر و جرد	۳۵۰	ذکر شاه عباس صفوی و شاه	۲۲۸	طغاج خان و سلطان عثمان
۲۲۶	ذکر حسن و وارباب	۲۲۶	ذکر نوشیروان	۲۵۲	حسین صفوی	۲۲۸	ذکر شیخ نجم الدین کبری و شیخ
۲۲۸	ذکر اسکندر رومی و فیثوقس	۲۲۶	ذکر خسرو و پرویز	۲۵۲	ذکر نادر شاه	۲۲۸	سعد الدین حموی
۲۲۸	ذکر برنجی از احوال حکامی	۲۲۶	ذکر سلطنت شهریار و فرخ زاد	۳۵۲	ذکر الپ ارسلان	۲۲۹	ذکر خواجه قطب الدین بختیار
۲۲۸	آغا نادیمون و صاحب سفلیون	۲۲۶	و ذکر طوک بن نجم از مطیعان	۳۵۹	ذکر طغرل شاه	۲۳۰	کاکا
۲۲۸	و لقمان	۲۲۶	ساسانیان	۳۶۲	ذکر ابوالفضل بلخ	۲۳۰	ذکر خواجه بلال الدین حسن معروف
۲۳۵	ذکر حکیم اساف و فیثاق خورس	۲۲۶	ذکر عمر بن نعیم و خدیجه بن	۳۸۰	ذکر سلطان نیرین العابدین	۲۳۰	نخچه اوجه نقشبند
۲۳۸	ذکر حکیم ابی بن بلخی	۲۲۶	مالک بن ایرس و عمر بن عدی	۳۸۶	ذکر کوجیه الدین بنبر و ارغوان ملک	۲۳۳	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۳۹	ذکر حکیم انکیلس بلخی و انکیلس	۲۲۶	و احمد الفیض و نعمان حارث	۳۸۹	ذکر ولایت قستان	۲۳۳	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۴۰	ذکر اوسرس شاعر یونان	۲۲۶	و ذکر جزیره خاوک	۳۹۵	ذکر ابوالسحاق ابراهیم اوجیم	۲۳۳	ذکر رشک و افروسیاب
۲۴۰	ذکر حکیم و فیثاقوس و ممسی سن و	۲۲۶	ذکر ملک شیراز	۳۹۵	اکابر مشیخ صفویه	۲۳۵	ذکر درزا و امرای دیگر خان و اولادش
۲۴۰	بسطاقوس	۲۲۶	ذکر ملک سیستان و کرمان	۳۹۹	ذکر ابوزید بسطامی و ابوزکر	۲۳۹	ذکر حیدر و اقلیم ششم
۲۴۰	ذکر حکیم ارسلان طایلس سفلیون	۲۲۶	و ذکر رستم و اسلافش	۳۹۹	نخچه	۲۳۹	بیان سرحد اقلیم ششم
۲۴۰	و لقاو حاجس	۲۲۶	ذکر احمد شاه ابدالی و حال شهر	۳۹۹	ذکر ابونصر سپهر خانی	۲۴۰	ذکر یار جوج و باجج
۲۴۰	ذکر حکیم سقراط و فلاطون و	۲۲۶	غرفین	۳۹۹	ذکر امام اعظم ابوحنیفه نعمان	۲۴۰	ذکر احوال و ذکرین و سید بسطن
۲۴۰	و غیره	۲۲۶	ذکر حال امیر ناصر الدین سیکتکین	۳۹۹	ذکر شیخ فرید الدین عطار	۵۰۰	ذکر بنجی از شاهیه حکام و اهل آن
۲۴۰	ذکر حکیم بایلیوس و اقلیدس	۲۲۶	ذکر حکیم چهارم و اقلیم چهارم	۳۹۹	ذکر شیخ شمس الدین تبریز	۵۰۱	فصل در حقوق بزرگان و والدین
۲۴۰	ذکر حکیم بقراط و غیره	۲۲۶	ذکر ملک احمدنجان	۳۹۹	ذکر امیر خسرو دهلوی	۵۰۱	فایده چند خصمیه کتاب
۲۴۰	ذکر زردشت	۲۲۶	ذکر ملک نظیر و اردستان کاشان	۳۹۹	ذکر شیخ عمر و اخستانی و ذکر	۵۰۳	معرفت خط استوا و قاع سال ۱۲۰۴
۲۴۰	ذکر حکیم جاسپ و طبیبوس	۲۲۶	و جبر بادقان و مکره	۳۹۹	شاه وجه الدین خلیل	۵۰۳	و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ که بعد جوت نبی علیه
۲۴۰	ذکر مانی نقاش	۲۲۶	ذکر ملک خوانسار و فرمانان	۳۹۹	ذکر شیخ محمد بن علی	۵۱۱	اسلام واقع شده و ذکر خلقت
۲۴۰	ذکر حکیم بابک حرم و بن سنان	۲۲۶	و نفرش و نم و همدان و ری	۳۹۹	بلاد و سرحدات اقلیم چهارم	۵۱۱	امیر اطلس
۲۴۰	و ذکر بعضی از حکام اسلام و	۲۲۶	ذکر ملک طهرانی	۳۹۹	ذکر ولایت شروان و آرش علیا	۵۱۱	ذکر هبات جنگ سراج الدوله
۲۴۰	ذکر حکیم ابو عثمان و شیخ ابوالنضر	۲۲۶	ذکر ملک سمنان و شهر امداد	۳۹۹	ذکر شروان شاه	۵۱۱	ذکر صوبه ارکان و صوبه خراسان
۲۴۰	ذکر حکیم ابوالنضر و یقوب	۲۲۶	طبرستان و جزیره پرسی	۳۹۹	ذکر قطب الدین سلطان محمد	۵۱۱	ذکر و سرگذشت و کهنیان
۲۴۰	ذکر حکیم ابوالنضر و ابوقاسم	۲۲۶	ذکر میر شمس المعالی قابوس	۳۹۹	ذکر غیاث الدین شاه و ذکر	۵۱۱	ذکر سرکار چند پرسی
۲۴۰	و ابوالمنصور	۲۲۶	و عنصر المعالی کیکاوس	۳۹۹	جلال الدین منگرمی	۵۱۱	ذکر گجرات و پیر و ج وین
۲۴۰	بیان ماهیت همت و ارادت	۲۲۶	ذکر ولایت مازندران و ساری	۳۹۹	ذکر بعضی از وزرای خوارزم	۵۱۱	ذکر سرکار سیوسان
۲۴۰	نشیه و عیب	۲۲۶	ذکر ولایت ریگان و سهرورد	۳۹۹	شاهیهان	۵۱۱	ذکر سرکار اربل
۲۴۰	ذکر شیخ شهاب الدین مفتون	۲۲۶	ذکر یعنی الدین اردبیلی	۳۹۹	ذکر ولایت مازندران و ذکر	۵۱۱	ذکر حضرت خواجه معین الدین
					ولایت سمرقند		چندین قدس سره و شیخ بهاء الدین

در مطبخ می نهند فلفل کشیده طبع بین سبزی پخته



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد مجید مرقد ای غر و جل را که لسان عالمیان در ادای شکرش شیرین بپا نیست و نعمت وافر و درویشکاران بر زبان سرفراز نهاده ای محمد مصطفی
و بر آل و صحاب او علیهم التحیت و الثناء باد اما بعد محراب این اوراق عافی مرضی حسین ای مخاطب باد یا عثمانی بلگرامی بنظر حجابیت
جسده میدهد که از غمره سالی مطابق بکینار و یکصد و چهل و دو و هجری نبوی صلی الله علیه و سلم تا بسین پنجاه و پنج موافق یک هزار
و یک صد و هشتاد و هفت هجری از عهد و ارث تلج و تخت صاحبقران امیر تیمور گورکان محمد شاه باو شاه صاحبقران ثنائی
خدا ایگان مغفور تا وسط سلطنت ابد مدت عالی گهر شاه ای مخاطب بشاه عالم ثنائی خلد الله ملکه درخت بسیار سی از امرای
هند مثل امیر عظیم عظیم شان بهار الملک و لا و جنگ سید سریند خان بهادر تونی مرحوم که بوسیله اشل انصبب نوکر می باشد
رسیده و دیگر امیر کبیر قاطع الکفره و التمر دین برهان الملک سید سعادت خان بهادر شاپوری و دامادش امیر باتیدیر صفدر روزگار و دیگر
صفدر جنگ ابوالنصور خان بهادر و ولدش شجاع دوران وزیر الملک شجاع الدوله بهادر نور الله جمعه و نائب وزیر الملک
نورنگ ورامی راجه نوالی ستره شجاعویه و امیر عالی جاه میر محمد قاسم خان بهادر ناظم جنگا و عظیم آباد و عتبات و میری نظیر خندان شیرین
علی خان بهادر الی عباسی شش نگاشتی و خستانی و شیر مثله بجا امیر الامرا بخشی الملک احمد خان بهادر ابن غنیه نغز جنگ محمد خان گلشن فرخ آباد
نور الله مرقد و غیره بصینه نوکر می و خدمات عمده حضور می برده و چند سال از نیرنگی زمانه خانه نشین گشته در سن پنجاه و هشت مطابق سن
یک هزار و یک صد و نود و هجری در آغز راه جمادی الاولی بقرب دوستی بے ریب و رنگ حبیب علی ندی ساکن بانه در خدمت صاحب
از صاحبان فرنگ سستی ستر و الاصفاف مجمع حسانت کیشان جو ناهتمان ککات انگریز ای مخاطب بجلال الدوله مغاخر جنگ زاد و شهادت
که ترجمه نام شریفین انگریزی شد بخش شهسوارات نام جید آن قبیل است آثار سخاوت و شجاعت از ناصیه شهنشاید او علم و وفار از لجه اش

هویدا و سیدان هر دو بگویند که قوت گوی از ماسران ربه و مشرف شده و در زمره نشینان که انیوقت در سرکار صاحبان انگریز است
 مردم نجبا ازین بالا تر نیست چه بعد از شش ماهی و سفر و شش اشیا را در مصاحب و ندیم مجلس خوشی می گردانند مسلک کردید و
 صاحبان انگریز که از راه قنات و دانی طالب علم و هنر اند صاحب مادی بنیاب فنی و کاوندانی رسمی دارد و در مطالعه کتب و زمره
 عربی و فارسی خوشنیدن حکایات عجیب و غریب و سخنان حکمت و احوال اهل کت و دعوی تمام دارد و بنا بر حیاضت طبع عالی در عهد وزارت
 وزیر این وزیر این وزیر صفت جاه وزیر الحاکم صفت الدوله یکی خان بهادر این شجاع الدوله حال باشد تالی عمره و قبالة که ضیای
 احسانش چون نیر عظم محیط عالم و عالیشان گشته سطر چند از کتب معتبره که نامهای آن در ضمن کتاب اکثر جامع قوم است شتمیه احوال
 که در ارض و برین سکون و اقلیم سعد و بندگی از عجایب و غرائب هر دیار و شمه از اخبار انبیای کبار و سلاطین و درکار و برنجی از احوال
 حکما و مشاهیر و مصار و اکثر حالات انگریز و دیگر فرنگیان آنچه از کتب بدست آورده و از دست جو ناتمان اسکا
 و غیره استماع نموده و بهر ایست آن جماعه بشا به در آورده بفهم ناقص اقتباس شایسته کرده مخصوصه در
 سلب تحریر و بحدریقه الاقالیه موسوم گردانیده و اندرین کتاب اقتباس از هر کتابی که کرده مخفی کنه عبارت درین اوراق ثبت
 نموده و در وقت عبارت و شدت اغلاق الفاظ خود را نماند خسته با پیشینان اهل سخن بستر و خوشتر از آن گفته اند که اکنون این کم بایه
 تفوق یا هر ابری با ایشان جوید و دیگر میل خاطر بر آن داشت که از فارسی و روزمره متنوعه چه از قدیم و جدید خوانندگان را معرفت دست دهد
 و از تفاوت و تبدل زبان در هر زبان و وقت شوند و بدینند که در عالم کون و فضا و هر چیز انقلاب است ازینجا است کل من علیها فان
 و یبقی و سر بک ذوالکمالی و الاکرام باجمده این سخن که از عجایب و غرائب عالم و عالیشان می دهد چنانکه در نظر طالبان
 باغی است و دلش که هر هنر و قلم چون گلهامی زنگار زنگ بطرزهای گوناگون و در نظر مطالعه کنندگان جلوه پیرا اما مقبول انگاشته شود
 که قبول نظر عالیشان گردد و اگر دانیان و سخن سخنان انگریز به وقت و تحت مولف و پیرانی بی چشم نشین نظر فرمایند از سر نه صاف در
 هر زمانه و اوقات بحال مولف و اولاد و اتباعش باشد و مراعات ازین خود و سرکار کمینی سلطان الوقت تا ابد آلا باد که دور
 فلک بکام باد و پروازند عجب بودنی فی اقتدار حضرت و سبب اعطای است قمر و گر چه نیز از کمان می گذرود از کمانداری بنده اهل خرد
 و این اول به نصیحت نفس سیر که در هندوستان زبان فرس بیرون از الفاظ غلاق در بدو دولت انگریز شتمیه اکثر احوال آن کرده
 پرشکوه آنچه از کتب بدست آورده و بهندی از شتمیه و الاصفیات کنتان جو ناتمان اسکا است اصفا نموده و بهر ایست این جماعه بشا به در آورده
 درین چند مرقوم ساخته و بعضی رفروشا به که در عین بدو دولت کرده موصوف از عالم غیب بی قصد و خوشتر از معاملات شایسته و فتنه
 اظهار و ترقیم آن طولانی دارد و اصل و مولف این فقره است صعود من از جمله تیز و بدست نصیحتش سرشته بهر سحر در پس پرده
 گوشها باشد که اکنون که عمر و فرصت اندومی رود مراعات ستم و الاصفیات جو ناتمان اسکا است بحال مندرست و آن موجب
 مزین که چند انکه بشمار حالت تمثیل کوکان لاجرم او حکمت ربی الی آخره و قیست فیلط زعفران نقش نموده و درون دلها دوست
 اصاصل عنان قلم ابوابی مدعا معطوف ساختن ولی است پوشیده نماند که کتاب هنوز مسوده نادرست بود که چند نقل از آن بحال
 رفقت از آن جمله پیش صاحب والا کنتان جو ناتمان اسکا است و کینیل بود که بفرنگ رسید و دیگر در جو پوز و مولوی در پیش علی بعد از آن تمام
 کتاب را بنظر ثانی نم و کاست کرده به خط خویش مرقوم ساخت باشد التوفیق بد آنکه حکمای دقیقه شناس خود اقتباس اتفاق اند

که کره ارض مرکز است نسبت بکافی سما چون خشناس است بر روی دریا نصفه از آن کره در بحر اعظم که بحر اوقیانوس و بحر محیط نیز مشتمل
گویند و صورت و نصف دیگر در عالم نمایش ظهوری دارد و صورت بیضه که آنرا دریا میگویند و این نصف که یکشومست نصفی از آن
که در جانب جنوب افتاده و در آنست و نهایت جانب شمال هم آب دارد پس از چهار بخش زمین یک بخش کمتر عمارت دارد و جمله کوهها
و بیابانها ازین جمله است اگر از روحی حقیقت درنگ نداشتی و میخواستی و در هر روزی زمین از جمله پیدایش خلقت باری تعالی
یکی است اینست ازین در زمین و در بر این نیز چنانچه در خشناسی بود بر روی دریا و بیابانها بین تا نور برین خشناس چندین
گردید بر روی خشناسی و در زمین چنان رفت که این قطعه را ربع مسکون نامند و ربع مسکون در شمال خط استواء است و
خط استوا خطیست که مکنای در فلک محاذی بر روی زمین از مشرق تا مغرب اعتبار کرده اند و خطیست که در شمال از جنوب به شمال
مقرر نموده چنانچه از خطین مرقومین تقاطع رو بدو در ارض و سما برابر چهار بخش گردد و هر دو افعی و کما می خط معدل النهار قطبید که
عبارت از قطب شمالی و جنوبی است واقع اند و هر شهر و ناحیه که برین خط بود و شب و روز در آنجا مساوی باشد و در سالی است
مفصل در اند یار و فروع نماید و دو به دو و چهار و هشت و در هر وقت در سفر باشد بقدر طاقت و آن قدر طعام و شراب که قاعده است
گویند که هیچ ربع مسکون صد ساله است چنانچه کسی همه وقت در سفر باشد بقدر طاقت و آن قدر طعام و شراب که قاعده است
بکار برد و سالی است که نسبت سالی ازین جمله باشد و سالی که راه برود و در هر دو سالیست بطرفها نماند باشد و آب گرفته نسبت سالی
راه بماند پس چهار سالی نیز از آن کم کرد چه در طرف شمال هفت سالی را کسب بر روی دریا و از طرف جنوب هفت سالی را کسب
کرد می بود اجانور می تواند رفت پیش شش سالی را مانده و این قدر زمین را هفت بخش کرده اند و هر بخشی را اقلیمی خوانده اند و مجموع
اقلیم سبعة نامند و طول هر اقلیم از طرف شرقی است تا مغرب و هر اقلیمی خط استوا از یک تر است در از می و پهنای آن زیاد است
از اقلیمی که نزدیک است از خط استوا و طرف جنوب هر اقلیم در آنست از طرف شمالی آن اما طرف شرقی و غربی برابر اند و از دریاها
اعظم آنچه که ممکن است از آن حساب ربع مسکون گرفته اند پنج است و از بحر نیز پنج اگر چه دیگر یکا از درین ربع است و در بحر و کجور این
جزایر بسیار بزرگ و کوچک بسیار است و همچنین کوه و ریخ و وسیع درین ربع و آنست و عدد و مجموع جبال از دو نسبت است و است
قریب بند و نسبت و جبل انهار و جوی بزرگ دارد که کجور از آن بحر کشی میسر نشود و پوشیده و نماند که آنچه حکمای سلف احوال کرده اند
و ربع مسکون تقسیم هفت اقلیم نموده اند بیان کرده است اکنون احوال هفت اقلیم شرح بوسیله تعلیم می آرد و بعد از آن که حکما و جدید
خصوص کوه کوشین حکیم که دنیا را چهار بخش کرده و هر بخشی را نام نهاده مثل یورپ که عبارت از فرماست و بخشهای دیگر که ایشیا و
افریق که عبارت از هفت اقلیم مشهور است که حکمای سلف آنرا فرار داده اند بخش چهارم افریقا که فرود نیای توئیرش گویند و این
که عبارت از دنیای نو است اکنون اهل فرنگ آنرا سیمی موفور دریا فته و بد آنجا رسیده استقامت گزیده اند چنانچه تفصیل اینست
بعد از بیان هفت اقلیم گفته اند فضلی که از کپتان جوئان شان اسکات است مرقوم قلم خوانده است باشد توفیق و استعانت





اقلیم اول

یہ جمل منسوب بہت وعامہ اہل این اقلیم اسود اللوچ باشند جد اول این اقلیم نزدیک خط استواست ازجا نمیکہ روز و ازودہ ساعت
و نصفی باشد بفرساً و وسط این اقلیم آنجاست کہ روز در ازترین است سینہ و ساعیت است و حد دوم آنجاست کہ ارتفاع قطب از
درجہ و نصفی بفرساً باشند و ابتدای این اقلیم از جانب مشرق شمال خبرہ یا قوت باشند بر جنوب بلا و چین و شمال سرانیدپ و وسط دیار
ہند و سند کردہ و بحر فارس اقطع کنند پس در وسط بلا و حبشہ گذرد و آنجا رود نیل مصر اقطع کند و بر بلا و نوبہ و وسط بحر اتر بونان و جنوب
بلا و برطانیہ گذشتہ بہ بحر اوقیانوس منتہی شود و ساحت سطح این اقلیم شش صد و شصت و دو ہزار و چیل و چہار فرسخ و نصف فرسخ است و زمین
بقار سے فرسنگ نامند و مویہ انفسلا تحقیق فرسنگ منودہ چہ یک فرسنگ شد میل بود یک میل عبارت از ثلث فرسنگ یعنی حصہ
سوم فرسنگ است و آن یک کردہ باشد پس یک فرسنگ سہ کردہ بود و یک کردہ بقولی تا چہار ہزار گز شترے مقرر کردہ اند تا کہ
گفتہ بلیت ثلث فرسنگ بہت چار ہزار و از قدم ہای شتر ہزار و دو برین اقلیم بہت کردہ رفیع و تنی نہر بزرگ و نہر از سہ صد و چیل
شہر است و از ان جملہ شروع از ولایت مین می نماید مین و لایت نامیت نامیت تر بہت و طراوت بعضی بہ مین برین اقلیت مین عامر بن شاخ
بن فرستہ بن سام برین نوح علیہ السلام منسوب گردانیدہ اند و برخی گویند کہ چون بر مین مکہ معظمہ واقع شدہ ہر آئینہ بہ مین اشتہار
پذیرفتہ بہر تقدیر قطرے و حفرے مبارک است و اکثر ولایتش بخط استوا قریب واقع شدہ چون نوح عرم رحلت فرمود سام بن نوح
آن ولایت را بنظر احتیاط و آوروہ بہت خود اختیار نمود و بعد از سام اولادش عمر باوران ولایت مواسی اقامت برافراختند را قم
حروف اخبار سام و اولادش را بتقریب در اقلیم سوم و زمین اصل سام و بیت المقدس اقلیم آرد با جملہ چون سلطنت مین بہ قحطان
بن ہود کہ پدر سلاطین مین است رسید اورا حق سبحانہ تعالیٰ اولاد بسیار کردہ است فرمود کہ یعرب و جہم از ان جملہ بودند ذکر بلوک
مین قحطان بن ہود عرم از اخفاء سام اول بلوک مین است و عامہ قبائل مین از اولاد قحطان اند و ایشان را اعراب قحطانی
گویند و اورا از ان قحطان گفتندی کہ در سالہا سے قحطیا بیماری کردے و اورا پیری بود یعرب نام او اول کسی است کہ یعربے
سخن گفتے و اعراب مین تمام از نسل قحطان اند چنانچہ گذشت و کنیت یعرب ابو لیمیم است و یعرب را سخت سدا مند و بروایت مولف

صبح صادق پیر بر بخت نشست بخت سببا که آل سببا با و بنسب اند و او بیباوت آفتاب قیام سے نمود لہذا
 اور اعباد کشتی و در تاریخ صبح صادق سطور است کہ سببا بن بخت عام نام داشت اور ابن سبباری حسن و جمال اعراب اش
 خوانندہ ندی یعنی روشنی آفتاب و چون رسم سببا در عرب پدید آورد بان لقب بلقب شد و سببا بالکسر و لغت سبب
 گرفتن شد و گویند کہ سببا در لغت خمر و خور است چون اول رسم شرب خوردن در آن دیار او پدید آورد از آنش سببا گفتند
 لقبی است پس در وقت ہر یک از ایشان قبیلہ اند و گفته اند کہ اور سبب بود کہ ملان و مرہ و حمیر و شہر سببا کہ آنرا مار بن گویند او بنا
 نہادہ بقولی بند بر آب سببا از آثار اوست و گفته اند کہ آنرا بلقبیست و او چہا رعد و شہا و سال بر پست قوم پر دخت و بعد از او
 پس و شہرین قائم مقام او شد و صد سال ملک راند و ملوک بنی نخم و غسانیان از اولاد او نیند و او ال غسانیان و شام و بیت المقدس
 و ذکہ ملوک بنی نخم بعد ملوک ساسانیان گفته اند و بعد از فوت کہلان برادرش بن سببا کہ نسبت تمامی قبایع بین تا نزدیک زمان
 اسلام کہ بر بند حکومت ممکن بودند و با وی پیوند و با صد سال سلطنت کرد و بعد از او پسرش ابو مالک غالب صد سال
 و پس از او حیار بن غالب بن زید بن کہلان یک صد و پست سال حکومت کرد و بعد از او ملکیت بین قبایع رسید اما بر وقت
 مولف ہفت اقلیم چون حمیر فوت کرد اختلاف در میان قبیلہ پدید آمد و یکی از ایشان در مدینہ سببا و دیگرے در حضرت بادشاہ
 کرد مدتی ملک راندند و گریہ تابع اول کسی کہ اور اتج خوانند تیج الکیمہ حارث را پس بود جمیع اولاد حمیر بر سلطنتش اتفاق
 کردند و نسب جاری بچارہ پشت بجمیر بن سببا میر چون سلطنت شست خود را تیج لقب نام نہادہ اور پس بدان جہت میگفتند
 کہ عسبباری کرد او و صاحب منوچہر بود و بعد فوت او ایرہمہ بن ابحارث کہ پڑوا المنار مشہور است باو شاہ شد و لشکر بہ بلاد مغرب کشیدہ
 و در راہ بنار ہا ساخت تا ہنگام مرگت راہ گم نکرد لاجرم مرد المنار لقب شد و بعد از او پسرش افرہش بن ایرہمہ ملک راند
 و شہر افرہشہ در مغرب ارنیہ اوست و بعد از او برادرش ذوالاوغار الحمد بن ایرہمہ حکومت شست و اور از ان
 ذوالاوغار گویند کہ وقتی لشکر بولایت سببا کشید و طائفہ از ایشان را اسیر کردہ بین آورد و امانی بین آن صورتاے میب بود
 و تبر سیدند و اور از ذوالاوغار خوانند و غر و لغت ترش باشد و زعم فارسبان کیاوس بن کعباد مہد او بہین رفت و دستہ
 او سودا پرانچوست و بہ بند افتاد و دستہ بن زلال بہین رفت و اور انجات و او و ہا ماوران و شہا ہنامہ فردوسی طوسی عبارت
 از ان دیار است و بعد از او پدر ہا و بن سہ اقل بن حارث را پس باو شاہ شد و بعد از او دخترش و بقولی خواہرش بلقیس
 بن بدما و میروری رسید و طائفہ از بزرگان بن خواستند کہ دیگرے را سلطنت برگیرند بلقیس اور ابتدا کہ خویش نبود و او
 بنخانہ اش رفت بلقیس اور شہر ابسبار دا و چون مست شد کہ بخت بلقیس بے فرحت بر تخت است ما و بلقیس از جہان بود
 خویشانش بیادند و ہمیت گفتند و بہر او سختی مرصع ساختند و بلقیس را سلیمان علیہ السلام دعوت فرمود و بہ نکاح خویش آورد
 انقضت کہ پیش از آمدن بلقیس خدمت سلیمان صفت بن برخیا و زریسلیمان بموجب فرمان انجناب تخت بلقیس را و مجلس تخت
 یک ہشتم زون از راہ معید حاضر آورد و قصہ اش در قرآن مجید است و بعد از بلقیس مادر اش شہر شد جیل بہ دولت
 رسید و تیج ثانی مخاطب گشت و از بیماری انجام اور اما شہر انعم گفتند و بعد از او ابو کرکے شہر بن شہر یقین باو شاہ
 شد و او صاحب شہر تاسپ بود و او با جود و سوز و شہر قیام نہاد و از جہان گذشتہ ما و المنار شہر ساخت و شہر سید را کہ بند

و بسوخت و در برابر آن شهر می ساخت پس آن شهر بر سر قندهار گشت و هم قندهار معروف است پوشیده نهانند که بعضی مورخین قندهار
 بر سر قندهار و در صفات خود ذکر کرده اند لیکن نگفته که در آن وقت از ملوک و فرس در ایران کرام پادشاه بود و لاجرم این روایت
 ضعیف می نماید و در بعضی از روایات آمده که تاسیب او را بقتل رسانیده و در بعضی از کتب مسطور است چون سلمان سمرقند را
 بگرفتند ستونی از آهن دیدند بجاست ضخیم طول آن دویست گز و صد و سی گز زیر زمین و بنفاد گز ظاهر بود چون بان برسمید بر سر قندهار
 گفتند چون تیغ میاید و این دیار بگرفت با و انبای فرس بسیار بودند چون این شهر را بدیدند گفتند اینجا مقام کشیم و از اینجا
 بیرون نرویم و دیگر سلاح نبریم پس شیر را که خود را بگرفتند و این منار از آن ساختند و باین دیار اقامت گزیدند با یکجا بعد از دو
 پیش از این پادشاه شد و لشکر بلاد شمال کشید و تا ظلمات برفت و اینجا مریض شده در گذشت مدت ملکش نجاه
 سال بود پس از و پیش از این درین جایش گشت و گویند که تیغ ثانی عبارت از اوست و او صاحب زمین بود مدت
 سلطنتش نجاه و سه سال بود و بعد از و پیش از این در وقتان سید بن مالک و الی شد و از تیغ او سقوط نمود و مردی قهار
 بود چون شصت و سه سال ملک را بدید میان پیش از این حسان را بجا بگرفت بر دوشته سید را بگشتند حسان را بجا بگرفت و قاتل
 پدر را بقتل رسانید و لشکر پیما کشید و بگرفت گویند که زنی از زرق چشم رزق نام خواهر ملک تمامه بود و نور بامره اشش ندان
 بود که از سه روزه راه حس می کرد و چون حسان به منزل پیما رسید او را گفتند رزق سپاه را خواهد دید و او را از حال
 آگاه خواهد داد و بدین ترتیب که لشکر بان را امر کنی تا شلخ بزرگ برگ درخت قطع کنند و همچنان بر پشت سپاه یا خود و از نده چنان
 بفرمود تا چنان کنند رزق را ببرد و آن گفتگو می کرد که سپاهی مانند درختان بجانم مانی آیند قوم با و نکرند بعد از سه روز حسان
 رسید و و الی تمامه را ببرد و آن بگرفت و بگشت و رزق را بگرفت و آورده پرسید که چه کرده تا قوت با صره تو باین مرتبه رسیده گفت
 هرگز نماند نخورده ام تا سیرم و چشم نمکرده بختتم ام حسان بفرمود تا چشمهایش بکار و بکار دیدند و از خدقه بیرون آوردند و در کنار او بدیدند
 که از سه روزه سپاه شده بود با یکجا حسان بر دست عمر بن ابی کرت بقتل رسید و بعد از و بدین ترتیب که عمر بن ابی کرت سلطنت شصت
 داشت سال پادشاهی نمود و بقولے در عهد اوسیل عزم شهر بسیار اخاب کرد و بدیندی که بقیس بر آب بسته بود بگشت و گفته اند
 که آن واقعه در عهد ذوالاوغار اتفاق افتاده و بقولای شایسته بود قصه سیر عزم در قرآن مجید است و خبر است که سیر و پیغمبر آن
 قوم آمدند و آن محاذیل همه را بکشد و کرد و ایشان از کاهنان شنیده بودند که بنده بسیار اوشس خراب کند لاجرم بر هر فرجه از آن
 گریسته بودند چون زمان بود در رسید این دو تنالی موشهای و شتی زیر بند ایشان پدید آورد و گویند که بگوشه گریخته موشان بدید
 شوران کرد و بدین شب که مردم در خواب بودند بگشت و بسیاری از آن قوم بکشد و در خانههای ایشان بر آب شد و از دق
 می فریاد پس فرستاد و بر ایشان سیر عزم یعنی سیر صعب و گفته اند که عزم نام شهر است و بقولے نام وادی که آب از آنجا
 می آید با یکجا آن سبا از امارت بیرون آمدند از ایشان تمیله عسان شام و فضا به یکجا حرارت تجرین و امارت سیرت و خرم به با
 دار و دهنان و سیم براق و شش و خرم به بدینه افتادند و قال شد قوالے صحرانجام کل مفرق یعنی پراگنده ساختم همه ایشان را پراگنده
 ساختن با یکجا چون عمرانی کرد در گذشت بن کلال مهنری رسید و او خشیه ندهب عیسی علیه السلام داشت و از بیم مخالفان
 طایفه نمانست که در زمان زمامش هفتاد و چهار سال بود و بعد از و منع الا صغر بن ابی کرت بر حسان بجا بگرفت رسید و او

آخرین سیت که اورا تیغ گفتند و اول سیت که کعبه را جامه پوشانید و او معاویه را گور بود و در زمان سلطنت خود لشکر به تنخیر ممالک کشید و بدین طریقه محاصره کرد آخر شنید که آن شهر سرای تجارت تنخیر شد الزمان خواب بود ترک محاصره کرد و عازم حرب مکه شد و در اثنای آن حال مرینس کردید اطبا از معالجه عاجز آمدند یکی از بزرگان گفتش که آن غریب در گذرناشتافا ای تیغ توبه کرد و شفا یافت و سیت جامه در کعبه پوشانید ملیس ملیس دین موسوی گردید بروایت مولت تاریخ صیغ صادق از مکه بدین سیت شافت چهار هزار تن از علما با او بودند شامول پیودی که از اکابر علما بود گفت با چنین سید که این موقع در هجرت تنخیر آخر الزمان است همان بهتر که آنجا اقامت نمازیم تا باشد که یکی از اولاد ما شرف صحبت آن حضرت مشرف گردد پس با چهار صدق از علما با هم با ندم تیغ نیز خواست که اقامت کند لشکریان موافقت نکردند ناچار از آن غریت در گذشت و نامه بر رسول صلی الله علیه و سلم بقیلم آورد و شکر شرح حال و اشتیاق شرف خدمت پس نامه را شامول سپرد و پین رفت و آن مکتوب از شامول بفرزندش رسید تا آنکه به ابویاب انصاری رضی الله عنه که نسبت و یکم فرزند شامول است شغل گشت ابویاب از ابی رسول صلعم رسانید آن حضرت فرمود فرج با بالیخ اهل صیاح با حجاب چون تیغ به بازگشت ملت موسوی آشکارا کرد اما ای مین است پرست بودی مخالفت آغاز ننماید تیغ گفتند درین حد و غاری است هر که در آن زود آتش بلیندیند اگر است گوی بود او را مضرتی نشد و کذاب بسوزد بیا سید که آنجا رویم پس با هم بنبار فرستند آتشی طاهر شد و بیت پرستان را بسوخت تیغ را ضرری رسید و صد سال مملکت ماند و بعد از او خواهرزاده اش بن حبه و بروایت مولت هیئت اسلام ربیع بن بصیر النخعی در مین باو شاه شد و شبی خوابی دید که آن سبب بدایت گردید و نبوت رسول صلعم وقوع شتر نشد ایمان آورد و بروایت تاریخ صیغ صادق خواب فرید بن کلال و نیمه چنانچه در او شش با بیسلیم کالدین دو سیق هر دو در عصر رسیده بودند و اتفاقا مورخان در عضای سیط استخوان نبوده مگر کله و سه دوست و اصناف و بقولی او را روی در سینه بود و هرگاه در غضب رفتی پرباوشد نیمه و مطلق بر قیام قدرتند آتشی و او را مانند جامه پیچیده بجایش می بردند و سیط شش صد سال پشت دو سیق سیط خال سیط بوده و با سیط در یک روز متولد شده و او بصورت یک نصف آدمی بود و در کتابت نیز مهارت موخر داشت با حمله بعد از عمر فرید بن کلال باو شاه شد و در ایام حکومت شبی خوابی اهل دید فراموش کرد و چون بیدار شد حقیقت حال از کاهنان سوال کرد گفتند که خوابی که فراموش کرد تو بعین توان گفت روزی چند گشت بشکار رفت و از لشکر جدا ماند و بدایمی کوی رسیدند خانه دید که عجوزی از خانه بیرون آمد و او را فرود آورد و در پیر زربا سواد و چون بیدار شد و خری خوب روی غفران نام بر بالین خود شسته دید و خراور اولداری کرد و طعام حاضر ساخت مرید و حسن و جمال دختر نیکو سیت عاشق شده بدختر گفت ملک شما کیست گفت فرید بن کلال که کاهنان را جمع آورد و تا خواب فراموش شده تغییر کنند توانست گفت مگر ترا در تنخیر خواب و قوفی هست گفت آری گفت از آن خواب باری بگو گفت بخواب دیدی که کرد باو تا متعاقب یک دیگر بیدار شده به افق رسید و در میان آن آتشان ظاهر می گشت و دو دیرون می آید پس جوی آب ظاهر شد و یک مرد را به پشامیدن آن دعوت می کرد و فرید گفت خواب چنین و بقیه آن چیست گفت کرد باو با عبارت از ملوک است و دوشش موافقت در مخالفت ایشان و جوی آب شربت غش و او ندا می تنخیر است که مبعوث شود و از اولاد نظر و هر که متاثرش کند از عقوبات اخرویس ربانی یا بپس گفت آن ملک می خواهی که مرانجاک در آوری و این ممکن نیست چه اگر چنان کنی یک طاعت مقادست با او ند داشته باشی بنیمنی تو بر خیزد همانا که یکی از چنان را با او محبت بود مرید پیر رسید و از آن غریت در گذشت و بعد از او پش و لیسیم پس

و وجودن پس ابرہہ بن صبح سلطنت نشست و نسبت بر بعلقب بن صبح الاصفیٰ الحمری میرسد و بعد از او ابرہہ و پس از او
حسان بن عمر حکومت کردند و بعد از او **وشیار** و الی شد شبازج شیرست و شیر گوشواره در گوش داشت بان بعلقب شد
و داد از اینای ملوک بمرد چون بست و هفت سال ملک راند و نسبت که با و وسوس به امری بیج قیام نماید و وسوس اور از بنم کار و ملک
ساخت و **نوس** پست نام و از آل حمیر و از مال ملک بود اور از ان ذو نوس گفتندی که و گویو در از و نسبت و آن پیوسته آوخته
بودی و نوس در لغت آوخته نشد و بعضی نام اور از غنیمت شد فیصل گفته اند هر گونه اوس خیل صحاب احمد و است
و اصحاب احمد و عبارت از تابان اوست قال الله تعالی قتل صحاب الاخذ و النار فمعه آن در قرآن مجید شرح است
مراسد و قتر اهل ظلم بوده و در کشتن و سوختن عیسویان نهایت حرص و جهد بلیغ نموده و معاصر قبا و پدر نوشیروان بود و تغییر مردم
که متابعت ملت عیسوی می نمود به نجاشی پادشاه حبشه نوشت که ذو نوس را منحصلاً سازد و ذو نوس بگریخت و در راه در گذشت
و بعد از او **وجودن** نامی روزی چند حکومت نشست و بعد از او **باط** نامی از تبار نجاشی حکومت نشست و ابرہہ بن
صبح امیر الحمرین حبشه که او نیز از امرای نجاشی بوده بر و خروج کرد و او را بطر بقتل رسانید ابرہہ بن صبح حکومت نشست
و نسبت مردم نزاریت کینه بسیار ویده و صنعا کینه بنامه از ان فلیس نام کرد و مخلق را نزاریت آن دعوت نمود و از زیارت کعبه مانع
آند و این خبر مکر رسیده مروی فیصل نام از بنی کنانه و غضب شد و مصفا رفت و محافظان کنیه را گفت نذر کرده ام که شبی
تا روز پنج عبادت کنیم مجاوران اورا بکشد و مشتند نقیل شب دیوار خانه را بکاردت به اند و چون صبح در بکشد و ندید و ن آمد
و راه حجاز پیش گرفت ابرہہ از آن گاه شده و غضب رفت و سوگند یاد کرد که کعبه را خراب سازد و آنگاه بنرم تخریب خانه کعبه
باشکر بسیار و فیلمان کوه پیکر روی کبریم نهاد و بیت الحرم رسید و با جماع خویش به زخم سنگ طیر را با بیل پلاک گشت
بر وایت مولف صبح صادق درین سال ولادت با سعادت رسول صلی الله علیه و سلم اتفاق افتاد و بعد از او پیشش مکسوم
درین تربخت نشست و یک سال ملک راند و مادر و زن ذی یزن بوده بعد از او برادرش مسروق حکومت کرد و دوست
برادر مادرش خود سیف بن ذی یزن گشت و بعد از او **سیف** بن ذی یزن حکومت نشست او از دو بان ملوک حمیر
پدر او ذی یزن از و از ثمان ملک یمن بوده یزن چراگاه را گویند او در بعضی بلاد یمن که در تصرف داشت امر کرده بود که مردم دو آب
خود را در چراگاه ننگه ازند تا پیوسته بنیر و خرم باشد لاجرم او را ذی یزن خواندندی گویند که چون ابرہہ یمن ستولی شد زن ذی یزن
را که در حسن نظیر نشست از و بگرفت و بنخواست پیشش مکسوم و مسروق از و بوجود آمدند و ذی یزن قتل بقصر نزد و نا امید شد و بنوشید و
پیوست و در گذشت پیشش سعدی کرت معروف بیعت ذی یزن بن خدمت نوشیروان رفته التماس اعانت نمود تا مملکت موروث
را از حبشیان اشیراع نماید نوشیروان امر فرمود که از سپاهش هر سیکه در زندان باشد همراه سازند سیف با آن جماعه و گرد و هس
از بنی حمیر حبشیان ظفر یافت و در بلاد یمن حکومت نشست و بعد از هفت سال تنهادرشکار گاه بر دست جمعی از حبشیان بقتل رسید و دولت
آن حمیر سپری گشت و قتل شده در سال هفتم از عام نقیل اتفاق افتاد و بعد از او تواماان بنوشیروان حکومت بلاد یمن رسیدند از ان
جماعه است باثران بن ساسان قمی که بفرمان خسرو پرویز بن حکومت نمی رسید او یمنوت محمد صلی الله علیه و سلم ایمان آورد و بعد از او
و او یمنه خواهر زاده مادر آن حکومت نشست و در سن دهم هجری در گذشت بعد از او حکومت یمن بخلفاور شد یمن و پس از ان

بنی اسیه و بعد از بنی امیه بآل عباس منتقل گشت و در عهد بنی عباس قرامطه خروج کرده بر بعضی ازان دیار استیلا یافتند و احوال
 قرامطه در بلده هر چه که گشت گاه قرامطه بود مردم قوم گرد و بدوایت مولف صبح صادق امام با و سیاهی که از اخلاص ابراهیم طباطبائی که بنابر
 به امام حسن بن علی علیه السلام می پیوند و در سن و دصد و چهل و پنج هجری در مدینه متولد شد و در دصد و هشتاد و هجری در مدینه متولد شد و در
 با قرامطه محاربات نمود و نظریافت و منتقل گشت و اولادش بنیاً بعد بنی در آنجا حکومت کردند و ازان طائفه است امام منصور
 که سید قباذه شریعت که در حجاز بنام و طایفه خوانده ناصر عباسی خلیفه بعد ابرو حسن بدو طوالت اعراب بین برافروخت تا او را بقتل رسانیدند
 و بعد ازان طائفه از آل یوبن شمس آل و له پور شاه بن ایوب برادر صلاح الدین یوسف بن ایوب والی مصر عبد الباقی بنی است
 بن مهدی را که از علما و زمان بود در بنی نیست خود را مهدی موعود ندیده شسته خروج کرده بر بسیاری از بلادین مستولی شده بود
 در سن پانصد و شصت و نه هجری بقتل رسانید و ان بلاد یکشود و منتقل گشت و چند نفر ازان کرده حکومت بین قیام نمودند
 هشتاد صد و ست و شش هجری حکومت کردند و بعد ایشان آل رسول که اول طائفه ملک منصور نورالدین ابوالفتح
 است منتقل گشت و در شش صد و سی و پنج هجری که در مدینه مر حبت نمود و خستد این طائفه ملک موبد حسین طایفه
 که در عهد خویش از استیلاهای عامر بن طاهر بن موصه قرشی عاجز آمد و یکبار رفت و در گذشت و بعد از آل موصه ملک طاهر
 بن عامر بن طاهر بن موصه قرشی بلو از سلطنت قیام نمود و در شش صد و هشتاد و هجری در گذشت و آخرین آن طائفه ملک طاهر
 صلاح الدین عامر بن ابوالوهاب است که سلطان فالصوی غوری والی مصر خالفت گشت و در دستش که ان فالصوی
 بقتل رسید و شش عامر والی عدن آن شهر مشهور است حسین بیگ و سلیمان بیگ امرای فالصوی آنچه ازین گرفته بودند بران
 قناعت کردند عامر بعدن والی بود با آنکه در دصد و چهل و پنج هجری دست سلیمان با و شاه بفرمان سلطان سلیمان عثمانیه صاحب
 روم که پیشتر بنا درین روی آورده بود بقتل رسید و دولت سلاطین بین سپی گشت و مملکت بین تصرف آن عثمان از ملوک روم در آن
 و از مصافات بین یک است که سام بن نوح علیه السلام بهت بر آبادانی او گذاشت و در آنجا خرابه را بنه خوب می شود و دیگر محلی
 بهت که در تمام بین بحدت بدان لطافت نیست و فرخ ساد که وقوه خوردن از آخر اعات اوست و در محله واقع است و دیگر لغز
 از بنیه صفت برخیا و زیر سلیمان روم و در جانش و خستیت که آنرا بار گویند و برکش از افیون کیفیت می دهد و میوه سرد سیری در آنجا
 نیک بمل می آید و اینضا ضنا است عجیب آب و هوای لطافت کوه و صحرا استثنی از جمیع شهرهاست چه قریب خط استوا واقع شده
 و در سالی دورستان و دوستان و همچنین خریف و بهار بصول می پیوند و در آنجا سالی دوبار میوه می دهد و قهر بعد ان در صفت
 و از بزرگان آن قصر آهنگ ایوان ساخته اند که هر طرفی از ان نیزگی ظاهری گشت و در سلمی و فرمخانه بوده که سقف آنرا یک گند
 سنگ رخام پوشیده بودند و بر هر گوش صورت شمیری ترتیب داده که چون باد در آنجا وزیدی ازان نشانهایی آوار مشیر سیر
 شدی و در عجائب ابله ان آمده که قصر بعد ان چندان ارتفاع داشته که در وقت طلوع و غروب آفتاب سایه آن ستریل نیست
 و دو چهار فرسنگی ضنا اصفوان نام مردی باغی داشته قریب دو از ده میل که حاصل آنرا برده خد آشاری نمود و بعد از چند گاه
 او را پسندی بهر سید که پدر را ازان عطیه باز آورد و هر آینه نش خط الهی بر ان قوم افتاد و بر آن باغ را مقرر گردانید و ان نش
 عرض صد سال آفتاب داشته چنانچه در اطراف آن طیور را جمال طیران و در خوش را قدرت جولان نموده و دیگر مصافات بین

سبب است که آنرا مارب نیز نامند و از سبب آنکه تا شصت و نه روزه راه است و بانی شهر سبب این سخت بن یحیی بن قحطان بوده اما اکنون از آن آثار جز نامی باقی مانده و شهر سبب بخت گاه بلقیس بود و حوالش در ضمن ملوکین گشت و بقولی بنید بر آب سبب از آن بلقیس است و چون آن سبب و زمین به بلای سنگ سیل مبتلا شد و بطایفه با آنزال سبب با سبب متفرق شدند چنانچه مرقوم گشت و آنزال از دشت نام افتادند و برکنار آنکه آنرا آن گشتندی فرو دادند و به غسانین استوار یافتند و احوال ایشان در تعلیم مرقوم در ضمن بلای دشت مرقوم است صاحب عجائب البلد آن آورده که در سبب از غایت لطافت آب و هوا ماکس شوش و مار و عقرب و دیگر موادم نباشد و حوض مرقوم شهر سبب مآثره گویند در آنجا آبست هر که از آن بیاض شد و سخت گردد و در آن درازنده سابقه نهایت ابادی داشته و امر و زواید آنی آن به منی منتقل شد و تا نحاسه روزه راه است و بجز غدن همان قلم است که بجز حوضش نیز خوانند و از جمله نباتات پدید است که طوش چهار صد شصت فرسخ است و عرضش دویست فرسخ و مرتبه مرتبه کمتر شود تا شصت فرسخ آید چون قلم بر ساحل دریا بطرف غربی واقع شده بر آنند بدین اسم موسوم گردید و فیضه عمان را داخل این شهر ده اند اگر چه گرم سیر است اما در بعضی ولایات شهر سرما سخت شود و در آنجا برف بار و اصل سموره اش برکنار در ریای فارس که بجز عمان و بحرینش نیز خوانند واقع است و مردم را درین دریا منافع جمیع باشد و سقائن ازین بحر بلاست بر آید و اضطرابش از دیگر بحورها کمتر بود اما اگر دابی دارد که چون کشتی در آن موضع افتد و دیگر خلاصی ممکن نباشد طول این دریا صدها شصت و عرضش را هشتاد فرسخ گرفته اند و در میان دریای عمان و قلمر یا قصبه فرسخ زمین خشک افتاده آنرا حذیره العرب خوانند و اعراب بسیار آنجا ساکن اند و بحکم بلده ایست مضافات بین بیان عمان و عدن در آن ناحیه نسلها بسیار است و آن جانور است مانند شصت بدن انسان در طول یکدست و یک پا و یک چشم دارد و دست او بر سینه بود و زبان تازی حکم کند او را صید کرده می خورند از شصت نقل است که گفت غلام من از صحرا سه هزار سناسی زنده بیاورد چون مرا که گشت بخت که ما را فریادرس بخلام گفتیم که او را بگذارد غلام گفت که بخلام او فریفته مشوق قبول نکردم او را را نمودم آن یک پا از پیش من چون باد بیرون رفت و که قراسطه و بحرین و استیلا داشتند و آن طایفه اند از سمیله و ایشان را اعرایان باطنه و فرو گشته و حر سبب آن طایفه و ملاحظه تا مسند و ملاحظه الموت و دیگر کرده اند که در خیمه قحطان احوال ایشان بیاید بخت گشته اند که ملاحظه الموت از ایشان بودند با جمله قراسطه گویند قوله تعالی باب باطنه و از آن ظاهر من قبله العذاب و این آیه را دلیل خود سازند گویند که هر طایفه را باطنه است و هر تنزلی را تا ویله و قرآن البته شصت را می خویش تا ویلات گفتند و کلام خود را بکلام فلاسفه منجربان سازند و دیگر از منقولات آن کرده است که خدا نجا اهل است و نه عالم و نه قادریست و نه عاجز و نه زنده است و نه مرده و نه همچنین جمیع صفات را سلب کند و گویند عیسی پس یوسف بخار بود و آنکه مرده را زنده می کرد و تیسری باین منتهی کنند که دلها می مردم را علم می آموخت و گویند نماز چهار رشت از طاعت مولی و امام و زکات آنکه آنچه از امتیلا تو زیاده آید بفقرا سانی و نیز عیارات آن خمس است و از اشارت آنکه خلق را به طاعت مقتدای خود خوانی و روزه آنکه غایت با شنی دیگر نگا بدشتن سحر و روزه واجب نبود دیگر یک روز نوروز دیگر روز مهرگان و حج عبارتست از قصد بسوی او و محرمات جماعتی اند که ایشان را دشمن باید داشت و دیگر محرمات را احلال دانند مگر شراب حرام بود نماز آن قوم نه بجه نماز مسلمانان بود و قبله نه موجب قبله مسلمانان و دیگر ازین قبیل بود گویند هر کجا در قرأت فرعون و مانان است مراد از آن بکر و عمر است و حبست

مناجات معاویه و عمر عاص باشند و در وجه تسمیه ایشان قریب مصلحت احوال مختلف است را هم حروف بر یک رویت از تاریخ صحیح صادق اتفاق
می نماید محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق غم را غلامی بود مبارک نام خط مفرط نیک نوشتی لاجرم او را فرستیدند عبد الله بن
یا سبارک دوست بود چون هارون رشید خلیفه عباسی اسماعیل را بگمان آنکه سر خبیث دارد حبس نمود عبد الله مبارک گفت خواه بود
من بود و سه از خود ایمی گفت مبارک از آن سوال کرد عبد الله بنی چند از زبان ائمه مخلصه بکلام اهل طبائع و فلسفه با او گفت و بگو
شد و جمعی با او بوستند و ایشان را مبارکی و قرطبی خوانند و از آن طائفه است ابو القولاس بن براء قرطبی که در سن دهم
و هفتاد و شش هجری خروج کرد و بر بطنه از بحرین ستونی شد و در ملکیت فساد می کرد بعد از او پیش از ابو سعید حسن جاشین شد
و شکر معتضد عباسی انهریت و دیر اندک و یار بحرین قناعت کرد و نقل است که چون ابو سعید حسن بنی شکر معتضد عباسی را اسیر
کرد و او را گفت بشرط ترانجات و هم که از طرف من خلیفه را بگو که مردی ام در میانان نشسته اگر همه سپاه خود را بر زم می فرستد
خف نیا بی چه بن نشد تو که در دم و شکر تو به پیش رفت دارد و در باغ و دیوستان گذرانند اگر شکر اندک رشتی از دست من جان
نیزند اگر سپاه فرستی بدینا بهار و هم هنگام فرصت شجون آرم و عاقر گردانم عباس گوید چون این سخن معتضد گفت بعباس غصیب
کرد پس از آن نام او سعید بن زکریا را کرد و پیرین حمد و به قرطبی است از دعای قرامطه بود و بعد از کوفه می نشست جمع از بنی کلب را
که باین کوفه و دمشق اقامت داشتند بقرطبی و سپه خود ابو القاسم کبی را بر ریاست آن طائفه فرستاد و کبی بر ریاست آن قوم رسید
و دعوی نبوت کرد و سنگ بلی غلام معتضد انهریت داد و بقتل رسانید قرامطه متوجه شام شدند و با سپاه طنج که از قتل اخلا و ملوک
طولیه و الی مصر ایالت دمشق و شت رزم کردند و غالب آمدند و دمشق را محاصره کرده سپاه مصر در رسید و رزمی صعب نمود و ابو القاسم
بسی قتل رسید قرامطه متوجه حصن شد و حسین بن زکریا به ایشو به صاحب شاه را بر ریاست برداشتند و چون ادخالی بزرگ بود داشت
او را از آن صاحب شاه می گفتند با بکمال صاحب شاه محاصره کرده اقرار بکشود و خود را امیر المومنین خواند مکتفی عباسی
خلیفه الله و علی بن عیسی را بدفع او فرستاد صاحب شاه به دمشق رفت و از انالی آنجا خراج گرفت و بکجا و بعلبک شتافت
و قتل عام کرد و به سلیمه شد و به امان بگرفت و ابتداء ای قتل از هاستان نمود و ساکنان آنجا را به هم کشت و زنان را
به صاحب خود میساخت بسیار بودی که بجاه مرد و بایک زن جمع آمدند علی بن عیسی خود را در میدان او ندید مکتفی ابو الاعزا
بعد از او فرستاد ابو الاعزا سجد و جلب رسید مطلق بفرمان صاحب شاه را روی با و نهاد و رزمی صعب کرد و مطلق یافت ابو الاعزا
بقیله جلب پناه برد صاحب شاه به حلب در محاصره نمود سپاه از مصر در رسید و صاحب شاه را بقتل رسانید برادر صاحب شاه
در حد و ذرات خروج کرد و دعای بهین فرستاد تا بر بطنه ملکیت بین ستونی شد و زکریا گوید که این از آن خلیفه خود ابو عالم را بفریفت نهاد
پیش بنی کلب فرستاد ایشان زکریا را و الی ایشو گفتندی و بجه که رفتندی ابو عالم متوجه دمشق شد و شام فساد آغاز نهاد
و بر شکر خلیفه نهاد و تاخت قافله حاج را غارت کرد و با لآخر زکریا بر بخت سپاه مکتفی زخمی و آید شده برادر ابو سعید حسن که باندک ملکیت
بحرین بقناعت می گذرانید و ذکرش معتضد عباسی در خلافت خویش شایع بحرین فرستاد ابو سعید بحرین بگذاشت و در اطراف ممالک به
فساد پرداخت بالاخر با یا نصیر سوار روی به بغداد نهاد و معتضد ابن ابی اسل را با سی هزار بحرب او فرستاد و الی اسلخ دشمن را خوا
داشت و پیش از رزم معتضد نوشت که ابو سعید را بجه که ده متعاقب بدگاه می فرستد و با شت که هر چند شکر تو از سپاه او زیاده است

لاجرم از ایشان داخل بهشت ابی شامخ القحطانی بآن نکره در رسولی نزد ابوسعید فرستاد و به اطاعت خواند سعید گفت یا امیر بای تو سپند
 نیز مرد است گفت سبی هزار گفت و الله که سعید و سید بن سید از لشکر بایان خود را گفت هر خود را ببرید و دیگر را بفرمود خود را
 و آب غرق کن و دیگر را گفت که خود را از بلندی بریز انگلیش بایان بفرموده عمل کردند ابوسعید گفت مرا چنین لشکر بفرمود از
 بسیار خشم نه اندر سعید پس بر این لشکر شیون بر دو نفر یافت و او را گرفت و با مکان در یک زنجیر کشید مقتدر آگاه شد و از
 سر سبی او بهر از جمله برگرفت تا عبور نتواند کرد ابوسعید بجزیر شتافت و تمام هر ستونی شد و در سه صد و یک هجری غم
 کرد و به سبب بازگشت بعد از آن سال از دست غلامی تقبل رسید پیش ابوطاهر سلیمان بجای انوشیروان و آن بهر
 مکر بر سپاه خلیفه عباسی فخر یافت و در سه صد و یازده هجری در شب تاریک به مصر رخت و مسجد جامع را بسوخت و حج کثیر را گشت
 و در سه صد و سی و هجری در موسم حج بکمر رفت هر که یافت گشت یکسان سلاح بر خود دست کردند ابوطاهر گفت مانع آدمی
 از اختلاف سپاه تیغ کشیدند ابوطاهر گفت من ایشان را مانع آدمی سلاح از خود و کسب چنان کردند پس از هر دو جانب خود
 یاد کردند و هر طرف بر دست ابوطاهر خود را نگاه و در حرم فرستاد و قتل عام فرمان داد و فرستاد بسیار از مجاوران و مسافران
 را بکشتند و در خانه را بر کشتند و حجر الاسود را قطع کردند و چاه زعفران را از کشتگان انباشتند و گفتند خدای شما بر آسمان شود و خانه بر زمین
 گذارد و لاجپا از آن تارت کنیم پس جامه از خانه باز کردند پاره پاره آتش بخارت کردند و بسبیل استنرا گفتند و من دله گان استنرا
 چون در خانه نهان شدند چرا از اینهای ما امان یافتند و بنیاد مرسل را تا سر گفتند که کس مردم در دنیا مردم را تهاه کردند و شهاب
 و طیب و شتر بانی پیغمبر موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم پس ابوطاهر سینه روزه روزی که باند بفرمود با حجر الاسود را بکشتند
 کردند و بالا بکشتند آوردند و گری بر آن زدند تا پاره پاره از آن بکشت و حجر مدتی در میان فراموش بماند و در سه صد و سی و هجری
 ابوطاهر بر کوفه استیلا یافت و درین اوقات اکثر سپاه خلیفه را بکشت تا آنکه در صد و سی و دو هجری در ابله فوت کرد و بعد از او
 ابوالقاسم شامی و ابی مصر را محاصره کرد چون غزایمیل از فرنجیه میرزا حسن شام بازگشت معر سپاه بدفع او فرستاد
 و حسن ظفر یافت و بر لبه از بلاد شام ستونی شد و در سه صد و شصت و شش هجری در گذشت و بعد از او از قرامطه پائندی بر تاخت
 و در لبه از توارش مستطورت که در چهار صد و سیزده هجری جمعی از قرامطه بکشدند یکی از آن سجد اجرام رفت و حجر الاسود را کشتند
 و سواران دیگر بر در مسجد بیتاده محافظت با خودی کردند پس بیرون آمدند و وارشد و با سواران رفت و کس ندانست که ایشان
 از کجا آمده بودند و کجا رفتند از هم شداد و دین باین صنفا و ضرورت بوده آورده اند که شداد بن عاص و برادر شداد بن عاص
 او در و بایشان بطلنت نشست و بنو سیمر علیه اسلام را که ماصرا بود گفت که اگر تو ایمان آرم بچاهی آن چه باشد بود و فرمودت
 و اوصاف آن شجره شداد گفت که من چنان بهشتی بنو شیش بازم انگار رسول نزد خود را برزاده خود صفاک ماران بایران فرستاد
 و با سواران جهان نامه نوشت و در کیم و جو ابر طلب نوشت و موضع شام اختیار کرد و باغی بنیاد نهاد و صد کس از
 مقتدران خود جبهه آن امر تعیین فرمود و هر یک را هزار کس تابع ساخت و ایشان را در اموال خود تصرف داد که نه و جو ابر و عطسه
 انچه سیامان پذیرد و بکار بند گویند حاجت آن قصر و از ده در و دوازده فرخ بود و درون آن سی صد قصر ساخته بودند که خاک خشک
 و زعفران بود و در بیرون صد منظر را از نیم و طلا جبهه لشکر بایان ساخته بودند از ارتفاع دیوارش سیصد و نه بود و بعد از آن صد سال

آن عمارت تمام کردند و در تورخ سطور است که شد در اتمامش ای آن نصیب نشد و از نتایج همین کی عقیق است داز روی اخبار
انگشت تری عقیق جهت قضای حاجت ازان از بلیات و مین و مین بیا رنگیت و عقیق سرخ فلفل است بلا و البرج و ولایت
وین رنگ و رنگار سرش گویند شالی آن چهار ملکیت مین و جوشن بیا با آنها با سکون و شرفش ولایت بودند و در پیش ملکیت
جوشن است و مردم آن دیار بر گندمین نباشند چنانچه شیخ ابوسعید ابوالخیر می فرماید پیش بی غم دل گشت تا بر آن عالم دست
بنیم دل رنگیان شورید و دست و دیکما سبب تفریح آن جماعه را از لهور کوکب سوسلی یافته اند که آن شهر بر ایشان طلوع کند
و تمامی رنگیان از پنجین کوشش بن کنان بن هلم بن نوح عزم جو آورده اند آن جماعت را سببا الالبش خوانند چه هرگاه بر دشمن
خود ظفر یا سبب کوشش را بخورند چنانکه اگر از باد شاه خود بر خیزد او را بکشند و بخورند چون طلا در آن دیار بسیار است و زیور و طلق خود را
زمان آنجا از آهین سازند و گویند هر که آهین با خود دارد و در شیطان بروی است نباید و شجاعتش فزون شود و گاو آن دیار با سبب
سازنی در کارزار بر بار کسی خندد و غذای اهل رنگ همیشه از گوشت فیل در رافه باشد و گویند در آن ولایت درختی که اوراق آنرا
هرگاه در آب اندازند و فیلان ازان آب بیاشامند چنان است و بهوش شوند که سهولیت آنها را صید کنند و دیگر از احوال
رنگیان آنچه از کتاب رنگیان دشمن دنیا می نویسد چنین است بعد از بیان هفت قلم رنموده ملک بیان خواهد گشت چنانچه رنمود
از جزایر و ریای رنگبار مردم کمتر بد آنجا رسد و ساکنان این جزیره را هر سال از گوشتی آفستند و عظیم است چه هفت و شصت و نضات
ایشان از شدت حرارت آن کوکب می سوزد و آن جماعت مترب آن می باشند که چون طلوع آن کوکب بجل رسد که ضرر دهد از آنجا
رفت گشتند چون کوکب ازان تیا و زکند بولن خود باز آیند چنانچه هر سه سکه یکبار رنیز از جزایر رنگبار است و شهرت تمام دارد هر که
از رنندگان بدین جزایر رسد خلاصی او ممکن نیست پوشیده نماند که جزایر جمع جزیره است از گویند که اطراف او آب باشد و بدو
گذارد بر آب رفتن بد آنجا میسر نشود و بند آنکه بر ساحل دریا آبادی داشته باشد جفته مولف هفت تسلیم جفته میسر است
حرون گوید که شش نیز ملک کلان وسیع می دارد و آن از لقب فرنگ و شش سوم افریق و دشمن دنیا می نور قوم است با کمال
مملکت جبهه غربی بلا درین افتاده احوال بلوک جبهه را از تاریخ صبح صادق می نویسد چه لقب سلاطین جیش شایسته است و ایشان
قبل از ظهور اسلام استقلال عظیم داشتند و برخی از امرا ایشان برین استیلا یافته چنانچه گشت و از سلاطین جیش است بخاشی که عام
محمد صلی الله علیه و سلم بوده با آنجا ایمان آورده و از خندان اوست که الملک بیتی علی الکنفره و لایبیتی علی الظلم و زبان سلطنت او جبه
از صحابه رسول صلعم جبهه چرتی کرده بود و کافران که عمر غاص ابا بهر ایا بدرگاه او فرستادند تا صاحب را بدیشان سپارد بخاشی گفت
که با خود آمده کرده ام که شوق ستانم بر ایامی روسای که باز گردانید و صاحب محمد را خواند و جفت آنجا بر ایشان شنید و
از دین عیسای عزم بدین محمد صلعم میل نموده ایمان آورد و طلا و لهوره بر کنیا بر خیزل واقع است طلوش امدت است شبان و ز قطع گشتند
و شهر نقاد دار ملک بلا و یونو است و بر شرفی نیل واقع شد متوطنان آن شهر نصاری باشند و ایشان با جائف جماع بکنند بقول طبیبان
هر کس که بازن جائف جماع کند مرض از قه البول و قرح شانه متبلا شود با کمال خوش ایشان اکثر جو بود و کعب شتر بسیار بکار بر بند و زرافه
در آن ملک بسیار بود و ملکیت یونو شغل است بر بلا و سودان که از آنجا طلا از یک روید و جوشش در غایت گرمی باشد چنانچه امالی
آنجا در زیر زمین بسیار بر بند چون شیب شود بیرون آمده زرافه بسیار است و از ندرت آن ایشان همان است و لباس ایشان پوست حیوانات

بود بخت بسیار در آن دیار رسند و بعد از رسیدن در آن نواحی طبل زنند و متعه خود را در موضعی جدا بچند و باز گردند مردم آنجا با دواز
 طبل بر آمدن بخار و قوت یافته شب بیدار آن متاع تنیده و در برابر هر متاعی در وجهیت آن طلا گذارند و صبح باز رگدان در آنجا رفته
 اگر رضی نشوند بضاعته را از طلا دور تر گذارند و باز گردند و دیگر شب باز آن مردم بیایند و پاره طلا بر آن بفرایند تا وقتی که تجارت راضی
 شوند و نوبه از جمله پسران جام بن نوح غم بوده این ولایت بنام او مشهور است و بقولی جام در ملک اینها نظام داشته الا از فرزند
 او هیچ کس بمرتبه نبوت رسیده و جام را نه سپردند و برین موجب بهند و سخریج نوبه کنعان گوش فیله بر پیشین هر یک بنام خوش فخر
 بنا نهادند و حین ملکیت مشتمل بر آب های خوشگوار و آثار طلا و آثار از اقلیم اول تا سوم ولایت چندین است و بعضی با اقلیم چهارم
 نیز گفته اند و اکثری از مورخین چین را از منافع اوقات خطای می دانند و خطای در اقلیم ششم است و ولایت چین از نیمه چین بن فین
 بن نوح غم است و او بدقت طبع و حدت ذهن موصوف بود هنوز نگردد و نقاشی و بافتن جامه ملون و ابریشم از کرم پله بر آورد و کوشه
 مصنوعات که تا اکنون در میان مردم چین متعارف است و اختراع نمود و چین را از زندگی بود و چین تمام با چین در زمان حیات
 پدرش بنام او و با چین نام گذشت و رسم پرزدن بر کلاه و دستار از زمانه و مشک از نافه او پدید آورد و چین را نیکیا کس
 و با چین انیسر نامند و مکانش بعبادت او نشان اشتغال می دارند و بنا بر این در میان بسیار بودند و اکثر صنعتها را نیکیا
 می شمارند خصوص تصویر را که در میان ایشان نوعی از عبادت است و اهل چین مردم ریح سکون را کور می دانند و مردم روم را که
 می گویند که یک چشم دارند و غیر مشهور است که وقتی که دینی از چوب ساخته بودند که به حرکت محرک هر قدر که می خواستند حرکت می کرده و
 در وقت استیاد بپاشا ره مانع بازمی استیاده و با پاشا چین بقول مولف هفت اقلیم از قوم ملوک منحل است و اقلیم هفتم در وقت
 تحقیق این منته در اقلیم ششم و ضمن احوال چین مردم ساخته و ساکنان چین اگر چه کسب صورت تعافت دارند اما پیشتر گناه است
 و بزرگ سر باشند و دارالملکشان از خود فرزند و بلکه بزرگ در میان عثمان و عدنان است آن دیگر است و گذشت کینان چو باستان ملکات
 می فرمود که اکنون دارالملک چین یکی مکی نام دارد و رودی عظیم میان شهر جویان دارد و میان آن ریاری یکی ظروف و ارازی است
 که راه آن اینست که در کو بهای آن ملک بهم می رسد و آن سنگ را پس کرده در حوض آبی می کنند و برین میزنند و بگذرانند اما آنچه فضل و درو
 باشد در تنه حوض نشینند و صاف آنرا گرفته در حوض دیگر میزنند و همچنین مکرر این عمل کنند تا هر چه صاف تر بماند آنرا در سیر کار باوش
 نصب کنند و ظروف نفخوری و ماهی تکی بجهت حصول پیوند و باقی را بسیار مردمان گذارند و در عجایب اهل آن مسطور است که در یکی از قریه چین
 غیریست که در سالی یک مرتبه اهل آن قریه جمع شده پس در آن غنیر اندازند و بر اطراف غنیر استاده پس را از بر آمدن مانع
 آیند و مادام که آب باشد باران آید چون بقدر کفایت باریده شود پس را بر آورده بکشند و گوشتش را بر قله کوچکی که نزدیک
 غنیر است گذارند تا طعم طعم و خوش گردد و در غیر در حد و چین پنجم است که چون مرغی آب از آن بیاشاند اگر حاشی بپسیده باشد
 فی الحال بمیرد و الا در فوری یک شود و همچنین در یکی از مضای خاشش تپیا نیست که سنگ سفید آن شهر گشت و سنگا اعلامی آن
 ساکن و از بزرگان آنرو بی سبوس بآرد بیرون آید و بچین را بحر خضر نیز گویند و طول آن پانصد فرسخ و عرضش دویست
 و هفتاد و پنج فرسخ گفته اند و در آن بحر جزایر باشند و در اکثر آن جزایر مردان زرد و یا قوت و دیگر جوهر باشند و از آن جمله جزیره المراج
 است که طولش هزار و پنجاه است و پاشا این جزیره خراج نام دارد و از خراج آنجا پارسا شش هزار من طلا حاصل می شود و درین

از خبره خانه ملک درخت کافور باشد و آن خبره عمارات دارد و خرمی که آن درخت
 چنین است و در آن هزار فرسخ است و دوری کوههای نرسیده با چشمهای آب روان است و هوای خوش دارد و مردم در آنجا ساکن باشند
 و سوداگران حبت تحصیل یا قوت سدرخ و زرد و کبود آن خبره روند و بدست آرند و خرمی و اولی و اولی متصل خبره را این
 است در آنجا طلا بسیار حاصل شود و چنانچه طوق و زنجیر و بوز و طلا سازند و با شاه این خبره زنی جمیل باشد و نازمان
 و در آن دوش جع زمان باشند و با جمل اطفال ندرند و درین خبره آبوس بسیار بود و بجای نهم بنوعی خرمی و نرسیده است و خبره را این
 است و ساکنان آنجا بقامت یک گز و نصف بدن نهان در طول که یک چشم و یک دست و یک پای دارند و صفت آن خبره بسیار
 درین خبره آید و ساکنان آنجا که نرسیده و منقار می کنند و ایشان را اندامی شدید رسانند و خرمی و اولی و اولی
 بروایت موقوف رفته اند و نیز در سخن باشد و در آن خبره جانوری که آنرا اگر خوانند بسیار باشند و خرمی و اولی و اولی
 بهر دست و صندل و کافور و شبل ازین خبره آرند و خرمی و اولی و اولی نیز در سخن بود و در آنجا قریب است هر که در آنجا رود و بهر
 شود و ساکنان آن خبره قومی باشند که ابدان ایشان مانند ابدان بنی آدم بود و روی ایشان مانند روی گوسفند باشد و خرمی و اولی و اولی
 الا اسقف نیز در سخن ساکنان این خبره را روی بر سینه باشد و درین خبره کوهیست رفیع که حدیث گوید در آنجا باشد و جنگام
 شب بر آن کوه آتش عظیم از کوه مشتعل شود و نازیل و خود و خرمی و درین خبره باشد و خرمی و اولی و اولی نیز در سخن است از سخن
 که دور آنرا آتش تافوسنگ گرفته اند و در مؤید انفسا از عجائب ابلدان می نویسد که سرانیدپ شهر است بزرگ و مشهور و در آنجا
 و در هر محله فرسخی و یک حدیث از پادشاه دارد و بر لب آن آب قبر آدم علیه السلام است و حدیث دیگر باطلیات دارد و حدیثی بسوی
 شرق تا مطلع آفتاب و حدیثی تا سرحد وستان رستم حروف می گویند و در زمان پیشین بدین حد و حکم آنجا مشرف باشند اما
 اکنون از بعضی مردم شنیده می شود که راه آنجا چند ان ملکته ندارد و در سرانیدپ چند جا معدن زر و سیم و دیا قوت و الماس دارد
 از حدیثی که نقل است که فرمود بهترین بقاء که است و در سرانیدپ کوهی است موسوم بدیون و آن را کوه تاد با سر و گویند
 و نیز قدیم آدم و در آن کوه ظاهر است کوه سرانیدپ بی آبرو با و در باران همیشه روشنی برقی ظاهر می شود و شبها تا آنکه در آن
 نزول آدم از بهشت بر کوه سرانیدپ واقع شده بنابر آن سطر که از اخبار انبیاء آدم و اولادش در زمین سرانیدپ مع بعضی
 انبیای مسالین و طایین عصره که قبل از طوفان نوح عم وجود آمده اند باحوال تخریج خود مردم ساز و اختیار اینها بداند که بنده
 اعلم است از آنکه در حوض بوسط جبرئیل عزم نازل شود یا بحمد و الهام و پیام بدعوت قومی مامور گردد و ایشان بر قوی نیست هزار در و است
 یک حد و صبت و چهار هزار تن بودند و از ایشان سیصد و سی و نه تن رسول اند و رسول آن بود که در حوض آسمانی بوسط جبرئیل بر دنازل شود
 بجای رسل بعد از محمد و سوره انعام مذکور اند و ایشان پندیده تن اند ابراهیم و آحق و اسمعیل و یعقوب و نوح و ادریس و سلیمان و عیسی
 و یوسف و موسی و هارون و زکریا و یحیی و عیسی و الیس و یونس و لوط و اله و انعم از رسول خاص است و انبیای اولی انعم
 بر قوی نیست تن آدم و ادریس و نوح و ابراهیم و موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم گفته اند که اولی انعم و هفتمان شریعت اند و
 برین تقدیر ایشان شش تن اند و ادریس اولی انعم نباشد زیرا که او واضح شریعت نیست و موسی جامی در شواهد النبوة گوید که
 بنه آنرا گویند که بر دینی تشریف فرود آمده باشد پس محمد صلی الله علیه و سلم و حنی که شخص باشد بر پیشش می فرود آید و او را چون مامور شود

بهبوط و اوقات راجه بان و آنکه پیش از ورود و ابرجک سلطنت کرده اند در تخت شاه جهان آباد یعنی اندر بیت و در سیله
 مرقوم است با حمله آدم عمر بقولی اولی انهم اول است و صفویه چون محی الدین العربی و غیره گویند که در او تسع هر دوره فلک استوار است
 و نیز خود آئیند و نیز ارسال عمر یانبد لقصه چون آدم بر روی زمین تعلیم جبرئیل در عرب تعلیم خانه کعبه که در مناسک حج مجاب آورده بود و در حقا
 و طلب حواسی گشت و در این از جده بتکاش او آمده بود آنجا ملاقاتی اتفاق افتاد یک دیگر ایشان را شناختند او مراد را در این خوشتر
 ساخت و بر این پد حجت نمود و سالها خبر آدم و حوا در جهان از ایشان نبود آدم ناسه صد سال بنا بر عصی که از وجود آمده بود بگریست
 و حوا اول مرتبه یک قمل یک سپرد و یک فقر توهم بنیاد و نام من قابل نهاد و در جل دوم به نایل مع یک دختر بدستور بستن شد و دیگر فرزندان
 همچنین نیز متولد شدند آدم بموجب شریعت خویش توهم قابل را به نایل و توهم نایل را بقابل نامزد فرمود و چون قابل با نشد
 بر حجت و مناکحت خویش با پدر مخالفت کرد گفت توهم من بمن رسد و نایل زشت و آن قصه در قاسم و توانیج مبرین است و با
 توهم خویش به من عهد نیت و اقامت گزید و احوال او و اولادش بعد وفات آدم گفته اند ایل تواریج متفق اند که بعد فوت یاسیل
 پس از سه صد و پنج سال که از عمر آدم متفق نیست شصت علیه السلام تمام از حوا متولد شد نیکه بنحاطر قسم گفته چه مورخان گفته اند که نور
 محمد صلی الله علیه و سلم از صلاب پدران پاک و ارحام اجماع پاک انتقال کرده با صلب عبد الله و از دهر جم آمده رسید و مویید این
 قول سیر ماسین است که معارج الهیوت نامند پس قابل و دیگر فرزندان علیه السلام از ذکر و انانیت مثل مادر خون که دختر آدم بود
 و بنیاد فسق و فجور خویش اول در دنیا از ولید آورده در صد سال ایام مصیبت متولد شدند و بعد از سه صد سال که توبه آدم بحضرت
 که با قبول افتاد و او پاک از انجاس مصیبت گردید و پنج سال دیگر بر آن بگذشت و بدل حال ابدان معاصیه آدم و حوا بکلی منقرض شده
 شصت متولد شد و آدم شش صد و نود و پنج سال دیگر زیست چنانچه بنر ارسال تمام عمر آدم عزم شد جمیع طبع مرم که در دور و ابرجک
 پیدا شوند بنر ارسال گفته اند پس متحقق شد که آدم علیه السلام در خود و ابرجک بر زمین آمد و بعد بنر ارسال زندگانی و چهل هزار نفر از اولاد حوا
 خویش دیده وفات کرد چنانچه ادریس علیه السلام در وقت وفات آدم صد ساله بود و با حمله فرزندان آدم شصت ذکر و نوزده انانیت
 و بقولی است و یک سپرد و بست و خرم بودند و بعد از یک سال آدم فوت کرد و از سخنان آدم است که بطریق وصیت و نصیحت بنصیحت
 عمر فرمود که گفته زن کار نکنی و بی شورت و اندیشه باش و هیچ کار نشوی اگر زن در اکل انجام گنیم اندیشه می و با هنگام خوردن آن از طاهر
 بصلحت سعیدی به اخراج از نیت متبلا شستی و دیگر در کار یک نیت متروک باشد آنرا کنی که در خوردن گنیم دل من مضطرب بود و کر قابل
 و اولادش قابل سپید بزرگ آدم عمر و اول مولود است از بنی آدم که بر روی زمین اند و سیر بلا و دیگر مرگ است که قابل بعد از نشتن برادر
 خود نایل از نیم قصاص حاجت خویش از آدم بگریخت و بر زمین بن فرست و مقیم گشت و بنی بنی ریس بنش پرستی استقال نمود و
 اولادش تنجا بسیار شدند و آتش کده بنانها دند و تو مال بن قابل شراب از انگور و تعلیم بلبل بر وی ساخت و آن بنیاد با حمله
 آدم عمر بعد از شصت عمر بدعت اولاد قابل مامور گشتند و مجزه مانمودند قبول نداشتند و چنان که در خبر و ضلالت امر اگر کردند و بعد
 از آدم رسم کج از میان برداشتن و فسق و فجور افتادند و ادریس عمر بدعت ایشان مامور گشت و قرار کرد و سیر بر دو گرفت و چون
 از ریس عمر عزم با آسمان کرد و دتی بران بگذشت و درین سلام مندرس گشت و همه روی زمین از کفار پر گردید و دران زمان اولاد
 آدم و ولین بودند یک بطن در عمارت و کافهای رفیع استقامت می داشتند و آنها اولاد قابل و غیره بودند و بطن دیگر در کوهها سیر

می بردند ایشان از اولاد شیش عزم بودند چه آدم عزم شیش و فرزند آن او وصیت کرده بود که با اولاد قایل جنگلا و منا کنه و نرسید
نگذند این شیش عزم سکن خویش داد و داد خود را در کوهستان اختیار کرده بود و این رسم تا عهد ادریس عزم بماند و بعد از او جنگلا و منا کنه
یافت تفصیلاً شش که مردمان اولاد شیش بنایت صاحب جمال و زنان ایشان نیز یککل و اولاد قایل بر عکس آن خلق می شدند
و روزی ادریس بر اولاد قایل آمد و ساختن و نوختن بر بط و بعضی فرامیز شست ایشان نشناختند و بنوختند هجوم خلایق جهت اجتماع
آن آوازی شده آن جمله در سالی یک عید مقرر کردند و در آن عید مردم همسار از اولاد قایل از اطراف و جنوب جمع می آمدند اتفاقاً در
یک عید همود مردی از ساکنان آن بود از اولاد شیش عزم بد آن مجلس رسید و زنان خوب صورت و نازنین دید که در کوه خویش مثل
آن ندیده بود از اینجا بکوه مرآت نمود و خبر بقوم خویش گفت و عید دیگر جماعه کثیر از اولاد شیش را از بنهونی کرد و بدان جمع آورد و زنان
قایل چون مردان صاحب جمال دیدند بعد دل و جان شیفه حسن آنها گشتند و کام دل از ایشان گرفتند و بسیار بر اثر رفتن باطن آمدند
چه ایشان را در دام خود و خود را در دام ایشان انداختند پس بچنین عید هر سال مردان اولاد شیش آنجا می رفتند و بر ناله و خوش قیام
می نمودند و دیدم و دانه رفت و حال زنان آنجا گرفتار گشته به اینجا اقامت کردند و خلق کثیر از ایشان بوجود آمدند شش پرستی بر تله و شیشه
رسید تا آنکه نوح عزم بدعت مامور شد و پذیرفتند آنهمه و آنانکه از اولاد قایل و دیگر فرزندان آدم در آن وقت بودند منع کرده
جنسیان و دیوان و غیره که بر روی زمین بودند بر طبق دعای نوح عزم که کفرت کبریا گشته که قال رب الا تدر علی الارض
من الکافرین و یار اوطوفان باب اندر غرق شد **اختر شیش علیه السلام** ولی عهد آدم بودند و در آن سال
عمر هشتاد و نه ساله آن شش صد و نود و پنج سال با آدم عزم سپری کرده و بعد از فوت آدم عزم در بیست و هفت سال زندگانی کرد و او را
زن جنبه و بقونی حوری بود و معنی لفظ شیش کبریا بی بیست و هفت است و حکما و او را بار اول گویند و او را سبب بانی عالم باشد اول
سببیکه بدرس بردخت و او بود از شش باین نام خوانند و گفته اند که اعا با و نمودن عبارت از دست و از زخمان است که بهترین نوع گیاه
تندرستی است و بزرگترین شاخه ها بلند می است و دوست مخلص از برادر یکمنا در میراث تو کند و فرمود که نسبت باوشاه یا
عبت چون نسبت نفس است با بدن چنانچه نفس یک دم از تمد بدن غافل نیست چنانچه باوشاه را باید که یک لحظه از احوال
رعایا غافل نباشد و گفت عمل کسی را دهند که یکارم اخلاق موصوف بود و در انوار عرش شده اند و محن صبور و کسین تدبیر معمور باشد
اختر را ادریس علیه السلام هم بقولی اولی الغرم دوم است چه مامور به قتال و جهاد بود و در وقت وفات آدم عزم بقولی
صد سال عمر داشت و نام آن جناب غیر ضوح است اعراب خوانند از آنکه پیوسته درس گفتی و تسلط بالنعمة نیز گویند از آن که نبوت
و حکمت و حکومت بچندین دهه یونانیان او را و با ثنالت و هرس اله را می خوانند و هرس معرب ارس است و ارس بیونانی عطارد
باشد ابو لغز گفته که هر سه بسیار اند و فاضل ترین ایشان کسی بود اول کسی است که پیش از طوفان بود و او را هرس اله را
خوانند و اعراب ادریس گویند و اول کسی است که از عالم بالا سخن گفته و از حرکات کواکب خبر داده و قوم خود را از طوفان نوح آگاه ساخته
و هر مان بنیاد نهاد و قبله شش رو جنوب بر خط نصف النهار بود و او در بدایت حال نر و ادریا و ثانی اعما و نمودن مصری تمدن
کردی به ضمیمه مصری و هرس دوم بابلی است و بعد از طوفان تمیز بابل کرد و در طلب فلسفه و دانشن طلبا کثرت و ما هر بود و
هرس سوم مصری است و اکثر پیغمبران را گردانیدن و در کیمیا تصانیف کرد و هفینوس اول که بعضی او را وضع علم طب و

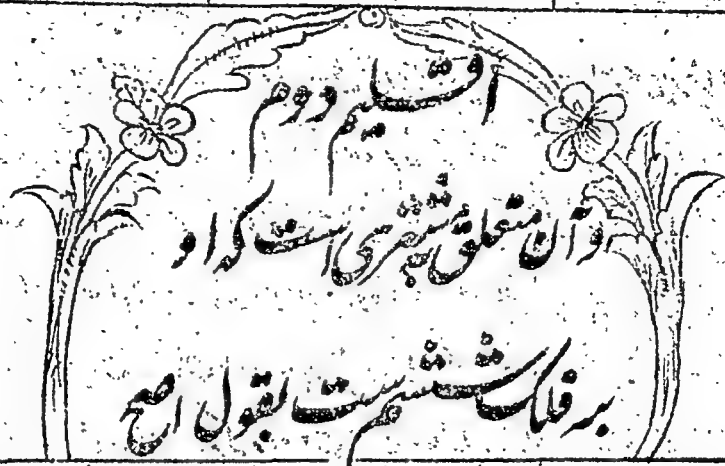
حرفه انعام
از شاه گران اوست با کجمله فتنه عروج اور پس غم بر آسمان در قرآن مجید و تفاسیر مجرب است و از کلمات نایاب اور پس غم
است که جو افروزی هنگام تمهیدستی و حضور در وقت قدرت است و علم هنگام غنیمت نیکی بود و غم و هر که تقصیر می کند باز آمدن از آن
شعبه پس است فرمود که مسکن و وطن سازد جایی که در آنجا سلطان صاحب شوکت و قاضی عادل و طبیب حاذق و بازار
معمور و آب روان نباشد تحقیق که ضائع کرده است نفس خود را و اولاد خود و مال خود را و حصول فقر تقوی بر تیر از تو انگری با
گناه فرمود مردمان و صفت اندر چو نیده که می یابند و یا بنده که گفتا نمی کنند و گفت که تقصیر نگار نشک که بدان اثرش می کند
آنجناب را پس سینه زد که جو چیست گفت آنکه یکیشی آنچه داری نفس خود را از سوال باز داری و فرمود اگر کسی علوم و فنونش را
باید که تو افش بسیار نماید هر که خواهد که دولت چچ شود اختیار کند و گفت مردانست که بکثرت مال قدری ببال خود راه ندهد و گفت
گستاخی بالوک است از جان خستن است و یا و عیش بر خورستن و علما را خوار و خشن و دین خود را بربان آوردن و باد رستمان
استحقاق و رزیدن نهال مروت را از رخ بر کندن است و گفت که عاقل نیست که اندوه عیش بر خوشحالی نیز مانع آید و همیشه
طالب حکمت باشد و در عیبی که عام است خرج ننماید

حضرت نوح علیہ السلام نوح بن مالک بن کنان بن شالخ بن نوح بن عرم بتونی اولی الخرم
 اول و بتونی الو الخرم دوم است تقبش آدم ثانی و نخی شد و شیخ الانبیا باشد شکرده سال گذشت و نیست و بعد از چهار روز
 و الاول بود و الاصح و قال بعض العلماء لما خرج نوح عرم من القابله اتاهه شیطان فقال یا نوح ان کعب علی حی ارید ان قصه قال
 و ما یخو فقال اناک دعوت علی تو باک بهلاکم و ارحلکم دفعه الی الهی و لو کان نذر الکنت من لجا بهدین امرنا ضیین و لا یجل و لا یمید
 ان تصحیح کشیما نوافنا فقال نصیحتک لابی آدم قال لا فادعی الله تعالی الی نوح ان اسع نصیحتی فقال شیطان یا کعب عرم
 فانه اخرج اباک آدم من الجنة و اباک ان کعب لکبر لکمر و جعلنی ملعونا و حجرة للعالمین و اباک ان کعب فانه جعل فی اهل القبیل سبع کل الاشقیاء و النجاسین
 و ایاک و لعلک فاما کعب لم یست بالرحمة علی تو باک و لو صیرت لعل تو باک بنحو من النار بدو تو باک فخرج نوح و کعب کثیر فله اسمی
 لوجا و کان یسب شکر و منی این عربی چنین است و گفتند بعضی علماء و قتیله برآید نوح اگر شستی آن شیطان نذر و او گفت شیطان ای نوح
 بدرستی که تر است بر من حق اراده می دارم و انیکه و ابی او سازم و او گفت نوح چه چیز است آن پس گفت شیطان بدرستی که
 تو کردی دعا بر قوم خود و بهلاکی آنها و فرستادی آنها را بسوی دوزخ و اگر انیکه کردی یعنی اگر نمی کردی هرگز نمی شد
 تو از جمله جبار و کفندگان در ریاضت کنندگان و برای ادای حق نصیحت می کنی بر چیزی را که نفع نبخشد بر کسی پس گفت نوح مثل نصیحت تو هر
 پدرم را که آدم است گفت شیطان پس چه فرستاد و الله تعالی بسوی نوح انیکه نصیحت او را پس گفت شیطان و دوزخ و دوزخ یعنی پیر
 کن نوح بس بدرستی که هر چه بد و آدم را از نیت و پیر کن از نیرنگ و شستن خود پس بدرستی که نگیر مرا ملعون کرد و انیکه که عبرت شد
 مرا و الیایان و او پیر کن از حد پس بدرستی که حد گردانید قایل را سر حمله بر شیطان و ایاک را از پیر کن از شتابی پس بدرستی که شتابی کردی
 بدعا می بد کردی بر قوم خود و اگر صبر کردی شاید که قوم تو نجات می یافتند از دوزخ بحسب دعای تو پس بگفت نوح و گریه کرد بسیار
 پس نام او نوح شد و بود پیش ازین نام او نوح بود و او را که بعد از رفع او پس از نوح و چهار روز و شتابی را و لا و
 قایل و فاسقان اخفا و شحیت و غیره میگویند و او را که بعد از نوح و بعد از نوح بعد از وفات آدم بعد است

انسیب عند الله بخاطر قسم رسیده چه کارهای جنیان را با بقوت جسم ظاهر است و افعال بنی آدم که صاحب دل اند و بقوت هردو
ظاهر است و باطنی است از قوه متفعل می آمد و دیگر آنکه گروه اولی کار با نسبت بخود کرده و فخر و مباهات کنند و سن اخباره ایست
حق تعالی گفت با موسی بر آن که کار از ابلیس زهری جوی باز بید چون ابلیس موسی بر آن بگشت از ابلیس موسی زهر خواهد
گفت از من یاد و از این یک سخن ۱۰ سن مگو تا تو نگریدی همچو من ۱۱ و از بنی آدم از فریادانی و ناله و خود را در میان نه میند
چنان اگر عضو دل دارند اما صاحب دل ندارند و از احوال مطلق بخیر اند نکته غریب چون کالبد خاکی آدم تسویه یافت روزی
شیطان با گروه خویش بدینش آمد و از راه دهن بکا لبد آدم درآمد و تمام جسم اسیر گردید و چون آمد گفت این بیخ نیست و از سر تا پا همه
خود است زود بکاشی شکم بتلاش شود اما بطرف سیم چپ آن چیزی آویخته و آن درمی ندارد که اندر آن توان رفت هر چند سعی کردم رفتن در آن
میشد پس حقیقت آن معلوم نگشت با جمله با گشتن درون و اسیر گردن و کارهای سخت و شدید فرمودن آن از بنی آدم برگزیده جنیان
و دیگر آن جاری بود در میان مردم بهی نبرد و چون دست برد و طوفان که بفریادانی از فرج علیه السلام وقوع یافته مشاهده گردید و علاوه
برین حاکم و سه حلقه نمود که ابلیس بود تا جزو مشفق که او را پناه از طوفان بجزر شتی نوح نبوده پس از سر رفت از غایت دهن و
خوف نهان شدند و نقل است که ابلیس در آسمان زمین بنیاهی از طوفان بجزر شتی نوح ندید پای خرب گرفت و سپهر و دست خویش در شتی
گذاشته گوشش می کرد که بشتی در دیش ناگاه نوح بهی خطاب و عتاب کرد که انجیسه در پناه شتی یا اگر بشد همراه تو شیطان
ابلیس پای خرب گذاشت تا خرب شتی درآمد و بگوشت شتی نوح با ابلیس گفت که اسی عهد و الله از کجا آمدی ابلیس در جواب گفت که نه تو گفتی ای
بیا اگر بشد همراه تو شیطان و دیگر سوال جواب با نوح ۴ در توارخ خبر برین است و این مختصر محل آن نباشد و آنکه گوید شیاطین از عروج
آسمان در عهد محمد صلی الله علیه و سلم منتهی شدند پس سخن در اینست که وقت طوفان شیاطین از عروج و صعود بر آسمان گرفته که از غرق یا
خونی نیستند شاید آن وقت حق تعالی قوت عروج و صعود از ایشان زایل کرده باشد چه طلب غرق آنها بود و یا آنکه میر از شیاطین
غرق گشتند و ابرار صلیا بدر انقوم عروج بر آسمان کرده از طوفان نجات یافته باشند حق تعالی باین آید و آن به موافق فن سیر است
با جمله و تنیکه ابلیس ایناه و شتی شد و دیگری از آن فرقه چگونه از طوفان جان سلامت برده باقی مانده باشد مگر آنکه ابلیس را بر شتی بنی آدم
بعد طوفان اولاد و احقاد پیدا شده باشند ایشان موجب وصیت و نصیحت پذیر خویش از چشم بنی آدم نهان گشتند منقول است که چون
ابلیس مرد و طوفان گشت با امر ایزد تعالی در آن راست او ذکر و در آن چپ او فرج پدید آمده او با خود میاموست می کند و از آن شیاطین
بوجود می آیند و از نه او میدانش و لیکن صاحب طهارت و صلوات آمده چه آنرا که طهارت و صلوات میل کند و بخواهند و دیگر اتقان
داد صاحب صحر است که مردم را در صحرا و بیابانها سر کرده راه بر ایشان غلط نماید و مره در مورد ایشان صاحب آزار را اند و نیز او
صاحب مصاب است که مردم را بگیرد و درین لباس با تم پوشاندن دلالت کند و بیض که پوشش انبیا و اولیاست با طور که
صاحب ریاست و دینیم که چون مرد بخانه درآمد بر نام خدای تعالی بروید و باشد و او را اغوا کند و مغلوبش که دروغ پدید آورد
از رسول صلعم و دست چنین هر چند نوع از صنفی درین و لا برند و قبی بصورت مار و عقرب باشند و برخی بصورت آدمیان در ایشان برابر
و مقربین بسیار این طائفه از آن قوم نزد جناب آمدند و ایمان آوردند و از ایشان بود با سبن امیس بن ابلیس نزد رسول صلعم
آمد و گفت یا رسول الله در آن ایام که قایل و بائیل گشتی من خر و سال بودم و هنگام نوح بر دست او سلمان شدم و

و مدتی با او بسر بردم و بعد از او ایمان آوردم و ابراهیم را دیدم چون برادرانش انداختند با او بودم و پیش از او با شمس
رسیدم و با یوسف ملبودم چون بچاه افتاد پیش از او بقیع جاده رسیدم و موسی علیه السلام را دیدم و عیسی را ملاقات کردم و مرگش را دیدم و بعد از
سن بگوئی سالت بپرسیدم و بعد از ایمان آوردم رسول گفت علیه و علیک السلام چه حاجت داری گفت موسی و عیسی مرا التوت
و انجیل بیا مویختند و خواهم که مرا قرآن بیا موزی رسول صلعم او را قرآن بیا مویختند و موسی و عیسی مرا التوت و انجیل بیا مویختند و خواهم که مرا قرآن بیا موزی رسول صلعم او را قرآن بیا مویختند و موسی و عیسی مرا التوت
نفس اماره شات بدوست او تا به عقل نگرود و با بجهل اگر شخصی صاحب قدرت و عمل باشد سلیمان علیه السلام پیدا شود که کرده
چنان بود و برادرانش که بنده اند قصه آفرینش بلا که چنان بن ابراهیم و ایشال آن در ابتدا ای تسلیم سوم مرحوم است فلیرج
و اگر بلوک شمشیر او و کیمور شمشیر که از آدم تا طوفان نوح سلطنت قیام داشتند و آنرا که در طوفان غرق شدند و بجهت پیوسته از آنکه عدل
و داد و در جهان ایشان پیدا کرد و در اول آن مخالفه کیمور است و نزد جمهور مورخان او پیرام بن نوح است که بعد از
طوفان بجهت شست و پیش از آنکه سلطنت رسید و در عالم شائع بود و عقلا می زمان گفتند عالم صیغره بن انسان است و بعد از
توفان آن بجهت و تقیم مزاج نیست و نظام عالم گیر را که عبارت از دنیا است تیر باید که کسی باز نگذارد تا به حسن اتمام او جهان به ملک
آید و علوم و جور سلطنتش که در پس فرخ اینا و کیمور است و امتداد سلطنت کیمور شد در جهان که خدای پند نخستین بکوه اندرون و است
جایی بود و در تاریخ گوید که در احوالی او و آیات بسیار است از قول مجوس گوید که کیمور است عبارت از آدم است و نیز در آن
تاریخ است که پس از آدم سیف بود و خلیفه پدر پس ابوش بن سیف بن قلدان بن ابوس کیمور نام قلدان بود و نخستین بادشاه
اندر جهان او بود و نیز از سر متفق گوید که چون فان یعنی کیمور است بیادش اینجاست سپاه گرد و بود و جرج چنان شد و مملکت بن جهان
نام ملک بود و بهشت ملک بسیار است بود و باز از تاریخ علماء اسلام می نویسند که کیمور است یکی بود از فرزندان آدم و هم نام
او مروی نیکو روی و نیکو خوی بود کیمور است را کیمور است نیز خوانند و چون سیف شد او را برادر از او کان نام سازگار می افتاد
با فرزندان خویش بکوه و یادند و است و آنجا اولادش بسیار شدند و دیوان در آن حد و ماد داشتند همه را از آنجا بیرون کردند و
شهر ساخت و سلاح او چون فی و فلاخی بوده و نام خدا ابران نوشته باز از قول دانایان مجسم گوید که کیمور است از فرزندان ملک
فلان بوده او را شایع خوانند می و شست او اندر کوه بود و بعضی می گویند که در عهد قلدان که خلیفه ابوش بن سیف بود کیمور است او را
گفت که تو خلیفه پدر هستی برین کرده خلیفه باش و ما را بپادشاهی شناس حاصل کلام آنکه از روی آن تاریخ معلوم می شود که کیمور است
پیرام بن نوح مملکت و پیش طوفان نوح اول پادشاه بر روی زمین او بود و بهشت صمد سال نیست و سی سال سلطنت کرد
و موسی بن نوح بنشیند او پیدا آورد و از او پس جامه و وقتن آموخته و شهر بن از بنیاد او است پوشیده ماند که طائفه از
مجوس که ایشان را کیمور می خوانند گویند آدم عبارت از کیمور است و ایشان دو اصل ثابت می کنند و نور خلقت و از آن یزدان و اهر
تعبیه نمایند و یزدان را اهریم و اهرمن و اهرمنی خوانند و گویند که یزدان با خود گفت که اگر مرا ستا می بودی چگونه بودی
از بن فکر تاریکی غایت آنرا اهرمن خوانند و آن بر نور یعنی بر دان خسرو کرد و عاصی گشت و شتگان در میان بهما که قرار دادند که گفت
هر از حال عالم سفل اهرمن را داشت اهرمن طالع را که در عالم سفل بود هلاک کرد پس از آن کیمور است پدید آمد و لشکرهای اهرمن هلاک
ند عالم سفل نیز نور را شود قیامت عبارت از است و منی کیمور است بر بانی زنده گو با باشد و بعد از کیمور است بهشت

اگر بخوردش و او را بن روی بخورد و دریافت بر خاست که بجا نه رود و زیر گفت بجای روی گفت آنجا که فرستاده گفت
سلام من بر بدرین برسان گفت مرا هم بدو نم بخوراید افتاد



فصل اول ذکر قنده نمود و صلح پیغامبر علیها السلام نمود و هم از فرزند ان سام بن نوح است و نسب او جهان بود که نمود خاتربن آدم
بن سام بن نوح و آن گروه از فرزندان او بودند و ایشان برین حجه بودند و زمین چرمیان حجاز است و میان جدا اول شام و حیه و
فرموده بود که کذب صحاب البحر و مسلمین و زمین حجه را بر او پدید است و پیغامبر صلعم چون انچه توبه می شد از انجا برگشت و
یاران را گفت که این جای نمود است و ایشان با وید بودند و توبه یک کوه می باشد و آن کوه همیشه سنگ بود و قوم ایشان
مردمانی بودند و در بقوت همچون قوم عاد و در آن کوه اسب سنگ خاره خانه ها کردند چنانکه خدا می توانی فرمود و تفتون من جهان بیوتا
فازیم و ایشان را چشمه آبی بزرگ این همه گروه از ان چشمه آب خوردند و در آن کوه اسب بود و همه بت پرست بودند پس خدای عز و جل
صلح را سو می ایشان فرستاد و چنانکه فرمود و الی شود و اخیام صلیح بن عبید بن شاف بن نوح بود پس ایشان را گفتند یا قوم انچه
ما لکم من ان غیره هو الشاکم من الارض و استمرکم فیها و استحقه ثم توبوا الیه ان ربی قریب مجیب ایشان گفتند یا صلح قد گفت فیما مر و اقبل بذا انما
ان فیذنا لبعید اباء و اتنا فی شک ما تدعونا الیه مریب فصل دوم در بیان بت پرست نبیون صلح علیه السلام و نقل میکنند که صلح در میان ایشان
بت پرستی ایشان گفتند می که چون بزرگ شود پرستند چون بزرگ شد ایشان را انچه ای خواند ایشان گفتند که ما گفتیم که تو بزرگ شوی
این بتان را پرستی اکنون ما را نیز از پرستش انچه بدیدان آنرا پرستیده اند باز عدل و با ازین چه دعوی میکنی و میگویی بر شکیم و صلح پنجاه بار
روزگار از میان ایشان باز و کس بر دگر دید گفتند صلح ما را ابرائی بنماست تا بدانیم که تو نبیبری صلح گفت چه خواهید گفتند خواهیم او برین سنگ
شتره بیرون آری یا انچه سرخ موی که ما را شتره بد تا بخورم صلح گفت این بر خدای آسانست پس خبری صلح آمد و گفت یا صلح
خدا یتالی پریش از آنکه ترا بیا فرید هزار سال تقدیر کرده است دعا کن که وقت انهار قدر تست چنانچه او دعا کرد و از دعای او کوفه آمدن
گرفت و بشکافت و از میان سنگ شتره بیرون که ایشان خواستند با نچه قدرت حق تعالی بیرون آمد ایشان چون آن بدیدند گفتند
که جاووس کرد و گوی محمدان گویند نشاید بودن شتر از سنگ چگونه بیرون آید و ایشان این عاوت شناسند و خلاف عادت میتند و
که نموده های پیغامبران خلاف عادت باید تا معجزه بود و گوی چنانچه فایده بنمود و نصیحت بدایب بسیار است اگر شرح آن گوئیم آنقدر شنیده ایم کتاب
قانون بیرون شود و خدا یتا است جمیع مسلمانان را با بر کنا و عدو سے ایشان را بر با و دیاکوس و او پس چون آن شتر از میان سنگ



حد این قلم از جایی است که روز در انش سیزده ساعت و ربعی بود و وسط آنجا که روز در انش چهارده ساعت و اتمامی این قلم
 آنجا است که ارتفاع قطب سی درجه و ثلثان درجه باشد و این قلم بر پنج تعلق می دارد و اتمای این قلم از حد شرقی عن بلاد چین بود
 و بر جنوبی بلاد یاجوج ماجوج و شمالی بلاد ترکستان و وسط بلاد و هند و کابل گذر و پس با مسمار قند بار و وسط بلاد کرمان است و بسیار
 و بلاد فارس و عراق و جنوب و باربارک و شمال بلاد مغرب و وسط ولایت شام گذر و پس بر بلاد مصر و اسکندریه و وسط فارسید و وسط
 بلاد فردان و بلاد قلی که شش سحر عظم منتفی شود و مخفی نماید که چون خاتمه قلم دوم بشهر بار هند واقع شده اند و در قلم سوم ابتدا از
 احوال هند و برنجی از حکایات عجیب آن دیار و اخبار پیغمبران که پس از طوفان نوح ع بود و اندر موقوفه های غریبه سلطانین و امارت
 سلسله هند که در قلم دوم گذر شده منقطع بشود و بعد از آن احوال دیگر بلاد و خصوصاً این قلم را توأم خواهد آورد و دیگر اندک هند و
 ولایت وسیع ملوک از مدنیات متنوع و نباتات مفیده و حیوانات عجیب آن شکل و همه جا آباد و از عمارت و کشت و باغات طرح افزا
 نز و غلات مسر و دهنار خوشگوار و جو بار روان و گل و میوه فردان و قد و دوش برین گونه که جانب شش و ق بیگار و سمت جنوب و کن
 و طرف مغرب بشود و یاد ریای شور و سی شمال کو بهیست کلان که اتمایش ندر نیست و زبان هند و را و هو لا که راسته چستنگ آن کوه
 چه سفید است و اقم حروف و قتی این بنا که متصل دامن کوه مداریست ششتر رفته بود از آنجا کوه و هو لا که مشا بهه کرده بود و بان غلظت
 کلانی کوپت ندیده و از آنجا چنان صاف بنظر می آید که کوهی ساقی پنج ششش کرده و داشته باشد اما مردم آن نواح و روایات مختلفه
 می گفتند که جبل کرده از اینجا سافت می دارد و دیگری می گفت که چهل روز و راه است و زیاده تر اینکه بسیار دور است و کسی است
 ز رفته و کوه قاف عبارت ازین باشد باجمه در هند موسم بزنگال که آغازش از تحویل آفتاب بر پنج جوزا و اتمایش با خنجر و کشت
 بر پنج سنبله باشد و این چهار ما می شود که بندی ساره ساون بهاد و کنوار نامند و در هند و سمان اکثر در زشت بر باران است
 و از شهرهای هند در قلم اول جریه و سندیپ است و در قلم دوم و سوم بیشتر از هند و سمان شولست چنانچه در قلم دوم
 از شهرهای هند قمر و ککک بیان شده و در قلم چهارم کابل و کشمیر از شهرهای هند و سمان است و این برای این است که از چندگاه
 مخصوص از محمد یار بارش و ویشش جایون بادشاه و محمد اکبر بن جایون بادشاه و غیره شهرین مذکورین و در ضابطه سندیپ
 هند مانده بنابران در هند و سمان می گوید اما در حقیقت از شهرهای ترکستان است و قسم حروف بعد گذر از شش ندی از عقاید و احوال
 سمانس هند و ان هند و سمان را آنچه در قلم سوم می شمارند بیان خواهد کرد و یاد داشت که هند و ان بر قدیم عالم قایل اند

و اعتقاد دارند که عالم قدیم است و همچنین بر تمام خلق متفق اند صاحب مراتب الاسرار و طبقات الهیه هم در احوال شیخ سعد الدین جمجویه از کتاب هندوی نویسد که به اعتقاد حکمای هندیش از خلقت افلاک و عناصر اول مخلوقی که بوجود آید برهماست و بنظر اتم حروف رسیده که محمد داراشکوه بر چهار اورساله مجمع البحرین تعجیر بیان کرده با کجکه چون حق تعالی کره زمین را بر کره آب آشکارا گردانید زمین میان آب مثل گل نیلوفر پدید آمد پس بقیض افلاک و عناصر وجود برهما از کل مذکور که زمین باشد پدید آمد و کجکه و ثنای قادر مطلق مشغول شده و عمر طبع برهما صد سال آنجا نیست و سبب ایجاد جمیع مخلوقات است و در عمر او چندین هزار هزار بار زمین در آب غرق میشود و عالم معدوم می گردد و بفرمان الهی باز از سر نو پیدای شود و جمیع حکما که هند متفق اند چنانچه که روز و هفته و ماه و سال دایره اند و یک و دیگری آیند و میر و تاج پیمان هر چهار ماه که عبارت از هر چهار جاگ نامند پیر دایره اند و متصل هرگز نمی باشند و مدت هر چهار جاگ موافق سالهای آنجهان دوازده هزار سال است و موافق سالهای دنیا چهل و سه لک و هشت هزار سال میشود و کجک یا رستم حروف یک روز و نیم گهری یا و گهری و یازده میل آنجهان یک سال و ده روز و سه پاس و دو گهری و یا و گهری و نیم یا و گهری و دو میل این جهان می شود و شصت و سه میل و بقول ضعیف شصت و چهار میل را یک گهری نامند و تقصیر چهل و سه لک و هشت هزار سال آنجهان که عبارت از دنیا است از آن جمله زمانه اول که شب جاگ است افتد آن زمانه لک و هشت و شصت هزار سال دنیا است و درین دور جهانیان جمله پرست گوی و برهنه کار و دور از فسق و فجور باشند و آنانکه درین دور باشند عمر طبعی آنها یک لک سال باشد و زمانه و دور دوم که تریا جاگ نامند مدت آن دوازده لک و نود و شش هزار سال دنیا است و درین زمانه نیز پرست زیاده باشد و آنانکه درین دور باشند عمر طبعی آنها دوازده هزار سال باشد و آنانکه سوم که دو ایر جاگ گویند مدت آن شصت و چهار هزار سال دنیا است و درین دور غیر و شب برابر بود یعنی کجکه خیر و یک حصه و عمر طبعی مردم این جاگ هزار سال باشد و دور چهارم که آنرا کل جاگ گویند مدت آن چهار لک و سی و دو هزار سال دنیا است و درین زمانه کار جهانیان اکثر دروغ و بارستی باشد و عمر طبعی مردم این دور صد سال است و این هر چهار جاگ را یک جو گری نامند و چهار زمانه و چهار دوره نیز گویند مدت یک روز بر چهار ایر جو گری جاگ که کور است و جهان قدس برهماست چون یک روز برهما که هر ایر جو گری جاگ است با خرمی است شام میشود تمام زمین در آب غرق بود و آنرا ایر لومی گویند برهما در عالم مثال رفته در خواب می رود پس آن قدرت در روز برهما بود و جهان مدت و شب خواب می کشد و باز صبح می شود و آب خشک می گردد و برهما از خواب بیدار شده شروع در آفرینش مخلوقات می کند چنانچه سه صد و شصت شبانه روز که می گذرند یک سال از عمر برهما تمام می شود و این چنین صد سال عمر برهماست و چون برهما صد سال میشود میسر آن زمان اثر از عالم و عالمیان نماند آنرا همه یار گویند و باز حق تعالی از کمال و قدرت و حکمت خویش برهما که دیگر پیدای کند جمیع مخلوقات بدستور سابق بوجود می گرد و تا حال هزار برهما بیشتر گذشته اند و این برهما هزار و یکم است که پنجاه سال و نیم روز از عمر او گذشته است و درین مقدمه حکمای هند سخنها می بسیار گفته اند و کتبها نوشته اند لیکن آنچه معتقد ایشان بود تحریر یافت و بعضی حکمای بے تعصب آنقوم از بدین کتاب آسمانی خود چنین روایت کرده اند که چون سه هزار سال از زمانه دایره باقی نماند قادر مطلق از کره خاک به ترکیب عنصر بقیض نور ماهتاب و سما نام یعنی آدم صغی الله را پدید آورد و اندر مردی بجهت شمس و جابجای علوم و صاحب جمال و خوش قامت و عاقل و غیر باشد و زنتش از آن چوب او پدید آمد و از وی اولاد خوب و بی شمار پدید آید و

ورفته رفته در زمانه کجای خلقت قدیم هر روز بقدر و کم گردد و تمام رنج مسکون از آنها پیشود و در هر وقت از اولاد آدم متعجب
 الهی ممتاز باشند و دیگران را بدایت نمایند و قوم جنیبات را از قوت اسامی الهی مطلق خود گردانند و بعضی بترسیدند و در سبب
 رسند اما بهترین اولاد و ماست باشد یعنی محمد که در زمانه کجای پدید آید و مقرب و محبوب خدا اگر دو برتر نباشد کمال پس در تمام
 خلایق متابیت او نمایند یکدیگر بعضی ملایک و اکثر قوم جن فرما نیز در ای او کنند و در زمانه کجای متابعتان او چنان غالب نشوند که
 معبد با و تیرت های اهل بند را بشنود و مردم گردانند و آب در یای گنگ هم غایب شود و بعد از آن از مشرق تا مغرب یک میستند و
 نبغزند آید پس این دین مملکت پس و بعد از آن تدریج در خست زمانه کجای اعمال خست مطلق مانند مردم بزرگ حیوانات زندگانی
 نمایند از زمان باران از آسمان بیار و نباتات تمام خشک گرد و در زمین سیاه مثل کشت که در خوشه ها و جوهای آب نمایند ناچار
 جمیع جانداران هلاک شوند چند مدت عالم تاریک و بیرونق بماند تا آنکه دور کجای تمام شود آن زمان ابری سیاه با جهات و فشار
 ظاهر شود و در تمام رنج مسکون باران بصورت آب سیاریک بار تمام عالم سرسبز و خرم گردد و جمیع جاندار گشته با حیا و شگفتی
 آشکار شوند و قوا در مطلق هر که هم موافق کردار آنها بعد از عتاب و خطاب بعضی را در شست و بعضی را در اعزاز و بعضی را در درخ
 جایی در عالم مثال متعین گردانند بعد از آن در زمانه است جگ در آمد و بر بیا بدستور سابق ماند حق تعالی باز بدستور شروع در پدید آید خلوقات
 بماند پس درین صورت هر که عبارت از قیامت است که طریق باشد یکی بر تو کبر است که بر بیا بدستور و دوم منبر است که یک روز بر بیا تمام
 شود و سوم بر بیا بدستور که بعد از تمامی هر چهار جاگ مذکور روی بماند چنانچه گذشت حکمای هند در آن مقدمه سخن بسیار گفته اند و نوشته
 اند که عقل از ادراک آن حیران است با آنکه از صفای ریخت بقبض موافقت الهی از نور غرضش که نشسته دیده بصیرت عارفان از نور
 مقدسش متعجب گردد و این سه امر موافق و مطابق واقع کشف نکرد و در سه شنبه کی بود مانند دیده بدینهم چشم از کتاب شکست
 که در عقاید و معتقدات و محمد دار شکوه آنرا از زبان هندی بفارسی ترجمه نموده طریق آفرینش مخلوقات می نویسد بر بیا کپید اگر در خلقت
 از او متعلق است وزن او سستی تمام دارد چون زن مذکور از تنه خویش که برهاست حامله شد اول مولود و ایشان بر آن زمان
 زن موصوف از بیاضت نخل و از درشتن شالم شده از شوهر غرض گشت و از دیگر خج و در لباس صورت آب خود در چنان بسیار
 سینه صورت آب گرفت شوهرش هنگام غلبه شوت او را تلاش کرد آخر بیکر آب و او یافت بر بیا بدستور آب شده با او بیاضت
 نموده و از آن آب متولد شد و در آن نیز با بصورت خرفت شوهرش باز بدستور بیا بدن لبس شد و با او جماع کرد و در پیدایش
 همچنین هر بار از شش از خجالت و ترس در مدتی از آمدن حیوانی چه بری و چه بگری و چون در بزرگ آنچه در عالم مثال
 بود و بیا نشد و شوهرش بهمان بدن لبس شده با او بیاضت یکبار دو یک متولد می پیدایش و وقت جنبت با او با محو و محو گشت و دیگر در
 کتاب مرآت الاکابر در احوال شیخ سعدی الدین جمعی که کوری نویسد که در شرح دیوان میر انیسین علی مرقوم است چون منطقه البروج
 بر سعدن اینها منطبق شود و کبره آب از اخاطه کبره زمین طیفانی کند یعنی زمین در آب فرو رود آن زمان شش بر روی زمین بماند بعد از آن
 خطاب حق تعالی یا ارض طبعی نایبک و یا سماء اقلیمی بر زمین فرو بر آب را و ای آسمان باز گردان که فردا گشته و شش البروج از
 سعدن اینها جدا شود و زمین شکست گردد و حق سبحانه تعالی بحسب تا غیر اوضاع فلکی که بیشتر آفتقنای خلق آدم را اولاد او گرد و
 و بار دیگر بماند افراد انسان و غیره که در قبول حکمای یونان این مقدمه بعد از سبت و چهار هزار سال روی می دهد اما شخص نشسته

توضیح نویسنده

توضیح نویسنده

توضیح نویسنده

بنیاد که مراد از اسامی نه کورسال الهی که عبارت از اسامی انجمن است دیاسالهای زمانی که عبارت از سالهای دنیاست هر یک
 درین صورت اگر در پیشانی وقوع شود بقدرت قادر مطلق و در نسبت جامع فتاویل مولانای احمد حنبله علیه در تاریخ حکماست
 که جماعته از حکما بلکه کل ایشان ابتدا و انتهای آفرینش هستند که عالم ذات و حسب الوجود است هرگز نموده و هرگز نباشد که نباشد
 و ملکی اگر چه ذات و حسب الوجود راوی ابتدا و انتهای گویند اما انبیا ای عالم آفرینش را یقین نکرده و حکمای هند و چین و ملکان و خاندان
 و فرنگیان ابتدا و انتهای خلقت از غیر ان نبی را سال در گذرانیده اند و عقدا با ایشان نیست که چندین آدم بوده اند هر یک بطبعی موصوف
 چنانچه آدم صلی الله علیه و آله مثل آن و چون نسل یک منقطع می گردد و دیگری وجود می گیرد و نمیدانم این اعتقاد است آنچه شیخ
 محی الدین عراقی در باب سه صد و شصت و یکم در فتوحات مکی از رسول الله صلی الله علیه و آله و آله نقل می کند که آن حضرت از ان
 خلق باقی و الله آدم بطبعی تحقیق خدا تعالی پیدا کرده است یکصد و هشتاد و یکم درین باب حکایت نقل می کند که آن
 سه و در فمود که مراد از بعضی مشاهدات عالم مثال که بعضی از اولیای الله در طواف بیت الحرام
 روی نمودن چنان مشاهده کرده اند که همراه من بودند می کردند و من ایشان را نمی شناختم در آئینای طواف با من گفتند که ما نیز قبل ازین چند سال
 طواف خانه کعبه کرده ایم چنانچه الان شما می کنید شیخ گفت که من چون این کلمات شنیدم در خاطر من گذشت که ابدان عالم مثال اند و مقارن آنها
 حضور یکی از ایشان با من مشاهده کرده و گفت که من از جمله اجلا و آدم پسیدم که چند سال است که اولاد ایشان را نقل کرده اند فرمود که از قوت من چنانچه
 سال گذشته من از روی نجیب گشتم که از ابتدا و انتهای خلقت آدم تا این وقت هفت هزار سال بگذشته فرمود که از کلام من نگوئی اما این آدم
 که در دوره اول این هفت هزار سال خلق گشته شیخ می فرماید که مراد این وقت این حدیث رسول که سابق قلمی شد مضبوط آنکه حق سبحان و تعالی
 هزار آدم مانند ابو کثیر خلق کرده بخاطر رسید بعد از ان شیخ می فرماید می تواند بود و بنا علی هذا که بعد از انقضای هر دوره از دور است سبب
 سبب آنکه نسل یک منقطع می شود و دیگری خلعت وجودی پوشد و از وی نیز مانند اول نسل حاصل می آید و مناسبات سجد و عالم و
 قنای آن با آنست که در او چه اراده قائل مختار هر گاه که این وضع مسمی بمال متعلق گیرد و قنای آن مانند ایجاد نیست بدت او ممکن پس
 تواند بود با آخره چنانکه انبیا و رسل خبر داده اند بدین موضع سیر قیام قیامت منت می گردد و در ان روز حق تعالی جمیع افراد سسی
 آدم اولاد ایشان بر وجهی که تفصیل بر وجهی کتب مانی مستور است یکبار خبر نماند و این نسبت بقا علی مختار هیچ نکال ندارد و الله اعلم و
 بعضی از متفقدین حکما در بیان طول اعمار مردم سابق و تفسر اعمار مردم این زمان گفته اند این سخن نیست که چون حکیم علی الاطلاق که سید ا
 و موجود جمیع کائنات است اقتضای آن نمود که جمیع علوم و فنون باشد در حساب و عقل و از جمله اجرم علوم و فنون سیاره اند که تاثیر بسیار
 در فعلیات متحقق است لهذا اجماع علمی را بر مطلق حکما آبا و عناصر رویه را مهمات می گویند و آنچه از مایهات و تعلیقات و تزیینات
 تعلیقات بایک و دیگر حاصل میشود آنرا مایهات و نبات و حیوان است می نامند و می گویند که در سلطنت و ظهور
 آثار هر یک از این سبب سیاره هزار سال دنیاست و چون حضرت ابو بشیر در دوره رطل با خر زمانه نسوم که در دوره او پراشته خلعت وجودی
 عمر او در فرزندان او که در ان دوره متولد شد بسیار می بود چنانچه عمر آدم هزار سال رسید و چنان عمر فرزندان او و در ان دوره و چون زمان
 ظهور و بخت حضرت محمد خاتم الانبیا در دوره زمانه چهارم یعنی بعد از کجک بوده است اکثر گفته اعمار میان عقدا و نسبت بسیار
 در بعضی ماصد سال می رسد چنانچه آنحضرت فرمودند که اکثر اعمار اسی و دین سبب و سبب و لکن متحقق علم نیست که چون این هزار

مختص بر زمانه

مختص بر زمانه

مختص بر زمانه

مختص بر زمانه

مختص بر زمانه

بیتقم با تمام سید بنده از ایام الهی که هر یک روز از ان عبارت از نبر سال است با تمام خواهر و برادران تا بدو نیست که ایام الهی نزد ایشان بر دو قسمت مختار و کثیر و مختار با ایام زمانی یعنی دنیا تغییر کنند و از کبار با ایام الهی و نکته این سید در کتب مسطور است و یوم زمانه که عبارت از یوم غیر است نبر سال است چنانچه در آیه کریمه بران بود سید هر یک کالت سینه همانند دن یعنی تحقیق روزی بدو در دو کار نوزده سال است و یوم کثیر از جمله ایام آیه عبارت از پنجاه نبر سال است تیس عرج الملائکه و الروح الی الهی یوم کان شد تیسین الف سینه یعنی بالار و نوزده شنگان و روح بسوی الله تعالی در روزی که مقدار آن پنجاه نبر سال باشد و است بران بر تقدیر بر رف بنای سیهان دولت که مقرر ساخته است و فتوحات ملی می نویسد که یوم آخرت پنجاه نبر سال است و یوم عالم میان نبر سال و دنیا است و نکته حکما می چند بر تناخ اجماع دارند صاحب مراتب الاسرار در احوال شیخ او حدیث حایده انکر مانی حقیقت تناخ روح می نویسد و آن است که شیخ موصوف در سید بزرگ بوده است و صحبت شیخ محی الدین بن عربی رسیده شیخ محی الدین در باب هشتم از فتوحات ملی از وی حکایت نقل کرده است که شیخ او حدیثی که مانی گفت که در جوانی خدمت شیخ رکن الدین سجانی مرشد خود می کردم در سفر بودم شیخ در عمارت نشسته بود و حجت شکم داشت چون بجای رسید که آنجا ایستاد بود و در خواست کردم که اجازه ده تا داخل و بجا تمام که ناخوش شد چون اضطراب من دید اجازت داد و رفتم و دیدم که شخصی در خمیه نشسته و ملازمان وی بسیار استاده و پیش روی شیخ نشسته اند و می فرمایند نشسته از من نبر او را نمی شناسم چون مرا دید برخاست و پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ خود باز گفت می گاه دار و حاضر که دو بین داد و با من سپردن آمد و خادم وی همراه من شیخ می آورد و سید بن شیخ آنرا ببیند و گویند بروی او دم که باز کرد و چون وی باز گشت من خبر دست شیخ آوردم و دار و گزیدم و آن اکر ام وی را بگفتم شیخ تبسم کرد و گفت چون اضطراب تو دیدم مرا بر تو شگفت آمد لاجرم ترا اجازت دادم و اینجا رسیدی ترسیدم که آن شخص امیر ضعیف است بوالقنات نماید و شرمندگی شوی پس از میل خود مجروح شدم و بعد بر پشت وی بر آوردم و در موضع و می شستم چون تو آمدی ترا اگر اچو داشتم و کردم آنچه دیدی مولف مراتب الاسرار می نویسد که این قسم تصرفات از اولیای کمال عجیب است حتی سبحانه تعالی استعدادی خاص و تصرفاتی مخصوص به روحانیات این طائفه در عیان نامه داده است پیش از وجود نصیری روحانیت ایشان بقوت ولایت معنوی تصرف می کنند چنانچه حکایت و شت ازرق معروف است که روحانیت علی و وصیت سال پیش از ولادت خود وجود مبشایی گفته سلمان فارسی را از ششیر خجالت تشدیدند و حالاً هم روحانیت کمالان در هر امور بر اهل بصیرت اند و در صحت واقع می شود بلکه روحانیات کمالی گاهی برابر باب ریاضت چنان تصرف فرمایند فاعل افعال او می گردد و این مرتبه را صوفیه بر وزنی گویند و در شرح دیوان علی و دیگر کتب صوفیه می نویسد که اکثر حکمای شهابی و نهرو و بر تناخ قایل اند می گویند که نفوس ناقصه انسانیه متروک اند از بدنی به بدنی منتقل می گردند تا کامل شوند و وقت کمال قطع تعلق از این بدن می کنند و مانند سب قدام و آن بود که نفوس او را آخرت بدنی است شالی مناسب اعمال و اخلاق او است بعضی بصورت انسان و بعضی بصورت حیوان و نباتی ایشان پید شده اند که سخن دریدن نصیری است و آن غلط است و بعضی متحان صوفیه هم یک تناخ دارد و انسان امید طوایف اند و بر بزرگ قایل حضرت شیخ نوخیز می فرمایند که فرق بین آتناخ و البروز آن است که چون روح از بدن نصیری انتقال فرماید و در بیدار کل چهار ماهه و شش ماهه در رحم او نزول نموده و وجود جدید موافق معتاد اهل عالم گرفته ظاهر شود این آتناخ گویند و بروز از آنا سده که روحانیت کمال در بدن کامل تصرف نماید و فاعل افعال او شود چنانچه ذرات الوهیت بصورت انسان

بیان و این است

بیان و این است

حکایت و این است

بیان و این است

بیان و این است

برخیزد و بر سوسه تکی کرد و بلسان حال فرمود انی انار یک و نیر سید گیتی و شهر مخصوص حکم می نویسد که نزد محققان متفق است که بود که
 بصورت آدم در سبب اظا هر شد و هم او پست که در آخر بصورت خاتم بر آمد این را بر وزارت کمال گویند نه تناسخ و بعضی هم بر آنند که روح
 عیسای در نهمی بر روز گشت که نزد عبارت ازین بر وزارت مطابق این حدیث معلوم لاهم می علی عیسای بن مریم و الله اعلم بالصواب
 تحقیق می کنند که بقایای این عالم صوری ثبات چهار دوره است چنانچه مفصل در احوال شیخ سعد الدین جوینی نوشته شده است
 پس یکم دوره طلایک ارضی و حیات درین عالم متصرف بودند و عمل تناسخ در آن قوم معمول بود و در دوره چهارم حق تعالی عمل تناسخ
 مطلق نسوختن ساخته چون سبب اولیا و انبیاء در دوره چهارم وجود گرفته اند از اجابت روتناسخ نمودن بر ایشان واجب شد و
 بر روز در هر وقت بوده است و آن حال نیز پیش اهل بصیرت هوید است و هم آنجائی آرد که عیان نامه مظهر اسمای الهی که فیض اقدس
 بیوسطه بدو میسر و فیض مقدس آنرا گویند که از عیان نامه بر خود می ناشی شود و عالم مثال مظهر عیان نامه است و این عالم مظهر عالم
 مثال است پس همان یک حقیقت واحد است که بصفات متعلقه بصورت لطیف که عیان نامه مظهر نمودن با یکسوت لطیف در عالم مثال
 بصورت جمیع شایاهوید گشت و باز تدریج درین عالم شهود که حادث دنیا نیز گویند با انواع صورت مختلف یکسوت کشف ظاهر
 است و ثبوت و یا آنکه این دوره چهارم تمام گرد و قیامت همه چیز جمیع موجودات روح و کائنات را بر خود و حقیقت عالم کبری در عالم قیامت
 آویخته است و سیر بعضی ملک تا آنجا بود که در سر در مناهوید مطلق الوت و قال لبتی العلم ما خراشته پوشیده نماند که
 متوطنان هند و ستمان اکثریت پرست اند و هر نوع هر کسی که خواهد بماند نسبی و تکلف نمی باشد از عید الله بن سلام متقول است که شادی
 را در دوزخ و آتشی اند و یکجور از دوزخ متوطنان و یکجور از آتشی جهان داده اند و صدق این سخن آنکه اکنان مالک دور و است چون رو
 و فرنگی و زنگی و ایرانی و تورانی همه در بهندی آید رفته رفته هندی و سانی میشوند و مغسان و سینوایان بدولت می رسند شخصی
 خوش گفته عیسای شب را برای رخت تن پوشیده اند و در بهندی توان و سوسه روزی نفس کشیده و خدای تعالی نزد کلام مجید فرمود که
 دلیل لباس آه و از جلالت مردم نه عبارت ازین است که چون بزرگان غلبه مخالفت و دشمن شوند عورت اطفال آبکشند و کالاس
 خانه بسوزند و دست بشیر برند و جنگ کنند این امر را مشاهده شدن بر زبان ایشان جوهر گویند که کنند و این امر اکنون نبوسه
 دیگر است چه در سلو بیت زن و سیه باشند و بهیئت اجاسه حله بر خالفت آرد و دست بروی که ده جان سلامت بیرون برند و از انواع
 در میان زمینداران و بهیات شایع است و زنان بنود را با شوهر خویش محبت آن قدر باشد که اکثر زنی را شوهر ببرد و او خود را
 لباس و زیور مثل عروس از سینه شادی کنان در تنش بسوزند این چنین سوختن را بر زبان ایشان سستی می گویند و زنانی که در خود
 جرات سوختن نیابند در لذت نفس خود چون کل و شب و شایش و زیور بر گز تکلف نکنند و به بدترین اوقات عمر خود را بربند
 و شوهر دیگر کردن میان ایشان رسم نیست و درند اهلب ایشان درت نباشد و بنود از خبر نفی است از ان خبر نیست که همه ذکر و
 انات هر روز که از خواب بر خیزند اول غسل کنند بعد از آن همچنان پاریچه متحرک که از اهل اسلام می گویند ایشان و هوتی نامه سینه نشینند
 و بتان را در پیش نهند و پوجا و سمرن در میان پوجا و سمرن یعنی عبادت و نام خدا و بنندگان وین خود بر زبان رند و کلام دیگر کنند و در میان
 بر رخ راه نمایان دین خویش که مادی و پاریشی درام و یکمین غنچه به باشند کنند را فم حروف از بنودان شنیده و فهمیده در باب
 بت پرستی حکایتی پرسید گفتند که ما خدا را شرک نمی و ایم و نه پرستیم و این بت با صورت راه نمایان دین ما است

من
 اناقالیم
 بیان قول
 شیخ سعد الدین
 جوینی

من
 قول عید
 السلام

من
 خاتمه در زمان محمد
 اکبر از آن مشایخ
 روزانه و در آن
 قضا و شرع و فقه
 و فتوی سواد داشت
 و فتوی نمودند
 و عید عید
 محمد زین

من
 خاتمه در زمان محمد
 اکبر از آن مشایخ
 روزانه و در آن
 قضا و شرع و فقه
 و فتوی سواد داشت
 و فتوی نمودند
 و عید عید
 محمد زین

شش کتاب از آن برآورده اند

گروه اول گویند که در موجود شدن هر چیز شرط باید فعل و سبب فاعل چه فعلی و کاری را فاعل حقیقی بدون سبب نکنند
 اگرچه هر چه بخواند بکند که فاعل معبود مطلق است اما ارادت الله چنین جاری شده و عذر اینج اختیار نیست چون گل بدست کمال
 هر خدایکه خواهد از ظرفیت و غیره و باز و گل بدست او مجبور و بختیاز
 و گویند هر چه که بخواهد آید خدا پذیرد و روح باقی است یعنی نفس ناطقه بسیط و مجرد است پس است که گویند که روح
 از محسوسات مجزئ و شو

گویند که هر چه هست زمانه و وقت است چه همه بر وقت محدود می شود و اینها زمانه را سه پرستند
 و چهارم گویند که حسیس نفس یعنی روح عامل شوند به آن نور باطن را مشاهد کنند چون مجلس دم بمیزان انصاف رسانند
 و اینها و برپا روند و خطرات قلوب مردم آگاه شوند و از ماضی و مستقبل خبر دهند و عمر دراز یابند
 گویند که عالم عین ذات است و این کثرت پیش از و هم اعتبار نیست هر چند عالم در لباس غیرت جلوه
 نموده و از دست لیکن همه اوست چون زیور از زار

گویند هر چه هست غل است چنانکه از تارک کار و زود و هر چه کار و جهان در و دینی این همه خیر و شوم و بد و بدست
 و در زخمتی اعمال است که درین جهان و بدان جهان بعال میرسد و چنین دیگر در هر شاستر از سید بر آورده اند و آن عبارت از
 شش وجه و چاره گری عصیان و تمام نیکوکاری و مثل آنکه اسلامیان آنرا نفع گویند و همچنین کرم شاستر و آن علمی است که از آن شمانند
 بیماری بدنی را که عارض بدن شود چون قابل تسخیر اند گویند این بیماری فلان عمل که در جمیع پیشین یعنی ولادت سابق سر زده
 اکنون در چنین جسم یعنی پیدایش حال بکافات آن مبتلا گشته و عجب بر آنکه چاره آن از خیرات و نوازدن افسون نهان کنند و
 از آن شفا رود و دیگر پیروده چنان یعنی تواریخ که کشف من است بر احوال قدسیه و عالم ملکوت و پیدایش جهان و جنایان و
 احوال قیامت و غیره و اخبار بادشاهان ماضی و مستقبل و حال و غیره و دیگر بیا کردن و آن علمی است از صرف و سخن و تحقیق
 الفاظ و اعراب و غیره و دیگر بیدک بتریا و آن طبابت که احوال صحت بدنی و مرضی از آن دریافت میشود و با علاج پر داند و دیگر نیک
 بدینا یعنی علوم نجوم و دیگر سادک یعنی علم قیافه از آن بر احوال نیک و بدنهان از خطوط صبه و دست و پا و غیره هست و صورت
 انسان دریافت نمایند و دیگر لیلادتی و آن علم هندسه و حساب است و دیگر شگون بدیا و آن علم است که از آواز مردم و جانوران
 و طیور و دواب و غیره خبر گرفته از تواریخ حال و مال اطلاق و بیند و دیگر سیدیا از رفتن انفس یعنی کجپ و رست احوال
 نیک و بد سائل گذارش کنند و دیگر آگم بدیا آن علم است افسون و جادو و جود کردن و دشمن گردانیدن و دوست را
 و تخییر ساختن چنه و علاج است با بیماری با افسون و دیگر اندر حال بدیا و آن علم نیز نجاست و طلسمات و تخییر قلوب بزرگی و دیگر
 تمیز بیل صورت یعنی سیمایی و داخل کردن روح خویش در جسم دیگران و انتقال آن تعلق بدین علم دارد و دیگر رس بدیا یعنی
 کشتن سیماب و خاک بر ساختن زروسیم منقرعات و معذنیات و دیگر گاو بدیا و آن علمی است از فسون مار و کژدم و رها گای
 داون از گزند آنها و حاضر ساختن آنها با افسون و دیگر دهنک بدیا و آن علم نیز اندر می است بهندی کمان را و دهنک و تیز را با

بسم الله الرحمن الرحيم
 مدتی که انسان
 بقا می کند
 در این کتاب
 مذکور است

بسم الله الرحمن الرحيم
 مدتی که انسان
 بقا می کند
 در این کتاب
 مذکور است

هشتصد و چهل یک سال گذشته بسن یک هزار و نهصد و پنجاه و سه سال از دوا پر جنگ و چهار هزار و هشتصد و هشتاد و هشت سال در دور کجک بدین رو چون آن دور دوا پر جنگ یک هزار و نهصد و پنجاه و سه سال باقی مانده پس بعد از یک صد و بیست سال از روستی محاسبه که در قلم اول است بعد از دو صد و بیست و شش سال یعنی از روستی محاسبه چون در دو صد و بیست و شش سال از دور دوا پر جنگ گذشته و هشتصد و بیست و هشت سال در دور دوا پر جنگ باقی مانده فوج متولد شد و بقول پس یک صد و پنجاه سال بعد یعنی چون یک صد و پنجاه سال از عمر فوج گذشته آن زمان از دور دوا پر جنگ یا بعد از هشتصد و بیست و هشت سال باقی مانده بود که فوج بدعوت قوم نامور شده و هشتصد و پنجاه سال قبل از طوفان فوج بدعوت قوم پسران محمد و وفات آدم تا آخر ایام دعوت که قبل از طوفان فوج یک هزار و سه صد و هشت سال باشد و از جمله آن هشتصد و پنجاه سال در دور دوا پر جنگ بوده سی صد و پنجاه و سه سال از کجک گذشته بود که بدعوت فوج طوفان واقع شد و بر وایت عبداللہ ابن عباس از مہبوط آدم تا هجرت محمدی چیز از یازده سال باشد از اول هجرت تا بسن یک هزار و یک صد و نو و دو و سی و هجری شش هزار و دو صد و سه سال پیش و بالجملة از اقوال مہبوط و کتب ایشان چنان معلوم می شود که در دور دست جنگ راجع و طبع و دین و غیره بر روستی زمین فرما را و بودند و آدم در آخر دور دوا پر جنگ از هشتصد و سی و دو و سی و دو سال اول در ضمن احوال سرانند یک گذشت و در کتب پیدا می شود قصه های عجیب و غریب که بمطالعہ و سماع آمد بعلت عدم دانش آموزی این قوم که برآموز یا در ضامین مستوره اش که در هر نکته هزار عالم شاہد حقیقت رو پوش است محروم و بی نصیب ماند و نزدیک جلالان و بیماریان نادانی ازین مضحکہ دست میداد و حقا اگر عمر و فانی و دیر بیری بجوانی مبدل میشد و زمانه تحصیل این سعادت یعنی در یافتن حقیقت کتاب سماکی ایشان که سر ایا مہوز است و راه نمائی عشرتکده وحدت و بجان و دل میگوشتند اتم حروف را از روستی که درین شیخوخت با وجود ششدر اغت حال باقی مانده همین است چه خوش گفت قطعه مر و خروست بهر پیشه را بهر عمر و با بسبب درین روزگار و تابیکے تجر بہ آموختہ بہ در دگرے تجر بہ بزرے بکار بہ با فعلی سطرے چند از اقوال ایشان که در معنی حقیقت راست و در صورت ہوش ربا در ضمن احوال سلاطین و بی در سلطنت گور و پست و مع حادثات زمانہ ایشان بقلم خواهد آورد و بالہ التوفیق شاہ چہمان آبا و در زمان سابق بہ اندر پست و دہلی مہوسوم بودہ مؤلف خلاصہ التواریخ از کتب مہودے نویسد کہ در زمان پیشین شنگاہ سلاطین ہندوستان شہر متنا پور بر دریاے گنگ بودہ و فصاحت و وسعت و آبادی آن شہر را در آن زمان نامیت میگویند و در ایام سلطنت کور و ان پندوان کجا بود و چون بیان فریقین مخالفت رو داد و پندوان از متنا پور بر آندہ در شہر اندر پست کہ الحال بدہلی مشہور است دار السلطنت خود مقرر کردند و در شہر چہار صد و چهل راجہ بکراہیت راجہ دگپال تو نور نزدیک اندر پست شہر دہلی آباد کردند و بقولے راجہ دہلو آباد کردند و بعد از ان راجہ پتورا والی اجیر کہ بر دہلی و سبب با ورسہ یکزار و دو صد بکراہیت قلعہ شہر متنا پور بساخت سلطان قطب الدین ایبک سلطان شمس الدین ایبک قلعہ شہر متنا پور بساخت سلطان غیاث الدین بلبن بعد ایاالت خویش کہ آن زمان سلطنت رسیدہ و رسن سیصد و شصت و ستم ہجری قلعہ دیگر تعمیر کرد و آن را کوشک محل نام نهاد و سلطان مغر الدین کیفیاد و رسن سیصد و ششاد و شش شش ہجری بساحل دریا کجمن شہری دیگر طرح انداخت و نام آن کیلو گڈھی نہاد و سلطان جلال الدین خلجی در کیلو گڈھی مقیم گشت امرا دین نزدیکی عمارت ساختند شہری عظیم بار و فوٹ آباد

حدیقه است ایام در عهد خورشید شهر کوشک سیدی ثمارت نمود و تخت گاه ساخت و تعلق شاه در وقت
 شده و بدلی موسوم گشت و سلطان علاء الدین خلجی در عهد خورشید شهر کوشک سیدی ثمارت نمود و تخت گاه ساخت و تعلق شاه در وقت
 و هشت و شصت هجری شهر تعلق آباد و بنیاد نهاد و پیش از آنکه ملک خورشیدین جونا انطاب بالفغان در سیه روز حد و آن شهر ایوانی هزار ستون
 تعمیر نمود و سلطان فیروز شاه کوشکی دیگر سیمی فیروز آباد که عهد محمد شاه و پیش از آنکه احمد شاه از سلاطین گورکانیه بگوئی فیروز شاه مشهور
 بوده و ثمارت نمود و راقم حروف وقتی آنجا اقامت نمود چون در تمام شهر دلی آب شکر و آب و آب انبارهاست است که بطریق چاه تاسیگر
 زمین حفر کردند تا آب برآمد و در آن بعضی میگذاشتند که از آن محراب شهر بدان چاه رود و آب چاه محفوظ گردد و آن را در واقع شیرین گردان
 و استعمال میکنند آب بجا نیست و در بعضی بجا نماند و انواع آب بجا نماند و در بعضی بجا نماند و در بعضی بجا نماند و در بعضی بجا نماند
 و دیگر است و کسانی که بر ساحل دریای چین باشند آب چمن استعمال کنند و آن نیز بخار و قار و رات و نفس و خاشاک شهر بلطافت شهر بلطافت
 خود است اما نام از آب منبع شهر بهتر است و در کوه فیروز شاه چاهی بود که آب آن چشیدن خوشگوار و بجا نیست سبک بوده از چهار گنجی
 مانده تا وقت عشاء تمام و در شهر شاه جهان آباد از آن چاه آب کشیده و میبردند برای بیمار آن و در بعضی بجا نیست و در بعضی بجا نیست و در بعضی بجا نیست
 اعتدال فراج بحال پیدا شدند و از کثرت برداشتن آب هر روز وقت عشاء آب چاه کم میگشت و هر روز این مقدار یا وقوع باقی باجمه
 سلطان مبارک شاه مبارک آباد بنیاد نهاد و میایون بادشاه گورکانی قلعه اندرین را تعمیر کرد و در وقت فیروز شاه وین بنیاد نام نهاد و در وقت
 خورشید ساخت و شیر شاه افغان در عهد خورشید قلعه علاء الدین خلجی را که بکوشک سیدی مشهور بود و در آن گور شهری دیگر طرح انداخت
 پیش از سلیم شاه قلعه غایت ثمانت و حصانت تعمیر کرد و از آن سلیقه گاه نام نهاد که تا حال در میان چین و قلمرو مبارک شاه جهان آباد و قلم
 است و در سیه گنجی از چهل و هشت هجری مطابق سال دوازدهم از جلوس خورشید شهاب الدین محمد شاه جهان از سلاطین گورکانیه نزدیک
 دلی شهری آباد کرد و بشاه جهان آباد موسوم گردانید اکنون شهرهای سلاطین سابق از نام افتادند و شهر شاه جهان آباد مشهور گردید
 و بشاه جهان نام میخوانند و بشاه جهان آباد در ظاهر در الملک و باقی متصل نور گنده ششتر بدریای چین که قطع و منبع بدیع بود و بنا
 آبادی شهر و قلعه تجویز فرموده و شنب جمعه پنجم شهری الحجه در سنه هزار و چهل و هشت هجری مطابق سال دوازدهم از جلوس بنای شهر
 و مهر یک سلطان فیروز شاه در ایام سلطنته خورشید از خضر آباد تا نصف میدان شکارگاه او بوده آورده و آن پس از حلیت
 او و بر در ایام از جریان آب باز مانده بود و حسب الحکم از منبع تا بحر قدیم در آنجا نهری جدید حفر نموده بنا بر عمارات رسانیدند
 و اساس عمارات قلعه شاه جهان آباد و در مدت هشت سال بخرج مبلغ پنجاه لکهره روپیه اتمام پذیرفت باجمه آن شهر
 از زینت باغ و محراب از جمیع شهرهای هند ممتاز است و هوایش شهر تراز هوای اکبر آباد است مولف هفت استیلام از
 تواریخ هند میگوید که شهر دلی در عهدی و عصری نهایت آبادی داشته و بعد از آن نوعی خراب گشته که مسکن و خوش
 و طیب شده و راقم حروف در عهد سلطنت محمد شاه شهر شاه جهان آباد در کمال آبادی و رونق مشاهده کرده که آن در پیش از اینجاست
 و چنان شایان کرده اند که باجمه شهر شاه جهان آباد از سنگ خام مرغای است حکام ارشد شاه جهان بادشاه است که بصری چهار
 لکهره روپیه صورت اتمام پذیرفت و گویند که علم در آنجا و در آن شهر نهری از رود جمن از جای آب تراز و کرده بریده آورده و آن در کوه و بار
 آن شهر جریان میدارد و آن غلط است واضح است که گذشت و در وسط آن شهر مسجد جامع پادشاهی نیز از انبیه شاه جهان بادشاه
 مسجدی مسجد جهان نام است که از سنگ مرمر تعمیر یافته و در سنه هزار و پنجاه و شش هجری با تمام سعادت اند خان فاضل خان بانجام رسیده

در

حدیقه الافا بسم
شد و این اشخاصی شخصی یکی را از مادر و نام برده آنکس از صف برآورد و بمقام پسر ساری باوشی رسید که در دست بخت ایستاد و شخصی نقاره کوچکی
از فقره برد و خوش وی نهاد و دیگر بر دست برد و پیش روی هم بر پستیا و از بلند با همان خوش گفت که غلبه منتهی است و
خطاب خانی و عنایت مراتب نوبت سدا فرار گشت و چو بی برفت از در و آنکس تسلیمات نمود و نصف آمد و بایستاد و موسی آنجا
را تمیز نمود که از نصف برآمد و پیش رفت و در و بر و تحت بایستاد و شخصی سراب قوغ که عبارت از علم است بدستم داد و گفت که فلانی
بمنصب در و بر و بر و پادشاهی ذات و وزیر سوار و خطاب خانی و مراتب نوبت سدا فرار گشت آن گاه تسلیمات کرده نصف قرار گرفت
و همچنان دیگر آن مراتب رسیدند و از در باغ تاور مجلس است مسافتی که بود آنچنان بود و اینها تویان تخت که عبارت از کهاران
و همان تخت است آن تکلیف و آراستگی قطع مسافت کردند که مامور مردم به مراتب و مناصب رسیدیم و هنوز تخت محافوی سرادل
صف رسید و بود که جماعت پیش تخت اهتمام میکرد و بعضی از آن کوکب یعنی لوله فقره و ابر سپر خودی زود و دوبار آواز ملایم
در نهایت فصاحت میگفتند که باد و ملاحتله باشد و دیگر الفاظ نیز میگفتند و اعتماد اول و له قمر الدین حسان و وزیر ابن محمد ابن خان
و مصمما الدوله حاندران خان امیر الامرا بخشی الملک و مبارز الملک و پادشاه خان و برهان الملک سعادت خان و مرسل الدوله
طشده باز خان و دیگر امیران از دست راست و چپ پیاده و در جلو بودند و همه را نظر بسوی پادشاه بود که رام وقت چه فرمایند
گویی که هیچ تصویر چشم یار بود و چون تاور و از مجلس رسید و چهل قدم مسافت سخن باقیاندر همه امر اخذ شد شاهی سوای و چون نظر
خواجده سدا ناظر مثل بهر و زخان و خاوند خان و غیره که همراه تخت بودند منع مامور مردم قریب و در صد یک صف بر و جنوب
طشده و در و از مجلس است عقب تخت پادشاه دست بدست بایستاد و هم چون تخت پادشاه بر و در مجلس رسید پادشاه
اندر که زو بفتا کرد و بگوشه های چشم بگریست همه با تسلیمات کردند و آن آداب رخصت بوده و خیر آمدن و اندکی شاد و ایران
و دیگر و همان بام ایلی پادشاه ایران رسید و پادشاه پس از مدت دایوان عام کرده و اعیان مملکت ملازمت ایلی بر و دیوان عام مقرب
کرد و به تیاری آن پر و خند پادشاه بعد تیاری و آراستگی دیوان عام فرمودند و آنرا ایلی با یکصد نفر سعادت سید سعادت خان ملازمت
نمود و همه را خلعت گرانی عطا شد و آنرا از طرف رفته بطریق و شکوه پادشاهی مشایده رفته از تنهایی که از لال کتبه دیوان عام تاور و از
نوبت خانه که سمت مغرب مقابل دیوان عام است و در و از عدالت که سمت جنوب دیوان عام است و در و از بر و دیوان عام
که تپلوی دیوان عام طرف مشرق است این همه عمارات دیوان عام و کوشکهای اطراف از هجوم منصبداران پادشاهی و نوکران و اسرار
ملو بود و چنانچه گذاره از آن پادشاهی بطریق آمد و از صدای چوب چاوشان و اهتمام چویداران گوشه های سامان گرفته و از طرف
صدای نوبت خانه که صهیون رسید و دانسته است و در می نوختند و فیلان کوه پیکر را از رنگهای متنوعه پیشانی خسر طوم سرخ زرد کرد
و جلایه بایانات و منخل و کار چوبی و زلفیتی بر پشت افکنده و گردن از رنگ در نگوله بایسته و آراسته و بر سائیان از بانات
سرخ زرد و زری با جلال و سنبلی و کلاهون گذارشته و خراشته و پیش سلطان به تونزک و مراتب خویش آمده از خسر طوم
سلام کنان و از طرف اسپان خوش منظر از عربی و عراقی و ترکی و ناه مختلف اللون برنگهای گوناگون از حنای و زنگار و رنگ
متنوعش مانند غنچه گل و سنبلی گلکاری کرده بازمین و ساز طلا و فقره و مرصع کاری بجوهر نفیسه تیاری کرده و لحافهای
زلفیت بران افکنده و بایستاده و در کتبه فقره که از بیرون بعد از کتبه و سنج چوبی اطراف دیوان عام بوده و از نمایان

هر یک از امرا یا خنظام در عمارت و انعام بمنزله قصر خویش جایجا مانند نقش دیوار دست بخدمت بسته ایستاده و دیگر دزد و لال کفره که از طرف انتهای عمارت دیوان عام بوده امیران و متصدیان بادشاهی قیام میداشتند و برون آب تا حالیکه عبارت از لیسان ریشمی کنده و پرکار مقدار بازوی ایشان و کمتر از آن که آنرا با ستونهای خوب بسته و مانند جان بنیده بودند و ستون ویرلی راست چوب و پیش روی آن گذاشته بودند و دیگران جا داشتند و از آن درها آمد و رفت میکردند مگر منصفه اران از دوشی و پنجای و شش شش بود و دو صدی و سه صدی و شش آن و نوکران و امر مملو به دیگران بیرون جالی تا گللال پاره که عبارت از بالشهای که بطین سرخ رنگین کرده یکی برو دیگری محرف گذاشته میخای آنهمی نقره هر دو سو آنرا از ستونهای چوبین سوار کرده گذرانیده مثل شش و دیوانه مشبک ساخته و زمین فرو برده افرشته بودند و بدستور جالی سه و در آن سر گذاشته بودند و در آنجا قیام میداشتند و در آنجا چو بداران ایستاده بیرون و اندرون گللال پاره نیز نوکران امر را چنان که گذشت جمع بودند و دیگران حشری آبنوه از خطایق همه بیرون گللال پاره بوده و اینهمه از جالی گللال پاره بسافت بست و سه قدم زیر سائبان هاس سرخ که اندرون و بیرون گماره بودند بغایت وسیع و رفیع بر افراشته بودند از گللال پاره تا دروازه تو بخانه که مسافتی بعید داشته سماد نشست گاه بادشاهی که شش نشین نامند و آن مقامی رفیع و مختصر و رچاق و وسعت عمارت دیوان عام تلقین بدیوار آن ساخته بودند تحت بادشاه آنجا گذاشته بر آن بادشاه نشسته یازده سرخ پوشان که لباس ایشان از بانات سرخ بود تنگ و دیگر اسلحه گرفته و دوشش بدوش و قدم بقدم دور و دور یکدیگر فاصله میان ایشان شده چار گزین ایستاده مانند نظر بادشاه صاف و بی حجاب بسلا مگاه رسد و در آن بایره کسی را آمد و رفت نبوده هر گاه که بادشاه کسی را از امرا یا عظام چیزی انعام میفرمود بسلا مگاه تا بدرنو بت خانه میرفت و تسلیات مینمود و باز می آمد و بجای خویش نمی ایستاد و آنرا دراز توانین بادشاهی بسیار دیده که شرح آن احوال کند با جمله بادشاه تا سه گهری نشست و برخاست بدریچ که عقب شش نشین بود مراجعت فرمود آن مجلس تمام گشت کسانی که زیر عمارت دیوان عام بودند برای تماشا مقصد رفتن بالا کردند و آنانکه بالای عمارت دیوان عام بودند عینم فرود آمدن کردند و عجب هنگامی و شمش از فرود مردم برزینیه بار و داده را قم حروف در آن اژدهام از مردم خویش جدا گشت مترو و تلاش افتاد و بجز آن دیوان عام رسید و لال کثره و کثره جالی نقری را تماشا کرد و فرش آنجا همه قالین های گلگون کشمیری و کالبی در آنجا صفای پاکیزگی بوده سیرکنان بجای رسید که اغتام و والد و له قمر الدین خان وزیر با گروه خویش آنجا نشسته بودند از بادکش با بر آن باد میزدند و از کلاب تاشهای طلایی مرصع کلاب پیش میکردند بدستور طر فی امیر الامرا صمصام چاند و رانجان بهادر بخشی الملک با جماعه منصب داران عملی شسته از انقدر محنت ایستادن می آساید جای روشن و دله طره بازخان با گروه منصبداران و از رفقای خویش بیاب نشسته خاد و مالش کلاب نرا و می آمدند و رفیق حروف گوید که باین نازک فراچی و آسایش عاقبت شهر شاهجهان آباد ویران سلطنت هندوستان خراب گشت با جمله سیرکنان بجای رسیدم که گروه ایلیچان حلقه رده شسته بودند و بر سرینکی خلایع فاخره و چینه و سرخ مرصع از انعام بادشاه بر سر آنکه درین سو خلعت جواهر و بالای فرورید که هر یک مقدار کثرت خود صحای باشد و دیگران آویزان داشتند و شربت بادشاه را دیده خود تسکین

فی گفتند که بادشاه هندوستان خدائی می کند از آنجا که هر گاه راز والی مقرر است پس از چند سال بعد قتل عام
 شاهان آباد که نادر شاه والی ایران کرده بود و در عهد بهایون عمر شاد پس نشست سالکی آن شهر را دیدم در آبادی و رونق مانند
 سالق نبوده و آن هنگام بادشاه را بسیل خاطر تصرف اکثر ایشان بود و ایشان متصرف بر مجلس جمعی ساخته ضیافت ایشان
 میکرد و در میان ایشان می نشست و مسایل تصوف می پرسید از آنجا که است که وقتی سوالی که مرغ از بیضا است یا
 بیضه از مرغ پس درین هر دو تقدم و تاخر کنی است بهر تو سکه نرسد و آن قرب فزاینده ایست که بی بصر و از باریت افرینست
 الی آخره جواب شنید و دیگر در سلطه غریب الدین محمد عالمگیر ثانی ابن مغیر الدین جهاندار شاه بن جهاندار شاه پس از تاراج شهر
 کهنه دلی که جواهر سنگ جات هنگام بغی وزیر الحاکم ابوالمنصور خان در عهد احمد شاه ابن محمد شاه و بار خراب کردن شهر
 کهنه و نوره احمد شاه ابدالی و درانی کابل و قندهار و در عصر عالمگیر ثانی بر هر دو شهر مدینه عظیم رسایند و به طمع و فیه عمارات
 آن شهر را از بیخ کنده و مبالغه پیشا گرفته مراجعت بنیاد خویش نموده را قلم حروف همراه علیقلیان ششگل گشته انجا رفته بود
 آن شهر را بنایت میران یافته چنانچه شهر آب نداشته و خشک افتاد و بر در قلعه بادشاهی بجای گل و گیاهان گلشن بوده و بجای
 هجوم مردم چیزی چند از گافران در نواح سبزه چراسیکر وند و اندرون قلعه در عمارت دیوان عام بود که آن نجیب خان رویه
 که منظر توجه عیار الدین خان وزیر عالمگیر ثانی بنیر نظام الملک آصف جاه نجیب الدوله شده بود و اسپان تبه بود و در آنجا
 و سگین جایگاه تو ده گشته بود و هر گاه قلم حروف و علیقلیان لبواری میرفت و در چوک سواد الدخان و چاندنی چوک سواد الدخان
 بنظر می آمدند قدری باز از خاتم و کھاری باولی آبادی و رونق داشت و دیگر جای آبادی متعدد و اندک بوده و اکثر جایها مثل
 حور عام و کیل پوره مطلق و میران و خراب بوده که کسی نام آنجا با را بنیاد داشته از دست حرایان نامزایر انوار قطب الدین
 بختیار کالی رفتن ممکن نبوده و ده نسبت کس تنفق شده و برایش شیخ نظام الدین اولیا خوف ناک میرفتند و فاعتراف او اولی از ابناء
 آن وقت بادشاه عالمگیر ثانی و در سینه باغ استقامت پیدا داشت و بر و رابع در حینه بزرگ و وسیع و فتح محبت گشته
 بود و در زیر قلم حروف با چو بدایران شاهی در ساخت و نقدی با آنها داده اندرون خیمه رفت و مجلس جشن رتاشا
 که در کمال بی رونقی و در تمام خیمه فرش قالیین مستعمل بوده و در وسط خیمه شامیهان فخر کار جوئی هم کل تراشیده و تا
 نقره و باطنای کشیم افزاشته بود و وزیران شامیهان تخت مبلع از چوب بعرض و طول شش هفت گز نهاده و قالیین
 گسترده و بر آن تخت بزرگ شخصی از چوب رنگ آمیزی کار کشیده شده و مختصر گزاشته و بادشاه محض و مذهب بلیناس مقید
 و سیاه از دستار و جامه بر سر و کرده بر آن تخت مختصر کشاده و رفته و بر تخت بزرگ که سه طرف از اطراف و جوانب
 تخت خرو و مثل غلام گردش خالی بود و طرف دست راست بادشاه سه نفر و طرف دست چپ نیز چهار نفر از شاهزادگان و
 پسران و بندگان عالمگیر ثانی بادشاه مجموع هفت کس نشسته بودند و شاهزاده عالمگیر که اکنون بر تخت سلطنت نشسته
 است بمجلس آن هفت تن بوده و در دیگر بر تخت اول پیش روی بادشاه نایل بطرف راست کسیر خاند و ارخان که بجای
 پدر شخصی الملک بوده و غازی الدین خان ابن عیار الدین خان این آصف جاه جامه کهنی که در وقت پیشین تا
 عهد محمد شاه کس با جامه کهنی بدر بار میرفت و صد لکین رنگ و بر و دستار مثلث آن بر سر و بجای کمر بند و وید صندل

و اشیای نفیسه از ظروف چینی و ابلهینه و پارچه چین و شال و کتیمه و زعفران ارزان بود و بانگ و نماز بسبب مردم کشمیری که اکثر مسلمان
 اند و آنجا سکونت دارند و در آنجا که دست متعوض بانگ و نماز نشود و غسل و گوشت آنجا افراد آن باشند و ساکنان آنجا همه متمول
 و مسافر دوست اند با امام علی برادراده را قلم شخصی سپاهی پیشه که از لاسه آمده بود و عمرتین از زانی غله و غیره آنجا میبرد و از گوندن لاسه منزل
 بنزل نویسانده و در آنجا که کاغذ بر وقت نابین این تاریخ حاضر بنویسند و فصل مرقوم منازل نکشت با جمله دریای جمن از آن شهر گذشته در
 ولایت سرخورد رسید راجه آنجا خواجهین بند از راه دریای کشیده می برن بر بار کرده بطریق بدیهه سیاحت عوام آن راجه را راجه پری گویند و نزدیک
 شهر سرخورد دریای مذکور از کوه برآمده بر زمین سطح و هموار جاری شده در آن مکان شاهجهان بادشاه بر ساحل در با عمارتی عالی تعمیر نموده و زرا
 و امر در آنجا عمارت ساخته مخصوص پور و ثانی بفضیله آبادی گشته از همین جانشان که در حقیقت نصف دریای جمن است بریده بشاهجهان آباد
 آورده اند با جمله دریای مذکور بعد بر آمدن از سرخورد اکثر محال گذشته بآنان شاهجهان آباد و میر از آنجا مسافت پانزده کرده تا بآن شهر
 متهم و گوگل و بندر این رسیده بعد از آن با کبر آباد از آنجا تا مان قلعه اناوه و شهر کالپی و از آنجا بشهر کبر پور پناه کوه راجه سریر اکبر شاهی می
 در اکبر پور بر ساحل آنجا عمارت راجه سریر واقع است و دریای جمن نزدیک اکبر پور در ریاست کوه و دیگر دریایا از جانب کوه دراز تفاوت یکدیگر
 در جمن و جل میگویند از آنجا بجل ملکوشه گذشته سمت جنوب شهر آله آباد و متصل قاعده آن شهر گذشته در و از قاعده قریبی که یکی از دریای خرد
 قاعده مذکور است یکیک اتصال جنبانده و می دریای گنگ از حشر شیشه آن سر کشی و انت نیست با اعتقاد و بنو و از پشت نازل شده بعد از
 از پشت بر کوه کیلاس از آنجا بولایت چین رسد بولایت مولف خلاصه التاریخ که از شاه نامه فردوسی طوسی اعتقاد کرده می نویسد
 که عمارت شاهراوه سیاوش بن کیاکاوس بن کیقباد بن کیانی در چین بر ساحل گنگ بوده و این وایت ضعیف است با جمله عمارت آید
 از چین در کوهستان بدری نامته می آید مکان همان حال یعنی محفوظ از برف و همین کوه است و درین کوه سواحل دریایا افتد بلند است که آب
 به شواری و در نظر می آید و عبور بر کشتی متعذر است مگر در اماکن محمود و مقبره و ششهای سطر و سنگ بر شجار طیفین ساحل استوار بسته نظر فرسوده که
 زبان آند با چپکه نامند بر آن در با آند و شش میکنند و بر باری بدری نامته میرسد دریایا از کوه بدری نامته تا میان شهر سریر نگر میرسد و بانگ
 رکیتی کشید مردم نموده در مکان هر دو از کوه بیرون می آید در آنجا چهره کا و از سنگ تراشیده اند که آب از دهن این جریان می دارد و آن
 چهره را مینود و گوئیم می نامند هر دو را را ابلهینه متبر که بنود است هر سال در روز شویل آفتاب به برج حمل که آنرا مهندیان ماه بسیار که ناسد
 از دهم مردم در آنجا بسیار میروند و خصوصاً در سالی که مشتری به برج دلو رسد آن بعد و از ده سال باشد آن هنگام خلایق از جایهای دور و از
 بر آنجا میروند و بخیل و بوی سروریش ترانی و خیرات بردارند و انداختن استخوان مردگان در میان گنگ مخصوص آنجا سنگاری مژده از
 عذاب میدارند آب آنجا را بطریق تبرک و بدیهه سجا های دور بر ندر اگر سالها در طرف ماند تقیه میشود آب گنگ آبی است خوشگوار جمیع
 امراض و طبایع سازگار با فواید بسیار و میاران را موجب صحت و صحیح مزاجان را باعث تندرستی و تقوی شتهوین باشد بسیار از الملک سر بلند
 خان آب گنگ استعمال مینمود و در نظامت کابل و احمد آباد و گجرات مبلغ خطبه در اجوره کهاران و شتران آب کش صرف میشد با جمله این دریایا
 بعد از آمدن هر دو از مقام باره سادات رسیده بآنان بسیار از آنجا نزدیک گده کشیده و انوب شهر و سورون و بدلون گذشته بطرف
 شمال متوج و جنوب بلگرام که وطن را قلم حروف است مفاصله و نیم کرده گذشته شمال کوره جهان آباد و تفاوت چند کرده همین شمال
 متصل کانپور که اکنون کونبی و چهاونی اکثر بزرگ آنجا است گذشته و شمال شیوراج پور و کجوه و شمال کمره و جنوب مانکپور و شمال شاهراوه پور

و دیگر محالات گذشته بطرف شهر نواله آباد و در گذر از طرف مشرق بابل گلی شده سمت جنوب بایمن جهوشی و شهر کهنه آله آباد روان گرد و چنانچه
 جهوشی از آله آباد بطرف مشرق باشد پس بآنان قلعه آله آباد متصل یعنی دروازه قلعه معروف بدریای حین با چند رود و هاسی دیگر میریزد و در یک
 دریا شده شمال قلعه چهار گنده متصل آن بر جنوب شهر نبارس گذر و تا رسیدن بشمال عظیم آباد و بنه تا هفتاد و دو دریا می خورد و بزرگ که از جانب کوه
 جنوب شمال می آیند تفاوت یکدیگر اتصال میدارند بحری عظیم شود و آنهمه دریا با یکدیگر گنگ موسوم باشد و از آنجا بدیهات و قربات مرور کرده شمال
 موئگی و اکبر پور که راج محال گویند و مرشد آباد گذشته تا بان شهر جالنگه بگذرد و هاکه سیرد بعد فرسنگ هابرو است مؤلفه خلاصه التوا ریخ و و شعبه شود
 یکی موسوی مشرق رفته بدیو فی نام دارد و در و نزدیک خاکا بود بدریای عمان ببرد و بخش دیگر و جنوب آورده سوی لخت شود یکی سرستی و دومی جنبان
 و موسوی گنگ نام باشد و اینکه گنگ نام باید قریب تر از شعبه کشیده بدریای عمان داخل شود و جنبان نیز آنجا اتصال یافته بعمان بزرگ و سرستی بدستور
 پوشیده ماند چون سطر یکی چند از احوال شاهجهان آباد و ملی و کیفیت دیوان عام و جشن سلاطین و قوانین آن آنچه که دیده و بقللم آمده اکنون
 اخبار سلاطین آنجا از ابتدای آفرینش تا سلطان محمد خورشید در سه فصل بیان نموده احوال سرکارهای توان شاهجهان آباد را مرقوم خواهم داشت

فصل اول در بیان احوال سلاطین این شهر

پیشیده همانند که در آخر و در و ابرجک راجه بهرت کتری در هندوستان با و شاه بود و در سنا پور که اکنون بهنگا نام مشهور است شصین و هشت
 و بعد از وفات تن از اولادش حکومت کردند و پس از آن چه تیرج سلطنت رسید از و سپرداشت و هر بر داشت که نابینا بود و دیگر شد نام
 داشت گوروان اولاد و هر تر داشت و شد و آن اولاد و پند اند چنانچه میاید راقم حروف آنچه در کتب هندو دیده و از بقای جماعه هندو شنیده و بقللم
 می آورم چون از عمر و ابرجک بخت هزار باقی ماند آنوقت راجه شکر سلطنت رسید و هر سال با و شاه می کرد و بعد از و راجه و پس و پیش و
 راجه بان یکی بعد و یکی یک یک هزار سال کم و بیش با و شاه می کردند بعد راجه بان هزار سال فتنه و آشوب ماند و حاکمی در میان نماند
 راقم حروف از سیاق کلام گوید که در خلال این احوال بهنگام نزول آدم علیه السلام از بهشت موسوی زمین است چنانچه که در اقلیم اول در
 ضمن احوال سرانید گذشته با جمله بعد از هزار سال آشوب راجه خیر برج مذکور در راجه جگویی و پس از و خیر برج مذکور فلولی راجه جگویی و پس
 از و راجه خیر برج بیادشاهی نشست و بعد بر دخت و در گذشته و اورا پسری نمود که بجایش نشیند و همان سلطنت رجوع به بیاس آوردند
 بنده یقه آن از ازواج راجه خیر برج پسران هم رسانیده مولف تاریخ هندوی نویسد که چون زن اولین راجه خیر برج و خدمت بهاس عارف رفت بان
 مشاهده عارف نیارده چشم خود را البته میخواست اشد بعد نه ما و پسری آورد و نابینا و نام و هر بر داشت نهادند و آن دومی راجه مذکور از شاه طاعت
 عارف ترسناک گشت چند آنکه در پیش زر و گردید از و پسری صغر اللون بوجود آمده و نامش پندرنما و ند و پندربان هندی زر و باشد چون پسر
 کلان و هر بر داشت نابینا بود سلطنت به پند رسید و او و زریه بفرم شکار بصحرای رفت و آهوی را که با جفت خود فرامی آمده بود از تیر نزد و
 آهوی عارف متراض بود که در پیکر آهوی آمده با زن خویش در لذت بهاشرت و جماع محو بود و در حالت نزع گفت چنانچه تو ما را در فصل
 جانان بجان کردی تو نیز بوقت صحبت زن خویش بجان شوی پند از آن و ترک بهاشرت کرد و با زن خویش بعبادت پرداخت
 اما از بی اولادی ملول بودی روزی که کنشی نام داشت گفت هر که اولاد ندارد و در و زخ جایی اوست و در
 زمین ناجایز است هر که بنا بر شش یا زن خود نزدیکی نکند آن از جهت حصول اولاد و اگر از زمین نزدیکی کند گناهی نباشد چنانچه

پیش ازین در زمان خبر برج گردن زدن گفت که با هر دو میگانه صحبت ندارم اگر ترا پس فرزند است من از عابدی افسون خوانده ام
 که بنابر آن افسون از عالم ملکوت و آسمان هرگز انجوا بند طلبیده فرزند حاصل کنند راجه بنابر پاس داری بزور خانه بخت و زن
 عمل کرد و افسون خواند و حاله گشت و بعد از نه ماه سپری زانیدنا مش جدی شتر نهادند و فم حرف گوید این حکایت فی الجمله منشا
 دارد و بصفه القوا که جهان بخول از اولاد او بند چنانچه در اقلیم ششم و ضمن ترکستان مرقوم است و همچنین مانده است تبریک کتب علی السلام
 حاصله شد با جمله دیگر بار زن راجه بدستور سپری آورد و نامش بهیم نهادند و مرتبه سوّم همچنین آورد ازین نام گذشتند و ازین دوّم راجه
 بهین بنط که گذشت دو سپری یک شکم توانان بوجود آمدند و نام ایشان لوکل و شهید یونان و اند این پنج برادر را پند و پیژدوان نامند چون
 از راجه و هر بر شست نابینا کند باری نام که دختر راجه قند بار بود و حاله گشت بعد از دو سال مضغه گوشت صلب چون مشک از شکم او برآمده
 باشا ره پیاس عارف کامل آب بر او پاشیدند و آن مضغه گوشت اصد پاره کردند و هر یک پاره راجه اجداد و کوزه ها کردند و دروغ زرو
 بران پاشیدند و هر کوزه نگانداشتند و بعد از دو سال سرهای کوزه بکشادند از هر یک کوزه سپری برآمد و از همه آنها کلماتی وجودی بود
 که از کلمات کوزه اول برآمده و یکی بخش نام که از زوجه دیگر متولد شده بود و اینجمله حد و یک سپر و هر بر شست را کور و کور و ان خوانند چون
 راجه بند موجب و عای عابد آمو یک بکسب مباشرت با زن خویش که خود را از چنان شہوت نگانداشتن نفوذ نیست وقت مباشرت
 فی الغور و گذشت و زن کمتر و همراه لغش اوستی شد یعنی خود را بسوخت عابدان صحرایشین پنج فرزندان پند را با مادر ایشان
 گفتی نام در سنا پور آوردند و هر دو سپری و دیگر سپران و هر بر شست و نسبت ایشان طعن کرده اند آخر الامر در یک طینی ایشان از غیب
 ندای شبنم و منفصل شدند و یکم هم پند بر تربیت طفلان کوشید چون بسن میر رسیدند و قوت و شجاعت مانند خود داشتند گویند که
 ارجن دروغ تیر اندازی بی مثل بوده و او از تیرهای اختراعی خویش طوفان آتش و باد و آب و خانه بر روی کار آوردی و از یک یک
 تیر طاعتی کثیر از دشمنان هلاک ساختی نیز از آن تیر مخالفان را در هوا بکشاد یک تیر دفع کردی و بریده بر زمین افتادی این نوع تیر انداز
 و اختراع تیر با از ملکوتیان عالم علوی تعلیم گرفته بود و جدی شتر که از همه برادران بزرگ بود در صفات حسن و در عدل و بذل و راست
 گوئی فطری داشت چون پند و در بزم و درم سر آمد و دیگر خویش گشتند هم ایشان و هر بر شست جدی شتر را و بعد گرو اندر وجودی سپر کلان
 و هر بر شست بر جدی شتر حسد برده باید گفت که اطاعت جدی شتر توانم کرد و هر بر شست نصف ولایت را سپر وجودی و نصف دیگر را
 جدی شتر حواله کرد و امر فرمود که جدی شتر با مادر و برادران خود به مقام نژاده بر در آنجا با سوسر سلطنت قیام نمایند پیش از آنکه جدی شتر بدین
 شهر رسد کسان جرجو و من باشا ره او در نژاده رفتند و عمارتی از نی و چوب بسپرفتنی اندا و بساختند و اراده داشتند که چون پند و
 آنجا فرو و آیین بهنگام شب در آن عمارت آتش زنند تا پند و ان بسوزند جدی شتر از مکر جرجو و من آگاه شد و بشهر نژاده آمد و از اطفال
 همان روز تپیل زنی با پنج سپر خود در آنجا منزل کرده و بهنگام شب جدی شتر با مادر و برادران خویش از آن عمارت برآمدی کسان
 جرجو و من آنرا آتش دادند آن عمارت مع تپیل زن و پنج سپر او که آنجا فرو آمده بودند بسوخت مردم جرجو و من سوختن پند و ان دانسته
 خبر جرجو و من دادند و جدی شتر و غیره بلباس گدایان سیحرا و اماکن کنان هر جا که بود و عقرب و شتر و گوزن میشدند میگشتند ناگاه
 بکیلاس رسیدند راجه در وید چاکم آنجا و تخری جمیل داشت جهت از دواج بآیین خویش راجه بای روسی زمین را طلبید و شسته مجلسی
 عالی ترتیب دادند تا هر کس را که دختر پسند کند بقداد و آید و گویند راجه در وید چو بدستی مرتفع در آمدن و وسیع بر افر شست و بر سر آن

ماهی از طلا گذشت و پایی چوب و یکی پراژ و عنبر بردگیدان نهاد و صلاهی عام در داد که هر که این ماهی را رو بکس دوست بقفا
چنان بزرگند که از تیر چوب جدا شده و دو یک افتد و ختر او را رسد از عهد این شرط هیچکس بر آمدن نتوانست که در آن مجمع از جن
نره کمان نهاد و شست بکشا و جهان بر ماهی نو که از سر چوب جدا شده و دو یک افتاد و راجه در وید و خترش را که در ویدی نام داشت با زن
حواله کرد چون به پنج برادران در آنجا یکجان بقالب متعلقه بودند با شماره مادر خویش آند ختر را به پنج بر جیت خویش در آورند و بر برادران زن
هفتاد و زمره فرستاد آنچنان که زن نگور هفتاد و زمره واحدیت یکی از برادران پند و می ماند چون نوبت آفریدند آشتی عظیم بر می آفریدند و در وید
بالباس خرد سانه در آن آتش میگذشت و از طرف دیگر بر می آمد و ترو یکی از آن دیگر میرفت و بعد از انقضای نوبت بدستور باز راه میرفت
چون خبر بدتر میآید رسید که نپژوان اسلامتی در کینا میگذراند ایشان را طلبید آشتی و معنی ولایت عهد خویش با ایشان داد ایشان
در اندر بیت آند سلطنت نشستند و حوصله جاک را بچسبو که با صطلاح بنود عبارات از عبادت عظیم است نمودند و آنچنانست که در آن مجلس
راجهای جهان را دعوت میکنند و هر یک را شغلی از اشتغال جاک فرمایند تا هر کس از انواب آن بهره رسد و آشتی عظیم بر آفرینند و قسام
ایشان در آن زیرند و بسوزند و طعام فقر او را باب احتیاج بر آورند و هر که از چیز سوال کند او را محروم نشمارند با جمیع چیز برادران را با طر
جهان فرستاد و بر نگار جامع آورد و بقیه از راجها که بایند و آن مخالف بودند گفتند همان بهتر که جرجو دهن را بر خرینه جده شکر که در تیم تاجی میآید
با تمام کشتاید و زود خزانه می گردد و چون ایام جاک با تمام رسیده باشد خزانه خالی گردد و جده شتر شتر منده شود و تاجا نینان و آند که
او به آنست که جاک جشو تواند کرد و گویند که باب مطلق در دست جرجو دهن اثری نهاده که تا در خزانه که گرفت بکند و هر چند از آن بخش خزانه می
نشد و او و سایر راجها از بمعنی جرجو دهن خزانه جده شتر شست و هر چند پیشتر می بخشید و خزانه کمتر می بخشید تا آنکه جاک تمام شد
نام جده شتر و شش گردید و جرجو دهن افزون بر گشت جرجو دهن جده شتر و غیره پند و آن را بطریق ضیافت از اندر بیت بستن پور آورد و
بکعبتین قلب قمار بخت و جده شتر و برادران او هر چه داشتند در باختند و جرجو دهن گفت که بیکار و دیگر چنین بر آنگاه که شمارند آنچه برده اند با بر
و هم اگر بر شمارا باید که او همواره جهان بیرون رود و دوازده سال در بیابان بسر برد جده شتر قبول کرد و جرجو دهن کعبتین را با فکند و بر جده شتر
با برادران دور ویدی بیابانها رسیده یکایک تن رفت و دوازده سال بر ریاضت و مشقت بسر برده بدین تنافت و یکسال بر سبیل خفتا
بنامد پس جده شتر راجهای دکن را بطریق ساخت و کشتن یعنی کنیابین باسد و بر این حالت پیش جرجو دهن فرستاد و مملکت باز خواست
جرجو دهن التفاتی نکرد و جده شتر با اتفاق راجهای دکن روی بدیار خویش آورد و جرجو دهن لشکر با جمع آورد و در ساحت گور کعبت که
اکنون به نام جده شترت دارد و زمره صاحب کرد که آنرا هندوان مهابهارت یعنی جنگ بزرگ گویند سجده روز بانه جده ال اشتغال
داشت با آن جرجو دهن مضرب گرز بهیم بقتل رسید و جده شتر طغریافت گویند بهیم در آن محله که فیل را از زمین برگرفت و بر فیل دیگر زد
و بسا بودی که فیل را بر هوا انداختی چنانچه از نظر غائب شدی گویند که در آن محله که سفیت کمونی از طرف جده شتر بود و یازده از طرف
جرجو دهن بود و سجده کمونی دل یعنی لشکر بود کمونی بحساب بندی عبارت از پنج لاکه و چهل و شصت هزار و یکصد و شصت نفر با سوار
فیلان و اسبان و آرا همه که آنرا تهم نامند بیادگان باشد گویند که آن همه سپاه در آن محله بود و بقتل رسیدند مگر یازده تن که
زنده ماندند پنج نفر از سپاه جرجو دهن و شش نفر از لشکر جده شتر و جده شتر چهار برادر و ششینی کشتن که دوست پند و بود و گویند که کندها را
مادر جرجو دهن منجاب الدعوات بوده و چون او را برگرفت شوق هر دم بدتر میآید چهره بر است سزاوار نباشد که من فرزند را به میم پیش

از آن به نصیب باشد پس دیده باریست و چنان بود تا آنکه جرجو چون بجزم زر مقرران متوجه کوکبیت گشت مادرش اورا گفت اکنون که بزم میروی باید که پیش من آئی تا ترانه بنویسم و برکت دیدار من اسلیمه تو کار گر نماند و جرجو چون گفت بچیت نزد تو آیم گفت بنده را اگر دشمنان تو اندازار است گوی اند و در مشورت نیابت کند که از ایشان تیرسی جرجو چون پیش بنده رفت و حال بازگفت گفتند فرزندان اول که بنظر مادر آید برهنه باشد و ترا که تا حال مادرت بدیده گوئی که او را بر زور لپچه پس عریان نشوی و ترا که آردی جرجو چون باز و خواست که چنان کند که در راه کشن را بدید کشن گفت چرا نزد دشمنان خود رفتی بودی جرجو چون حال بازگفت کشن که با او دشمن بود گفت که از خشم من هستی همانا که با او استنکر کرده اند بخوابند که با برهنه خود را با هم در نمائی تا نظیر عورت افتد و ترا دعای بد کند اکنون چون مادرت ترا فرموده که بقول ایشان عمل کنی پس باید که برهنه نشوی و چند حائل گل در گردن آگنی و آن را در چندان دراز سازی که عورت تو پوشیده باشد بدان بچیت نزد مادر نشوی جرجو چون چنان کرد چون مادرش اورا بدید نعره کشید و گفت که ترا این تعلیم که کرده ام که کشن کند هاری کشن را دعای بد کرد و آن از آن بود که او از من آرد که شته بدوار کا افتاد و آنجا بقتل رسید با لحج که کند هاری جرجو چون گفت که بر اعضای تو که بنظر می آید بران هیچ حربه کارگر نه آید و اگر بفرستی که آنرا در حائل پوشیده زخمی رسد ترا از یاد آرد پس جرجو چون را بهر عضو یک مادرش گفته بود طعن گریزیم رسید و از آن در گذشت

همه اهرام با کجای این از واقعه مهاجرت جیحی شترسی و شش سال با استقلال سلطنت کرد و بالاخر تهم و گزید و با اتفاق برادران در سیاحت و غارت عبادت میگذاشتند و در محوطه سما خال در گذشت و بعد از دسی تن از خاندان بنایه که اول ایشان بر بچیت بنیر آری و آخر آن جماعه راجه که من بدت بکنار و وقت صدور و هفتاد و دو سال و شش ماه سلطنت کردند چون راجه که من بر امیر و راجه است و قونی مدت و ز برش پس را در اگرفت و سلطنت نشست راجه اما سپرد و آخر از اولاد خود مجموعه چهارده گس باشد یکی بعد دیگری تا مدت بالصد سال و شش ماه سلطنت کردند و آخرین بنیاد راجه در حال که بنیابت عیش و دست و نیک نوش بود و همه میراث و اورا بگشت و بگشت و بگشت و بعد از چهارده تن از اولاد او چهار صد سال و دو ماه ریاست کردند و آخر ایشان راجه اوست است که دند بر وزیر اورا بگشت و بگشت نشست و پس از دشت تن از اولادش صد و چهل و یک سال و یک ماه سلطنت کردند و آخرین آن گروه راجه راجه است که اکثر از دیار هندوستان به تخمین آورده و فریب و کمربندی پیش گرفت سکونت نامی از امرای او که بر کوه گمانون متصرف بوده برو خروج کرد و اورا بقتل رسانیده و در دلی بگشت نشست و بر خود مغرور شد و بر عیان سلطنت بد سلوکی آغاز نهاد و پیشه گوینا سهیل کردند و راجه که راجه است بن گند هرپ سین دلی او جین به تخمین دلی برخاست و اورا بر زرم تقبل رسانید مدت سلطنت حکومت چهار سال بوده و راجه بکر راجیت بن گند هرپ سین که سیاحت و دست بود و در اندر پرت دلی نایب گزیده شد با و جین هر راجیت کرد و در فوارخ بنمود و در اول راجه بکر راجیت حکایتی غریب که در از عقل باشد مینویسد چه روزی اندر که رضوان باشد در شب رقص حوران و پربان که زبان نهند آنچه را مانند بید گند هرپ سین سپردند و در آن مجلس جرجو که بنظر منظور نظر پدرش بود مبتلا شد و نظری عاشقانه بسوسه او کرد اندر در یافت و بر سپرد و دعای بد کرد و گفت به عالم سفلی شد و در صورت خروشب بصورت اصلی خویش شده و عماش کن تا انگاه که شهنش پست خیر اسوز و آن زمان به عالم علوی بمقام خویش بار آئی گند هرپ سین فی الفور بر زمین افتاد و بصورت خروشد و در تالاب که متصل به بارانگر فوام و کن که راجه و بار آنجا که بود بوقیم گشت بر منی بر سه عبادت اینجا که گند هرپ سین از میان آب جرجو

آواز داد که من پسر اندرام بارانچه خودم بگو که دختر خود را بمن در عقد دهد و هر مقددی که باشد بمن بگوید بانجام دهم پس بمن بارانچه پیغام آورد
 راجه بر تالاب برآمد و همان جواب شنید گفت که در یکی شب تالاب منی در حوالی این شهر باز روز دیگر راجه آنرا ساخته یافت پس دختر خود را
 یکنه هر پسرین دادن قبول کرد و گند هر پسرین از تالاب بصورت خبر برادر راجه حیران گشت و از شجاعت ای را بر اندیشید گند هر پسر گفت غم مخور
 که من در شب بصورت انسان میشوم با لجه کند هر پسر روز در طول یک راجه پسر می بر و شب بصورت انسان شده با دختر راجه بعیش می نشست
 مدتی بران بگذشت شبی راجه فرصت یافت آن پوست خرد را در آتش میخست گند هر پسرین همانوقت از محل سر ابرون برآمد حکایت عیای پدر
 پدر خویش بار راجه بیان کرد و او را شنید گفت که اکنون بوسیله تو بمقام اصلی خویش بروم اما پیش ازین پسرین بهتر سری نام بوجود آمده اکنون
 دختر تو که از من حامله است پسر می خواند آورد نام او بکر باجیت کنی و او را از در بزرگ در قیل خواهد بود این باجیت و بسوی آسمان رفت راجه در غمت
 ماند از این چنین پسر مانا اندیشید و محافل آن بخت گماشت وقت تو آن پسر را نزد من آرید تا بدفع آن کو ششم دختر ازین حال آگاه شد
 وقت استن شکم خود را بزرگ بچهره سوزن افتاد و خود و بکر و آن بچه نزد راجه آوردند از مرگ دختر آگهی دادند راجه را بر حال پسر شفقت آمد و او را
 پرورش نمود نام او بکر باجیت نهاد چون بحد بلوغ رسید و لایمت مالود با و داد بکر باجیت گفت بنام بهتر سری برادر کلان من ریاست
 مقرر نمایند و من وزیر او باشم راجه لب لباب و جهان کرد بهتر سری شهر او جین و او را سلطنت کرد بکر باجیت وزیر او گشت و بسیاری از مملکت
 دکن و دیار هند و سحر ساخت و حکایات بکر باجیت و بهتر سری در کتب است و آن بسیار است اندک که از آن بقلم می آید و راجه بهتر سری باز و بچه
 خویش بکارانی بعیش می پرداخت و کمتر بیرون آن بکر باجیت با مور سلطنت قیام نمیداد اکثر بهتر سری می گفت که باز نان صحبت بسیار
 داشت من بموجب اضرار است و رانی ازین سخن با بکر باجیت مخالفت نمیداد تا آنکه راجه بهتر سری را بر آن آورد که بکر باجیت را از مملکت
 خویش بیرون کند بکر باجیت بفرمان برادر چهره نگریه و مدتی بر این بگذشت روزی زنار داری بقوت ریاضت فشرده پسریت آورد
 که هر که آنرا بخورد زنده بماند و کانی ابدی یا بد زنده ماند و او را بصلحت و بجهت خویش آن شهر را راجه بهتر سری گذرانیاجه از محبت آنرا برانی اینک سبب نام و بچه
 دوم خویش داد رانی که ناجیه بود و در دام محبت سیر آخور گرفتار بود آن شهر را حواله او کرد و سیر آخور برنی فاشه گرفتار بود آنرا با و داد و لولی با خود
 اندیشید که از خوردن این شهر مرغی از زیاده فتنه و خورچه حاصل همان بهتر که این شهر را راجه بخورد تا بمالیهان نماند و فتنه فائده بماند او
 پیشکش راجه بهتر سری نموده راجه آن شهر را شناخت و شخص کرد از آن ماجرا و وقت گشت رانی از غایت خون خود را از بام خانه بریزد و بخت
 و ملاک شد راجه روزی بزم شکار بصره رفت دید که زنی با یک شوشه خویش خود را بسوخت و سستی شد راجه این احوال را با بیکار کار
 بگفت رانی گفت محبت زن با شوشه نسبت که از استماع خبر فوت شوشه فی الفور قالب از جهان خالی کند روزی راجه بشارت رفت
 و از آنجا بدست مستند به جاتمه خود را بخون گو سپندید آلوده نزد رانی فرستاد و قاصد آنرا برانی رسانید و گفت راجه را بشیر و
 شکارگاه بگشت رانی تحقیق ناکرده اضطراب نمود و فخره و دوجان بداد راجه از مردن رانی ترک سلطنت کرد و دهر العبادت پرداخت
 و در شهر او جین آشوبی پدید آمد و بعد چند سال بمیال ناسه عفریت خانی را از سکنه او جین طعمه خویش ساخت اعیان مملکت با
 عفریت گفتند که پاک کس بر دروازده شهر بر سه غذای خود از اربابان و طیفه گرفته باشد و دیگر آنرا آنرا آزار دلو گفت که هر روز
 یک از شهریان را بر تخت نشاند و او نام روز بر تخت با حکام سلطنت بر دوازده و شب غذای من شود و مدتی بر این گذشت
 شجاران از جانب کجرات با و جین بی آمدند بکر باجیت نوکر یکی از شجاران بود و نیز در آنجا آمد و دیگر روز به شاسه شهر رسیدی کرد و

بروگان کلالی رسید و بد که تحمل شاهی بر در آن کلال اساده و سپر کلان را لباس ملوکانه پوشانیده بر فیل سوار کرده و پیر و مادر گریه
 ناری می کنند بکر حاجیت بسیار توجیع و سبب گریه بر سید و از احوال و بود و طمأنه آن واقف شد و کلال را گفت که غم مخور من بجای سپر تو
 میروم بکر حاجیت انیمه لباس شاهی از سپر کلال گرفت و بخود پوشیده بر فیل نشست و قلعه رفت و بر تخت قیام نمود و فرمود که فراموش
 بر دوشه را زمره و یونند هنگام شب و یونجا آمد و غذا را لند بخورد و خوردند و اندرون قلعه درآمد بکر حاجیت از تخت بختا و کشتی کرد
 بکشتی او را مغلوب ساخت و بر زمین زد و بر سینه اش نشست و بوج کرد و عهد بست که اکنون اندرین دیار و شهر دنیا بجم و در هر کار
 مدوکانو باشم بکر حاجیت از دیو قول و قرار حاصل کرد و یوارا کرد و بکر حاجیت را مردم بر تخت زنده دیدند و به تفحص افتادند بکر حاجیت خود را اظهار
 ساخت و چون ایام مولی بود و آن در هند جیشی است عظیم و مشهور یعنی گویند که بانی جیش مولی بکر حاجیت است که بعد قضا بای و بود
 نایک و جیشی عظیم نمود و خلقی عظیم را بخود و سخا و خویش بی بنابر گردانید و بعد از آن در مملکت مهند بسیار از مملکت و کن و بنگ و بهار
 و گجرات و سوماترا بکشد و سکونت نمود و راجه بلی اقبال ساریا ناگه کابل را ضبط کرد و پوشیده ماند که در ولایت بکر حاجیت را وایت مختلف نقل
 میکنند و بهر سوره در مرون او نیز قوا اله است و یک از آن است که سالها بن زمیندار و کن بر بکر حاجیت خروج کرد و بر ساحل بریده
 محار و عظیم نمود و بکر حاجیت را بقتل رسانید و در مرون سا که سالها بن مشهور است و غنیمت بکر حاجیت عبارت از سال جلوس
 بکر حاجیت است چنانچه اکنون که هزار و یکصد و نود و پنج هجری از سمت بکر حاجیت یکزار و شصت و سی و شصت سال گذشته و ناریخ
 جلوس بکر حاجیت بعد از قضا ی ماه پهاگن که مولی تمام شود واه اول حیت که تحویل آفتاب به برج حوت میشود ابتدا می کنند و سا که
 سالها بن را که بکر حاجیت در آن کشته شد که یکزار و شصت و نود و شصت سال میشود پس بکر حاجیت یکصد و چهل سال سلطنت کرد و از آن جمله
 در و بی گماشتگان او متصرف بودند و ملوک خلافت التوانیج گوید که عمر بکر حاجیت را نبود و یکصد سال گفته اند اما سلطنت همان
 است که گذشت منقول است که بکر حاجیت در آخر عهد سلطنت خویش از مندر مال جوگی که انتقال روح از جسدی مجید به تعلیم میگرفت
 جوگی و جسد بکر حاجیت روح خود را انداخت و بجای بکر حاجیت مملکت نشست و این روایت ضعیف است و اکثر سمیت راجه بکر حاجیت
 بر ابرار کارهای خلافت مصروف بوده و از بزرگترین ایام عصر خویش بوده و او را بر سر رانان گویند یعنی ملک الملوک و موندان را
 با او اعتقاد می تمام است گویند هرگاه خواستی با آسمان رفتی و هر چه در شب بکشد گذشتی دیگر در زمزم مردم از آن آگاهی ساخته و خلق
 برادران سلوک کرده و در خانه خمر کوزه و دیو را پیچیدند و شتی منجمان هند را تقوا ویم هند بر جلوس او و اندو انا یان هند را در فضایل او
 تصانیف بسیار است و از قوم پندار بوده و در بدو و شباب بیاحت و صحبت بسیاری از فقر رسید و در پنجاه سالگی بموجب الهام ربانی
 طالب ملک شد و در اندک زمانه موده و بهر اول استیلا یافت و قلعه دبار و شهر اوجین و تنجانه و ماگل بنیاد نهاد و در سه ساله و دختر
 داشت در کمال جمال و در سه پیام برآمده و در ویشی او را بدید شیفته او شد و نزد در سه ساله رفت و گفت دختر خود را مراده را که
 برنجید و خواست که او را بقتل رسانند و زبیرش گفت بادشاهان دست بخون در ویشان نمی آید و او را بچلنے ازین دعوی باز دارم
 پس در ویشی گفت عروسان را و بر ما شرط است دختر ایک پیل و یک خزانة زرباید و در ویشی در غم سیل در زرافتا و گفتند نزد آریان
 او در ویشی بر رفت و حال باز گفت که آریان سیل و زرافتا و او در ویشی او را نزد در سه ساله آورد و آری و زبیر گفت اکنون
 چاره دیگر باید کرد و زبیر گفت ای در ویشی دختر بادشاهان را بجای خود و شتی زربدست توان آورد و سر آریان را باید تا نای مصابرت

چون

بسیار سپاه در پیش باز در راه ران رفت و حال با گرفت چاره را بان گفت سالها است که این سردار میگردانم و گردنم زیر بار است
 و کسی نگفتند که مرا بکار آید خدا بقدرت نیست لیکن بهادار سر را بریده باقی او را بپوشید و دیگر انگیزه و گوهر از نرسی همان بهتر که رسن در گردن کرده
 نزد راه بری و گوی سدر که خواسته بودی را یکس باین آورده ام در پیش او را رسن در گردن کرده با خود بر آورده است قبول
 را بان ابدید پیاپی او رفت او گفت جو انم روی تر است پس خنجر خود را بیاورد و پیاپی او انگیزه که این کینز که قسمت به کس که نخواهی
 بخش ای را بان امر کرد تا سباب صاهرات و خوشی چه پاسا از جزویش این بدید و گفت انیم بر است امتحان بوده و دختر حبس بچه دختر
 است و دختر من است پس از نظر غائب شد و کسی از و نشانی نداشت را قلم حروف گوید ازین قبیل حکایات را چه بکر حاجیت
 در شکما سن تنیسی و غیره کتب بنویسند و بهار است بالجملة روایت مولف خلاصه التاریخ بعد از در راجه سندر پال در دلی راجه شد و آخرین
 اور راجه بکر پال چهار گزده نفر از ان فرقه با انده و شش تا و یکسال سلطنت کردند و راجه بکر پال از اکثر ارجاسی چند خروج گرفت و لشکر
 بر راجه تلکو کچن راجه بهراج کشید و آنجا بقتل رسید و راجه تلکو کچن در اندر پست دلی ب حکومت نشست و از و نامهاست بهیم و پوسی رانی و ده
 کس مدت یکصد و چهل سال و بعد رانی مذکور که زوجه راجه تلکو کچن پیدا که آخرین اولاد تلکو کچن است از عقب هماند رانی اورا سخت
 نشاندند چون رانی بمر و اعبان سلطنت بشورت یکدیگر در ویشی را که اصلاح و تقوی آراسته بود و سلطنت نشاندند و تنه ن دیگر
 از اولاد او مدت سی سال و چند ماه حکومت کردند آخرین ایشان راجه مهابه نام است که ظالم ترش بدینا و باطلش بعقبه آراسته بود با اکثر
 در ویشان مجلس داشتی راجه دبی سین بگاله باستماع انجیر که راجه اندر پست دلی نشست و بهر است با در ویشان دار و بر راجه
 دیگر که آرد و سه قصه در ویشان پش پستی کرده بدلی شافت به منار عینی بخت نشست یازده نفر از اولادش یکصد و پنجاه سال
 پنجاه حکومت کردند آخرین ایشان و موهر سین است که طریق نظم پیش گرفت و بفر و جوانی دونان و سفله را بر ویشش کرد و بعد از ویش
 مردم دلی پیش راجه دپ سنگه گوی رفتند ظلم اورا گذاشت کردند و رعیت حکومت دلی داوند و او بدلی رسید و بود و هر سین را عقید
 ساخته سلطنت نشست سه او شش نفر از اولادش یکصد و چهل و سه سال و هفت ماه حکومت کردند آخرین آن گروه راجه
 جیون سنگه و او طرب دوست و شورت پرست بوده راجه پهورا والی میر شده که بار راجه جیون سنگه نیایش داشت و قتی که راجه جیون سنگه
 تمام عا کرد و اعبان ملکات را بنا بر ضرورت بکوهستان که مسکن اجداد او بود فرستاد و خود با خدمه و خواصی چند در دلی بغضت گذشت
 راجه پهورا با لشکر آراسته قصد تنخیر دلی کرده راجه جیون سنگه به جنگ بکوهستان گریخت و بها نجا گردشت و پهورا در اندر پست
 دلی مستقل گشت و چون یازده سال از حکومتش گذشت شهاب الدین غوری که ربا و محاربات کرد با اکثر موضع نرا این پور ملا و
 اورا بقتل رسانیدند قطب الدین ایبک اینیابت در دلی گذشت و بفرین باز گشت اما مولف خلاصه التاریخ روایت در احوال سلطانین
 دلی و فرستوم اکبر نامه که در هجرت چهار صد و نسیست و نه بکر حاجیت راجه ابیک پالی از قوم تونور رایت حکومت بر اخر اشت قریب اندر پست
 شهر دلی طرح انداخت از اولادش شش تن تا مدت چهار صد سال و یکماه و نسیست و هفت روز کامرانی کردند آخرین این قوم راجه
 بر قوی راج نام داشت اورا با مال دیو چو بان قوم راجوت محاربه دست داد و در ان محاربه بقتل رسید و در هجرت شصت و سه
 بکر حاجیت سلطنت از قوم تونور بر آمده بقوم چو بان قرار گرفت راجه بال دیو و اولادش هفت نفر مدت سه صد و شش تا و پنج سال
 و هفت ماه حکومت کردند چون فوت ریاست پهورا رسید سلطان شهاب الدین غوری که ربا و اورزم کرد و در هجرت یکم گشت و با اکثر

اوز بگشت گویند راجه بی چندر اهور قوم راجپوت والی قنوج بر اکثر ارجا غالب آمد مجلس جنگ راجسوز تنب وادو خواست که در آن
 انجمن و دختر خود را بزرگترین راجه بزوجیت و بدین تقریب راجه های ممالک را طلب داشت چنانچه در مجلس راجه پوتیر اندیکدی گفت که با وجود جنگی راجه
 پتور این جنگ را از راجه پوتیر بزوجیت بخواند پس راجه پوتیر ترک عزیمت کرد و راجه بی چندر از راه آن شهر صورت راجه پتور را از طلا ساخته
 بر طرفی خود را بر دوش استاده کرد و پتور ازین آگاهی یافت و غضب رفت و با پانصد سوار گزیده الیغار کرد و پیکر خود را از دور بر پود
 درین نضایا بسیار از سپاه راجه بی چندر که در آنجا راجه بی چندر جنگ را جسو تمام کرد و دخترش احدی را از آن انجمن
 قبول نکرد و دشمن بر جو اهوری پتور را شش روزه درش باطلای نهی دختر را از مشکوی خویش میران کرد و دختر را در آنجا بگرفت
 پتور از این آگاهی مشتاق دخترش را بجا باده فروش را به نیایش و خوشگاری دختر نزد راجه بی چندر فرستاد و پتور رسیدن
 جاد الفنونج با جمیع اسواران آراسته برسم احتفال بنوع رسیده دختر را از آن منزل برگرفت و بدین امر راجه بی چندر بقصد پیکار
 برخاست و در زمره صعب نمود چنانچه هفت هزار کس از طرفین بقتل رسیدند راجه پتور اظفر یافت و بان صتم ماه پیکر شب و روز
 بمیش بر داشت و یک سال بر آن بگشت که سلطان شهاب الدین غوری از این داستان خبر یافته بار او بی چندر او کرد و در
 سمیت هزار و دویست و سی و نه کمر راجیت مطابق پانصد و شصت تا دویست و شصت هجری که چهل و نه سال از حکومت پتور گذشت و در آن
 بسیار روی هند آورد که رایار بی عرض بود که خبر سلطان بگوید آجیان سلطنت بواسطت جاداد آرد و بی چندر راجه بی چندر
 توجه سلطان را به عرض پتور را رسانیدند پتور را برغم آنکه کمر سلطان را منظم ساخته بود با عساکر فلیل آموه و حرب گشت و بی چندر که هر بار
 بعد پتور امی پرو شست انجمنه بنابر مخالفت ملک سلطان بنخواست سلطان اظفر یافت و پتور را اسیر کرده پتورین کرد و جاداد از راه
 وفاداری پتورین شرافت و تجویز سلطان اوارش یافت و از پتور الملاقات کرد و در زندان و سزار او گشت و در بی چندر پتور را
 اوصاف تیر اندازی او پیش سلطان نقل کرد و سلطان میل تماشای او خواست که پتور را تبر و کمان برگرفت و کشت و کشت و تیر حواله
 سینه سلطان کرد و سلطان شهید گردید و پتور اخواهان سلطان پتور را جاداد را بقتل رسانید و موقوف تاریخ صبح صادق می آید
 که شهاب الدین غوری در پانصد و شصت و هجری دلی بکشد و در پانصد و هجری راجه پتور که بزرگترین راجه های هند بود با اتفاق راجه
 بی چندر والی قنوج با یک ملک سوار و پیاده و هفتصد فیل رویه بسوی سلطان کرد و سوگند خورد که تا فارس هیچ جانی شهید سلطان
 با و رزم صعب کرد و اظفر یافت پتور را بقتل رسانید و صاحب هفت اقلیم و موقوف تاریخ صبح صادق متفق اند بر آنکه شرافت سلطان
 برین نوع بوده که کوه اندان در نواح لاهور عصیان ظاهر کردند بنابر تمبیه ایشان هندوستان آمد و بعد از تنبیه اندان معاودت کرده
 در دنگش نام و بی از توابع غزنین بردست راکه که کوه اندان شهید شد تاریخ شهادت شاعر می گوید این است تاریخ شهادت
 شهادت ملک سحر و شهاب الدین بد که آمدند همان میجو او بنیاد کس به سوم نوزده شعبان سال شش صد و دویست و هشتاد و غزنین منزل
 و کس به پوتیر نهانند که از جبهه پتور را سلطانین دلی از منبودان بود و اندک بقلم آمد که موقوف تاریخ صبح صادق پس از چند
 سال از فوت بکر راجیت سلطنت شش هزار راجه دلی نوشته بنابر آن است که او از جمله راجه های اوجین بوده و بر اندر پت دلی تسلط گشته
 فصل دوم در احوال اولاد حام بن فوج که در مملکت هندوستان سلطنت رسیدند

بیان قول تاریخ
 صبح صادق
 اتفاق
 هفت
 تاریخ صادق
 شرافت

تاریخ

پوشیده ماند که بگویند تاریخ هیچ حدیقه ای در دسترس نیست و شش سال سلطنت کرده بعد از آن رخ برادر
 به سیاحت و عبادت پرداخت چنانچه گذشت و از اولاد و شش پسر ننوشت که بعد از آن اولاد و حام بن فوخ را در مملکت هندوستان
 راجه جی قولید ظاهر اولاد و حام سوخته اند و پسر و در فوخ هند چون مملکت و کن و ننگا که راجه کوکوت کرده اند در سلطنت ایشان
 مملکت مذکور بوده باشد شاید که در ضعف سلطنت سلاطین هند که آن زمان اندر پست نباشد گاه گاه بران استیلا داشته باشد
 با تامل و تاریخ هیچ حدیقه ای در دسترس نیست و شش سال سلطنت کرده بعد از آن رخ برادر
 مشهور است افتاد و به تعمیر عمارت پرداخت و پسران سنده بودند و بنام خود شهرها ساختند چنانچه در ضمن بیستم و هشتاد و
 گذشت و هند را چهار پسر بود و اول پورس و او لیون بود و احوال دیگران در ضمن و کن و ننگا که گذشت و پورس بن سنده از اولاد
 پسر بود و در مملکتان مقیم گشت چون در گذشت و اولادش بسیار شدند و در سلطنت بر داشتند و این نشان است که
 هنوز آن از این پیش میگذشت با تامل این نشان مروان و تعلیم بوده است طاعت سواری اسپنداشت لاجرم بفرموده او فیلی را از
 صحرا بگرفتند و او بران سوار شد و چهار صد سال ملک را اند و در گذشت شهر او در بنامه است و بعد از و پسرش مهراج با و شاه
 شد و بهار بنیاد نهاد و امر کرد تا سر قوم را بنام بزرگ او خوانند چون را شور و چو بان و تو نور و غیره هم و با تامل سنده را و بوده و مملکت
 مالو منسوب است و قلعه گویا ریخته او ساخته مهراج بعد از چویش بار اجهاسه ملک محاربات کرده و ظفر منصور با گذشت
 و در آخر و شش سیه که از نبرگان امر بود یعنی کرد مهراج از ضحاک ملک فارس است و او نمود ضحاک که گشت بن بطریط را از راه دریا
 بعد و او فرستاد که گشت با و چو پست و بر بنو که ظفر یافت او را و گشت بهاسر اندیپ برخت و سخن ساخت مهراج او را با تامل و دریا
 رخصت نمود مهراج هفت صد سال ملک را اند و بعد از و پسرش کیشوراج با و شاه شد و بهاسر گلیپ ضبط کرد و بالآخر از راپان و کن انهرام
 یافت و از منوچهر ملک فارس است و او نمود سیام بن نریمان منوچهر با اتفاق او مخالفتش را بقتل رسانید و با گذشت کیشوراج
 تا پنجاب مشایعت او کرد و آن مملکت با و مسلم داشت و با گذشت سالها سلطنت کرد و در گذشت و بعد از و پسرش فیروز را
 جانشین شد و او به علم و دانش موشوم بوده و شهر سیر و در عهد او سیام بن نریمان در گذشت و نووز بن منوچهر بر دست افراسیاب
 بنش سید و فیروز را لشکر پنجاب کشید و کیشو و جالند و در سلطنت ساخت و اطاعت افراسیاب کرد و در ششم بن زال و رحمت
 کیشو در و نه و فیروز را به بعد از جنگ بنزعت رخت و کیشو بنان برخت گریخت و کیشو چنانکه گفت و افتاد و بعد از آن ایام در گذشت
 مدت ملکش با و صد سال بوده بعد از و فیروز را که اولاد نداشتند و فیروز بن زال سلطنت رسید و در عهد او بر بنی که در هند
 مهارت داشت ظهور کرد و او را بهجت پرستی خواند و فیروز را با و پسر وید چنانچه گذشت منوچهر بناناد و آنرا در سلطنت ساخت و در گذشت
 و او سی و پنج پسر داشت بزرگترین او بهراج که بعد از نایز با و شاه شد و بهراج بناناد و شهر سراس که پدرش بناناد بود بنام
 رسانیده و برادران خود را بر اجوت نام کرد یعنی پسر راجه و چون سی و شش سال از ملکش نگذشت که در نام بر بنی و
 کوستان سوادک خروج کرد و در وی با و نهاد و بهراج بعد از زرم هنرم گشت که در سلطنت رسید و کاشی بناناد و اطاعت
 کیکاووس کرد و چون نوزده سال ملک را اند بنکل سید که از شجاعان زمان بوده بولایت کوچ که آنرا کاسر و پ گویند خروج کرد و در و
 بقتلچ نهاد و بعد از محاربات بزرگوار غالب آمد و بهجت گشت و صد نیز اسوار بحری او فرستاد و بنکل از قتلچ به ننگا که رفت

پنج سیه
 سی و پنج
 سی و پنج

دارالملک

سران اور انقب کبر و تکرور گماشت باور سید و رز سے معب کرد و پنجاه هزار مرد و اسب و اسب گشت سنگل اطراف اردو
اور انان حق گرفت ترک کان از قلمت راه عاجز آمدند سران ناچار از ملکیت بنگالہ باز گشت و بکوسته از کوستان شخص سنگل
بالتفاق راجہ سید ہند بچار ہر پروخت افراسیاب آگاہ شد و باعد ہزار سوار روستے ہند نما و سنگل بکریخت و بہ بنگالہ رفت افراسیاب
اور انقب کبر و سنگل با مان نزد او آمد افراسیاب اورایت کرستان نزد جاسیران و بستہ بزم اریانیان بکودہ ہایون فرستاد و بر
دست رستم بقتل سید و گویند از ان حرکت کرد بکریخت و ہند آمد بعد از و پسرش کہ اچہر مہشت بادشاہ شد و قلعہ بہمناس
بناماد و ہشتاد و یک سال ملک ماند و در گذشت و بعد از و حما را ج کچو اہمہ در ہار و از خروج کرد و بر قنوج متولی شد و
شکر را بہر واکہ کشید و برگرفت و او معاشر گشت سب بود و بعد از و خواہن زادہ اش کید را ج جاشین شد و بعد از وفات
رستم پنچاب استیلا یافت و قلعہ چند بناماد و چیلان را از سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از و سپہ سالار اش جیچند بادشاہ
و بعیش و طرب پروخت و از تدیر ملک غافل ماند لاجرم خدایا خاست و ہند رو بگیریانی نہاد و او معاشر بہمن رودار سے بودہ و
شصت سال ملک ماند و بعد از و پسرش سلطنت گشت و ~~سوار~~ اورا جیچند را در زادہ را بکشت و بہ سلطنت گشت و شہر
و علی بناماد و در عہد او قہر کہ از خولستان راجہ کماون بود و خروج کرد و کماون بکریخت آنگاہ رو بقتنوج نہاد و راجہ و ملو با و مصاف
کرد و اسپرستہ فور اورا بر مہناس جس کرد و غرم مشعل گشت و بیگ کہ عبارت از آنکہ آباد است دار الملک ساخت و بعد او
اسکندر روی متوجہ ہند شد و ہند و در عہد و در سہ ہند باد مصاف داد و قہر راجہ سید راجہ ہند صاحب دکن کہ شہر ہند را از انکشت
راجہ ہند را از اولاد او بکشتہ و خود را از و سکندر فرستاد و اطاعت کرد و در بدایت مکتف ساکن رہانہ کید ہندی آن وقت
بادشاہ دہلی بود اسکندر روی را آٹھائے فرستاد و فور راجہ قنوج بود با بکچہ چون سکندر باز گشت ~~سوار~~ راجہ چند و قنوج
بادشاہ شد و آن ملک کہ خراب شدہ بود آباد ساخت و بہت کرد و بر بسی کہ از ملوک ملوک بود و تحف و ہدا یا فرستاد و در آخر
عہد او جو ناخواہ زادہ نور خروج کرد اورا بکریخت جو نا سلطنت گشت چون آروشہ ریابک متوجہ ہند شد و بہدست رسید
مال و افراسیاب گشت نمود تا باز گشت بعد از و پسرش کلیان جیچند والی گشت و او ظالم و سفاک بود بسیاری از عیان را
و ہند و ستان خراب کرد و بر بکان از و نفر شدند پس از ان راجہ قنوج را حشمی نہاد و بعد او راجہ بکریخت راجہیت برالوہ و نہر والہوت
یافت چنانچہ گذشت راجہ بکریخت راجہ ریان یعنی ملک الملوک گفتند کہ چون بکریخت راجہیت را سالہا بہن قہر رسانید
مالوہ خراب کرد و دیو پس از اندک زمانہ راجہ بہوج کہ او نیز راجہیت تو بودہ در آن دیار بکریخت نشست و بعد از و او بر دخت
را و دیو سے و دختن کردی ناچار رو ببعیش سہر بردے و شہر با مہاس در دہستان کرد و شہر را آبدے و از حال فقر و مساکین
خبر گرفت و کہ کو سہ ہند یہ و جیچند از انرا دوست و آخر عمر کمال ظاہر و باطن در یافتہ اش گفتگی عیشانی از نیمیان غامی در گذشت بعد از و
باسدیو در قنوج بادشاہ شد و بر بہار و بنگالہ استیلا یافت و کالی بناماد و در عہد او بہرام گور بہم سباحت بہت آمد
کار ہای مدوانہ کرد و در عہد آن باسدیو و ختر خود را با و منسوب کرد و بعد از و ہریان را و در ان مخالفت نمود و دو سال
با بکریختن کرد و راجہ و دیو را شہر سپہ سالار باسدیو قہر یافت و ایشان را است مصل ساخت و بہ سلطنت نشست و لشکر
ہار و در کشید و ان ملک را از قوم کچو اہمہ متغیر نمود و قوم خود را و ران دیار آباد ساخت و بعد از وفات راجہ بہوج کہ

وقاضی منهاج طبقات ناصری بنام او نوشته گوید بر سبیل و توصیف نوشته و بفرستد و بعد آنرا صرف قوت خویش کردی امر کرده بود که زیاده از بهای متعارف بکینند آتش بهر اوطاع منتهی تر و زور از سلطان در خواست گنیز که بر سلطان گفت بیت المال حق منک است خدا است در آن تصرف نتوانم کرد ماجر است این در آخرت یابی با آنچه در عهد او رفتی عظیم پدید آمد و از شکریه و واکبشید و معافی ساخت و بلین با وزارت داد و در عهد او ایلمی هلاک و خان بهند آمد ناصر الدین پنجاه هزار سوار و دو لک پیاده و دو هزار فیل و سه هزار آرا به استقبال فرستاد ایلمی شجیر ماند و بعد از ملازمت با تخت و بدار با سبب و سلطان در شش صد و شصت و چهار تاجری در گذشت از و تاجری همانند الف خان که بدار الملک بود در تخت نشست و سلطان غیاث الدین بلین مختطبت و وزیر بزرگ زاد و فرخیا بود و در خوروی بر دست سپاه مغل آسیر شد تاجری را و را شجیر بدین پیاده به دست سلطان شمس الدین بفرستد با آنچه بلین با دشتا است بار سینه و دین دار بوده کافر اندر اهل نمرودی و تا از صلاح و نیابت کسی آگاه نگشته باشند غلی انداوی و در نگار داشت مرهم سلطنت گوشت سینه و همیشه در گاهش قبیلهان سست و جوانان با شمشیر برهنه کشیده آراسته بودی و به یمنی عظیم بار وادی و در سفر چون مالی رسید وقت کردی با مر فیضان و پیران و اطفال و چهار پایان را غلبه کشند و پس عود باشند عود کرده و هرگز خنده و مقدمه نکرده و در لوازم سیاست عمل نموده و بکنایه یکی لشکری ملی کشور را بر انداختی و در دست سلطنت خویش هزار و شصت و هشتاد و پنج خود باز ندادی و باو سخن نگفتی یکی از هندو مالی و افریبه پذیرفت که یکبار سخن باو بگوید قبول نکرد و گفت که بهر اندک مال ناموس سلطنت را بر باد دهم شانه را ده ایران و توران از آسیب تیغ مغول با و بپا و آور و دین بلین ایشان را اقطاع لایق داد و هر یکی در دلی محلی ساختند و آن بنام ایشان مشهور است آسامی اینها این است عباسی و شجری و خوارزم شاهی و دلیکی و غلوی و داملی و خوری و چنگیزی و دوروی و قیصری و دهنی و موصلی و سمرقندی و کاشغری و خطائی و آوا و ام کرده بود که با شهنش کرده و دلی که شکار نکند و خود میخواست در این اوج بان اشتغال نموده و با وجود آن در امور ملک غافل نگشتی بلکه کوخان انجیزنت بشنید گفت بلین ملک با تدبیر است چه بسواری و سفر خوش گذشت تا وقت کار عجز نمائند از قلم حروف مطابق مدید خود گویند که چندی بهمان برهان الملک سید سعاد تخان ناظم قمع او و بوده قمع خود را در یکبار فرو کرده و قمع و کنیان در عهد محمد شاه خورشید که دلی را آسیدی رسانند چه از سید سعاد تخان منظم شده بدلی شتافتند سید بوصوف یکصد و پنجاه گزده ایلخار کرده بدلی رسید و جماعه کنیان را بر آورده ساخت با آنچه وقت سلطان غیاث الدین بلین حکم کرد که آسامی لشکریان که بر ضعیف باشند از دواتر محو کنند و هر یک را عدد معاش و سبزه بران سپاه با سیر الامرا ملک فخر الدین کو قوالی حال با گفتند و بگفتند و بگفتند بر شوت پیش آوردند و ملک فخر الدین متاثر شد و مبلغ از او گرفت اگر رشوت گیرم سخن از خویش دل بخت سلطان نتوانم کرد پس برخاست و تفکر اندر بگذاشت و رفت سلطان او را شجیر شاخت و بر سپارش او گفت و توان عرض سلطان پیران را ردی کند ترسم که روز قیامت نیز چنین شود و آنگاه حال من چگونه باشد سلطان مبی بگفت و در رسوم انظایفه بحال داشت سبب قرب سلطان بهارک آگس را است که کند کار استمند از دست با آنچه بلین لشکر منو نسبت کشید و صد هزار گاه فرستاد و چون دالی لمان در گذشت سلطان سپهر بزرگ خود سلطان محمد را که و بگفت بود و تا آن ملک لقب داشت بجا که بیت فرستاد و آسیر و دلی از ندای او بود و بعد چند س سلطان محمد بر دست امور مغل که از طرف جیون خان وانی توران ایالت کابل داشت در محاربه بقتل رسیدند و لالان در نشان خرابی کرده باز کشند آسیر و دلی را از آسیری از بند بلین بگریز و خود نیز ازین سلطان محمد را با لمان فرستاد و طغرل را ایالت بزرگال و طغرل را بگشتی رسید و استقلال یافت

بیت آسامی باقی ماند

گفتند که این امر بجز این نیست و اگر سلطنت بر سر کسی باشد بود و در این امر حق نیست که فرزندان او دست ملک استی گفتند بفرمود
سلطنت در دست شریع باشد سلطان گفت بصلواتی که بر او ایستاد و در این امر حق نیست که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
سلطان این امر بفرمود که شریع بر خاسته و در این امر حق نیست که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
برادرزاده پاسبان خویش که علاء الدین بجز او در این امر حق نیست که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
ساکو و ده که باو متفق بود و باسیار سے از اعیان لشکر اسیر کردند و از کجنگان ایشان را درو شانه برگردن نزد پدر فرستاد و سلطان آن طایفه را
و پدر چشم پوشید و امر کرد تا ایشان را بر اتمام برود و لباس فاخره پوشانید و در و حاضر آوردند با ایشان لطف کرد و گفت شمار کنایه نیست بلکه
بمن گمان سلطان بود و در ملک بفرمود ایشان را و بفرمود که اگر باین مخالفت کنند کفران نعمت باشد و بفرمود که در ملک علاء الدین همچو غیر
اسیر گشته حاضر آمد سلطان او را با بارش بخواست و بطلبان فرستاد و بوالی آنجا فرستاد که ابواب عیش بر ایشان گشاده بسیار در پیش و اما
خود علاء الدین را که برادرزاده اش بود بکجاست کوره فرستاد و در پیشش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است
که سید بدی سواد از حیان بود و از در ایشان نظر یافت و بفرمود که در پیشش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است
نزد و دی بروی و با طعام فقر و سالیکن بر پروازی باید که از نعمت امر او مقریان سلطان درو باشی سید سے مولی بدی رسید بلیکن با در شاه
شده بود و سید سے مولی بفرمود که بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
چون بلیکن در گذشت سید سے مالوک و امر احتلاط کرد و هر یک را با اسیر فرمود و گویند بر سر من آرم و سبک بفرمود که در و دست بندان گشاد
هرگز مالی بخشید که گفتی که فلان خوار و فلان شربت را بگیر و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
خان خاندان سیدی مولی را بفرمود که بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
مولی بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
از کلینان بر سر برادرش خان خاندان بلیکن را اشاره کرد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
گویند آنروز که آن کشته شد باو سپاه بر خاست و جهان تاریک شد و در سال و در و بلی خط انمار و سیر بزرگ سلطان خان خاندان
در گذشت و در پیشش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
منزل بخدیمت بدست و سلمان شد سلطان و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
حکومت پنجاب و بلیکن را داد و در پیشش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
علاء الدین از کر که لشکر بسیال کشید و ظرف یافت و در پیشش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود
وزاد بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
گر بخینه پناه تو آورده ام ترسے یان سخن معز و شد علاء الدین ناگاه بدو گوید رسید و بر شهر استیلا یافت و دست تباراج گشاد
را اندر نور و فتنه متحصن شد علاء الدین بمحاصره پرداخت چون بست و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
مردارید و درین و سزار من نفره جنگ و کن و چهار هزار جواد در رفعت و دیگر تخالفت بفرمود که در و دست بندان گشاد و بفرمود که در و دست بندان گشاد
شش صد و نو و بیست سیرت مولی برادرزاده پاسبان ملک کرد و متقول است که بکشتن او دست استی گفتند بفرمود

تاریخ سلطنت

ساخت غله نصف محصول را از رعایا بگیرند و دیگر از منسوبه جوهری و قدیم و غیره را بار عایا در گزفتن با کوه آبی برابر اعتبار کنند تا تسلط
 جوهری و قدیم بر رعیت زبردست نشود و همچنین در قیمت غله ضابطه بنیاد اختراع نمود که با وجود اساک باران بقاوی و قیمت غله راه
 نیاید و در ایام سلطنت او همیشه گندم کمین نسبت جیتل سے خریدند یک جیتل یک خرمره است که سندی کوری گویند و چهار جیتل را گندم و فصل
 جیتل و غیره در نگار گشت باجماع کمین خود پنج جیتل و شالی و ماش و موته به جیتل و در قیمت بار چه سر بصاد بار یک به پنج شنگه بیش که
 ده فلس باشد و صلاحی اعلا که گار نه ناسند به چهار شنگه و کرباس کنده چیل گز یک شنگه در بازار خرید و فروخت سے شد و ایضا در قیمت اسب
 و غیره و دواب ضابطه و غیره مقرر کرده چنانچه اسب جوان بے عیب و کلان قیمت مست کوبه بقول و سیری و سوزن و شانه و کاسه کلی و غیره
 را پنج تناده بود و اندکی مجروح رسانید که دولیان در باب طرب را پنج مقرر شد سلطان بخندید و آنرا نیز فرخی چست نه ساد و امر فرمود
 که هر روز نرسانه از قاضی ملک بدلی رسانند و جمعی کثیر را امر کرده در مالک لفظ فرخی بردارند و بر وایت مولف خلاصه التوارخ و تاریخ و انچه
 دواک چوکی در هندوستان و دقالت نگار و اختراع نموده و صاحب تاریخ صاف گوید که علاء الدین اولی کست که پشت پیل
 عمارتی نهاد و او اکثر بر سه خود عمل کردی و شریعت انفات کمتر نمودی علمای گران از بیم جان بموجب فرمان او قتل و آذین
 و قتی قاضی حبیب الدین که از راه با و عفر بود و بخواند و گفت که از تو سکه پرسم باید که جواب با صواب گوئی قاضی گفت همانا مرگ من نزدیک
 رسیده است که سلطان از من سکه پرسم باید که جواب گویم مرا بقتل رسانی و اگر بهایله کنم مجرم و گنگار شوم گفت باک ندارد و
 در بیت المال چه حق است قاضی گفت اگر موافق شریعت جواب گویم مرا بقتل رسانی و اگر بهایله کنم مجرم و گنگار شوم گفت باک ندارد و
 حق گوئی قاضی گفت حق سلطان در بیت المال چندان که حق سایر لشکریان سلطان در غضب شد و گفت ای همه مال صرف مردم حرم
 و الا است و بارگاه و اودات میکنم و اینکه جهت مراعات مراسم سلطنت جمعی را بقتل میرسانم تا شروع است قاضی تبرسید و برخاست
 و قدری راه رفت و باز گشت و سر بر زمین نهاد و گفت همه شروع است سلطان برخاست و رفت و قاضی را بخواند و صلوات پیل بخشید
 باجماع در شش ضد و نو و شش جبری و اخان صاحب مودر الهی سپاه هندوستان فرستاد و الفغان و لطف خان حاکم بلتان بر ایشان
 لطف یافتند و بسال دیگر الفغان و نصرت خان را به سفیر کجرات فرستاد و آنرا کزن والی کجرات بعد از زرم منعم سپاه برادر بود والی دلوکده
 فرستاد و در یکساله مقیم گشت الفغان در کجرات نایب گذاشت و بدلی باز گشت و در اواخر این سال دواخان سپهر خدایان را
 با و لیست هزار سوار هندوستان فرستاد و ایشان عبور شده کرده بدلی رسیدند سلطان با شش صد هزار سوار و و هزار میل بزم
 او پرداخت و لطف یافت و الفغان بهادر الهی گزینت سلطان بدلی مرا حجت نمود و کبر و عجب شمار خود ساخت و خواست که دعوی نبوت
 کند و خود را محمد رسول الله خواند و علاء الملک کوئال را که بتانت رسے مشهور بود و بخواند و این باب از او شورت محبت علاء الملک
 گفت که نبوت بے دلی معبر نیست و آن بر محمد خاتم است سلطان گفت پس به قیام حضرت تعلیم برداریم علاء الملک گفت که شیخ شریف تعلیم
 نیز معتقد است چه آنرا که در دلی گذاری چون باز کردی بدستور و اطاعت تو کنند سلطان گفت از ان عمریت در نگذرم علاء الملک
 گفت پس باید که در تخمگاه توقف کنی تا سپاه منحل در هند در بنایند و سپاه بلاد و جنوبی هند فرستے تا بحر انگاه که دکن صافی گرد و بعد
 از ان مختاری سلطان این رسے پسندید و لشکر پر شور کشید و یک سال بجا و ان پرداخت و در سال هفت صد و سه هجری مشهور
 و بدلی باز گشت و در این سال سپاه منحل در هند در آمدند و خرابی بسیار کردند و هفت صد و چهار هجری علی بیگ شمل با چهار هزار

در عهد اول نظام الدین اولیا در دلی و شیخ علاء الدین میره شیخ فرید شکر گنج در اجود مین و شیخ رکن الدین میره شیخ بہاؤ الدین ذکر یاد در
ملتان بر سر سندار شاہ و شکر گنج بودند و از شیخ امیر خسرو دہلوی و از اطباء بدر الدین و شتی معاصرا و بودند گویند بدر الدین و شتی در طبابت
منازق تمام داشت کہ اگر بولی چند جانور در شیشہ کردہ نزد او بردند سہ گفتی کہ بولی فلان جانور است با تجمہ چون علاء الدین خلجی در گذشت
ملک نائب کا فور خواجہ سراندا از الملک بودہ با اتفاق امر او اعیان مملکت شہاب الدین عمر بن علاء الدین خلجی را کہ سہفت سالہ بود و تخت
نشاند و خضر خان و شاہو خان را امیل کشید و با وجود بخانگہ مادر شہاب الدین کہ زوجہ علاء الدین خلجی بود نحوہ است و خیز نام سلطنت شہاب الدین
نگذشت و مبارک خان بن علاء الدین را چہس کرد و بعد از سی و پنج روز از فوت سلطان علاء الدین خلجی یار بکان کہ حرہست ملک رجرم
سرے ملک نائب بدہشتند ملک نائب را بکشتند و مبارک خان را از چہس بر آوردہ بر تخت نشاندند سلطان مبارک شاہ خلجی و رجرم
سہفت صد و ہفتادہ ہجری بر تخت نشست و در حسن نامی کہ پہلوان کجرات بود عاشق شد و اقبال ملک نائب با و تختید و خضر خان خطاب
و او وزیر ساخت و بر سہت صد و ہفتادہ ہجری بر مالہ بودا و ادا و دالی و دیو گدہ بنی کرد سلطان بدکن شتافت و او را بگرفت و پوسست بکشت
و آنجا سبجہ سے بنانہا و دہلی باز گشت و شہر بخرید و تخت و اعمال نکو پیشکش گرفت و ہموجب بعضیہ از امر از بکشتند و اکثر خود را
بلباس زمان آراستی و در جمع حاضر اندرے ولویان و مسخرگان را امر فرمودے کہ تا بر کوشک ہزارستون عریان شدہ بایستادند و بر امرے
کبار بولی کردندے بالحد حاتم الدین برادر خضر و خان را بکومت کجرات فرستاد و او آنجا رفت و بنی کرد و امرے کجرات اورا بکشتند و بدر گاہ
فرستادند سلطان گناہش ببخشید و ملک و جمیع الدین قریشی را حکومت کجرات و او ملک مالک لکنے حاکم دیو گدہ با شاہ خضر و خان کہ
بہ تغییر رفتہ بود و در کن محالفت آغاز نہاد و سلطان لشکرے عظیم فرستاد و او را بدست آورد و گوشت و مینی او بر باد خضر و خان متوہم شدہ
بنی آشکارا کرد و او را ہم بگرفت و بر بالکی نشانکہ بدگا خضر فرستاد و در سہنزل جمالان تازہ بالکی اورا میگردانند برین موجب در ہفت روز
از و کن بدہلی رسید و زار زار پیش سلطان بگریست و گفت کہ امر برین حسد بردند و مرا بہ بنی نسبت کردند سلطان باور کرد و اعتبارش
افزود و خضر و خان بست ہزار مردم از قوم خویش جمع آورد و قصد قتل سلطان کرد و ضیاء الدین صدر جہان سلطان را آگاہی داد و سلطان
باور نکرد و خان امر کرد و باشی طایفہ از موافقان او بکوشک ہزارستون او در آندند و ضیاء الدین را کہ کلید حرم با او بود بکشتند و در
بسلطان نہادند سلطان خضر و خان را در برداشت و خفتہ بود بدیدار شد و گفت کہ اینچہ غوغا هست خضر و خان گفت کہ اسپان طویلہ
رہا شدہ اند سلطان باور کرد و چون دید کہ قصد او دارند خوہست کہ خود را بچرم سہرا افگند خضر و خان از پے در رسید و موسی سرش
بگرفت سلطان بر رسم عادت اورا بریرا افگند خضر و خان موسی اورا در سہدشت تا آنکہ مخالفان در رسیدند و سلطان را بکشتند و سرش
از بام ہزارستون بریرا افگند و مردم اتحال بدیدند و بگریختند حاتم الدین برادر خضر و خان بچرم سرے سلطان رفت پسران
علاء الدین خلجی کہ خور و سال بودند ہمہ را بقتل رسانید و آنچه خواہست با اہل حرم کرد و در ربیع الاول سنہ سہفت صد و ہشت و یک سال
ہجری روزگار خلیفان سپہی گشت خضر و خان خود را ناصر الدین خضر و خان خواند و بر تخت نشست و حرم ہای سلطان را ورمیان
برادران خود قسمت کرد و زن مبارک شاہ را بیکلج خود در آور و چون اکثر برادران او مہنو و بودند رسم بہت پرستی شیوع یافت و
امرے بزرگ سلطان علاء الدین را چون عین الملک والی دکن و ملک فخر الدین جو یا ابن غازی ملک حاکم پنجاب
پیش تخت خود برپای داشت پس از چند روز ملک فخر الدین جو یا بگریخت و نزد پدر خود غازی ملک بدہلی پوریت غازی ملک

لشکر جمع آورد و اکثر امرا که با خبر شاه در باطن مخالفت داشتند با غازی ملک در ساختن غازی ملک آنجا فرستاد رابع برادر او
 حاتم الدین بعد از زرم های صعب و در سلج رجب سده هفت صد و هشت و یک هجری قمری نقل رسانید و دیگر روز غازی ملک بدلی
 رفت و چون کوشک هزار ستون رسید بر روال خاندان علاء الدین خلجی مگر سبب گفت که من یکی از بنده گان این درگاهم اگر کسی از
 اولاد جمالی الدین باشد بیاید تا بر تخت بنشیند و اگر کسی از ایشان نماند هر که خواست بر سر سلطنت برگزید اما اطاعت نکنم امر گفتند که
 کس از ایشان نمانده و سلطنت خود را بر تخت نشاند و خود را غیاث الدین تغلق شاه خواند و از غلامان
 سلطان غیاث الدین بلین بود پدرش تغلق شاه نام داشت بالجمله تغلق شاه بلکه حکیم و کریم و عادل بود و از پنج گانه بجای گزید و
 از جمیع تاجداران شستی و سه بنای عمارت سری عظیم داشتی تغلق آباد و دزدکی و پلی آراسته او بود و امیر خسرو دهلوی تغلق نام
 بنام او نظم کرده و در بدو دولت پسر بزرگ خود ملک مختار الدین جو یا را بعد ساخت و الف خان لقب نهاد و در هفت صد و هشت و دو
 هجری الف خان را با لشکری عظیم به پلنگ فرستاد و در دیو صاحب در نکل از سر صعب کرد و منبرم بجهار در نکل متحصن شد الف خان
 بمحاصره و در وقت محاصره در لشکر و با افتاد و دیگر خواجگان که از اعیان بود بجان رسیده آوازه در افکند که سلطان
 تغلق شاه در گذشت از شنیدن این خبر الف خان بر اسمی که شده بود بگذاشت و رفت و بدلی شافت تغلق شاه بفرمود تا خواجگان عبید را برادر کرد
 نقل است عبید بلطف طبع موصوف بوده وقتی که در بدلی بخانقاه شیخ نظام الدین اولیا رفت یکی از مریدان شیخ از مرض بواسیر
 شکایت کرد شیخ مسواک میکرد و همان مسواک بود و آن روز که در مرض زایل شود و در رفتن خواست که آن مسواک کند عبید گفت که
 بواسیر را از مسواک کردن چه نفع شیخ مسواک را از آن بوداده است که بچل مخصوص خود فرستای مریب و اگر کرد پس از چند روز مرض از او
 نزد شیخ رفت و حال بار گفت شیخ متعجب شد و فرمود اگر عبید مسواک در تو کرد پس بزر سلطان و زان کرد و پس چنان شد که گفته بود با جمله
 سلطان و دیگر از الف خان را تسخیر و در نکل فرستاد و او بر رفت و محاصر شد و در نکل و در دیو و والی در نکل بود و بشود و در نکل شافت
 و بعد روی او را با فرزند آن اسیر ساخته و در بدلی فرستاد و از آن همان راه بجای گذشت و از آنجا والی بنکاش گرفت بدلی باز گشت و سلطان
 تغلق شاه و در هفت صد و هشت و چهار هجری متوجه بنگاه شد و الف خان را به نیابت در بدلی گذاشت ناصر الدین بقر خان ابن
 سلطان غیاث الدین بلین پدر سلطان مختار الدین که قبا که در عهد خلجیان اطاعت ایشان میکرد و در دستور حکومت لکنوی داشت
 بنجد است آمد و سلطان او را بجز داد و لکنوته با و باز گذاشت چنانچه در ضمن بنگاه گذشت و قسیر خوانده خود تا نا خان را بجاگرفت
 سارگالون و تربت با حق خان داد و با بشارت متوجه بدلی شد الف خان حکم فرمود تا در رتبه روز بعد و شهر سه کوهی تغلق آباد و کوشک
 ساخته و تغلق شاه در رسید و آنجا فرود آمد الف خان بنجد است پدر پسر تغلق شاه طعام خواست چون سفر فرود آمد الف خان دست
 نهشته از خانه بیرون آمد ناگاه متعجب خانه میفتاد تغلق شاه در ریح الا و شسته هفت صد و هشت و پنج هجری با پنج تن پلاک شد و گفته اند
 که الف خان بقصد بدلی کوشک از طلسم نهاده بود چون خود بیرون آمد طلسم را شکست و پدر را پلاک کرد و آنرا آنچه تحقیق میوست
 که چون سلطان از شیخ نظام الدین اولیا بجهادگی داشت بعد نزول در آن منزل شیخ پیغام داد که هر گاه من داخل بدلی شوم
 شیخ از بدلی بیرون رود شیخ فرمود که من در بدلی دور است و این لفظ و ریمان اهل هند مشهور است بالجمله تغلق شاه در بدلی رسیده
 پلاک گشت و بعد از و پدرش ملک مختار الدین جو یا که الف خان خطاب داشت بر تخت نشست و خود را سلطان محمد شاه بن

عبد و دادن مسواک
 از شیخ مسواک
 از شیخ مسواک

بنگانه تغلق شاه

تعلیق شاه خواند و در روز جلوس چندان زر و سیم بر اهالی شهر نثار کرد و که فقر او ساکین با خر عمر محتاج نکشتند و او بادشاهی عالمی
 بود و تسلطت بهشت تعلیم فرمود و دنیا و رست و اگر اسلام موروثی نبود و دعوی الوهیت کرده گویند در اخبار الامام همدست تمام داشت
 عالم تر سل شاعر کمال بود و هر چه یکبار شنیدی بیا و دشتی و هر که نماز قضا نکردی و ضعیفان را و طائف مقرر کردی و با انیمه در خوریزی مبالغه
 کردی و از بریدن دست و پا و پستی و گوش و در در کشیدن و بر دست کشیدن و دوپاره کردن و بعضی اعضای انسان
 را بخیع کوب کوفتن و این همه به اندک جریمه از قوه بفعل می آورد و پدر حاجی از او جان او بوده و قتی شاعری قصیده گفت و مطلع آنرا خواند
 سلطان گفت پس کن که طاقت صلحه تمام ندارم پس بفرمود تا چندان زر و سیم بر او نشاندند که زیر آن پنهان گشت و همچنین دیگری را
 که تنگه غنایت فرمود و آنجا فضل تنگه سکه فقره است که یک تنگه نیم رویه باشد پس شتار لکنه تنگه فقره چهل بر رویه بود با بجه سلطان محمد شاه
 چون بر تخت نشست همدان آوان ناصر الدین بقرخان صاحب لکنه در گذشت سلطان بر ملک حاکم فرستاد و این عمر خود ملک
 فیروزی رخت را بارنگ ساخت و آسمان را از او بجه جهان لقب نهاد و بگوشت گجرات فرستاد ملک مقتول را عیال و ملک خواند و وزیر ساخت
 چون سلطان در علم تواریخ و حکمت و مقولات مهارت تمام داشت میخواست که ضوابط سلطان سلف را یکسو نموده در سیاست و
 دیگر قواعد ضوابطه جدید اختراع گرداند و احکام مجری را حدیث نماید و ضوابط سلاطین سابق را منسوخ گرداند چون احکام او خلاف قرارداد
 سلاطین سلف بود و موجب تنفر عام میشد و خلکهای عظیم در ملک راه می یافت آلتها خراج و لاییت و وایه را که یکی بده فرازداد و ازین امر
 زراعت مطلق ماند و خرابی روید و با بجه در صفت حد و دست و صفت هجری بزم شیرین خان والی مادر الهم از ملتان تاجحد و دلی غازی
 کرد سلطان در شهر دلی محض شد و بسیاری از جوهر زر فرستاد با او از دلی خوشنود شده برخاست حد و صند را عارت کرد و ملک خوش
 باز گشت صبار که بقتضای خواهش بزرگان زمان انجیکایت را در نارنج خود ذکر کرده با بجه سلطان محمد شاه بن تعلیق شاه بعد صراحت
 بزم شیرین خان لشکر با بطن ولایت و کن فرستاد و آن ملک را تا دریای عمان صافی ساخت امیر نوروز و اما و بزم شیرین خان با بسیاری
 از نوادش امرای خفیا با و پناه آورد و سلطان مغرور شد و غریم شیرین صفت تعلیم کرد و آنچه بخواهد داشت سپاه او و دشمنی انبوه فراهم آورد
 و سه لکنه و قنار و هزار سوار را بر سر و او و خواهر او و خود و خسر و ملک را از سر فرمود که از راه کوستان هانچال که باین بنا و دریا چین است
 به شیرین چین و تاجین و خنیاختن تمام تمام و بسیاری را کلام پر داند و خود و منو جه مگر کوشش و در سه بقصد می و صفت هجری قمر اقمه را کیشود و خسر
 ملک در کوستان هانچال در اند قمر اقمه استخس ساخت و سجده و چین سید سلطان آندیا بزم خسر و ملک پیش ندخیر ملک طاقت زرم داشت
 برگشت اهالی کوستان را و بر و گرفت خسر و ملک با بسیاری از سپاه از سه قوتی در آن عمالک و در گذشت و اندکی که بجه سلامت بود
 رسیدند سلطان در غضب شد و تمام ایشان را بقتل رسانید و دیگر از جمله کارهای او یکی آن بود که دیوگده را اوسط مملکت دانسته
 و از ملک ساخت و دولت آباد نام نهاد و دلی را خراب و ویران ساخت و متوطان آنجا را امر فرمود که بدولت آباد و روز و خراج
 راه و بهای خانه هر یک از خزانه داد و دیگر اراده کرد که عراق و خراسان را تسخیر سازد و چون خزانه باین اراده و وفایمیکرد امر فرمود
 نامش را مانند زر و سیم و فقره سکه زده رواج دهند چون دید که حکم پیش فرمود و بفرمان داد که هر کس که سکه کس داشته باشد بخراند آورد
 عوض آن سکه زر و فقره بستاند و مردم اطراف عوض سس زر و فقره از خزانه بردند و خزانه خالی گشت امر او هر گوشه باغی گشته فساد و در
 مملکت برخاست سلطان بملتان رفت و بدو آب و پنجا بشتافت و در آن ایام از رعایا سه و و آیه نال و حیات پیشد و طلب میکردند

رسم یا آتش در خانه باور است ز دود بگریختن سلطان برنجید و امر کرد که در آن ملک ده رگبار انداختند بر سر کس از رعایا بکشت و بدای آن
 و هر که آنجا باقی مانده بود بدولت آباد فرستاد و تقبیل نمود و از رعایا عالم عالم را بقتل رسانید و میراث شتافت و خلقی که بکشت در خلال
 این احوال ملک فخر الدین سلاح دار و بنگاله قدر خان را بکشت و بران دیار استیلا یافت سلطان خواست که به بنگاله رود و سیاحین را
 معبر نمی آید از آنجا و سلطان بدولت آباد شد و اعتماد الملک امیر فرستاد و بر سید حسین ظفر یافت و باز گشت و سلطان بقلع و قمع ساپوس
 افغان که در حدود و ملتان بنی می ورزید متوجه شد و در آن سال تحلی عظیم افتاد و ساپوس ملک بنبراد والی ملتان را بکشت و با فغانستان
 بگریختن چون قتل بود مالی و افزاینده بر باد داد و بر راعت امر فرمود و ایلی بصر فرستاد تا از خلیفه عباسی مشور سلطنت بیار و ایلی بصر رفت
 و در هفت صد و چهل و چهار هجری ایلی سلطان با ایلیان بصر در آمد سلطان به استقبال شتافت و قدمی چند در رکاب ایلی رفت و
 مشور بگریخت و خلعت خلیفه پوشید و در خلیفه خلیفه نوشت و ایلی بصر را با تحف و هدایا بخصت کرد و درین سال کیم اسپر لر دیو که در حدود
 در نکل سر می برد با اتفاق یلان دیو که اعظم رایان کرناک بود مخالفت آغاز نهاد و اعتماد الملک حاکم کرناک بگریخت و بدولت آباد
 آمد و در آن کرناک و دیور سمند که در تصرف مسلمانان بود بگریختند و در هفت صد و چهل و پنج هجری سلطان از ملتان بدولت آباد
 آمد و بدلی باز گشت و درین سال ایلی نواح دلی او قتل بجان رسیدند و بسیار از ایشان به بنگاله گریختند و در هفت صد و چهل و
 شش هجری علی شاه خواهرزاده ظفر خان که از امرای سلطان علاء الدین بود از دولت آباد بخصیل مال بگریخت و رفت و آنقدر دور
 خالی دیده با اتفاق امرای صد و چهل و پنج هجری حسن کاکویه و دیگران رهت بنی برافراشت فیلیج خان والی دولت آباد او را منظم ساخت
 و چهارمین سال بین الملک حاکم او ده متوهم شده بنی کرد و سلطان متوهم شد و بین الملک گرفتار گشت سلطان در بر اینج رفت و
 مرزا سالار سواد غازی را که در پانصد و پنجاه و هفت هجری در معرکه کفار شهادت یافته بود زیارت کرد و بدلی باز گشت و فیلیج خان والی
 و کن را که حوض فیلیج در دولت آباد از آثار اوست بدلی خواند و بر آورش نظام الملک عالم الدین را که حاکم بهراج بود بدولت آباد
 فرستاد و عزیز جبار را که از ازل بود بهریت خواند و آیالت مالوه و دهچینین بسیاری از دوران را بامارت رسانید ایشان ظلم بین
 گرفتند ملک خراب شد و امرایان صد و هجرت بنی آغاز نهادند سلطان متوجه گجرات شد فیلیج خان سلطان پیام داد که حرکت
 سلطان به فتنه چنین مناسب نیست سلطان التفاتی نکرد و در هفت صد و چهل و شش هجری متوجه گجرات گردید و در راه گشت
 عزیز جبار والی مالوه غم زرم مخالفان کرد و بگریخت رفت و معرکه بقتل رسید غضب بر سلطان سئو گشت و در سیر سرعت نمود
 امیران صد و با مقدمه سپاه سلطان زرم کرده بهریمیت رفتند سلطان به هر روج آمد بهر کرایافت که در آن فتنه فی الجمله دخلی داشته بود
 بقتل رسانید و فاجعه کرناک که بچوب گده مشهور است بگریخت به عالم الملک حاکم دولت آباد نوشت که امیران صد و حضرت را بدکن
 فرستد عالم الملک حسام الدین و اسماعیل و سیح حسن کاکویه و غیره را که در گام که در آنقطاع داشتند با جمیع احمد لاجپین که
 از خویشان امیر خسرو دهلوی و امرای سلطان بود روانه گجرات شد و امرای صد و هجرت رسیدند و از سلطان متوهم شده
 با اتفاق احمد لاجپین را گشتند چنانچه سابق در ضمن اخبار سلاطین و کن و امرای صد و باغی گشت صبا بر لگه گوید در آن
 او آن سلطان مرا گفت که مملکت را امراض متضاده بدید آمد اگر یکی را علاج کنم و دیگری غالب آید چاره چیست گفتم سلطان بشین
 را اگر چنین جاس دست دایمی سپرد و یا برادر خود را که لایق سلطنت بودی بر تخت نشاندند و یا افغانی که موجب نفرت خلق باشد

ترک گردید سلطان گفت چنین است لیکن چنان فرزند من ندارم که جانشین تواند بود و ترک ریاست نمیتوانم کرد و هر چه خواهد گشت
پس متوجه گشت و از اینجا بسید شتافت امیر فرعون دلی ماوراءالنهر که با سلطان دوستی داشت اکنون مغل را پاشیگر سوار بدو و فرستاد
ایشان در حد و وسعت بخیریت پیوستند سلطان بسیار در بخت و یکم محرم هفت صد و پنجاه و دو هجری در گذشت مدت ملکش بیست و هفت
سال محمد بن صدر الدین نشانین الابس را بنام او نوشته و بعد از او ابن شمس ملک فیروز ملک ابن سالار رجب که برادر قتلوق شاه بود و بزرگوار
در عاصات داشت آهالی هند او را اولیاستارند و در ماه رجب روزه گیرند و علم بندها با جمله ملک فیروز بن جیب در بخت و سوم محرم در
هفت صد و پنجاه و دو هجری در سندر بخت نشست و سلطان فیروز شاه مخاطب گشت و او ملکی عاقل و باذل بوده و سلطان شیکارگر
عظیم داشته در آن با وسیل برسد در دلی محمد آباد و مخاطب بخواجه جهان که از خوشیان سلطان محمد قتلوق شاه نائب دلی بود سپر
شش ساله امیر سلطان محمد خوانده و غیاث الدین لقب نهاد و سیاحت نشاند سلطان فیروز شاه بدلی رسید و خواجه و تابعان
سرا برهنه کردند و دستار با در کردن انگلند و خود دست فیروز شاه آمدند فیروز شاه ایشان را در قلعه هانسی بند کرد و در جیب آن سال در
دلی بخت نشست و در هفت صد و پنجاه و سه هجری بکوه سرخورد و رفت و زمینداران آنحد و در اصطیع ساخت و در هفت صد و پنجاه و چهار هجری
بقلع و قمع شمس الدین بکمره والی بنگاله که تا حدود نبارس ضبط کرده بود در سه بنگاله نهاد و بکمره در آنکه متحصن شد و بعد از رزم منبریت
رفت سلطان باز گشت و در هفت صد و پنجاه و پنج هجری آنجا حصار فیروزی تعمیر نمود و در آن سال الحاکم باریه خلیفه مصر مشور سلطنت
و خلعت به او فرستاد و در نامه سفارش علما و الدین حسن کان گویند صاحب و کن مندرج بود و درین سال شمس الدین بکمره در گذشت
و پیش از اسکندر جهان شمس سلطان بنگاله شتافت و شیخ زاده نظامی از خلیفه مصر خلعت سلطان رسانید و اعظم الملک لقب یافت
سلطان برنگال در خضر آباد و سرزرد و آنجا شهر جوینور بنانها و آن سال بقیه و ضمن احوال جوینور گذشت با جمله سلطان بنده و رسید
کنار و در آنکه متحصن گردید و آخر الامری شیکش داد و سلطان بجا آنکه شتافت راجه آنجا به پلنگا که بخت سلطان در هفت صد و
و هجری بدلی مراجعت نهاد و سر نهاد که داخل سامانه بود و جدا کرد و بیکه گوشت شتافت راجه آنجا بعد از رزم اطاعت کرد و سلطان نگر کوشت
را محمد آباد نام نهاد و بنامانه های آنجا خراب ساخت و مساجد و خانقاه نهاد و پسند شد و الی آنجا خام بالی در قلعه متحصن گردید
سلطان بجا صره مشغول گشت و چون برنگال در رسید کجرات شتافت و ظفر خان را و بعد از او پسرش و ریا خان را ایالت کجرات داد و
دیگر بار قصد کردند و تمام آن خواست و سلطان او را بدلی آورد و بدستور ایالت سند و داد و ملک نظام فرج را فرحت الملک
خطاب داد و بکجرات فرستاد و در هفت صد و هفتاد و نه هجری زمینداران اناوه بنی شدند سلطان خویش متوجه ایشان شد
و بسیار زیر اکبشت و هفت صد و هشتاد و یک ساله رفت و در هفت صد و هشتاد و دو و هجری قوم کوشمالی قوم کوشمالی متوجه شد و بسی را بکشت
و ملک داد و افغان را در پیشگاه گذشت و بدلی باز گشت و تا هفت صد و هشتاد و هفت هجری هر سال بشکالینسب میرفت و آخرین
نوبت در حد و وسعت بنانها و فیروز پور نام کرد و ظرفا آخرین پور گفتند سه چه پس از آن سلطان توفیق بنانها شهر
نیافت و درین ضمن ضعت پیرمی بر و غلبه کرد و از سواری بازماند خان جهان وزیر بر و دلش مستول شد چون سلطان اطاعت
سواری نماند و سر و غلبه توان را گرفته و در خطبه نگاه داشتند تا اگر سینه بند بر آن گسان را در خانه شکا کردی با جمله سلطان
فیروز شاه در آخر وقت محمد خان را ناصر الدین محمدی شاه لقب نهاد و بر تخت نشاند و غرمت کردید سلطان ناصر الدین بن فیروز شاه

از آنجا برآید و استیلا یافت و بران اکتفا کرد و در شہت صد و هفت ہجری اقبالخان سامانہ گرفت و بہرام خان والی آنجا با نان نزد او آمد
و بقتل رسید اقبال خان قصد پنجاب کرد و قحط خان با وزرم نمود و ظفر یافت و اقبال خان بقتل رسید و دولتخان و اختیار خان از امر
اقبال خان کہ در دہلی بودند محمود شاہ را از قنوج طلبیداشتہ بسطنت برداشتند محمود شاہ در شہت صد و یازدہ ہجری لشکر کھنڈا فرزند کشیدہ
از گمانستہ قحط خان پیشکش گرفتہ باز گشت قحط خان با تقاضا متوجہ دہلی شد محمود شاہ را در فرزند آباد محاصرہ کرد و بی میل مقصود باز گشت و در
ہشت صد و چہار دہ ہجری دیگر بار متوجہ دہلی شد اختیار خان و ادریس خان از امر اسے سلطان با و پیوستند محمود شاہ بقلعہ سری متھش
و دوران و یار قحط افتاد و قحط خان بملتان باز گشت و محمود شاہ روز قیعدہ سنہ ہشت صد و یازدہ ہجری در گذشت و دولت ترکان کہ
غلامان و غلام زادگان سلطان شہاب الدین محمد شام غوری بودند سری گشت و بعد از ان امر اسے دہلی دولت خان لودی را
بر ان سلطنت برداشتند و سک و خطبہ بنام او کردند و ملک ادریس و مبارز خان از قحط خان جدا شدہ بدولت خان پیوستند قحط خان
در یوچہ سنہ ہشت صد و شانزدہ ہجری در حصار سری و دولتخان را محاصرہ کرد و در بیچ الاول سنہ ہشت صد و ہفدہ ہجری دولتخان
با نان نزد او آمدہ و در قلعہ محبوس شد و رایات عالی قحط خان بن ملک سلطان سلیمان بن ملک مروان دولت سلطنت دہلی رسید
و خطبہ بنام شاہنخ میرزا ابن صاحبقران خواند و لفظ شاہی بر نام خود بخیز و دواز خود رایات عالی تغییر نمود و بعضی اورا سیار دانند ملک
مروان دولت از امر اسے سلطان فیروز شاہ بود و امارت ملتان داشت چون در گذشت پسرش ملک شیخ و بعد از ملک سلیمان
کہ سپہ خواندہ پدرش بود بحکومت ملتان رسید و پسرش قحط خان بن ملک سلیمان کہ سپہ خواندہ پدرش بود چنانچہ در این اوراق
گذارش یافت و بر دہلی متولی شد و بگو ایار و میانہ رفت و از حکام آنجا باج گرفت و بدہلی باز گشت و در شہت صد و سبت و یک ہجری
کہ کشمیر و باؤن شتافت و قوام خان و اختیار خان از امر اسے محمود شاہ قصد قتل او کردند او در یافت و بدہلی باز گشت و در شہت صد و
و دو ہجری ایشان را بکشت و بعد از دو سال سیوات شد و قلعہ کوہدہ را خراب کرد و بگو ایار شد و سریش گردید و در جمادی الاول سنہ
ہشت صد و سبت و چہار ہجری در گذشت و بعد از و پسرش مبارک خان خود را سلطان ابو الفتح مغز الدین مبارک شاہ خواند
بموجب وصیت سلطنت نشست و در محرم سنہ ہشت صد و سبت و پنج ہجری بلا ہور رسید و آن شہر را کہ ویران شدہ بود آباد ساخت
و ملک حسن را ملک الشرق نام نهاد و حکومت آنجا داد و بدہلی باز گشت جسرت برادر سخا کہ کوکمر لاہور را محاصرہ نمود کاری بساخت
و بکلا پور رفت و بگو بہتان گرفت و درین سال ملک الشرق از امارت لاہور مغزول شدہ در گذشت و ملک سکندر تحفہ کہ وزیر
بود حکومت لاہور یافت و سرور الملک بوزارت رسید و ملک الشرق بخاطر گشت و سلطان با ناوہ رفت و جسرت کوکمر بارش
بیم را جہ جو زرم کرد و او را بکشت و باوہ ہزار سوار کوکمر لواح لاہور و پیا پور را غارت کرد و ملک سکندر از دفع او عاجز آمد و بعد ازین
سال سلطان ہوشنگ والی مالوہ گوا ایار را محاصرہ کرد و سلطان مبارک شاہ روسے با و نمود ہوشنگ پیشکش فرستاد و باز گشت
سلطان بدہلی مراجعت فرمود و ملک رجب را بحکومت ملتان فرستاد و مکرث کہ سیوات کشید و در محرم سنہ ہشت صد و بیست و یک خان
را حکومت سامانہ داد و بگو ایار شتافت و از امر اسے آنجا پیشکش گرفت و باز گشت و درین سال سلطان ابراہیم شرقی صاحب حج پور
لشکر کاہلی بروداد شاہ صاحب کاہلی از مبارک شاہ استمداد نمود و سلطان مبارک شاہ بسطنت ابراہیم در حد و خند و از
تمام روز رزبے صعب گرد و شہر ہر دو بادشاہ بمالک خود با باز گشتند و در محرم سنہ ہشت صد و سی و دو ہجری ملک حبیب

حاکم بلتان در گذشت سلطان پچای او ملک محمود بن ملک حسن و اعماد الملک لقب نهاد و بلتان فرستاد و در شہت صدوسی و سی و پنج
 امیر شیخ علی خوار وانی کابل بفرمان پسر شاه رخ بن امیر تیمور صاحب قران روسے بنزد نهاد و عماد الملک را در بلتان محاصره کرد سلطان
 فتح خان بن سلطان بن سلیمان محمد شاه گجراتی و دیگران را با لشکر عظیم بزم او فرستاد و عماد الملک از قلعه بیرون آمد و در شہت
 صد و پنج خان بقتل رسید اما بعد اعماد الملک ظفر یافت و شیخ علی با صد و دوسے چند بجای گریخت و در شہت صدوسی و سی و پنج
 شیخ علی با تمام از کابل بلاهور آمد و بگریخت و وزیر سوار بجای ظفت در آن شهر بگریخت و باز گشت سلطان امارسی لاہور شہس الملک
 عرف ملک سکندر رخصت و او شمس الملک بلاهور آمد و خولان بانان شهر سپردند و بجای رفتند سلطان لاہور را اعماد الملک و او ملک اشرف
 سرور الملک وزیر برنجید و با اتفاق جمعی در حرب سہ سہ شہت صدوسی و سی و پنج خان بقتل رسید و او ملک عاقل و باول بود
 و در مدت عمر خود کبیرہ از دوسر نزد کسی را و شہت صد و بعد از او برادر اوہ اشخو نامی خان بن فرید خان بن ایات اعلیٰ خضر خان کہ داماد
 سلطان شرقی بود سنی ملک اشرف وزیر برنجت شہت سلطان محمد شاه مخاطب گشت سلطان محمود جوینبارت از دست و در شہت صد و
 چهل چہری سلطان رو بلتان آورد و بسیاری از مملکت جہت کمو کہ خراب گرد و بد بلی مراجعت نمود و بعیش پرداخت لاجرم در مملکت
 فساد برخاست و آہالی بلتان سر از اطاعت باز روند ملک بہلول لودی کہ حاکم سر ہند بود بلاہور و دیالپور استیلا یافت و بلی وزیر
 سلطان سپاہ بدفع او فرستاد و ملک بہلول بکوستان گریخت ہنگام مراجعت سلطان و دیگر بار بر آن ہتھولے شد سلطان شہت علی
 حسام خان را بچرب او فرستاد و ملک بہلول بزم کرد و ظفر یافت حسام خان منہزم بد بلی گریخت بہلول سلطان پیغام داد اگر حسام خان
 را بقتل رسانی اطاعت کنم سلطان حسام خان را بکشت و حمید خان را وزارت داد و لو کہ اطراف طبع در دہلی گردند سلطان ابراہیم
 شرقی والی جوینور بسیاری از مملکتش بگریخت سلطان محمود خلجی والی مالوہ در شہت صد و چہل و چہار چہری بنہزم شہت علی تادہ کرد و بی بر شہت
 آمد سلطان محمد شاه بہلول را بعد از خویش خواند و او را بدفع محمود خلجی فرستاد و خود از دہلی بیرون آمد بہلول با سلطان محمود خلجی بزم
 کرد محمود خلجی غم صلح نمود سلطان محمد شاه کہ از شجاعت بہرہ مند شہت صلح را انہی شد محمود خلجی بمالوہ باز گشت بہلول اورا تعاقب نمود و مالے
 وافر بدست آورد سلطان محمد شاه بہلول را فرزند خواند و خانانان لقب نهاد و بدفع جہت کمو کہ فرستاد و بہلول را بچرب سلطنت در سر
 افتاد و با حرب در ساخت و روی بد بلی نهاد و سلطان محمد شاه شہت صد و چہل و چہار چہری در گذشت و بعد از او پسر
 سلطان علاؤ الدین محمد شاه جانشین شد و سایر امر اسے بچہر ملک بہلول بچہریت آمدند و ہنیت گفتن سلطان در شہت صد و پنجاہ
 چہری متوجہ بیابان شد و شنید کہ سلطان ابراہیم شرقی قصد دہلی کرد و بے آنکہ ثبوت رسید بد بلی باز گشت و از ان بچہر صلگی و ہشتی تمام
 بچالیش راہ یافت و در شہت صد و پنجاہ و یک چہری بہ بدلاؤن رفت و تھو اسے آنجا بہ پسندید و بچہر بدلاؤن دہلی و چند پرگنہ دیگر و ظفر
 نهاد بہلول لشکر بد بلی کشید و باز گشت سلطان با غو اسے مفسدان خیمہ خان را کہ وزیر بود جس نمود و در شہت صد و پنجاہ و دو چہری
 از دہلی بہ بدلاؤن رفت و خواست کہ خیمہ خان را بقتل رساند و دریافت و برادران خودیشان خود را آگاہی داد ایشان اورا از جس
 بیرون آوردند و بد بلی رفتند و استیلا یافتند حمید خان ملازمان سلطان را از شہر اندام ملک بہلول رو بد بلی نهاد و حمید خان را بگریخت
 و سلطان نوشت کہ حمید خان را جس کرد و سلطان گفت پدر من ترا سپر خواندہ و تو مرا برادری من بہ بدلاؤن قناعت کردہ ام
 این شہر من باز گذار و در دیگر اصهار بہر چہ خواہی بکن بہلول شاد شد و نام اورا از خطبہ بیگانہ و در شہت صد و پنجاہ و پنج چہرے

سکه خطبه خود خواند و سلطان علاء الدین سالار بد او را بود تا آنکه در شهادت او سه مجری در گذشت و بد او را نیز در تصرف آن ملک
 بهلول آمد با جمعی بعد از شهادت کرسی سلطان علاء الدین بهلول بودی بر تخت نشست و خود را سلطان بهلول خواند آورد و اندک بعد
 بهلول ملک بهرام بودی در خدمت ملک مردان دولت والی بلتان سپهر بودی و بعد از او سپهرش سلطان شبنم بهرام ملازمست خضر خان
 حاکم بلتان که نزد در رزم اقبال خان را بایست خویش گشت خضر خان او را بنواخت و اسلام خان لقب نهاد و حکومت سرسبز داد و ملک
 برادر اسلام خان با او سپهر بر دو تکیه خانه بر سرین ملک کالافرو داد و ملک کالافرو را حمله بود شکمش چاک کرد و سپهر سر زنده بیرون آوردند
 و ملو نام نهاد و بهلول عبارت از او است چون سپهر گنجینه رسید اسلام خان و دختر خود را با و داد و سپهر ساخت و وقتی ملو به بلتان رسید آنجا در پیش
 بود که او را سپهر این گفتند می بختش رفت سید این گفت کیست که ملک دلی بدو هزار تنگه بخورد بهلول هزار و سیصد تنگه داشت پیش او
 نهاد و گفت زیاده بر این ندارم سپهر این قبول کرد و او را بشارت داد و بهلول در شهادت و پنجاه با سپاه آراسته بدلی آمد چون حمید خان آنجا
 استیلا داشت ناچار سه روز مانده رفت و در سه حمید خان را ضعیف یافت که بهلول افغان را گفت باید که در مجلس او حرکت الیها نه
 کنند ایشان به موجب فرموده عمل کردند بعضی کفش های خود را بر کمر بستند و برخی در طاقهای خانه نهادند حمید خان گفت ای چه عمل است
 گفتند بر سه آنکه کفشهای سایان را در و بر و حمید خان بخندید پس چون گل و عطرها مجلس آوردند افغانان آنرا بخوردند و پان را با چونه
 فرو بردند چون و پان شان بسوخت اضطرار با آغاز کردند حمید خان آنطایفه را احمق شمرد و دلچسپی کرد و بعد چندی روز ملک بهلول نزد
 حمید خان شد افغانانی که بر در مانده بودند بهلول را دشنام دادند و گفتند که اگر بهلول نوکر حمید خان است باین نوکر حمید خان
 هستیم چرا او بدرون رود و ما بیرون بمانیم حمید خان او را ایشان بشنید زهر را اندرون خواند افغانان در آمدند و حمید خان را گرفتند
 و بنده بر پایش نهادند و گفتند نمک تر از خود ده ایم لاجرم قصد جانست میکنیم بهلول بدلی استیلا یافت خطبه و سکه بنام سلطان علاء الدین
 خواند و سپهر خود را برادر دلی گذاشت و به پنجاب بازگشت چون از سلطان اجازت سلطنت یافت در شهادت و پنجاه و پنج سکه خطبه بنام
 خود خواند چنانکه گذشت امر به مخالف سلطان محمود شرقی والی جوینور را بخواند شرقی در شهادت و پنجاه و شش مجری مجامعه دلی پرداخت
 و بهلول از دیپالپور بدلی آمد فتح خان امر به محمود شرقی را سپهریت داد و ظفر یافت محمود شرقی جوینور را حجت نمود و بهلول بدلی استقلال گشت
 و حیان سلطان محمود شرقی و سپهرش سلطان حسین شرقی و بهلول مکر محاربه و صلح و قیام یافت آمار رزم هر بار ظفر بهلول بوده و خوار
 ضعف بر سلطنت سلطان حسین شرقی را نمود و منظم جوینور رفت و بهلول قصد جوینور کرد و سلطان حسین شرقی به قیوم ستر از آنجا نیز از
 بهلول منظم جوینور را حجت نمود و بهلول و قیوم در آناه و کالپی تصرف شده بدلی بازگشت و با لشکری عظیم متوجه جوینور شد سلطان
 حسین در شهادت و بود و یک مجری بگریخت و بگریختها بود و اندک و لاتی که در حد و بنگار و نشست قناعت نمود و بهلول سپهر خود بارکشاه را
 بر تخت سلاطین شرقیه نشاند چنانچه در تخت جوینور منظم گشت و تبیور خود و عظیم سپاه یون بن خواجه بایزید را حکومت کالپی و سپهر خود را بخان
 راکره مانک پور و در آناه خود شنج محقری عرف کالاپار را سپهر ارج و بجا خوانان بد او را توفیق نموده و دلی و میان و آب و پنج آب
 به سپهر سومی خود نظام خان را داد و او را و لعیه ساخت و در حد و بانه گشت به شهادت حد و نو و چهار رفت از عالم نارنج فوت است
 و او ملکی صالح و متقی بود و با صلح و مشایخ سبقت داشتی و بار و سامی افغانه برادرانه سلوک کردی و پیش ایشان بر تخت نشست و
 بر کز طعم خانه خود می بر سپهر خود خواند می بر روز از بهر او طعم از خانه امیر سر آوردندی و بر اسب ایشان سوار شدی و گفته

و اینست آنرا که چون بهر یک قدرش از آن قوم واد که صورت لعل با بسازید گویان بموجب وانش خود صورتها ساختند و نزد
سلطان آوردند و ازین صورتی بساختن منقوش گویان مختلف یافتن را بگفت تو چه صورتی ساختی عرض نمود آنچه صورت ندیده
بودم چگونه تو اینم ساخت سلطان امر فرمود تا خاین و گویان را بشکلی کند پس چنان کردند و لعل بدست آوردند و بعد از آنش برپا نهادند
تا هر یک چون سکندر سلطان در گذشت و پسرش سلطان ابراهیم بودی بر تخت نشست و برخلاف آن که در تخت نشستار ساختن نهادن
را گفت پدر و جد من با شما برادران سلوک میکرد و پادشاهان را خویش و قوم نباشد همه شرایط و بندگی بجا آورند امر بزرگ بدینتر و محاسن
پوشیدن محاسن برپا می ایستادند با اول و دیگرگون کردند و چون رسید که جلال خان بن سکندر خان حاکم کالیپی در جوینور بر تخت نشست پس جلال خان
چون جوینور رفت خان جهان بودی که از این طایفه امر بود گفت و در برادر پادشاه در یک ملک استقرار نمی یابند باید که جلال خان در خدمت
آید و اطاعت کند جلال خان تو هم کرده نمی نمود سلطان ابراهیم پدر یا خان لوهانی والی پنده و بهار و نصرت خان حاکم غازی پور فتح و قوی
از او و ولکند پورست که بقیع و قمع او پور و از جلال خان طاقت اقامت در جوینور ندید و کالیپی شتافت و سکه و خطبه بنام خود کرد و اعظم همایون
سروانی که بمجاوه قلعه کانی مشغول بود و با وساخت سلطان ابراهیم روی یکا لپی نهاد و اعظم همایون از جلال خان بگریخت و با و پیوست جلال خان
از راه دیگر با گره رفت ملک آدم که بفرمان ابراهیم حکومت اگر داشت جلال خان پیام داد که اگر تیر و غیره علامت سلطنت نزد من فرستی از
سلطان کالیپی را بنمود و با هم جلال خان با و رفتاد و سلطان ابراهیم که کالیپی گرفته بود بران راضی نشد جلال خان سر اسیمه گویا رفت
سلطان ابراهیم با گره رفت و امیر الامرا اعظم همایون سروانی را با بسی سوار و سه صد فیل به تسخیر قلعه گویا رفتاد جلال خان با و
بگریخت و از آنجا نزد راجه کر که کن شتافت راجه او را بگریخت و نزد سلطان ابراهیم فرستاد سلطان او را بگشت و از امر اسه پذیرفت و هم
اعظم همایون سروانی و ولدش فتح خان را که بمجاوه گویا رفتاد و استقلال داشتند بگریخت خواند و حبس فرمود و اسلام خان بن اعظم همایون
سروانی که از قتل پدر حکومت کله داشت بنی آغاز نهاد و اعظم همایون بودی و سعید خان که بعد از اعظم همایون سروانی بمجاوه گویا
بمشغول بودند و بکشته شدند و اتفاق اسلام خان مخالفت سلطان آشکارا کردند و سلطان ابراهیم خان را سحر ایشان فرستاد و در
جد و متوج تلاقی فریقین دست داد و اسلام خان بقتل رسید و سعید خان گرفتار گشت و آن غنمه فرو گشت سلطان با مراد و دیگرگون
کرد و میان و و و اعظم همایون سروانی را که محبوس بودند بقتل رسانید و دیگران تو هم شدند و بنی آشکارا کردند و دریا خان لوهانی در بهار
بنی کرد و در گذشت و پسرش بهار خان بن دریا خان جانشین شد و خود را سلطان محمد شاه خواند و سکه و خطبه بنام خود کرد و بسیار
از امیر اس سلطان با و پیوستند سلطان محمد شاه صد هزار سوار جمع آورد و دیگر را لشکر سلطان ابراهیم بودی رزم کرد و ظفر یافت و در
جلال ایمنال غازی خان بن دولت خان بودی والی لامپور از سلطان متوهم شده بگریخت و نزد پدر پلاهور رفت و دولت خان
بودی از سلطان ابراهیم متوهم شده و ظمیر ال دین محمد بابا شاه را به تسخیر بند تحریف نمود و بابا شاه لشکر به بند کشید و در بند و سی و ستمه
هجری در پانی پت با سلطان ابراهیم بودی رزمی نصیب کرد و ظفر یافت و سلطان ابراهیم بقتل رسید تفصیل اینحال در حالات
بابر سی بقلع آمد لیکن چون اینجا رسید شاه در اسلام شاه از قیایا سی سلطانین افغانه بودند و در عهد همایون پادشاه این بابا پادشاه
بر روی استیلا یافت و در ایشان در اینجا بنام سید بنو و بعد از آن و دیگر با سلطنت و علی و سایر پلا و سید پلا و دیوان همجوریه کور کانی
مستقل شد و از آنجا که از این شهر و غیره حالات سلطنت بابا و از این شهر را پادشاه عالمی نامی عالمی

باو شاه که راقم در زمان اوجیات مستعار دار و در قوم خود پادشاهت با اله توفیق و کرم شیر شاه فریدالدین شیر شاه بن حسن بن
 ابراهیم افغان سورج باد ابراهیم و در خدمت سلطان بهلول لودی سپهر شمس و چون در گذشت سپهرش حسن بن ابراهیم بعد یکدیگر بودی
 خدمت جلال خان گزید و سوار لودی خاص بود و باند جالگیر یافت و بدان جانب شتافت و پانصد سوار جمع آورد و او ششست سپهر داشت
 فرید و نظام باور ایشان افغان بود و شش سپهر دیگر از کنیزکان بود و آندره بود و در حسن بافرید که شیر عمارت از دست لطفی نداشت
 او از بدر گزینت و جیب پور رفت و گلستان و بوستان و سکندر نامه بخواند و در میان افغانان بفضیلهت مشهور گشت بعد چند روزی حسن
 بجیب پور آمد و خود ایشان فرید را عهده تقصیرات کنایند حسن و او و یکی جالگیر باو داد و فرید بجالگیر بدر رفت یکی از زبندگان از آنجا باو
 مخالفت کردند فرید را شکری می برداشت از مقدم بر روی اسبی طلب داشت و پیادگان را اسوار ساخت و در و تاخت برد و لطفی یافت حسن چون
 بجالگیر آمد ملک محمود فرید را بنواخت و در جلال انجیل کنیز که که معشوق حسن بود گفت فرید بسیار دانه و یکی جالگیر کرد سلیمان بن احمد
 که از کنیز که بود و بداد فرید پیچید و بابر را در شش نظام آگره رفت و بدر خدمت دولت خان لودی که از اکابر امیر سلطان ابراهیم لودی
 بود و پوست و گشت بدرم پیچیده و بتلای کبرنی آشفته و از ملک خبری نداد و اگر جالگیرش باو و برادر و منبجی با پانصد سوار پیوسته
 خدمت سلطان باشد و در امتحان این سخن سلطان عرض نمود سلطان گفت بدو رویت که از بد شکایت میکند فرید در اگر بود که بدش
 و در گذشت سلطان مسجی دولت خان جالگیر او فرید و نظام داد ایشان سپهر ام آندرتسلیمان و احمد نزد محمد خان مورجا که چوچرا آفتند و رفت
 یافتن پس چون ابراهیم لودی در سحر که بابر باو شاه بقتل رسید فرید از محمد خان سور توهم کرده نزد بهار خان بن دریا خان لوبانی صاحب
 پنه و بهار که خود را محمد شاه و بنواخت و قمریت یافت روزی محمد شاه لشکار شتافت فرید باو بود و شیر می از پشته برون آمد فرید را شکست
 و شیر خان خطاب یافت و بعد چندی رخصت شد و بهرام رفت محمد خان و غیبت او در خدمت محمد شاه بعضی رسانید که شیر خان
 همه جالگیر بدو استعفی شده و نصیبی از آن به برادرانش سلیمان و احمد نید بد محمد شاه گفت که جالگیر را میانه ایشان قسمت کن محمد خان
 از سپاه پیش سلیمان فرستاد ایشان بخواهی بود و باند رسیدند سکند غلام شیر خان که بدو خواص خان آنجا بود با ایشان مصاف داد و بقتل
 رسید شیر خان ز طاقت مقاومت نماند و بگریه رفت و بدر خدمت سلطان چوچرا لاس که از قتل باد شاه بابر و الی آنجا بود پوست و مستطهر
 شد و بهرام آمد محمد خان سور چوچرا بگذاشت و بر شاس گزینت شیر خان و بهرام استقلال یافت لشکریان جیند را باز گردانید
 محمد خان سور نوشت که نومر اسجاسی عمر و داری مو بجالگیر تو احتیاجی نیست محمد خان شست بعد پاداشت چه چوچرا امر حاجت نمود و شیر خان
 برادر خود نظام خان را و بهرام گذاشت و بگریه نزد سلطان جیند شوجه اگره شد و او را با خود برد و شیر در سفر خیریری ملازم رکاب بابر باو شاه
 بود و در دست با یاران گفت که غلامان را از پند و ستان آسان بیرون توان کرد چه ایشان مساملات با مرا باز میگذازند و انسا بمقتضای
 رشوت کار میکنند اگر خود را خواست از افغانه بردارم و غلامان را ابراهیم نزدی و محاس بابر باو شاه کاسه ماه سپه پیش او نهاد و شیر خان
 از خوردن آن عاجز شد بالاخر آتش بران ریخت و بکار دوزخه رنده کرد و در کاسه انداخت و بقیاتش بخورد و بابر باو شاه بدید که را از
 مقر بان گفت که این افغان کار نمی عجیب و غریب کرده زود باشد که بدو لئی عظیم رسد شیر خان این بگوید و تو هم شش و همان شب
 بجالگیر خود گزینت و سلطان جیند بر لاس نوشت که محمد شاه لوبانی قصد بهرام دارد و لاجرم به رخصت پنجاب شتافتن پس چون بهرام
 رسید اطاعت محمد شاه بن دریا خان و الی پند نمود و باو پوست و جهان ایام محمد شاه در گذشت سپهرش جلال خان بن محمد شاه

جانشین شد و شیرخان به نیابت او کارنیکر و سلطان محمود صاحب بنگاله در ولایت بهار طبع کرد و قطب خان حاکم موگه را بدفع محروم
عالم تمام حاجی پور که از دوستان شیرخان بود فرستاد و هر چند در صلح و پیسج در گرفت تا چار با اتفاق محروم عالم باور ز سر صعب کرد
وظفر یافت و قطب خان بقتل رسید و تو با میان بر شیرخان حیدر بر دجلال خان را برانگیخت تا قصد قتل او کرد و شیرخان دریافت و در
محافظت خود کوشید و ایشان از دفع شیرخان عاجز آمدند تا چار پشته و بهار بگذشتند با جلال خان به بنگاله رفتند سلطان محمود والی بنگاله
ابراهیم خان بن قطب خان حاکم موگه را با فیلان بسیار و لشکر پیشاورد و خدمت جلال خان بدفع او فرستاد و شیرخان ز سر صعب نمود و ابراهیم
بقتل رسید جلال خان به بنگاله که گنجیت شیرخان فلیخانه و تو پخته بنگالیان و لوبانیان بدست آورد و مملکت بهار صافی ساخت و دوران
آوان تاج خان صاحب قلعه چار که از امرای سلطان ابراهیم لودی بود بر دست پس خود بقتل رسید شیرخان از ملکه تاج خان صاحب
بخوابت و بران قلعه دست یافت سلطان محمود بن سکندر لودی که بنیاب ناد و رجون پور سر بر برد و به پشته آنرا چون وارث ملک بوده
انفانان اطاعتش کردند شیرخان نیز لاچار بتابعیت نمود و سلطان محمود بن سکندر و امرای او مملکت بهار را میان دیکه بگرفتند
کردند و در وسیع بچون پور و شیرخان از کبر و نخوت امرای عظام سلطان محمود و بیک و بیک سپه سالار همایون بادشاه
به غم زرم سلطان محمود نامه نوشت که نزدی بنیاب آنی که از ایشان جدا شوم و تو بنیادم بند و بیک در سیر سرعت کرد و تو هنگام تلاقی
فریقین شیرخان بیک روی از سر که بر تافت سلطان محمود باقی و جی منعم گشت و به پشته رفت و بالاخر با و وسیع افتاد و آنجا در نصد و چهل و نه
جبرجی گذشت با تجمه چون اسیر بند و بیک ظفر یافت همایون بادشاه نامه نوشت و قلعه چار خواست شیرخان عذر آورد و همایون بادشاه متوجه
چهارت شیرخان سپر خود و قطب خان را برنجیت فرستاد و اطاعت کرد و همایون بادشاه شنید که سلطان بهار و گجراتی قصد اگر کرد و واجب
بمصالح رضا و او و هم از راه سر اجبت نمود و قطب خان منکر به آورد و رفت و بالاخر بگنجیت و به پند پیوست همایون شاه بزم سلطان بهار و
فتح گجرات شغول گشت شیرخان در آن ایام است که به بنگاله کشید و با سلطان محمود والی بنگاله مصاف داد و ظفر یافت و گوشت گرفت سلطان
محمود در خمی شد و در همایون بادشاه رفت بادشاه از گجرات بازگشته بود و به بلا و شرق آورد و قلعه چار را محاصره نمود و مقرر آفرید که بشود و متوجه
بنگاله شد شیرخان گوشت داشت از راه چهار کشته به بهار آمد و نامه به راجه کبیر صاحب ریتاس نوشت و قلعه ریتاس بکرو و فریب از راه
بگرفت و آن حکایت در ریتاس مرقوم است زمان و فرزندان و خزانین خود را در قلعه ریتاس بگذشت و جمع سپاه پرداخت همایون بادشاه
مدت در کور سر بر برد و از و جبرجی بند داشت تا آنکه لشکر یافت بجهت عقوبت آب و هوای کور مرخص شدند و اسپان سقط شدند همایون
بادشاه بالشکر بر پریشان متوجه پشته شد و جهانگیر قلعه را با پنج هزار سوار و بنگاله گذشت شیرخان بالشکری آراسته در حد و جنوب راه برو
گرفت چنانچه در احوال همایون بادشاه رفته و کلک بیان خواهد گشت شیرخان ظفر یافت و اکثر لشکر همایون بادشاه در آب غرق شدند
شیرخان این بیت گفت **سپاه همایون بهای دهنه** + **فریدین را تو شاهی دهنه** + **و این واقعه در سده نصد و چهل و شش**
جبرجی اتفاق افتاد پس شیرخان خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را فرید الدین شیر شاه خواند و به بنگاله رفت و جهانگیر قلعه را با
همراهیانش بکشت و سال و دیگر با پنجاه هزار سوار روی با گره نهاد و در روز عا شوره بنیاد و چهل هفت جبرجی در حد و قونوج با همایون
ز سر صعب کرد و ظفر یافت و کارش بزرگ شد و خود خواص خان را که کسب سعی او بخت و محض شده بود و امیر الامرا لقب
نهاد و حشده مالک محروسه را با قطع او داد و در نصد و چهل و نه متوجه بالوه گشت و از او با و در شاه والی بالوه آن مملکت را استخراج نمود

مقاله

بجایگاه نگاره نهاد و اوقاف خان عبد و خان تباری بوساطت ایشان میان برادران مصالحه اتفاق افتاده بود از شخص محمد اسلام شاه ششم
 است و تا اول خان و خواص خان سجد و اگر رسیدند عیسی خان حجاب بفرمان اسلام شاه بروی بر زمین ایشان آورد و تمامه شکر کرد
 و طفرافست عاقل شاه بهریت رفت و آن کارش معلوم شد خواص خان و عیسی خان تباری بیعت کردند اسلام شاه قطب خان را
 بقاقتب ایشان فرستاد خواص خان بگوید که ما و ن بپناه برد اسلام شاه به قلعه چهار شهر خراسان را از آنجا بقلعه گویا فرستاد و متوجه دلی
 و غیره لا مورد کرد خواص خان با اعظم بهایون بهیت خان تباری متوجه شد با شکری عظیم وی با سلام شاه نهاد و در حد و دبیاده ملاشت
 فزاینده اتفاق افتاد خواص خان بیگانه گرخت و تباریان بعد از نرم بهریت رفتند اسلام شاه تا فاعه بهناس برآمد و خواص او شن
 شد و آنرا به جانب تباریان فرستاد و بگوید ایار باز گشت شجاع خان حکم بالوه در سنده نصد و پنجاه و چهار سحری سجد است بدو ستم
 بهایش داده گرخت و اعظم بهایون بهیت خان تباری و تباریان بکشید و افتادند و شمشیر بآن قصد ایشان کردند و بعد از نرم طفرافست سر
 روسای اطرافه را نزد اسلام شاه فرستاد اسلام شاه از امر به متوهم بود و در گویا ایار سیر و در و آخر عمر با بیلی شتافت سیر را
 کاهران این باب شاه از سیم بهایون بادشاه باو پناه آورد و در دافغانان چون او را نزد سیم شاه برد و در گفتار مقدم را به کابلست چون
 سیر را پیش ترش داشت تسلیم شاه خواست که با سیر را کامران مزاج کند گفت شما سر است ترشید از آنان شما نیز چنین میکنند سیر را
 کامران گفت که ایشان مانند شما مسک از اند سلیم شاه برنجی سیر او هم نمود و بگریخت اسلام شاه شنید که بهایون بکنا رخیلاب آمده و قصد
 شد و در دخی الفو متوجه لا مورد کرد و چون بهایون بکابل مراجعت کرده بود بیلی باز گشت و در آخر سنده نصد و پنجاه و نه سحری تاج خان
 خواص خان را که ابالی هند را در اولیامی شمارد با اشاره اسلام شاه بکشت و قتلش بر اسلام شاه مبارک نماید و در او اکل نصد و نه
 یک سحری در خیل بر قتلش برآمد و آن در گذشت و درین سال سلطان محمود گجراتی و نظام شاه سحری وفات یافتند و اول خسرو
 تارکست و او نالی شجاع و معز و بود و بار غایا سلوک نیکو کرد و بیلیک سیاه را از راه دیشی و دیشی گویا غایت غرور و در دم نرج سحریان گفت
 که ایند و قنای را بر خود چنین غائب نمیدانم نمود با دست من از دلالان و از قضا بای زبان اسلام شاه و او قنای غلامی است که بکمان
 جویس سید محمد پیوری را اندیدی و نمود و آنست خلق را بآن غریب دعوت کردن گرفت و بر طبق فتوای علمای زبان اسلام شاه او را
 تازیانه زدن و نمود و در سوم تازیانه و در سنده نصد و پنجاه و پنج سحری و در حیات سپرد با جمله بعد از اسلام شاه سپهرش فیروز شاه که در راه
 ساله بود و در حیات شست و چون سه روز بگذشت بنابر خان بن نظام خان برادر زدن اسلام شاه خواهر زاده را بکشت و بسلطنت
 شست و خود را سلطان محمد عاقل خواند عوام میبند او را بی گویند و او بیون بقال را که در عهد اسلام در امور دخل
 بهر ساند و بود و بکراجیت لقب نهاده کار مملکت باو گذارشت و لشرب تمام برد است و بیون از غایت عزت بکارهای بزرگ قیام
 نمود و در جنگ آمد و او سوار بی است و پیوسته بر فیل سوار شد با جمله عدلی در خراسان بکشتاد و اند و خنده شیر شاه و سلیم شاه
 و راند که بیانی مکتب ساخت گویند او بیکه باسی طلا ساخته بود و در خانه مردم افکندی هر که آنرا بر گرفته بصد سکه یا فسی و یک بار و او
 افغانان او را اندی خواند یعنی گویند در بدو و قتل احمد خان سوز که بچاپ که شود خواهرش بود مخالفت آغاز نهاد و خود را اسکندر
 شاه خوانا خطبه و سکه بنام خود کرد و همچنین ابراهیم خان سوز در بیانه و شجاع خان در مالوه و محمد خان سوز در ننگاه و عوی سلطنت
 کردند عدلی در گویا ایار بود و در که منوج را از شاه محمد قمری تمیز کنند و با قلعای میر سست خان سحری و هند سندر سیر شاه قمری گفت

مقاله
 تاریخ اسلام از سید محمد
 قاسم
 در سال سیر و در او اکل
 نصد و نه

باین سلطان محمد عاقل
 که در خراسان شست

کار با شجاعت رسیده که اقطاع مارا بشیر نیان بیگ فروش میدهند سرست خان و شتر نیان با او جنگ پیش آمدند کار بخیر پیش رفت
و سرست خان بقتل رسیدند و تاج کرانی توهم نموده راه پیش گرفت و سجد و جبار رفت و بران و بار استیلا یافت و عدلی
قصد تاج خان کرد و با تاج خان رزم کرد و ظفر یافت و قاضی خاثر شمین ساخت و عزم انتقال ابراهیم خان سور کرد و ابراهیم خان
نامه باو نوشت که اگر حسین خان و بهار خان سوزالی بیاید با ایشان بجایست آیم عدلی ایشان را فرستاد ایشان به ابراهیم خان
یا رسیدند عدلی را طاعت رزم نهاد و بجبار بازگشت ابراهیم خان خود را سلطان ابراهیم خواند و در اگر در تحت شست سکندر سور
عرف احمد خان حکم پنجاب با اتفاق بیت خان و تاجار خان و نصیب خان با دو هزار سوار و ابراهیم خان با هفتاد هزار و دست
اسیر که اکثر ایشان خمیه محمل داشتند عزم رزم کردند و سکندر را از آندون پشیمان شده و التماس بکرد که پنجاب باو گذارند تا باز گردد و ابراهیم
از غایت غرور و فساد و در سه باو آورد و در حمله اول سپاه پنجاب را شکست و لشکرش بمنارست شاول شد و سکندر از کمین پرت
آمد و بر قلب تاخت و ظفر یافت و ابراهیم بسپهیل گریخت سکندر برقتل شد و از آب سسند تا گنگ ضبط کرد و شنید که همایون باو شاه
متوجه هند است لاجرم به پنجاب مراجعت نمود ابراهیم از سپهیل بجای ای آمد عدلی همیون را از جبار دفع او فرستاد همیون ظفر یافت ابراهیم
بگریخت و نزد پدر خود غاز خان پیرینه رفت همیون بمحاصره اش پرداخت و چون سه ماه بگذشت شنید که محمد خان سور صاحب بنگاله خود
را جلال الدین محمد شاه خواند و قصد جبار دارد و لاجرم باو گشت و ابراهیم او را تعاقب کرد و رسید باو رسید همیون بازگشت و رزم
کرد و ظفر یافت ابراهیم منظم گردان باز گشت تا آنکه در هند و غنای پنج بگری ساهمان کرانی بر او رسید مستولی شد و او را بعد و
پیمان خواند و بقتل رسانید باجمعه همیون در جبار بعدلی پیوست و با محمد شاه سور مصاف داد و ظفر یافت محمد شاه بقتل رسید کار همیون
بزرگ شد سکندر سور که بر پنجاب و اگر استیلا داشت بنی غنیمت کرد و افغانان را جمع آورد و گفت من یک ارشما امر بهلول لودی مارا
بلند آواز و کرد اکنون همایون باو شاه قصد بند دارد اگر مرا قایل سلطنت دانید اطاعت کنید و اتفاق از میان بگریزید و اگر من شایسته
این کار هستم یکی را باو شاه خوانید تا اطاعت کنم افغانان گفتند تو این غم شیر شاه و شاهزاده مالی پس مسخف در میان آوردند و سوگند
یاد کردند که مخالفت او نکنند و چون روز سه چند بگذشت همان طایفه بجهت القاب و اقطاع اتفاق آغاز نهادند همایون باو شاه
به پنجاب رسیده تا سرسب ضبط کرد و سکندر تا آنکه اتفاق امر را سپید است باشتاد هزار سوار متوجه لاهور شد و در جبار رسید باشتاد هزار
محمد اکبر ابن همایون باو شاه و سیرام خان خانانان مصاف داد و پیرویت رفت و بکوستان سوادک گریخت شاهزاده و تعاقب پرداخت
سکندر گریزان به بنگاله افتاد و بعد از وفات بهادر شاه بن محمد شاه سور براند بار استیلا یافت و بعد از آنکه زمانی در گذشت و بعد
از تاج خان گریزان و برادرش سلیمان در بنگاله سلطنت رسیدند و ذکر ایشان در اخبار بنوک بنگاله مرقوم است باجمعه از انضمام
سکندر شاه همایون باو شاه بعدلی رسید و در میان ایام در گذشت عدلی در چهار ابن اخبار شنید همیون باو پنجاه هزار سوار
پانصد تیل به بخیر دلی فرستاد همیون بعد و دلی رسید و باری بیگ خان که از اکابر امرای اکبر باو شاه بود رزم کرد و شکست خورد و بقتل
رسید و ابن واقع روز جمعه دوم محرم سسند به هند و شصت و چهار بگری اتفاق افتاد و بعد از همیون کار عدلی ضعیف شد و خضر خان
بن محمد خان سور که بعد از پدر در بنگاله سلطنت رسیده بود و خود را بهادر شاه بخواند با تمام پدر روی بعدلی آورد و عدلی در او ایل
تصدیق و شصت و چهار بگری باو رزم کرد و بقتل رسید و دولت الطایفه سیری گشت و بعد از و بقایای افغانه در بنگاله

مرد دولت رسیدند و همه ایشان را رفته رفته اکبر بادشاه بر انداخت اختیار سلاطین کور کاغذی نخست که یک از ان سلسله بر ملا نهاد
استیلا یافت و در آن دیار تنگنا و ساخت قمر و پس مکانی محراب بادشاه غازی بوده و او این عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید میرزا ابن
سلطان محمد میرزا ابن میرزا امیران شاه ابن صاحبقران تیمور گورکان آو بادشاه شجاع و کریم و باسروت بوده و در بقیه حنفی و سنی و شیعه
از راه مبارک داشته و بیایسی و ترکی شعر میگفت و بهر مقام نمودی و چون بر خصم ظفر یافتی بر بختی و دی تا آنکه شجره به و مقاتله گذرانند
عیش و عشرت از دست نهادی و در مرغزار کابل جوفی از سنگ ترشیده بود و در کنار آن این بیت نوشته است نوروز و قوس از
نهی و کربا خوش است به باری به عیش کوش که عالم دو بار نیست به و آنرا بر از شراب کردی و باند با بخوردی و در روز پای جمعه روزه
داشتی گویند با سوره پاشنه و آب به سبزه رنگ کرده با و دیدی و گاه بودی که دو مرد در بر گرفت و از کنگره بکنج و جستی طناب پنهان میشد و سنان
او پدید آور و در وی قلعه طناب و طناب چنگل گز بهر گز می نشست مادر بار شاه در خیر نفیس خان بادشاه و خلستان بود و ولادت با بر در
سنة شصت و هشتاد و هشت هجری باند جان اتفاق افتاده شاعری گوید بهر بیت اندر شش محرم از او آن شده مکرم به تاریخ مولدش
هم آمد شش محرم به پدرش میرزا شمس صاحب فرغانه بود و در شصت و نود و نه هجری در گذشت میرزا با بر جای نشین پدر گشت
اگر مفضل احوالیکه در ملک موروثی بر سر او گذشت بهر دایم این مختصر محل آن نشود و تباران آنچه در مالک آثار و آثار مخالفان رسیده
مبزی از ان بقلم آمده عثمان بشیر قلم را بصوب قضا یا که در تخریب و ستان و اقصیه معطوف می ساز و پوشیده نماید که با بر بادشاه و
با عیش سلطان احمد صاحب سمرقند و خانش سلطان محمد بادشاه و خلستان و با میرزا ابوسعید و اندر او خود و جهانگیر میرزا
و سنگی خان از بیک از الوش خوبی خان بر سمرقند و فرغانه و آجی و او ش و دیگر اعمار مکرر محاربه و مصالحه روی داده و گاهی بهر بیت و
گاهی نصرت دست میداد و وقتی چنان شد که سپاه او متفرق شدند زیاده از دو بیست و پنجاه کس با او ماندند تا آنجا که قایل به
سمرقند شد و خود را بشهر افگند باقی سمرقند را او پیوستند و از ان بکان هر که ایافتند بکشتند و جهان و فامیرا که از قبل سنگی خان و سمرقند بود
منزله بگریخت و سنگی خان بهر دست و در شصت و هشت هجری مرتبه دوم سنگی خان از بخارا به سمرقند شتافت تا بر بادشاه با اتفاق سلطان محمود
خان و الی خلستان و میرزا جهانگیر صاحب اند جان که آن زمان به مصالحه و اتحاد رسید اشتند و بعد او آمده و نذر زمی معصب کرد و بشهر سمرقند
پناه برد و سنگی خان به جاسر در دخت و چون چهار ماه بگذشت و شهر تحت اقتاد و از سنگ و گز به نشان نماید با بر بادشاه و در اوایل سده
نهم و هفت هجری همیشه از شهر بر آمد و پیاسگند رفت سنگی خان از سمرقند روی یا بنی نهاد سلطان محمود و خان با اتفاق برادر خود سلطان
احمد خان بر با بر بادشاه با او زرمی معصب کردند برادرش سلطان احمد خان گرفتار گشت سنگی خان پیاسگند گرفت و احمد خان برادر با کرد
و با بر بادشاه از سمرقند بر و پس از ان به خلستان رفت و چندی با سلطان محمود و میرزا اسکندر بکصار ازمان و نذر شتافت بهر محمد
باقر اولی آنجا بخت آمد با بر بادشاه و غریمت کابل کرد تا از شهر و ثمنان امین ماند پس در نصد و ده هجری بعد و سمرقند در رسید
و الی آنجا شمر و شاه با هشت هزار سوار بخت آمد با بر بادشاه لشکریان او را بفریفت با خود و یا ساخت شمر و شاه آگاه شد و بگریخت
با بر سوجه کابل شد محمد متیم ابن امیر ذوالنون بیگ ارغون که کابل را از میرزا عبدالرزاق بن میرزا الف بیگ بن میرزا ابوسعید سلطان
انتراع نموده بود و دختر میرزا الف بیگ را خواسته در شهر محصن گشت و بالاخر امان خواست و قلعه بسیر و با بر بادشاه در کابل
بسلطنت نشست و برادر خود میرزا جهانگیر را غزنین داد و برادر دیگر میرزا ناصر را به خشان فرستاد و در نصد و سیزده هجری

این چنانست که در
حقیقت است و در
حقیقت است و در

بابا شکر بلور دست بابر علادالدین را بازرگروند و دولتیان و غازیخان با سرک لاهور نوشتند که علادالدین شاه را در دست اورانزو
 با سرک سید تاور و بی برکت نشاندند تا سرسبز شهابا سلم دارم ایشان علادالدین را بفرستادند علادالدین با اتفاق و دولتیان با سلطان
 ابراهیم لودی زرم کرد و وظیفه یافت و منظم بلور بازگشت و غازیخان بکمال نور رفت و از دست محمد علی بیگ چنگ چنگ گماشته
 بابر استخراج نمود و بابر ازین واقعات آگاهی یافته و غرضه صفر سه نهصد و سی و دو و هجری بانه هزار سوار و سه هشتاد و شان نهاد
 در سیالکوٹ علادالدین بخدمت رسید و دولتیان و غازیخان و علیخان که در کیند آب را وی اجماع داشتند متفرق شدند و غازیخان
 سلطان ابراهیم رفت و دولتیان بخدمت بابر آمدند و شاه او را رعایت فرمود و نزدیک خود نشاند و او را در خان خانانان که در حسن
 برادرش غازیخان بود بحیثیت بکر بنیت و بخدمت بابر آمد و نوازش یافت و در میان ایام دولتیان در گذشت سلطان ابراهیم بابر
 هزار سوار و هزار فیل از وی به پنجاب نهاد و او را در خان و حاکم خان را با نسبت و هفت هزار سوار و در مقدمه روان کرد و بابر با شاه
 حسین میور سلطان را و سلطان حسین بر لاس و دیگران را بدفع ایشان فرستاد و بعد از مقابله حاکم خان بقتل رسید و دیگران بفرست
 رفتند سلطان ابراهیم متوجه پانی پت شد و بابر با شاه با دوازده هزار سوار و سه هزار پیاده روی با و آورده و در روضه هفتم حصار پانی پت
 بگذشت و صف قتال بسیار است و نیمه شب آهرا و همایون سیر از او حاکم کلان و غیره و پیر میر احمد سلطان و دیگران سپرد و خند
 گو کلتاش و محمد علی چنگ و امثال آن بر مقدمه گماشت پس مقابلت بکلیم افتاد و نیمه شب بابر با شاه از عقب مخالفان برآمدند
 و ظفر یافتند سلطان ابراهیم بکشتش هزار افغان و در کیمو ضلع بقتل رسید تاریخ فتح آن واقعه این است قطعه تاریخ کشت در
 پانی پت ابراهیم را بده شاه بابر خسرو عالی نسب بدخواستم تاریخ بخش عقل گفت صبح بود و جمعه و هفتم رجب با بچه بابر با شاه
 همایون را با گره فرستاد و در دوازدهم رجب بدلی رسید و خطبه و سکه بنام خود خواند و متوجه آگره شد و او را در خان کرانی و قیر و خان
 با مادر ابراهیم و خانچه اگر متحصن شدند و بعد از پنج روز امان خواستند و شهر سپردند و در واقعات بابر می سطور است که سکه تن از اسلام
 بهندوستان درآمدند و استیلا یافتند اول محمود و غزنوی و دوم شهاب الدین غوری سوم سن و کار مرا با ایشان شهاب بنیت چه
 محمود و زیاده از صد و هشت هزار سوار داشت و خوارزم و خراسان او را بود و در هند ملوک الطوائف بودند و سلطان شهاب الدین حصار
 غزنین و برادرش با شاه خراسان بود و با صد هزار سوار بکند و بخر ساخت و سن اول بار که بکند آمد و دو هزار سوار و ششم و نوبت آخر
 دوازده هزار سوار و خبر کابل و بدخشان و قندهار را بکند آن نسبت و شمنان مضبوط بودند و شان از بصره تا بهار و تصرف ابراهیم
 لودی بود و با صد هزار سوار و هزار فیل بزم آمد و این فیروزی در سعی و محبت من نسبت بلکه از عنایت ایزد است با بچه چون بابر با شاه
 در آگره بخر این افغانه دست یافت کچانه در بسته و سه لک و پنجاه هزار روپیه همایون سیر او داد و دو لک روپیه میر احمد سلطان بخشید
 و امر اعلی الاختلاف مرا بستم انعام فرمود و سپهر قدر خراسان و کابل و کاشغر و کابل و تاجک و شرف و شمس و مقدس و دیگر اماکن
 شریفه بهر دوستان و مستحقان بالما می فراوان فرستاد و هر یک از اهل کابل را یک هزار شاهی که فی شاه خرنی یک انتقال فقره باشد
 ارسال داشت و آنچه با و شاهان بهند و رسالها انداخته بودند بسیاری از آن در یک مجلس صرف کرد و با بچه بعد از آن افغانه که در
 بهندوستان بر ایشان بودند مخالفت آغاز نهادند تا ستم ستمی در سبیل و علیخان قمرلی در میوات و محمد ریتون در دهلوی و تاتاریان
 بن سازنگان در گوالیار و حسین لوهالی در یزری و قطب خان در انا و و عالم خان بخر و سلطان عالم در کابل و

تاریخ جهانگشای
 از سید شهاب الدین

حصار فیروزه به برادرش سیرزاکامران که بفرمان پر ایالت قدم داشت باز گذاشت و با او و دیگرش سیرزاکامران که از کابل بخریت آمده بود و جمایون بادشاه اورامیوات و برادرش می سیرزاکامری را بعلی بنوین نمود و جوشی عظیم کرد و کشتی زر بر سرشیدار کشتی زر تا پنج جلوس اوست و در زند و سی و شصت هجری هجری هجری بادشاه لشکر کابل کشید و محاصره نمود و چون شنید که سلطان محمود ابن سلطان سکندر لودی از بهار قصد جوینور کرده است با فتنه از راجه کابل بفرستاد که فتنه جوینور شتافت افغانستان بنزیمیت رفتند و بادشاه کرده و جوینور بدست و سابق سلطان جینید بر لاس مسلم داشت و با گره اگر گشت پس فتنه جوینور شتافت شیرخان اسپر خود قطب خان را بخریت فرستاد و بادشاه باز گشت قطب خان از راه بکر خیت و به پدر خود شیرخان بدست محمد زان سیرزاکامران بادشاه اگر خیت به بهادر شاه بکرانی بنیاد آورده بودند بدان سمت شتافت سلطان بهادر در زند و چهل و چهار هجری سیرزاکامران بادشاه نهاد و منظم به بند و بکر خیت از بهادر تاریخست و شش این فتنه در ضمن سلطان علی گجرات مرقوم است و بهادرین آتند و برادرش سیرزاکامری از خطبه نام جمایون بادشاه بفرستاد و سیرزاکامران بکر خیت و توجه اگر شد جمایون بادشاه در زند و این خبر شنید آن مملکت را با کرد و به اگر اند سیرزاکامری استغفار کرد و بخریت پیوست گجرات و بالود که بدست آمده بود در تصرف سیرزاکامران رفت و در سال نهم و چهل و شصت هجری شاه قلماسه هفتوی بفرستاد متصرف شد و باز از سیرزاکامران بکر خیت و بهادر کلاان بیکه سپرد و خود بلاهور آمد و درین سال سلطان جینید بر لاس فوت کرد و شیرخان افغان در حد و در بهاس استقلال یافت و بهادرین شیرخان افغان و استقلال او در بهاس و بهادرین بادشاه رسید بادشاه بدفع در اوایل نهم و چهل و چهار هجری آمد و قلمه آنرا محاصره ساخت و بهادرین شش ماه استقلال یافت و بهادرین بدفع فتنه سلطان محمد زان و غیره که در حد و اگر فتنه جوینور و خود را و اوایل سینه صدر و چهل و پنج هجری متوجه بنگاله شد و جمایون خان و غیره که فتنه جوینور شیرخان رفتند شیرخان بیکه چهار گشت بخریت بادشاه بکر خیت و آنرا اجنت آباد نام نهاد و بهادرین بدفع فتنه ماه بار نهاد از ناسا گاری بکر بنگاله اکثر اسپان سپاه تلف شدند و بهاس ملک بهادرین بکر خیت و آنرا اجنت آباد نام نهاد و بهادرین بدفع فتنه ماه بار نهاد از ناسا گاری بکر بفرمان بادشاه آنجا بود اسیر کرد و بهاس باز گردید و بهاسمان بفرمان شیرخان بقتل رسید و در زمان این احوال سیرزاکامران شش بنول را که مقتدر بادشاه بود کشت و خطبه بنام خود خواند و قصد بدلی کرد و جمایون چهار گشت فنی بیک را با پنجاه سوار در بنگاله کشت و متوجه اگر شد شیرخان در حد و بهاس سر راه بکر خیت و سینه ماه در برابر شست شیرخان بادشاه صلیح در میان آورد و او را غافل ساخت و ناگاه لودی بر زم نهاد و بادشاه فرصت صرف آرائی نیافت شیرخان غالب آمد و سپاه جمایون بنزیمیت رفت و خود را باب گنگ زد و بسیار از ان غرق شدند و بادشاه بهادرین از ان مملکت نجات یافت و بکنار رسید و ان واقعه در سینه نهم و چهل و شش هجری اتفاق افتاد و پس بادشاه اگر اند سیرزاکامران و سیرزاکامران و سیرزاکامران که باغی شده بودند بخریت آمدند و بادشاه خواست که با اتفاق شیرخان بنزیمیت منفع کند سیرزاکامران ففاق آغاز نهاد و عزم لاهور کرد و بادشاه هر چند در وقت او الحاح نمود هیچ در گذشت شیرخان قصد اگر کرد باز کار سیرزاکامران و حسین سلطان سکندر سلطان اوزبک بفرمان بادشاه بحرب او رفتند و در نهم و چهل و پنجاه هجری شیرخان بقتل رسید شیرخان با پنجاه هزار سوار متوجه قندهار شد و با لکه سوار بقتل رفت از گداز نامان و عجب بکر گنگ نمود و محمد امشان سیرزاکامران شد و بان سینه ماه و سپاه و لشکر کشته شدند و در بنگاله بر شغال در رسید و محال نزل لشکر را بگشت بادشاه در روز شش و سینه صدر و چهل و شصت هجری کوچ کرد و نایبای دیگر

حد فراق الانبار
حد فراق الانبار
حد فراق الانبار

حد فراق الانبار
حد فراق الانبار
حد فراق الانبار

فرود آمد شیخان در رسید و زخمی صعب گرد و سپاه بعل باقی جوی منبر گشت و خود را در آب گنگ افکندند و با و شاه از سبب جدا
 شده در آب افتاد و با و شمس الدین انکه الما طلب بخان اعظم از ان مملکت نجات یافت و با گره رسید و مجال توقف نپذیرد و بلا بود
 شتافت افغانان با و شاه را تعاقب نمودند با و شاه متوجه بکشمه شده و درین اثنا برادرانش تمیز اکامران و تمیز امبدال و تمیز اسکری
 و دیگر تمیزان در کابل و قندهار و بخشان فساد انگیزند و متصرف شدند و همایون بسبب روان رسید و تمیز از شاه حسین حاکم سندهاه با
 سد و ساخت سپاه با و شاه از قاپلق عاجز آمدند با و شاه ناچار بیکر شد از آنجا قصد بیکر کرد و از راجه آنجا بخیالفت و دید متوجه
 ملک راجه بال دیو گشت راجه بال دیو خواست که او را بدست آورد و نزد شیخان برد با و شاه دریافت و بسبب تمام با مرکوث شتافت و
 در آن راه اسب خاصه شتی گرد با و شاه بر شتر سوار شد و در آن محنت بسیار کشید راجه امر کوٹ لوازم خدمتگاری تقدیر میسرانید و آنجا در روز
 یکشنبه پنجشنبه رجب سنه ۸۵۷ و ۵۷۱ هجری شاهراده جلال الدین محمد اکبر متولد شد و سیرام خان که در کجرات بود خبر بدست پیوست باز
 متوجه قندهار شد تمیز اسکری خواست که او را بدست آورد با و شاه دریافت و اردو بجای گذشت و با بسبب و در سوار که سیرام خان
 از ایشان بود متوجه خراسان شد تمیز اسکری اردو را غارت و شاهراده اکبر را با خود و قندهار برد با و شاه چون بحد و سیستان رسید
 احمد شاه ملوک حاکم آنجا با استقبال شتافت و خدمتگاری گرد با و شاه متوجه هرات شد شاهراده سلطان بن شاه طهماسب صفوی با اتالیق
 خود محمد خان شرف الدین او علی لنگو با استقبال آمد و در قعطیم و تکریم با و شاه کوشید تا بختیج سفر بومی ترتیب داد که تا زیان ملاقات شاه طهماسب
 بهیچ چیز حاجت نیفتاد و با و شاه متوجه عراق شد و در راه حکام و اهالی منازل لوازم ضیافت موجب فرمان با و شاه طهماسب تقدیر میسرانید
 چنانچه نقل فرمان در ضمن احوال شاه طهماسب صفوی که بدست خط خاص در باب قعطیم ضیافت همایون با و شاه حکام خویش نوشته
 بنویسند که مرقوم خواهد گشت بالجمله در جمادوی الاول سنه ۸۵۷ و ۵۷۱ هجری قرآن السعدین اتفاق افتاد و شاه طهماسب گفت
 سبب غلبه دشمن ضعیف چه بود با و شاه گفت نفاق برادران شاه طهماسب گفت سلوک برادران همچنین نباید کرد که شما کردید و بدین
 بعد چند روز شاه طهماسب پسر خود شاهراده مراد را که ده ساله بود با و شیخان قاپچار و ده هزار سوار بکند و او تعیین کرد و همایون با و شاه
 بایشان متوجه قندهار شد تمیز اسکری در قلعه تحصن گشت با و شاه و در محرم سنه ۸۵۷ و ۵۷۱ هجری بمحاصره پرداخت و چون
 شش ماه گذشت محمد سلطان نیز او الف خان و دیگران از تمیز اکامران جدا شده و خبر بدست پیوست تمیز اسکری ایمن خواست
 و قلعه بسپرو و چون بقر شد بود که بعد از فتح قندهار را بشاهراده مراد باز گذارند شاهراده و بود و شیخان بقلعه رفتند همایون با و شاه متوجه
 کابل شد و در راه شنید که شاهراده مراد در گذشت با و شاه بقندهار باز گشت ناگاه بقلعه درآمد و بود و شیخان عذر خواست و بمحراق
 فرستاد و قندهار به سیرام خان بسپد و متوجه کابل شد تمیز امبدال و دیگران و بسیاری از امرا که تمیز اکامران بدرگاه آمدند تمیز اکامران
 بکریخت و به بکشمه رفت با و شاه کابل رسید و شاهراده اکبر که چهار ساله بود بدید و در نصد و پنجاه و سه متوجه بخشان شد و با و کار
 ناصر تمیز اکبر پیوسته اتفاق میسر و زید با و شاه او را بکشت تمیز اسلیمان حاکم بخشان بعد از جنگ بکریخت با و شاه بطایفان رسید
 کامران نیز ابکابل رسید و بکرفت و شاهراده اکبر را بموکلان سپرد و با و شاه باز روی بکابل نهاد و شیر افکن بیک نفران تمیز اکامران
 بزم با و شاه رفت و قتل رسید تمیز اکامران و تمیز اسکری در قلعه کابل تحصن شدند و بالاخر تمیز اکامران ببلخ کریخت و با عانت
 سیرام خان دالی بلخ بر مغلان متصرف شد و به تبخیر دیگر بلاد بخشان پرداخت قراجه خان از امرا که همایون بکریخت و تمیز اکامران

پیوست با پادشاه متوجه بخشان شد و میرزا ابوالفتح گشت و بالآخر امان یافت و نصرت مکه حاصل کرد و با میرزا عسکری متوجه جبار شد و دو فرسخ رفته بخبر دست پادشاه بازگشتند و پادشاه ایشان را انبخت و کولاب با قلع میرزا کامران داد و بجای بازگشت و در نصرت و پنجاه و گشتش بزم زمزم میرزا بخان والی پنج شصت میرزا کامران و میرزا عسکری باز مخالفت کردند و پادشاه از بلخ کارنا ساخته بازگشت و روی میرزا کامران آورد و قراچه سلطان بنویره که از کامران گریخته نزد همایون آمده بودند و را بخواند و میرزا کامران روی بزم پادشاه نهاد و چون صفها آراسته شد قراچه بخان و بنویره بگریختند و میرزا کامران پیوستند و همایون در آن محضر که زخمی شد و بیامیان رفت میرزا کامران دیگر بار بر کابل استیلا یافت و میرزا محمدال و میرزا سلیمان در بیامیان بخبر دست پیوستند و پادشاه با اتفاق ایشان متوجه کابل شد و میرزا کامران با اورزمی صعب کرد و بنه نیت رفت و قراچه بخان بقتل رسید و میرزا عسکری اسیر شد و پادشاه نصرت مکه حاصل نمود و در نصرت و در نصرت و نصرت و یک هجری میان شام و مدینه در گذشت این مصرع تاریخست (عسکری بادشاه در بادل) بانچه میرزا کامران چون از سرکه بگریخت سرورش چون قلندران ترسید و بیامیان افغانان برفت پادشاه روی با و آورد و در نصرت و پنجاه و شصت هجری میرزا کامران با اتفاق افغانان بر لشکر همایون پادشاه شهنشاه آورد و کاری ساخته بازگشت و در آن محضر که میرزا محمدال بقتل رسید (شهنشاه) تاریخست میرزا کامران گریزان بلامهور رفت و سلیم خان بن شیرخان پناه آورد و چنانچه در احوال سلیم خان گذارش یافته بانچه سلیم خان بن شیرخان پناه ازمیرزا کامران برنجید و خواست که اورا حبس کند شاه محمد قمرلی از نمای سلیم خان بود خواست که میرزا کامران را آگاهی دهد و روزی شطرنج میان میرزا کامران و مرمره های او در آمده بود و شاه محمد گشت متواتر میگفت نزدیک بود که او مات کند و میرزا کامران گفت که حال شما در میان ما که تنها بدین چنین است میرزا کامران آگاه شد و بگریخت و بولایت لنگر رفت سلطان آدم والی لنگر او را گرفت و نزد همایون پادشاه فرستاد و شاه او را اسیر کشید و بکبر روان کرد و او ششج کرد و در پانزدهم و پنجاه و شصت و چهار هجری بکبر در گذشت این مصرع تاریخست پادشاه کامران بکعبه بگریخت و بعد از کامران کابل و بدخشان و قندهار همایون پادشاه را روانی شد و در نصرت و نصرت و یک هجری میرزا محمد قمر بن همایون پادشاه متولد شد و در آن سال خبر وفات سلیم خان و نوشته های بعضی اهل دیلی میا پادشاه رسید پادشاه با پانزده هزار سوار روسه بپند نهاد و میرزا حکیم و نعم خان را در کابل گذشت و در نصرت و نصرت و دو هجری پیشاور رسید و پنج سیرام خان از قندهار بگریخت پیوست پادشاه از نیلاب بگریخت سپاه افغانه بپنجاب بگریختند سیرام خان بطریق متغایا بپرسید رسید پادشاه شاه ابوالمعالی سید بربندی را که فرزند سید احمد با اتفاق علی قلیخان زبان بدفع افغانه بدیالپور فرستاد و خان زمان بر مخالفان ظفر یافت تا تارخان و بنیت خان بفرمان سلطان سکندر سوار باسی هزار سوار روی بزم سیرام خان آوردند سیرام خان مقابل عظیم کرد و بنه زم بکوهستان سوادک گریخت از تاریخ و شمشیر همایون طلبید و در لفظ شمشیر همایون تاریخ این واقعه از تاریخ طبع سیرام خان است پس پادشاه بدیلی آمد و بعد از پانزده سال خطبه در آن شهر بنام خود خواند و بیرونی بیک خان را حکومت دیلی و خان زمان را ایالت سمنهسل و سکندر خان از بیک را ایالت اگره داد و پادشاه از ده اکبر و سیرام خان را بدفع سکندر بکوهستان سوادک فرستاد و در ششم ربیع الاول سنه صد و شصت و شصت هجری از بام کتا بخانه افتاد و بعد از سه روز بگذشت از همایون پادشاه از بام افتاد تاریخ وفات او است یکم یک عدد و شش پنجاه سال بود بعد از و خلف ارشدش عرش آشنایی ابوالظفر جلال الدین محمد اکبر پادشاه غازی در کلا نور با اتفاق سیرام خان خانشان و سایر اعیان در ربیع الثانی آن سال بخت شصت (نصرت اکبر) تاریخ است و او از سلاطین اساطین روزگار بود و شجاع و

و پنج هجری پادشاه
در بادل

و پنج هجری پادشاه
در بادل

و پنج هجری پادشاه
در بادل

و پنج هجری پادشاه
در بادل

و پنج هجری پادشاه
در بادل

بیجا نگردد و همچنان پس شتافت و بر بانپور بگریخت و قلعہ عام کرد و باز بہادر صاحب مالوہ و میران بہارک شاہ فاروقی و خانہ دہلی و قلعہ لہنجان
 والی برابر با اتفاق یکدیگر بروی بہریر محمد خان آوندند و پیر محمد خان بعد از رزم منہزم گشت بقلعہ لہنجان فاروقی اور اتعاقب کرد و پیر محمد خان
 بہنگام عبور زبدرہ غرق شد باز بہادر باز بہر مالوہ مستولی شد و بادشاہ عبد اللہ خان اوزبک حاکم کالی را برا و تعین نمود و باز بہادر بگریخت
 عبد اللہ خان در بند و بجا گشت شصت و درین سال ایلچی شاہ طہا سپہ بدر گاہ آمد و تعزیت بہایون بادشاہ و تمنیت مجلس رسانید
 و در بند و ہفتاد و یک ہجری فتوح غلام عدلی قلعہ چنار پیشکش کرد و پادشاہ متوجہ مالوہ شد عبد اللہ خان اوزبک حاکم مالوہ متوجہ کجرات
 بگریخت و بادشاہ از بہارک شاہ خانہ دہلی و دختر گرفت و مالوہ بقرابہادر خان داد و با گاہ باز گشت و ہفتاد و پنج ہجری قلعہ اگرہ بنام داد
 درین سال خائز مان و برادرش بہادر خان حکام جوہر و آسکنہ رخاں و ابراہیم خان اوزبک والی لکھنؤ بنی شدہ با فوج بادشاہ رزم کردند
 و در بند و ہفتاد و سہ ہجری شہم خان خاں خاں از بی مخالفان بفتح لکھنؤ رسید و رخاں اوزبک از لکھنؤ بگریخت و جوہر و زرخاں
 رفت خائز مان از آب گنگ بگریخت و ولایت بہار و آند بادشاہ جوہر رسید و بفتح خائز مان خاں خاں را فرستاد و خاں زمان
 بہادر خان و آسکنہ رخاں را با گاہ فرستاد تا آنجا نشتہ انگیزند و بادشاہ بسیاری از امرار السراہ بہادر خان فرستاد و قیس در حدود لکھنؤ میان فرقی
 رزم صعب اتفاق افتاد و بہادر خان ظفر یافت و در خلال این احوال خائز مان مادر خود را زبدرہ بادشاہ فرستاد و صلح خواست بادشاہ
 بشفاعت خاں خاں اگر گناہ خائز مان در گذشت و جوہر بدستور با داد و متوجہ قلعہ چنار شد خاں زمان بخائز پور آمد و بر خاں لغتہ ضرر
 نمود و بادشاہ خاں خاں را اسباب ساخت و روی بخائز مان آورد و اشرف خان میر ششی را جوہر فرستاد تا مادر خائز مان را حبس کند
 بہادر خان خبر یافت ناگاہ شبی جوہر آمد و زویا نہا بر قلعہ تہا و در آمد و مادر خود را از قلعہ بر آورد و اشرف خان را بگریخت و حبس نمود
 بہنارس در شد بادشاہ جوہر مراجعت نمود و خائز مان دیگر بار معذرت کرد و پادشاہ جوہر با و گذشت و با گاہ مراجعت نمود و درین سال
 میرزا سلیمان حاکم بدخشان در کابل آمد و تہا و لکھت و تہا است کہ لاہور بگیرد و در سنہ ہفتاد و چہار ہجری بادشاہ سرعت تمام متوجہ
 لاہور شد و بہر بند رسید و آن قلعہ فرو گشت و درین سال خائز مان و بہادر خان و آسکنہ رخاں اوزبک و دیگر امرایا غی شدند و بادشاہ
 از لاہور با گاہ آمد و روی جوہر تہا و خائز مان کہ میرزا یوسف خان را در قلعہ شیر گدہ قنوج محاصرہ داشت جوہر باز گشت و برادرش بہادر خان
 کہ بمحون فاق سال را در قلعہ ناگپور محاصرہ کردہ بود برادر خود پوسست پادشاہ متصل بہر بی از آب گنگ بگریخت و ایلخان کرد و ناگاہ با و
 خائز مان رسید و در غرہ و تہا آن سال زرمے صعب کرد و بہادر خان متقابلاً تہا و بادشاہ کہ بر فیصل بود و فرو آمد و بہر اسپ شصت بہادر خان
 بچپ در است و ساخت و مروی اندخت تا آنکہ اسپش از پای درآمد و پیادہ ماند فیلان بادشاہی روی بخائز مان آورد و بہادر خان اسپش
 بقتل رسید و خائز مان در پای پیل ہلاک شد و بادشاہ جوہر شتافت و خان قلی بیگ اوزبک و غیرہ روسای اوزبکان و تہر شاہ خیشی
 و دیگران از تمہیان سپاہ خائز مان بودند و تہا پامی پیلان ہلاک کرد و آسکنہ رخاں اوزبک کہ در اوہ بود و جوہر کسور گریخت و پادشاہ چاکوست
 جوہر و پیر محمد خان خاں خاں داد و در بند و ہفتاد و پنج ہجری بگاہ باز گشت و روی برانامہ دی سنگ نہا و چون بجا کرون رسید و میرزا
 امان از احتضار میرزا عمر شہخ ابن صاحبقران تیمور گورکان زرمے کہ بادشاہ بفتح خائز مان مشغول بود و بر بند و استیلا در شتافتہ مجال
 اقامت دران دیار ندیدند و بگریخت شتافتند و دران مملکت پہنچ برادران مشہور اند و در ضمن کجرات احوال ایشان مرقوم است با تہا
 بعد از تہا بہرستان بہرستان حکومت مالوہ بہناب الدین محمد خان نیشاپوری توفیق نمود و روی بدیار رانانہا و قلعہ چہور را محاصرہ نمود

تقدیم سوم
 قمر اکبر گرفت و خلیل که از ارکان دولت رانای بود و عیال و اطفال خود را بکشت و اموال را بسوخت و باو در هر وقت که فاش کرد
 تا آنکه بقتل رسید پادشاه حکومت چتر باغستان داد و با گره بازگشت و همیزایان از کجرات آمدند قلعه اوجین را محاصره کردند و کار
 ساخته کجرات بازگشتند و در زند و بنهار و شش جبری پادشاه متوجه قلعه نشیمن شد و محاصره کرد و چهار خان غلام سلیم شاه بن شاه
 متجسس شد و بالاخر با مان بیرون آمد و قلعه تسلیم نمود و پادشاه بزیارت خواجه معین الدین چشتی با جمعی رفت و با گره مر حبت نمود و بدین
 شیخ سلیم بیکری رفت و آنجا سجده عالی طرح انداخت و در وقت نیم صبح الاول سنه ۸۵۵ هجری قمری در منزل شیخ سلیم شاه بن شاه
 متولد شد پادشاه بسبب ندری که کرده بود و زیاده زیارت خواجه معین الدین چشتی با جمعی رفت و بدین شتافت و در آن آوان راجه
 رام چند که بعد از فوت سلیم شاه بن شیر شاه در قلعه کالج استیلا یافته بود آن قلعه را پیشکش نمود و در نوم مجرم سنه ۸۵۵ هجری
 در منزل شیخ سلیم شاه بن شاه و دیگر موسوم مجرم را در عرف بهاری متولد شد درین سال دیگر بار پادشاه با جمعی رفت و کلبیان مل راجه
 بیکانیر بخت پیوست پادشاه دختر او را بخو است و پیشتر از آنکه رادر ملازمت گذشت پس با جوین رفت و بلا محوشت روز
 صفر سنه ۸۵۵ هجری قمری با جمعی بازگشت و در آن سال پادشاه موضع سیکری را شهر می ساخت و چون در آن آوان کجرات
 مستقر شدند و بفتح پور نام کرد و در سنه ۸۵۵ هجری قمری متوجه کجرات گشت و چون بدین کجرات رسید شیخان فولادی که اعتبار
 کجراتی را در احمد آباد محاصره کرده بود و گرفت پادشاه حکومت بکن را بسید احمد خان بار به داد و چون بدین متری احمد آباد رسید سلطان
 کجراتی و دیگر امرایان کجرات بخت پیوستند پادشاه بیکانیر گجرات دست یافت و چون میرزایان بر بروج در و ده و سورت استیلا
 داشتند روی بایشان آورد و اجبار الملک امیر کجراتی از لشکر ظفر اثر بکجرات لاجرم بر دیگر امرا کجرات اعتبار نماند و محبوس گشتند
 ابراهیم حسین میرزا خواسته که از شهرت کردی و روی پادشاه بگذرد و بدین باب رود پادشاه با یلغار متوجه او شد ابراهیم حسین میرزا با هزار
 سوار که ملازم بودند مقابلت سلیم کرد و در بخت رفت پادشاه در شتر قلعه سورت در حرکت آمد کالج بیکانیر کجرات که در جلاله ابراهیم حسین
 میرزا بود قلعه را بمردم جنگی سپرد و سپهر و ظفر حسین میرزا را بکجرات و متوجه و کن شد پادشاه سورت رسید و محاصره کرد میرزایان با ابراهیم حسین میرزا
 و غیره متوجه پنجاب شدند تا در آن دیار قندهار انگیزند و محمد حسین میرزا و غیره میرزایان با اتفاق فولادی روی بدین آوردند و سید احمد خان
 بار به را در قلعه آن محاصره کردند و خان اعظم از احمد آباد متوجه ایشان شد و در شتر بیکری بدین رزست صعب اتفاق افتاد میرزایان همینه و سید احمد
 اعظم را شکستند و سواران را بکشتند و بخت پر و خنده خان اعظم و شاه بدین خان که در قلع بود در فرصت یافته حمله کردند و ظفر یافتند محمد حسین
 بدین رفت خان اعظم ظفر و منصور و سورت بار روی پادشاه پیوست و قلعه سورت با مان مفتوح شد و آتش خان میرنشی در تارنج فتح
 آن قلعه قلع گفته اند از آنجا است (تاریخ فتح شد که عجب قلعه گرفت) و در صفر سنه ۸۵۵ هجری قمری پادشاه با گره آمد و ابراهیم
 حسین میرزا که در سنبل قلع می انگیزت متوجه سید شد تا از آن راه کجرات رود و برادران پیوید و خان جهان حاکم پنجاب باو رسید بعد
 از رزم سو حسین میرزا اسیر شد و ابراهیم حسین میرزا منظم بکلتان رفت و بر دست والی آنجا بقتل رسید سرش را با گره آوردند و از قلعه
 آویختند و سو حسین میرزا ابوالیار محبوس بود تا در گذشت و درین سال پادشاه کب را راجه میر خطاب داد و درین سال محمد حسین
 و اختیار الملک کجراتی در کجرات فساد کرد و خان اعظم را در احمد آباد محاصره کردند و پادشاه و هزار سوار از پیش بفرستاد و با سه صد سوار
 که اکثر امرا و اعیان بودند شتر سوار متوجه کجرات شد و چون نزدیک کجرات رسید عبدالرحیم میرزا خان بن سیرام خان و سبقت خان

خان اعظم از راه گندمانه داخل برار شد و آن جماعت را غارت کرد و جمیع نفی نظیری و غیره امرای دکن باز راجه علیجان خان را سی روی
 باد آورد و در آن خان اعظم از راهی که رفته بود مراجعت مقصد و دید متوجه سلطان بن محمد یار باز گشت و در راه و بسیاری از اردو و ش غارت رفت
 خان اعظم با احمد آباد نزد خانانان شد و باز در بار آمد و درین سال شاهی میرزا از غلبه سپاه عبداللہ خان اوزبک بدخشان بگذشت و
 بدر گاه پناه آورد و در پیرین سال میرزا محمد کیم میرزا کجابل در گذشت راجه مان سنگه بایالت کابل رسید و تپه خود را آنجا گذاشت و فرزندانش
 محمد کیم میرزا ملا پور آورد و پادشاه متوجه کابل شد و میرزا شاهی میرزا و غیره را به کشمیر فرستاد و با آنکه در سنه ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ هجری بر دست
 قاسم خان میر کشمیر مفتوح شد و درین سال ابلیج عبداللہ خان اوزبک را که در لاهور آمده بود و خدمت انصرفت داد و حکیم مہم و سیاحان
 ساکن بهائی را با دروان کرد و در پیرین سال میرزا شاهی میرزا رفت و دیگر از و یک هجری خان اعظم بر کمار زیندار که سلف کجراست
 عرف بنو با پناه برده بود و رفت و مظفر ابدست آورد و متوجه کجرات شد و مظفر در راه خود را با ستر و کشت و آیین قضا یا در احمد آباد کجرات مرقوم است
 و درین سال شاهزاده مراد را کجرات فرستاد و حکومت آنجا داد و در پیرین سال و دو هجری خانانان به کشمیر دکن با سوار شد و در سنه ۱۰۰۱ هجری
 مراد و خانانان از راه کجلا به دکن در آمدند و احمد نگر را محاصره کردند و میرزا شاهی حاکم خاندیس بایشان پیوستند
 و در یک هزار و چهار هجری چاند بی بی بنت نظام شاه که در قلعه احمد نگر بود بر قلعہ بروی افغانند و امانی قلعه ابر جنگ تحریص نمود و انبیا و
 احمد نگر مرقوم است با حمله سنبیل خان امیر الامراء عاود شاه با هفتاد هزار کجری با پنجانب آورد و شاهزاده مراد و خانانان به برار شتافتند
 شاهزاده انبیا شاه پور بناناد و اقامت گزید سنبیل خان متوجه برار شتافت و شاهزاده مراد با ستمو اب خانانان و شاه پور بماند و خانانان
 راجه علیجان با شست هزار سوار متوجه سنبیل شدند و از زبان گنگا گشتند و در پیرین سال و پنج هجری رزمی معصب کردند و فوج خانانان بهر محبت خود
 و خانانان شب با سید قاسم بار به و جمعی قلیل در آن معرکه پایتاد و تا صبح سه هزار سوار بر او جمع شدند و روی بمخالفان نهاد و سنبیل را
 بایشان آورد و مقابلہ عظیم نمود و سنبیل چند زخم خورد و از اسب در افتاد و پادشاه او را از معرکه بیرون بردند و خانانان مظفر و منصور شاه پور
 مراجعت نمود و در یک هزار و هفت هجری شاهزاده مراد با فراط شرب نمر در شاه پور در گذشت این مصراع تاریخ است را و گلشن قبالت بهائی شاه پور
 او شاهزاده عالی همت بود و در تربیت ملازمان کوشیدی و دیگر سلاح نهستی و گفت سلاح من امر او لشکر یابند با کجلا شاهزاده مراد در دکن فساد
 نمود و پادشاه شاهزاده مراد و انبیا را که حکومت آله آباد داشت بخواند و دختر خانانان را بنکاح او داد و به خانانان بدکن فرستاد و در پیرین
 هشت هجری خود از پی متوجه شد و درین سال شاهزاده سلیم که بموجب فرمان بدفع را نافرین بود حکم پادشاه به آله آباد که جاگیرش بود
 رفت و خود را با پادشاه خواند و شاهزاده و انبیا و خانانان و غیره با احمد نگر رفتند و محاصره پورا خند پادشاه بخاندیس آمد و محاصره قلعه مشغول شد
 و در یک هزار و نه هجری قلعه احمد نگر بحسن اتهام خواجه ابوالحسن و فوائب شاهزاده و انبیا مفتوح گشت همین سال خطخان المعروف به پادشاه
 ابن راجه علیجان والی استریتخص شد با پادشاه محاصره مشغول گشت و بالاخره پادشاه امان خواست و قلعه استریت سپر و پادشاه به برهان پور
 آمد شاهزاده و انبیا و خانانان بخیرت پیوستند و ابراهیم عادل شاه والی بیجا پور پذیرفت پس خاندیس و پیران و دکن بشاهزاده و انبیا
 داد و خاندیس را و اندیس نام نهاد و خانانان را پادشاه آنجا گذاشت و در پیرین سال و پنج هجری با گره رسید و درین سال عثمان افغان لشکر
 فرامهم آورد و قصد اوزبک کرد و راجه مان سنگه والی بنگاله بمقصود بود و گمشکان چاره کردن نمود استند راجه پیران با پادشاه قصد عثمان افغان کرد و با
 مسافت داد و مظفر یافت عثمان نیاز با قاصی بنگاله افتاد و در یک هزار و یازده هجری شیخ ابوالفضل که از دکن بدر گاه میرفت و در حد و پیر شاه

شاهزاده سلیم بیست و پنج ساله بر سکه و دود بلیه قتل رسید با و شاه از شاهزاده سلیم بنجید مرغرم آله آباد کرد و خبر بیماری مادر خود مریم مکناسه
 شنیده مراجعت نمود و چون مریم مکناسی در گذشت شاهزاده سلیم بمقبره قنبریت وای سوم نام دار بگذاشت و بگذاشت بلیه و دود و در اطرافش بگذاشت
 و در هزار و سیصد و هجری شاهزاده انبال به برهان پور در گذشت با و شاه از نشینان خبر فوت شاهزاده و انبال رنجور گشت و در روز چهارم شاهزاده
 سیر و هم جادی الشافی سینه کنیز او چهارده هجری در گذشت بیست و هفت فوت اکبر شاه از قضای آله بگذشت تاریخ فوت اکبر شاه
 مدت ملکش پنجاه سال و چند ماه و عمرش شصت و چهار سال و بعد از شاهزاده سلیم روز پنجمین سوم جادی الشافی بر تخت نشست
 بابو المظفر نورالدین جهانگیر با و شاه ملقب گشت انصاری نامی صریح تاریخ گشت (ریشه سلیم با و ملک از زانی) و او با و شاه مریم و شجاع بوده و در انعام و
 احسان مبالغه میفرمود و بشکارت شری عظیم داشت و در ملوک گویا کانی چون خسرو پرویز است در اکاسره و در پنج آن سال شاهزاده خسرو جهانگیر
 که بعد از فوت اکبر با و شاه او سلطنت داشت متوجه شده از اگر بگریخت و متوجه لاهور شد آهای شهر در با بستن شاهزاده انجمن
 اقامت نیافته متوجه کابل شد و بر کنار آب بر دست محمد قاسم گرفتار گشت او را با همریان بدرگاه جهانگیر آوردند شاهزاده محبوس گردید
 و همریانش بقیوت تمام بقتل رسیدند از انچه حسن بیگ را در پوست گاو کشیدند تا ملک شد و عبد الرحیم خرد او پوست خر گرفتند و با آخر
 نجات دادند و در هزار و پانزده هجری شاهزاده پرویز را با و شاه و سعید ساخت و راجه مان سنگه را از احوال مست بنگاله فرستاد و شاهزاده
 جهاندار شاه را که یکساله بود با تالیقی قطب الدین خان بنگاله فرستاد و متوجه کابل گشت و باز بهادر المظفر طلب جهانگیر غلیخان را پنهان و بهار
 و او و در هزار و شانزده هجری بکابل رفت و چندی انچه بهر بر دو مراجعت فرمود و در هزار و هفتده هجری زبانه بیگ المظفر طلب بهرامت خان
 بدفع رانانافروشد و در هزار و هشتده هجری بهرامت خان بدرگاه آمد و عبد الله خان بجای او تعیین شد و شاهزاده پرویز با تالیقی قنبریتان در راجه مان
 به قنبریتان مامور شد و درین سال با و شاه صلابت خان را از انجمن لقب نهاد و قنبریت خواند و بکن فرستاد و درین سال با و شاه و دختر
 غیاث بیگ طهرانی را که سابق در نکاح شیر افکن خان بود و او را در بنگاله قطب الدین خان انا لقی شاهزاده جهاندار شاه بقتل رسانیدند
 بنخواست و تو جهان بیگم لقب نهاد و غیاث بیگ طهرانی را وزیر ساخت و اعتماد او له خطاب کرد و درین سال چون خان جهان در کن
 کاری ساخت معزول شده بصفه آورد و خان اعظم بجای او نشست و منصوب گشت و در هزار و هشت با و کار علی سلطان بفرمان شاه عباس
 بر سالت آمد و شهنشیت سلطنت گفت و درین سال شاه علی المظفر دیگر از شاه عباس بیاید و التماس کرد که دکن را بدستور بحکام اندازد با و شاه
 با و شاه بفرمود که چون آنملک سخن سازیم بهوجب التماس شاه باز ایشان و هم و در هزار و هشت و دو هجری شاهزاده خورم بهرام ران تعیین شد
 رانامه سنگه ابن راناناب سنگه ابن اودی سنگه ابن راناسا سنگه بعد از محاربات عاجز شده بخدمت پیوست و اطاعت کرد و
 درین سال اسلام خان والی بنگاله آن ملک را صافی ساخت و هزار و هشت و شش با و شاه بمند و رفت ملک و و سایر بزرگان دکن
 باج خراج پذیر گرفت با و شاه با و گشت و در هزار و هشت و نه ملک غنیمت یافت آغاز نهاد شاهزاده خورم بفرمان پدر متوجه دکن شد و سیاه
 ملک غنیمت از قندهار خورم بعد از زمزم بهریت رفت سپاه منصور بکبر که رسید و آن شهر و بار بگذاشت ملک غنیمت از که ده استغفار کرد و بسیار
 از ملک خویش گنجهاستگان خورم باز گذشت و درین سال با و شاه بسیر کشمیر رفت و متو اس انچه موافق طبع افتاد و قنبریتان که هر سال
 و فصل بهار بد آن دیار شتابد و در هزار و سی و دو هجری شاهزاده خسرو که در حبس در گذشت و خورم از تسلط نور جهان بیگم که دختر خود شهریار
 بن جهانگیر داده بود بر ملک و مال استیلا داشت ملول شده با لشکر انبوه از دکن متوجه دلی شد با و شاه با عسکر منیر و

بفرزند نهاد و در حدود دینی بکبر حاجت سپید خورم با عساکر جهانگیری رزم کرد و قتل رسید و خورم چون معلوم نمود که بادشاه نفیس خویش متوجه است خود را از محاربه بدور داشت و متوجه مالوه گشت با و شاه با هم میر شتافت شایسته بود و وزیر از مینه با و پیوست و در شهر اروسی و سه سواران براتانی می مهابت خان رویه مالوه نهاد و طایفه از امیران خورم بیرون پیوستند خورم به برهان پیوست شتافت و متوجه و کن شد و از آن راه غریبیت بنگاله نمود و وزیر بنیاد و کن پرداخته روی به بنگاله نهاد خورم از و کن با و ریس رفت و جهانگیر نگرد و اگر پیوسته بنگاله می ساخت و در دست به پنبه آور و گماشته پرویز مینه بگذاشت و سوار پیوست شتافت و بنگاله آباد رفت خورم از پنبه سوار پیوست و بعد از آنکه از آنجا فرستاد و حاکم آله آباد در قلعه متحصن شد بعد از چهار روز شاهزاده پرویز و همایون خان در رسیدند و بعد از آنکه خان پرویز بنگاله گشت خورم به بنارس شتافت و از آب گنگ بگذشت و بکنار آب یونس اقامت نمود و پرویز و مهابت خان بدیده رسیدند و آقا محمد زمان ملهانی را با طایفه آنجا گذاشت از آب گنگ بگذشت و از آنجا رفتند که از آب یونس عبور نمایند تیرام بیگ الحاکم بنخاندوران بفرمان خورم از آب گنگ روی به آقا محمد ملهانی آورد و به چوبی رفت خاندوران بمقابل شتافت محمد زمان ملهانی رزمی محسوب کرد و خاندوران قتل رسید محمد زمان سوار را بریده و در گاه پرویز فرستاد و آنجا بر نمره کرد و در شتم خان که سابقا در خدمت خورم میبود و گریخته به پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که خورم خور قتل رسید جهانگیر قلیخان بن خان اعظم را گوشتا شتاخت حاضر بود گفت و در احترام خورم توان گفت چه در راه صاحب خود جهان داده و آن بین زیاد چه باشد که اکنون سرش از جبهه با بلندتر است با جمله در محرم سنه هزار و سی و چهار هجری در حدود خیر الوده میان خورم و پرویز بمقابل عظیم افتاد و راجه بهیم سوار اول خورم قتل رسید سپاه پرگنده گشت خورم با التماس امر از سر که بیرون آمد و قبله رهناس شتافت و جمعی را بجا فطنت اندیاد داشت و به پنبه شد و به بنگاله رفت و بدین شتافت شایسته بود پرویز و مهابت خان منظر و منظر به بنگاله شتافتند و مهابت خان خاندوران لقب یافت خورم از و کن قصد برهان بود کرد و او تن در شهر متحصن شد شایسته بود پرویز و مهابت خان از بنگاله بکنار آب زبده رسیدند خورم از شیر برهان پیوست و در گشت و بدین گشت و در ناسک اقامت نمود و پرویز و مهابت خان به برهان پیوستند و در آن آوان نور جهان میگیم که با مهابت خان عداوت داشت مراجع جهانگیر بابشاه را از متغیر ساخت و او را در گاه خواند مهابت خان بالشکری آراسته بهنگامیکه بادشاه بغیرم کابل بکنار چاب رسیده بود و سایر سپاه عبور کرده بود بادشاه با جمعی قلیل در آن طرف آب مانده بود آمده ملازمت بادشاه نمود و امرای حضور که آن طرف آب بودند به خرم رزم او کردند مهابت خان برایشان نظریافت و بر او رملک و مال نظریافت و مستولی گشت و محمد افغان را حبس نمود و در خدمت بادشاه کابل رفت و باز گشت و چون بهمان منزل که قضیه شده بود در رسید و جمعی کشید از لشکر نور جهان میگیم از لا مورد در رسیدند و ناگاه در لشکر گاه بخیریت بادشاه پیوستند مهابت خان متوجه شد و بطرف ملک ران شتافت و در ششم صفر سنه هزار و سی و شش شایسته بود پرویز و برهان پیوست و در گشت و شش سیم و شصت سال بود و او حکم و علو محبت و شجاعت و سلامت نفس انصاف دان و او یک تیر و یکد تیر داشت که در جهان شایسته بود و او را شکوه بن شاه جهان بادشاه بود و کسیرش را احوال معلوم نیست و بعد از آن سال مهابت خان خاندوران محمد علی بن محمد علی شایسته بود خورم شتافت و اطهار را طاعت کرد و در دست و ششم سنه هزار و سی و هفت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه هنگام مراجعت از کشمیر بمنزل جنگی رفتی در گشت و شش و شصت تاریخ وفات او است و هنگام وفات جهانگیر شش شهر یار که و اما نور جهان میگیم بود و در لا مورد اقامت داشت و خود را شاه شاهان خواند و بر تخت نشست نظام الدین بن اصفهان بن اعتماد الدوله که مدار الملک جهانگیر بود و سلطنت را شایسته تر از شاهزاده خورم نمیدانست و در قلع و قمع شهر یار چاره اندیشید و با اتفاق امیران تار سیدن شاه جهان عرف شاهزاده خورم از و کن تمام سلطنت برادرش بن خسرو

تاریخ وفات جهانگیر

بن جهانگیر بادشاه همدان و روی بلاهور کرد و شهریار که از شجاعت بهره داشت تیز را با سحر بن شاهزاده و انبال بن اکبر بادشاه را بر زم او
فرمان داد و با سحر بن را بر زم نه برست رفت نظام الدین صفحان نظریافت و متوجه لاهور گشت شهریار گرفتار شد و محمول و محبوس گردید
و او حسن منظر و لطیف طبع موصوف بوده و یک از انچه بادشاهان را می باید بهره داشت و مغلوب زن خود که دختر نور جهان میگردد و دو باجمعه صفحان
با و او بخش بلاهور رسید و نام سلطنت بر نهاد و حورم یعنی شاه جهان بادشاه از خیمه متوجه گجرات شد و امرای آند بار سجدست پیوستند و ایات
عالیات بصوب آگره در حرکت آمد قاسم خان صاحب آگره باستقبال شتافت و قلعه بسپرد و صفحان چون از رسیدن شاه جهان با گره آگاهی
یافت و او بخش را از تخت بزدان فرستاد و محقریب او را با برادرش شهریار و کمورت و پوشتنگ سپهران شاهزاده و انبال بودای خاشران
روان کرد و ابو مظفر شهاب الدین محمد صاحب قران نامی شاه جهان بادشاه غازی ولادت او در سنده هزار هجری در لاهور از بقیس مکانی
و دختر اجداد وی سنگه بن را و ولد یو واقع شده از ترب خمر و جمیع مناهبی توبه کرده در سنده کینزاروسی و ششست هجری در آگره بر تخت هندوستان
تاریخ جلاوس انهم صرح است (و در شاه ملک سلیمان آمده) نظام الدین صفحان و سایر امرای جهانگیری بدرگاهش پیوستند و توانش
یافتند و در دولت نادر محمد خان والی بلخ و بدخشان که بعد از وفات جهانگیر بادشاه کابل را محاصره کرده بود منفرم بدبار خویش بازگشت و
چو بهار سنگه بن هر سکه دیو بود و بدلیه که از عظمای راجه پوتان بود و بی و زید ممتا تبحان خاشران از راه گوالیار و خاشران بودی حاکم دکن از
جانب برهان پور و حیدر آباد خان غیره جنگ از راه کالی روی با و نهادند و چهار سنگه از کرده استغفار کرد و امیران بدرگاه پیوستند و قسبی نگشت
که خاشران یعنی و زید و از آگره بجانب دکن گریخت و او را ابو الحسن بوجیب فرمان او را تعاقب کرد و خاشران منفرم بیالای گماشت رفت با و شاه
روی بدکن آرد و بر برهان پور رسیده افواج قاهره را با قبا و قمع او فرمان و او خاشران پیلاقت شده در دکن نهاد و از راه پیکان به بالوه
شتافت حیدر آباد خان نهاد و غیره جنگ او را تعاقب کرد و خاشران بلکه بودند و با سپهر چو بهار سنگه زرم کرد و منفرم سجد و کالاف و افتاد
غیره جنگ با و رسید خاشران با طایفه قلیل زرم صعب کرد و بقتل رسید با و شاه حکومت و دکن بخاشران همان همان و او خاشران
روی بدکن آرد و در دکن ازوسی و ده هجری قلعه دولت آباد را محاصره نمود و قمر اقامه بکشد و نظام شاه فتح خان اهل ملک عینر را بدست آورد
بدرگاه فرستاد و بر پانهور رسیده در گذشت و بعد از و سپهرش خاشران بخاشران حکومت دکن رسید و نظام الدین صفحان
خاشران لقب نهاد و در سال هزار و چهل و یک هجری فرنگیان در هوگی قلعه متین استوار کردند و نظام خان ناظم نیگاه آندرا محاصره کرده
نقدما زده و باروت انباشته یورش کرد و فتح نمود و چهار هزار و چهار تن از دگور و ناات فرنگیان با سیری آندند و قریب ده هزار تن از راکا
پرگنات آن نواح که به بند فرنگیان افتاده بودند نجات یافتند و از ابتدا تا آخر این نقصا یا هزار کس از لشکر اسلام کشته شدند و چهار دین
سال محمد علی بیگ ایلچی از سلطان صفوی والی ایران خصمت انصراف یافت و از روز ملازمت تا هنگام خصمت استوایی خلعت خنجر مرصع و
قیل خاصه آما و قیل با حوضه سیمین و دیگر اجناس چهار لکه به دست هزار و پویه نقد انعام یافت و در سنده کینزار و چهل و دو قلعه دولت آباد
بجنگ و صلح بر دست خاشرانان سپه سالار مفتوح گشت و چهار دین سال محبوسان هوگی بندر یعنی دین اسلام قبول کردند و بر خنجر
و تربس با و به پیمای عدم گشتند و در سنده کینزار و چهل و سه هجری بحسن تر و دظفر خان والی تربت اطاعت نمود و رسکه و خطبه بنام بادشاه
مستر کرد و چهار دین سال با شاه مع شاهزاده از ببارت شیخ منیر لاهوری رفت و چون شیخ خبری میگرفت آندرا سجد و دستاری بنظر
ایشان گذرانند و از آنرا قایلی نقد سجد تقسیم نقد کرد و شیخ فرمود که نقیر سخن نمیدانید چه هر که خدا دارد و احتیاج ما سواندار و در سنده هزار و

میانج جلاوس شاه جهان

پهل و چهارم چهری بادشاه بروز روز که تحویل آفتاب به برج حملست بر تخت مرصع که در غنیمت سال بصره یک کمرور و سپه از آنجا به شهاب و کاه
 رویه را بر اجاسر و کاه را بر قور و طلا سوای اجور و تیار شده بود و شصت اول آن تخت سه درع و عرض آن دویست درع و ارتفاع از پایه بنشین گاه
 یک درع و از آنجا تا سقف پنج درع بود و آن تخت را در عهد محمد شاه و در شاه دلی ایران از شاه جهان آباد و ایران بر دو چهارمین سال هجری سکه بنام
 ابن هرکه و یونانی کرد و از دست انواج بادشاهی به سرگردگی اورنگ زیب آورده و شست او بار گردید و با آنکه بقتل رسید و قلعه و قبا بهولی و اورچه و غیر
 سس ساخت و شصت و پنجاهی اموال هجری سکه یک کمرور و سپه بر دو صافیل بار شده و با کبریا رسید و چهارمین سال عاد و نمان و دلی هجری پور از رخص
 قوه کرد و در آخر ایمن بهر گاه بادشاه فرستاد و سکه و خطبه بنام بادشاه کرد و نوشته ماند و نگامیکه شاه جهان در وقت شانزده و پنجاه و راکشته بالشک
 عظیم از بهرمان پور غنیمت ملازمت پذیر خود جهانگیر بادشاه نموده بود و اهل نفاق نوع دیگر خاطر نشان جهانگیر بادشاه کرده بودند و شاه عباس
 دلی ایران که از مدت خواهان قند بار بود و فرصت وقت یافت چه میدان پدر و سپهر مخالفت در یافته غم تسخیر قند بار کرد و عبد العزیز خان که از
 پیش جهانگیر بادشاه ابالت قند بار داشت متضمن شد و شاه عباس مجبوره او پر و اخت عبد العزیز خان از قلمت را دو تو میدی کوک و در هر دو
 سی مطابق سینه صده جابوس جهانگیر بادشاه از قلعه بر آید قلعه را تقویت شاه عباس نمود و شاه او را رخصت هندوستان کرد و قند بار را کج غنای
 سپرده و ایران باز گشت و چون شاه جهان بادشاه تسلط نشست و از همه سو خاطرش جمع گشت و در سنه هزار و چهل و هفت هجری به غم قند بار
 از کبریا و به بنجاب شرافت علیم روان خان بحر است قند بار قیام داشت از شاه عباس طلب اعانت نمود و شاه عباس انجمنی را حبل بر
 و کمانداری او کرده و سیاوشخان را که در شمد بود نوشت که بهانه کوک خود را بقند بار رسانیده علیم روان خان را بقتل رساند و خود از قلعه
 قند بار خبردار باشد علیم روان خان بعد از اطلاع این اراده از شاه جهان بادشاه نمود و شاه جهان بسعید خان صوبه دار کابل حکم فرمود که
 در بدست گرد قلعه قند بار نتوانی گشت و در قند بار سکه و خطبه بنام شاه جهان بادشاه نمود و شاه جهان بسعید خان صوبه دار کابل حکم فرمود که
 با تمام لشکر کابل متوجه قند بار شود و هر گاه قلیچ خان ناظم ملتان از بند و سبت قلعه قند بار فراغت نماید علیم روان خان را با توابع روانه
 حضور کند و در همان سال سعید خان لقلعه قند بار رسیده و میرزا شیخ میر خود را در قلعه گذاشته با سبت هزار سوار و رمه و سیاهوش خان
 نهاد و در یک گروهی از قند بار سیاوشخان رزمی صعب کرد و منبرم گشت سعید خان ظفر یافت شهر دهم و پنجم و سب هزار و چهل و هفت و شصت علیم روان
 خان از قند بار روانه شده و ملازمت شاه جهان بادشاه اختصاص حاصل کرد و سعید خان قلاع اطراف قند بار را استحکام ساخت و مستقل
 گشت متقی نماند که آنچه از حقیقت و امان ایران بطور ریویست همگی لشکر علوفه خوار ایران در آن وقت منتی هزار سوار بوده و محصول ولایت
 ایران دو کمرور و سبت و پنج کمرور و سپه که نیم حصه هندوستان است بوده و با جمله در سنه یک هزار و چهل و شصت شانزده و محمد اورنگ زیب بخت
 تسخیر ولایت بگلانه تعیین شده و چهری زمیندار آنجا ملازمت آمد و قلاع بگلانه تسلیم نمود و بگلانه بشتلم قلاع نه کانه که سال میر و سولایر و غیره قلاع
 متین اندسی و چهار پر گنه و حاصل چهار لکه و هزار و یک قریه طولش صد کرده و عرضش هفتاد و کرده و اندیکه از کینار و چهار صد سال مرز بانی
 آن در سلسله بهر چو زمیندار بود در تصرف بادشاهی در آمد با آنجا شاه جهان بادشاه بنا بر تنبیه اهل و کن و دیار شرقی چهار سال در کبر آباد
 و غیره توقف نمود و شانزدهم ربیع الاول سنه یک هزار و چهل و شصت سعید خان را صوبه دار بنیاد و کله اس را قلعه دار کبر آباد مقرر نموده
 بلاهور شرافت و در لاهور علیم روان خان آمده ملازمت نمود و خلعت چهار تب و اوراق مرصع و تصب شش هزار سی ذوات و دو اسب
 بازمین طلائی مرصع و چهار صافیل و حویلی اعتماد الدوله سرفراز گردید و بعد از آن خلعت خاصه نادری و اوراق مرصع و چهری از اتمش

هندوستان و کشمیر و پنج لک روپیه نقد اختصاص بخشیده و به موجب داری کشمیر مقرر نموده شاهزاده اورنگ زیب را رخصت دولت آباد نمود
 و در شوال آن سال شاه جهان با دوشاه با پنجاه هزار سوار بجانب کابل شتافت و چون خبر آمدن شاه ایران بر قندهار شنیده بود شاهزاده
 محمد دارا شکوه را با فوج و توپخانه رخصت از طرف فرمود و در همین اثنا با دوشاه آب انک عبور کرد و به شهره مقیم و مخیم سرداق گردید و در جمیع احوال
 سینه بکینزار و چیل و نه هجری متوجه لاهور شد و سعید خان را بدستور به داری کابل گذاشت و در هشتم جمادی الثانی آن سال داخل لاهور شد
 و علیمردان خان از کشمیر آید و بلاذرت حاصل نمود با دوشاه حکومت پنجاب نیز با توپخانه و فرمود و حسب التماس علیمردان خان برای آوردن آب نهر
 از دریای راوی شهر لاهور یک لک روپیه محضت شده معماران از موضع راجپور که تا شهر لاهور چیل و نه هجری است شروع کردند
 نمودند بعد از انجام کار چنانچه باید آب بنیاد صد هزار روپیه دیگر حواله فرمود و پنجاه هزار روپیه صرف شد کاری نتوانستند کرد و آنرا با شاره
 ملایک و الملک توفی از پنجگروه راه نهر آور و نهر علیمردان خان را گذاشته بقی و دو گروه نو بریده آب وافر آورد و چهارمین سال شاهزاده
 اورنگ زیب از دولت آباد و بجنوب آمده با نعمات اختصاص یافت و با دوشاه بمنزل اورفت شاهزاده با قسم جوهر و پنجاه فیل با یراق
 فقره پیشکش نمود و ششم شوال آن سال آتش با کبرنگ راج محل افتاد و در اندک فرصت مبعارت شاهزاده محمد شجاع رسید همه جا منت گشت
 و بهشتا و پنج کس از خود محل سوخته شد و از جوهر خانه و غیره کارخانجات سوخته خاکستر گشت با دوشاه فرمان مشتعل بر عطف با دو لک روپیه نقد
 و دو لک روپیه راجپور و قمشه یک لک روپیه از لاهور ارسال نمود و پنجم شوال آن سال با دوشاه از لاهور برای پیر پنچال بکشمیر شتافت
 و علیمردان خان را نظامت کابل داد و شاهزاده اورنگ زیب را بدولت آباد رخصت فرمود و سلطان مراد بخش را بکابل فرستاد و گفت
 که در موضع بیره توقف نماید و هرگاه فرمان رسد روانه کابل شود و پنجم و پنجم آن سال با دوشاه مسواری کشتی داخل کشمیر گردید و پنجم جمادی الثانی
 سینه هزار و پنجاه هجری با دوشاه از کشمیر به لاهور مراجعت نمود و چهارمین سال شیخ سعید الله لاهوری بسفارش موسوی خان صدر کل نظر
 گذشت و پنج طالع و چند سال اورا وزارت رسانید و با دوشاه یک و دو سال بمنزل و نسق فواح لاهور و غیره پروانته شیر و نیم شعبان سینه
 هزار و پنجاه و دو هجری از لاهور متوجه اکبر آباد شدند و چهارم شوال آن سال از فواح پور به مسواری کشتی قلعه و عمارت دلی را که
 بتامیت نرسیده بود تماشا نموده در یازده روز داخل قلعه اکبر آباد شدند و علیمردان خان ناظم کابل از پیشاورد و بجنوب
 امیر الامرا و انعام کرد و در جمادی الثانی اتفاقا و خان با و محضت شد و با دوشاه بخانه اورفت علیمردان خان یک لک روپیه پیشکش نمود
 با دوشاه اورا قبول کرد و اورا بصوب کابل رخصت ساخت و در اکبر آباد عمارت و مقبره ممتاز محل که در ابتدای سال پنجم جلوس شرق
 بر دریای جبن که شمالی آن آب بگذر و طرح افکنده بود و آن در غایت وسعت و زیباییش مع چهارمینا رزین دار که در هر چهار جانب آن
 بر کرسی سنگ مرمر با ارتفاع پنجاه و دو گز تعمیر یافته و غرضی مقبره و مذکور مسجد عالی که در هر چهار گنج چهار برج منمن سه طبقه عمارت کرده
 درین سال باتمام رسیده و حج عمارت مقبره که در دوازده سال باتمام مکرمت خان و میر عبد الکریم باتمام رسید پنجاه لک روپیه
 شده و سی موضع از اکبر آباد که هیچ آن چیل لک روپیه دوم و چهارم و یک لک روپیه تا دو لک روپیه وصول سرا با دو کا کین وقت این رونده
 بوده در سینه بکینزار و پنجاه و سه در سلج جمادی الاول بعد از هفت ساعت و هفت دقیقه از شب گذشته شاهزاده دارا شکوه
 از صید سلطان پرویز ممتاز شکوه بوجود آمد و با دوشاه برای جشن دو لک روپیه انعام فرمود و پیشه نمائند که اختر شناسان هند و روز
 را شصت گزری قرار داده اند و یک نیم گزری پیش از طلوع آفتاب و یک گزری بعد از غروب از برای گزریهای شب کم کرده بر روز

شاه عباس بنیام داد که من اینجا برای خوردن آش و تماشای چرخان مانده بودم و رخصت خواست شاه او را بسیار مدد کرد که لوغت کند هیچ در گرفت آخر الامر شاه ساروخان را با جمعی از سپاه همراه او نمود و گفت که از هرات بیش از نود و نهم خان از سلطنت گزیده برشته برشته است بمشمت شتافت و ساروخان را معاودت نموده رخصت ساخت و خود اطرف مرور دادند و از آنجا بفتح باج آمد جمعی فراسهم آورد و قلمه سینه محاصره نمود و ساروخان متحصن شد ایام محاصره تا سه ماه کشید و در خلال این احوال نذر محمد خان شنید که شاهزاده محمد اوزنگ زیب بالشکر است آری ستم در فوج بلخ رسید نذر محمد خان از پای قلمه سینه و قتل محمد میرش که با پنجه اسوار به تخمین بلخ رفته بود و مشورت سعید قلماق روی است عبد الغنی خان نهاد اوزنگ زیب از کابل متوجه بلخ شد و بموضع فراره رسید به شنید که اوزنگ زیب و المان با انبوه در تنگی دره کر نزد یک پیوسته شاهزاده محمد اوزنگ زیب قبیله قنجان و غیره را با فوجی شایسته بر دره فرستاد و ایشان از دره بگذشتند چون فوج اوزنگ زیب خبردار شدند ایشان را احاطه کردند جنگی عظیم میان آمد اوزنگ زیب غالب آمدند که ناگاه هر اول شاهزاده نمود و ایشان متفرق شدند و در دیگر شاهزاده متوجه پیش شدند اوزنگ زیب و المان فوج فوج از دره ها نمود و در شده هنگامه رزم بر پا کردند حسب الحکم شاهزاده امیر الامرا بر مخالفان تاخت آورد و بر محبت و دوستی بر هیچ انسانی سوار و خان مع فوج بر کنار بلخ نذر محمد خان ملازمست نمود شاهزاده غره جادی الاول آن سال مظهر منصور از بلخ بگروه گذشته منزل نمود و تا مهر سنگه و تمشیر خان را با جمعی بجا فطرت بلخ بگذشت و بعد سه روز از آنجا کوچ نموده و یکروز در موضع تهنات فرود آمد لشکر عظیم از هر طرف هجوم آوردند و ساروخان و امیر الامرا بر مخالفان حمله آوردند و اوزنگ زیب رزمی صاحب کرده روی بگریز نهادند فوج شاهزاده بالشکر گاه تعاقب نمودند و پیوسته دو آب تعلق محمد و غیره غارت نموده باز گشتند و سعید خان ظفر جنگ که محافظت جانب چپ بعبداه بود و آب سبب بیماری صادق بیگ بخشی را تعیین نموده و گفته که شهاب در بزرگه محمودان را بگذاردند که از آب بگذرد و مردم صادق بیگ از بی تدبیر ترودکنان پیشتر رفتند مخالفان از کمین بر آمده همه را بقتل رسانیدند سعید خان خان را و خان و لطف الله خان پس از خوردن یکبار صادق بیگ فرستاد و اوزنگ زیب قنانی فاش کرد و سپهران سعید خان بقتل رسیدند و سعید خان نیز بقتل رسید شاهزاده با جمعی از خبر جلدی از آنجا رسید و بعد از ترودات بسیار اوزنگ زیب را بر آگنده و بر ایشان ساخت و تعلیم و ان خان نیز مساعی جمیلیه بجا آوردند و از صبح تا شام رزم بود شب همانجا مانده و روز دیگر هنگامه رزم زیاده از آن بر پا گشت آخر الامر اوزنگ زیب رومی بفرار نهادند و روز دیگر خبر رسید که قتل خان و سحان فلی غم تاخت بلخ دارند شاهزاده متوجه بلخ شد از علی آباد بگذشت اوزنگ زیب فوج فوج از باغات بر آمده اطراف لشکر شاهزاده را فرو گرفتند شاهزاده صلاح در باختن نایب فیل سوار شهاب در زید و از هر طرف که مخالفان هجوم می آوردند تهازاران در دفع آنها می کوشیدند هنگام شام هر دو لشکر بمقتضای خود با باز گشتند و در آن شب اوزنگ زیب با اشاره عبد الغنی خان ترکنازی کرده اطراف لشکر را احاطه داشتند شاهزاده با جمعی لشکر تمام شب سوار در مدافع کوشید و روز دیگر فوجی از فتح آباد و قبیله بد شاهزاده رسیدند ملازمست نمودند و روز دیگر وجه فیض آباد از آنجا سوار می تا انجام منزل اوزنگ زیب چون مورد بلخ بر آگنده گشت و از هر طرف حمله آوردند و قابو یافتند چنانچه از اهل اردو را مقتول ساختند چند قطار شتر بار بر بردند و تعلیم و ان خان جلدی بر تهازاده هر چه برده بودند باز گرفتند در آن رزمی صاحب کرد و اتفاق افتاد با لآخر شاهزاده طفر یافت شاهزاده هم جادی الاول شاهزاده کوچ نمود باز اوزنگ زیب اطراف لشکر را فرو گرفتند و تیر اندازی نمودند و همچنین شتر و هم ماه مذکور شاهزاده در ظاهر بلخ منزل نمود و المان و اوزنگ زیب گرد آمدند و در دست اندازی نمودند و درین اثنا خبر رسید که بلخ ماه مذکور عبد الغنی خان از دریای جیحون گذشته و بسیاری از لشکر پاش آش غرق آب شده هر کدام بمطرفی پراگنده شدند و پوشیده ماندند که چون شاهزاده اوزنگ زیب

از شاه جهان شاه رخصت به تسخیر قلعه پنج هزار سوار که همراه شاهزاده مراد بخش تعیین شده بودند با ایشان به قهرند و جمعیت از یک
بریک لک سوار همراه عبدالعزیز خان و سبجان قلی بوده شاهزاده با این جمعیت قلیل با مخالفان محاربه نمود و با تجمعه خود مجاهدی الثانی بعرض رسید
که لشکر او در مکیه اراده داشت بدخشان دارند و شاهزاده مراد بخش امر است کشمیر نفوذ نمود و چون نذر محمد خان بعد از شکست بایران
از شاه عباس آمد و چنانچه پیوسته نیافت لاجرم به بلخ مراجعت نمود و بهر همت عبدالعزیز خان و تمامی لشکر او را همراهش از همه جانب نوبسته
مکتوبی مملکه اظهار اطاعت بشاهزاده اورنگ زیب نوشته خواست ملایقات نمود و شاهزاده اورنگ زیب نامه نذر محمد خان را پیش پادشاه
فرستاد و پادشاه گروه های او را ناکره انکاشه متوقعات او را قبول نمود و پادشاهزاده محمد اورنگ زیب نوشت که اگر نذر محمد خان شمار ملاک
کند بلخ و بدخشان او را و او را بشکر پادشاهی عازم حضور شوند و پادشاه بعد از این سلاح رجب از کابل بلاهور شتافت و پنجم شوال آن سال
داخل لاهور شد و بکبر آباد رفت نذر محمد خان بهار ضعیف بیماری توقف در ملازمت شاهزاده نمود و سیر خود قاسم سلطان را با کفش کاری
قلیچ خان پیش شاهزاده فرستاد و شاهزاده اورنگ زیب او را عزرا کرد و بر سر خود نشاند و بعد از رخصت او امیر الامرا علیمراد خان
بطریق صلاح ظاهر کرد که با وجود گرانی غله و عدم کاه و سبزه و قرب زیستان توقف اینجا محالست و تا رسیدن جواب از پادشاه راه
از برون مسدود و خواست لاجرم شاهزاده قلیچ بلخ را تسلیم کشمیر قلچان کرده چهارم رمضان آنسال کابل مراجعت کرد و بصورت تمام
بسیست و دوم شوال آنسال کابل رسید مخفی نماند که از آغاز تسخیر مملکت بلخ و غیره تا تاریخ مراجعت شاهزاده اورنگ زیب و دو روز
در وجه موجب و دو روز رویه و در سر انجام ضروریات آن هم صرف شد و در محرم سنه یک هزار و پنجاه و شصت هجری غنیمت کفایت که بوزن
مهندسه بود به قیمت ده هزار رویه و در سر کار بود و بحسب اتفاق فقیه قدلی شکل افتاد و از اطمینانی مشکاک گرفته و دنیا کاری بر آن کرده
و بخواهر مضاعف نموده و الماس بوزن صد سیر که قیمتش دو لکمه و پنجاه هزار رویه بود نصب نمود و مجموع در تباری آن سه لکمه و پنجاه هزار و شصت
شده و آن بگل محمدی موسوم شده از بطریق تحفه محبوب حاجی محمد سعید بایک لکمه و شصت هزار رویه خیرات مکه فرستاد و حاجی را
ممنصب پانصدی ذات و انعام دوازده هزار رویه پسران ساخت و پادشاه دوازدهم ربیع الاول آنسال از کبر آباد و شاه جهان
مراجعت نمود و عمارت فوحدات شاه جهان آباد را تمام نمود و در بیست و چهارم ربیع الاول آنسال که یک هزار و پنجاه و شصت مطابق
جلوس بود داخل قلعه و عمارت شاه جهان آباد و شصت بر سر پیرا گاه چهل ستون که در پیش آن اسبک و لب اول بطول مفتاد و عرض
چهل و پنج دره و دردت مدید بعرض یک لکمه رویه تیار شده بود و چهار ستون فقره بار اقلع بیست و دو گز و سبسی سه هزار و شصت استاده شده
بود و نزول فرمود و خاص و عام را بر مراد خاطر کا سیاب گردانید تا نه روز جشن نموده و چهارمین سال از عرصه داشت امیر الامرا علیمراد خان
بعرض رسید که عبدالعزیز خان و والی بنجارا لشکری از مادران و نهران بنا به تسخیر بلخ بر نذر محمد خان فرستاده و پادشاه را به متلذذ اس و نذر زیب
را با فوجی شایسته روانه کابل نمود و چهارمین سال از عرصه داشت خواجهان قلعه را قندهار بعرض رسید که شاه عباس و والی ایران بهضم تسخیر
قندهار از اصفهان برآمد و بهمشهد رسیده و پادشاه ستوم و یقیده آن سال را از شاه جهان آباد بلاهور شتافت و دوازدهم و پنجمه داخل لاهور شده
و در محرم سنه هزار و پنجاه و نه هجری از عرصه داشت قلعه را قندهار بوضع پیوست که دهم و پنجمه سال گذشته والی ایران قندهار را محاصره نموده
پادشاه سعد الدخان و بهادر خان در راجه جیونت سنگه و غیره را با پنجاه هزار سوار با نعام ساعده و تنخواه سه ماهه پیشگی سران ساز ساخت
بجانب قندهار نمود و حکم شد که شاهزاده اورنگ زیب از ملتان از راه بهیر بریاست این فوج پرداخته بجانب قندهار برود و قندهار را

سال بعضی رسید که نزد محمد خان والی بلخ که روانه مکه معظمه شده بود و نزد یکی سنان سلج خادوی انسانی سنه هزار و شصت و یک و ولایت جلال
 سپه و پادشاه خسرو و برادران سپهر خان مرحوم آنحضرت کرده و مرایانی نمود و غره و بجه آن سال حاجی احمد سعید را بر سالت پیش میبرد و هم فرستاد و
 و از زده هزار روپیه با و داد و شمشیر مرصع و حقیقه نفیست یک کلمه روپیه یا نامه نصیر ارسال داشت و جمیع یک کلمه روپیه بفرمای مکه منظمه و بدین
 منوره و نیز ارسال داشت و سعید نجی الدین بانعام با نوزده هزار روپیه سفر فرستاده با حاجی احمد سعید رخصت یافت و ششم ریح الاول سنه هزار
 شصت و دو و هجری بشا نبرده محمد اوزنگ زریب فرمان صادر شد که شانزدهم ریح الاول ساعت کوی بجانب کابل مقرر شده ایشان بدین ساعت
 از بلقان روانه قندهار شوند و پنج کلمه روپیه نقد و پنجاه هزار روپیه را بخواب و بجا نهند و فرستاد و قوازش حشمان و قلیچ خان در راه بهار سنگه
 بودند و غیره نسبت امرای نادار با جمیعت نسبت هزار سوار بخدمت شایزاده تعیین نمود و شانزدهم ریح الاول مذکور از راه بجا بجانب کابل شتافت
 و در همین ساعت سعد الله خان ابا پنجاه هزار نسبت قندهار روان ساخت و وجود چهارم ریح الاول داخل کابل ششم و دهم ماه مذکور شایزاده و محمد
 حسب الحکم از بلخ بکلیست بویست و در بدین اثنا بعضی رسید که شایزاده محمد اوزنگ زریب و سعد الله خان شوم حمادی الثانی قلعه قندهار را
 محاصره کردند و بهر کردن نقب و ساختن سلامت کوی نقب و در مه و امثال آن مستعد شده قلعه را قندهار در غایت استقامت پیشیاعت
 پروری با ایشان در میگیرند شایزاده و سعد الله خان بنابر اتفاق ایستادند و از پیش تو استند بر دوازدهم ریح اول بر سر رسیده بود و مجال توقف
 در آنجا نمانده بود و در چهارم ریح اول و دیگر داشته معاودت نمودند و پادشاه قندهار صوبه کابل بمحمد داراشکوه نمودند و از بلقان بمحمد داراشکوه و کابل
 پیشترش سلطان سلیمان شکوه قنوقین نمود و چهار صوبه و کن بشا نبرده محمد اوزنگ زریب مقرر شد و شایزاده محمد شجاع رخصت نگاله یافت
 شرف رمضان آنسال که اوزنگ زریب و سعد الله خان و غیره که دوازدهم شعبان از قندهار روانه شده بودند بخدمت پیوستند باز دهم رمضان
 پادشاه از کابل بلامپور شتافت و شایزاده محمد داراشکوه را با پیشتن سلطان سلیمان دستور کابل داد و امیر الامرا و علمیان و خان و راجه
 جیسکه و غیره را با شایزاده و شخص خود و بیست و یکم رمضان شایزاده اوزنگ زریب بانعام ولایت کلان به حجج کرده و دهم سفر از شنده رخصت
 و کن یافت و باز دهم محرم سنه هزار و شصت و سه هجری پادشاه و بشا پیمان آباد رسید شایزاده محمد داراشکوه و محروض داشت که شوم ریح الاول
 سنه هزار و شصت و سه هجری ساعت روانه شدن لشکر و فتح خادوی الثانی سال نسبت و هفتم حبیبی تاریخ محاصره قلعه قندهار مقرر شده امیدوار
 رخصت است پادشاه بنظر خاص نوشت که آن موبد کامگار مبارک ساعتی حجت نصیبت قندهار اختیار نمود و هجری بدرقه تأیید الهی برادر بلقان
 متوجه قندهار شود و در قنوقین قلعه قندهار سی موفور بکار برند و آن حضور برای شایزاده بدقیات از خواب مرصع آلات و شمشیر سپ و میل و یک
 کلمه انبرنی و یک کلمه روپیه نقد مجموع نسبت کلمه روپیه ارسال داشت و دو توپ کلان یکی کشور گشا و دویم گده پی که هر کدام یکین کولان
 میداشتند و هفت توپ هوایی و سی توپ خور و هزار کلوله و پنج هزار من باروت و پانصد من سرب و چهار هزار بان و سه هزار ستر خوانه و قوفا
 و صد کلمه روپیه نقد و رسول داشت و از امیران عظام هم قنداکس و پنج هزار منصب از مجموع مفتاد هزار سوار قلنی و ده هزار قلنی پیشش هزار
 بلیار و پانصد نقب کن و پانصد ستم و شصت فیل و غیره که تفصیلش طوے داشت همراه شایزاده تعیین نمود و شایزاده محمد داراشکوه بقندهار
 شتافت و قوفا از پیشتر روانه قندهار نمود که بر روز ساعت محصور قلعه را محاصره کنند و دهم حمادی الثانی رستم خان و غیره با دوازده هزار سوار
 بقندهار رسیده و هفتم ماه مذکور محاصره نمودند و شایزاده تا پنج پانزدهم و بیاض میراکامران که یکروپی از قلعه قندهار مرکار کلان واقع است
 منزل نموده در تفتیق حصار کوشید و نقب بدن در است کردن کویچه و کویچه سلامت بنیانها و متحصنان قلعه کلوله چون از در پیش

با جمیع شتافت و مکنام با گشت بعرض رسید که در زمان حیات مکانی مرست نماید چنانچه در کتب معتبره
 سعد الله خان باسی بن ارسا و در اینجا شتافت تا قلمه را بنهند و ساز و در آنجا بنشیند و شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 حکم شد که اگر پیش خور را باین پیشین حضور فرستاده و بنابر ارسا و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 آن سال سعد الله خان ابنا هر چند رسید و در هر صده چهار کوزه در هر صده و باده آن سال با خاک برابر سال و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 رفته بود و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 بنابر ارسا و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 بیست و ششم محرم که در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 شتافت او رنگ ریب که از آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 اضافه بود و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 شد و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 برین اثنای سال هزار و شصت و پنج هجری مطابق سنه بیست و نوزده و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 عمر پادشاه ریب و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 از آنجا که بر گلهای آن قمرهای صبح الماس و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 بقیمت یک لکه و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 بود و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 شایسته خان و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 عظام از آنجا که شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 پس عالمگیر یک کرد و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 شتافت اکثر مردم و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 صدر و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 او بر آن فرستاد و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 شهر شایه جان آباد و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 ایلی روم از سورت بر چهار مضامی سوار شدند و چون بجای رسید کبک از آنجا که شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 در آنجا که شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 جهان را که در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 بنابر ارسا و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی
 قطب الملک و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی و در آنجا شتافت محلی

سیرجان قلعه دار که با پشت سپه و تمام حیت نزدیک برج آمد و ایستاده سرگرم مقابله و دفاع بود و درین اثنا و شرارد آتش از حقه بان درجا میگردید
و بان متصل به سیرجان جمع بود و افتاد و سیرجان با دو سپه و چند کس دیگر بسوی مجاهدان از طرف جنوب حمله آوردند و قلعه دار که هنوز از جان برقی داشت
امان طلبید و سپهران خود را با کلید قلعه پیش شاهزاده همراه ملک حسین که پیشتر از آن نامه نبوده بود فرستاد و فرمود دیگر سیرجان در گذشت شاهزاده جمعی
بمهاضات قلعه و شهر بیدار نگذاشت از نقد جنس نیست لکن روپیه و دو صد و سی توپ بقصد ضبط آمد شاهزاده سلطان محمد عظمی و او قلعه بیدار
گذشته است و سوم چندان سال تنبیه سنوا بهوشد و تسخیر قلعه کلیانی شتافت و بیست و شش رجب مذکور قلعه کلیانی را محاصره نمود و دلاور خان جیشی متحصن
شاهزاده و قشیق چهار کوشه غره و قلعده آن سال که سنه یک هزار و شصت و هشت هجری بود و دلاور خان با کلید قلعه بخیریت رسید و خدمت
بیجا بود گرفت قلعه مسطره و شهرت شاهزاده در آمد با دلاور خان و ولایت بیدار و قلعه کلیانی با مضافات و قلعه رنگبیده با توابع که دو کمر و دوام باشد
شاهزاده انعام کرد شاهزاده و لشکر و منصور با وزنگ آبا و مر اجبت نمود و هجتم و بیج آن سال ناگاه با دلاور خان و جنس بول و طبع و درم اسافل بیدار
و بعد هفته اندک فرصت از محالطه اطبا حاصل شد شاهزاده و محمد و دارا شکوه را با اضافده و هزار سی و دو هزار سوار و اسب و منصب بیجا بود
چهل هزار سوار سی هزار و اسب و انعام یک کمر و دوام که از سابق و لاحق نیست کمر و دوام باشد سیرافرا ساخت و هشت لکنه و بیجا بود
روپیه و کات سائر شاه جهان آبا و معاف فرمود و حکم نمود که هر جا که باشند زکات انعامات باشد و بیج محرم سنه هزار و شصت و هشت هجری بحیث تخفیف الم
از شاه جهان آباد با کبر آبا و شتافت و در راه از خوردن مار اللحم خدمت قلیل حاصل شد و در راه مقرر آن سال داخل کبریا و اگر دید و چون درین وقت
محمد و دارا شکوه و ظالمت خدمتگاری از حد گذرانیده نفسی دوری نمیکردند و آجرم با دلاور خان و معاف فرمود و در مقام تربیت و ادای حق خدمت شده
با انعام کرد و روپیه نقد و سی و بیج و کمر و تخم مرغ و باز و بند و سیج مر و دریا خاصه که هشت لکنه روپیه قیمت بود و دیگر مضع آلات بقصد بیجا بود
لکنه روپیه سیرافرا نمود و ده هزار سی و فوات سوای بر اصل منصب که شصت هزار سی و چهل هزار سوار و اسب باشد و بیجا بود تمام طلب با انعام که
مشتاد و سه کمر و دوام و حاصل آن بقدر و از دلاور ماه و دو کمر و هفت و نیم لکنه روپیه میشود و با صوبه بهار و صدر اسب و نیمه سیرافرا نمود
و سپهرش سلطان سلیمان شکوه و سلطان سپهر شکوه را علی قدار مر و بیج انعام و از اضافده منصب و غیره و عطا فرمود و جعفر خان را بحکومت وزارت
نگار و در سربان خان ابدار و نکی توپخانه سیرافرا نمود و از دلاور ماه و دو کمر و هفت و نیم لکنه روپیه میشود و با صوبه بهار و صدر اسب و نیمه سیرافرا نمود
هر چهار سپه را ملکی وسیع ارزانی داشت محمد و دارا شکوه را الاهی و غیره و مر و بیجش را احمد آباد و کجرات و آوزنگ زرب را و کن و شجاع را
ننگار که سیرافرا نمود و محمد و دارا شکوه را که از همه بهال و قدر کلام تر بود و بیست و شش مجلس محفل خویش ساخت تا آنکه غرضه بیماری با دلاور خان بطلان رسید
محمد و درین اثنا تجوید دارا شکوه ابواب رسل و رسائل از دیگر شاهزاده ها مسدود گشت با دلاور خان از خلافت برداشته و درین اثنا بفرش
رسید که شاهزاده مر و بیجش سیر علی نقی دیوان با دلاور ماه و دو کمر و هفت و نیم لکنه روپیه میشود و با صوبه بهار و صدر اسب و نیمه سیرافرا نمود
بنابر رعایت خاطر شاهزاده کلان لشکری سپه داری سپهر سلیمان شکوه و اتالیقی سیرافرا را جبهه یک و غیره و بیست هزار سوار و دو هزار
پیاده و بند و بیج و بیجا بود محمد شجاع تعیین نمود و در نبارس تلافی فریقین دست و او شاهزاده شجاع بیجک از راه دریا به پهنه شتافت
عزیز داشت شغفسی و عفو تقصیرات بجز فرستاد و با دلاور ماه و دو کمر و هفت و نیم لکنه روپیه میشود و با صوبه بهار و صدر اسب و نیمه سیرافرا نمود
این ایل بیماری با دلاور ماه و دو کمر و هفت و نیم لکنه روپیه میشود و با صوبه بهار و صدر اسب و نیمه سیرافرا نمود و در نظر داشته
عزیز نمود که مر و بیجش از جاده اطاعت پا بیرون گذاشته و به کجرات را از و غیر کرده بیجا کمر و داری برادر مقرر نمایند اگر متوجه آن سمت شوند

فیباه و الا تمید سینه و بایه طلب و آوریگ زریب را نیز جمعی از راه برده اند چنانچه بانسکره آراسته سیمک عیادت در حضور و نماز و مواجبات است
 آید و باب طلب سایر نعمتین و دکن و خزانه آنجا فرمان نماید و شود من بعد بر آن کرده شود چنانچه خواه و نخواهد در طلب لشکر بسیار خلخت که بایه
 زینت اولان و وقتیکه آوریگ زریب شوق بیند اهل بیجا پور بود و رسیدند آوریگ زریب با اهل بیجا پور صلح نمود و باورنگ آباد آمد و چندی در آنجا
 را بقلعه دولت آباد مجلس کرد و شاه نواز خان را نظر بنمود و اموال او ضبط نمود و باستانع آنجا پادشاه ملول شده فرمان بخط خاص بشاهنواز داد و
 که آن فرزند و سید یگانه را تاجر یک بعضی ساد و سران محبوبی سنانیه که سنانیکه در اخلاص ثبات قدم باشند و جمعا مله با آنها باید سعادت باز آن است
 که هنگام غلبه فوت غنیمی عثمان اختیار از دست نداده مالک نفس خوب باشند اکنون هم اگر عفو آنرا بر مقام سبقت و بدو موجب رضا مندی آنجا
 است و فرمان دیگر بشاهنواز هر دو بخش قلمی نمود چون آنفرزند هم اسم او را بیا و نسبیان داده و انواع بر سلوکی که احکام با کین عقل نسبت بدست
 آغاز نهاده مصدر تقصیر است شده و دیده و دانسته به مقام اتمام در نمی آیم سر و شیمار را عفو فرموده حکم میفرمایم که بجزیر بیدن فرمان روانه برار
 شود و جریک شاهنواده با در جواب فرمانین عذر است اسیر اسالده شده شاهنواده و در اشکوه نیست و دوم بربیع الاول آن سال مملو
 حبسوت سنگه را شور را صوبه مالوه و قاسم خان را صوبه احمد آباد و گجرات تفویض فرمود و حکم داد که هر دو را و جین اقامت کنند اگر مرد بخش
 احمد آباد را خالی کنند در استخلاص احمد آباد کوشند چون هر دو سرور را و جین رسیدند مرد بخش بانسکره آراسته بدو احمیه مقابله روانه شد بعد از
 وصول بمقام قرب تنها بانسکره باوشای روی و بر دشمن صلاح ندیدنی الفور برگشته باورنگ زریب که بشهرت عیادت باوشاه با سایر کوکیان
 و کن روی بدرگاه نهاده بود و پیوست هر دو شاهنواده بنواح و جین رسیدند و تمارا به حبسوت سنگه و غیره آماده حرب گشتند شاهنواده گان باقی
 زرمی صعب کردند و نظر یافتند بر اجه حبسوت سنگه و قاسم خان نهم شدند شاهنواده گان به و جین رسیده بعد از یک مقام بطرف اکبر آباد
 شتافتند باوشاه باستانع آنجا میریست و پنجم شعبان آن سال از اکبر آباد فوجی بمقدم روان ساخت پس از آن در اشکوه را بانسکره بشمار
 رخصت فرمود و در اشکوه بدو پور رسیدند و در بای و دیای چنین را مسدود ساخت آوریگ زریب بکبر و به بهمنون زیندار اتحاد و بر
 اسبابا از عبور نموده بر لشکر در اشکوه ریخت قتالی فاحش رویداد و در اشکوه نهمم قریب شام داخل اکبر آباد گردید و زیاده بر یکپای
 شب در آنجا توقف نموده بلاهور شتافت و آوریگ زریب ظفر یافت و بطا بر اکبر آباد لشکرگاه ساخت سایر اعیان دولت باوشاه
 بطبع مناصب و اضافت بخدمت آوریگ زریب شتافتند و بایه از نیمی ملول شده بشاهنواده آوریگ زریب نوشت که زمان حیرت آنرا خراجا میب
 اشتیاق دیدار و بالاکشته آن قره اجمین تحت محالی بوست مری کیسونهاده بحضور نیایند و نیمی نگار یافت بحال نامه جواب داد که
 خاطر از جانب باوشاه جمع ندارم و ظن غالب است که هنگام ملازمت قصد امر دیگر نمایند باوشاه از پیغام او برنجید و ابواب
 قلعه اکبر آباد را مسدود ساخت آوریگ زریب بمحاصره پرداخت و قوب و قنگ بمیان آمد ملازبان باوشاه تاب محاصره کشته شد و در
 بعضی بهانه آب خود را بیرون قلعه افکندند و جمعی بوسله امان خود استند که بیرون آیند باوشاه چهار ناچار بمحاصره کوشید و فاعل خان
 را باکتوب باز فرستاد که انو نیک آبی از کیفیت مطلع شده باقیبخت گشت و جمهر شسته نظام سلطنت بهر که خواهد باشد چه برین داشته
 که باقتضای بداندیشی بای غرض پرستان بخیال محال خود را بدنام و مار اسبک میسازد و از عا آوریگ زریب هر دو باوشاهی
 بالکل از آمد و رفت پیش باوشاه منع نمود و سایر کار خجاست را از بر سر خود در آورده و باوشاه نظر بنده حوادث زمانه گشت و زیندگانی
 بر باوشاه تلخ شدند سلیمان شکوه که حسب الحکم باوشاه از نو نگیر و سفت از قعاقب شجاع باز داشته مرا جبت بجانب اکبر آباد و ده

بقدر قوت قطع راه میگرد و توج او رنگ زیب بجای قبش سرگرم میرفت و از اشکوه خود را بسرحد و پامر رسانید و با اعتماد حیوان زمین را
از آن صلح که مرمیون احسانات و از اشکوه بود و آنجا اقامت گزید و چهارمان میوفار امیدان رفانت و جدائی ساخت حیوان زمین را چشم از
حقوق او پویشیده با اتفاق جمعی او را دستگیر ساخت و چنانچه فرستاد و بهادر خان آنجا رفت و از اشکوه را با اهل و عیال و دستگیر ساخت
در پیش او رنگ زیب فرستاد و چشم و توج آن سال موکلان شد و بدین القهر و از اشکوه تعیین نمود تا او را شهید ساختند و جهان لباس در مقبره
بهاییون با و شاه و دفن ساختند و گویند که بعد قتل و از اشکوه او رنگ زیب سرحد و پیش را که از اشکوه با و اعتقاد می تمام داشت طلبیده
گفت که تو را از اشکوه را با سلطنت امید و او به بودی اکنون کذب تو ظاهر شد که او قبضت زیب را سرحد و گفت که من او را سلطنت زیب
و او به بودم و آنیک بر سر میخی تبلیست با لجه سلیمان شکوه سپر کلان و از اشکوه که در کوه سری نگر حمایت زمین را آنجا بر سر می بود
سیر از اجده زمین از سری نگر اگر نقش شاهزاده ترغیب نمود و زمین را نگر و شاهزاده را مقید ساخته بدرگاه او رنگ زیب بعد و روز
او را دیده همه مراد بخش او را بقلعه گویا محبوس ساخت و چون چندی سپران علی نقی دیوان را که پدرش را مراد بخش کشته بود و بدو
قصاص شمر یک و او را گویا فرستاد و امر کرد که از بنده احکام شرعی مراد بخش را بقصاص رسانند بنیت و یکم بیع الثانی سینه یکم از
مفتاد و دو و چهار سلیمان شکوه با جمعی طبعی در گیشست و سرحد و در قلعه گویا بدفون شد و در آنم حروف قبر سرحد و در گویا زیارت
کرده چون در سینه یکم از و یکم در نو و چهار و چهاری اگر زیان بران قلعه دست یافتند و بعد سرحد و قبر را که از سنگ بود بر کنار آن
بگشته کشتن جوانان اسکات بجایش نهادند و آنجا دفن است و سرحد و در قلعه گویا زیارت کرده و در قلعه جهان با و شاه که سی و
دو سال سلطنت کرد چون فوت شد با و رنگ زیب سپا جهان تا هفت سال در قلعه اکبر آباد غارت گزین بود و چون سن او هشتاد
و شش سال و چهار ماه و هفت روز و چهار روزه بیمار می بود و غیره و در گذشت و در روضه ممتاز محل مدفون گردید و اوقات شاد بود
شاه جهان با و شاه که شاهزاده او رنگ زیب با دستخط خاص یکی از فرزندان خود بنا بر آنکی نوشته این است او قاضی
شاه جهان در روزی شاه جهان با و شاه خود بدولت بنفس نفیس چهار گری آخر شب از خوابگاه برآمده و با بشار و فقی و فضا
کرد و در روضه نظامی می پرورفته و پیش از بیج دعا و مناجات و علمای علمای صبح او را که در چهار و یکم نشرین می آورد
و بعد برآمد چهار گری روز و دیوان تمام میفرمود و در آن مجلس جمیع منتهب را از آن خبر و کل بار خبر یافته و دیوان اعلی و میر بخشی تجرید
خدمات و خدایان حسن و در چهار نفی ناظران و وجود اران و اینان و کرد و در میان صو بجات بعض رسانیده و این امید بر کرد
خاصه با پنج مرام بر ساخته دل گری دیگران بنمودند و بعد از ملا حظه معتاد فیلان و اسپان یکپاس و دو گری روز برآمده از دیوان
دیوان خاص رونق می بخشیدند و در آن مقام خشیان عظام آجال پوسر از آن منصب معروض نموده حکم عریض کرد و نظر ثانی حاصل
میگردانند و انتخاب و قاضی و سوانح هر صوبه عرض کرده و فراموش بر مقدمه صدور احکام و فرامین را حکم ناطق میگردانند تا قریب و چهار
معارف در پیش بود و در بین بعد از شب طعام فاصله که تا یک از و چهار حلال مرتب میشد و توج شده بر سه تقویت تن و قوت عبادت
و اگر گری بقدر سردی نوش جان فرموده و هر اکل و شرب وظیفه خواران که اکثر از آن فضلا و علما و طلبه علم و ساکین و غیره و تقیان
و چهاران بودند و بسیاری از چهاران و در نظر میباش میباشند استفسار نموده و در خوابگاه شریف فرموده ساعتی قبل کرده
بعد از قضای دو پاس و چهار گری روز از خوابگاه برآمده و در تسبیح خانه آمده و فرموده و تملک اوت قرآن مجید مشغول میشدند و پس

از ادای نماز نظر آورد و بلب و تسبیح و دست در اسب برچ آمده می نشستند و یوان اعلی در آنجا حاضر شده و بفرموده مطالبه ملکی و ماسی
پروخت اکثر کاغذها و دستخط میفرمودند و چهار گشتی روز باقی مانده باز و یوان عام میفرمودند و در آن وقت بخشی و یوان نوسر افسر از آن
منصب و طلبه اران جاگیر از نظر انور میگذرانیدند و آنحضرت بغیر تمام تفقیش احوال حسب و نسب و قبیله و ذاتی و کانی هر که را میفرموده
بر آن شخص منصب و جاگیر و تنخواه آن حکم میفرمودند و قبل نماز شام از یوان عام برخاسته و نماز مغرب خوانده و در خلوت که بود خاص
منبر و نماز عشا خوانده و بنام تکریم استراحت میفرمودند و آنجا مورخان شیرین زبان و قصه خوانان فصیح بیان و توانان خوش الحان
و سیاحان عرصه جهان حاضر شده و از احوال اسلامی بزرگان و بادشاهان و نجایب و غرائب و دیار و آنجا هر یک عوائق طبع اعلی میفرمودند
و هر چه خود میدادند تا نیم شب اوقات شبانروزی خود را بقیسم تقسیم داده بودند و داد و دزدگی و کمارانی می بخشیدند و میفرمودند که سیر و شکار
بریکاران است آن اگر با من عتقی تواند بروخت ساختگی کارهاست و نیاز چه بد است که الله بفرموده آخرت واقع است و از یک عتقی
و آنکس از آن بادشاه میبوسید و در عصر اعلی حضرت شخصه بنگام عبور سوار می خاصه بیابان بلند بر خیزد که عتقیت اکثر جهان به بیعت است
عادل و وزیر اعظم هر رس میران متدین خلق الله مرغه الحال شکرانه این عطا یابی جناب از روی بر ذرات مقدس از جمله تصرفات است
آنحضرت بعد اجتماع انجمن و در سوار می راندن اندکی مکث فرموده بنده های خاص را از در طلبیده و دست بفرمانده بر ذرات و او را
بعنايت خلعت میبندند و بسیاری از این قبیل از خدا ترسی و اخلاق و تواضع و حسن تدبیر و فطن احوال عالم گیر تقریباً بیان کرده اند البته
التوفیق چند فقره از بیاض شاه جهان مرقوم میشود و چند چیز بهترین اعمال است و در و ندادن بمردم بد به ترجیدن بعد حصول مقصد
از نجاییدن مردم خوب مزاج به تنخواستن با وجود کمال احتیاج به عتقت داشتن با اهل معاد و بهجت و جو کرده بدست آوردن قابلان با استعداد و
باز ندادن پیش خود مردم جهال و دادن باراب استحقاق بقدر توفیق پیش از سوال به مکررم داشتن اهل فضل و تصرف نمودن مزاج بعد
سین نکردن با قوال غیر عتق باید تا خبر بودن از حال اهل مکارید به متعظم داشتن و جویدگانگان که بیگانه از خلق باشند پیش داشتن جمعی که
مسماح آموز دنیا و عتقی شوند و عالمگیر این را بفرموده و مرقوم نموده و میبوسید که در عصر حال هم مردم خوب بسیار اند و اول شخص توفیق پیش
آوردن آنها گو ظاهر بعد از این بآرز این خواهد شد شما که داعیه دارید بچوبید و بخواهید دیگر بد و نگارید و دیگر می نویسید که روزی بسیار اهل
و یوان و در اشکوه فردی از نظر اعلی حضرت گذرانید که ده لیکه رویه تفاوت ایام مابین در سر کار و الا طلبست به تنخواه فرمان رو
آنحضرت فرد حساب بسعد الله خان و اندک از روی و قدری دانی تحقیق نموده بفرستادند خان ماکور فی الفور التماس نمود که چنین زرها
از آنجا تنخواه نمیشود و ثانی الحال در مطالبه و تصرفات نقدی محسوب خواهد شد و در اشکوه به برخواست در بار باد یوان اعلی کلمات است
گفت چون از روی فرد مرسله مشرف غلخانه و مجلس اسباب مع علیا رسید به اوقات شقه خاص به سیر کلان نوشت به با صاف دل
مجاهد به خوشی و شمنی است و هر کس گشاده آئینه بخوبی خوشد که در ریانت صدق و بطل خاصه انبار ملک است به بار امل کفایت شما و
سعد الله خان صیانت مال مایه خواهد هر گاه این فرد از دفتر شما درست شده بود تحقیق بالستی نمود که تنخواه از سعد الله خان قریب لاریان
است بانه قول ساختن نموده و با و شاه می مثل سعد الله خان به نیست و بدست آوردن دل ایمان خوب تصالح کاران متدین صاحب شعور
و اسطه افزایش نال و خوشنالی و خوش نامی صاحب مواله اند آخر روز چند تنان محمودی یک رنگ بوته و از روزی بر سر سعد الله خان
مرحمت نموده ابو المظفر محی الدین او را یک تریب عالمگیر با و شاه و غازی غره و قیقه و نه هزار شصت

ششست جبری بخت سلطنت بنده خست تا آن ششست سالش این بود که سکه زد و جهان چو بدین پیر شاه اورنگ زیب عالمگیر
 (آفتاب عالم تاب) تاریخ تولد آن بادشاه است و چون بخت ششست تاریخ جلوس خود بزبان خویش فرمود آفتاب عالم تاب بجمعه
 عالمگیر در عهد سلطنت شاه جهان شصتی هم تنه بار و کعبه و رانا جتور بود و در هنگام مدوبه داری دکن قلعه دولت آباد را تصرف آورده شهر
 اورنگ آباد را بنامود این جمله قضا یا که بابر در آنش محمد دار اشکوه و محمد شجاعت و مراجهش ابنار شاه جهان گذشته در ضمن سلطنت شاه جهان بادشاه
 مرقوم شده اگر اکنون تمام احوال زمان سلطنت عالمگیر بقللم از دکن بانی دیگر ترتیب شود بنابران بندی از واقعاتش مرقوم ساخته بار قام کلیات
 طبعه آن بادشاه اکتفا نموده و آنچه بعد از حلت عالمگیر و انقضاء بطریق اجمال رقم زده کلک بیان خواهد شد تخفی نماید که چون عالمگیر بعد از سلطنت
 خود در سنه بیست پنج جلوس بدرکن شتافت و پیا پور و حیدر آباد را از سلاطین آنجا انتراع نموده تصرف گشت و بیست پنج سال در خیر
 ولایت دکن صرف نمود و آن ملک را تا سیت بندر بیشتر که در دریای شوره از آینه رام و همچنین ضعیف نموده و به خواه ملازمان و خاندان شست نموده
 در بدر سلطنت خویش اکثر مردم کوپه خلاف شرح برانداخت و بجای آن آئین پسندیده نهاد و آنجا است که جشن نوروز که در روز تحویل
 آفتاب به برج حمل پیشینان باین جشن کوسری مقرر داشته از عیدهای بزرگ پندارشته رعایت رسم فشا میکرد و عالمگیر بجای جشن نوروز
 هر سال در ماه رمضان جشن با و شاهانه ترتیب داد و بنجاص و عام از بدل و انعام بهره زیاده از اندازه عطا میفرمود و اندران سال که
 جلوس بخت نمود و قلعه اکبر آباد و حصا شیر حاجی که عبارت از قلعه مکر کوٹ باشد بنا فرمود و پنجم و ششم آن سال دار اشکوه را که اسیر شده آید
 بود قتل رسانید و در ضمن احوال شاه جهان بادشاه گذشت و همدین سال محصول را داری ممالک محروسه از سید غلات و سایر اجناس
 بر سهیل دوام معاف فرموده چنانچه از خالصه شریفه هر ساله مبلغ بیست و پنج لکه روپیه بخشیده میشد و آنچه از مالک محروسه معاف می شد
 از اندیشه ضعیف بیرون بوده از جاهای کوچ و شام و کامروپ که در سال نهار و شصت و هفت هجری در عهد سلطنت شاه جهان خبر جاریست
 شاه جهان ششده شصت و یکمین تقبی از دیار بادشاهی سرحد مالک خود را متصرف شده بود و در سنه نهار و هفتاد و یک هجری مطابق
 سال چهارم جلوس خویش چنانچه آن را بنابر تنبیه مفاسد افرمود و چنانچه آن را بنابر تنبیه مفاسد افرمود و چنانچه آن را بنابر تنبیه مفاسد افرمود
 این قضا یا و فکس نمیکاه در اقلیم دوم گذشت و ایضا در سال پانزدهم جلوس عالمگیری مطابق سنه نهار و هشتاد و دو هجری است و عجب
 خروج چندی نامیان که آنها را موندی سر نامند و دیار چه طایفه باغیه زکری و در و کر و کناس و قباغ و مانج و دیگر از ازل مغربه بر زمین میوات ناگاه
 چون مورخ الخ اتفاق نموده بخواستیدند و بقیه خویش بنیدار شدند که مانده جا ویداریم و اگر یکی از میان ما کشته شود عیوض آن مفاد
 دیگر هم رسد آنکه در لواح نازل و سبب و غارت بر برگذات در آن گردند و بعد از آن لول تاب مقاومت در خود ندیده بفرار آید
 بادشاه بیست و هفتم و قیقه آن سال شاهزاده محمد اکبر را بآر غداران از خان و حاد خان و غیره امر آماج و تونچانه بسپار قتل جرایم
 اشقیای فرار و او چون قاهره مقبل انگره رسید اشقیای بعد مصلح کارزار زمی معصب گردند چند آنکه کشته شدن آن را هر که ظن
 رسیده اکثر از اندرون کشته گشته با آنرا بلل ستیان منظم شدند قریح بادشاهی متعاقب آنها پرداخت و خلقی کثیر از آن معهوران قتل
 رسانید کم کسی از آن معور که جان بدر برد و ایضا عالمگیر در او اسطایم سلطنت خویش اخذ جزیه موافق شریعت خراج ابراموده چنانچه
 در قلعه و عمل آید اخذ جزیه در هندوستان بهر هیچ از منته و در عهد سلطنت هیچ یک بادشاه بر قوع نیامده و دیگر بسیاری از تنجانه های
 نامی خراب ساخته بجای آن مساجد تعمیر نموده تا در آخر سلطنتش فتنه و فساد اطراف و جوانب نمودار شد با آنکه این بادشاه

خود و حصول منزلت و دولت تم بر سه نموده است گفتند اگر فی الحقیقت نصیب از او باطن چنین است نصف غلات را از رعایای بگیرند
ناله مظلومان محنت کش یار از آن بگذارد و او را وظیفه بر سه گوشه نشینان متوکل که زبان سوال بسته در زانو به او سپارند و با آنها مسکن دارند و مقر سازند
و بدو مظلومان نوعی رسد که حق کسی تلف نشود و دست او بآرامشگاه باشد و آنوقت افزونی دولت مشاهده کنی بقریب نماند سکه چکه
کوثر این نقل می آید که آن فرزند و پسند فلم بگذرد و در وقت و احوال و نعمه دار و نه تو بخانه و دیوان خانه را فوج را احمد آباد کرده اند و
تنها خجالت باقر با و خویش از میان مردم و از خور سپرد و سستیخنان بحمایه دار و نه مذکور جدالت آن فرزند نمی یابند و جمعی مال مردم خور و او را
رفیق و اما و شش شده خلق الله را ایزد امید مند حیرانم که در وقت جزای اعمال چه جواب خواهند داد حق تعالی عادل است اگر
طالم را کار فرما کنیم هر خدا بیکه از ظلم باور دارد و بر آید حدیث است بآن سر او را بیم که ظلم را دور در آن و جدا و او خواهد نرسید
در معنی خود مجبور مظلوم بودن است فقر و گندم از گندم بر رویه جزو بی از کفایت عمل غافل شود بر رفته و دیگر زاید با و ضعیفه و بیچاره
بسیار با و محروم و مضروب خواهد بود بر ما و شما حق دارد و نوسه نیش آنچه گردید و آنچه آن دیدند و تلف حق هیچ حال نیاید بود با و داشته باشند و دیگر
فیل نم بگفتن آن فرزند جمله آور و در سیر پدر الدین کار و ستانده کرده فعل از از شومی باز داشت و خلعت عنایت الکونین و کتبی خایه را و کی
بجای آوردیم و جزو بگیریم بر سه خدا و خطا را بکینه و برینه و در از در آن ضعیفه که غیر از شمار گیری ندارد و مشمول عواطف سازند و
قدریان خود را پیغمبرای قدر به که هرگز نیاید بر پرورده و در وقت روزی سودا الله حال محروم و حضور به میرا آمد علی حضرت سبب رسیدند
عرض نمود که فقیر و بیچاره بی بضاعت نظر انداخت بر بیدار شتم که برض رسا نم قیام بنیان سلطنت از عدالت و افزایش ملک و مال از سخاوت و
شجاعت تعجب داشتند با علما و فضلا و محترم بودن از صحبت جهل ایشان عقل است عامل بودن بر عقاید و معتقد بودن در عین شایسته
و قضاوت بودن در امور دنیوی از تدبیر و راضی و شاکر ماندن بر تقدیر و محتاج نشدن خود از کام روانی محتاجان انصراف امور ملکی بصلح
صواب دیدن در آن مظهر و منصور بودن با ستاد و مهت فقر و تنگدست ماندن از امید و دست داشتن از جناب
حق بعبودیت ایمان آنحضرت خیلی محظوظ شده و سبب پیشانی خان برورد و اند از روز چند تنان محمودی زر و دوزی مرتبت فرمودند و تو
که نامتناهی و نباشیم بآن فرزند و پسند نوشتیم توفیق بگفتن رفیق با و در وقت و دیگر فرزند سعادت توام محمد عظم حفظ الله سبحانه
و سلم ظاهر بر ظاهر و پادشاه آن فرزند عالیه و در قمار خانه قمار میباز و حیف صد حیف با وجود دعوی جهان بانی آیه غفلت و بیچاره
هر کاره را چیت که خبر نمیرسانند یا فروشی خواهد بود و کاتبان جدید مقرر سازند و تندید نمایند و در وقت و دیگر ظاهر ایشان
یک ماه طوطی را بگفت در صید کلنگ میسر رفته اگر چه شکار شکاریست که هم تماشا هم لذت میبرد اما در صورت فراغ از سر انجام امور
متعلقه که بمنزله فرایض توان گفت خوشنما و خوش آینده تر است خصوص ادای حقوق ریاست که شرعاً و عرفاً واجب آمده و
خبر باز پرس آن از احادیث معتبره و تواریخ شسته و غیره و کتب سیر یافته میشود بر جمیع مقدم باید دانست شما را آنست که امور
یک صوبه اگر اطمینان نش کلی حاصل شده باشد و به تعلیم و تربیت معاللات متعلقه خاتمه آن و عاقلان و شجاعت و
و محمد بیگ چرامی پر از انداز و وقت قلاع شکنی و شمار اشوق صید افکنی و خروس بچکان را اگر کتبی پیهات پیهات معاش
کجا و معاد و کوفت و سر یکی ناصح بر سه و دیگر آن ناصح خود با فتم کم در جهان با هم بطلالت می گذرد و کار با از دست نمی آید
فروا خدا را جواب باید داد و بر مصرع که یا نبی خدای بر جهان مار رفته آخر می اگر چه آن فرزند جوان مشتاق پدر پیر نیستند اما پدر

میرزا

در قعنه و یک موی بخان را بجز آنکه در بخشی اول کردیم آدمی اگر از عدد یک تا پنجاه و پنج است قبولش بدینست و سیر قش
نمیدانم مگر صریح که ثبت نفس نگردد و بسا لها معلوم بدینکه این است که هر که از خدمتی باید فرموده و بخشی متخص احوالش باید بود که انبار دنیا
و از ابتدا بتقدیم حسن خدمت غرضی می نماید و باز از اغراض انسانی را که میسر نمایند امراض بدنی را با طباعلاج تو مانند نمود و اما مریدان
اغراض را تسلط القلوب و واکند در قعنه آخری از وقایع زبدا افضل معروض بارگاه والا گردیده که امان الله بیک دار و نه نوحا
آنفرزند از چند سنای شیطان جهنمی بخیار شکست داده و چهره و باطنی خود را فدا بر سلامت آورونی الواقع تلاش و جان فشانی او
در قفایش مراد از حسین و آخرین است رحمتی که مناسب باشد نماید و چنانچه هم معروض دارند در قعنه آخری اسیر جلال الدین که از آن فرزند
جد است و ظاهر انهمشیه را زاده همت خان مرحوم است که میر خانی بود و زاده که بر کسب است و فتح است و حسب جزا بر او زد پس از شمشیر خان
چرا جدا شدند استغفاری سببی خواهد بود و در میان را با آنکه جزوت بر انداختن و از جدیدان توقع کار و آشنی مخفی معنی است تا آفتاب
لب بام و ایشان در چنین خیال بهر حال اگر بخواهند و حسب باو شایب اختیار نمایند مضایقه ندارند در قعنه آخری از
ویر باز سماع میشد و که در محالات جایگزین شطاط صریح عمل می آید بچاره که بوالی نرسد و او در غم از سر آن نکند و بطلد در دیوان قضا بوالی
می نویسد و فرستاد از راه مظلومان که هنگام دعا کردن به اجابت از در حق بهر استقبال می آید در قعنه و یک موی از رخا نسا بان از
خوش فطرتی و بهبه دانی حرف خوبی عرض نمود که بید بانی مخصوص با خود نیست و استی از اجلا و خلاف را بر است و نمودن هم عین
خیانت است خوش گشتیم و هیچ معقران و اهل بیت خود قد عن فرمودیم که احوال هر کس را بی کم و کاست عرض کرده باشند و پاس قرابت
و خویشی و آشنائی و یگانگی منظورند از در قعنه آخری با جرای بی ادبی بدایت کیش چیکا که بر مراد فایض الانوار شاه بنده و نواز
گیشند و از رخ خورده رفت و حوصله خود را عرض و او افضل از فرستاد و کار و یافت شد آن عالیه را با بستی که هرگاه آن نابکار باین حال
منگ در آن مقام رفته بود کسان خود تعین نموده و فرمودند که او را بقتل که در پیان بهر میفرستادند ظاهر رعایت واقعه نگاری برین نیاد و
از انجا که در بر و بر تعین نمودیم که آن تعین احوال که در بیا و تا کسان که بر روی کار آید چنین نکنند ما را و چنین مقامات رواداری هیچ یک
از فرزندان نیست تا لعنایت الله خان چه رسد و او هم خدا و خود است و مجوز و واد از ارتکاب چنین امور نیست نیست سلام الله
علیکم از کم قعنه آخری که پیری رسد و ضعف قوی شد قوت از اعصار رفت یگانگانه اندیم و بیگانه میر و هم خبر از خود نداریم که چه کسیر وجه
کاره ایم نفسی که باقی است نیز میر و دو افسوس آن باقی میان ملک داری و رعیت پروری از من نیامده و عمر و زینت رفت خداوند
در خانه داریم روشنائی آن از چشم تاریک نمی بینیم حیات پایدار نیست و از نفس رفته نشانی بدیدانه و از استقبال توقع مقنونه و تب مفارقت کرد
و دوست تنها گذشت فرزند کام بخش اگر چه بچا و پور رفت آنا نزدیک است و آن عالیه از آن هم نزدیکتر عزیز القدر شاه عالم از همه
دور تر فرزند زاده محمد عظیم حکم الله العظیم بند وستان رسید لشکریان بهر بید صحت و پا و سر اسیم همچون مضطرب که از خداوند خود جدا
گردیده در حالت اضطراب است و چون سیاه بقیار نمی فهمند که صاحب نعمتی دارم تسبیح با خود میاورم و در شمره گناهان با خود می برم
نمیدانم که در چه عقوبت گرفتار خواهم شد هر چند بر الطاف و رحمت امید قوی است اما نظر بر افعال و اعمال خود و فکر سنگین دارم
چون از خود که بشتم و دیگر بی گمانم در قعنه آخری حرف چند روز است محمد اعظم شاه عرض نمود که کس دشمن جانی بنده اند و چون این
حسان و امیر خان و ششم خان گفتیم اسیر خان مرو نیک ذات است و احوال ششم خان بر این مظلوم و جوی بر جمعی شاید خان سب و

لکن جنگی بود و هزار سوار و اسب سپه اضافی در جنگ و بی آن محرمت گشته است تا قیام فرمان شمشیر خیزده با حمایت و دست و پا
 جواسر خواهر پسر باید که پیش از پیش بر ملک گیر می و قطع و قطع مغسولان تا پنج وین که هر سه را بنای ملکیت کوه بیکر از دشت و شکر حکم و تنبیه
 سرشان و توقع اضافی مثل نوکران نشوند که ما خود آفتاب بر سر ارمایم صریح مرد آخرین مبارک گشته است به العاقبت الا تقوی و الاخرة
 خیر و اتقی و السلام علی من اتبع الهدی رفته و دیگر با می مراتب لبش بر روی ضابطه نیست که عنایت شود و یکس چو آن بختی که بیکر بیکر بر
 نصرت خان عرض کرده و کار دست بسته از و بظهور آمد و او هم از همان بای مراتب که از آنجا آورده یکی گایه در شکر اندام عظیمی که فوق المرتبه اوست
 بعد از دل بجا آوردن شکرتیم لاری که رفته و دیگر نوشته است بخان و می نیست که خواجواد بر و تحمل باید که در بند و بست از این خبر با سر و دگر چو این
 خالی خود هم میرود و خبر حال چون او نیز از خود بیزار است که می بدو بانی اگر با دانه خبر در باشد دوست ناظم از امور و دیوانی که دیوان را ساساده و دیده
 در از نمود و کوتاه کنی و دیوانی لا مورد دیگر می بخیر نماید رفته آخرت سفتیق الله خان که حسب الامتاس آن فردی بجا است و در و شکر
 بسیار است اول آنکه جمع پر گنه زیاده آرد و دوم آنکه یکسی ظلم نشود و دوه ویران نگردد و سوم آنکه حدود و نو جهاری خود چنان از قطع الطریق
 خالی و از امن برکن که مسافرن و دزد و دین بلا و سواس آمد و رفت کنند باید که اخیرا تب با او بر نگارد و اگر قبلی بعمل آرد و دینی باشد سینه جوده
 وکیل او کن و الا لا خلیفه ثانی امیر المومنین عمر رضی الله عنه در خلافت خود بر کرد امیر ناچه که میگردید یا نه چند چیز از و میگردید یکی آنکه بر و صاحب
 نگاه دارد و تمام مردم به تکلیف آمده مطالبات خود با او برفع تواند کرد و دیگر آنکه اوقات خویش را در مصروف کار نه بگذارد و الله است و آنکه مرکب اختیار
 ممکن چهارم آنکه بچه خود و عیال خود چیزی از بیت المال نگیرد و کسب کند از وجه حلال قوت نماید اگر بکسر حسن یا عارضه نتواند بشوزت مومنین
 یکمیزم تا ستم درم بگیرد و زیاده از این جایزه ندارد و پنجم آنکه محبت ضرورت بر عدل دارد و در و فیهلی قضا یا رعایت قیامه از سی و آشنائی خایه و دیگر هم
 شمر و بسیار در کتب معتبره سید و جوانیخ مسطور اند که پیر و ایشان سلیم قدر را بخور و بگو شیم اللهم اهدنا الصراط المستقیم و السلام علی اهل البیت و رفته
 آخرت منعم خان وکیل شاه عالم بهادر که دیوانی سرکار ایشان هم بانشه امیر و بر می رخصت بیار و تا از و عینه ناصواب اگر بیکجا بداند
 و ایرانی غول بیابانی در سرت قبرین با سنجیم شاه و الی ایران طرفی نمیرود و انتظار شنیده نامرضیه میکنند فرموده آید اربابیات
 زلفت از و لم قول آنکاسه گریه که میگفت با کاسه پر خطره نه انهم که سنگ جفا می سپردند و ترش کنند یا مرا بشیر به و تند بیرشش غیر از نیک
 پس خود اگر اشتی با فوج بزرگ یعنی محمد بن ادریس را و ارماتان با سامان سرگ تا انفصال مقدمه یعنی بعد رفتن این فانی صلح نمودن و راضی بود
 به تقسیم ملک نیست بطریق قضایا گفته شود که بسا نایداران صاحب داعیه با فر رفتن سران اقبال و دولت بحسرت گذارشته به عمر خلیج واده اندکی از آنجا
 دارا شکوه بوده اگر نضاح اعلا حضرت می شنیدند و زیاده چرامی و بدین بطرف او بود و عرض آدمی را شنیدند از و که می چند با سالتش بر آرد اللهم
 است محمد و ارحم الامت محمد و فتح عاتق محمد علیه و سلم و الله الحمد فی الاولی و الاخرة و السلام رفته محمد امین خان را التوبت هم خواهد شد
 از قبول نشدن عرض امروزه دل گران نشود و راضی رضای ما باشد بر پایه خوبیهایی ملازم راضی بودن از صاحب است و در حال و
 مال الحمد لله علی کل حال صریح در خانه اگر کس است یک حرف پس است رفته از نوشته عمر بنی ظاہر است که محمد عظیم کسان الباطنی
 واک چو کی در راه نشاند چه معنی دارد و با آنکه افراد و قایع اکثر پیش او میرسد عجب که انقدر به بعضی رسانیده شاید و مانع یاری نداده باشد
 چرا در مقدمه بادشاهی که نموده تا نگاه الهی است می آمد و با و نبویند که بدعت خانگی را که از راه چنده بر و دار و الا بر و داشته خواهد شد
 استغفر الله ربی من کل ذنب و التوب الیه چیست پس کف من زیر کان را این پس است با بانک و و کرم اگر و ده کس است

فصلی در بیان امیرخان امسال و الی غیره و فرستادن و اکثر چیزها با خیال برآورد و بگوید که زود وارسال داشت باشد اگر چه در کار نیست مصلحت میسر
مادر کار داریم اکثری در کار نیست رفته و دیگر امیرخان در گذشت اگر چه با او هم باید گذشت مصلحت میسر باقی است راه زنده گی میسر است
بدینان است شش سال دیگر را دوست دارد و احوال آن میر و برید که تمام که فقیر و مکر و داری و زوری فرو گذشت نشود و نمیدانید و از خارج میر
هر چه خیر گرفته از توبه و محقق با میدویم هم استفسار نمود هر جا میر با بد و زور خود آورد که این حق عباد است چه شخصی را که خلیفه بصلاح وقت
یا فساد و رای رعایتی نمودن از حد شرع نماید حق نمیند با مال کرده است و در ایام حیات او بر آن خاطرش این معصیت بر خود گرفته بودیم اکنون چون
از بکر میر و گفتگو بسیار شد و شش مردم به مسئله تسلیم کردم و مردم زودم رفته بخان میر و رنگ از من نویسد و فر و بر چه دل را فکر آن نیست
و همرو بود و آتش از نیمه می گردون با هم ساخته بود و بدست قلب است مصلحت میسر کرد و می جو با منی پیش نظر احوال شایر و زوری خود
اکثر اطلاع میداده باشد نام و صلت قدری میر و دست و پا ندارد و حیات الله را اندیدیم جامی شما خالیست ع شایع گلی بر جا که روید هم
گلی است به قدری زاده اخلاص بر و در حسین غلبان بهادر میگردد فان تم تغفرنا و ترحمنا لکن من سن الخاسرین رفته آخر
ابو محمد خان را پانصدی اضافی محبت شده بخشی الملک حکم رسا بند رفته و دیگر میر و میر محمد خان و اویم به صاحب جمع جواب نه
اطلاع حکم نماید که در توبه نیست مناسب آخر روز بخیر گذراند اگر چه در باره نیست سرچشمه که از چهار براری منسوب که داشته باشد عنایت شود اما
چون نفس است بر آید و خوشی او چنین خطا منافی ندارد و اعلا حضرت هم به بر صداق خان بخشیده بودند و قتی که بس قفسر رسید و بزرگ شد
از بسبب آن نمی فرمودند رفته و دیگر حسن علی خان با فرزند زاده بر تهر و دست نموده بی اجازت برخاسته آمد چنانچه شایر زاده گفته نوشته گلی
باید کرد و جای خیر به یاد و نواد دیگران را عبرت شود و کند تحمل بسیار مرد را بفرستد به کمان و چون بکشیدن و بدگباده شود به احوال با بکین
شده و در انفسنا من سیات اعمان رفته و می نشانی که فرزند از چند بان اخلاص پیوند نوشته بود و مطاعه در آمد برستی تمهید با گیر خیر به آخر
که بسیار سید دارند نوشته اند محال خوب بر نایب و بخت نسلی ایشان خبری باید نوشت خبر خانه خود ندارد و بچه طور غیر سید یافته اند ع عمرش دراز بود که شهم
غنیمت است رفته و دیگر حضرت فتح الله خان بکابل شاید که خوب باشد اول آنکه صاحب از او پس است و دیگر جای گیر سید و نوشته هم منسوب
وز باده گو روح الله خان بهادر بود و همچو ساوکی میگردد گویا که او همین است و با وجود آدمیت و دیارات او کم نصیبی و بخت خود و تا کید حضور و باب
اطاعت خان مذکور چنان بر نهایی تند و قوی میگفت که او پیش مردم شب یکیشم چنین عزیزانه براری شده و خطاب بهادری یافته بجا
و در دست رود شمل بهادر و شاه و خبر و هو شیار سیر را باید و بدیکه می کند اگر خاطر اخص ازین امور جمع باشد چه رضایقه والا بودن او در کار
او نیست بلکه او احوال نوشته تا وقت حضرت خان سطور سید نسیم که بخت این فصول میا و شایر زاده را و نخواهد آید چنانکه مارا بطورانی که زنده و در دست
مطالب خود برام میگردد براری پانصدی منسوب فتح الله خان و سه صد با بستان کم باید کرد و سیاه کمی به بر طرفی خطاب بهادری بد فر بخشی دوم
رسا اند و بان زیاد که حسب انکم نوشته که ملک جلای همین خبی دارد که مرشد زاده را انیکس از خود آزرده کند و با قیاس خشت و خود
فروشی که دفع سفار و بیان رسم مردان حال جان بناموس ده است همین بود خلافت و ولی نعمت را سرگران نماید با بستی باین وسیله
بزرگ التماس نشان اضافه گرفت حالا اگر تلافی مافات کند خوب است و اول این ارشاد و در حق او بدید و بجا و شایر زاده میسر
عزیزند که رفته و دیگر که زبان از پس رفت با وجود سلامت نفس خان مذکور را چرا ناخوش گردند من در ایام شایر زاده کی با اثر همچو ساوکی
میگردیم که میر راضی بود و در حضور و غیبت بخوش و ملی تعریف و توفیق میگردید و بدلیش به وصف اقتدار دارا شکوه ترک رفاهت

رفت یکی از بزرگان حنفی میرت شفیق شد و شفاعت قبول یافت و آن یک جوان سبک است و بفضل الهی بر فوج جل گوش غالب آمده و بنگاه شمشیر
از شهر بدر رفته بجهت بخان دانی روم پیوست و در آنجا مکرّم تر شد و دیگر کسی حق نمیکند بلکه همه بهتر است و حق یا و دوست قهر و
این سعادت بزور بازو نیست بلکه بخت خداست و بخت خدا را هر کس بداند و بیکر برسد و دانی برهان پوششی با نیت مطلوب است الا هم نسلانیم
رقعه آخرت که مکرّم خان در چه کار است با وجود اشتیاق زیارت حرمین شریفین توقف از چه راه او را ازین امر چیست فرستاد
کردن خانه بود و هیچ رب البیت مرزانه بود و مدد الله از قضا که بر رقعۀ آخرت عبد الرحیم خان رحلت کرد و دیندار متقی بود و از جگر
هم بهره تمام داشت و از روی در حضور پادشاه بود و خوشتر و لایقی در کرد و داشت خوشم آمد گفتیم که این خوش طبع است و جواب عرض کرد که نام
این به از طبع است پس دم چیست گفت راضی کش گفتیم در سر کار و الا هم دوستی همون طبع و نام تیار سازند از کمر آورو و نایز کرد و عرض
نمود که آن تیار شود و این تیار محقر در سر کار اشرف باشد و رفته آداب بجا آورو احوال سپران او معروض دار و در غایت انداخته
بگوید تا بقدر هر یک رعایت کرده شود و رقعۀ دیگر خانجهان در گذشت انا لله انا الیه راجعون سبانه آدمی چه قدر غناست و نفس
تا کجا غالب درین ایام صوبداری و کن میجو است و بچه دل گرمی آرزوی آن میگردد آدمی کا نفس بدتر ازین است ای پادشاه کشتن او
کار عقل و دوش نیست به شیر باطن سحره گوش نیست مدد عالمی را انچه کرد و در کشید به معده اش نعره زنانه بل من مزید به قوت از حق
خواهم و توفیق لاوت به تا بسوزن بر کیم این کوه قات به او قاتلی کمر است کند و ازین رز در بهای بخشد بجزست محمد و آل محمد و رقعۀ آخر
از عریفه واضح شد که میباید بهر اسیر احمد مد علی و ملک تهراری ذات بزاز سوار و تا بنیان انصافه باید داد و خلعت و شمشیر و اسب
و کسب ارسال باید کرد و در چه همه از بیان انصافه خبر نرود و او از من شمرده سرور ساخت و وکیل را هم اگر رعایت ضرور باشد باید
کرد نعم المولی و نعم الوکیل و رقعۀ دیگر از عریفه فرزند زاده عظیم ظاهر شد که همین بود خلافت بسی از آن نور چشم آزرده شده اند و بخت که
از چوبه بر شید بر شیده خاطر شوند و حسب انکه در بنیاد ایشان باید نوشت و راوده عفو انام که فی الوان تعزیت عرض شد است نمود العذر
عن و لکنیم مقبول و رقعۀ آخرت که فرزند زاده سعاد است از ان حضرت شده اند اگر سبانه عالیجاه هم بر و ندر حضرت شوند بهتر است
قهر و بهواری ادب کن خصم سرکش را که خاک تر به نمری زیر دست خویش گردانند کشتن او این هموار هرگاه که از جناب اعلیٰ حضرت طاعت
شاه حضرت شده طرفی را همی میشد بخانه برادر بزرگ میرفت و هر قدر که ایشان میگردد از بنیاد انکسار بطور میرسد اگر چه در آنوقت
انوضع خوش نمی آمد اما الحال خوب فهمیده نوازش حق سبحانه تعالی لطیف همون دید و رقعۀ آخرت که مرحمت خان امروا ببار
لباس فاخره پوشیده بجنور آمده بود و دامن جامه آنقدر دراز میداشت که پا بنظر نمی آمد بجزر خان فرمودیم که از دامن آن کوه عقل زد و
و در کند امروا رفت با لباس شاید که خوب نباشد رنگ و بوی زیب زنان باشد تر و درونی هم بگوید که انچه در حضور دستور دامن شده
همین قدر بر فرزند و الا قدم در سلخانه ننگد از و در و نمایی دیگر نیز موافق مقام بطریق موعظه بکوش او بخواند رقعۀ آخرت که بان نموریم این کارخانه
همونک دیگر پیدا کرده آید از خانه هم باب و تاب نیست بهوشیاری و تجررسی دار و غه مقتضی آن است که همه جا همه وقت کار خانات
عمده خود متوزک و آراسته دار و تا وقت کار مجرای او شود و در است مزاج و پاکیزگی طبعش بر ما ظاهر گرد و دوم مردم شنانش دیده
دولت خدا و او معلوم نمایند تهیات و تهیات دعوی فقر و انیمه مهابات محتاج بجا با مال سراپ و رب الا رباب و رقعۀ آخرت که
سوانح او چنین شب از نظر گذشت وزیر خان دیوان شهاب عالم بالارفت جوهر انسانی و کار دانی داشت حالا امیر زیاده از بخت و تقا

و تبار

و دیوانی دار و باید و داد و الا میر عبد الوهاب نیز چنین است که بیدار است محمد علی خان خانان و دیوان بی بی لور بود و میری و صد عیسی با
فریفته حسن و بیانت و جوهر الشانیم رفته اند و ای خداوندی مدار الماس حسب الحکم قضا وضا بقدرت علیها و قلمی نماید که از بوشته
نیکنام خان بعضی رسیده شما بر سر پیران دیوان قدیم خود را بر آورده و در قلم و کاسی رسا واریه مختارید و حالا با فضایل خان و میری وادی نرود
عنایت الله خان بر او اسطه المطالب ایشان کردیم میاود داشته باشند که گوگلناش در جبین نظام است و کن و روح الله خان بهنگام صوبه در
حیدر آباد و صد بعضی ادای نامناسب شده بود و در حلیه چندی معاتب داشتیم آخر نظر بر قدم خدمت با نهاسانتم از زبان اعلی حضرت شنیده ام
که عرض استانی اکبر باد و شاه و دردی بفرمود که او در مل براسه انقیر و طمیر اسود ملک و مال شعورند و در و آنا غرورش و خوش نمی آید ابو الفضل با و دیو بود
شکایت گوشت عرض نمود جواب یافت که نو اختر را نمیتوان انداخته اند با تو کم کار چهار ناچار باید ساخت و فروخته ای راست ستم بزرگی و الطاف به
که جرم بنید و نان برقرار میدارد و آخان جهان چه ادایا با ما نکرد و اما نظر بر حقوق ویرینه و چشم می پوشیدیم که گفته اند متکلف حق بناید بود و قدیمی اگر
بشدین و با اخلاص مثل طلا نیز است و اگر این هر دو صفت ندارد و کار بناید و او و از نان نفقه مخروم بناید ساخت انبوت است هر چه بناید آمد گفتیم معذور و در
رفته اند و سر سبک بدایت الله خان زمرین رقم بگوید که ایاریت و در بیانی که در بنا نهاده و کام بخش مرحمت میشود و بناید و بناید قطع است
بر و دست خویش و زمرین خویش به من بخورده ام چه نام از دشمن خویش به کس دشمن من نیست نم دشمن خویش به ای و اسمن دست من و دشمن
رقعه آخری گرفته خدمت داد و کشتن غراب است و دیده و دهنده از عده باز پرس آخرت بر آن مشکل جا گیر بناید و داد و صریح داد و او از دست
غفلت و او و او به سفارش کو تو ال براسه بواله شتون او بمبالت نوشته بود و در شک افتاد و من مثل مشهور که چون سخن گفته آید قبول کردیم چون به گفته نمود
توسعه خود و یقین در دستم که در وضع است هر چه بناید و آید بنابران حکمت و سعادت و ران و ولایت نهاده است قدرت او دست و دیده باید که بناید و از
دار العبادت و در شقی هیچ دولت سپری نمیشود و هیچکس از آسمان عزت بر زمین نمی افتد و ادام که خوی بنک گشته سناک براده اخراوت
نگر و نمایده است کسی خانه نم بیند و تر از دنیا و طالب جوینده تر از مرگ و عاقل عجب تر از آدمی است پر تو عجز چنانی است که در بزم وجود به
به سیم مشر و به من و نول خاموش است و اگر چه دنیا امر و زوایع است اما خود حکایت خواهد شد عاقل آینه را شده و داند و شده و رفته زیرا که
آینه در راز وی درشت نیست و شده و زوی در رفتن مشر و فرصت از رفت و دل کاری نکرد و نسوس عمر به کار و ان بگذشت و من در خواب
ماندم و اسی من بعد از اشک و با سعه الله خان خوب نبود و بنان مذکور آینه را در روزی گفت شکرت بنندگان اعلی حضرت بر شما بسیار است
از کجا بکی رسا بنده خان مذکور جانده جواب بود گفت الحق چنین است اما اول سب من مدعی میشد الحال و در و بار اعلی حضرت فرمودند من غم
رفته اند و سر سبک بدایت الله خان زمرین رقم بگوید که ایاریت و در بیانی که در بنا نهاده و کام بخش مرحمت میشود و بناید و بناید قطع است
از شدت با سانی بر سر بنام عده الملک فرمان و دیگر به عطف خاص زینت ترتیب یافت که ایشان خود را عاشق پسری گویند حالا بر و صر
شکست و در زور رسیدن تراخی و قابل جزا و در بیست مالک الموت شاه به منته ام و من یکی پیر زال محبت ام و مدعی شدن و در
و عوامی صادق بر آمدن و دیگر چون بجای گفته بودند که با کاری است اگر ما مویشیم خواهند دید که ترکیب چه می باشد صریح دیگر بخود مناز که
ترکی تمام شد رفته و دیگر فرزند را بنده و در نه بکنند و لول کن از اشتیاقی ضلالت پیوند گرفت الحمد لله کارهای آن نور العباد
سند او از حسین و آفرین بسیار است و شمشیر خان هم مدبر و ششی کار خوب از آدم کار آید بر کند و شمشیر کند و سوم کردیم یکی را گرفتن و دیگر بر
دعوی کردن خاصه عرض بیت المال عالمگیر است بیت کانه چشم حریصان از شد به تا صد و تافع شد و درشت به

سیداد خان را بنایا فرستادیم تا چشم باند و انظار مانی انعمیر کند از سیوه نورش که انجا بهم میرسد انگیز است اما اهلای یونانی بر سر آن
 عمد و مخلصان مزاج این شهر میگنید تا بهم بر خیزد ناگوار کردیم انشا الله تعالی و قدش بعد تحت کامل و ششای عاجل یکی بنوریم قمر و یارب این
 آرزوست من چه خوش است به تو بدین آرزو و مرایسان به با نجهل چون عالمگیر بهار شد و شاهزاده محمد اعظم شاه بیستم و یقینده بصورت بدست
 مالود و ستوری یافته بود و حالت باور شاه را از بیماری سقیم دیده نظر بر قفا داشته میرفت بیست و ششم و یقینده بوقت صبح جمعه عالمگیر در گذشت اعظم شاه
 بزنگام شام آنروز رفت که دره ایلغا نموده با حمد نگر رسید و عالمگیر را تجویز و تکفین نمود و محمد کام بخش خبر حیات عالمگیر شنیده از پیر شکر کن
 ایلغا نموده به بیجا پور رسید چه عالمگیر قبل از رحلت چند ساعت وصیت کرده بود که با دشمنان و گان بدین نوع عمل نماید و بیست و یکم ناگزیر
 شاهزاده عالمگیر را در شاه از کامل تا نزدیکی اکبر آباد و شاهزاده محمد اعظم شاه از اکبر آباد تا در بای بهنرا که در دکن مشهور است و شاهزاده
 محمد کام بخش در بیجا پور کامرانی نمایند و قنده و نزاع قیامین بخوبی با نجهل محمد اعظم شاه بعد تجویز و تکفین علیین مکانی یعنی عالمگیر و نیم و نیمه عید است
 روز سه شنبه بر تخت سلطنت جلوس نمود و هر یک سپران و امیران خویش را با دانه منصب و خطاب سرفراز ساخت چون بدست چیرست
 ند آمدند بشیرین زبانی و جاهلوسی اجور است کار میجو است و بر ملا و ان یاد شاهی چندان اعتماد داشت و کم کسی را از ساعده و انعام
 بهر در گردانید و برادران به خفت و سبکی عقل با و نمود و در شجاعت و دلاوری هم ترازوی خویش نمیداد و توپهای کلان و خور و رادر
 احمد نگر گذشت و با تمام بهر و نگر و روانه هندوستان گشت و میگفت که جنگ توپخانه بازی کو دوکان است سوای شمشیر بجز به دیگر
 دست نباید برد و همین باین چوبهستی سر کنی بنک شاهی بهار بانه الف المی که در دست دارم انکا و پرواری یعنی بهادر شاه را اینر نیم
 اسر و کنی مثل سرفرازان و در اسر کانه و غیره از اعظم شاه جدا شده به کام بخش میبندند و برخی مثل اندر سنگه را اسور و غیره راه
 وطن خود را گرفته و بعضی فرار شده دست بهاراج ملک در از گردید با نجهل شاهزاده بنیدار بخت ابن اعظم شاه از احمد آباد کجرات آمده بود
 مقدمه فوج اعظم شاه شد و در ملائجه شش کرده از ترور رسید و شاهزاده اعظم شاه ان ابن بهادر شاه که حسب الحکم و طلب عالمگیر بهادر شاه
 از ننگه را روانه هندوستان سپرد و فرج سپرد و از ننگه گذارده در انجای خبر حیات عالمگیر شنیده اخراج اکثر قریب مهند و سوار فرستاد و
 با کبر آباد رسید و مختار خان ناظم اخبار که دخترش در جبال کج میدار بخت بود و مختار خان میرش نظر بند کرد و خانه اش را ضبط نمود
 و قلعه اکبر آباد را محاصره نمود و با فغان قلعی را متحصن شد و گفت که بهادر شاه از کامل و همین شب اعظم شاه از دکن می آیند هر کسکه سلطنت
 مستقل خواهد داشت قلعہ او را باشد فوج عظیم الشان دست از محاصره قلعہ باز داشته اند اعظم شاه و دوالفقار خان و خان زمان خان
 عالم و کنی و راجه و لیب را در سنگه بوند و راجه چتر سال و غیره باز کرده اسرار با جمعیت هفت هزار سوار و در مقدمه پیش بیدار بخت
 فرستاد و راجه ساهو ابن سنا ابن سیوا که در عهد عالمگیر نظر بند و باز حواله نصرت جنگ شده بود صریح رخصت داد و او را
 صلاح ندیدند تا شاه اعظم شاه از نزدیکی دور اسبه با چند سوارم از نقای خویش فرار نموده راه ملک دکن گرفته پیشه غارتگری
 گرفت و جمعی فرزان بهر سینه بیرون شهر اورنگ آباد بر یوره حیات دست اندازی در از کرد و دوالفقار خان به بیدار بخت
 پیوست اعظم شاه بکوچهای متواتر سپرد و رسید و گوپال قانوگوی اخبار که غرور سے داشت بقتل رسانید و در لشکر بیدار بخت
 که در بلا بچه رسید بود از حرارت هوا و باستان و لے آبی یک یکمال نگر و پرا از آب خویش بکل و لای میبلد باز و ده رو پی به شواکا
 در سینه می آید و گران قلعہ علامه بران عظیم الشان اکبر آباد مختار خان را حیت از اسبه با چند سوارم از نقای خویش فرار نموده و در دوالفقار

ما از اخبارات را که از
 مختار شاه را عاده
 در اورنگ آباد
 حال بیاری عالمگیر
 وفات او و چون در
 شش روز پس از
 جنگ به ننگه

بجاء در شاه بدین غریمت از اکبر آباد در سینه احد جلوسی با جمیع شرافت و زیارت حضرت خواجه معین الدین چشتی نمود و آب سیر را
از راجه جی سنگه و برادرش بجی سنگه و بعد فوت جسونت سنگه را که موجود بود و پور را انتراع نموده بجایگزین امیران داد و بیکارگانش
راجه ساپو که از نزد محمد عظم شاه برخاسته بدکن رفته بود و در آن ملک فساد انگیزی چه پور و جاث ادنک آباد را آتش داده بسوخت
و غارت کرد و متحصیل ملک و مال پر داخت و در خلال این حال امیرن باو شاه رسید که کام بخش قلعه و اکین را قهر آنگه شود و
گلگیر را متصرف شد و سید آباد رسید و قلعه گلگیر را محاصره نمود و خان الدین خان که بگجرات رفته بود با دیگر امرا با کام بخش
متفق است بنادیر شاه حمیرا نابور رفت و دیگر موثوق داشته متوجه و کن شد و جالوره رسید چون انبر و جوده پور و وطن
و حیووت سنگه تصرف را چو تان نماید تا قوجا بنگاهد است به برکاب حاضر باشند برخاسته باو لجان خویش رفتند بنادیر شاه به اسدخان
نوشت که از شا چیمان آباد و اکبر آباد آمده را چو تان رسد شمال سازد و خود عبور در یای زبده نموده گرانی غله و کاه و بسیار واقع شد جماعه
کثیر از لشکر و نیکاه افرادان برخاسته راه شا چیمان آباد و اکبر آباد گرفتند و بدین اثناء عرض رسید که راجه های کچوا سید و اهور بارانا
متفق شده انواع بدیاری خود جهت ناظران باو شاهی فرستاده اند چنانچه که حسین خان نوچا را امیر با مخالفان حرکت مذکور کرده و
مخرب خان جو پور و چینگ جابا را که از گذشته بدین رفتن را چو تان مستقل گشتند و باغوا ای را نا اراده باطل دارند و بهادر شاه مکرر به اسدخان
نوشت به تنبیه را چو تان پر دازد و خود بدو کت از برهان پور برادر ملک برار متوجه حیدر آباد جهت تادیب کام بخش کرده و بجایگاه کام بخش
فرستاد و پور و از آمد بهادر شاه از وجود اسدخان کام بخش با سه چهار سوار با استقلال میگذاشتند و اینها آنکه بهادر شاه نزد یک رسید
و یک کام بخش نوشت که والد بزرگ شما ملک بیجا پور داده بود و یا حیدر آباد نیز بنشیند تسلیم نمودیم باید که نزاع نکنید کام بخش رفت و با جماعه
قلیل صف قتال بسیار است سپاه بهادر شاه او را زخمی بر فیصل اسیر کرده نزد بهادر شاه آوردند و بهادر شاه او را بدید و بگریست و ترحان
طلبید که زخمهایش به بند کام بخش به بستن زخمهایش فشد بهادر شاه از شفقت گفت که ما میخواهیم که شما را اینچنین به بند گفت و
گرم می فرمایند یک من اگر باین وضع نمی آیدم شما را چه روی نمیدوم جهان شاه گفت صاحب چراغی بصلح شد و گفت ما خطا کردیم شما را
باید اوردان خود اینچنین بخواند که در همان حال تا سید میر بشیر افتاده ماند و نگذاشت که زخمهایش بندد و آه و ناله اصدا کند و در آخر شب در گذشت
با نجل بهادر شاه بعد از اتمام تنگ نامه کام بخش از دکن بنابر تئیه ناک گروید و سیرانشن سکمان که از مور و بلخ زیاد فرستاده بودند متوجه
لاهور شد و قوچی میر گروگی سلطان قلیخان بمقدمه روان ساخت سکمان بعد از اراج سر بند و استیصال مساجد و مقابر و رتانی که سیرانند
و سجال سنگه آنجا ایستاده متوجه رسانیدند سلطان قلیخان از بانی پست پیشتر رفت سکمان زرمی معصب کردند و بهر سمت رفتند سلطان
قلیخان نظریافت بهادر شاه بنوع شاه چیمان آباد گذشته سلطان قلیخان پیوست و در شاه و عبود و نزول فرمود و بارش کننده بهار شد
رویداد چند آنکه تا یکماه و چند روز آفتاب از نجات برآمد گرانی غله بمرتبیه اتم رسید آرو گندم مطلق نایاب و هیچ هیچ برست می آمد و در
تلاش خود مردم از خود سیر رفتند نایاب و هیچ میکشند و چنان طحاق و خشر شدند و دیگر بار بایان از پله علفی الف و خشک و لاغر گشتند و بعضی را
عدم شتافتند لشکریان در بگامی و لای از زندگی خود سیر از از روزیکه باران رحمت رحمت که در او و سبب عتی متوقف شد و لشکریان با لاف
ماندند و از انیان از اردو پیش از نقاب کرده کج برآمدند و بهاصلا چند گروه بر زمین مرتفع خمیدند و مانگ که با جمیعت سکمان فرصت یافته
در لوبه گندم و او منزل گزیده بود و دست داشت و تاراج پر داخت و در سه بروج خانانان که رفتند به باد بهادر شاه بود و بخت و روزی

نویسنده

قرب بود که فوج خاشاکان منظم شود و نگاه رستم دل خان چون بلای ناگهانی خود را بر خاندان خود و منتهی ترین و بی منظم بود که
 بر او برود خاشاکان بجا سره آن پروخت تا تک محال بقا دست آید و دیده بفارسی و خنجر و مویس و سپهر افش بدست سوار خان با قفا
 و غنیمت بسیار وقت لشکر بآن چهارمین اثنا ختم خان خاشاکان در گذشت و سراسی از خاشاکان پیدا شد و در آن وقت یورش سگهان
 بر طرف شایان و محمد سلطنت فوج سپهر باز سر قضا و بر داشتند چنانچه در سلطنت محمد فوج سپهر که از آن مرگومر شد و با کجمله بهادر شاه بلا بود و رحمت
 نمود و حکم فرمود که بنهوان بوی ستر بر کشند به سگهان ریش در از میدارند و از زمان دیگر بنهوان و خصوص در خلع لایحه هم ریش میدارند پس
 تفرقه در بنهوان و مسلمان یک یک معلوم نمی شد و اندک فرامین ریش تراشی بنهوان در محاکم محروسه فرستاد و تباری جشن خلیس نمود و محمد دل بابل
 که در شاه جهان باد شاه تبار شد و در حکم بنصب آن فرمود آن در عرصه چند راه ایستاد و شد و چشم نظار گبان در تماشا پیش خبر گشت بهادر شاه
 در آن نیمه جشنی عظیم نمود و چهار شاهزاده معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجبه اختر جهان شاه و رفیع القدر رفیع الشان و پسران
 ایشان و وزیر او و امیران و بزرگان بنوازش و عطایای بادشاهانه از نقد و جاگیر و خلع فاخره و جوهر و سبزی مهر افرا گشتند و هنگامه جشن تا
 ظهر و بپایان آمد بعد از فراغ نشاط جشن در مزاج بادشاه اختلال راه یافت اول در باب کشتن سگان اردو و بیشتر حکم فرمود و نگاه سگ کشتی ملت
 شد و دیگر در عرصه تبار نماز جماعت لا بود رفت و در آنجا وقت خواندن خطبه خطیبی دارد و گردود داشت ملا بآن پنجاب آنروز یورش سخت
 در میان آورده سنگ و خشت از هر کنار رقیق با لآخر بعضی در قلعه گو الیاد و اکثری در لا بود و جوهر کشتند و گویند که بهادر شاه به جوهر است
 که به سبب شیش را در وراج و بهر چهارمین اثنا بهار شد و در عرصه سینه چهار روز در گذشت مدت سلطنتش پنج سال بود و بعد از او سهر جبار پسرانش یعنی
 معزز الدین جهاندار شاه و محمد عظیم الشان و نجبه اختر جهان شاه و رفیع القدر رفیع الشان و رفیع الشان با دعوی سلطنت برخاسته شیش یا محمد ملازم فواب
 امین الدوله ملوک انشا کردند که در آن واقعه حاضر بود و یولی که امین الدوله و دیگر شیران شاهزاده عظیم الشان بعضی رسانیدند
 که در الفقار خان سر مخالفت میداد و از تجویر و تکلیف بادشاه فراغت کرده و میخواهد که کلال باز بیرون رود اکنون که جریده است او را
 و سنگیر باید کرد عظیم الشان قبول نکرد و در الفقار خان بنهوان خود رفت و از آنجا پیش شاهزاده معزز الدین شتافت و با جهاندار شاه عهد و پیمان
 در اتفاق بود که گردانید نگاه شاهزاده نجبه اختر و رفیع القدر با معزز الدین جهاندار شاه اتفاق ساخت بر سر برادران با اتفاق یکدیگر و عظیم الشان
 وقت قتال بسیار شدند جنگ خوب و بان آغاز شد و آن تا بهفت روز کشید امین الدوله و نعمت الدین خان و معزز بنخان و راجه دیاب و
 واکر و باز خان و عمر خان و غیره عرض نمودند که فرمان شود و خاشاکان را بیک حمله منظم گردانم شاهزاده عظیم الشان فرمود که اندک باشمید
 تا آنکه عظیم الشان بنابر آن بوده که خرنیش پیش بسیار است و چون من جات و بخار و تکلیف ازانی غایب شده اند و خاشاکان مغلس اند و قریب لشکر
 آنها بعزت گرانی غله از گرسنگی هلاک خواهند شد پس توقف نیک میدانست و دیگر چشم بر آمدن مرزا محمد رفیع سربان جهان که در موضع بی فوج
 کوهه باشکرا رسیده است تقاضا داشت و داشت و بداد و ویش با سپاه بیکجمله و مساک می وزید و با کجمله و الفقار خان با فوج بر سر شاهزاده و با کجمله
 ترسید و بهای کلان که از قلعه لا بود آورده بودند و فرار نپا و فصب کرده و زیرش گوله ها نمود و بعضی کوی و چار اتار و کرسی کم که از آن تکر کرد
 مبارک بود و عظیم الشان تزلزل شده راه لا بود که و ابود طریق شهریت عمریت کردن میخواست و امیران بزرگ تنگدل شده باز عرض کردند که
 اگر حکم شود و خاشاکان بر عظیم الشان جهان فرمود که اندک باشد و با وجود آن دلیران لشکر بیک شاهزاده خود را از چشم خصم زدند و اعدا را
 پشت گشتند و بهر شاه و توپا بدست آوردند از زمان هم شاهزاده به نصیب رفیق حرکت رفیق نشد و کسی را به پیشینان فرستاد

سوار جهاندار شاه

بیان حقایق
چرا این بایزاده

چرا این بایزاده
چرا این بایزاده

ملک بخت سواران که قدم جرات بکشد پیشانیان که پشت بر سران قراران فرستاده آنها را پیش قدمی منع فرمود و چون فرستاده
دید که احدی بعد از این اجل گرفتار نمی آید باغ کثیر بر سر آنها رحمت و بسیار بر انفس رسانید و بقیه را پیمای نیز میست گشتند
همراه عظیم الشان بفرستاد و دست بر سواران بود از زمان نهمه دو باره بر سواران باقی بماند و وقت شام عظیم الشان نهمه داخل شد که با
توب بدستور در بارش بود و از لشکر هر یک بود و در فکر رفتن هر کرم بود و هر چند می از روشناسان با نظر جانداون بود و تمام شام در پیشگاه
و بعد عا و گریه و زاری گشتند و در وقت عظیم الشان بر من سوار شد و دست از خان با ده بر سواران نهاد و راجه رام سنان
بقریب بر سواران و حقیقتی این الدوله پیش از این پیش از این پیش از این پیش از این پیش از این پیش از این پیش از این پیش از این
همراه رکاب عظیم الشان بود و در که بر زنگار رسید از روز با و در بر روی عظیم الشان در دیدن گرفت و یک آب را وی در چشم فرو
خاکه در و غبار را بکشم کشاد شد غیر از از توب بگوش سیر سپهر چاه او باش مناسیه از لشکر خالص بفرستاد و در خارج خراسان که تابلو
تیر باران کرد و از پیشتر هم سپاه شانه از چشم پوشیده ترست پس از شمسیت کشاد و خاندان ماند و از پیشتر که بخت در این اثنای که در تیر
بریکه بر فیل سوار می عظیم الشان سید یکمیش گرفت شانه از آن بالمش را بر زمین انداخت این دل و گوید که بر سید هم خبر است فرمود
که بجز گذشت چون شانه از او را بدین حال دیدم گریه و فغان بنیاد نهادم شانه از او فرمود که این قدر به پیروی چرا عرض کردم که گشتی عافیت مراد
من تاه شد اگر فغان کنیم چه کنم سر چند در باب بکشد و تحویل عرض کردم غیر از اندک باشد از زبان نه بر آید قدر بر همین بود که شانه سال صلح
چنان است که نوید دولت بر سپاه سوار شوند و در ملک بنگاه مرشد اوده یعنی محمد فرخ سیر و در دیار دکن و از دستان چنه از فدوان
مرکار است هر جا که بخاطر بگذرد رسیده و اسباب جنگ فراهم آورد و متوجه تدارک شوند فرمود که در از اشکوه و محمد شجاع بهر محبت چه کرد
اگر سلطنت مقدر است بمصدق آیت کم من فی الدنیا غلبت فیکم فی فتح یافتن بعید نیست آقین الدوله گوید بعد اندک فرصت مرتبه دوم
عرض کردم که حالا بدین مسیت و در سوار هم راه مانده اند و دیگر همه با رفتن فرمود که ده سوار همراه ما کنند که بر مغزالدین نیازیم و شمس
با و از ده سوار به تابلو خسته اختر روان شوند بدل گشتن به تدارک راه و دوستی از ان میان گفت که اینک راه بگاهه میگیرم بایستد گفتم که
شانه از ده زنده است توانم گذشت تدارک این اثنای که توب بر من سوار می شانه از ده رسیده روی از سیدان برگردانند و
بقدم گریز بطرف آب را وی روان کردند فیلیان بر زمین افتاد و کلال خان لودی که در خواهی بود و پیمان فیل گرفته بر تیر اند و پیاده شده و رفت
فیل بهرعت میرفت که گرد باد بگوش غیبت اندر رسید و اسبان سوار می با مردم هر چند پاشد که توب میگویدیم دور تر ماندند ناگاه فیل از ساحل
بلند خود و آب را وی انداخت و گرد آب افتاد و فرود رفت و غرق شد چون در آنجا رسیدیم دیدیم که کل و لاسه نه نشین بیالای آمد
سعلام شد که فیل مع شانه از ده غرق گردید با کمال چون کار شانه از ده عظیم الشان با تمام رسید حجتی اختر جهاندار شاه با برادرش معزز الدین
جهاندار شاه پیغام داد که تقسیم ملک موردی و قسمت غنائم عظیم الشان پر د از تدارک الدین جواب نامناسب داد و حجتی اختر بشنید
برنجید و از او یکا گشت و شیخ یار جمعی مولف انشا کردند و بنویس که چون خراسان عظیم الشان بدست حجتی اختر افتاد و ذوالفقار خان
داوری پیشکوه و پیغام تقسیم غنائم فرستاد و نمینی حجتی اختر گران آمد بهر صورت ذوالفقار خان صف قتال بیار است جنگ توب و لشکر
بمیان آمد ناگاه رستم جنگ و حال خان و غیره از برای حجتی اختر سپاه معزز الدین کمال آورد و در دست بر روی عظیم الشان بود و معزز الدین
سرا می شد و مضطرب بر خود فیل غلبه در لشکر بالمش بر آگنده شد و معزز الدین هم در پراکنده که ببلغ رایین سو و آن به وقت است اختر

پشتند کوب عقب سپاه خویش بآباد و من آمد ناگاه از طرفی که او باشی چند برای تاختن خراسان ایستاد و چون در قفقاز مقبل نمیشد
رسید و در گذشت سپاهش بهر محبت رفتند و مردود و الفقار خان و دیده فیصل نجیب اختر را پیش گرفته اند و دو الفقار خان بسی و تلاش
لبس با معز الدین را بدست آورد و تهنیت فتح عرض نمود و معز الدین و دو الفقار خان در عرصه کارگاه شب شب بسر بردند و رفیع القدر را دیده و
بلا حله شب تار و بهشت تار و در سبب شمشیر خان متوطن حصار قدرت شتافتن و تاختن در شب معز الدین نیافت و شبانی و تامل بالاس
فیصل با مید و موم شب را با آخر رسانند چون سپیده صبح بدید و دو الفقار خان نصرت جنگست عیال بر سر شاهزاده رفیع الشان شتافت
و اطراف او را فرود گرفت بشاهزاده رفیع الشان از فیصل بر حسب و داد و شجاعت داد و شمشیر خان بقتل رسید و معز الدین تلف دریافت
معز الدین جهاندار شاه ابن شاه عالم بهر اور شاه بهر برادران را کشته بر تخت سلطنت نشست و اسد خان را
وکیل مطلق و سپهرش و دو الفقار خان را وزیر المالک ساخت و کوکلتاش خان کوکه امیر الامرا بخشی المالک گشت و با مقصود و الفقار خان
سلطان محمد کریم را در فرج سیر این عظیم الشان را و بسیار از امرای عظیم الشان را مثل رستم دلیخان و مخلص خان و دیگران را امرای
و دیگر شاهزاده ها بقتل رسانید و کثیر ارجان بدلاست ماند و اکثری مجوس کشته و معز الدین خود را از امور ملکی و مالی معذور و دو الفقار خان
را در انهمام گردانید و خود با عمل کنونیست خصوصیت خان از بنابر میان تاسیس که محبوبه اول و بعیش پرداخت و سکه معز الدین بن بود
بهیت نزد سکه در ملک چون مهر و ماه بدشمن شاه غازی جهاندار شاه به القعه معز الدین با مقصود و دو الفقار خان بعد از حسن
حسین علی خان سادات باز به امرای معتبر عظیم الشان که حسین علیخان و عظیم آباد و همراه شاهزاده فرج سیر و برادر گلانش عبداللہ
خان بطاعت الہ آباد قیام میداشتند نوشت که سلطان محمد فرج سیر را مجبوس کرده بشاه جهان آباد و یا بند و مورد تفضلات بادشاهی
شوند و الا به ضلالت خوانند کثیری محمد فرج سیر از قتل پادشاه عظیم الشان آگاه گشته با حسن علیخان و غاز الدین خان عرف احمد بیگ
کوثر در سر سار حمت نموده به بنارس و الہ آباد رسید و عبداللہ خان را با خود متفق ساخت و تمامی شیخ و سادات و آفاغنه و دیندار
و در اجپوت منہ و الہ آباد را ملازم گرفت با وجودی زری و دلمای مردم را بتواضع و خلق بدام تسخیر کشید و آنم حروف از بزرگان خویش
سختینده که در موضع غبی از توابع کوثره که جاگیر عظیم الشان بوده و میرزا محمد رفیع سر بلند خان دومی و دیوان عظیم الشان اینجا قیام میداشت
بهست سراسر افراسیم آورده قصد غریمت پیش عظیم الشان میداشت و درین اثنا خبر قتل عظیم الشان شنیده متوقف گشت و در
خلال اینجی ال حیر جلوس معز الدین بگوشش رسید و مقصود آن بر طبق فرمان معز الدین و مکتوبات اسد خان و سپهرش و الفقار خان
از صوابد و پادشاهان و اشراف و بزرگان خویش بجانب معز الدین روان شد و در راه فرامین محمد فرج سیر متعاقب متابعت خویش رسیدند
و الہ راقم حروف هر چند که عرض نمود که از مرشد را بر بخود گنجین و بدو گیرے پیوستن صلاح و دولت نیست اقربا پیش نگذاشتند که
با فرج سیر بودند و لبش که معز الدین شتافت و معرفت اسد خان ملازم معز الدین حاصل کرد و مورد الطاف گشت اسد خان
بعد از چند روز از راه دور اندیشی که سر بلند خان رفیق عظیم الشان است بودن او در حضور معز الدین مصلحت ندید و چندی نگذشت که مراد
فنا و گند و شورش انگیز توپا بران از راه دوستی با سر بلند خان گفت که شمار او جنگ بمقابلہ محمد فرج سیر شدن مناسب نمی دانم
لذا مخاطرم میگند و از طرف من به نیابت احمد آباد و گجرات پروازند سر بلند خان منت داشت اسد خان او را از بادشاہ خدمت
گجرات و یا بند او گجرات رفت القصد چون خبر رسیدن محمد فرج سیر آله آباد و سیر معز الدین و دو الفقار خان رسید سرگرم تدبیر

بجای سیر الدین

روزی که پادشاه پسران محمد از الدین ابن معز الدین با حق اندوران شوهر خواهر گوگانش خان و طاعت خان صادق پانی تپی و دیگر
امرا با جمعیت کثیر باستان محمد فرخ سیر تعیین شدند و مقرر فرمود که تا آله آباد و بوند و نادر و بنامی این فتنه که هنوز مستحکم نشده است پانزده
و معز الدین با دو الفقار خان و گوگانش خان و محمد امین خان و عبد الصمد خان و غیره سرداران مغلیه قورانی مشورت نمود
عبد الصمد خان گفت که فوج شرقی را از سر و صدا وقت با سپاد باو شاه دست مکر سادات باز به که بدارند میجنگند یعنی پیاده شده جان
میدهند فکر می بکار رود که اینها از فاقست محمد فرخ سیر بپوشی کنند باید که بفرمان پیشین منتهی و امید انعامات و خدمات عمده بنام
آنها رود تا اطاعت و رزق و این بعضی اندک پیش گرفت با کجای چون خبر رسیدن فرخ سیر در آله آباد مکرر سمع معز الدین و
ذو الفقار خان رسید و ذو الفقار خان معز الدین را از راهور شاهاجهان آباد آورد و بفرستاد و بدست آوردن سپاه و بدست آوردن قلوب
مردم سرگرم گردید و گفت داد و دوشش بکشود و نفوذش این واجناس همه در میوه ای اینکار خرج شد بالاخر فوجت بسفت و دیوان خاص
عام شاهجهان آباد که از فقره و طلا بود رسید و آنرا شکسته بخرج آوردند محمد از الدین ابن معز الدین با لشکر می آرد است بچوهر رسید
و بمورچال پرداخت محمد فرخ سیر از آله آباد بدینجا شتافت محمد از الدین بچینگ بنگام شب از مورچال بگریخت و با کبر آباد رفت
محمد فرخ سیر بفریافت با ستیج این خبر ذو الفقار خان معز الدین را از شاهجهان آباد آورد و مشغول اکبر آباد رسید و بر کماست سوار
بر آب حین جمعیت یک لک سوار خیمه و خرگاه زد و سوارچین را از مردم سپاه و توپخانه فرستاد و گذارد و سد و وساخت حواسوسان
محمد فرخ سیر رسانیدند که بالای غبوره سوار گشته بختش کرده پایا بست محمد فرخ سیر بخرج استحال بدینجا رفت و بی ننگار
غفور حین نمود معز الدین و ذو الفقار خان ازین باجرا با بگریخته بترتیب افواج پر و اختند عبد الله خان و حسین علیخان و رحیم
جملی رام بر آورد و در وجه دیاباد را که و غار الدین خان کوسه و غیره از اطراف حمله آوردند و گوگانش خان را که مقدمه سپاه معز الدین
خان و پیش روی ذو الفقار خان چون کوه آهن ثبات میداشت با او زرمی صحبت کرده بقتل رسانیدند از فقاقت شنیده که ذو الفقار خان
که از طرف گوگانش خان که در قی در دل میداشت و در دوا و اعراض نمود و بنگاه و غیره آنکه چون کار گوگانش خان تمام شود البته پناه
محمد فرخ سیر است و مانده گرد و آنزمان بدفع ایشان باید پرداخت همین که گوگانش خان از دست بر سپاه محمد فرخ سیر بقتل رسید و بدین
طریق ذو الفقار خان که گرد و بختو است بران حمله زد و توپ و بان با شام سرد و آن نمازها و پیکانها در معرکه پیش و چون فوج از
محمد فرخ سیر بعضی گویند که عبد الله خان صبی از لشکر فرخ سیر را چند نفر سوار برانده و کشت زد و قلیلی از روز مانده پس شب معز الدین و راند
آنجا محمد امین خان و عبد الصمد خان و غیره مغول قورانی محافظت میداشتند چون خبر قتل گوگانش خان شنیدند و یورش افواج محمد فرخ سیر دیدند
بدر فتنه گویند که قورانیان با عبد الله خان و خفیه ساختگی داشتند و الله اعلم بالحق چون معز الدین یورش افواج محمد فرخ سیر از پس پشت شنیدند
مضطرب گشت و دوران معرکه عمل که مقرر شده بود و بر سر بهر محبت نهاد و در راه بر دست محمد یار خان ناظم دلی اسیر شد معز الدین سر اسیمه
گردید از قلعه گاه بدر رفت ذو الفقار خان چون خبر محبت معز الدین شنید دست لغابین بر سر زده منظم گشت و محمد فرخ سیر بفریافت معز الدین و
قلعه شاهجهان آباد رسیده و فوج است که اندرون رود و مستحقان خراج شاه معز الدین بخانه اسد خان رفت است خان او را محبوس گردانید
از زبانی ذو الفقار خان پیش بدر رسید و گفت که معز الدین را این و میباید تا در ملک و کن رفت جمعیت فراخ آورد و بتدارک مافات بر داند
اسد خان گفت از نیخیال فاسد نایا محمد فرخ سیر است که در حین جنگ با او کشته شد و فوج او را که در فتنه بود و فوج او را که در فتنه بود

در حین جنگ
از حین جنگ
از حین جنگ

که از پیش پدر برادرش یافت و بدستور مغیرالدین محبوب گشت اسدخان سرد و محبوبان را حواله محمد بایخان نمود و التماس بنشیند چرخ نیم
 بانوید و سنگی ساختن جهاندار شاه بزرگراه محمد فرخ میر فرستاد محمد فرخ میر شایهجان آباد شافت و فرمان داد که جهاندار شاه بریده بدرگاه
 آید اسدخان و پیشکش ذوالفقارخان بکازمت رسیدند اسدخان خصت مراحت بافت ذوالفقارخان بقصاص سلطان کبریا بن
 عظیم الشان و مجلس خان نیمه بکاک گردیدند مدت سلطنت مغیرالدین جهاندار شاه یکسال و چند ماه بود بعد از محمد فرخ میر ابن
 عظیم الشان ابن شاه عالم بهادر شاه ابن عالمگیر در آخر محرم سنه یک هزار و یکصد و بیست و پنج هجری سلطنت نشست و سکه اش این بود
 سکه سکه و از فضل حق پریم و زنده باد شاه بجز و فرخ میر بد و در بد و سلطنت او قضا و قضا و سید عبداللہ خان را خطاب قطب الملک و وزارت
 و برادرش سید حسین علیخان را امیر الامرا بخشی الملک و محمد امیر خان حسین بهادر را خطاب اعتماد الدوله بخشی دوم و خانم در ان مسی بخواجه
 عاصم را و او را و علی دیوان خاص قمر حیدر او را و او را و علی خوصان و همچنین سرکب را بدار و علی و خدمات و رساله و مرتبه اش بلند ساخت و
 محبوبان ذوالفقارخان را که اکثر در آئینان اثر بودند حکم نجات داد پس از ان بخش جلوس اجلاس فرمود و تا هفتم هنگامه جشن سرگرم
 ماند و بعد از ان با سوارات ملکی پر دست و چون دخل بر خراج اکتفا نمود و با مقصود ابکاران در سال شش ماهه تنخواه و جاگیر با میران و
 ملازمان و او در خلال این احوال جماعه سگمان در لاهور باز قصد شورش گشتند عبدالصمد خان ناظم لاهور آنجا آمد و راجس تدریس متاع
 ساخته و اکثر از انهارا بچینه کلاه کرده بر شتران سوار کرده بدلی فرستاد و این قضایا در ضمن قباله سمست تحریر خواهد یافت و در بعد سلطنت
 محمد فرخ میر سید بلند خان بموجب طلب از احمد آباد و کجرات بدرگاه آمد و حسن سعی عبداللہ خان حسین علیخان عفو جرایم او شد و
 ملازمت حاصل کرد و امور و تفصیلات مختصره و اندک گردیده نظامت او ده شافت و بعد از ان نظامت الله آباد رسید و حسین علیخان
 بر اچو تاندر رفت و موافق ضابطه قدیم و تشری از اخفا و راجه جیونت سنگر لاهور باز و واج بادشاه در آورد و این حکایت امیر عبدالعلین
 بلگرامی واسطه بنظم آورده این بیت از آنجمله است هنگامیکه محمد فرخ میر با نظم خلوت کرده و رابیات گفته سمیت باسلام آن صنم را
 پرستنا کرد و بدگره از رشته زنار واکرد و بد و پس ازین که سلطنت سمست گشت در اچوتان رسم را از میان برداشتند با کمال بادشاه
 میر حیدر ابطاست عظیم آباد و هم راجه قمر بیچ پوریه که سر حلقه ستمزدان بود و حسین فرمود و حسن علیخان را بنابر نظم و نسق و کن و تاویب
 و او در خان افغان یعنی فرستاد میر حیدر خان معه بانیسی که عنارت از نیست و دو امرای نادر با فوج کثیر است از شاه جهان آباد
 بعظیم آباد شافت و هم و میر از و سر انجام نیافت و بطریق مجبور رفت فرخ میر سید بلند خان را از الله آباد و نظامت عظیم آباد و هم راجه قمر
 نعین فرمود و سید بلند خان بعظیم آباد شافت و راجه و میر را بر دست و الی و فرم و شیخ عبداللہ غازی پوری لقیل رسانید و این قضایا
 در ضمن عظیم آباد و احوال اقلیم دوم در سرانوم قوم گشت بعد از ان سران خان طلب حضور شد و در سرقت عبداللہ خان نظامت کامل و
 تقویض شد و در و رویه انعام یافت و ملک پنجاب از توابع لاهور ضمیمه صوبه کابل و بجایگزینش سمر گشت سمر بن بنادق متوجه کابل
 شد و باین شایهجان آباد و سر منبد با نظار و اقمه مقامات فرمود و پیش ازین غار ان خانه بزرگ از مزاج بادشاه فرخ میر را از طرف سادات کاتب
 و طبع ایشان از جانب و لینهت مکدر ساخته بودند و آن فرخ میر فتنه زده بالاش بکتوبات عبداللہ خان متعین بر طلب حسین علیخان و سوز مزاج بادشاه
 با و سید حسین علیخان بر شفت و محمودی را شایهرا و قرار داده و در عمارتی متعلق بر فیل نشانیده بالشکر آراسته و مرسته از دکن متوجه جهان آباد
 شد و محمد فرخ میر اندیشناک گردید و میر خان میر ششی را بنابر استمانت پیش حسین علیخان فرستاد و آن متوجه شیت آنچه نایست از جانب بادشاه

نسخه
 شاه عالم

چندانی
 رزق

حسین علیخان رسانید روز طاهر استقامت داده اور ایشا بجهان آباد اور حسین علیخان عبداللہ خان بیست و شش سالگی بکبریا گاه
 بادشاہ غرض داشت کہ سوختن در بیت مانده با از همه بندگان زیادہ است اما خود دان و کین اندامید و ارم کہ در گاہ مصلحت از وجود ملازمان
 سر کار خالی شود و بنده بیست غلام شود تا بملازمت برسیم بادشاہ کلیہ ابواب پیش او فرستاد و عبداللہ خان و حسین علیخان آمدہ ملازمت نمود
 و بادشاہ را مع خدمتہ محل اخصیہ و کسیر جمع ترین و جہی اسیر کرد و در انبوا قعہ ششم ریح الاول سنہ یکہزار و یکصد و سی و یک اتفاق افتاد و یکی را
 از شاہزادہ ہای محبوب بر آورد و در تخت نشاند بعد چند روز بمرگ طبی در گذشت و بچنین و گیزی و محمد فرخ سیر نیز در انحال حلت نمود
 مدت سلطنت محمد فرخ سیر قریب ہفت سال بود و بعد از او محمد شہا حجستہ اختر جہان شہا ابن بہادر شہا ابن عالمگیر را از
 زندان بر آورد و در ولایت سنہ یکہزار و یکصد و سی و یک ہجری بخت سلطنت نشاند و سر بلند خان کہ بہ انتظار آشوب مابین
 سر بلند و شاہجہان آباد میگذاشت بطبع وزارت غنیمت دہی نمود و عبداللہ خان فرمان محمد شہا بنام سر بلند خان فرستاد کہ بمبیل
 سمت کابل روانہ شود و سر بلند خان کجابل شتافت عبداللہ خان حسین علیخان بدست و پیش محمد شہا وزارت و امیر الامرای قیام
 نموده مدار المہام ملک گشتند و در سلطنت محمد شہا محمد امین خان توراتی بکانات محمد فرخ سیر و ابو اید محمد شہا حسین علیخان را کہ
 با محمد شہا و بادشاہ بنا بر تادیب نظام الملک بدین ہیئت انصراف و در گذشت چہ روزی حسین علیخان از دربار بادشاہی رخصت
 شد و بسواری پالکی بچیمہ خودی آمد و در راہ و دوکش از منول نصب دار بادشاہی کہ یکی از ان حیدر بیگ نام داشت فرار و بگریزند
 و ناگش محمد امین خان نمودند کہ در تنخواہ مامورم رسید بدین یکی از ان بدست راست و در دیمی بدست چپ قتل پالکی حسین علیخان
 آمدند و یکی عرضی بدست حسین علیخان داد و بخواہند ان مشغول شد شخصی دیگر از انظر ف پالکی پیش قبض از گرفتید و در پیلو جی حسین علیخان
 نزد امین کہ حسین علیخان با و نگار نیست و دیگری از طرف دیگر پیش قبضی حوالہ او کرد و کارش تمام ساخت و این واقعہ در آخر سنہ
 نہار و یکصد و سی و دو ہجری اتفاق افتاد و چنانچہ شاعر ہی در تاریخ انبوا قعہ گفتہ از انجملہ است مہر صرخ قتل حسین گردید بعین سنہ
 یکہ از انہا قتل رسید و دیگری جان سلامت برد و شورشی عظیم در لشکر رویداد و انجماش نیمہ و بنگا و حسین علیخان بتاراج
 رفت چہ بموجب حکم محمد شہا ہر یک از امراء و جمیعہ ہای متعلقان حسین علیخان تسلط شد و چنانچہ سید سعادت خان برہان الملک
 بر نیمہ از انحال و انقال غیرت خان ہمیشہ زادہ حسین علیخان تصرف گشت و از ان وزارت قبلاش روی تراج نہاد و انجملہ بعد از ان
 قضا یا محمد شہا و محمد امین خان بشاہجہان آباد مراجعت کردند عبد اللہ خان کہ در دہلی بود خبر قتل برادر شنیدہ و شاہزادہ را
 از حبس بر آورد و بخت نشاند و با فوج پیشرو تو بچانہ بسیار قصد محمد شہا کرد و زخمی صحت کردہ اسیر گشت و در حبس بسر و محمد شہا مستقل
 و سی سال سلطنت نمود و در سال بیست و یکم جلوسی نادر شہا والی ایران بہ تخییر نہاد و چہ شاہجہان آباد شد و محمد شہا با
 عساکر و تو بچانہ و افرازدہای برآمد و دینی پت کر نال با امیران محمد شہا چون ہمہ مقام الدولہ خاندوران خزان امیر الامرا و
 و برہان الملک سید سعادت خان ناظم او و و افواج نادر شہا و مجاربہ دست و او خاندوران خان زخمی شد و بر گشت و
 بہان شب در گذشت و سعادت خان را فوج نادر شہا معہ فیل سوار ہی او اسیر کردہ و پیش نادر شہا بردند و انبوا قعہ در سنہ یکہزار
 و پنجاہ و یک ہجری اتفاق افتاد و بالحوارہ و دیگر بموجب طلب نادر شہا نظام الملک آصف جاہ و اعتماد الدولہ قمرالین خان
 وزیر بختش رفتند و دیگر در طلب ایشان محمد شہا بادشاہ شیریں نادر شہا و نادر شہا ہمدہ ہار و لشکر خویش توافع نگاہداشت

سندتہ الاماکن
 نسخہ
 حسین علیخان

سندتہ الاماکن
 نسخہ
 حسین علیخان

سندتہ الاماکن
 نسخہ
 حسین علیخان

سندتہ الاماکن

پس از آن روزی نادرشاه با محمدشاه سوار شده داخل قلعه شاهجهان آباد شدند هنگام شب مردم بازار سی افواه کردند که نادرشاه قصد محرم محمدشاه نمود فلما قیام مجلسی با و شاهی او را در قلعه بکشد شورشی عظیم برپا شد مردم شهر از سپاه نادرشاه هر کس را که یافتند در آن شب بقتل رسانیدند در آن هنگامه سربلندی چهار سوار کس از سپاه نادرشاه کشته شده چون سپیده صبح بدیدند نادرشاه از قلعه برآمد و مسجد روشن الله و که متصل چاندنی چون کست رفت و نشست امیران محمدشاه برکاب او حاضر بودند حکم بقتل عام فرمود تا یکپاس پس هنگامه قتل عام نماند خلقی کثیر در آن یک پیر نفیس رسید و چهارات بعضی چهارابا رسید و خنجر و نمانوس اکثری بر باد رفت پس از آن شب که امیران محمدشاه مثل نظام الملک و قمرالدین خان و مبارز الملک سر بلند خان از قتل عام و رگدشت و تبیین که از زبانش امان برآمد فی الفور آئینه شورش و هنگامه بطرف شد که گناه و چند روز نادرشاه در دلی بماند و از ابو منصور خان و اما و سید سعادت خان که در کمانه نیابت صورت داده قیام داشت و سعادت خان در همان ایام از بیماری سرطان که داشت در دلی فوت شده بود و دو کور و روبرو طلب فرمودند چنانچه دو نفر کلاه پوش همراه خواجه محمد خان سیرنگ برادرزاده سعادت خان بکمانه پیش ابو منصور خان فرستاد و مبارز الملک سر بلند خان را خدمت تحصیل زر از مردم شهر دلی چه شریف و زویل و او سر بلند خان چهار ناچار آن را قبول کرد و ابو منصور خان دو کور در ریه نقد مردم نادرشاه تسلیم نمود و رختی انزف و او نادرشاه از این نقد و اجناس محمدشاه نادرشاه که اندوخته اسلامان بود آنچه که یافت بگرفت و همچنین از همه امیران نظام و سکنه بصادره بانی و افریخت آورد و آنرا از قمرالدین خان و نظام الملک و دیگر قوریان مسیح گرفت و بدستور از مبارز الملک سر بلند خان که او هیچ نداشت و هنگام غریبت ایران محمدشاه را بدستور سلطنت داده بایران حمله نمود و محمدشاه سلطنت میراند پس از پنج سال محمدشاه و ابو منصور خان که آن هنگام در رختی توپخانه بود بر علی محمد خان روئیده که خود می خجید از اتفاقات نزاع سیله از مردم او و ابو منصور خان واقع شده بود که کشید علی محمد خان روئیده در بکمانه که از میثات او بود و چون انوارج بادشاهی بحاصره بکمانه پرداخت چند روز مردم توپخانه بیان ماند و بالاخر معرفت قمرالدین خان وزیر علی محمد خان روئیده بخدمت بادشاه آمد و آنهم در وقت ملازم ابو منصور خان و متعینه راجه دلی را که در پیش حاضر بود این قضایا و دشمن آنکه از توان شاهجهان آباد مرقوم خوابد گشت تا بجهل بعد ازین واقعه ازین سال احمدشاه ابدالی وانی قند بار و کابل بفرم تحمیر دلی بلاهور رسید محمدشاه بدخود و احمدشاه را تا قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان و راجه ایسری سنگه ابن جیسنگه سوانی که خواهر راجه سنجی و غیره راجه سنجی جانان به قباله ابدالی فرستاد و در راجی واره باین سرمنده و بلاهور ملاقی فریقین دست و داور می صعب بمان آنرا قمرالدین خان وزیر از کله توب و رجه کشته شد و راجه ایسری سنگه همان روز هر اسان گشته سنجی از اردو و بگرجیت معین الملک عرف بهر سوانی قمرالدین خان وزیر ابو منصور خان قرار برقرار اختیار کرده قتالی فاحش کردند و وزیر دیگر احمدشاه ابدالی بهریت رفت احمدشاه بهریت فتح به پدرش محمدشاه بادشاه عرض داشت محمدشاه معین الملک را صوبه لاهور تفویض فرمود و در خلال این احوال محمدشاه بگریه و غمی رگدشت پسرش احمدشاه ابن محمدشاه در سینه کینه از یکصد و شصت هجری سلطنت و ابو منصور خان را اسیر و در وزارت نمود و بشاهجهان آباد آمد و درین اثنا نظام الملک قصف جاده دروکن رگدشت ابو منصور خان وزارت رسید و خواجه محمدشاه احمدشاه را استخوان لعینش و عشرت گردانید و مقرب حضرت گشت و معرفت و کار وزارت کرد و گفت ابو منصور خان بخجید و نذر او را سلطنت احمدشاه از ابو منصور خان شوم شده و سوانی گریه ابو منصور خان خواست که او را اسیر کند و بکشد

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان

محمد علی خان

احمد شاه آقام الدوله ابن نصر الدین خان بر منصب امیر الامرا بنحی الملک و غاز الدین خان ابن نظام الملک را وزارت داد
 ابو المنصور خان برنجی و سراج مل جات را با خود متفی ساخت و دلی را محاصره نمود و غاز الدین خان نجیب خان را و سپاه که در آن وقت چند
 کرد و فرستاد و پیش و در میان و حافظ رحمت خان در سنبل مراد آباد و غیره بسر برد و خود را نجیب خان با جماعه کثیر از رویه با بلی
 رفت و با ابو المنصور خان زرمهای صعب کرد و ابو المنصور خان بکینه مرجهت خود احمد شاه متفی گشت و نجیب خان بر غایت غاز الدین خان
 بر تنه اعلى رسیده و نجیب الدوله خطاب یافت و پیر گنده اقطاع او مقرر شده و غاز الدین خان که در آن وقت نوزده یا بیست ساله بود
 مقرب المحضت و مدار الملکام گشت و بالاخر از احمد شاه مخالف شد و احمد شاه با ابو المنصور خان در ساخت احمد شاه از شاه جهان آباد
 غریبت لکنه کرد و بسکندره رسید و از بنجاق مقامات کرد و غاز الدین خان مرسته را بر احمد شاه بادشاه تعیین نمود و تا غارت کنند مرسته را
 در سکندره بلسکه احمد شاه رسید و بتاخت و تاراج پرداخت احمد شاه منعم بشاه جهان آباد رفت و لشکر غارت گشت غاز الدین خان
 او را گرفت و میل کشید و مادرش او هم باقی را نیز در چشمان میل کشید و بزرندان فرستاد و عزیز الدین محمد بن معز الدین بن بهادر شاه
 را از حبس برآورد و در سینه کینه زد و یکصد و پنجاه و پنج مجری سلطنت نشانده عزیز الدین محمد خود را با کیم کیریانی مخاطب گردانید
 بخت جلوس کرد و غاز الدین خان وزیر و مدار الملکام ملک گشت در آن هنگام احمد شاه ابدالی والی قندهار بنحی هندوستان نشاند
 غاز الدین خان نجیب الدوله را با عساکر بسیار بمقابله احمد شاه ابدالی فرستاد و خود باو شاه بنخواست که از دلی برآید
 لیک باو شاه اجابت نمی کرد و گویند که بادشاه احمد شاه ابدالی را خفیه جبت تا دین غازی الدین خان طلب کرده بود
 با تجمعه نجیب الدوله با احمد شاه ابدالی بتاخت و بنجاست او بر فست غازی الدین خان بحرانی و شجاعه شکیه داشت برآید
 سوار شد و تنها بلسکه شاه ابدالی بر فست احمد شاه ابدالی او را بنخواست و خطاب فرزند خان او را بنخواست و مخاطب شد
 و با او بدلی آمد و با عالم گیر ثانی دوستی کرد و عمارات عالیه انشهر از اعلی وادنه بکند و میانج بسیار که نوبت از کرد و با گشته
 بکنه رسید بدست آورد و در وصیه از اخفا و تموریه که یک از ان دختر محمد شاه بود و دیگر که از عالم گیر ثانی یک بنام خود
 و دیگر که بنام سپه خو خطبه کرد و عالم گیر ثانی را بدستور بر سلطنت هندوستان مقرر داشت و قبولایت خویش بقصد بار مرجهت
 نمود و شاهزاده عالی که این عالم گیر ثانی که در حبه و نواح آن بود و غرضول شده بشاه جهان آباد رسید و در حلی دار اشکوه منزل گزیده
 سپاه غاز الدین خان او را محاصره کرد و شاهزاده بهتوریکه داشت از آنجا برآمده براه سنبل مراد آباد باو توله و برلی با حافظ
 رحمت خان و دویند بخان روساے رویه ملاقات کرده بکینه شتافت و بصواب بد شجاع الدوله باله آباد رفت محمد قلی خان
 معروف بمیزرا کوچک ناظم ال آباد ابن عم شجاع الدوله با شاهزاده متفی گشت متوجه شخیر احمد آباد شد و راهرام نراین که از قبل
 میر محمد جعفر خان ناظم بکالایا بکث عظیم آباد داشت در قصبه پیلواری بنجاست شاهزاده آمد و هنگام شام بحلیه آوردن کاغذ ملکی نصبت
 شده بقاعه عظیم آباد داخل شده با حکام برج و باره آن پرداخت شاهزاده عظیم آباد او را محاصره کرد و راهرام نراین متحصن شد و خلل آنجا
 شجاع الدوله باله آباد شتافت و بر قاعه و صوبه ال آباد مستولی شد و گماشتگان محمد قلیخان را بکینه شتافت و این خبر مضطرب گشته از شاهزاده
 جدا شد شاهزاده ناچار از محاصره عظیم آباد برخاسته به بوندیل گشت و رفت و محمد قلیخان نزد شجاع الدوله آمد و محبوس گشته بقتل
 رسید شجاع الدوله جماعه قزلباشان را که با محمد قلیخان مربوط بودند از ال آباد و او ده اخراج کرد و شاهزاده دیگر بار افواج فرام آورده

از نجیب خان
 ابو المنصور خان

نصر الدین خان
 احمد شاه

شجاع الدوله
 احمد شاه

احمد شاه
 احمد شاه

روسیه فخریم آباد نمود و محاصره کرد و در خلال این احوال خان الدین خان با عالمگیر ثانی مخالفت داشت و روزی پیش با دوشاه رفت و گفت که چند نفر از درویشان تنهاب الدعوات از پنج و بعد او و دوشاه همچنان آباد شده اند غلام بربارت ایشان رفعت بود بسیار شنیده یافته بادشاه از روی ملاقات در ایشان کرد و روزی سوار شده بمقام درویشان رفت و حججه ایشان در آمد ملاقات نمود و ساعتی بناسود این سفاکان در بوسیرت کار و از بنام برکشید آن بادشاه فرشته سیرت را بشهادت رسانیدند امور سلطنت بجای برهم خورد و تهریرین ایشان احمد شاه ابدالی باستعجاب احمد خان ننگیش فرخ آبادی و روسای رویه و دیگر بار بنابر اتصال بسواکش را و بها و و کفی از کابل آمد و دوشاه براده عالی گمر که بجا محاصره عظیم آباد مشغول بود و طلب نمود تا با سلطنت نشاند شاه بنزد رفتن شاهجهان آباد و مناسب وقت ندرید ابدالی در حدود پانی پت با دکنیان زر سره صعب کرد و ظفر یافت چنانچه این قضایا در اقلیم دوم و در تحت صوبه خاندیس بعد از حالات سلطین انجیا مرقوم است با تجمعه ابدالی بعد از ظفر سیر از جوان نخبه این عالی گمر این عالمگیر ثانی را به نیابت پدرش در شاهجهان آباد بر تخت سلطنت نشاند و بجهت الدوله اندر الدلهام ساخت و غازالدین خان پیش سورجبل جات رفت و احمد شاه ابدالی بکابل مراجعت نمود و تهریرین افشار میر محمد قاسم خان با عانت انگریزان خسرو میر محمد جعفر خان را از امارت بنگاله خلع کرد و خود بجای او نشست و عظیم آباد آمد و نام نراین را بچیل محبوس ساخت آن هنگام انگریزان با شاهزاده عالی گمر سوخ و در زندان شاهزاده باستعجاب انگریزان و میر محمد قاسم خان و عظیم آباد در سرحد بکیرار و یک حد و مفقود و در و بگری سلطنت نشست و خود را بشاه عالم ثانی مخاطب ساخت بعضی احوال این بادشاه در ضمن بسیار و دیگر جاها مرقوم است با تجمعه از عظیم آباد با دوده و لکهنه رفت و با شجاع الدوله نسبت بهمانسی و بر پسران چهار سال و نکهت شافت تهریرین افشار میر محمد قاسم خان ناظم بنگاله و عظیم آباد از انگریزان منبرم با سید استعانت بشاه عالم و شجاع الدوله پوست بشاه عالم و شجاع الدوله با عانت میر محمد قاسم خان پسر انگریزان شد که عظیم آباد کشیدند و در آن سال کاری نساخته و برگشته در کسیر جاپاتی کردند انگریزان با میر محمد جعفر خان که او را پیش ازین از حبس بر آورده ایالت بنگاله و دینه داده بودند بهر وقت افتند و با شاه عالم و شجاع الدوله رزم کردند و ظفر یافتند و اب شجاع الدوله بهادر و صوبجات خود پیش اقامت مصلحت ندرید پیش احمد خان ننگیش فرخ آبادی و روسای رویه و کابی رفت و بادشاه با انگریزان پوست انگریزان کوره والد آباد و بیست و شش لکهر و پیه سالیانه از دین بنگاله جهت تصرف بادشاه مقرر کردند بادشاه قریب شش مذهب سال در الد آباد استقامت نمود چون نجیب الدوله فوت کرد با اتفاق دکنیان بادشاه از الد آباد و شاهجهان آباد و حضرت فرمود و از میان کوره والد آباد از تصرف بادشاه بیرون رفت گماشتگان شجاع الدوله بران متصرف شدند و مر سوم بنگاله که از انگریزان میا و شاه میر سید موقوف گشت و تا امروز که سلخ و بجهت بکیرار و یکصد و نود و پنج هجری و بیست و سه سال از جاپوس گذشت و از ننگ سلطنت هندوستان را در شاهجهان آباد و زیت بخش است و در عهد دوسکمان از امپراتور یا تاک و سمت مشرق تا حدود و فواح شاهجهان آباد و تصرف اند و از سورت بندر تا کلکته تمام ساحل دریای عمان را و از کلکته و بنگاله و پینه و نا به پیکره و متصل و با صاحبان انگریز کوشی ساخته در لباس سوداگری بر حکام بنگاله و آورده والد آباد و غیره محیط و حکمران اند و والد آورده نا به پیکره با دلا انگریزان نصف الدوله بهادر عرف میرزا افانی ابن شجاع الدوله و صوبه اکبر آباد و تصرف خود و انفقار الدوله فواح نجف خان بهادر است که تمام آند یار را از دست تصرف قوم جات بجوان مروی و یاوری طایع بر آورده بحیطه ضبط خویش در آورده و بگری محقر بادشاه را خدمت میکاند و او زنگ آناه و جدر آباد و دیگر صوبجات مملکت و کن و تصرف نظام علیخان ابن

حدیقه الزمان

حدیقه الزمان

حدیقه الزمان

تصفت بهاد نظام الملک است و احمد آباد و کجرات و مالو و کنگ و اور میسه نامند و دیگر هندوکن و در تصرف و کنیان است
 و حسن نیکو از رویکصد و نو و دو چار پیچری احمد آباد و کجرات را کلنال کا ورا نگریز از گماشتگان رئیس و پنا بقنال و جدال آتشج که در تصرف
 شده از پنج جادای و در می بیاد شاه نمیر سید لیک تا هنوز خطبه رسک و رسند و ستان بهام نامی اوست یا بی است از جایا
 معروف است و توابع شاهجهان آباد است مزار شاه اشرف و علی فاند و در اینجا است و قلمتش اشخا مشهور و در شهر
 شهری مختصر است و در نزدیکی آن خمیس است که آنرا کرمت گویند و معبد هندوان است و در نزد کسوف و خسوف مردم اطراف و جنوب
 و در اینجا حاضر آیند و غسل و خیرات برد از اند اکثر انکان اینجا که در جامی سرتی نزدیک آتش میگزرد و دوست چهل و شصت کرده است
 بهام غابدان میبود و متقدیم نسوب است و آنهمه سزین از افشال تر از دیگر سزین میند و انداخته و در اند که هر که در اینجا میزد و از آمد و شد
 زبانه که تهاج و بر زبان میزدی او اکنون گویند باز ماندند که در روان و پند و اند در اینجا جنگ و مهابارت کرد و آن زمین چهل کرد
 از شاهجهان آباد و سمت مشرب نایل شجالی است سرکار سحر که در سحر از توابع شاهجهان آباد و شهری قدیم است و در آن شهر میزند
 سکافی است معبد هندوان و با حقا و ایشان بعد از مرور و دور و دوری منظره انوار آتشی از آن مقام پدید آمد که زبان ایشان آنرا بهنگلی اوتار
 نامند و عوام گویند که در حال از اینجا طاهر گرد و در جلالت همور ستمین که در حال از بند خیمه و متصل سبب نمانک است متعه جانیست که
 معادن زر و نقره و مس و آهن و سرب و زر سیخ و دیگر در اینجا یافتند و از آهوی مشکین و گا و اسب کوی و گرم پله و باز و شانی و فصل
 فراوان از اینجا آمد و در میند اران اینجا بهار و صوبت راه مطلع حاکم نباشند و در فاصله قریب منبیل حصار او آب و نام آبادی است که پنج
 در عهد سلطنت خورشید قطاع بران افزوده آنرا ضویه قرار داده و در همه اکنه اینجا اینجا از شیوخ و سادات با کثرت قیام میداشتند
 و در عهد سلطنت محمد شاه با و شاه کوز کافی غلظت الله خان شیخ زاده نگینده نظامت اینجا از طرف قمر الدین خان وزیر الماک قیام میداشتند
 و علی محمد خان رو میله در زمره ملازمان او بود و احوال او و اولاد او اتماعش و زمین آنکه مرقوم شود با جمله اولاد و اخلا و غلظت الله خان
 در اینجا کارهای با نام کرده اند و در آخر سلطنت محمد شاه شیخ محمد اسکن متوقاضی طبیب عمه پرنه سورا ام از توابع اله آباد که پیش ازین
 ملازم قمر سباز الملک سر بلند خان و آورده و الی اتم بوده و عاقبت بدار و نگی تو پنهان رسیده چون و شاهجهان آباد و سر بلند خان
 باید این فتاحت کشید شیخ محمد جد باشد و چندی ملازم خانم و ران و بعد نادر شاه می ملازم قمر الدین خان گردید قمر الدین خان
 او را نظامت مراد آباد فرستاد و بعد از چندی همان جاد و گذشت و بالاخر آنکاک تمام بقبضه تصرف علی محمد خان رو میله و در آخر و
 آبادی جریبه است اکثر قوم سادات در اینجا سکونت می دارند و ظروف گلی نقش رنگ های گوناگون مثلا گلکاری های طلائی و نقره
 بار یک و نازک و صاف و لطیف بسیارند چنانچه یک حقه با خواجه و چلم سر پوش و غیره اسباب گلی قیمتی یک اشرفی یا دو سه بهرست
 می آید و آنجوره و کالته همچنین آنکه شهرست لوازمات از البقیه علی محمد خان رو میله از خمارات عالی و مساجد و خورق بسیار و چند ساجد
 با گنبد های خللا کس کلیم کاری طلا بطور ساجد شاهجهان آباد که نظر گریان را از آن فرحت افزای می بود و آتش در پیش
 نواب شجاع الدوله و انگیزان که بر جافا رحمت خان شده خراب گشته با کج و در وقت آبادی خورشید انشای سرب و بار در اینجا موجود بود
 را تم حروف در زناقت میر محمد قاسم خان آنکان بسیار ترانها کرده شهری کلان و پر رونق بوده و رو میله و فغانان بسیار در اینجا سکون
 داشتند و رواج اسلام در آن شهر از بانگ مصلوات و زکات بسیار بوده و چون ساره البال رو میله و دوی به تنزل شاه مردم آنجا بارانیت بر

بیان شاهنشاهی

سید خدیج

چاپ شده

وصف شهر و مردم

شهر

کل

ولیرخان ابن خجریان ساکن بلخ آباد و قتل رسیدند علی محمد خان ظفر یافت و غنائم بسیار از صامت و لاطق و توسپخانه وافر و دیگر آلات حرب بدست علی محمد خان افتاد و محمدالدین خان ازین ماجرا در غضب رفته متعین الملک عرف میر سید خلیف خود را بالشکری آراسته بر علی محمد خان تعین نمود متعین الملک باشولا بری مادر خود وجه قمرالدین خان برگشت و از آنکه خیمه گاه ساخت علی محمد خان معجز و حاجت پیش آن و بجا آید بسیار تحف و هدایای بیشمار مزاج اعتماد الدوله فرستد شولا بری و معین الملک را از یاده از سابق بر خود ساخت و بر کشتی سیاه دریا گنگ سجدت معین الملک پیوست و صبیحه خود را به برادرش میر صدرالدین ابن قمرالدین بکاج داد و معین الملک بدلی مرغبت نمود و علی محمد خان به شافت و مطین شست و همواره با جماع افواج سرگرم بود بر اراده آنکه به عوی خون پر رخش بدل داد و در آن باره که ماون میا و نیزه و چون اسباب حرب بود و فرایم آورد و پاینده چنان را بر اول و دوفندی چنان را سپه سالار و ملا سردار را بخشی و فتح خان را میر سامان محقر کرده با حشری انبوه از افغانان در وسیله عازم کماون گشت پاینده چنان افطاح ملک کماون مثل صوبه کاشی پور و در پور و غیره که در دامن کوه بود همه آن را تاخت و تاراج نمود و گنگ و ناموس عالمی را بر باد داد و کینه آن نواح را قبل و اسیر کرد و چون علی محمد خان بمقدمه خویش بلخی گشت امر کرد که تمام فوج سپاده شده بر کوه بنایند و خود نیز با تمامی اراکین سپاده شده بر کوه کماون قدم محبت نهاد و تا چنانکه می که تا حال احمد را از بادشاهان مند دست قدرت بران رسیده متصرف گشت راجه کماون منظم بر راجه سدی نگر پناه برد علی محمد خان بشفاعت راجه سدی نگر و مروج و انا از عوی خون پرور گذشت و شکایت بسیار و اموال بیشمار بطریق خون بها از راجه کماون گرفت و ملک بالاس کوه را که در تصرف آورده بود بمیوض سه کینه رو پیه راجه سدی نگر اجاره داد و کاشی پور و در پور و غیره ملک دامن کوه را به پیش خویش گرفت و بانو در مراجعت نمود و چون چند روز بمان بر آید بار وسیله با و مروج و دروغه میر عمارت صدر جنگ ابو المنصور خان که آن وقت بدار و نکی توسپخانه بادشاهی سرنگر یا بار پیش و تیار ارسال چوب کور که در دامن کوه بنرازان درخت بریده بشاهجهان آباد می بردند و شش خاست نوبت به تیغ و خنجر رسید و مروج طرفین زخمی شدند و دروغه عمارت بشاهجهان آباد که نیت ابو المنصور خان بطلب نیت و قمرالدین خان وزیر بر ازان با جرایم اطلاع ساخت و اعانت خواست که بادشاه را متوجه استیصال روسیه با سازند که صلح دولت احمد قمرالدین خان بطایفه متفق شد ابو المنصور خان عمده الملک امیر خان و قمر جنگ غزال الدین خان ابن نظام الملک و سخی خان و مصمم الدوله ابن مصمم الدوله خاندوران و دیگر رکن السلطنت را با خود و یار ساخته آری محمد شاه را به استیصال علی محمد خان آوردند و بنابر عهد بادشاهی یک کینه رو پیه نقد و در کوچ و تجمعه هزار رو پیه فقام بر دهنه خود و مقر بنو محمد شاه با عساکر و توسپخانه بسیار و کینه شد و در باسی حسن و گنگ بل شتیما بنه عبود فرموده بر ساحل بان گنگا لشکر گاه ساخت و ابو المنصور خان راجه لور که نام خود را از صوبه او در طلب فرموده آرم حریف کرد ابو المنصور خان بصیغه سال داری همراه راجه لور که در آن پوش حاضر بود و قوام جنگ ابن محمد خان بگش حسد الحاکم بادشاه از فرخ آباد و خلیف بشاهجهان علی محمد خان مست ایمن شسته و جنگ که در این آنور و بدان و تو و شخص گردید فوج هندوستانی تمام و اکثر وسیله با که بنده از علم پیدا شدند بطریق تنوای علم که با بادشاه رزم کردن موجب نکال عاقبت است از علی محمد خان جدا شد و دیگر اوس را فاخته ولایت کمر بخار به بادشاه رسیدند و در آن سر همایش بوده باشند با کجه افواج بادشاهی بحاصره جنگه بر دخت کیلوف آن مورچال شد و دیگر اطراف با حاصره آمد و تقصیر خیز و جنگ فوجا به سیاه بالاحق محمدالدین خان و قوام جنگ از محمد شاه بادشاه شفاعت خواستند بادشاه از تقصیرات او در گذشت علی محمد خان سجدت بادشاه پیوست

بادشاه

[illegible]

ابدالی رسید تا سفت خود و محمد الله خان و فیض الله خان سپردان علی محمد خان را اولداری کرد و بحسب استدعای ایشان از قندهار
 خصمت بنهند و شان نمود و هر دو برادر بکثر رسیدند و بحسب پدر و فرمان احمد شاه ابدالی از سعد الله خان خواهان ریاست شدند
 حافظ رحمت و غیره اراکین محمد علی خان ملک موروثی را آتش حصار کردند و پاکت او را کلان یک برادر خود را بنا بر تربیت همراه دادند
 چنانچه بر یک حصه محمد الله خان و میر تقی خان و بر حصه دوم فیض الله خان و محمد باقر خان و بر حصه سوم سعد الله خان و الله بار خان قایم
 شدند و حافظ رحمت و دودند چنان و فتح خان و ملا سردار بخشی مدارالمهام اینها شده ملک را متصرف گشت و حاصل هر حصه از ملک نیز بکثر
 بوده باجمعه عاقبت محمد الله خان بکرات لغوجان شیرین را مباد و فنا در دواچه اکثر اوقات تار آن و کز دمان را در مجلس خود سر وادی و
 باقسون آن را بدست گرفتاری رویت او را از گزید و در شش ماهانش پیرید فیض الله خان در رام پور سکونت گردید و سعد الله خان بهبوعب
 بر دشت حافظ رحمت و دودند چنان و ملا سردار بخشی و فتح خان میر سامان بر تمام ملک کمر متصرف شدند و شست لکمه و پیه سالبانه بنابر اوج
 سعد الله خان و همچنین برای خراج و دیگران مقرر کردند و میر تقی خان و الله بار خان اینها علی محمد خان در گذشتند ریاست بر
 سعد الله خان و فیض الله خان قرار گرفت تا آنکه سعد الله خان در پیچ شهبان سده هزار و یک صد و هفتاد و پنج هجری در گذشت
 و برادرش فیض الله خان ابن علی محمد خان در رام پور برسد و مدت قیام داشت حافظ رحمت خان و دودندی خان و ملا سردار
 بخشی و فتح خان میر سامان بر ملک علی محمد خان مستقر گشتند و فیض الله خان را همچنین رئیس داشتند و در میان خود با اتفاق
 میکرد و ایند چون و دودندی خان و ملا سردار بخشی و فتح خان میر سامان در گذشتند شجاع الدوله ابوالمصور خان طبع در ملک کمر
 کرد و مبالغه که در باب مصالح ضرورت و حافظ رحمت بدکنیان بر طبق تمسک حافظ رحمت و او بود از حافظ طلب نمود حافظ مبالغه و خزانة شد
 خرج او بر دخل افزون بود و مبالغه را از سپردان و دودند چنان و غیره طلب نمود ایشان در ادای آن حواقت نکرد و دودند و خزانة میر
 جوانی از شجاعت خویش نسبت چنین بشجاع الدوله کرده و او نیز گفتند که تمسک بنام شما است سعد انجام کرده و دودند حافظ
 گفت که ملک شما را از تاخت و تاراج و کنیان حفاظت کرده ایم پس مبالغه بر ملک است و میدارند که من زرن دارم جوانان
 نشنیدند فیض الله خان نیز سخاوت گفت که ز شجاع الدوله داون و صلح نمودن اولیست چون حافظ رحمت تهدیدست بود یا نمود و آماده حربت
 شجاع الدوله و با اتفاق انگیزان با حافظ رزم کرد حافظ رحمت بقتل رسید لشکر افغانه منظم و پران گشت و فیض الله خان در دامن
 کوه کماون بلال دانک پناه برد شجاع الدوله اولاد و اخا و روسای رومیله را اسیر ساخته باله آباد و اووه فرستاد و خرابی بسیار
 در آندیا کرد و هر کسکه فرصت یافت بلال دانک شتافت و پیش فیض الله خان اجماع شده شجاع الدوله در حالت بیماری از سیولی
 بلال دانک شتافت و راه رسید غلبه بر فیض الله خان شد و ساخت و در چند روز که مرضش زیاده شده خبر برشتن چاره ندید و فیض الله خان
 هم از سیولی طایفه از تنگی غلبه تنگ آمده به فرست جنرال حاکمین انگیز پیغام صلح بشجاع الدوله داد شجاع الدوله صلح کرد و رام پور و چند محلات
 دیگر فیض الله خان را دودند و اووه مزاجت نمود و بعد چند روز در گذشت آنوقت که سده کهنه را و کیصد و نو و پنج هجری است فیض الله خان
 در رام پور ریاست قیام سپارد و ملک کمر در تصرف نصف الدوله خلف شجاع الدوله است که با عانت انگیزان استقلال بسیارند و کما
 مملکتی علمی و بیرون از تصرف و ماوک سید بقول لقب آئین اکبری از توابع شاهجهان آباد است و آشنه ری است بر کوه مداریه که سمت شمال میانه
 مثل بکار و شاهجهان آباد و یکصد و دویست که کشمیر و دیگر اعمار باین غرض و شمالی و دین کوه واقع است و بعضی گویند که مملکت چین و خطای

یک سال پیش آوردیم گرفت این از آن نامه باو شده که در ایندم گرفته و در و بال و آن گذشت چه تسلیمی و قبولی سجا آورد و
 آنجا که برای شستن بر سنگها من فرمود و بعد آداب شستن اول از خیر و عافیت من پرسید و بعد از آن گفت که در راه نشاند
 یعنی فصلی که با یک شیزد گرفته چنان دولت به محنت و کثرتی آید باز از کوا ایست باو شده مجید و شکوه باو شده
 خطا تمام نمی کرد که گفته انتخاب از شما که ایست و از در برابر او می رسم خاص و عام چنان است که هرگاه چنان کسی ماتم رود چنان
 بر او می خیزد و شاد و درین معنی اقبال کرده گفت فی الواقع تشییع یعنی تقصیر شد با گرفته خوش وقتی راج شها جدی دست داد که هم را در
 فراموش شد بسیار خوب بشنود و در و در و متعبدیان کرده گفت که مردم هندوستان چنان قابل می باشند که تا این مدت از و کلامی باو شده
 چنین کسی ندارد است تمام اری و ملی تعریف کردند پس از آن فرمود که ضابطه خاندان ماین است که هر که بکالت از بهن رمی آید خلعت
 ملازمت می یابد که تا بجای یعنی سید انتم آمدن و فکر اگر نام خلعت بر زمان می آید مناسب نیست و اگر این نشود ضابطه قدیم بخورد
 گفته شما کم از باو شده نیست خلعت شما موجب خفاست و خواتم که ضابطه بزرگان شما هم خورد و زیاد و در هر مانی فرمود و دیوان را گفت بهوش
 خاص برده خلعت خاصه پوشانیده و بپوشید خلعت بخور آمده آداب سجا آورد و در برابر آن را منع کرده بود که بدست دیگران
 نام ایشان بر زبان نیارند و بدست و شستن بجای خود شستم و احوال باو شده و راجه بیضا که سوئی که چو اسبه و اجیت سنگه را بر پشیدگان
 که درم بعد از آن گفت که این راجه با نشان و شوکت بسیار داشته باشند گفته هر چند جاده و چشم بسیار و از دلیک شتابان می رسد آنها که باو شده
 و شما هم بسیار بسیار فرحناک گردید چون راجه به چاروه سالگی و حسن و جمال به بهتا بود چشم بر رویش باز داشته تماشا کرد قدرت ضابطه
 به بهال بود و در خال این احوال گلبارنگ مبارک و قول فرزند راجه از هر طرف بلند شد من یک اشرفی پیش بردم گفت این حال
 چرا گفته نرسد مبارک و قول کند و صاحب است گرفته دیوان گفت که خلعت از سر کار کنور هم پوشانیده بهارید خلعت سابق و سنگینی کم
 بنور باز این خلعت که پوشیدم در زیر بار این خلعت احوال متغیر شد نفس تنگی گرفت آداب بعد محنت سجا آورده شد باز بهمان و تهور
 شستم راجه از من شتاف شنیدن احوال بند بود و من لطفه بلطفه سید انتم که حالا طایر روح از نفس قالب پرواز بهماند شنگی
 غلبه کرد دیوان اشاره کردم او در آبخوره سیمین آب آورد و خودم آن آبخوره بخوردیم و گار من حواله شد و پانندان گذار شت پیش
 من گذار شت و دوبره برداشتم و بر خاستم آن پانندان نیز به خود آبخوره بهمن آمد چون نزدیک آن انجبار شمع ایستادم راجه
 خود دوست بر گذار شت و بر خاست و گفت فردا باز ملاقات خواهد شد چون اندرون رفت هر دو خلعت از بر خود جدا کردم
 و از آن پس به پیش گردیدم هنوز بفرودگاه نرسیده بودم که شعلما افرخته مردم بیار می آمدند من قدمی چپ پیش نهاد از
 پس چون بنگان من در رسیدن آنها هر گردید که هم راج پرشاد یعنی تبرک فرستاده اند ظروف سابق که بهجور رسیدن در آن
 بنگان پر از انواع شیرینی و شیرینهای خوشگوار آمده بود و این ظروف که پوری و چوری و دیگران خدایه کی از ویکرست شیرین ترو
 لذت تر در آن آورده بودند با تها تا کید کردم که حواله ازنده با نمایند آنها آن ظروف را چپارده خوان و چند کتوره و نهالی
 سپید بود جدا کردند که از شما است ظروف حال را گرفته بودند پانزده رویه انعام و هاستم نگر گفتند که حکم
 نیست از یکم که شویم وزن و بجه نه بنارت روند بعد رفتن این انشی و و صدر رویه نقد و وجه ضیافت
 و شیرینی و یک رویه بنام همراهمیان آورد و همین قسم تا نوزده روز و چهار مرتبه هر روز یکوان نوبت شیرینی با

و چو باری شمرده میروند و متوجیب آنها علی العموم مقرری نمایند جهان زمان و نوجوانان و سربازان سپاهان و آرد و چو
 اینجا یکی بهر ساینده و در یک از سرکار نخواهید و بدست زمان اندک و می افتد بقدر قوت لایموت و کاه و دانه خرج مینمایند و دیگر همه
 پنهان پنهان کرده در حساب مصدوره مقرر هر کار میرسانند بر آنهم اکتفا کرده راجه به بهانه شکار کوچ بقدر شش ماه
 می کنند بجای نیست که بقالی جنبس خوردنی باشد که بر مردم و بیات را تا کی میرود که یک دانه بدست لشکر بآن نفوذ کنند چون
 خلق است از گرسنگی قریب بهلاکت میشوند که اگر در که عبارت بقدر کم از یک آنار یک و پیه از سر کار می پند و چند روز
 مقامات می نمایند و طلب با نهاده و یک کوچ فایح می سازند اگر کسی خواهد که خرج بخانه بفزاید و مهاجران را منع است که
 بهت و وی بنویسد نقد بر وزن مجال احدی نیست از آنکه مردم و سیه با تسلط است و این رسم بر طرف شده نزدیک
 که رو پیه ها آن ملک را بقض و تصرف خود در آورند و آنهم حروف گوید که آنچه از دست علی محمد خان رو سیه در آورده گذشت
 و دیگر رو داری است روان طلا از میان آن بر می آید و در دست پنهان است آن آب رفته بود و دایم هزاران مردم از هر طرف
 آن مشغول بر یک پیزی اند و با بجا تو ده های ریگ بدست و برین جمع کرده از آب میشوند تا رنگ بگی در آب میرود و تر نشی به
 ز رفرو می نشیند آنگاه سده حصه کرده یک حصه بهر کار و دو حصه آنرا از سر طلا می صاف بر نمی آید مگر بعد از اختن تاب و
 سده بقدر نصف طلای خالص حاصل میشود و چند تو لجه از آنها خرید کرده شده بوقت فروخت و دو آنه منافع سر رو پیه
 بدست آمد و دیگر غراب یکی این نظر آمد که خانه روز نه تقسیم یکدیگر و دیار قاعا می سازند و مشاهده افتاد و خدا را استغفار از ظالمین کرده
 نشان شدند است و بنوران غسل وقت گرفتن غسل حرکتی نمیکند و کسی را انشین نمیزند و بر قدر که حصه گسبان در شهر از قدیم مقرر
 است اگر کسی را طبع کند ناخوش شده راه میگیرند مالک خانه می راند و همراه گرفته به بنال آنها میدود و در فاسون و به حاجت
 از خدا افزون سوگند و قرار و عهد و استوار باز میگردد و اندک وقت باز میگردند و در روزن با جا میگیرند و در سر مقرر است که در کار خبر
 و خبران مردم آمدن یک و نگاره یا دو یا زیاده بهر می پند و در نگاره و در ال فارسی بزبان پندی کو میان کس سردار سرخیل را گویند
 القصد بعد نوزده روز در خدمت راجه حاصل گردید و بدستور شد آید راه مصحوب متعبد بیان در اسیزان راجه بجاشی پور رسیده
 و آسپان مردم مهربانی که در آنجا گذشت رفته بود و همه را با خود گرفته بدو روز و مراد آید و پیش عظمت الله خان مانع آنجا رسیده شد
 و از آنجا بشا پنهان آباد و رحمت کردم سر مندر که شهر بدیش نشانند سلطان فیروز در رفته و شش و شصت و شصتی آنرا مانع از اساشته سر کار گردید
 و بعد از آنجا بنای فیروز و موسوم بغیر در آباد و ساکنان سر مندر بخیر خواندن و نوشن شعلی دیگر ندانند و صنعت تصویر آنیکو میداند و لا بهر شهر است
 در بند و شان بر ساحل در یکا و می تولف خلاصه تاریخ بنویسد که بنودان آبادی آنرا آنجا بام چند که بعد از آن است نسبت می بند و آنها و لا بهر
 و کو بهر لغا و در و کو و در و نیز نامند و چون بهر و بام عمومی آنروی با خطاط نهاد و از حکومت شهر با لکوت مقرر گشت و چون سلطان محمود غزنوی فتح پند
 نمود ملک ایاز آبادی آن کوشید و شهر می بنید و قلعه بنی تعمیر ساخت و چون خسرو شاه از غفار سلطان محمود غزنوی از سلطان علاء الدین غوری
 بهنا و سر مندر در لا بهر سلطان نشست و بعد از او پسرش خسرو ملک یکی بنی دیگری تاشی و بخت سال آنجا حکومت کردند چنانچه احوال ایشان غریب
 مردم است بعد از آن از سلطان بنید و در آن شهر مجلس بسیار کرده بهر آن آبادی آنجا از رونق یافت و پس از مدت ناما خان از سلطان محمود غزنوی
 در آنجا حکومت نخست و بعد از او پسر از کافران خلعت با پیشاه در آن شهر قامت کردند و پس از او محمد که بادشاه بعد خویش قلعه خشی و شهر بنیاد و و لغا

تجربین و تفکر در بیان
 که بیان
 گویند کرده

حقیقت و در بیان
 علامت بر

تجربین و نگاره

حقیقت و در بیان
 دیدن

تجربین و تفکر در بیان
 که بیان

تعمیر نمود و چون از این جهانگیر بادشاه عمارت عالییه ساخت و شاهجهان بادشاه این جهانگیر بادشاه بنده را می زد و کرده جهت محافظت ببلست و
 حسب الامناس تلمیذ خان پسر آردن آب در یکرازی بشین لاهور یک لک و پیم مرتب شد و چهاران از موضع را بچید که تا شش حمل و شش نیم
 کرده جری مسافت سیدار و شروع در تعمیر نمود و بعد از انجام چنانچه باید آنست آنقدر بنابر رویه دیگر جواله رفت چون پنجاه هزار رویه از آن صرف
 شد کار می پیشرفت حسب الحکم تاشی لونی نه علمای و ان خان را بمنافعه چکر و گذاشته سنی و دو کرده راه نو بریده آب وافر آورد و در
 عجب آب انجا قات مینویس که دو تنه پاره استخوان از انالونی اومی در زمان سابق در لاهور افتاده بود و توطنان آنجا یکی را بنابر علم و دیگر
 قطره آب ساختند با لکله لاهور بود و شش و زیاده ای اتعده و کثرت مردم در تمام هند شهرت بدین عظمت مشیت و کثرت صناعات
 مهارتی تمام وارند و برکنار در بامحازی عمارت جهانگیر بادشاه و عالمگیر بادشاه و سجدی عالی از سنگ بنا نموده و مقبره جهانگیر بادشاه
 آنروی و دریای راوی نزدیک شاه دره واقع است و در هر دو اشیا آن باغخانی و لکشتان افرادان است و از سیوه انگور و خرپوزه و غیره خوب بسیار
 میشود و برین و پنج نیز با فراوانی است می آید و شکر لاهور این شاهجهان آباد و پیشاور واقع است چه از شهر لاهور پانزده منزل است و مشرق
 شاهجهان آباد و پانزده منزل است مغرب پیشاور مسافت دارد با لکله طول این صوبه از آب سلیج تادریاسی سده صد و هشتاد و نه
 و غیره شش از شهر مدناجوی که در سنی هشتاد و هشت کرده شرقی آن سرهند و غربی آن بلتان و شمالی آن کشمیر و جنوبی آن دینا پور و مشرق
 سرکار یعنی چو در آشتی مکر صد و شانزده محال و هشتاد و نه کرده و سی و سه لک و هشتاد و دو و نعل نهصد و هشت و احوال هر چه دریا که عبارت
 از پنجاب است و آن در حقیقت شش دریا آنکه معروف به پنجاب گفته بعد از گذارش منوره متعلقه لاهور و قمره کلک بیان خواهد کرد و در
 با لکله و آبه جالند سر نام قصبه است قدم و پنجم درین دو کوه تجاره نیز قصبه است باستانی پارچه سری تاران و آرد و سر سه و دریه
 و چمنو لید و غیره سفید و گمر بند طلا دار یک میشود و دیگر دو کوه سبب پور یعنی پرگنه است که سبب عراقی بقیمت ده پانزده هزار روپیه
 آنجا پیدا میشود و چند کوهی پشانه قصبه است و کشتا و خوش آب و هوا گویند و نوبی آنجا طوفان آب آند که از دریای سلیج تادریاسی
 چناب تمام زمین باب غرق شد و ساکنان آنجا بجا گشتند بعد از رفع طوفان مدتی آن سرزمین ویران بود و اگر جای قدر سه آباد
 میشد از ترکسار خوی و تلخ و کابل آبادی خوب نمیشد و محمد سلطان بهلول لودی برای راندن بوسی از تانارخان ناظم لاهور تمام پنجاب
 را ناچاره گرفت و آبادی گشتکار ساخت و در شهرت و مبتدا و هفت چتری با جازت تا تانارخان ناظم لاهور قصبه پشانه آباد کرد و آن
 قصبه است منوره و وجهه ششمیه آنکه در هنگام طح بنا شگون نیک نشد تعمیر از آنجا موقوف کرده و در نزدیکی آنجایی دیگر ریخته بنای آبادی
 گذاشتند چون بزرگان پنجاب پشانه بسا در را گویند که آنرا شش پشانه موسوم گشت و از محمد محمد اکبر بادشاه هر جا بلکه آنجا سه آند
 بمبوا قففت روسای آنشهر و متولان منوره و مسلمان بزیادتی عمارت و رونق شهر میکوشید و دوازده کرده از پشانه تا ساحل دریاست
 راوی سرکان نانک گرو است که تا حال اعدا و آنجا سکونت دارند و جماعت مسلمان از مردان اویند و گویند که گروی مذکور در شهرت و مشهور
 و سه چتری و محمد سلطان بهلول لودی در کان بلوندی متولد شده و سن نیز رسیده شناخت کرد و خلقی کثیر معتقد وی گشتند و پشانه آند که
 و در وی از دیوات پشانه برب راوی چنانچه گذشت اقامت کرد و خلایق از اطراف و جوانب آمده و معتقد و مرید او گشتند و آردا بابانک
 که و گفتند و او مردان خویش اسکند نام گذار شد و نانک شاه مطربی داشت مردانه نام که ایات مهندی او را بنامه و سر و سر اندیدی و و کما
 سامان او در دام عقیدش کشیدی و سپهر نانک که و گویند اس چون از بعل باطنی بهره داشت بنابران نانک شاه امیر نام کمتر سه

بیان لاهور و قصبه جالند
 حاکم شاهان و بی

بیان پنج دریا که
 پنج آبش دریا است

بیان پارچه پشانه

بیان نانک گرو و دیگر
 او که سلطان لکهنو بنام او
 و سر سلطان او

این انار در نواحی بلقان با یکدیگر پیوسته در حوالی ششمه بحان میریزد و این آب گنگ و جمن و تربت و توپچی که از این کوهستان آمده
 جاسجا کجا شده در ولایت بنگال که محقق میشود سیالکوٹ و در آن جناب که خاں بر سر گویند شهری قدیم است مولف خلاصه تاریخ مینویسد
 که آنرا سیالکوٹ نیز گویند و آنرا آبادی آنرا راجه سال طنای بانگوان منسوب میکنند و بعضی از این سیالباهن زمیندار که راجه بکر جیت
 گفته اند قلعه کاور از یادگار است و آن در زمان سابق در سلطنت پنجاب بوده و دوسه گروهبی آبادی داشت اکنون
 بسیار کوٹ شهرت دارد و سلطان شهاب الدین غوری چون مرتهن بچم در باند و شهادت بچری لاهور را محاصره کرد و بر آن دست
 نیافت سیالکوٹ آمد و قلعه کهنه آن را مرمت کرده جماعه کثیر از عساکر خویش آنجا گذشت و بعد از امتداد ایام راجه بان سنگه اکبر شاهیست
 فوج راجه و سیالکوٹ محبت بر آبادی شهر و منافع قلعه گذاشت و پس از آن صفدر خان پسر پادشاهی فوجدار جو قلعه از وج تعمیر ساخت با حمله
 در سیالکوٹ کاغذ بان سنگی و خمری و تها نگی می نیکو میشود و کار چکن از ایر شیم و کلا بون و از اسلحه خنجر بند و آن که حیدر و کثار
 گویند و بر جوی بتر عیسایان در جوکان قلعی است که سکر زده از دریای لوبی که پایان جو میگردد و بر آورده میگردد از د قلعه در غایت
 سفیدی و محکم می آید و در هر قصبه است معروف شش لکنه و پیه در عمارت باغ آنجا خارج شده و اینها درین دو آبه
 کبر است قصبه است و در عهد محمد اکبر بادشاه آباد شده چند و بسات از پر گشته سیالکوٹ جدا کرده برگشته علیحده نمود و آن شهر مشهور
 بکجرات شاه دولاست چه سزار شاه دولاتصل آن شهر است و اسب عراقی آنجا پیدا میشود که بعضی از آنرا قیمت تلبه هزار
 روپیه رسد و در دو آبه سنده کان نمک سنگ متصل شمس آباد از دامن کوه بر می آید نمک لطیف و شفاف که بنگال بوسه
 است و در دو آبه آن نمک سنده گویند و در دو آبه مذکور تمام کوه از نمک واقع شده که طول آن زیاده از صد گز و نشان میدهند
 و جمعی که نمک بر آرند آنرا آله گویند و در دامن کوه فقی زیاده از دوسه صد و بیست و پنج گز بر گشته هر یکی سر و پا برهنه چرخ در دست
 و کلیه بر کتف نهاده و نقب میروند و کوفی مقداره نمک از نمک کنده بر پشت نهاده بیرون آرند و بسیاری از سرنگان
 آنجا از نمک ظروف طبخ و کجاری و شمعدان میسازند و بالای آن کوه قلعه ریتاس بنامی مال ناتمه جو گیت که آنرا بکر گویند
 و چهار گز و ده بلندی میدار و در بر آن درستان شبنمی که منودان آنرا منسوب بهما دیو کنند و آن روز را شیوات خوانند خلق کثیر و
 گروه جو گیان در آنجا جمع شوند و پرستش نمایند مولف خلاصه تاریخ که متوطن پاپاله است ششمه از احوال اماکن مشهور پنج دو آبه و شش
 در ریاست اینصوب که معروف به پنجاب اند مینویسد اول دریای ستیج از کوه بهویت بر جوشد و از حدود ولایت و کلو و شبر میگردد و
 و بعد از آن در کوه سرگشته رود و کمزور رسیده آن ولایت را از سه طرف احاطه کند و دو و شصت گز از پایان ماکووان مسکن
 مکر گویند و در گشته تاریسدن قصبه روز یکی میشوند و از آنجا پایان قصبه حاجی دانه گذشته نزدیک نود و پینانه میرسد و در آنجا
 شش گز واقع است و از آنجا نزدیک طول و بهارت گذشته متصل موضع کوه کده از اعمال پر گشته بت نور بی بدریاس
 بیا می پیوندد و میان این رود و دیو آبه است حب الندر که شهر اول نامند و در می دریای سیاه و آن نیز از کوهستان
 بهویت از میان تالاب بر جوشد و از قصبه کلو گذشته در قصبه مندلی میرسد و از حدود ولایت کینست و بخت و
 محکم سده جاری شده پایان شهر سند و آن که مکان پورن فوجدار کوهستان است میرسد پس از آنحد و دموال و سر و
 و کوا لیا میگردد و از آنجا از دیات نور پور گذشته از کوه بر می آید و بر زمین مسطح رسیده از پایان کالواهی که شکارگاه

بیان سیالکوٹ و راجه بان
 و شهاب الدین غوری

بیان قصبه و در دو آبه کجرات

بیان شاه و در دو آبه کجرات
 و در دو آبه کجرات

بیان کان نمک و در دو آبه کجرات
 و در دو آبه کجرات

بادشاه است و قصبه المیه که رسته نزدیک موضع کوه گنده بدریاسه تسلیم اقبال می یابد و یکی می شود و از قصبه فیروزپور و محمد
 می گذرد و از آنجا در حدود و محال سرکار و بیالپور رسیده و ریاسه بر شکل پس می شود و بعد گذشتن از دینا پور و قصبه
 شده یک بجانب جنوب رفته و دومی بطرف شمال برده میول و یکا دی و بلند می انحراف و رزیده بیه نام می پذیرد و این
 هر دو شعبه پس از چند فرسخ باز هم پیوندد و از سر دو و بلوچان بدریاسه سنده که راوی و جنباب و هشت نیز در داخل
 است منتفی می شود و آنهمه دریاسه سنده نام باشد و سوم دریاسه راوی است در میان بیه و درین دریا دو آب با جنباب
 مشهور است و راوی از کوه من پس تابع ولایت جتته که مکان منسوب بهاد و یور جوشت و پاپان شهر جتته می گذرد
 و آن ولایت دارالحکومت مرزبان آنجا است و از بارش برن جوای کشمیر و کابل وارد و اکثر سیوه لطیف و شیرین
 پیدا میشی و در و راه آنجا بونو و جتیت فرج و حسن این دم استقلال میزند و این دریاسه در راه لشکر بادشاه است
 بعد بر آمدن از جتته بحد و ولایت بسو می گذشت و پاپان قصبه شاپور تابع نور پور میرسد و بشاه نهر در باغ
 شاه بار واقع لاهور میرسد و در دوم در پرگنه سال و سوم به پرگنه پتیا که و چهارم به پرگنه لمار که به پنی پور می
 میرد و از نزدیک شپان پور از آن دریایانمر می بر آورده اند و همز و عات آب و هشت و این دریا از آنجا از آن
 از حد و سه سال و کاهو نمونه و کلا نور و پتیا که و بر سر و و آیین آباد و دیگر محال گذاشته بلاهور رود و پاپان عمارت شاه
 را بگذارد و واقع شود و از آنجا بر آید و حد و سنده چون و خیر آباد و یک و لاهه که رسته قریب سر است سنده چون
 گرو به طمان بدریاسه جنباب که یکا میرد و داخل میگردد و جنباب نام می یابد و چهارم دریاسه جنباب میان دریاسه
 راوی و این دریا دو آب جنباب شمرت میدارد و جنباب را در کتب هندی چند بهما کالو سنده و بر آمدن چند از ولایت
 چین نشان میدهند چون از حد و ولایت چین گذاشته بکشتوار که عفران آنجا مشهور است برسد و دریاسه بهما کالو
 از جانب تبت آمده باو ملحق شود و چند بهما کالو نام میگردد و از آنجا بر آید و سه سال و بهونه مرور کرده پاپان قصبه به انباران
 اکبر در جنباب از کوه بدر می آید از نزدیک کوه برکت تابع جمو که مکان منسوب به بوانی است و بعد از گذشتن آنجا به نهر لغت
 شده میرد و در کنار سیدن پاپان پهلون پور مسافت و و از ده گروه باز یکی میگردد و از دیات پرگنه سیالکوٹ و پاپان
 سود و هر گذشتن بوزیر آباد و میرسد و چوب سال و غیره را سوداگران بر آید و همین دریا از کوهستان جتته و غیره بوزیر آباد می آید
 و در مکان وزیر آباد شا بگذرد واقع است پس از آن پاپان جا کونا گذشتن به لود و میان و بهونه و هزاره سیگند و از آنجا نزدیک
 شهر خند پوت از میان کوهی جاری شد و به فصل قصبه جنک سیالان سکون پذیرد و در آنجا که حکایت عاشقی و معشوقی ایشان مشهور است
 بدریاسه بهشت ره اتصال یافته به پیشتر میرد و حجم دریاسه بهشت پاپان جنباب و درین دریا دو آب جو بهشت مشهور است و بدریاسه بهشت
 از کوهستان تبت از حوض بر جوشد و در ششم کشمیر رسیده از میان بازار و کوچ بهما میگردد و و جا بجا در کشمیر برین دریا و دیگر دریاها
 بهل بسته اند و بعد بر آمدن از کشمیر و حدود ملکی دریای کشن گنگ درین رود داخل می شود و از آنجا پاپان قصبه در ملکی
 سرگروه لکمران می رسد پس از آنجا از میر پور و غیره حدود و لکمران پاپان قصبه بهلم که درین محال شا بگذارد واقع
 است و دریاسه بهلم نام یابد و از آنجا از کوه جنک و هند به و سپس آباد و بهیره و خوشات و خور و خانه گذشتن و یک قصبه

دریای راوی و بیه
 و جنباب و غیره

نام جان نهر شاه شاد
 و دریا و پاپان و دیگر

پاپان و وزیر آباد و دیگر

جنگ کابلان آب پنجاب می پیوندد و پنجاب نام می یابد ششم دریای سند در بایین هیبت داین دریا ولایت کوسر و کوه بار در و آبه
 سند ساگر مشهور است و این رود در میان هندوستان و کابل و زابل جائی است که چشمه آن غلامی نیست آنرا بقول سیاحان
 از ولایت قلماق بر جوشد و از حد و دکان شتر و کافرستان و حد و ولایت کشمیر و کابل و دکنور گذرشته با و لکنه یوسف زئی میرسد
 و پاپان قلعه انگک در ریاسه نیلاب با چند رود دیگر از جانب کابل آمده اتصال می یابد چون آنجا فرض کم وارد و نهاران بسیارند
 میرود و درین محال شاگردی مقرر است بسبب تنگ آب کشتی یک خیمه زن بان ساحل میرسد و جانب مغرب بر لب دریا
 سنگ سیاه است که جلایه نام دارد و بعضی اوقات کشتی بان سنگ خور و لب کند و اهل کشتی غرق شوند عوام گویند که بر آن
 سنگ قبر بزرگ بود که جلایه نام داشت و دیگر وجهی نمیده آن در قواریخ چنین دیده که در عهد محمد اکبر پادشاه جلایه نام افغان
 منفرد و از سبزه شهر بود و توبه محمد اکبر پادشاه بنرم سیه کابل ازین دریا عبور می کرد و ناگاه کشتی جواسر خانه بسنگ کور
 رسید و شکست پزبان پادشاه گذشت که این سنگ هم جلایه گوید از آن زمان جلایه نام یافت و نزدیک آن
 نعمات را تپه بود و تپه که در ایام سابق حاکم ولایت بود و بر ساحل مشرق قلعه انگک واقع است که وارد و صادر را جهر
 اندرون آن قلعه است و دیگر نیست و این شهر مستطیل المی و بایین هندوستان و کابل چون برزخی است که این رود
 طرز زبان هندوستان و این طرفه آب مسکن افغانان و آیین زبان افغان است با جمله دریا از آن مکان برآمده از کوهستان
 افغان و غیره و گاه مستقیم در حد و افغانان برزخین سطح میرسد و از آنجا از حد و بلوچان و ملتان میگذرد و قریب دریای پنجاب
 که بقلم درآمده تپه از کوه شمال برآمده و آن طرف ملتان تفاوت یکدیگر در حد و بلوچان بایین دریای پیوند و وجهی یک
 شود و دریای سند نام می یابد و دریای عظیم گردد و از آنجا پاپان قلعه بکمر و تخت شده قلعه را در میان گیرد و از آنجا
 براه سیوستان از اعمال مهندی و آید و سی گروچی بلده ششم که به بندر لاهور مشهور است بدریای شور ملتی می شود
 با جمله صوبه لاهور همه آب و هوای خوش دارد و آبستان بسیار گرم و زیستان نسبت بهند سرد است و خمر بزره و انگور
 بسان ایران و توران و آینه مانند هندوستان و بهتر از آن و قریب خیر از بنگاله ویش که خوشتر از دکن پیدا شود و
 درین صوبه اکثر مدار زراعت بر آبشار می چاه است که دولا بنی از کوزه های چرمین ساخته بزرگ گاو ان آب از
 چاه می کشند و بزرگو عات می دهند مدار فصل خریف و آرزای غلات بر بارش است و بر دریای
 سیاه از یک شونی طلای بر می آرند و در کوه شمالی بعضی جاسعدن فقره و کس و روئین و جبهت است
 اووه شهر نیست بزرگ بر دریای که گاه که در خونیرش گویند و آن شهر را در کتب هندوان اچو و می
 ناسند و گویند که درست جنگ آن شهر شوکاه راجه رام چند عرف رام بوده و پیل بستان رام پادشاه و در فتن بلنکا
 در ضمن پیا نگر قوم است و بعد از رام آن شهر را در دور کلجک کشن بن پورپ بن مهند بن جام بن فوج عمارت نمود و
 و رسوا و شهر او ده در زمان پیشین مردم خاک بیزی می کردند و طلا می ریزه بر می گرفتند و در نزدیک شهر
 نسبت مغرب بمغاصه یک گروه قبر حضرت شمسیت بن آدم و ایوب پیغمبر بارت گاه خاص و عام است و مقبره آنها
 درین مقام از تواریخ اصلی ندارد و طول صوبه او ده از سر کار گور کپور تا قنوج یک صد و سی و دو گروه و عرض از شمال

بیان دریای سیاه
 ولایت کوسر و کوه بار

بیان دریای سیاه
 رنگ و وجهی آن

صفت شهر لاهور
 سیو جات آن

بیان اوج و سیاه و فتن
 بنگا و نسبت آن

بیان شهر لاهور
 بن جام بن فوج

بیان حکایت

شیخ الحداد

بیان آیت الله العظمی
بار دوم

کوه تاسد بهر تابع آله آباد و دود و پانزده کرده شد فی صوبه بهار غری قنوج شمالی کوهستان جنوبی نالک پور سکار با
 این صوبه کوه پور و کوه سراج و غیر آباد و کمنوه ازین جمله شملبر کایند و نوز و حضرت محال و سمیت و شش کرد دام و خال این صوبه
 است و در عهد سلطنت محمد فرخ سیر سلاطین کور کانی نظامت صوبه مذکور بمبارز الملک سید بند خان بوده آئمه داران و
 وظیفه خواران آنجا ایستاده و رفت کچری موافق معمول حکم عام معافی داد و در عهد سلطنت محمد ششاه نظامت صوبه اوده
 متغیری راجه دیبا بهادر ماکر بهر بان الملک سید سعادت خان شده اوده و کوه گرو و بطرف مغرب شهر اوده بر کنار و ریاست
 گماکره شهر طبع انداخت اگر چه دریا بعد چند سکه از ان تفاوت رفته افشرد بغض آباد موسوم گردانید و عمارات عالیه و
 باغات متعلقه و ولکشار آن احداث کرد و نظام و نسق آن صوبه از کوه شمال منقاد آنجا کما می بینی کرده وزیر الممالک ابوالمنصور خان
 صفدر جنگ و ماد و همشیره زاده سید سعادت خان در ایام امارت خویش بر عمارات و آبادی آن شهر سفیر و چون آباد نوم
 سید سعادت خان نیشاپور است بنابران در تعلیم چهارم و ضمن نیشاپور سطره چند از احوالش مرقوم است با جمله
 شجاع الدوله خلف وزیر در امارت خویش و آبادی فیض آبادی موقوفه نمود و عمارات مطبوع ساخت و هما سجا استقامت نیک
 و آن شهری گشت در کمال سموری و شجاع الدوله وزیر شاهی عالم ثانی المعروف قنای گه بوده و قنایه در یک سده از انگریزان
 بهر میت یافت و باز بصلح بر صوبه اوده و والد آباد استقلال یافت و شمت و شوکت زیاده از سابق بهر ساند و آئمه و وظیفه و رشک
 خواران هر دو صوبه که از عهد محمد اکبر بادشاه تا عالمگیری ثانی جاری بوده بیکلام ضبط نمود و از اینجا بهت و سجاوت سلاطین مجبور
 را بجای مناسب قیاس باید کرد که در تمام مملکت میند چه قدر از خوان انعام آن عالی بهتان بهر دم سجا اگر شتیوخ و صادرات
 و دیگر قوم از مسلمان و هندو بهر میرس باجماعه شجاع الدوله در آخر ایالت وزارت خویش با اتفاق انگیزه متوجه بر بلجی و آلوله
 دیار و رمپله باشد حافظ رحمت با او محاربه کرد و شجاع الدوله در رزم اورا بقتل رسانید آن مملکت را از تصرف اعیان
 و پسران علی محمد خان رو بهیله استراخ کرد و بعد از فتح پس از دوسه ماه در گذشت و خلفش آصف الدوله عرف بهر ااکا
 بجایش نشست احوالش در ملت از بمقرب و ضمن حکایت انگریزان گذشت سکر کار کور که پور شهرت و متوسط
 است از اوده آن رودی دریای گماکره سمت شمال بسافت چهل گرو متصل کوه مداریه واقع است آب بمویش
 نیک و خوشتر است و نواح آن بجايت وسعت را دار و ویرج و روغن زرد و مرغ و چاچ و امثال آن آنجا از زان باشد
 و عظام و کنیزک تقسیم سهل و آسان بدست می آید و آنجا مردم را بنابر از زانی غله و خورش و پوشش نوعی از تسایل
 است که هر که در آنجا در آید کمتر بر آید و قتی علی قلی خان ششش نکشتی و دروغه خواص و میر لوزیک اول محمد شاه بادشاه بارام
 حروف فرمود که چون نادر شاه والی ایران مرتبه ثانی غرمت هندوستان نمود محمد شاه بادشاه از امیران خویش ششش محمد مرین
 خان وزیر و ابوالمنصور خان که آن وقت میرانش یعنی داروغه لویچانه بود و دیگران بهصلحت خواست که از دست نادر شاه چگون
 در امان باید ماند وزیر گفت که ساکنان شاهجهان آباد را بدیدار دکن که ملکیت وسیع و قلاع متین دار و کوه چایند میر محمد چون نادر شاه
 عازم دکن شود بقلع پناه گیریم و انبار غله و خیمه را آنجا از ذخیره قلاع افزون شود آتش ز نیم و گیاه و گاه را همچنین ظاهر است که نادر شاه
 زیاده از یک ماه سرسایت یعنی ذخیره و خیمه مکرر میداد و چون قلع از میر دکن لشکر نرسد از قلاع تا کجا سرزند تا چار بر گزود و ابوالمنصور خان

مهمان کنند اتم را با شیوخ و قضاات انجابر و رست زیاده برین نوشتن نمایش خود و تطویل کلام می داند و در کتب با مؤد و قبیل
 کلان از شیوخ اندیشک شیوخ قضاات که بقدر نیاز و ضرورت اند و دیگر شیوخ قنوج که از قنوج آمده مسکن گزیده اند و در میان این
 هر دو قبیله توجیه است و از اول و اول این سخن گویند و میگویند که بنده از احوال سخن در آن کاتگ گذشت از قبیله شیوخ قنوج است
 و از آن منکو و قبیله و منکولان چهار سپرد است عمر بن حفص و خان و بدر اسلام خان ابنای نورالدین خان و بدر اسلام خان
 الکه بانایب نو جدار سپرد و زابا و شکوه و آبا و دانا و در غیر و قیام داشته و سپرد است صدر اسلام خان ابن بدر اسلام خان
 که منکولان شده و در گذشت و سپرد است محمد اسلام خان ابن صدر اسلام که اکنون در قیه حیات است و سپرد و دم
 محمد بن حفص و خان و در آن کاتگ باجمعی علی خان ابن نورالدین خان و بدر اسلام خان و آخر از وجد شده و بجهت نایک والی مسیور پیوست
 و دیگر سپردان نورالدین خان از منکولان عبدالوهاب خان و محمد علی خان ابنای نورالدین خان اند و محمد علی خان اسپر
 باسرت و قبیله پرور است که بر اتم رسید که آردوی آن داشت که کسی از اینها شیخ اله یار و روح الدین خان بلگرامی اگر بخند و بر
 چند خوش باش و حقیر را چند با تو پیش خاطر با فک و شیب اما بشو با نقوب کشتید و پیشت بر کرمان از عمل خویش خود و بدینست حاتم طائی
 شهر بدو انجابر اند علی کل حال با انجمله محمد علی خان بعد قتل پدرش نظامت از آن کاتگ رسید و بالاخر از سپردان نصف جاد انحراف و محاکمات
 در زیر با انگریزان در ساخت و تا اکنون بر سر نهاده است از کاتگ تنگ است و بنده از احوالش در افانیم دوم در ضمن آن کاتگ مرقوم است
 که منکولان شهری است بر ساحل دریاست گوئی و دریا بطرف شمال شهر گنبد و آب و هوا خوش دارد و قند و آلود شیرینی و کمان انجابر
 مسروفت بوده اما اکنون گمان بآن خوبی ساخته نشود و در آخر سلطنت و عهد محمد اکبر با و شاه قاضی محمود و از اسلامت راقم حروف دیوان
 نگه داشته بوده اکبری در وازه و سرانگی اکبری متصل شماس بنام اکبر با و شاه و پل که اکنون قضا بان بران می نشینند تعمیر کرده است
 از آن حال و دیگر تعمیر و روزه اکبری کرده و پل کشته هنوز موجود است وزیر الممالک نصف الدوله میرزا امالی ابن شجاع الدوله در گرد
 دولت و بیچ محل و غیره عمارات کشته بر انداخته کانه است وسیع و باغهای بیایع لغایت شگفت در کمال وسعت و زیبایی احداث
 فرموده مشهور است که هر کس خانه در ویناست سازد آن مالی خوف الله و بن در خانه ساخت بناسه امام باڑه و مسجد بر ساحل
 دریا متصل مسجد در المکیه بریان بنساده که هیچ ملک را از الماک مہفت تسلیم بانی آن در رفعت و متانت و وسعت
 پید نیست راقم حروف در هنگام نوکری ابوالنفیر خان همراه راجه نول راسه نائب صوبه او و در لکهنو
 شب یار مانده و باز برگان آن وقت بمثل مولوی نظام الدین که در علم و فضل ثانی نداشت و شاه عبدالعزیز
 و غیره ملاقات داشته و مہفت کرده از لکهنو سمت مغرب راجه نول راسه شهرت شتمیل بر عمارات و کثای و باغ فرج
 انجابر او چهار بن دشتی تعمیر نموده و چند جریب بیرون اطراف حصار گذاشته خشت رقی بوجین چپ در رخ خنجر کرد و مجاوی
 جریب اردو روزه از جوب و کل پل است که سپهر مردم و غیره بر آن باشد و آن شهر را بنول گنج موسوم گردانید و
 هر دو طرف آن شهر در راه گذار نایک کرده و در وید و در حصار بر نشاند و صراط استوار از خشت و کچ و سنگ
 بر سر کسی زیر قبضه دیوان که یک گرسه غریبی نول گنج است بنا کرده و خود است که بنجیا و شد فاطمه را
 با احسانت و شوق راضی کرده در انجابر آباد ساز و چنانچه لغت نموده ادراقم حروف حوالی از خشت و کچ در نهایت

بیان احوال انجابر و قضاات

بیان شهر کتکو

بیان نصف الدوله شجاع الدوله بیچ محاکمات

بیان مولوی نظام الدین عبدالعزیز

بیان آبادی بل و کتکو و باغات و غیره

بیان برادری نول گنج
تاریخ زمین گنج

ان قبیلہ بلگرامی

لاوت راقم و
خود نام

وسعت کہ حسنہ باغ و چاہ پختہ داشته اندرون شهر سپاہ پختہ متصل دروازہ جنوب از حوالی و گدہ ہی راجہ بلبل سرف
 مشرق و کشر و خام بیرون حصار بر پشت حوالی مہر چہاوی می مردم برادری تعمیر ساخت در اندک عرصہ آبادی از شهر بنا
 پختہ تجاوز کرد بطرف مغرب متصل مہمان و از سمت مشرق با قریبہ خوشحال گنج کہ دو کرویہ از نول گنج بنام پسر خود
 خوشحال رسد با عمارت پرزیب و با بنام سے دلفریب تعمیر کردہ بود رسید جگہ آنکہ آنچه زودیر بنیاد چون راجہ نول رسد
 در جنگ احمد خان تگابش فرخ آبادی کشتہ شد زمینداران آن نواح آن شهر را عمارت کردند و بعد از آنکہ قلیاں از اہل تبریز در آن
 آباد شد و در شجاع الدولہ بہار ہوا و سہ کہ باراجہ نول رسد داشت چہ او غیر از ابو منصور خان کسی را بنیاد نکرے آورد
 حصار بند نول گنج خراب ساختہ مابین نول گنج و کاشو آبادی بنام سادہ بوزیر گنج موسوم کرد و بند و ساکنان نول گنج را
 آنجا آباد ساخت و مصالح حصار نول گنج را نقل کردہ در تعمیر وزیر گنج صرف کرد و بعد فوت پسرش آصف الدولہ پسر امانی
 نظیر حقوق راجہ کردہ وزیر گنج را ویران ساختہ نول گنج را عمارت نمود و بند شتی بدستور یکہ بود حوالی آن کشید و آن بہ تمام
 راجہ جہاؤ لعل بانصرام رسید اکنون آبادی آن از اہل حرفہ بیوپاریان در ترقیست و از عمارت راقم غیر از چاہ پختہ
 در آنجا هیچ باقی نیست بلکہ راقم در زمان پیشین سری نگر نام داشتہ مولف خلاصہ تاریخ و دیگران سے نوید کہ بلگرامی
 قصبہ ایست خوش آب و ہوا و آنجا بہیست ہر کہ چار روز آب آن بیاض تر منظری و خوش الحانی انسان را بدین طرف
 آنکہ بجلالت آن در عوام مشہور است و آبجیاست کہ منگلے در زمانہ پیشین ندانم کہ کدام وقت در جہاؤ لعل فوجی جوشین
 آن چاہ حفر کرد و آن چاہ سہجن نام دارد و ظاہر او علت آبجہ داشت و یا منکلم بودہ اکنون آئندہ و رونندہ بطریق ضراح
 از آبکشان و غیرہ مخصوصاً از زنان سے پرسند کہ چاہ سہجن کیاست او پسر سندنہ و شناسا می منکلم سید ہد و سایل سے خندو
 بالجمہ قصبہ بلگرامی از قنوج بہ سمت شمال مایل بمشرق بمفاصلہ پنجکروہ واقع است و در بابے گنگ بہ سافت و دو نیم کردہ و در
 وسط آن ہر دو شہر گذر و آن وطن مالوہ راقم حروف است و قولہ تغیر در ایام صوبہ واری کاہن کہ در بدو سلطنت محمد شاہ
 بمبارز الملک سر بلند خان لولی بودہ در شہر محرم سندنہ بکنار و یکصد و سی و سہ ہجری و در پیشا و روی دادہ غلام نبی تاریخ است
 و نسب ماوری حقیقہ خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ سے پیوند و در سیر و نبات نشو و نما یافتہ چون جہاؤ لعل در آن قصبہ قیامت
 گزیدہ بہا بران سطوحے چند شتمبر بہ احوال اجداد و اسلاف خویش و برخی اخبار از مردم شاہیرہ آنجا کہ در زمانہ راقم بودہ اند
 فیض ترتیب و حسن آداب از ایشان یافتہ بر صفحہ روزگار بنابر یادگار تبرتیم سے آرد و پوشیدہ نماند کہ چون جہاؤ لعل راقم عیال
 عثمانی اروار الدنوب مدینہ منورہ در فارس آمد و بجا زدن اقامت کرد و بعد از وی پسرش خالد بن داؤد و بعد از وی عاصم بن
 خالد بجایے او نشست ہر گامیکہ در سن چہار صد و نہ ہجری سلطان محمود غازی غزنوی عزیمت ہندوستان نمود و تا قنوج
 بکشود و قلاع آنرا مفتوح ساخت محمد یوسف بن عاصم بن خالد بن داؤد عثمانی جہاؤ لعل راقم را کہ در خدمت سلطان بہر سے بر
 حکومت ریاست قضا سے سری نگر کہ بعد از دیر گاہ موسوم بہ بلگرامی نوشتہ و قنوج فیض فرمودہ شخصت نمود محمد یوسف مستطہ قنوج سلطان
 گشتہ بسری نگر بلگرامی نوآندہ لوامی اسلام و حکومت قضا و قضاہ احکام شریعت عبرا فرماشت و بر سجالات و کواخذا طغرای خود را حکم قصبہ
 سری نگر می نوشت تا آنکہ در کشت راقم حروف در سندنہ بکنار رود و بعد ہجری بر بنیان زمین کہ بنامہ سید محمد الدود پسر برآندہ بر آن شہر را

بر دست آورد و عجب ما لواحد نام گذاشت و به پسر خواندگی گرفت و عبد الواحد ملقب شد داشت از دو پسر عقیب با نذر سوسه
 عبد المجید ابن عبد الواحد اول پسر بود یکی عبد اکرم محمد نواز و محمد سرفراز از ابناء عبد الکریم انداز محمد نواز عقیب بنامند
 محمد سرفراز ابن عبد الکریم را یک پسر و دو دختر بود و آمدند دختر کانش در کالج حاجی رحم علی ابن صدر مینا و دختر دیگر در کالج محمد علی
 برادر زاده حاجی مذکور است و دوم عبد الرحیم ابن عبد الواحد را یک پسر از مشکوحد نامش اسد الدین عرف اسد و از سدر به
 خیر الدین که لا ولد رفت و قضا و امید که بدکن رفت و یک دختر داشت و وطن گزید با قاضی بهکهارسی ابن قاضی کمال و او از همه در سبب
 بزرگ بود عبد القیله قاضی محمد احسان و قاضی بهوسه است و سرای قاضی بهوری در بلک انوسکین اولاد او است و دوم قاضی محمود و سوم قاضی
 پند و عبد فوت قاضی کمال پسر خردش پند برسد و قضا گشت و پس از چند است بهتصواب قاضی محمود و قضا را حواله برادر کلان خود قاضی
 محمود این سوه است از کتاب غلام حسن است و اضع است که قاضی پند ترک قضا گفت تمام عمر بان پرداخته و عبد فوت قاضی پند پسرش
 قاضی محمد پسر گشت قاضی بهکهارسی با مر قضا پرداخت و این سخن از روی کاغذی است که محمد یوسف عرف پند پسر کلان قاضی محمد احسان
 آن کاغذ را از خانه راقم وقت تسلط خویش برده و تفصیل این ابرام آنکه چون راقم حروف بمشرق زمین بوده و والده راقم اورا پسر خوانده کرد
 و در حوالی جاداد و کارهای دیات و غیره محمد یوسف عرف پند متعلق گشت و در آن هنگام آنکاغذ از اسناد او بر آورده گرفت با محمد قاضی بهکهار
 امور قضا را با استقلال و امانت تمام سرانجام میداد و بعد از او اولادش بر آن متعلق گشتند تا آنکه فوت قضا بقاضی محمد احسان رسید و احکام
 قضا را بشکوت و شجاعت بهاری فرمود و در بیان او چند کسان اورا تیره کرده اسناد حکام عصر حاصل کرده و قضا نموده قاضی محمد احسان
 آماده جنگ شد و یکس را داخل نهاد و آنقضه قاضی مذکور بر اقم حروف شقیقه تمام میدادند از جمله است و قتی که راقم پند کری میگردد از این جهت حصول
 کار از ناظران وقت باشکری آمد و نیز بجای استقامت می فرمود و آخره و برادران تکلیف استقامت دیرهای خودی نمودند و جواب دادند
 که این خانه رقص شما با شمول خاتم هید است هر چند که خطی خوش نداشت اما از غایت شوق صحیح بخارے را تمام کتابت کرده و آن بزرگ
 از دست خلف ارشد خود احمد الدین عرف محمد عثمان را و لیچند گردانیده و باست قضا را بقضه اقتدار او نهاده خانه نشین گشته نش
 از بهشت نواز کرد و حواس خمس ظاهری و باطنی تا وقت رحلت صحیح و درست داده دیگر در نصارت ظاهری نقصان پدید آورده بود
 قاضی احمد الدین عرف محمد عثمان ابن قاضی محمد احسان اکنون که تاریخ نسبت و ششم محرم سنه یک هزار و یکصد و نود و شش هجری است پسند
 قضا ممکن است و او بجلیه علم ارسته است خصوص در فقه و مسائل شرعی و حدیث و دیگر او دوم ندارد و قمر دے سلیم الطبع است قاضی
 محمد یوسف عرف پند پسر بزرگ قاضی محمد احسان هم کس فقیر به تکلف و سپاسی وضع است با کجمله مروت و مهبت بهم می دارد
 محمد صدیق ابن محمد احسان از علوم بهره میدارد و علم طب را نیز حاصل کرده تا بر حوائج اتفاق عمل در حضور عامل بافتاده
 با وجود این عمل دتے رسا دارد و تنبایت راست باز و راست گو بی طمع است نظر عوام شورش در دماغ میدارد و حافظ کلام الله است
 و با کسان خوش می خواند و در شعر سخنور مخلص میکند و تنبایت شسته و بر جبهه و میگو می گوید و صاحب دیوان است غلام حسن
 همشیره زاده و داماد قاضی محمد احسان از عشیه و فر شو نیست مخلص بے یو و رنگ حقیر است و بهرامی حقیر در نوکری گذرانیده
 مرد است بزور دانش و پیش ارسته و در شعر بهین مخلص مے کن و او کتابے مستلیم احوال قاضی محمد یوسف عبد القیله
 شیوخ عثمانیه بلکه انو اسلام و احفاد او از محمد عثمان ابن عثمان رضی الله عنه تا زمان حوالش تحقیقات تمام معه

بیت آوردن قاضی
 عبد المجید بن عبد الواحد

بیت قاضی
 سید زاده و سید محمد

بیت احمد الدین عرف
 محمد عثمان که عالم فقه و
 حدیث و غیره بود

بیت ابوالکلام محمد صدیق
 از سید بزرگواران و شاعرین
 حافظ قرآن مجید

نقول فرامین سلطانین در تفویض سیاست قضا و نظار و نقوش مهر سربیک از قصبات تالین سروده و اقوال سربیک را از حسب ذیل
 و عمل ناکرده درج نموده و تخیل و طبع آزمائی و بلند و صلی نکرده و بر خود غلبیده و از غایت خرم از بیان واقع کمتر نوشته غلام
 از اخفا و قاضی بهر کماری در احمد آباد و تجارت همراه مالدار اقامت ملازم مبارز الملک بوده از آنجا بجا زشتافت و مناسک حج و کعبه آورد
 و مبارز آمد و در آنکه آباد همراه حقیر نوکر شاه نواز خان ابن مبارز الملک آمده مقروضه متقی و پسر گار بوده قاضی محمود پسر دوم قاضی کمال
 است و او بدرگاه محمد اکبر بادشاه رفت و سند قضای شیرازی شیخ الاسلام و صدیقی قمر شوری بنام بدر بخش فرستاد و چنانچه گذشت و در
 احمد محمد سلطنت محمد اکبر بادشاه بخدمت که در گزین صوبه او و بدیوانی سدا کار لکنو فوجداری برگزیده بلگر انور رسید و در عهد
 سلطنت جهانگیر لغایت منیر گشت و در آخر عهد او بدیوانی لاهور رسید و در عهد سلطنت شاه جهان بلگر الیاء و در گذشت سربیک
 اکبری در درازة متصل نخاس بنام اکبر بادشاه و کل قصاب بر نماند که در شهر لکنو و از این دست آنا اکبری در واز و دلیل که بنابر
 کنگی از هم بر خیزد و شکسته بود اکنون دیگره تعمیر نموده و باغ و جوی پخته بر زمین زر خرید در لاهور از تعمیرات او نیز هست علی اکبر
 نیزه پسرش مفتی همراه لشکر ابو المنصور خان هنگام منظم شدن احمد شاه اندلی بلاهور رفت و بر کسانیکه بر جوی و باغ مشغول بوده
 دعوی کرد آنها کاغذ مهری قاضی محمود و بدست خط او که تا به آن ترک و عمل بخشیده بود و بر آورده و بدستش داده علی اکبر بدید و بگریست و
 بهر سبب در روز ششم نهاد و گفت که من از کاغذ مطلع بودم اما عرض من آن بود که ندانم آن کاغذ پیش شما هست یا نه و بدو خواست
 نشان مهر و بدست خط بران کرده داد و با حقیر این نقل می فرمود با کماله قلع و مسجد جامع ششی بالاسه حصار و عید گاه بیرون شهر
 سمت شمال در بلگر انو با بهنام برادرش قاضی پزده از بناهاست و دست قلعه مذکور بنا بر دست حاکمان فی الجمله یا هنوز حاکم کشین
 است و از جامع مسجد غیر از دیوار غری آثار باقی نمانده و عید گاه را در سینه هزار و یک صد و نو و یک هجری انگریزان از یاد آورده و نوشته اند
 آن را در عمارت کتب که باین بلگر انو و نمانده طرح انداخته بوده صرف کرد و دیوان نیز بعد یک سال منظم و مندم گشت و اکنون از
 عید گاه غیر از یک دیوار باقی نمانده با کماله قاضی محمود و جلاله محمودیان گشت و از اولادش که بعد از آمدن و حقیر آنها را ندیده از آن
 در گذشت و کسانیکه در وقت حقیر روزگار میگذرانیدند و قیض تربیت از ایشان یافته بقلم می آرد علی اکبر نیزه احمد علی ابن قاضی
 محمود است حافظ کلام الله و قرأت لغایت درست با دایره مخارج حروف می خواند و خط ثلث نیک می نوشت چنانچه مصحف
 نبوخت و تفسیر و مجلد ساخت و آفرین خصله و صاحب سلوک و صلاح کل بوده در هنگام صوبه داری کابل که مبارز الملک سربیک
 بوده نه نیابت روح الامین خان بکومت مال پور و رامپور و غیره حال پنجاب می پرداخته آتارام ساکن آنجا که بعد
 از آن بیادری طالع بدیوانی برهان الملک سید سعادت خان ناظم صوبه او و رسید و اولادش هزارین رام نراین
 و پرتاب نراین و دیگران در سربکار او چون اولاد کو دزد که در عهد کچیر و تحمیط سلطنتش بوده و در وفات گشتند سربیکان در
 رامپور با علی اکبر است و دست و تصنیف مالگذاری سربیک انجام زرباتی برود و شوار گردید روح الامین خان با نوشت
 که سربیکان را معتمد است ان گرفته بمقدور بفرستد علی اکبر از او پیشیده داشت و شب خفیه بدیده او متعارف و او را اگر نیر این
 روز دیگر سوار شده بدیده شتافت و دیده گر خفته بود بخان عرضی کرد که او گر خفته رفت از آنجا که دانایان گفتند اندک
 در حالت توانائی نکونی گشت در وقت مینوئی از حجت نه بسند از اتفاقات علی اکبر از صوبه افغان لاب مان

بیان چنانچه سربیک در واز و
 بی قصاب بلگر انور و لکنو

بیان جامع مسجد و عید گاه
 و عید با بن بلگر انور و لکنو

بیان قاضی از دیوان
 و سربیک بلگر انور

بیان سربیک از دیوان
 و سربیک از دیوان

بیان نیکوکاری

بہا کردن دیندار
باقی سرکار را

عذر آوردن و سباحت
تجایا سبک و خالی

تجایا سبک و خالی

و در وقت عذر دهنی که سر از این آرد و او پیش اورفت هر نر این اور انباشت مغرور داشت علی اکبر حسن سعی خویش در نیک سال تا آنکه
 ابو انور خان مخالفت روح الامین آستان بود و پادشاه سید سعادت خان در باب طلب روح الامین خان معرفت او و بیخ نماز پور
 حاصل کرد و خان موعود بر طبق آن ملازم سعادت خان شد و در سر با حقیر نقل کرد که در محال متعلقه با در فصل انبه از باب
 کچیری گفتند که ضابطه آنجا است که حاکم وقت انبه هاست باغات اباالی شهر را قرق میکند کسانیکه باغ داشتند طلب کرد و بجای
 بایشان واگذار شتم و معاف کردم چون انبه با خبر او خویش بخت شد سر روز از خانه هاست سر یک انقدر می آمد که عمده کچیری را صرف آن
 و شو اگر شست گفتم انبه خوردن به بهر نامی بهر نامی دیگر گفت در ضایع بیخ زبیدار نیز بود که من اور اسبوت بهادر می خواندم بیوض سبیل
 با انقدر رویه بابت باقی دمه خود بهر نامی در قید بود با او گفتم که قساطر آخر شد و تمام برگشت به بیاق گردید بهر کار از تو سر سید
 گفت که اکنون باز ابله ازید تا بتدبیر سر انجام دهم ضامن طلبیدم گفت ندارم مگر سپر من و در زندان باشد
 قبول کردم و سپر اور اجمایش در زندان داشتیم چون ده روز بگذشت پساد بهر نقاضای مبلغ پیش او فرستادم و زن سپر ش
 خفیه بمن پیام داد که بار سپر فلان کس و ما و می شود که نکاح کرده و او در قید شماسست و من بمفازقت او میگردد انهم اگر شیدین
 این سخن در وی بدیدم سید روز دیگر زندانی را طلبیدم و زنجیر از پایش گرفت و در با کردم عمده کچیری فریاد کرد و ند که زبردست نخواهد آمد گفتم
 اندیشه نیست من از پیش خود در سر کار نخواهم داد و نیز کجخانه رفت پادش پر سید که چگونه آمد می گفت ندانم اما حاکم زنجیر از پای من
 برداشت و در با کرد و گفت که من زرا از بندر کو خواهم گرفت همان وقت پادش پرش پیش من آمد و بشت و پای خود را پیش آورد و گفت
 چون سپر را در با کرد دید اکنون بند بر پای من نمید گفتم که من ترانیر زبا کردم بود و بخانه بیارم اگر بخاطر آید زباده آن سر سبک گفت
 که بجای سپر بشت قبول نکردم و روز سوم آن زن از خانه پادش خود پادش رویه نقد سر انجام کرده و چیری شیرینی بطریق بهر بهر بشت
 شوم خود پیش من فرستاد و عذر خواست وقتی راقم حروف اور از محال و میوسی امین و منصف کرد اور از طرفین محاکمه گرفته حکم نمود
 چون خسارت کلی جعیر کرده بود و سر باز زد و و از راه جوانی حرفی چند بے ادبانه با و نوشتیم جواب بر پشت خط این بیت نوشتیم
 تیر زانم که خواهی گفت آئی به که دانم عیب من چون من ندانی به بوش اندم و دانستم که بر منراج مبارک گرد مال نشسته و در
 بخانه اور دهم و گفتم هر چه نقدان مارا و او داشتند اما عفو نقصیر انیکه در خطر رفتن التماس میدارم التماس نکرد و گفت که ریاست عبارت
 از عفواری و بردباری است و زیاده برین نیست که فیصله مارا قبول نکردید تا من کردم و دستار از سر خود گرفته بپایش افتادم
 و گفتم اگر معاف نشود سر بردارم مگر نیست و سر در کنار گرفت و عفو کرد و بوسه چست بر پیشانی داد و هر چه او فیصله کرده بود
 بپذیر فتم اکثر احوال آنجناب را ستمه فرزندانش غلام حسن در تالیف خود مرقوم ساخته و این مختصر تحمل آن نباشد و او در اول
 داشت هر دو حافظ کلام الله بوده همراه راجه نوبه کشته شدند مرتضی حسین الخطاب بالله یار ابن الدیار نام راقم حروف است
 چون در کمال پراگنده گی خاطر مهت بر تالیف این نسخه گماشته بمقتضای حال احوال خود را تقریباً در بعضی از بلدان و امصار
 مرقوم ساخت و چون از ان کیفیت حاصل نمود بیکار شیرخت التماس از صاحب طبعان آنکه بے ترتیبی این نسخه نظر ننهند
 و ستر عیوب باشند و در باغ عقل تخم بترتیب کاشتند و بهر اسع عشق بین که چست تاندر ستمه است بهر محب
 سبحان سپر و یک دختر راقم حروف از دفتر سید عظمت الشیخ بهیه و آن وقت در نکاح اشارت الله فروری بود و در گذشت

و دیگر محمد سجی و لفران که نامش از تاریخ تولد اوست و ایضا غازی الدین محمد که آن نیز کسباج جمل خبر از تاریخ تولد او میدهند و نظر کام بخش یعنی غازی الدین محمد کام بخش ایراد کرده صاحب راقم حروف گیتان چون اتهمان اسکاٹ است که خطاب کام بخشی بنشیده یعنی غازی الدین محمد کام بخش و دیگر موجب شاه و در باب شیخ جلال الدین علی جنونه اضافه میگردد و شیخ جلال الدین جنونه بیه کم و کاست تاریخ تولد جلال الدین است ریاض الدین محمد که اسمش سر تاریخ تولد اوست و مولوی محمد علیم اسم محمد افشر تاریخ او یافته و در قلمه آورد و اما **سپاسات** اندک تاملی چو شیخ آرد یاریم نسود و عنایت پسر نیک اختر و این اثر و شنبه با لقب غیب و کشف به نام موسی و تاریخ محمد الطهر به این چهار پسر و یک دختر این مرد و دیگران از اهل بنام که صبیحه افغان بودی تا حسن یک هزار و یک صد و نو و شصت هجری بوجود آمدند و دختر موصوف در جلاله نکاح شیخ رعایت الدین این شیخ علیم اندک قدرانی ساکن موضع اسراوست و کسبش بقاضی معروف از اخفاء و خواهرزاده محمدم اخی حبش بدیاجیری میرسد و رضی الدین محمد ابن محمد سیحان نیز در اتم شمش نیز تاریخ تولد اوست اکبر آقا و در سابق آباءم آگره نام دیکه بوده از توابع برگنه میانه سکندر بودی محبت با شهنشاهی آبادی آن برگناشته خشکگاه ساخت و آن بشهر بادل گنده مشهور گشت شیر شاه و پسرش سلیم شاه افغان سور نیز در زمان سلطنت خویش با آبادی آن کوشیدند بعد از آن محمد اکبر بادشاه در عهد سلطنت خویش از احاق وسط ممالک هندوستان تصور نموده خشکگاه ساخت و آن را اکبر آباد نام نهاد و در سینه منصف و مفتاد و دو هجری قلمه سنگین تعمیر نمود و آن در عرصه چهار سال انعام یافت مفت کرد و تنگه کس که حساب سی و پنج لکمه روپیہ باشد در تعمیر آن قلمه خرج شد از صفات اکبر آبادیکه آنست که در یاسه هین با چهار کرده از زمین نه شمر بگذرد و هر و طرف ساحل حین عمارات و باغات بازیب و زینت تعمیر یافته اما اکنون بحمد کمال ویرانی می دارد و کار زرجوب و دیگر پارچه با انجبانیک سبب سازند و کلانن و کناری و گلاب و عطر آن شهر بغایت پسندیده بود از میوه های خربزه آن شهر مشهور و چمالی بسیار شیرین و برگ تنبول بهتر هم میرسد و بواسطه آنجا بسیار دلگشا و روح افروزه موافق ابدانست و مزار اکثر اولیاد آنجا واقع است و مقبره محمد اکبر بادشاه و میره اش شاه جهان بادشاه متصل آن شهر در موضع سکندریه واقع است و در آن مقبره نسبت لکمه روپیہ صرف شده و در نسبت سال عمارت شده راقم حروف همراه مبارز الملک ستربلند خان در عرصه سالگی بعد محمد شاه آن شهر زاده و فی الواقع آبادی داشته و اکنون که بس شخصت سالکی در عهد شاه عالم ثانی در سن یک هزار و یک صد و نو و دو هجری در وقت نظامت امیر الامرا میرزا نجف خان بعد استیصال جاثان مقبره به آنجا رفته تماشا کرده قلمه جا بسجاریخته و عمارات آن شهر اکثر شکسته یافته از دروازه قلمه تا پهلوی منتهی و کنار س بازار آبادی و رونق نیکو میداشت و بعد از آن درجه بدرجه کمتر اطراف و جوانب آن شهر همه خراب افتاده و با تفصل امیر الامرا نجف خان بجایگشت آنجا قیام میار و او آن صوبه را از تصرف جاثان بساها س در از بیرون آورده با لحد شرقی صوبه اکبر آباد گماثم پور تا پهلوی عمده صوبه شاهیجهان آباد یکصد و هفتاد و کرده و بخشش از قنوج تا چند ریسے مضاف صوبه بالوه هند کرده سرکارش الورد و بخاره و باری و آبرج و کالپی و سانوان و قنوج و کول رسیدن پور و گوالیار و غیره چهارده سرکار شتملر و صد و شصت و نسبت محال و نو و شصت کرد و در شهر و لکمه و شصت و پنجاه و هفتصد و امد داخل این صوبه است که دو کرد و در پنجاه لک روپیہ سری کم باشد و اندرین صوبه دو در یاسه نامور اندیکه هین و دو نیم میل و سه حشمتی از مقام حاصل پور تا پنج ساله برآمده و در نسبت کردی از اکبر آباد از حد و بعد از گذشتن نزدیک اکبر پور تا پنج سرکار کالپی

تاریخ تولد راقم تاریخ

پانچ کسباج و شاه و شاهی و تاریخ در حشمت

پانچ کسباج و شاه و شاهی و تاریخ در حشمت

پانچ کسباج و شاه و شاهی و تاریخ در حشمت

بیرون رفت و تصرف و کمینان آمد و آن تقریبی در ضمن احوال کو بهر واحد در اناجیر سنگه مرقوم گرد و با کمال میل سال در تصرف
 و کمینان ماند در سنگه یکبار و یک صد و فودو چهار سحری انگریزان بر آن قلعه مستحضر شد و در آن وقت صبح
 و الانصاف کپتان چو نامتاهان اسکاٹ بود و مشایده نمود و چه سحر نام رئیس لشکر انگریز که باید در آن اسامه کو بهر بنا بنشیند و کمینان
 با استدعای رانا از جمله میر شمش کورنر صاحب کلان کلکته تعیین شده بود و برز مهابه متواتر و کمینان را از تلک رانا کو بهر بر اند
 یا اینهمه رانا از سحر نام سو منزل شده سخن رخصت میمان آورد و سحر باقی بهلج مسعوده طلبد است و در خفیه کمر محبت بر تسخیر گوا بسیار است
 و در نطق افتاد که پیش ازین بعضی موایمان لازم رانا چند مرتبه از طرف او و والی بخیله در شب تار بر اسه و زدی بدر و ن قلعه فیر شد
 و بر انا این احوال منکشف بود و آن سحر چند که خواست تسخیر قلعه بجا طرید است و در پی این سخن کار به از خود پیش بر و زوی رانا
 سنگه مرقوم وقت حکایت و زدی از سحر نام میمان آورد و سحر موایمان را طلبید و اشتغال پیدا کرد و با انجام امیدوار ساخت و بهر است
 اقوال و تحقیق را و محمود و بر قلعه جاسوسان را همزه کرده فرستاد و درستی آن مویید است و چه طرف او را می جاسه بوده که دیوارش
 چندان بلند بود و اگر بهر کوچه رفته کند بر کنگره اندازند و رفتن بالاسه قلعه سیر آمد و سحر نام میمانی به تباری اسباب قلعه گیری از کنگره
 سروبان و غیره که کشید و از محبت گد که حیدر بهر موضع بر اسه پور که رسه پور نیز مشین کو چند و از گوا لیا چهار پنج کرده سمت جنوب
 مائل بشرق سافت داشت لشکر کا ساخت و چندی بهر بر و شب غره شبان با چند انگریزان فیس بهر با و و پایش سپاهی که کنگره
 و شش صد تا ننگه باشد جریده از لشکر بنا بر تسخیر قلعه گوا لیا ساخت و چون شب تاریک بود کسی به راه ملاقی نشد مگر یک کس به مقامی که با گاو آن
 قایدانی بهر عخلش میرفت و دهقان بلا حمله هجوم مردم بگریخت و آواز بر کشید و غلج کرد و چند کس از سپاهیان بهر ویدند و او را بگرفت و پیش
 از بار بهر بستند و همراه گرفتند و سپاهی قلعه رسیدند آنوقت بهما طرف اندرون قلعه طلسمه گرویش کرد و رسیده بود و چه شجاع روشنی مشعلها بنظر می آمد
 و قید است لشاره و تقریب سماعیان میر سید آنجا توقف گردید و چند آنکه طلسمه میر میرفت کنگره میوانی بر زربان نه چند کسند بالاسی کو بهر رفت و
 سپاهی دیوار رسید و کمند بار با کنگره استوار کرد و فرو داد و گفت که کسی در قلعه انظراف میدار نیست بعد از آن کا و ن که کد کپتان بود و
 جوبی و رسی بر کو بهر نهاد و سپاهیان که کفش با از نپه و پا به در پا و شستد بر آن زربان بر آیدند و قانده کفش پند آت بود که پامی روندگان
 بر زربان مستحکم نشیند و دیگر سنگام شسته آواز با ناله هر نگرد و با کمال سپاهیان و صاحبان انگریز از زربان گذرشته بکن بهر رسیدند و از آن
 ماندرون قلعه آتش دار و آندند مجموع ده و از ده نفر بهر روس صاحب و شل شند و دیگران بهر ایشان سرگرم رفتن بالاسی قلعه بود و
 و سده کس از قلعه و از آن خواب شیرین آنجا خوابیده بودند و نشسته چنان کس از سپاهیان انگریز از راه اوانی بنده و قهای خود را بران خوابیده گان
 سر و آوند و خفته خوابید را میدار کرد و نهجه از او از نذوق ساکنان قلعه میایدند و جوق جوق بهر سپاهیان انگریز رسیدند آنوقت سپاه انگریز
 که بر زبون قلعه مانده بود و کوشش و هجوم میکرد و نهجه آنکه بهر ماندرون قلعه و رانند سپاهیان انگریز بر می صاحب کرد و ناگاه کد تفنگ بهر باو که پیش قلعه
 بود و رسید و کمینان او را گرفته کشتان کشتان زدی بگریزند و نهجه بعضی بطرف رنگ محل و برنجی بیرون رفتن از قلعه و ویدند و چندی از غایت اضطراب
 خود را از دیوار فسیل قلعه بهر شانه بر انداختند آنقدرش از هم رنجید و باو در حال کشتن باو بهر باجی عدم کشت و زنیش و آنچه در قلعه بود و بدست انگریز
 آمد و کمر قیاس و اکثر سیر گشتند و سحر نام میمان اسکاٹ سیر از اسعه بهر باو و دیگر زمان و کمینان سوار سی و از راه داده بطرف
 مالوه رخصت انصراف و او را هم حروف نیز در باب رمای اسیران پیشین صاحب خود ساعی کار بود و با کمال فنی چنان و سحر چنمین از جمله

چند کس که در آن وقت
 بهر سپاهیان انگریز
 بهر قلعه گوا بسیار

چند کس که در آن وقت
 بهر سپاهیان انگریز
 بهر قلعه گوا بسیار

چند کس که در آن وقت
 بهر سپاهیان انگریز
 بهر قلعه گوا بسیار

تائید غیبی است راقم حروف که هیچگاه میل بگفتن نظم و شعر نداشت صاحب تاسیخ انبیا گفته کرد دنیا چار طبع را و خود را
 رطب و یابس تاریخ صوری سر انجام داد ابیات کعبه چهره دو و مشیخان چهارم از آن گشت و سحر بام نموده فتح حسن گویا را
 در فاقه کمر و بر ویس دیگر صاحبان هستی و نیست و هر یکی که فرماندار کارزار به منج جو و دستا اسکات صاحب با حقیر
 گفت تاریخ بگو در فتح این سنگین حصار به حسب ارشادش بپای تاریخ صوری فکر کرد و به هالفت از غیبه گفت ای منبره الله بار
 در شهر و منطقه شهادت سال عیسوی به شد چنین فتح عظیم از دست آن عالمی تبار به که تو برسی سال هجری راز من اسی مهران
 بود و هر دو یک صد و پنجاه و بالا پیش چهار به بالا بجهه اکنون که شهر کفر نه برادر یک صد و نود و پنج میرست سحر بام در قلعه گویا را
 آنجا قیام سیدار و صاحب ماسه ای کلیل گنگ از صاحب کلان کلکته مامور شد و کلیل گنگ برادر سیدار ماسه ای کلیل گنگ
 بهادر از آیه نور را با خود گرفته و دیده ساخت و سپاه آنکه پیشوای پرسی فرستاد یک حمله که بعد از دو ماه یک بیک واقع شده قلعه شیو پرسی
 را از ثانیان که از طرف و کهنیان نوای حکومت می افراشت انتراع نمود و شیو پرسی را همه توابع از حسن سعی صاحب مارا بهرام سنگ شیشه
 و خود نامه بود و دیگر و بهر دو اس رسیده عازم ماله شده و تفصیل فتنش در ضمن صوبه ماله بعد از احوال سلاطین سلف رقم زده
 بیان گشت که پیش ازین و بی بوده و اکنون شهری مختصر فواید است رانای پیر سنگه لوک اندر بهادر از قوم جاث رب است
 آنجا سیدار و با حشمت میگذازد راقم حروف وقتی همراه میر محمد قاسم خان ناظم مغول بنگال آن شهر را تماشا کرده ظروف و دیگهای
 سنگ آنجا بسیار بسیار با فراط میشود و طرفه آنکه شمشیر آنجا تلخ که نتوان خورد و گوشت و پوست او سست است
 میر محمد امین نامی و شکار آنجا خوشباش که عاشق از روم است با راقم حروف لغایت دوستی سیدار و وقتی فواره از ریح بساخت آنگه
 از فواره بچو شید و در پشت می افتاد و باز بهان آب در خزانه فواره میرفت و از فواره بچو شیر بهان یک آب عروج و نزول میکرد و اینها
 تفنگی ساخت که بار و دو گله بعد از آن خفیف از آن بر می آمد چه حکمت علی در خزانه تفنگ بود و بگو که بر آن نهاده هرگاه حرکت
 سیدار و از هر سه سید و دو گله از تفنگ بر سجد و بهر که میر سید کار سید و زخم می نمود و دیگر چیزها ازین قبیل بسیار ساخته بود که بمشاهده
 رفته و در ریختن قوب و تناره و دستی عظیم سیدار و بالا بجهه چون راقم حروف همراه آنکه برادر از نفع بسیار سید کرده بنا بر آن سطره خند
 از آن دیار بر سبیل اختصار بقلم آر و پوشیده نمائند که کوه سابق ازین و بی بوده از پیر گنه که منولی از چیکه گویا را
 صوبه اکبر آباد و اکنون شهر آباد است بهم سنگه جاث تملک و دیار عمومی رانای پیر سنگه زمیندار کو بهر بود و آنکه ایشان را نامی است
 این خطاب از طرف باد شاه مست و رانای اودی پور که خود را از اولاد نوشیروان عادل میدانند تحقیق در هندوستان رانای ایشان را
 میگوشید و از تمام راجه های هندو جلیل القدر و اجداد رانای پیر سنگه را که رانای نامی نماند چنین میگوشید که در اجداد رانای پیر سنگه شخصی بود که چشم او از
 نور سبز نه داشت و آن گمانا مشهور بود و در راجه آنوقت بشکار رفت و شیری قصد او کرد و گمانا بیدستی کرده شیری را بر ختم شمشیر بکشت آیه
 را و نقش خوش گشت گفت که این گمانیست رانای است از آن روز او را را ناکشند و خطاب تا اکنون در اولادش ستم است و گویند که
 اجداد رانای پیر سنگه بصیغه نوکری بادشاهی میگذازد ایندو همراه راجه پیر بر کبر شاهی در جنگ افغانان کابل بقتل رسیدند و پس از آن مرده
 از آن بر زمینداری گوهر رسیدند و سر نسا و بر داشتند و محال آنفع ایشان را اخراج نموده تا آنکه رانای پیر سنگه در وقت خوش به باجی را و او سیدی
 راجه ساهو بهر است و آخر از یافت و با تانیت او زمینداری را و در وقت قیام نمود و مستحق گشت و در گوهر قلعه تعمیر نمود و اقبالش بهر شهر

تاریخ فتح قلعه
 مولف تاریخ است

بیان کوه و دیگهای
 آن شهر

حقیقت حال رانای پیر
 سنگه

که جز قلعه گویا تصرف گشت بر در قلعه گویا رقلعه را بادشاهی قیام هم داشته و بیانات اطراف سجا گیرش بود و در عهد سلطنت محمد شاه
 بنابر ضعف سلطنت مثل قلعه ارگست شد و اجاسه اطراف او و کنیایان بر و ریاست متصرف شدند قلعه را بنابر اجازت حاج
 گشت در خیال این احوال و کنیایان بقلعه را بنیام کردند که اگر قلعه را بپوشیم گنبد و در عرض آن مسلح کنیم تا با بپوشیم قلعه را قبول نکرد و همچنین
 را نا بهیم سنگه جاث زمین را که برادر قلعه را گفت که اگر قلعه را با بنیام سازند خدمت و پشت بر پشت بآن اقدام نمائیم قلعه را بپوشید
 بنابر آنکه و کنیایان مخالفت با شاه اند قلعه را با ایشان تسلیم نمودن مناسب نیست و را نا بهیم سنگه که زمیندار این نواح است قلعه را با و داد
 چنانچه قلعه را تسلیم را نا بهیم سنگه نمود و بهیم سنگه با قلعه را در سلوک نمایان کرد و چنانچه تا اکنون اسامی قلعه را را چیزی محقر را ناچتر سنگه و طایف
 مقرر داشته با بنجمله چون را نا بهیم سنگه بر قلعه گویا تصرف شد و کنیایان با او نزاع کردند و بهیم سنگه در یکی از محاربات ابله را و دیگر
 و کنیایان بقتل رسید و بجز برادر را نا بهیم سنگه در قلعه گویا را متحصن شد و کنیایان تسخیر قلعه متعذر و دیگر دهر ناته سنگه را که از طرف بلج و در قلعه
 کوید بود و محاصره کردند مدت محاصره تا بشاه کشید و از بلج و داد دهر ناته نشد و عاجز گشت و کنیایان بنیام دادند که اگر قلعه گویا را بر بند دست
 محاصره کوید باز وادیم و صد و بیست آباد و در عرض قلعه بپوشیم بلج و قبول نمود و قلعه گویا را را تسلیم ابله را و و کنیایان صد و بیست بلج و داد و از
 محاصره کوید دست کشیدند بلج و در کوید متقل گشت و او سه سپه داشت سپه کلاش بر تاپ سنگه را بر نا مخاطب ساخته بر ریاست نشاند
 را نا بر تاپ سنگه بعد از یک سال در گذشت بلج و دیگر خود چتر سنگه کوک اندر بهادر و دیگر جنگ از درگاه شاه عالم ثانی عالمی گرا و را
 خطاب است اقبالش چندان یاوری نکرد که علو مرتبه اش از آباد و در گذشت گوید زنی جمیل از اقرایه را نا
 بهیم سنگه در قتل و غارت موصی هاسیری در دست سورج مل جاث رئیس دیک و کنه را فتا و سورج مل شیفه
 جبال او گردید و باز دو جانشین از ان هنگام مرتبه را ناچتر سنگه بنابر نظر رعایت سورج مل روسی سراج نهاد و اتم حروف
 این را تحقیق کرد اصله داشت و تحقیق آنست که راجه سورج مل را اگر مرگ امان میداد از را ناچتر سنگه نشان
 نمی گذاشت مرگ سورج مل را از جمله اقبال را نا میگویند اکنون سبک هزار و یک صد و نود و پنج هجری است را ناچتر سنگه
 در ریاست استقلال میدارد و در آخر سن مذکور بهر با هم حکم صاحب کالان کلکته قلعه گویا را را ناچتر سنگه تسلیم نمود
 و باله آباد و بنارس شتافت کلین لکاک که بر هم سندی و غیره و کنیایان والی مالوه با اتفاق چتر سنگه تعیین شده بود و بجای
 او کلین سمور با مور شد چون را نا از پیشتر حرکات مخالفت عهد نامه میکرد تا آنکه قلعه گویا را بهیم با و سپرده شد لیکن از آنجا آمد
 کلین سمور با سندی صلح کرد و نام را نا در صلح نامه داخل نکرد و از صلح کوید و نور مر اجبت کرده عبور چنین نمود اکنون شنیده میشود
 که سندی با بار نا بر قلعه گویا نزاع میزد و چنانچه هنگامه رزم در پیش است و جمیع رقبه است قلعه متحصن و سنگین بر فراز
 کوچه و از دور راجه انج بهند و پت نامی از قوم جاث است و بار ناچتر سنگه قرابتی دارد و داخل ملکش یک روپیه
 است و بر وره پرگنه است از بنجر سمت مشرق بایل شمال و قسمت و راجه انج از قوم جاث بهار تهر سنگه نام از هم فریب
 را نا است و در آنجا قلعه است مستحکم بر فراز کوچه و اطراف کج و دره عمل را نا است اناسی چهل موضع در و آنک عمل بهار تهر سنگه
 است و داخلش قریب هفتاد هزار روپیه تخمینا باشد و در آنجا مکانیست در دامن کوه از درختان سامحات
 و عمارات مرفعات و آب ریز و حاصل پر از آب بسیار و پذیر و سیر گاه نیکوست و برج کج و دره ما نام است بهتر و ادیب

قلعه سنجیده دارد و حاصلش قریب سی چهل هزار روپیه باشد در احم قور آبادی بسیار دارد و عمارتش اکثر خرام است از
 خان پور اور یا با پنج شش کوه سمت جنوب واقع است و قلعه سنگین سیدار و در آنجا کتبخانه سنگی است از قوم
 راجپوت کجوا به بود اکنون فوت نموده پیش سیاهی او ممکن است و پیر گفته که کجوا کبار و لیا در قلع و قمع و کشتن
 از و انتزاع کرده بوده میجرایم بانفاق را ناگوید در سنه یک هزار و یک صد و چهار پجری قلعه لمار را تا یک نیم ماه محاصره داشتند و
 باو کمینان که از بیرون به گامه آراسه رزم بوده زرمهای مروانده کرد و بالاخر قلع زده و برخی را از آن انداخت و پور کشش کرده
 رزمی صعب بمیان آمد ساکنان قلعه رزمی سخت کرده و آخر کسیر و قتل گشتند و پور را و پور که رئیس آن قلعه بود و سایر
 آذربایقم حروف در آن رزم حاضر بود کسین سی کپتان جو دشتان اسکات صاحب رانم حروف بلوننس اسپران رنالی یافت و پور آنها
 را از راه و لباس داده نصرت انصاف فرمود و پور را و راجا ساسی آنجا از قوم راجپوت چو مان راجه سوروی و از
 سفیداران باوشاهی بوده و ایشان را راجه بند و ربه نامند گویند که پیش ازین در ملک سیدار و در قطاع الطریقان
 مانع گرفت انباشش باوری کرد و پور را و راجا و غنیمت بدست آورد و دست باز داد و سبب بخیر و پیاده گان را
 سوار ساخت و در قطاع الطریقان میزد تا که قریب صد و صد سوار و پیاده فراهم آورد و ناگاه رئیس قطاع الطریقان را بدست
 آورد و بکشت و آند بار را از رانرمان صافی ساخت و پور و الطاف با و شاه عسکر گشت و متقل شد و اکنون اولادش در آن
 ضلع راجه اندا تا بنا بر انقلاب زمانه از چند مدت ضعف سجال ایشان را یافته چند سوار و از ناگشت در تصرف راجهات اطراف
 است بر ملک قلیل قناعت میدارند سراسر نشین گاه ایشان است و بندر انیز در تصرف سیدار و گویند که چون همت سبک چو مان
 راجه شد و اورا سپردند و بدو که بجایش نشین طفلی از هم قوم خویش بخت سنگی نامی راجه سپری برگرفت و و پور خورش گریه و اندک
 بخت سنگی بجاوست آنجا می برد و از دوا انفصال بطرف دریای چیل راج سیدار و آنروزه چیل طرف شمال عمل نصف کرد
 ابن وزیر المملک نواب شجاع الدوله است و بطرف مغرب چیل عمل میرزا نجف خان است و سید حیدر و در طرف جنوب
 سید حیدر راجه که بدستقل نه کاوان که بخت کرده اند گویند است انفصال می دارد و اکنون آنچه از ملک سیدار و در تصرف راجه
 سیدار است قریب بیست و نه کله و پیه تخمیناً مدخل آن باشد و در همه سابق آبادی کلان و استعداده تجارت
 جن انگیز نگر و تالاب مشهور و شش باباره از آئینه زرنگه دیو است و احوال زرنگه دیو و دشمن و تیار قزوه کلک بیان شود
 بنیدل کند عبارت از او رجه و دیتا و غیره است اکنون راجه او رجه و راجه و راجه و تیار را او رجه نامند و با انفصال راجه
 او رجه بکر باجیت بند بکه نام دارد و بجایت را و ستر حیت بند بکه جاکم و تیار قلیلی از ملک او رجه تصرف است مدخلش نمی توان
 روپیه باشد و اکثر از ملک او رجه در تصرف بکر باجیت است و اکنون این هر دو باج گذار و کمینان اند و میزاشتری مختصر است و
 و قلعه از آئینه زرنگه دیو است اما صحت نیست که را و دلیپ ابن سمنکر ابن بنگوان ابن راجه زرنگه دیو بند بکه تعمیر کرده و حکایتی عجیب در
 تعمیر آن براب یغاص و عام است چه وقتی را و دلیپ بنیل شکار نمود و جنگل که اکنون در برادر آنجا آباد است رسید و باهی از سوره
 بیرون رفت سگان شکاری قندرو باه گردند که متصل روبا و رسید روبا و بر سنگ حمله کرد و روبا از و بر مید و باه جان سلامت بر و او
 دلیپ آن موضع را به پسندید و جنگل را به بر و طرح عمارت نمود و قلعه و حوالی و باغ احداث کرد و ابن را و دلیپ گشت که در جنگل عظیم

بعد قتل گشایین پیش شجاع الدوله ابن ابوالمنصور خان وزیر نجات مختار بود و قریب بوده و اکنون پیش نجف خان با اعتبار و شوکت
میگذرانند و قلعه موند و تصرف میدادند و شخصی نماد را رقم حروف که کوخ و جانون و جهانسی را و حقیقه که اجماع میر محمد قاسم خان برست
پیش رام چند گنیش پیش او و دیویش ایشانی چندت رفته بود و آن شهر را منازل کرده و در جهانسی تالابی است منقطع و پخته خوشتر
کج از ایندیراج اندر گرشایین که اطرافش عمارات میدارد و مسافران در آنجا منزل و مقام میکنند و یکدیگر اینج و نهانند بر تعلق از جهانسی میدارند
و اکنون در کهنه راه و دکنی حاکم آنجا است و در کهنه جانون هیچ کالپی را انگاد و هر لایس کویند پندرت که فوج احمد شاه ابدالی آنرا بقتل رسانید
بود و تصرف میدارد و سرکار که و ملی شهر نیست و در آن کوه باندک فاصله و قلمه متین دارد و قلمه را رقم حروف در آن شهر شده و شمس
ویدر در غایت آبادی از دوز و دانات آنجا اکثر صاحب جمال و عشوه پر از اند و هر سه بمفاصله یکدیگر کرده از شهر مرور دارد و گویند که از مردان
آن آب را بنوشد عادلی و علی شود و آنجا مانک پال راجه است و راجه آنجا را خطاب پال است چون مانک پال و فلان پال
و از قوم جاد و است و در آن شهر اکثر جاد و آن مسکن دارند و نسب جاد و آن به بلبلند برادر کرشن که کنیا این باسد و است میرسد
بالجمله راجه مانک پال با جگه از امیر الامراء و الفقار الدوله نجف خان است و بعضی از ملکش را دکنیان و همچنین برانا چند سنگه جاد و تصرف
خود را میدارند و پرگنات نه ده لکه و پنهان و تحفیل راجه مانک پال است سرکار مرور و شهر نیست و این کوه و شهر بنیاد سنگین از بنیاد
راجه چتر سنگه چپا هاست و دیگر آبادی بر قلعه میدارد و قلعه متین بر منج کوه واقع است و اندر و راه بر آن کوه و قلعه توان رسید
و طرفین آن راه را پائین کوه تا منبع آن متصل بقلعه دور وید و یواری سنگین کشیده و قشنگ انداز و تیر کشا در انگذشته و در می استحکم
بر آن نصب کرده مابین آن هر دو دیوار راه آند و شش مردم باشد و اگر در بند کنند راه سده و کرد و و طرفی دیگر بدستور است و بر کوه
اندرون قلعه شهر سه و دیگر آباد است و هر سه تفاوت یک کوه از زور سمت شمال و بدستور سه چهار کرده بطرف جنوب میگذرد
و هر دو طرف آن دریا صراطی از سنگ بر آن بسته اند و گویند محمد اوزنگ زیب عالمگیر بادشاه تمیز نموده و اکنون آن هر دو صراط گشته
شده آماره آند و شش میدارد و سیاحان گویند از سر و خ سمت جنوب بمفاصله پنج شش کرده و طبعیت سمی بکرمپا و آن طرف
موضع تالابی است از آن تالاب نه رسیده میچو شد پوشیده نماد بر تخم سندوان نسب راجه مرور برام برادر پلیم که درست جنگ
فرمانروا اوده بوده سه چون در راجه مرور و انبر و برادر حقیقی اند و جنگ تربیا اولاد رام از انقلاب زمانه از او و بر آمده و در
بنارس رسیده بریاست آنجا قیام نموده و مرور و دیو بر بهناس گده علم ریاست برافروختند و بعد از آن بگو ایثار آند و بجو
پر و خشتند و قلعه گوالیار بروایتی تمیز نمودند و از آنجا بتقریبی در انبر رسیده بریاست نشستند گویند که در اجداد ایشان و برادر
حقیقی بوده برادر خور و کلان برادر خیم و او که پدر را بکشم و بر سنا حکومت بشنیم او با کرد و او را خواهری برادر خور و پدر را بقتل
رسانید آنگاه برادر خور و کلان را گفت که از تو کار شنیع واقع شده باید که به پرستش معبد با و تیر تیرا بروی تا از گناه پاک شوی
آنگاه به بند حکومت نشینی برادر کلان بران اقدام نمود و سیر سفر اختیار کرد و برادر خور و شش بجگویت نشست برادر کلان شش چون
از پرستش و زیارت معبد با فرارغت کرده باز گشت برادر خور و او در ریاست و خل انداز و انبوعی بجگویت گوالیار رسید
و بر آن قناعت کرد و بعد مرور دیو را از اولادش مشیره زاده خود را در گوالیار بریاست نشاند و تمیز نمود و از آنجا بر آمده
به مرور رسید و بجگویت افضل متکمن گشت اکنون که سنگه پزار و یک صد و نود و پنج میرست راجه رام سنگه محبت جنگ اندرین

راجہ پتر سنگہ کچھو امہ بریاست ضرور قیام میدارد و راجہ پتر سنگہ آنست که حکم محمد شاه همراه بازر الملک سببند خیان گجرات احمد آباد
 متعین است. هر رفته بود و آواز را تم حروف انجا و سید داشت و اخفا و برادر خرد که در انبر کوس بریاست می نوازند و آن در ضمن
 بی نگار قوم شود و قصه در بد و حکومت رام سنگه و کمینان بر ملکیش منصرف گشتند و بر نیجه ازان صلح کردند ازان هنگام رام سنگه بر نیجه ملک
 بلکه کمتر ازان فایده گشت از قلعه کوه و قلعه فرو نمے آید راقم حروف در آخر سنه یک هزار و یک صد و نود و چهار هجری همراه کپتان
 جوانان اسکاٹ انگریز از طرف کلپل ملک بر سالست پیش راجه رفت و بمحضت سابق اورا مطلق ساخت و بملاقات کلپل ملک
 ترغیب نمود و کس سخی کپتان جوانان اسکاٹ فریقین را ملاقی دست داد و چون کلپل ملک و کمینان را ررسی و ملک کوس
 سر و رخ بر انداز سیری ناشاء و دیوره تسلیم رام سنگه نمود آنا بنا بر پورش و کمینان از تصرف اور بیرون رفت سیست نمک
 شهر مسیت کلان متصل آنبر در غایت خوبی بار آنگی تمام از آئینه جے سنگه سوائی بن جے سنگه از اخفا و برادر خرد که احوالشان در
 ضمن ضرور گذشت و او از قوم راجپوت کچھو امہ است و سوا جے نگار اکثر سربز و جاسا آبخار با جاری و شهر بنایه سنگین میدارد و در
 در ان شهر از آئینه جے سنگه سوائی است آنا با تمام بر سید راقم حروف در آن شهر تقریب یک روز منزل کرد و چة قافله در سیر ساخت
 کرد اتفاق دیدن آن شهر یافت و راجه جے سنگه سوائی مروی باتدبیر و پند و فکر در زمان ریاست خود جمله کوه هاسے قلعه و خویش را از
 برج و باره و قلعه متین محکم و استوار ساخت و عمر و کمینان از اصدار خود و و نمود و تا که ماند و کمینان بر آن ملک دست نیافتند
 اکنون مشاهد رفته که بر آن کوه باغیر از دیوار هاسے شکست اشتری باقی نمانده و و کمینان بر آن ملک دست یافته بر نیجه
 ازان صلح نموده با جمله چون جے سنگه سوائی در گذشت پس ان امیری سنگه بریاست نشست و او آنست که در عهد سلطنت
 محمد شاه بحسب فرمایش همراه امیرش احمد شاه بن محمد شاه وزیر الملک اعتماد الدوله قمر الدین خان و سیرانش ابو المنصور خان
 بمقابلہ احمد شاه درانی والی قندبار و کابل عازم شد و در روزیکه قمر الدین خان وزیر بغرب گلک توپ احمد شاه درانی
 و فیضیت جبار سپرد و در همان روز امیری سنگه مضطرب شده از لشکر احمد شاه بن محمد شاه ملک خویش مراجعت نموده
 بعد چند روزه در گذشت و بعد از و برادرش باد هو سنگه بن جے سنگه سوائی بر بند حکومت نشست و پس از و امیرش بر نیجه سنگه بن
 او هو سنگه چند روزه حکم راند و بمابذ اکنون که سنه یک هزار و یک صد و نود و پنج هجریست برادرش بر تاب سنگه بن باد هو سنگه بر بند
 ریاست در جے نگار قیام میدارد و متهمر اشتریت بر ساحل دریاسے جمن مشتمله بختانه هاسے عظیم و دریاسے جمن سمت شمال آن گذرد
 و سولد کشن بن باسدیو که اورا منودان کنیا گویند و اورا محل حلول واجب تعالی میداند که بزبان منداوتار سگویند آخچ بود و در آن
 راسے بمبادیو سیر مشهور بوده محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاه و محمد سلطنت خویش قدیری ازان لشکست و باقی را همچنان گذشت
 مسجد برقرار فرمود و بر ساحل جمن عبدالنبی خان حاکم آنجا زینہ سقف تعمیر نموده در وسط شهر مسجدی عالی احداث کرد و تا هنوز مسجد
 عبدالنبی حسان مشهور است راقم حروف وقتی آن شهر را دیده و بنا طرفین مسجد با تمبر تبارق مینارد که کتر کس را بار اسی صعود
 بر آن باشد گویند عبدالنبی خان در شفقت و مرحمت سر آمد روزگار خویش بوده و تخر و دنا سے منودان شهر تمبر کرده بود که چون
 در گذشت مردم منودان هنوز بمیرایند بی بی جی نم بن تراسونی + بالجملة آنجا اکثر منودان مسکن میدارند و سیر و تمبر که قسمی از شیرینی
 دست معروف و در لطافت و لذت آن شهر از تمبر است شمال اندک نعل بمغرب مسافت سه کرده بر کنار جمن مندر این

نام جاسی است با عمارت ارسته و میراسته و بازاری مختصر که نسبت و پانزده دکانین لقال و بان و کفروش و مثل آن دارد و اکثر
 درویشان بنود اهل کمال در کنجاس بندر این و تلبلی از فقر است اسلام و حجره های استقامت میدارند و مشهور است که آن مکان سیرگاه
 کشن بوده و کور و دانات آنجا همه در کمال خوبه و قی میباشند هر کس که آنجا سیر و تماشا کند بی شبهه سورش عشق و شوق مجازی حقیقی بحسب
 استعداد و وبال اگر در آتم حروف در حسن یازده سالگی مطابق سن یک هزار و یک صد و چهل و سه هجری موافق سال سیزدهم از جلوس
 محمد شاه همراه شاه نواز خان و وزیر بازار الملک سر بلند خان که از دلی ناظم صوبه آکه آباد به نیابت پدرش شده میرفت و اردو تهر اگر دید
 و با شاه نواز خان بسیر بندر این رفت تماشا عجب و غریب و حسن بلیغ که بیرون از توصیف و محاطه تحریف باشد و کرده چه هر روز به چهار
 گتری روزمانده از مروان امر و سبزه آغاز و زمان نوخیز ناپستان باین سیزده و نسبت ساله در حسن و جمال چون حور و غلمان با زیرین
 آراستگی تمام پوش ربای مردم در جاسی معهوده که عرصه گاه فراخ دل کشاده است حاضر آیند و نایک گتری شب بجا بانه بس و دو هفته
 و هفت ده بازی با یکدیگر بکسر میزدند بعد از آن مجلس تمام شود و زنان حرا عجمای چهار رویه و دورویه خود را بدست گرفته بمقام خوش
 مراجعت کنند و مروان نیز با شکرانها بجا میماند و خود را در این مجمع را کیان گذری نماند و در تواریخ مسطور است که لشکر بایان سلطان محمود
 غازی غزنوی شهر تهر را غارت کرده و بختانارا آتش دادند و یک بیت زرین که بفرموده سلطان شکسته وزن گردید و نو و شست
 هزار رویه و سه صد و چند مثقال زر بوده و یک پارچه یا قوت یافتند که چهار صد و پنجاه مثقال وزن میداشت بالجملة در سلطنت
 محمد شاه جاتان در شهر تهر و غیره بریاست مستقل بودند و ایشان از احفاد چور این جات و بدن سنگه اند چنانچه سورجل و پیش
 جواهر سنگه روزگار بخت و اقبال گذرانید سورجل مل همراه ابو المنصور حان وزیر بیجاک احمد حان فرخ آباد س آند
 و با ابو المنصور حان بنم گشت و چون ابو المنصور حان وزیر از احمد شاه بن محمد شاه یعنی کرد سورجل بر فاقه ابو المنصور حان
 پروا نداشت و تمام شهر کنه شاه جهان آباد را غارت کرد و عمارات عالی را بکند و آخر بدست نجیب حان رویه و در زر م بقتل رسید
 پیشش جواهر سنگه بجاس او نشست و مرتبه اش در شمت و شوکت از آباد و جاد و در گذشت و آخر بدست درویشی کیمیاگر
 جلیقه منتهای تعلیم صنع کیمیا برجم کار و کوشش کشته شد و بعد از و برادرش نول سنگه بن سورجل بریاست نشست و آن را امیر الامرا
 ذوالفقار الدوله نجف خان برز مهای منوای از دیک و غیره قلاع محبزه جاتان دفع کرد چنانچه اکنون ملک متفرقه جات از
 نواح اکبر آباد و قبه نصر نجف خان است کالپی شهر سمیت بر ساحل دریای همین و مصری و اوله کالپی که قسمی از شیرینی
 است با نام بود اکنون آن ملک را گنگا و هرین گویند و بخت و کمین متصرف است شاه سید محمد ولد ارشدش شاه
 سید احمد کالپی در زمان خویش با کمال ذوق و وقار آن حال با خرق عادات و کرامات کوس شهرت می نمودند
 و اکنون اولاد و احفادش در مکانی از نواح کالپی این رویه دریای همین جات شمال بر سجاده ارشاد و شکا اند
 قنوج شهر سمیت قدیم در زمان پیشین تنگگاه رایان میبوده و از آیینم راجه سورجل است از احفاد سهند بن جام بن لوج
 چنانچه در ضمن دلی اندراحوال راجه ساری اولاد سهند بن جام مرقوم است بالجملة شهر قنوج بر وایت مولف خلاصه تاریخ
 بر ساحل دریای گنگ واقع است و اکنون از آن دریای مذکور مخصوص در تالستان یکد و کرده فاصله می دارد و
 در موسم برشکال متصل آن شهر سهند در تاریخ رودخانه الصفا مسطور است که بر پنج ثل بزرگ پنج قلعه داشته چنانچه اکنون

از ان قلعه بخبر تل باقی نمانده و آن هر پنج قلعه را سلطان محمود غازی مغزوی قهر اقمرا بکشود و در زمان سابق در قنوج راجه
 فور حاکم بود و بجای پیش آله آبا دلو و خاصر اسکندر و ذوالقرنین بوده و اسکندر با او نرم کرد و او را بقتل رسانید چنانچه
 خواجه نظامی نجوی بر اسکندر نامه بری میفرماید و چون فارغ شد مدار کینه توریان که مرست بر کین نفوریان و آن بتقریری در آله آبا
 مرقوم است بالجملة قنوج بر دایت مولف صبح صادق در عصر چنان آبا دلو و ده که سی هزار دوکان پان فروش در آنجا بود و آن
 شهر آب و هواست نیک نمدار و اما اکنون چندان آبادی ندارد که تعریف توان نمود و بسیاری از سادات تجاری از ایام
 قدیم آنجا مسکن دارند میرفت الدین ساکن آنجا در سرکار مهابت جنگ علی وردیچان ناظم بگانه رساله دار عهد و جلیل القدر بود
 و اکنون پسرش رحیم الدین علی عرف به نیکایه بزبور علم آراسته و بجلایه ادب پیراسته است بوسیله صاحب مادر خدمت بجهت
 پانیم صاحب در زمره منتیان مسلک و معزز بود استغناء توکری داده بوطن رفت گنجه قنوج که قسمه از شیرینی است در طبقات چون
 طباشیر صبح مشهور است که در پور تاج پکنه پشور سرکار قنوج فرار بر انوار هدیه الدین شاه مدار آنجا است که هر سال در عرشه
 دوم جادوی اهل خلعت کثیر از کون و بنگاه و دیگر اصحاب پند با علمای رنگارنگ آنجا جمع آیند و بعد از اختتام عرس با وطنان
 خویش روند و آن جماع را بنده شاه مدار نامند فریج آبا و شریعت جدید از ابدیه و غنچه خنک محمد خان نگارش که در عهد
 محمد فریج سیر بنام بادشا و طرح انداخت و در یاسه گنگ از شمال بمشرق آن میرد و آن شهر است در غایت کثادگی و وسعت
 بوفیر آبادی متناسه هر کس در آنجا موجود و دکنار چو ندی در آنجا بابت پسندیده بود محمد خان نگارش در ابتدا که بجهت
 سوار و پیاد و نوکری میگذاشت و در بنگاه بیکه شاهزاده محمد فریج سیر ابن عظیم الشان ابن بهادر شاه از عظیم آبا و بنده بر سر الدین
 ابن بهادر شاه ترویج کرد و توجه مغرب گردید محمد خان نگارش با جمعی سوار ملازمت محمد فریج سیر نمود و بجهت هفت هزار
 مہفت هزار سوار و پنجاب غنچه خنک سرفراز گردید و در جنگ شاهزاده اشرا الدین ابن بهادر الدین سماعی جمیل بطور رسانید
 و از حنفی و محمد فریج سیر در جلدوی آنقدر است بگنجه شمس آبا و بهوج پور و مهر آباد و غیره جاگیر یافت و بفاصله و از ده کرده از قصد
 شمس آبا و که آبادی افغانه است در حدود و بگنجه بهوج پور بر لب دریایه گنگ شهر عظیم بنا نهاد و بفریج آبا و موسوم ساخت
 و دیگر آبادی قایم گنج بنام پسرش تمیر نمود و بتدریج از سرحد کول باشد پور اکبر پور که مسافت صد کرده تخمینا باشد اصرار متعدد
 مثل محمد آبا و در یاکچ و خدا گنج و بنی گنج و علی گنج و یاقوت گنج و شمشیر گنج و کاس گنج و غیره آباد ساخت و بعد چندی اکثر این
 آبادیها بدست ابوالمنصور حسن و نایبش راجه نول را که خراب و ویران گردید و حقیر درین بنگامه باراجه نول را که
 بوده الفقه محمد خان نگارش بجا نهادت عبداللہ خان و حسین علی خان سادات بار به در عهد سلطنت محمد شاه تنجیری گردید و بار
 را که بنیاست آله آبا و رسید و از خلافت بمنابع پسران و همراهمیان سرفراز گردید و در اسنہ عوام به پنجاه و دو هزار سی و شصت
 و پیش ازین به اجدت سال دکنه و بوندیله میرش گویند کالپی و موبه و موده و سنده و غیره محالات جاگیر اورا در تصرف آورد و بوز
 محمد خان نگارش بالست هزار سوار از آله آبا و عبور چمن نموده متوجه چتر سال گشت چتر سال با جمیعت شصت هزار سوار و یک لک
 پیاده و توپخانه بسیار بزم پیش آمد و نزدیک موضع اجونی عکله بگنجه موبه قتالے فاش نمود و شترم بکوبستان گردید
 غنچه خنک ظفر یافت و آخر الام چتر سال از راه مکر و فریب انعامت اختیار نمود محمد خان نگارش تا دو سال نواح حبیت پورا

شیرگاه ساخت و در سال این توالی چتر سال باجی را دو غیره نوج و گنبدان را طلب داشت و خود از آندش مطلع شد و بجای
 انجام سفر که همراه محمدخان نیکش پیش بادشاه روانه شود و در حقیقت بجای آنکه باجی را از او گشتی با منصب هزار سوار
 در رسید و بوندید با از سوار و پیاد و هر قدر که توانستند باجی را و را اندا گردید و شورشش عظیم بر پاشد محمدخان نیکش آمده جنگ گردید
 در اکثر زمار نوج مخالف نظر یافت باجی را و تاب داشت جنگ بنیاد و در انداد راه و در سر غله کوشیدید و در ایام گرانی غله در
 لشکر نیکش بدید آمد و نوج خوب با کوله فی آثار بد و روید کشید آیین هر اکثر سرداران راه میدی سپرده متفرق شدند و تحلیلی از سواران
 ثبات و رزیدند محمدخان نیکش ناگزید برگشته بقلعه حبیب پور پناه برد و خانان مجاهده قلعه برداشتند محمدخان متحصن گشت مخالفان و تصویق
 بمسار سعی بطبع نمود و غله حکم عتقا گرفت غیر از آب در آن قلعه خیر سے نبود و آن بدل با تحلل ابدان حیوان نمے شد ابدان و جان تحلیلی
 گرفت مرموزم بیرون قلعه شبها تحفی زبرد و از قلعه آمده از جنوب ماکوله آرد و شورش با سخنان بیام فی آثار لقبیت صدر روید
 سودا میگردد و آنچنان بوده که مرموزم قلعه صدر روید و فوطه بسته از دیوار قلعه بر آوختند و تجاران صدر روید میگردد و مرموزم
 آن در همان فوطه یک آثار آن در دست بستم تا مرموزم بالا میگشت میدند و این گرمی بازار زیاد از سه چهار روز ماند مسلمانان بگوشت
 اسب و سید و در کار میگردد و ایندند تا آنکه مرموزم برسات بر سر رسید باجی را و غلبه خود مرا حجت نمود و بوندید با همچنان قلعه را
 محاصره داشتند در خلال این حال قایم خان خلف ارشد محمدخان نیکش که قایم جنگ خطاب داشت باسی هزار سوار
 بکنار در یاسه چین بلبک محمد حسن خان رسید بوندید با هر سان گشته در مصالحه و رند بگی چهار صد پانصد کس از قلعه بر آمدند و شخصیک
 درین قضایا حاضر بود و راقم حروف اینجا بگشت از کتایش مرقوم نموده بالجملة محمدخان نیکش بعد از آن بصوبه باری مالوه رسید و دو
 سال اینجا بسر برد و بدلی آمد و در خلال این احوال نادر شاه دالی ایران اکثر ممالک ترکستان را ضبط و در آنور و بقتلدار رسید
 در یکیم سال آنرا از افغانه گرفت و متوجه هندوستان شد محمدخان نیکش در آن وقت حسب الحکم محمد شاه در دلی ب حفاظت
 محاسبه اقیام میداشت بعد از قتل عام دلی و مرا حجت نادر شاه از محمد شاه رخصت شد بفرخ آباد و آنرا راقم حروف از آن آوان
 براه فرخ آباد بدلی میرفت سعادت ملازمتش دریافته راهی شد و غرضش جنگ محمدخان بعد چندی بمرگ طبعی در گذشت بعد
 از و پدش قایم خان که قایم جنگ خطاب داشت در فرخ آباد بجای او شست او شکار دوست بود با سعد الدخان ابن
 علی محمد خان روید و مخالفت آغاز نهاد سعد الدخان مصالحه خواست قایم خان از گفته محمود خان بخشی که مدار المهام او بود
 نه پذیرفت سعد الدخان آمده حرب گشت قایم خان با او مصالحت داد و بقتل رسید و این قضایا در ضمن آنکه در صوبه شاهیجهان آباد
 در احوال علی محمد خان روید مرقوم است بالجملة نیکش قایم خان را بنیاد شد تا بدست در از شهر زندگانی او در آفاق ماند و شخصه بهان
 بهیت خود را بان نام مشهور کرده چند سال گرمی بازار خود نمود و راقم حروف او را دیده بود بالجملة بعد قایم خان وزیر الممالک و منصور خان
 بفرمان احمد شاه بفرخ آباد و خانه او را ضبط کرد و گویند که از نقد و جنس شخصت لکنه روید و انجام یافت و تمام اولاد و احفاد
 و حلیه هاسے نامی محمد خان نیکش را اسیر کرده بقلعه آله آباد فرستاد و آنجا بقتل رسانید و بر ملکتش متصرف گشت و آنرا براجو نوکر
 تقویض نمود و احمد خان بن محمد خان نیکش را که مجنون و مغلوب چنداشته و از آن حاسے گرفته را کرده بود او با غواهی افغانه
 شوش آباد که سرگروه آن رستم خان نام داشت خروج کرد و براجو نول راسے متصل سعدن رزمے صعب نموده و او را

بقدر رسائید جنور الممالک ابو المنصور خان با امیران شایه جهان آباد و جاث جمعیت یک لک و سی هزار سوار که از دلی نهار آباد و
 راجه نول رسا برآمده تا به سرحد رسیده بود و خبر قتل نول رسا به کشید بر سر احمد خان رسید احمد خان با بنده هزار سوار و پیاده
 با وزیر رزمی معصب نمود و دستم خان افغان که باعث این شورش و جنگ شده بود از دست افواج جاث و تحلیل خان رساله دار وزیر
 جوگر تخت جاثان و تحلیل خان تانوا و ابراقا قب کرده قتل رسانید و در خلال این احوال احمد خان فرصت یافته قرار بر قرار اختیار نمود
 مردانه بکوشید و بر وزیر حمله آورد و اسحاق خان که با جمعیت آراسته پیش روی وزیر ایستاده بوده او را قتل رسانید و بر وزیر الممالک
 رسیت پنجه از مغلیه کلاه پوش که با تفنگ با از اسپان پیاده شده اطراف فیصل وزیر ایستاده بوده یک فلم رو بگریز نهادند احمد خان
 بر فیصل وزیر رسید و بر زخم تفنگ خورده در حوضه غلطید و آفتانان بر غنیمت افتادند فیلیان به یکدلی فیصل را از سر که بر آورد و در یک بگریز
 نهاد و وزیر شایه جهان آباد آمد احمد خان با فتحه چنان مستطهر شده مستقل گشت و سپر خود محمود خان را با جماعه افغانان ملکشو و او و
 شاه دینان نامی را باله آباد فرستاد تا بر ملک وزیر متصرف شوند رسا بر تاج نراین و خان عالم بقا الله خان که در لکنئو رسا
 و بر اسنان می گذرانیدند از استماع خبر آمد احمد راجه نول رسا به جمعیت هزاره مندر رسا از لکنئو باله آباد مراجعت نموده و بجهو نسی رسیدند
 راقم حروف درین قضا یا رفیق پر تاب نراین بوده علی قلیخان کرجی نامک صوبه آله آباد که خطاب حیدر قلیخان میداشت ملاقات
 رسا موصوف و خان عالم آمد چون شنید که شاه دینان با جمعیت سبب هزار سوار و پیاده ششصد سی انبوه از فرخ آباد متوجه آله آباد
 بصوابا بدید رسا مذکور با فوج خویش و قلیایی از شاه رسا موصوف بمقابله شاه دینان شتافت بمقتضی کوره جهان آباد تلافی فرقیان
 افتاد شاه دینان بعد از رزم منظم فرخ آباد رفت و علی قلی خان منظم و منصور باله آباد آمد و محمود خان ابن احمد خان که از جانب پدرش
 بلکنئو رسیده بود به منازعتی استقلال یافت احمد خان از بهر محبت شاه دینان بهم برآمد و با عساکر بسیار از سوار و پیاده متوجه آله آباد
 شد رسا بر تاج نراین و خان عالم و علی قلی خان در قلعہ آله آباد در آمدند و در میان همین مقتضی نبی در وازه قلعہ پل کشتیدار بستند
 و لشکر را آنروست که جنین جنوب قلعہ قرار بر استقرار داده احمد خان باله آباد رسید و راجه پرتی است این خبر و هارسی ابن رسا سنگه
 سوم بسنی راجه پر تاب گزده اورا اطاعت کرده بخدمت پیوست و تسخیر قلعہ آله آباد را بر زنده خود گرفت رسا بر تاج نراین و
 قلعہ تحصن شد احمد خان بمحاصره پرداخت و حسب الحکم راجه بلوند سنگه بنارسی از بنارسی بجهو نسی آمده استقامت کرد و پیشکش و تمنا
 به احمد خان ارسال داشت و بخدمت آمد و بعد چند روز بخدمت بالفراغ حاصل کرده به بنارسی شتافت حیدر بن اثنا محمود خان ابن
 احمد خان حسب الطلب پدرش از لکنئو بجهو نسی آمد و نیمه زوراج اندر گرگشایین که در آله آباد بر اسه غسل گنگ آمده بود رفیق رسا پر تاب ابن
 شده و رزم مساعی جمیل بطور رسانید و در خلال این احوال وزیر الممالک ابو المنصور خان شکستگاه رسا شکست را درست نمود و
 و ملهار را و دکنی را اسباب کثیر قریب شصت لک روپیہ داده بعد خود تواند ملهار را و با شصت هزار سوار بخدمت وزیر پیوست و وزیر از
 شاه جهان آباد با لشکر رسا آراسته فرخ آباد شتافت و در خلال این احوال شیخ مغر الدین خان با شترزاده هاد ملک زاده هاس لکنئو
 کا کوری اتفاق کرده گماشتگان محمود خان از لکنئو بر اند احمد خان از استماع مراجعت وزیر بعد از پنجاه و چهار روز از پامی قلعہ آله آباد
 برخاست و با بخار کرده فرخ آباد رسید و بمقتضی آن وزیر الممالک نیم فرخ آباد آمد احمد خان توقف در فرخ آباد و مصلحت ندیده در
 کسل گنگ که بمفاصله دو کوره از فرخ آباد است لشکر گاه و ناگاه آماده جنگ گشت وزیر شمس سنگین رام پور بر رویای گنگ پل گشته

اہست و ملہار را و غیرہ و کہنیاں با فوج خود حکم عبور فرمود و خود با جماعہ قلیس پسر پل بالیتا و سدا اللہ خان ابن علی محمد خان کہ ابنا ہر
سے استصواب حافظ رحمت و دند بخان و غیرہ بر سوا بلکہ احمد خان آندہ بود و باو کہنیاں رزمے صعب کردہ منہز گشت و جہان شب
احمد خان با جماعہ خویش از دریا گذشتہ مسعود اللہ خان پیوست و با یکدیگر یکوہ کماؤن پناہ بردہ و حافظ رحمت خان بگرگ آشتی پیش وزیر
آمد و در لشکر بماند وزیر بجا لقب افغانہ و روسیہ شتافتہ بجا سرد آنا پرداخت و با الآخر بعد چند ماہ فیما بین مصالحہ اتفاق افتاد و وزیر نصرت
الملک احمد خان را بد کہنیاں بخشید و دیگر از ان با احمد خان تفویض نمود و احمد خان بفرخ آباد مستقل گشت بنیکنامی تمام امارت نمود و در سرد
سلطنت عالمگیر ثانی معرفت آغا الدنچان وزیر بزرگ و نصف جہاد نظام الملک از پیشگاہ خلافت امیر الامر بخشی الملک غالب جنگ
احمد خان بہادر خطاب یافت ہنگامیکہ در آخر عمر سلطنت عالمگیر ثانی احمد شاہ ابدالی بجزیک حافظ رحمت خان و غیرہ روسیہ و روسیہ و
بخشی الملک احمد خان نگہش از قدر ہار و کابل بند آمد و بہاؤ و کھنی را بقتل رسانید و دیار مابین گنگ و جمن ازو کہنیاں انتزع نمود و از انجا
چکہ کورہ بشجاع الدولہ و اتادہ حافظ رحمت خان و ملک احمد خان کہ از وقت مصالحہ وزیر الملک ابو الحسنو خان و بخشی الملک احمد خان
شدہ و وزیر موصوف نصف ملک احمد خان را بملہار را و دکنی دادہ بود آنرا با احمد خان تفویض نمود و چنانچہ بندر سے ازان بتقریبی در تعلیم دوم
در ضمن آخر صوبہ خاندیس در احوال بہاؤ و کھنی مرقوم است بالجملہ او امیر سے عالی ہمت و قدر دان و نخبہ و مردم خاندان بزرگ بود و در مروت
شجاعت و سخاوت و پاک اعتقاد ہی و عہد خویش ثانی نہاد شدہ در زمان امارت او اکثر امیران دہلی کہ از دست بزرگ احمد شاہ ابدالی گذر
شاہ جہان آباد واقع شدہ بود مثل غازی بن خان ابن نظام الملک نصف جہاد و امیر زادہ گان عظام و بسیار سے از درویشان و فقیران
ناسور و محتاجان و غریبان از شہر دور و نزدیک او ازہ سخاوتش شنیدہ بفرخ آباد آمدند و مقیم گشتند و بہرہ و نصیبہ باندازہ خود با از خوان بختش
می یافتند و بدستور خادمان ہر در گاہ تبرکات می آوردند و دزدان راست گرفتہ میرفتند و اورا ضابطہ ہا بودہ کہ ہرچہ از ملک تحصیل می آمد اندران یک
کشتہ شہر خانوادہ و سلسلہ مثل قادیان و سرور و دیہ و چشتیہ و غیرہ در خرطیہ ہامی علیحدہ نگاہ میداشت و از ہر جاکہ خادمی میرسید سے پرسید
کہ خادم کدام در گاہ و از کدام سلسلہ است اورا انان خرطیہ بہر میداد و دیگر ہر چیز از ماکول و مشروب و ملبوس و استعمال آن بنظر او
می در آوردہ اول ازان یکس چیز سے بنام اندر آوردہ بفقیران میرسانید و وقتی برسے خود لباس جامہ بساخت و از اتفاقات حق نظر
فراموش کرد و ہنگام پوشیدن پیادش آمد کہ حق نظر ازان جامہ ندادہ خیاط را بجواند تختہ تختہ ازان جدا کرد و فرمود کہ این تختہ ہمارا ہر یک
فقیران برسانید و ز سے راقم حروف در مجلس نشستہ بود عرض شد کہ درویشی از جو پورا آندہ اورا بجواند درویش بیاند و مصافحہ کرد و شیشہ
روغن خوشبو پیش نہاد و بسیار خوشوقت شد و کرم پرسید و بخدمت فرمود کہ منبہ ازان ترک کردہ و در درجی نہادہ بنام اندر بدرویش رسانید
و بعد ازان خود دوسے کرد و وقتی در شب برات البش باری بسیار پیش او آوردہ فرمود کہ ازان بنام محمد الفقیر ابد بندہ با طفلان درویشان
تر شاہیند و اکثر بنا بر سیر و تماشائے شہر فرخ آباد سوار شدے و خیرات و نذر بدست جلد ہاسے عمدہ مثل مخمر الدولہ و مہربان خان و رحمت خان
و غیرہ میداد و فرمود کہ تا طفلان محلہ و مقام میریم و شما طفلان فلان طرف بروید و ہر یک درویش و سائل این نذورات رسانید و دیگر
خاصہ قفسہ طبع او بودہ کہ اتمشہ زلفت و کمخواب در موسم سرما سالتہ و امثال آن از میر سامان تختہ ہا و بستہ ہامی طلبید و آنرا بر فرش
پراگندہ میکرد و ساعتی بیدار و بر خاستہ بظہار خانان میرفت و خدمتگاران و فرانشان و چیلہ ہاسے عمدہ و دیگر اہل خدمت ہر کسے کہ میخواست
از ان اتمشہ میگرفت و پنهان سے نمود چون از ملہار تھانہ بیروان آمد حکم میفرمود کہ اتمشہ را بدستور در بستہ ہا و تختہ ہا بگذاشتہ پیش

میرسانان بیرون و بیرون از کم و کثرت آن پیرایه نمی گفت و کاههای بلند بر سرش میزدند و با سینه میزدند و دست میزدند و چوب و چوبین
 خود را بر سینه میزدند و چون باز می آمدند بفرستادند و باقی را همچنان ناشره و نذر و نعل میزدند تا صرف کنند و راقم حروف از زلفت
 میرزا سیم خان عالیجا و ناظم مغزل و سوبانیک از کوه بدر خواسته با کمال بی سامانی بوطن ششست ششید و سلمی استدعای راقم بر و طلب
 بدست میورد و فرستاد راقم حروف باینچ کس یکی از سجان محمد میر راقم و دیگر کسی غلام محی الدین ابن غلام قطب الدین میره روح الامین خان
 و امام علی ولد مستطیع حسین برادرزاده حقیر و حیدر بخش ابن سعد الله برادرزاده رضا محی راقم محی احد اند از مره برادران شیوخ و همه که اسباب
 در کمال شگفتی بر پا گشته اند و شسته بختش رفت و هنگام ملازمت بقرب مبارکباد و شادی گفتن را می پسندش منظر جنگ که در میان ایام
 شده بود و پنج کله قندار کشیده پنج روپیه نذر گذرانیده هفتاد شب سر پنج خوان طعام محبت فرمود و مردم گفتند که پانصد روپیه محبت با هموار
 مقدر شد چه بر خوان اسارت پانصد روپیه است و همچنان شش که خیر طایفه پانصد روپیه نقد بر دست چه بدارست فرستاد حال آنکه شرح یک
 سوار خوش اسبه و سر کارش نیست و پنج روپیه بود یکسال اتفاق اقامت آنجا افتاد چون شوکرش مرسته بصلح آنجا رسید بر یک رو ساراد و شاله با
 انعام داده خدمت نمود و راقم نیز خدمت شش بوطن آمد و او بعد از یکسال بمرسته آخرت فرامید و بعد از او پسرش منظر جنگ بهادر ابن میر الامیر
 شجعی المملک غالب جنگ احمد خان بهادر ابن منظر جنگ محی خان نگش و فرخ آباد و بر سهند امارت ششست و از پیشگاه سلطنت شاه عالم
 عالی گمر بادشاه خطاب امیر الامرا بخشی المملک فرزند خان منظر جنگ بهادر سر فرزند و دست جو و کرم یکشاد و در مراعات علما و فقیران
 از سالیانه و روزینه و اسخاوت برادر و زسی و محفلش در ویشی مجذوب آورده پانصد روپیه نقد و لباس فاخر از دو شاله و فرغال و شال
 آن نذرش کرد و ندی می عرض کرد که مجذوب است و خبر ندارد و فرمود که میدانم اما مرسته نیست و اندک محروم رو و هنگامیکه شاه عالم عالی گمر بادشاه
 موجب عرض حاجی سیند بهی بل و کسنی از آله آباد سمیت و ملی برافرخ آباد خدمت فرمود امیر الامرا بخشی المملک فرزند خان منظر جنگ بهادر
 با استقبال شتافت و بکلازمت رسید بهمان روز جلوس خیره لبوس خاص و پیچیده و سر پیچ مرصع و شمشر و زنجیر فیلی و اسب اعزاز یافت و همچنین عذر او
 خرومند خان ابن خدا بنده خان و بعضی از برادران بجلای شاهی ممتاز شدند و بادشاه را بفرخ آباد آورد و گویند که چه شوه یک ملک و سمیت
 پنجبرار روپیه که عبارت از چوبه سواداک روپیه است بدست بادشاه بر آن جلوس فرمود و از فیلیان کوه پیکر و اسپان تبار و جواهر آبدار و شمشیر
 اسلحه و دیگر تحائف بسیار بنذر کشید و یکد و منزل همراه رکاب بادشاه رفت و در خدمت انصاف حاصل کرده بفرخ آباد مراجعت نمود و اکنون در
 احسان بر حاضر و عوام گسترده بکامرانی سپید و انگریزان با او اختلاطی عظیم دارند خدا بنده خان ابن منظر جنگ محی خان نگش با برادر خویش
 امیر الامرا احمد خان ششست و ششست تمام با اتفاق اسب برود و در وجود و سخاوت و ستانت رسک معز و بوه و صبیه اش در حباله
 شجعی المملک فرزند خان منظر جنگ ابن غالب جنگ احمد خان است چون برادرش امیر الامرا احمد خان در گذشت خدا بنده خان
 پس از یکد و سال بدلی شتافت و از پیشگاه سلطنت شاه عالم عالی گمر بادشاه خطاب و خلاص و فیلی و اسب و شمشر و همچنین خدمت
 در شش خرومند خان اعزاز یافت و فرمان جاگیر از کوه سهند آباد و بارگنه آبر و سلمی مجموع بدست و دو محال بنام برادرزاده خویش
 شجعی المملک فرزند خان حاصل کرد و بفرخ آباد مراجعت نمود و بعد از خلف ارشدش خرومند خان ابن خدا بنده خان بهادر جنگ
 افتخار یافت و اکنون ندادار الهام و مختار کار سر کار امیر الامرا فرزند خان منظر جنگ بهادر است و در اخلاف حمیده و صفات پسندیده
 کوسه از فرمان ر بوده از جمله آن در شگلیه صفت و قور و دانی نجبا و آراشگی خدا کرد وستی قومی دارد و از راه حق پرستی و خدا ترستی میانی

بجای

[illegible]

از ولوج و آمد نور محمد علی از ابراهیم و از ابراهیم اسمعیل ۱۴ انتقال کرد و ابراهیم خلیل السلام بن آدم و یقوب اول و انعم دوم و
بروایت اول و انعم سوم است و او اول کسیست که رسم ضیافت نهاد و سکه بر دایره و دایره نرود و سوار و یل و تعلیم پوشید
قص سار ب یعنی بریدن مو سے بروز و جنبیدن ناخن و کندن مو سے بغل و ستردن مو سے عانہ و سواک و مضغه و استنجا
بآب و ختنه کردن از سنتهاے اوست و اول کسیست که غنیمت را شمت نمود و اول کسیست که در راه خدا هجرت کرد و اول
کسیست از فرزندان آدم که مو سے اوسفید شد و او معاشره و دود و بر و سبوت گشته و قصه در آتش انداختن نمرود و انتخاب او
قربان کردن آنحضرت اسمعیل را و فدایه آمدن گو سفند از آسمان و غیره اخبار در کتب سمائی و تواریخ منسب است را فیم حروف انجید
مواظطه از صحایف آسمانی که بر دے نازل شد و تجریدے آرد آسمی سپر آدم آفریده ام از برے چشمه های نو پوششے که عبارت از ملکوت
ما چون خیزے ناویدنی در پیش تو آیدنی الحال چشم خود را پوشی و همچنین از برے و بان تو طبقه امانت تربیت داده ام که از سخن گفتنی
لب به بندے آسمی سپر آدم چون در دل خود فساد نے یا بی یاد بدن خود دیار می و یا در مال خود نقصانے یا در روزی خود قصور فیم
مشاهده کنی بدانکه همه اینها از شایسته سخن لایعنی است که بان محکم کرده اسی سپر آدم رزق مقسوم است و بر این محرم و بنیل
نرموم و الرزاق مولی الجے القیوم و دنیا را هم شکسته نیست آسمی سپر آدم گرامی دار همان مرا آبراهیم گفت حسد ایا همان تو کسیست
و حی آمد که حقیر و حقیر که نزد تو آید آن کس همان نیست و گیرے سپر آدم چون غضب بر تو ستو لے شود مرا یا و کن تا ترا آید و فیم
بر حمت خود و در وقتیکه غضب و قهر بر من ظهور کند لے سپر آدم مرا بعد نماز با دعا و دعای ساعتی یاد کن تا باین این دو وقت را
از برے تو کفایت کنم آسمی سپر آدم به پیوند با کسیکه از تو بهر دو عطا کن با آنکه ترا محروم کند و سخن کن با کسیکه از تو سخن بگوید
و نصیحت کن کسے را که با تو خیانت کند و عفو کن از هر که در حق تو ظلم کند و مکتوبی کن در حق کسے که با تو بدی کند تا اگر بسله
سابقان باشی در حبیب آبراهیم عذر و زے گفت خداوند حبیب جبرائے آنکه شکفتی بتمی و میوه شود و نبود که او را بر روز
قیامت زیر سایه عرش بجای دهم و آنجناب روزے میگفت با کریم العفو جبرائیل عم گفت معنی آن و زے که حبیب گفت
بگو گفت آنکه هر سید که بخو کند حسنه بر جای او ثبت کند عمر آنجناب دو سبت سال است علی الاختلاف روایات و در آن
مؤلف روضه الصفا و روضه الاحباب لغات در گذشته و یقوبے بیار شده رحلت کرد و در کیمیاے سعادت می نویسد که
مرگ مصافات راحت مومن است و حسرت فاجره و ایضا گوید که در خیر است که مومن را در جات مانده بود که بدان بعمل خود
نرسیده بود جان کندن برود و شو ار کند تا بدان در جات رسد و فاجر که نیکوئی کرده بعوض آن جان کندن برود
همان کرده حبت آنکه اجر نیکوئی او بعد رین دنیا دارد و در عقبی از بهشت و در جات او را نصیحه ندارد و محرم دست
لوط برادر زاده ابراهیم بوده و بر اهل مولفکات مبعوث گشت و یقوبے مولفکات پنج شهر از یار شام بوده و قوم او هم عمل لوط
و عیلام بنیوینے ابلیس جے پروا نهند و تا الاخر آنهمه بشوخی عمل قبیح بیاک گشتند با نجه ابراهیم عم و از سر کاره است و از باجره
اسمعیل بوجود آمدند و لغت اسمعیل ذبیح الهد است و او خدیو میرا محمد است و اسمعیل را حق سبحانه تعالی لوفاسی و غیره ستوده و انوار
اسمعیل عم در تعلیم دوم در ضمن بکه سخطیه مرقوم است و سپر دوم ابراهیم عم از سر سارو که استحق است عیص و یعقوب سپران استحق
اند که تو ام بوجود آمدند و وقت ولادت دست یعقوب بر ناسجه عیص بوده و ناسجه را عیص گویند و نام او یعقوب گشت

و وجه اسرار سبیل گفتن او را این است که چون اسحق در گذشت یعقوب بموجب وصیت او بهائش از کنعان بیرون آمده به قریه
از دیار شام نزد یک خال خود پستان رفت و چون از وطن هجرت گوید با اسرار سبیل موسوم گشت و آنجا دو دختر خال خود را که در
سر آن ایام جمیع بنی الاممین در دست بوده نکاح آورد و دو کنیز که خال او داده بود بر آنها نیز متصرف شد و او را دوازده پسر که
چهار از شکوه اول و دوازده ثانی که یکی یوسف و دیگری این مابین نام داشتند و سیم پسر از این دو کنیز که بود و آمدند اسباط در
قرآن مجید عبارت از بن دوازده تن است و از اولاد یعقوب بن اسحق ایوب بیستمی رسید یعنی گویند که از اولاد یعقوب که به
بیستمی رسید یعقوب پدر بلوک روم است و بعضی خضر را از اولاد یعقوب و برخی از احفاد یعقوب بن اسحق دانند و دیگر شعیب
یعنی از اولاد بن ابن ابراهیم عم است که ابراهیم بعد از وفات ساره زنی از کنعان بنی بنو است و از و شش پسر بود و آمدند
و از آن پنج که نام نبوت یافتند و در بن جد شعیب از آنجمله بود و بالجملة سیم پسران بنی اسرار سبیل از دوازده پسران و فرزندان یعقوب
بود و آمدند و اولاد و احفاد یعقوب را بنی اسرار سبیل گویند و کثرت توالد در ایشان بسیار شده چه هنگام خروج موسی عم از مصر بطرف
ته و سبیل و قتیله فرعون را غرق کرد و عدد فرزندان یعقوب با فوق نسبت ساله و دوازده و پنج ساله بلکه که رسید و بود و چنانچه فرزندان
یوسف هم هفتاد و نه را و با قصد مرد و شمار آمده و از دیگر پسران یعقوب عم علی بن ابراهیم و صبان بنی اسرار سبیل از یازده
بر آن بوده و این جمله بر دین و مشیت ابراهیم بوده اند و دعوت میکردند اما آنکه بر موسی نوریت نازل شد و او شریعت جدید
مواظقت نوریت بر پدر آورد و موسی علیه السلام از آن نوریت نازل شد و او شریعت جدید
بن و لید بن مذهب و ابی مصر که فرعون چهارم است بهوش گشت و کپتان جوانان اسکاٹ از کتب خویش بارانم می گفت که رسال
یک هزار و چهار صد و نو و یک پیش از پیدایش عیسی عم موسی در مصر خروج کرد و در ترجمه انجیل بنویسد که از بر آمدن یوسفی اسرار سبیل
از مصر و عسکری شدن فرعون در رود نیل یک هزار و پانزده سال گذشته بود که عیسی عم متولد شد و بالجملة بعد غرق شدن فرعون
بر و نازل شد و بشریعت و احکام جدید که در توریت بود مردم را از مصر فرمود که بعد از و چون بوش و حرمل و الناس و السح و دواکل و توتیل
و دواکل و صاحب کتاب زبور که در آن جمله مجید و موعظه است و از احکام شریعت در آن هیچ نیست و سلیمان و یونس و یسایا و یسایا
و غیر اینها که یا و یک و غیره همه بر شریعت موسی عمل مینمودند و بر آن اعمال دعوت میکرد و میگفت که با خبر بر شریعت عیسی عم دعوت
و چنان میگردد و قصص همه انبیا در قرآن و تورات منتهی است نقاسرت و وزی موسی در مناجات گفت ای خدای من که را می پسند
است در خزانة بادشاهی تو نیست خطاب آمد که توجه داری که ما نداریم گفت من میخواهم توئی دارم تو با من خودی ندار پس را نم حرف
در باغی حسب حال میا و آمد **سجده اول** همه چیز را میباید که مردم به دولت این است به آخر همه را ترک میکنم که مردم به محبت این است
او میخورد و میگرداند تا قایل به مقدر و بد است به من خوب تری خویش پیدا کردم به قدرت این است به وقت آنجا که گفت
بار زب العزت کجا یا بم تر اندا آنکه هرگاه قصد کردی رسیدی کپتان جوانان اسکاٹ بارانم میگفت که یهودان قایل شش بنده
اگر نخواهند که شبیه خدا باشند یک تصویر آدم سر ریش سفید باشند و گویند تصویر خداست و این خلاف توریت است و نیز میگویند
که موسی در کوه طور رفت و کلمات چند بر تنه نوشت و آن دو یا سه تنه بود و چون از آنجا نزد قوم آمد قوم را که ساله پرست دیدند و
غضب شد و آن انواع بنده اخت و یک یا دوازده ان شکست و توریت بر آن تنه منقوش بود و آن زیاد و از ده کلمه بود و بنویسند

جهان بیودی را گردن چنانچه گذشت ابایش را آنم حروف جاس نظر است با بجمله بعد از رفع عیسی پس از شش صد و سیست
سال ولادت محمد صلی الله علیه و آله اتفاق افتاد و مریم بعد از شش سال از رفع عیسی در گذشت و ترجمه آنجیل که در عهد سلطنت محمد اکبر پادشاه
زیر سایه شمشیر پیاوری کرده می نویسد که مریم از افتاد و آود و با خدا عهد کرده که شش هزار و یکصد و بیست و نه سال و غیره با تمام کار او
مترود بوده که ناگاد بالهام الهی ملهم شدند که رضای خدا آنست که مریم را تخترا کنند پس قرار بر آن افتاد که مزان اولاد او در
را جمع کنند و عصاب دوست هر کسی که سبب شود و گل آورد مریم را با عقد به بنده از افتاد و آود و دوست ناست که در و و گری سبک و
عصا در دست او سبب شد و گل آورد پس مریم را با یوسف عقد بستند و یوسف هم با خدا عهد کرده بود که زن نکند نابران با مریم
مباشرت نکرد و با مریم معاش و خدمت برادرانه نمود و حکمت الهی در تختدائی مریم آن بود که اگر او را شوم هر نمود
نیز نابستان کردند پس چون عیسی پیدا شد در طفلی او را با مادرش محبت هجرت از وطن خواهد آفتاد و پس ناگزیر محبت
مرد احتیاج خواهد شد و همراهی زن با مرد بیگانه مردم را خوب نمی نماید با لجه چون از عمر مریم سیصد و نه سال و ششماه و یکصد و شصت و نه سال
از پیش خدا بر مریم آمد چنانچه فرسان و مورخان میگویند بخوان در ترجمه آنجیل است و نیز سطر است که تا که عیسی عا سی ساله شد سخی بن بکر با
با او ملاقات نکرد عیسی عا خلق بدین خویش دعوت نکرد و وقتیکه سخی زائیده شد از محل مریم سه ماه گذشت بود اینها اسلامیان گویند چون محمد
ظهور کند و حال خروج نماید عیسی عا نزول کند و مبتلا بهت شریعت محمدی یا عا پس دین مجری محاربات کنند و چهل سال
زندگانی ماند و زن کند و از و فرزندان آیند پس بدین رحلت نماید و در قریب و جوار قبر محمدی که جاست یک قبر باقی است مدفون گردد
و بعضی گویند که روح عیسی در عهدی بر فرد کند و نزول عیسی عا عبارت از آن برور است انجیل عند الله کتین جو نامتوان اسکاٹ
میگفت که من در متن انجیل خوانده ام که عیسی نوشته است که بعد من بسیار دعوی پیغمبری خواهند کرد و آنکه دروغیان باشند
و سلاقی را از دین متین برگردانند و بهنگامیکه من باز خواهم آمد باز و دیگر دین متین تازه خواهد شد نقل است که عیسی عا فرمود
من از معالجه که در و برص عا بجز نماندم و از معالجه حق عا بجز نماندم و آنجیل را گفتند که صعب ترین چیز با حقیقت فرمود و ششم خدا
گفتند بچه چیز از آن ایمین توان شد گفت نفر و بر دین شتم خود آنجیل را گفتند که است و دین ناس کیست و ذبیعه خاک برگرفت
و فرمود که ازین دو کدام اثر است پس هر دو را بسج کرد و بنیدخت آنجیل و وقتیکه ششم گفت میخواستی که ترا چیزی
آموزم که در دنیا و آخرت نفع یابی گفت نخواهم عیسی فرمود که چرا گفتی بچه کار یا کار است ام فرمود که آج حقیقت گفت
تا راست باشد و دروغ نگویم و تا حلال باشد حرام نخورم و تا حرام درجه اند خدا راست از دیگر است نخواهم و تا حرام
را حاضر می بینم بصیای او نمی برد از من و تا عیب خود را می بینم نمی پوشم و دیگر است ششم از سخنان عیسی عا است
که اگر کسی بر خنجره نور مآده کرده طمانچه زنده خنجره دیگر پیش او حاضر کن که بران خنجره زنده بر خنجره آید پس اولی که خنجره
عیسی عا خود را بر خنجره زنده صبحرا کشید و چهل شبان روز در عبادت سپید کرد و سیم خود را در شیطان در لباس سیری پیش
آمد گفت اگر تو پیش خدا هستی همه چیز در دست من است چرا خود را از گرسنگی باک میکنی عیسی عا گفت که آدمی همین بیان
سبب شده که از دستان خدا بیرون می آید انسان را سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد
سبب می کشد که بنایت بلند بود و سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد و سبب از دنیا می کشد

خدا هستی خود را بریزد از تا فرشتگان را بر دستهای خود گرفته بر روی زمین گذارند و آسمانی را بر عیسی گفت که نوشته اند که حساب خود را نه آزمای شیطان شرمند شده بهمان صحرای او را بر دو بالای کوه بر آورد ملک و دنیا بدو نمود و گفت ای همه ملک از من بپسند و اینجمله را بر میدهم اگر مرا سجده کنی و میدانی که من کیستم من ابو مقراط یعنی آرنده نور تمام عالم عیسی گفت که بروای ملعون چرا که نوشته است که سجده و پرستش بخیر خدای را لایق نیست و او را سه شریک بندگی باید کرد شیطان در حال غائب شد و عیسی عا در همان صحرای ماند و در همان زمان فرشتگان خودی برآه او از آسمان آورده باید دانست که عیسی در همه حال آنکه گذشت با مردم را نمود که اگر در حال سجده خویش محتاج بپناه شیطان نمی شوم خدا علاج مایکند بالجمله چون روز تمام گشت عیسی از صحرای آبادی آمد و بجاییکه مجرم بود رسید از گذر کرد و سخنان بلند گفت یحیی مجرم گفت آنکه شمارا میگفتم که در میان شما میگرد و شما نمیدانستید و خدا را اس نازیده و اما پس بگانه او خبر میدید و نیز در ترجمه مذکور مرقوم است که انتخاب بایهودان گفت که راست باشما میگویم چرا که پدر من یعنی خدا میگوید شما نیست که میبینید همچنان که پدر مردگان را می بیند و زنده میکند پس نیز همچنین زنده میکند و پدر برآه حکم میکند همه بدست پدر او و مرقوم است که انتخاب در ابتدا موافق دین تورات زندگانی میکرد یعنی دین خود را بطرفی دین یحیی که از تورات متعلق است و این موافق دین یحیی است و نیز موافق دینیهای دیگر هم ظاهر ساخت که پستان جوانان اسکاٹ میگفت که این سخن مردود است عیسی متابعت هیچ دین نکرده دین خود را ظاهر ساخت و مولف صحیح صادق گوید که عیسی در ابتدا بر دین مجوس میگرد و آنکه دین خود را ظاهر ساخت و والد علم سلاطین گویند که ابوالمشرخ خلیفه است و خلف معروف است و اولی سر لایه مشهور هم من هم بالجمله بروایت مولف صحیح صادق اصحاب و خلفای عیسی عم حواری و باب لقب میدهند و اول حواری شمعون نام داشته و او وصی عیسی بود و چون عیسی عروج نمود و در آن زمان را شکست میگرد و آخر حکم ملک و مژگانان اطاعت او کردند و بعد از مشاهدت معجزات نبویه ملک انطاکیه با سعد و سه چند ایمان آورد و پس از شمعون فیلیپوس از حواریان عیسی عا در انطاکیه باب بوده و بر و میباشند از دین اکبر فیصر روم او را پشکنج هلاک کرد و بعد از او و لیهوس باب گشت و کراماتش را در میان سحر گفتند و هلاکش کرده و بعد از او هر که جانشین گشته باب لقب او بودی و از ایشان ملک بطول بعد از قطاس فیصر باب شده ام کرد و ناچاره عوی سروریش تر شدند بالجمله هرگاه که قیصره بملت مسیح در آید از هر که بقیصری گشته باب ناخ بر سرش نهادی و در تاریخ بنا گیتی سطور است که در مقصد و مقصدت عجمی سلطان کوس باب بوده و خلیفه صدر دوم است و او حاضر شد فیصر که صدرم فیصر است از عطلوس و پیش ابرطوس بن اطلوس بوده و اطلش معاصر غار اخان بوده اکنون خلفای مسیح را لقب باب است بالجمله مجبور و زمان اسلام گویند که بعد از شتا و یک سال از رفع عیسی عباسان قوش بقتاریونس بودی که خود را بکافران کرده بود و قابل نمازگاه گشتند و حکایت آن در تواریخ و مثنوی مولوی روم شرح و ضبط مبرهن است و این مختصر تحمل آن نباشد مگر بسبب اختصار حکایت میکند یونس سه صاحب بود و یعقوب و ملک و بطور قوم نصاریه بعد از یونس سه فرقه شدند یکی یعقوبیه و ایشان گویند که کشتن خون بدل شد یعنی خدا عیسی عا ظاهر کرد و دوم ملکانه گویند که لاموت و ناسوت عیسی الباس خود ساخته و بعضی از ایشان گویند که چیربی از لاموت و ناسوت در عیسی فرو آمده بطور به فایند با شراق الهی در عیسی چون اشراق بمش در روزن لوح در موم را هم حروف آنچه که مکتوب شنیده است که گویند عیسی عا را اگر خدا گویم هم کفر است و در مثنوی مولوی روم است که نصاری بعد از قوت یونس و از ده فرقه شدند و مشتق از بلاد شام است نخست ارمین سام بن لوح عا در بغداد و باغی ساخت و آن بیابان ارم موسوم گشت را هم حروف گوید که باغ ارم که اکنون در عوام شهرت دارد

دارد و گاهی آن صوبه را کثرت خلع دکن بار اقسام نقل می کردند که در آن انواع فراوان نام بیشه ایست در عرض و طول
 فرسنگها که انتهای آنرا کسی نداند نیز از اشجار سیوه دار و غیره و آن در بعضی جا کثرت درختان بحر قه و دارد که آفتاب بر می
 نمی شود فقیران و ستمیایان در آن بیشه روزی بانی ایشان است که بعد پانزده و شانزده روز از قطع مسافت فقیری نخی
 در آن بیشه دو چار بشود و از رفتن بیشتر منع میکند و گوید که بیش ازین گذر و مسکن در آن در پستان و راهی پدید است و میگفتند که غذای
 آن درویش غیر از سیوه آن بیشه نیست چشمه های آب شیرین بسیار در آن موجود است العده علم الروای با یکدیگر و می گفتند که گوشت
 بن فال بن مالک بن ارضد بن سام بن نوح است که هست بر آبادی آن شهر گماشته و یقوی پیرا بر اهلیم آباد نموده اما سکنه رومی
 در صد و آبادی آن کوشیده و نزد جمیع از محدثات فحاک است بر تقدیر شهر مردان لطافت کس نشان نداده و چه چید کست از
 نزدیک دمشق گذشته و قدم در آن شهر گذاشته و فرموده که دمشق بهشت و پیست قدم من آنرا سپهر و لقمه دمشق در الملک
 معاویه بن ابی سفیان بوده و در آن شهر بادشاهان بنی امیه عمارات رفیع و کاخهای بدیع بنا نموده اند و در آن شهر هیچ منزل
 و برزن در و اق و اسواق بے آب روان نیست و عمارات و اسواق بی خلعت و حمایت نیکو بسیار میدارد و از جمله عمارات مشهوره
 آن شهر یکی مسجد ولید بن عبد الملک است از خلفای بنی امیه که در شتاب و عفت و خیر آنرا بنا نموده و بعد از مسجدی در آن نظر و لطافت
 مسجدی ساخته نشده بعضی پنجاه ساله و برخی هفت ساله خراج شام را نوشته اند که صرف آن مسجد شده و آن مسجد در طبقه است
 و تمام فرش دست و تنهای آن از سنگ رخام است و سقف و حذر آن را با جود و طلا منقوش و بنقوش غنیمه و تصویرات عجیب
 گردانیده اند و حاصل اوقات آن هر روزه در آن وقت هزار و دویست و دینار زر سرخ بوده و دویست و دینار بر شب صرف
 روشتائی آن همیشه و هوای دمشق بگرمی مایل باشد و اندک غوغائی دارد و آبش که از طرف یعلبک می آید اکثر و سایه درختان
 حریان میدارد و گوارا نموده و در بهار چنان عریض شود که گذرانان بدشوار می پیوسته گرد و طول آن هر هزاره فرسخ باشد
 و در ظاهر دمشق کوهی است محله از مقابر انبیا و اولیاد آنجا نموده ایست که آنرا مقاره الجوع خوانند و گویند که چیل پیغمبر
 از گرسنگی در آنجا مرده اند و زعم بعضی بر آنست که قایل حسامیل در آنجا کشته و این روایت ضعیف است چه اصح آنست
 که قتل با بیل در سرازیر واقع شده و ابوب پیغمبر در یکی از مضائق و مشق متولد شده و آن موضع الحال بدار ایوب
 شهرت دارد و چشمه که از آن فرقه مشش پیدا شده امروز جاری است محمد بن جعیر طبری آورده که من در سال سه صد و سی
 هجری بد آن چشمه رسیدم و آن آب آنشامیدم و هر یک از آن آب بیاشامد صحت یابد و از باب مسالک الملک گفته اند
 که از دمشق تا مصر صد و بیست و شش فرسنگ مسافت است پوشیده نمائیم که ملک شام و دار الملک دمشق
 در عهد خلافت عمر رضی الله عنه بر دست ابو عبیده بن الحجاج مفتوح گشت و چون او در گذشت معاوی بن جمل
 بجای او نشست و عنقریب در گذشت پس پیغمبر بالغ رضی الله عنه نیز بد آن سفیان بامارت شام
 رسید و حیره و رفقه و حذر آن و نصین و غیره مفتوح ساخت و گویند که بر دست سعید بن وقاص
 فتح شد گویند که یک سال بمحاصره نصین پرداخت و کار سه ن ساخت بالاخر کوزه های پراکنده و در محقق نهاده
 بشهر انداختند و در حصار بان آویختند ایشان را چار شده شهر سپردند و با یکدیگر و در آن شهر و در آن شهر

که از سبزه گان مریه بود مشهور است نمود و مجر گفت یزید را در حسب و نسب نظیر نیست لیکن باندیش که بر است محمد را و ابی سبکینی بجا
گفت تو بیکخواه منی اما اکنون هر که از اصحاب رسول ماند تا بر کمر حسن سوار و از اینکار است و اولاد صحابه ششایسته این کار نیستند
اما من پس خود را از لیسران ایشان دوست تر میدارم و با تبار سوار روی بجز از نهادن بر بزمه آمد امام حسین و عبید اللہ بن عمر
و عبید الرحمن بن ابی بکر و عبید اللہ بن زبیر نزد معاویه رفتند و باز نیافتند و برخیزد یکم شتافتند دیگر روز ماریه بر بنی شتر و گفت یزید
و لیسر کردم با او بیعت کنید و اگر حسین فلان و فلان خواست گفتند یا ایشان اسبها باید درین عباس را در خلعت بخواند و در خطیم و کمر
او کوشید و گفت ما و شما آل عبید مناسبتیم پیش از این که خلافت در قبیله کنی یعنی ابو بکر و عدو سبک یعنی عمر بود راضی بوده
و چون عثمان را بکشتند از بنی امیه اعراض نمودند چون این کار آمد رسید بنهارا مال بنواستم و مخالفت این عباس
گفت چنین است لیکن حسین را امر بخان که ترا ملامت کنند معاویه تمیز یافت و یکم شدند و هر کس صله فرستاد
امام حسین آنرا رد کرد معاویه آنحضرت را بخواند و گفت شایسته خلافت جز یزید نیست امام فرمود که یزید فاجر حساب
به از من باشد معاویه گفت برخیز و باز گرد و از ششاسیان بر حذر باش پس عبید الرحمن بن ابی بکر را بخواند عبید الرحمن
پیش از آنکه معاویه سخن گوید گفت با خوی تو بایزید بیعت نکن معاویه گفت من سفاقت ترا شنیده ام بر خود
بخشای و از ششاسیان ترس پس عبید اللہ بن عمر را بخواند عبید اللہ گفت هیچ یک خلیفه با آنکه لیسران لایق
و استمند و بعد خود را و لیسر نکردند و من با وجود آن مخالفت مسلمانان نکنم معاویه او را سخت بر خود و باز گردانید
پس عبید اللہ زبیر را بخواند چون او را زد و بریدید گفت این رو باه است که هر راه که بروی بمنده از راه دیگر بگریز
پس گفت ای پس زبیر بر جان خود بخشای و مخالفت نکن عبید اللہ زبیر گفت اینک من مخالفت مسلمانان کنم
لیکن ترا باید که فتنه بجوی و این کار مشهور است باندازی معاویه او را نیز بدستور باز گردانید و دست بالعام کشاد
و مالی وافر بقریش داد و روزی مکرری و غدر می انداختید و بر منبر رفت و اهل قریش و امام حسین و عبید اللہ بن عمر و عبید الرحمن
بن ابی بکر و عبید اللہ بن زبیر را بخواند و در باب بیعت یزید سخنان گفت و ایشان را از ششاسیان تحذیر نمود و خطبه خواند و گفت و یزید
شنیدم که حسین میگفتند حسین بن علی و عبید اللہ بن عمر و عبید الرحمن بن ابی بکر و عبید اللہ زبیر خلافت یزید راضی نیستند این چهار را بخواند
و از آن استفسار نمودم لطفا کرد و معاویه یزید بپذیرفتند و این سخن حضور ایشان از آن مکیو که کس را شک نمی ماند و درین اثنا
ششاسیان تیغها بر کشیدند و گفتند این چهار را اگر بیعت با یزید آشکارا نکنند قتل رسانم که بیعت خفیه راضی نیستیم معاویه گفت ساکن باشید
نیام کشید امام حسین و عبید الرحمن بن ابی بکر و عبید اللہ بن عمر و عبید اللہ زبیر از معاویه بجنب گردید و هیچ نگفتند دیگران گمان بردند که ایشان
به بیعت یزید رضا داده اند پس معاویه از منبر فرو دهنده و بشام باز گشت و در شخصت هجری بمرض نقوه گرفتار شد و یزید را بیعت
کرد که حسین و عبید الرحمن بن ابی بکر و عبید اللہ بن زبیر با تو بیعت نکرده اند و بخواند که حسین را رعایت کن و اگر مخالفت کند
بتندی نکایت کن و از عبید اللہ بن عمر بگذرد که او را بملک حاجت نیست و لعبادت مشغول است و عبید الرحمن بن ابی بکر را باز نا
حصری بمباشرت شری عظیم است او را مالی و افروده که از تو راضی گردد و از عبید اللہ بن زبیر غافل مباش که بر تو خضر فرج کند و رعایت
ششاسیان کنی که دوستدار تو اند و ایشان را بهر کجا فرستی چون مطلب حاصل نشود باز خوانی و اگر حاجی بیرون آمد از آن متوجه شود معاویه

بعد چندی درگذشت و بعد از وی پسرش یزید بن معاویه بجای نشست و از طرف او عبد الله بن زیاد امام حسین را
یکایک بکشتن رسانید و مسلم بن عقبه زنی را حجت اخذ بجهت یزید فرستاد و بنیان با عبد الله بن حنظله بیت کردند و گفتند
که مروان بن حکم و سائر بنی امیه که در مدینه اند قتل رسان عبد الله بن حنظله بپذیرفت اما از سائر بنی امیه قسم گرفت که با
حرب بکنند و از مدینه بیرون نروند و مروان با بنی امیه بشاسیان پیوست مسلم با مروان در کار جنگ مشورت پرسید مروان گفت
ما را سوگو کند و او را نماند که سخن درین باب نگوید لیکن پسرش عبد الملک را سوگو کند و او را نماند که مسلم از عبد الملک پرسید او گفت
که در فلان موضع فرو آورند و از اینجا مشرق قتل کنند که آفتاب بر روی مدینیان باشد مسلم بپذیرید و با عبد الله بن
حنظله رزم کرد و سه روز محاربه صعب گردید و عتبه که در حنظله با جمعی کثیر از مدینیان بشهادت رسید مسلم مدینه را تاراج کرد
و مسجد شد و ایالی مدینه را جمع کرد تا به حجت یزید گفت عبد الله بن ربیع بنیر ام المومنین شده و زدا آمد مسلم گفت بایزید
بجیت کن گفت بمقتضای کتاب خدا و سنت رسول صلی الله علیه و سلم بیعت کنم مسلم گفت چنین بیعت کن که خلیفه هر کس
که خواهد در اولاد او اموال شما نماند عبد الله بن ربیع با گرد و شهادت یافت مسلم عمر بن عثمان بن عفان را بخواند و یک
موی از محاسن او ببرد و بشفا حجت عبد الملک بن مروان از سر خویش درگذشت و مسلم امام زین العابدین را بکفنه یزید
اعزاز و احترام کرد و هر که مدینیان اول خواسته بودند که بیعت با امام زین العابدین کنند و آنحضرت قبول نفرمود و در او اکتل سال شصت
و چهار هجری مسلم متوجه مکه شد و در راه بصره و حصین بن تمیم سکوی را امارت داد و وصیت کرد که حرمت حرم بدل بگیرد و بجا
نصب کنی و از ویرانی و خرابی کعبه پاک نداری حصین بکه رسید و عبد الله بن زبیر را که بکه بود متحضر شد و در بیع الاثر
آنسال یزید بن معاویه در حال مستی شرب رقص میکرد و ناگاه بنقیاد و سرش بر زمین آمد و بکفنه رفت دست از محاصره
بازداشت و بشام شتافت و بعد از وی پسرش معاویه بن یزید بجای نشست و بعد از وی پسرش معاویه بن یزید بجای نشست و بعد از وی پسرش
جمع آورد و بر منبر شهادت نشست و گفت مردی عاجزم و پیر و حید من آنچه خواستند کردند اکنون خلافت حق زین العابدین است
باید که او را اختیار کنید و گرنه هر که را داند بیکو مت برگزید پس بجا نرفت و بیرون حید آمد و درگذشت
و بعد از او هر و ان بن حکم بیکو مت نشست و پسر او حکم بن ابو العاص بن امیه بن عبد الله شمس بن عبد مناف بود
نفت گشت که در فتنه حارث از دستستان بیکو مت بن قیس بعد قتل ضحاک که مطیع ابن زبیر بوده از مروان بگریخت و بقیه فتنه
و بمیاض بن مسلم و الی آن قلعہ پیغام داد که هر قلعہ را ده او بپذیرفت و رفت مرا چند آن شخصیت ده که قلعہ در ایم و حجام
غسل کنم و بر آیم عیاض او را سوگو کند و او قلعہ بخواند و فرزند او را بجا نماند و گفت فردا بحجام روم و بیرون شوم پس ایالی قلعہ را
که خویشان او بودند بفریفت و دیگر روز گفت من سوگند خورده ام که بحجام روم و بیرون شوم و اکنون بحجام میروم و ناز قلعہ بیرون شوم
و عیاض از قلعہ میانه و استیلا یافت با حجام مروان بیکو مت عبد الملک بن مروان خلافت نشست و او کسی نیست که از اسلام نرفت و فقره را سوگو
کرد و اول خلیفه است در اسلام که نخل در زید و حرم عطای او را از شیخ الحواری و دیگر خلق از کلم پیش خلفا مانع اند پیشتر چنان بود که هر
هر چه خواستی بگفتی و بدستور محاسبات دیوانی را از پارسای عربی نقل کرد و او بکفنه که اگر مشورت کنم و خطا کنم و ده ستر دارم که بر عقل خود
کار کنم و گویند که چون عمر بن سعد اسدق که از بزرگان بنی امیه بود بدمشق خلیفه ساخت و خود قصد تسخیر عراق کرد عمر بنی نمود و عبد الملک از

راد با گذشت و او را در دمشق محاصره کرد و پس از آنکه خلافت در میان ایشان مشترک باشد عمرو
 شاد شد و بدون آمدن عبد الملک او را با خود بر تخت نشاند و پس از چند روز با او گفت من در ایام محاصره سوگند خورده بودم
 که غلی برگردان تو نعم اکنون چه زیان دارد که سوگند من راست شود پس غلی برگردان او نهاد و سوگند خورد که از ابرگیر و یحیی برادر
 عمر برادر بک کریان در خروش آمد و آواره حربه گشت عبد الملک سر عمر را برید و از ابرام در میان ایشان انداخت و صد هزار
 درم فخر و رنجیت از روم بریدند و با بر جیدند و سر خود برگرفتند و نقل عبرت انگیز و قتیبه عبد الملک در قصر کوفه نزل کرد قاضی
 عبد الملک حمی در اینجا حاضر بود و سر مصعب را بیاوردند و پیش عبد الملک نهادند قاضی گفت یا ابن زیاد درین قصر بودم سر
 انام حسین شمشیر را پیش او دیدم و با خنجر بودم و سر ابن زیاد را پیش او دیدم و با مصعب بودم و سر مختار پیش او در همین مکان
 دیدم اکنون با تو ام و سر مصعب را پیش تو می بینم عبد الملک برخواست و امر کرد تا دارالامارت را خراب کردند و عاملان عبد الملک
 پسرش عبد الله بمصر و حجاج بن یوسف در نوح و یزید بن اسلم و هاشم بن اسمعیل و خرومی به مدینه و موسی ابن اصرم حمی با
 باقر بن محمد بن مروان بخزیره و پس از عبد الملک پسرش ولید بن عبد الملک بخلافت نشست و بر عمر شامیان افضل
 خلقای بنی امیه نشست و سر منجد را خادمی و سر بنیانی را فایده می داد و مجذوبان را از خلق جدا ساخت و بهر ایشان وجه معاش
 تعیین نمود و لیمارات شرعی تمام داشت و در دمشق مسجدی عالی بنیانها و چنانچه در ضمن احوال دمشق گذشت و در عهد
 او شهر اندلس مفتوح شد و قیصر بن مسلم با بلی و الی خراسان لشکر بنوران کشید و بسیار یکبشود و بعد از او برادرش
 سلیمان بن عبد الملک بر تخت نشست و روزی عمر عبد العزیز گفت چگونه در سلطنت گفت سر و بسیت اگر نیاشد
 غرور و فیس است اگر نبود عذاب و خیا نیست اگر نبود حیث بالجملة او را بخوردن طعام شفق عظیم بود و هر روز صد طلب و شتابان
 جلو او خوابگاهش نهادند و بی تا هرگاه بیدار شدی ازان تا اول کردی بالجملة سلیمان برادر خود مسلم بن عبد الملک را
 بایستد و بسیت هزار سوار برای روم تعیین کرد و او را آذربایجان و ازمنه که والی آنجا بوده اینجانب ستافت و انون را که از
 بزرگان روم بود و با آذربایجان بسیر میر و او روان کرد ملک روم در آن آوان در گذشته بود و مسلم بن القسطنطنیه رسیده محاصره
 کرد و غله بسیار خج و آورد و امر کرد تا از است کنند و بهر خود منازل زید ایالی مستططنیه بجان آمدند و مصالحی خواستند مسلم بن قسطنطنیه
 رومیان بالنون گفتند اگر مسلم را باز گردانی ترا سلطنت روم و هم النون مسلم گفت رومیان بسبب آنکه غله جمع میکنند با
 نسبت میکنند باید که در این باره نشرانی تا شوکت تو ایشان را معلوم شود مسلم بن قسطنطنیه شد و آتش را بنابر باز و و پس از آن بنو کتشر
 نهادند و قاتل آن خبر وفات سلیمان شنید و بشام باز گشت و بعد از سلیمان عمر بن عبد العزیز بن مروان بخلافت نشست
 و او از مروان دین بود و نامزد گفتن علی و ابلیس طاهرین را و در خلافت خود روم را منع کرد و آلی بدعت شنیع را از میان
 برداشت و او در خلافت خود عمر بن مسلم را خج ای مهند فرستاد و او بعضی از آند یار گرفت و طایفه از لوک سندر المسلمان گردان
 در زمان مسلم بن عبد الملک مرید شدند و بعد از او مرید بن عبد الملک و پس از او هاشم بن عبد الملک بخلافت رسیده و در خلافت
 زنج بن عبد الملک و بعد از او عمر بن حسی از سپه داران او را بترکان محاربات اتفاق افتاد و در همه آن غلبه مسلمانان را بوده و بعد از
 هاشم برادر زاده اش ولید بن یزید بن عبد الملک و پس از او یزید بن ولید بن عبد الملک بکومت نشست و خود را بشاکر

لا انعم الله لقلب نرا دند و مذہب قدریہ گزید و اور ایزیدنا قص گفتندی زیر کہ انجیر ولید بجاو داده باز سستد و بعد از او برادر
 ابنہ امیہ بن ولید بخلاف رسید و بعد از او مروان حمار بن محمد بن مروان بخلاف رسید و او مروان حمار از ان گفتندی کہ هر
 بر صد سال راستہ الخ خوانند یا بمعنی کہ حمار غریب صد سال مرده و پس از ان نندہ شد و از ابتدای دولت بنی امیہ تا حکومت از قریب
 بعد صد سال بود و قرآن را مخلوق می گفتند و از سخنان او سست اذ انتہی المدۃ لم تنفع المدۃ و در عہد خلافت او و ولست
 بنی امیہ سیری گشت چہ شقای عباسی تسلطت رسید و او را بکشت و بعد از و طایفہ از بقایای بنی امیہ باندہ سلسلہ سلطنت اینہ
 و از حجاب و جود بنی امیہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان از علمای زمان بودہ و در صناعت و کیمیا و طب سینان گفتہ و
 فرمود تا کتب یونانی بفرمانی نقل کردند اگر چہ یارون و ہامون عباس در بنیاب اصلی عظیم بودہ فصلی نمیدی از احوال سلطنت
 امرا بنی امیہ از انجملہ زیاد بن امیہ کہ پسر اوست عبد اللہ بن زیاد کہ فرید بن معاویہ امام حسین را در کربلا شہادت
 رسانید و دیگر ابو محمد حجاج بن یوسف ثقفی بزرگترین امرا بنی عبد الملک مروان و پیشتر رسید بن عبد الملک بودہ و او
 و ظلم و جور اخبار یادگار گذاشتہ و او را در سفک و باد و عقوبات اختراعات بودہ از انجملہ کہ زندانش سقفت نہشت و او را وقت
 دشمن علی و اولاد امجادش بودہ و چون در گذشت صد و پنجاہ ہزار کس در زندان او بودند و در مدت عمر خود سوائی انجہ در تنگنا
 بقتل رسانیدہ صد و سست ہزار کس را بکشت و من کلامہ اکبر العبادت سفک الدمار کتاب المور لا القدر علیہا غیرہ و قال جور
 السلطان خیر من ضعفہ و قال سلاطین الشیاطین خیر من شیاطین السلاطین حجاج روزے باندہ ما پریدہ چہ چیز ماندگی را
 دفع می کند ہر یکی سخنے گفتند حجاج گفت چیزی کہ در طلب آن ماندہ شدہ یا بشی چون بیابی ماندگی را دفع می کند و روزی
 وکیل خود را گفت مال مرا بکسی بدہ کہ از و نتوانم ستد وکیل گفت آنگہ باشد کہ تو مال از و نتوانی گرفت گفت آنکس کہ
 نفلس بود از و چہ گیرم و او اول کسی ست کہ سفاین را بقیارند و و اول کسی ست کہ مردان را بایا زنمان در یکت نہنجیر
 کشید و اول کسی ست کہ محل ساخت و اول کسی ست کہ در جنگ بسر نہشت و ثبات و زید و اول کسی ست کہ ہزار
 ماندہ بکیار و مجلس و می نہاد و برہر ماندہ و کس نشاندی و گفتی رسول من آفتاب بہت بخون سر زند حاضر بنویسد و اول
 کسی ست کہ بر جروت نقطہ نہاد و گویند کہ چہ سال بعد از ان کہ عثمان بن عفان قرآن را جمع کرد و قرآن لب یار شد
 و در ان تصحیف پدید آمد حجاج نقاط پدید آوردہ تاحر و ت از یکدیگر متمیز شد و شدہ و اسطر از بناہای اوست و شاید کہ
 زمرہ سادات بعد از مرگ حجاج در ان شہر سکونت گزیدہ باشند کہ اکنون و انسطی مشہور اند ابو سعید مہلب ابن
 ابی صفہ از اکابر امرا بنی امیہ بود و جز دروغ گوئی عیبی نہداشتہ و در سخاوت و شجاعت نظیر وقت بودہ و او اول
 کسی ست کہ رکاب از آہن ساخت و پیشین از ان از چوب ساختند و از سخنان مہلب بہت کہ الحیات جنید
 بن الموت و ان الحسن خیر من الحیوات و گفت مرا از کسی عجیب می آید کہ بندگان را بجال می خرد و از او کاہنا
 بخلق خوش نمیزند پیشین ابو جلال یزید بن مہلب در جود و سخاوت و شجاعت با او مثل زنن ابن خطکان گوید
 مورخان متفق اند کہ بعد بنی امیہ اکرم از مہالیہ و بعد بنی عباس از ہر انکہ کسی نبود از سخنان ابو جلال بہت کہ دوست
 داشتندی کہ کاہنہ خمر ہزار دینار بودے وزن جمیلہ در پیشانی شیر را خمر بخورے مگر شیخ و نکاح کردے مگر شجاع و اورا گفتند

چهار خوش خانه نامی گفت خانه من آماده است گفتند کجاست گفت اگر منسوب دار الاماره و اگر منسوب امر نند
 وقتی حج رفت و حجامی هزار تیرا شد یزید فرمود تا او را هزار درم بدهد و حجام متحیر ماند و گفت این از زبدا در خود برم که از وصیت
 مراد او یزید فرمود تا هزار درم دیگر بدهد و حجام گفت کافر باشم اگر بعد از این سزد گیرم تیرا ششم یزید او را هزار درم دیگر داد
 ایضا عبد الملک بگفته حجاج یزید را از خزانه ان عزل کرد و حبس نمود حجاج او را معذب ساخت و گفت اگر روزی
 صد هزار درم بدهد آن روز تو عذاب بکنند و دستمانش صد هزار درم جمع کردند و نزد او بردند تا عذاب یک روزه خویش
 بخرد و اخطی شاعر در آمد و قصیده در مدح برخواند صد هزار درم باو بخشید حجاج بشنید او را بخواند و گفت در خیالت نیز چنین
 بخششها میکنی پس انفرمود تا او را دیگر عذاب بکنند گویند که چون از حبس گنجیت زنی پیر او را بخانه برد و گو سفندی هبت او
 بگشت یزید به پیر او بگفت و وجه خرج چه داری گفت صد دنیا گفت باین زن ده گفت این زن را با نیک خیره
 راضی توان کرد و ترا نمی شناسد گفت آما من خود را شناسم پسرش ابو جند اسل مخلص بن یزید بن مقلب در جود و کرم
 نظیر داشت پس بودی که صد هزار درم بیک کس بخشیدی یکی نزد او رفت و صله یافت و دیگر باز رفت و جائزه گرفت و چون
 سوم باز حاضر آمد مخلص گفت ترا دو نوبت جائزه دادم شاعر گفت آری و این بیت برخواند بیدیت فاعلی ثم اعطی ثم
 اعطی فاعطی ثم عدت و فریاد او مخلص مضاعفت آنچه پیشتر داده بود باز بخشید و بالا آخر مخلص در عهد خلافت یزید بن عبد الملک
 خروج کرد و در بنبره استیلا یافت و در موضع عفره که از کربلا نزدیک است بر دست سپاه یزید قتل رسید و گفته اند که بنی امیه
 بر روز کربلا دین بر انداختند و روز عفره بنیاد و کرم و سخا را منهدم ساختند و ایضا آنکه در عهد خلافت بنی امیه خروج کردند و بسیار
 ایثار سپاه بندگان و از انجمله یکم مختار بود و دیگری صاحب الدوله عبد الرحمن بن مسلم و رومی که دولست بنی امیه بر انداخت
 و عباسیان را بساطنت نشاند بعلبک در نزدیکی دمشق است و قلعه در غایت حصانت دار و بعضی از موبغان
 گویند که آن شهر را بک نام بوده و در زمان الیاس بن یغیبه بادشاه آن شهر را بسته بود از طلا موسوم بعلب
 پس از آن بعل را بک ترکیب کردند و بعلبک خواندند عفره شهری است بلطافت آب و هوا و نصارت کوه و صحرا
 از اکثر بلاد شام رحجان دارد و در وصف آن شهر محمد صلی الله علیه و سلم فرمود که شمار ایشارت و آدم بدو عروس
 یک عفره و دیگر عسقلان و امام شافعی از عفره است ظلال عراقی گویند که خدا اے قاسم چهار نعمت نهاد
 یک امام شافعی که فقه از حدیث محمد صلی الله علیه و سلم استخراج نمود و دوم امام احمد حنبل که در خلق قرآن مجت
 بسیار کشیده موسوم بحی بن معین که کذب ادا حدیث محمد و در کرده چهارم ابو عبید بن قاسم طرسوسی
 که حدیث اخادیس را تفسیر کرده حلب از بلاد مشهور شام است و هوا اے تنگ دارد چون
 ابن مسیم حلیل الله علیه السلام در روزه هاسک جمعه گوشت ان خود را در آن موضع نمید ووشید
 و شیر آن را بفقده قسمت نمیکرده هر یک بجنب موسوم گردیده و در لغت عرب حلب
 بمعنی دوشیدن باشد گویند که در نواحی آن شهر چاهیی است که آب آن سگ گردیده اگر بیا بنیاد شفا
 یابد و در سال شش صد و بیست و چهار هجری از او بامی در حلب پیدا شد که دوازده فرسنگ از رفت و در آن

نیز است تا آنکه قدرت خدایتعالی ابروی پیدا شد از دیوار در هم پیچید و از نظر مردم غائب ساخت نتایج میان
 غلب و فراست واقع است نوشید و آن از آباد ساخت و بارون رشید نیز در آن کوشیده بحسب ابرین شهر است
 بساحل بحر روم گویند که مشهور است از امام حسین علیه السلام است و در آن مقام اکنون زیارتگاه خاص عام است و محمد صلی الله علیه و سلم
 فرمود که از عسقلان بفرار و بعد از شصت سال میرود و جبهه بشمار یافته باشد طرس و شش شهر است بساحل دریای شام
 و در سال صد و شصت و شصت و شصت بحری مهدی عباسی آنرا بناماده و از پنج شهر که در ربع مکه است یکی بجز شام است که آنرا
 بحر روم و بحر فرقیه و بحر الکلبیه گویند و طولش هزار و شصت فرسخ است و در بعضی جا عرض می دو صد فرسخ باشد و چون بحد و د
 شام رسید و ولایت و شش فرسخ باشد و دیار اندلس بر شمال و بلاد مغرب بر جنوب آن دریا است و اکثر رودها که از روم آید
 بدین بحر میزند و دو شعبه ازین دریا بمیان این اقلیم در آمده یکی را خلیج اندلس و دیگر را خلیج یونان گویند و درین بحر دو ولایت
 و شصت و دو جزیره معروف است و مسافت این جزیره از دفرسخ تا پانزده فرسخ است و دیگر از شهرهای شام اسکندریه
 و آن نیز بر کنار رود نیل واقع شده تمام عمارت آن شهر از خام الزا است و حصارش چهار دروازه دارد که یکی همیشه مسدود است
 و دیگر باب الکبیر و سوم باب البحر گویند از آن جهت که بجانب دریای روم باری می شود و در کنار آن دریا نیز حصار
 و کمال متانت ساخته اند که سقا بن مغرب و روم و شام بدین بندر آمد و شد میدارند و از امتداد آن شهر آنچه که خواهند
 درین بندر یافته میشود این دریا بقسطنطنیه که از خشکی سه ماهه راه است به پیروز در هم می افتد موافق باندرکس کم و بیش
 میرود و در دروازه چهارم را باب سدره گویند چه درخت سدره در پیش آن دروازه واقع است و این درخت از زمان
 اسکندر مانده و میوه آنست تا به صبح صادق میگوید که ذوالقرنین آنکه که ششصد سال سلطنت کرده و ستد یا جوح و با جوح از آن
 اوست و آن در اقلیم ششم نوشیده آید و ذوالقرنین آنکه بعد اتمام سفر متوجه شمال گشت و به بند شد و باز گشت و باراضی اسکندریه
 رسیده شهر نافذ و بنه عمارت کرد و در صد و پنجاه سال آن شهر را با تمام رسانید و در آن شهر سوری از صاریخ کشیده و آنچنان
 مشغولت و براق بوده که ساکنانش جهت محافظت چشم بدینی نقاب می بستند و آن شهر تا هزار و پانصد سال معمور بود
 و هزار سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر رومی هم بر آن حصفت که تاریخ او اهل معلوم کرده بود آنجا شهری بنام نهاد
 و اسکندریه نام کرد و اکنون آثار از آن باقی است بلینا کس حکیم بفرموده اسکندر رومی در یک گوشه شهر مناری بارتفاع
 ششصد گز ساخته و بقدر هفت صاع آینه در آن نشاند و بقوسه در آن منار سوراخها که بر دریا نگاه میکردند در آن آینه
 نصب کرده که هرگاه لشکر عازم شهر میشد یا اهل آنجا بدیدند می مطلع شدند می و هفت اقلیم می نویسید که هر کشتی که در قسطنطنیه
 بر روی آب حرکت کردی در آینه پدید آید اهل آن مطلع شده آماده حرب گشتندی و از خواص آن شهر بوده که موزیات مثل مار
 و گزوم در آنجا بنامند و هر صباح که اهل آن دیار بر میخواستند منازل خود را بکمر زفت و در باده ملاحظه می نمودند و دو که بر هوا تصاعد
 کردی اثر آن مری نشدی در تواریخ منقول است که خبر از گشتن از آن شهر از فوج کشتی فرنگیان که از آن منار و آینه که با بود یعنی بر مردم فرنگ
 دشواری آمد که دست تصرف ایشان بر آن شهر نمیشد آخر الامرایان فرنگ جمعی را با اسکندریه فرستاد تا در لباسن هد و تقوی خود را بجا بیاورند
 و چون ایشان را در خاطر قبول پدید آمد آوازه دادند که اسکندر و پسران آینه کجی نهاده است عمر خاص با این همه در آن شهر بمانند و لغتیه شده و نمود تا

آمیند را از ان موقع بر کنند و چون بغیر از کرجیل چیز سے نیافتند باز آئینه را بموضع اصل نصب کردند اما آنجا نصبت نیدند که آن
 جوانان اسکاٹ میگفت که منار مذکور از آئینه میونس سپه سالار روم است و بران تاریخ استیلای خود در اسکندریه پیش
 منقوش ساخته است و آن منار تا اکنون موجود است و آنچه در تاریخ شما از آئینه و غیره می نویسید به خلاف است مولف تاریخ صحیح
 می نویسد که چون عمر حاصل اسکندریه فتح نمود و کجی بخوی نزد او آمد و گفت که کتب خانه ملک آنجا مراده تا استفاده شوم عمر گفت بسیار از
 خلیفه صورت بندند و نام عمر بر این الخطاب نوشت عمر گفت اگر این کتاب با موافق کتاب خداست بان حاجت نبود و اگر مخالف
 باشد نباید عمر حاضر چندین هزار کتاب که از عهد اسکندر رومی در ان شهر جمع بود گفت بنابر تمام اسکنندریه قسمت کردند دست
 سببش نامه حمامهای آنجا بان پرداخته شد کتبان جوانان اسکاٹ از تاریخ فرنگ میفرمود که در سال شص و چهل عیسوی یعنی
 عمر فاروق خلیفه ثانی کتبخانه اسکندریه در آب غرق کردند و دیگر جزائر شام که در دریای شام اند بسیار اند از جمله جزیره قلیس
 است و در بان نود و فرسنگ باشد و ساکنان آنجا که تبه الخلفت و ذمیر الاوصاف جزیره الطریق جزیره مبارک است
 و دریای شام دور و دور و سه صد فرسخ باشد و بخار از آنجا مهر شهر سیست وسیع و از دنیای چل و زده راه مسافت دارد و همه
 بر است مسافران آب و دانه همراه میدارند اما چاه ها در جاییکه مکان وقفه و منبر است واقع است و امتداد مسافت آنقدر
 که یک پاسبان شب مانده روانه شود و دور و پاس روز بر آمده بمنزل رسد و شهر مذکور بمحورن اهرم بن جیام بن نوح منسوب است
 و از نذر تشبیه رود نیل است که از جنوب بشمال میرود برخلاف دیگر آبها و ابتدای رود نیل از پس خط استوا است
 من جبال القمر و بحر روم منتهی می شود و مولف اسباب العجائب می نویسد که سبب ارتفاع و بجان آب نیل است
 که بحر روم در فصل بهیان کند و از موضع خود بر قلع گشته و پیش آب نیل چون سد مابند و بگذارد که آب نیل در وی ریزد
 هر آینه رجبت نماید و یوسف در آنجا مقیاسی وضع فرموده که بان مقادیر زیاده و نقصان آب را معلوم کنند و آن بسیار
 نیل موضوع است و بر آنجا خطی چند است و چون آب بخاطر شایسته هم رسد خیر و منفعت بسیار در آن شهر حاصل آید
 زیاده پانزده خط بود و هر گاه آب اوین بیشتر بود و در خرابی بسیار پدید آید و دیگر از عجایب مصر احرام است و آن عبارت
 از سه گنبد است که حکما و سلف ساخته اند و گویند که عمر المویلی آنرا بنانهاد و در مدت هفتاد سال ساخته شده و هفتاد
 هزار مرد در آنجا کار میکرد و بعضی گفته اند که ادیس را بوجی احوال طوفان نوح علیه السلام معلوم شده بود که همه عالم را فرو
 گیرد و قبر چند سے از آبا و اجداد خود را با ز و جوا هر بسیار در ان مکان دفن نمود و بر بر آن قبور ساخت
 گویند هیچ وجه آلات اهرن و غیره در ان اثر نماند با و شایسته بطمع نر در انند ام آن سعی مغوره نمود و آخر
 سه نیل مقصود باز ماند و با اعتقاد بعضی آن بنا از ظلم است کتبان جوانان اسکاٹ بار قسم می فرمود
 که بر احرام سه قبور مثل قبایع ساخته اند و آن مانند که مدور می شود نیست و اکنون عمارت
 احرام نام نصف در یک فرسخت در آثار البلا و گوید که شخصی را در مصر ظلم کشائی بدست افتاد و حوالی
 قبه کلمان زمین را حفر کرد چاه ظاهر شد هر که در ان نظر کردی خند سے اژدها بنظرش در آمدی او چیزی در آنجا افکند ناپدید
 پس با وده کش بدرون چاه رفت چهار صدف بنظرش آمد و در هر صدف ده خم زمین نهاده بودند و بر سر خرم شیر از ر

ششم بر که دست پیش آن خم بر دی شیر از امجوح ساختی و همچنین در هر صفه جوامع بسیار افتاده شخصی از آن گروه دیده
 از آن برداشت فی الفور در نظر انطاکنه غائب شد پس از ساعتی دیوار خانه شکافی بهم رسانیده بر اثر آن سر بریده
 آنم در ظاهر شد و آنجا که چون طریق تصرف آن نمیدانستند مجرمی تمام گشتند مولف تاریخ الفی گوید که در عهد ملک عادل
 بسال با نصد و هشتاد و هفت هجری در مصر قحط افتاد که در عرصه یکماه دو سبب نرا که سبب دیگر سنگی مبروند و ملک عادل
 همه آنها را از مال خود کفن پو شانید آخر کار بجای رسید که در مصر سگ گریه نماید چه همه آنرا خورده و بعد از آن مردم فرزندان
 خود را خورده بعد از آنکه فرزندان نماندند شروع در خوردن اطبا نموده چه به بهانه بیماری بر طبیعه را که انجامی بودند آن را
 میکشیدند و گوشتش را میخوردند و در تمام مصر آب روان نیست بگر و در نیل و در بخت اصلا نماند و باران نیز احیاناً بار
 و هرگاه بسیار بار و علامت قحط باشد زیرا که حیوانات در زمین میشدند و در مصر حوضی هست چشمه که آب آن چشمه به انخوش
 آید و هرگاه زن حایض و جنبی است بان چشمه کند آب چشمه بالریز و آب حوض بدو بگیرد و تا آب حوض را بیرون نکنند
 آب چشمه روان نشود و در یکی از ناحیه مصر فرموده که دو عدد آن را بر یک شتر بار کنند و سر پیچیده دارد و بهشت مار
 قریب به نیم گز و دنباله او بر کشیده است چنانچه میان دنبال و شکم فرق بسیار است و بر زمین مصر دریاچه بسیار است که آب
 آن شور است هرگاه رود نیل غلبه کند آب آن دریاچه شیرین گردد و چون رود نیل نرسد نیاز شور گردد و از حد این دریاها و لایه
 شام همه ریگ روان است و آن مابین راجهار ماران گزیده و چند بسیار اند که همه محل سوار را بگیرند و گزند آن باران
 مهلک باشد و جبار حدی بدریای روم و حدی به تیه بنی اسرائیل دارد و مسافت تیه بنی اسرائیل چهل فرسخ است
 و تیه مابین فلسطین و ابله و اردون و مصر واقع است و تیه آن مقام است که موسی علیه السلام غرق کردن فرعون از مصر بقدر
 تسخیر شام که آن هنگام عمالقه در تصرف داشتند بموجب فرمان الهی بدینجا رسید و بنابر فرمانی قوم تسخیر شام و لغوی
 افتاد و آنجناب مع قوم به آنجا ماند و من سلو در آنجا فرو آمد و بقوله موسی در اورش و اردون در تیه گذشتند
 و بر وایت اصح یوشع بن نون خلیفه موسی مملکت شام را مفتوح ساخت و عروج بن یحوی که پدر ازی تاسست
 مشهور بود در جماعت عمالقه بسر می برد و قتل رسید القصد طول معرض مصر شبانوز راه است مخفی نماند که مملکت
 مصر در زمان پیشین فرعون در تصرف داشتند و فرعون لقب ملک مصر است و ایشان از اولاد عمیلی بن لاو و بن
 شام بن نوح اند و فرعون بنان نجکس بوده اند اول ایشان سنان بن طوان و او فرعون بن ابراهیم
 خلیل است چه وقتیکه ابراهیم از بابل بقوله بعد فوت فرزند و میراث کرده بمصر رسید آنوقت سنان پادشاه مصر
 بود و شینکه مردی با زنی جمیل شهر مصر آمده پیش ابراهیم که سواره نام داشت آنرا بخواند و بقوله آنکه ابراهیم از بابل
 منوارج شهر مصر رفته بود سواره را خدائی گذاشته برای سیزم رفت پادشاه مصر که از شکام رحبت کرده بود بدینجا رسید و سواره را خود
 گرفت و بمصر برد و خواست که با سواره دست درازی کند و دستش خشک گشت گفت ازین سحر کردی سواره گفت ای قدر خداست
 که تو او دست نشود و نوبت آنحال نگذاشت بالاخر سنان و عذر خواست که کنیزکی با خودشید و گفت با اجر انیسط جرتو لاجرم
 کنیزک بهاجره موسوم گشت و او آنست که سواره آنرا ابراهیم بخشید از ابراهیم از ماجرا عیال و پیغمبر محمد صلی الله علیه و سلم

متولد شد بالجمله بادشاه سارہ را نزد ابراهیم فرستاد و امر کرد تا از مملکتش بیرون رود بالجمله سارہ خواست که حال بازگوید
 ابراهیم سبقت کرده بگفت چه حق تعالی حجاب از پیش ابراهیم برداشته بود تا آنچه میان سارہ و بادشاه گذشته بود بشاہد
 نمود پس ابراهیم بفرستاد و در بیابانی مقیم گشت و بیابان را آبادانی نمود و مردم آنجا آنحضرت را رنجانیدند و آنجا
 از آنجا برخاسته میان رملہ و اپانیا کہ بیت المقدس خوانند اقامت فرمود تا اکنون آبادی اول بموضع ابراهیم آباد و ثانی
 بقدرس حلیل موسوم داشتہ بار دارد و فرعون دوم ایاب بن ولید کہ فرعون یوسف است و در عهد او یوسف را رنجانید
 و عزیز کہ آن زمان لقب و خطاب وزیر مصر عزیز بود یار شاعر زلیخا یوسف را خریداری نمود و وقت یوسف در قرآن مجید و در تفسیر
 و تواریح از دیدن خواب یوسف کہ آفتاب و ماه یازده ستارہ در اسب حصیہ کشند و گذاردن تعبیر آن یعقوب و حسن بن
 برآمدن بر یوسف و بچاہ افکندن برادران او را از چاہ و فروختن آنجا بر رابر و دست بازگان بدرمے چند مدہ روزه
 و آمدن بازگان یوسف را در مصر و خریدن عزیز مصر باستمرار از زلیخا آنجا بر او بہ تمت زلیخا افتادن در
 زندان و خواب دیدن ملک زنان و تعبیر گفتن یوسف آنرا و بیرون آمدن از زندان و بوزارت رسیدن یوسف
 و نجات دادن مملکت مصر از خشکی و بیخود از قحطی و سخت سال و باز وراج کشیدن زلیخا را آنجا بر آمدن برادران
 یوسف جہت خواستن خریدن غلہ و مع غلہ باز رفتن و بار دیگر آمدن بحکم یوسف بن یامین برادر یوسف را در مصر پیش یوسف
 گذاشتن و در سیمہ بکنان پیش یعقوب رفتن و باز بمصر بحکم یعقوب جہت مخلصی این باین پیش یوسف آمدن و بموجب
 امر یوسف باز بکنان رفتن و یعقوب را مع متعلقان بمصر آوردن و زنان بن ولید بادشاه مصر یعقوب استقبال نمود
 و دیگر واقعات ہمہ شرح و بسط ثبوت است بالجمله ایاب بن ولید بیوسف ایمان آورد و فرعون سوم قابوس
 بن مصعب است کہ بعد از ایاب بسلطنت رسید و کفر ورزید و بنی اسرائیل را اعمال شاقہ فرمود و فرعون چہارم برادر او
 ولید بن مصعب کہ فرعون موسی بود دعوی خدائی کرد و موسی و برادرش ہارون بر وی معیوث شدند و موسی معجزات
 نمودند و ایمان نیاورد بالاخر او را موسی با تو ابان دعا کرد و در و نیل عزق نمود و آن نیز در قرآن مجید مبرہن است
 نقل است کہ ہر روز را شبہ خوان فرعون چہار ہزار گوسفند و چہار ہزار گاو و دو گوسفند شتر بود موسی در شتاب زفت
 کہ زود ہلاک شود و مناجات کرد کہ الہی وعدہ ہلاک فرعون دادی و سالا گزشت نذا رسید کہ ہزار ہزار از بندہ نعمت
 میخورند و او را زود ہلاک نکنم تا کہ او نان و نعمت بر خلق فراخ دارد ہلاک نشود و پس چندی بگذشت فرعون ہامان وزیر
 خود را گفت ندانم کہ کار من و موسی کیجا کشد اکنون از خزانہ ناچار لیست ہامان گفت نیمہ از را بہ کم کنم و بر خزانہ
 انہزام پس چنان کردند و ہر ماہ و ہر روز چیز سے ازان کمتر سے کردند تا آنکہ روزیکہ
 فرعون غرق شد در مطبخ او بڑے و بیشہ کشتہ بودند مخفی نمائد جماعہ فساد غنہ کہ گذشتند
 بیچ یک از ملک عجم و غیرہ را مطیع نبودند و باستقلال سلطنت داشتند تا بعد کہ خسرو
 بن کیکاؤس کیانی بالجملہ فرعون تجسم و نقل است کہ تحت مصر کہ از طرف
 کے کشتا سپ بن کے کہ اسب ملک فرس ایالت شام داشتہ اورا قبیل رسانید نجات نصرا دلاش

تمام مقام پدر ساختند در خلال این احوال غلامان صالح بر ولی نعمت زاده خرمن نموده بقتل رسانیدند و غزال دین ترکمانی را
مقتول سپاه ساخته و ملک ناصر حاکم کرک از قصیه واقف گشته لشکر به انجانب کشید امرای مصر متعطل کردند بعد از جنگ بمقت
یافتند ملک ناصر بقاهره آمده خطبه بنام خود خواند غلامان ببار و درش ملک صالح که حکومت دمشق میکردند در آنوقت مستقل
گشتند ناصر بنخبر شنیده بحج و ولایت شام شتافت در سال شصت و پنجاه و دو امر غزال دین ترکمانی را که از ملک ملک صالح
ایوب بود بسلاطنت برداشتند و از آن تاریخ بادشاهی قطعی بگلامان گرفت و علامی چند که در مصر حکومت داشتند
معاصر جنگی بودند و با او شان محاربه بکار کردند اول ایشان امرالدین ابیک بوده و ابتدا ملک ایشان شصت و چهار سال
مدت ملک ایشان دو بیست و یک سال بوده و نیز ده نفر حکومت کرده اند تا در صدد ولست سلطان سلیم بن سلطان
بایزید و نحو الی حلب باقا الصغوری که آخر سلاطین حرا که است صف قاتل است قالصوب اکثری از امر گشته گشته مصر و شام
بتصرف سلطان سلیم درآمد و از آن زمان تا حال تصرف آل عثمان است از هفت اقلیم نوشته شد قسطنطین و در زمان سال
و از ملک مصر بوده بر شمال نیل واقع است و درین شهر کوچهای و محلههای عالی است که مردم کثیر از هر قبایل مدان میباشند
و عمارتش جمله سه مرتبه و چهار مرتبه است و مزارع و مزارع شافعی و قسطنطین است صاحب مساکن و مالک آورده که قسطنطین منقسم است
علمای آنرا صمد و سفلی را از دست خوانند و در غربت الاسرار آمده که صمد و جنوبی قسطنطین واقع است و در صحرای آنجا است
که مرگوان در آنجا افتاده اند و اموات مراد کتابهای سطر کرده اند و ادویه باران مالیده که با پایا و بوسیده نشوند گویند
نویسندگان را از آن مرگوان باز کرده اند اصلا تغییر می بپذیرد نش راه نیافته بود و اثر خنادر دست و پای آن
میت باقی بوده و در عجائب البلدان آمده که مومسانی مصر از آن مرگوان حاصل می شود گویند آن بهترین مومانی است
و نیز در اقم آنچنان نیست و اثر خنادر پای میت نیز از قبل محال است در نزدیکی قسطنطین است که آنرا منظم خوانند از آنجا که
ویرجه حاصل می شود قاهره به مصر و الحال دار الملک مصر است و جنیب اسیر آمده که در زمان الاموال دین الیدر است
که در ملک غلامان شام انتقام داشت و در سال سه صد و پنجاه و هفت هجری مصر را تصرف آورده میان قسطنطین و عین شمس
شهری بنانند و آنرا بقاهره مغربیه موسوم گردانید و در سن سه صد و شصت و یک هجری الاموال دین الله را فریضه بقاهره آمد
و آن بلده را دار الملک ساخت و چون نوبت بآل ایوب رسید و ران بلده بقلع خیر و عمارت عالی
بسیار ساخته شد و قاهره بر کنار نیل واقع است و عمارتش چهل طبقه دارد و منقش
و ملون مشتمل بر طاقهای بدیع و رواقهای دلکش و فسیح و اقسام عمارات از رخام الوان است
و دیگر از شهرهای معروف مصر عین شمس است و در جنوب قسطنطین واقع شده و دار الملک
فرعون و یوسف علیه السلام بوده و قصری که در کنج جهت یوسف ساخته بود و درین شهر است
و درخت بلکان و ریاض فرعون و درین شهر بوده و گویند که اکنون ناپید است
عماران اینوقت بجای حطب بلکان و عود بلکان حطب خوب بشام را که آن نیز درختی است استعمال میکنند و در غن بلکان
ناپید است و از ثقه مصری شده که در سلطنت حاکمان مردم کوپی در پی مرغی برافروخت و آنرا گویند که غن بلکان است پیش از درخت

در آن نواح پیدا است میگردانند بالجملة از عجایب آن شهر مناره ایست از یک پارچه سنگ سرخ که نقطه دارد و طولش زیاد از
 صد ذراع است و در آن صورت انسانی است از مس برنجین بسیار و صورت دیگر است و پیوسته آب از آن تماشای
 ترشح کند و هر جا که رود سبز و آنجا بدو گویند که دیوان در زمان سلیمان ساخته اند و در الملک اینای طولون که از نظر
 یارون سفید عباسی حکومت مصر بود و خرامی آن شهر با نام است و اینجا قراقرس شهر کسیت کوچک اما نهایت خرم
 و آبادانی دارد و از فراماس تا کسیت و فرسنگ است تا کسیت بر زمین مرتفع واقع شده و بر کسیت آن تلی است بر کوه نام است
 و رفعت را داشت که بر بالای یکدیگر مروج را دفن کرده اند و این رسم گویا پیش از زمان موسی شائع بوده و قصه سوم شهر کسیت
 و عربی نیل از نواح صید و زمینش مسطح است افیون مصری در آنجا حاصل می شود و ششاش آن سیاه است و بدست
 سورنجان مصری و ششاش مصری و اغلب مصری که خضایه القلین نامند از آن دیار با نام بوده و قند مصر نیز با نام بود و خیمه در میان
 واقع شده و اطراف آن از یک و پنج استان بسیار است و ارتفاعاتش نیک بحصول می پیوندد و ذوالنون مصری از آنجا
 قسطل نیز می از احوال فرنگیان قلعه انطاکیه را محاصره کردند بعد از یک سال قهرمان را بکشید و در سال چهارم صد و دویست و هجری
 اقدس و در سال چهارم صد و دویست و هجری بر اکثر سواحل شام و در چهار صد و دویست و هجری بر قباریه استیلا یافتند و ملک افضل
 ابو القاسم شاهنشاه پدید جمالی در مشغله قصد فرنگیان کرد و از فرنگ ایشان خارج آمد و بمصر مراجعت نمود و در عهد خلافت
 الامیر احکام الله مستطی شاهنشاه قصد فرنگیان کرد و شمس الخلافت بایست حستان که از شاهنشاه توهم داشت با فرنگیان
 حستان در ساختن شاهنشاه روی بعستان آورد و شمس الخلافت با فرنگیان با در هم کرد و قتل رسید شاهنشاه
 قتل یافت و بمصر بازگشت و کشته شد و در سال چهارم صد و دویست و هجری فرنگیان علما بگرفتند و در پانصد و دویست و هجری
 طرابلس و در پانصد و بیست و دویست و هجری حیدر و در پانصد و بیست و هجری مرو و در پانصد و بیست و هجری و در پانصد و بیست و هجری
 هجری مرو و نیل فرنگی که امیر فرنگیان بود با لشکر عظیم قصد مصر کرد و در شهر فرمان بکشید و مساجد آنرا بسوزخت و در راه
 مرخص شده و گذشت قبر او در میان مصر و شام واقع است و چون از آل ایوب ملک ناصر صلاح الدین پو سعت
 بن ایوب بسطانت مصر رسید فرنگیان از استقلال او خبر یافتند گفتند از ایوب قصد نکند همان بهتر که پیش دستی
 کنم انگاه سال پانصد و شصت و پنج هجری روی بیلا و اسلام نهادند و بانش کسب بسیار در قلعه و سیال تزلزل کرد
 صلاح الدین متوجه مناط شد و با فرنگیان روی صعب کرد و ظفر یافت و در پانصد و هشتاد و سه هجری رو بفرنگیان
 که بر سواحل شام استیلا داشتند نهاد و بحسب رقیه محاصره کرد و بکشید و فرنگیان جمع شده و کربا آورد و صلاح الدین به شایر روز
 بایستادن رزم کرد و ظفر یافت و اسیر بسیار بدست افتاد ملک فرنجی که پادشاه فرامیس بود و برادر او برنس ارث والی کرکه
 و لونک که مشهور بطرابلس است و دو تن دیگر از امرای فرنگ که قمار شده و صاحب طرابلس طرابلس گویند از مکه بگریخت
 و بشهر خود سید و گذشته صلاح الدین صاحب کرکه را بخواند و اسلام بر عرض داشت بن پذیرفت و کشته شد و کشتن چنانچه
 اسکاٹ از تاریخ فرنگ بار اقم می گفت که برنس ارث قافله حاج را اشیر کرد و میزند آن داشت و صلاح الدین جهت
 خلاصی اینها با و نوشست برنس ارث بر پیرفت صلاح الدین بر بخند و سوگند خورد که اگر بر ارثت دست نیابم او را

لقتل یساعثم چون برس ارث والی کر که د دیگران در رزم پاسیری آند صلاح الدین برس ارث را بقتل رسانید و دیگران را اعزاز کرد و این واقعه در قریه اتفاق افتاد که حضرت شعیب هم در آنجا بود پس صلاح الدین بکاشد و بگرفت و طرابلس و قیصریه و صفوریه و ناصریه و صیدون و سروت و رمله و عسقلان بگرفت و استیلا یافت و در حجب آن سال بغداد رسیده اهل شهر خواستند و شهر بسپیدند صلاح الدین در شب بسبت و هفتم حجب که بر قوس معراج است لشکر در آمد و مسجد رفقه خطبه و مسکه اسلام خواند و که برس که شایسته قرص باشد که فرنگیان آن را متصرف شده بودند باز و گرفت مسلمانان و در آمد و فرنگیان عوض هر اسیر از مروت بسبت و دینار و دینار نه پنج دینار و دینار ده که یک دینار فدا دادند و این نجات یافت صلاح الدین بصورت شد و محاصره کرد چون درستان در رسید اطراف صورت اسوخه بکاشتافت و در پانصد و هشتاد و چهار هجری بقلعه کر که شد و کاره بساخت و بد مشق شد و پنج روز بسپید که فرنگیان با جماعه غلیم و که بریار اسلام آورد و حیتی بجا که نبود دور و بایشان نهاد و عماد الدین والی سخار و مظفر الدین که بپوری حاکم اربل با و پیوستند و عمر الدین مسعود فرمانروای موش سپاه بسیار بعد داد و فرستاد صلاح الدین چند شهر بگرفت و انطاکیه را محاصره کرد و فرنگیان صلح کردند و اسیران مسلمانان را بگذاشتند صلاح الدین بکلب بازگشت پس بجهاد برادرزاده کاش تقی الدین تعمیر نیافت کرد صلاح الدین از آنجا به بلبلک رفت و در رمضان بد مشق شتافت و پانصد صد که از بلاد کفار بود کرد و بمان بگرفت در آن سال قلعه کر که بردست امرای صلاح الدین مفتوح گشت صلاح الدین بقلعه کر که شد و بکشد و از آنجا به حکار رفت و بسا و الدین فراموش را آنجا گذاشت و بد مشق آمد تا ربیع الاول سال پانصد و هشتاد و پنج هجری آنجا بود فرنگیان جسر بر انبوه جمع آورده و عکار محاصره کردند صلاح الدین بجهت بسیار بکاشید و فرنگیان در تقبض حصار کوشیدند و ایشان زیاده از چهار صد هزار مرد بودند و عکار کار بر با و الدین فراموش و بیعت الدین تنگ شد و صلاح الدین را از بیرون کار پیش گرفت و برین قصه دو سال بگذشت کپتان جوانان اسکاٹ از توابع فرنگ بار اقم حروف میگفت که چون فرنگیان دانستند که شورش مسلمانان بسیار است به اندیشیدند و تمام بادشاهان فرنگ با اتفاق یکدیگر بر دفع فتنه صلاح الدین و غیره مسلمانان گریستند و مملکت فرنگ را از آسیب صلاح الدین و غیره بگذاشتند و این قضایا تا دو سه سال کشید بالجمعه در روز جمعه هفت و هجدهم حادی الاول سال پانصد و هشتاد و هجری عامه حلالین از عکایرون آیدند و خواستند که مصالح گشتند بر آن موصی که آلات و ادوات حرب در شهر گذارند و دو سیست هزار دینار و پانصد نفر لشکر فرنگیان و هشتاد صلاح الدین منکر صلح گشت و در تدبیر کار بود که ناگاه فرنگیان لشکر در آمدند و لغارت پرداختند و فراموش را اسیر ساختند و بسیار خرابی و شمر کرده صلاح الدین شهر عکار در باخت و بر رمله آمد و فرنگیان قصد عسقلان کرده صلاح الدین از ایشان توبه عظیم نمود و بیعت المقدس شد و از غایت بر اسس امر فرمود که شور آن را خراب کنند و در خرابی آن مبالغه تمام مینمود و بهزار محنت یک شب آنجن بسپید و راقم حروف گوید که این قضایا بمعنی قضایا محمد باقر خان و صاحبان انگریز بوده و آن در ضمن بیست و گذشت بالجمعه ملک عادل برادر صلاح الدین که در برابر فرنگیان بود

فصل اول در بیان توحید که با الکنار ملک الملوک فیصد نیک ملاقات کردم بعد از رفتن منی است بشده طیکه بعضی بلاد از سو حاصل
 ششام بایشان گذارم صلاح الدین بنت دولت و در شعبان سن پانصد و هشتاد و هشت هجری معصالحه با تمام رسید
 صلاح الدین به آبادی بیت المقدس پرداخت ملک عادل بکر که و ملک طاهر سحاب و ملک افضل بدشت رفتند پس
 صلاح الدین شنید که الکنار قصد دیار او کرده لاجرم بدشت شد و به بیت المقدس باز گشت و بمصر رفت و
 قلعه و لایات خویش تحکیم ساخت و بدشت مراجعت کرد و در پانصد و هشتاد و هشت هجری در گذشت و در شش صد و شانزده
 هجری فرنگیان و مناظر محاصره کردند ملک کامل را که والی مصر بود کارس پیش رفت و فرنگیان در شش صد و شصت و سه
 و میا بگرفتند و قتلعام کردند و قصد مصر نمودند ملک کامل با فرنگیان صلح کرد و در شش صد و شصت و سه هجری
 بیت المقدس بایشان داد و در سال شش صد و چهل و هفت هجری در عهد ملک صالح ایوب بن ملک کامل والی بدشت
 روسه دیار او نهادند و مناظر اقمرا اقمرا بشوید و چون ملک اشرف صلاح الدین خلیل بن یوسف الدین فلان
 غلام زاده علاء الدین شامی سلطنت رسید لشکر بطرابلس کشید قمر اقمرا بشوید و بسیاری از فرنگیان در آن بزم کشته شدند
 پس بکشتافت محاصره کرد و در فرنگیان یکی از مسلمانان را که در حبس بود در کف منجیق نهادند و بر تاب کردند آخر آن
 پنجاره در محاسن پاره پاره شد ملک اشرف و غضب شد و در تفتیق حصار کوشید و کشت و کشتی هزار فرنگی اسیر کرد
 و این واقعه در سال شش صد و نو و هجری افتاد چون در سال صد و ده هجری ملک اشرف فایض غوری غلام ملک
 طاهر چرا که در مصر و شام با و شاه شامری والی بلیار از توابع حماکت در کن هبه دفع فرنگیان از واستار و غایت ملک
 اشرف فایض غوری در غراب با حاصل بند به امداد او فرستاد و چنانچه در تعلیم دوم در ضمن احوال بایشان گذشت ملک اشرف
 فایض غوری و سایر چرا که را سلطان سلیم صاحب روم در بغداد بست و در هجری القبل رسائید و بلاد مصر و شام در خدمت
 با و شاه روم رفت سوچیده از آثار ملک اشرف فایض غوری است پوشیده نهاند که چون برخی از احوال با و شام تعلیم آید
 اکنون با احوال اصناف عراق عرب که نیز در تعلیم سوم است در و عراق و مصر و ولایت است در غایت بیت
 حد و دوش از کوستان تا بادیه کوفه دیار بنی سلیمان تا بحر فارس و بصره و شیر و قاسمیه پیوسته است و مالین نیز داخل
 عراق است و در عهد خلیفه ثانی عراق را پیوده اند لغیر از بایانها و زمین نامزوع شش بار هزار هزار تریب بحال ضبط
 آید و خطیب شهر از عراق یک بغداد است گویند که در زمان پیشین باخی بود که نو شیردان آن خب بعد است شست و
 بستانخ و او مشهور بوده چون منصور و الفی در سن یک صد و چهل و پنج هجری آنجا شهره بنامها و بکشت استعمال الف از لفظ باغ
 حذف شده به بغداد شهرت گرفت گویند که چون منصور و الفی شهر بغداد را بنامها و خواست که عمارت مداین و طلاق کبر
 را بشکند و مصالح آن را به بغداد نقل کند و بر پیش خالدری که گفت زشت باشد گویند که پادشاه به نحو حست که شهر
 نمایند تا شهر غراب نگر و شهره متوا نیست ساخت منصور پذیرفت چون دید که آنچه از آن حاصل است آید هیچ
 نقل تا به بغداد و نمائیکند آن را ترک نمود و خالید گفت چون در آن باب شهر راجع کرد پس باید که با تمام رسانای
 و گر نه گویند پادشاه عمارت ساخت و ملک دیگر آن خراب متوا نیست کرد منصور بدان نیز عمل نکرد و در عمارت با و شام

که چون بمرد و وقت تمیز بغداد و ملاحظه نمود و قناب و ریح قوس بود و این دلیل است بر آن که هیچ خلافت در آن شهر
 نبوده و همچنان شده که او گفته بود چنانچه از جمله سی و هفت تن از خلفای بنی عباس یک تن در آن خاک سپرد
 بر لبه ای که نمسا و قنچین و دیگر سالین که در بغداد و حکومت نشسته اند که آنجا نمر و مگر سبزه را اسپند برادر جهان شاه
 از انفا و قرا تو بنکو که در شبست حد و پنج ماه هجری در بغداد و در گذشت در مجمع الحکایات آورده که در بغداد و گفته دختر
 ابو سهر و او بهنگام زفاف شوهر فوت کرد و آلت مردان از میان فرج او ظاهر شد بعد از آن گفته شد که زندان
 از بود خود آمد و همچنین محمد با و سی و شیر و او و والدر اقم سرف و پدر نظام الدین احمد المتحلق بنی عباس مطابق مشاهده
 و دید خویش بار اقم سیاه که در عهد محمد بن سیر با و شاه گور کانیه در دلی شخصی عمده را دیدیم که آلت مردان در زان
 بر و دیگر داشت چه او شوهر است داشت و از آن او را فرزندان بود و یکی را در حضور من از پستان خود شیر میداد
 مشغول گشت و سوال کردم گفت قدرت حق سبحانه تعالی است که با این زایش و بروت شوهر دارم و این پس از
 شکم من متولد شده و همچنین دو پس از زان پیدا کردم که پس از سیده اند و وزن در نکاح خویش متولد دارم
 زحمتا ابی المطلب گویند که در بغداد و چهار و فرسنگ بوده و عرض الله افش جمل گویند نموده بودند و حمام و ساجد
 بسیار در آن شهر بوده و عمارات که بخلاف و توابع ایشان تعلق داشته و فرسنگ بوده اما الحال از آن بغداد اثری
 نمانده چنانچه سباع و وحوش و بطور در آن بقاع آتش یا نه نماده مؤلف لب التواریخ گوید که امیر شیخ حسن الیکانے بر
 آذربایجان استیلا یافت شیخ حسن نوایه بروی خروج کرد و میان ایشان محاربات بسیار واقع شده آخر
 میر حسین الیکانے بمراق و سرب رفته بغداد و نور انبیا و و در اندک زمانه چنان سحر گشت که
 سبب آبادانی آن کوفه شد اب گروید از آن زمان تا حال بهمان ضیق آبادی دارد اگر چه بود
 بغداد گرم است اما صحت تمام با او نیست و قحط و غلاسه از روی قدرت اتفاق افتد و مردم نیک از آن میا
 بسیار بر خاک شده اند گویند که در آنجا بصره و عذاب قبر بر نشود و بالجملة آن شهر دار السلطنت خلفای عباس
 بوده چه منصور و هارون بنی عباس که در آنجا در آنجا مقرر نموده و بنده از احوال خلفای بنی عباس در تحت بغداد و سر قوم قلم
 میگرد و اول انطا یقه ابو العباس عبد الله بن محمد بن علی بن عبد الله بن عباس محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم
 است و او را اسفاح گفتند که چرا که خون بسیار از بنی امیه بر ریخت و تسخیر و نعمت خون ریختن با شد و آنچنین
 خلفای بنی عباس ششم است و از اسفاح است ششم تنی و هفت تن بوده که بخلافت رسیدند و اسفاح اول که
 است که در اسلام نام وزارت نهاد و چه در عهد بنی امیه کس را وزیر نگفتند و بالجملة چون ابو العباس بخلافت نشست
 مسجد جامع رفت و بر بنی امیه و اند بر خلافت خلفای بنی امیه که شسته خطبه خواندند و القصة قبل ازین تر
 متصل امرای بنی امیه و وزیران و چهار و عجم ریح الاخر در سن یک همد و سی و دو و هجری با اسفاح بعیت کردند
 اسفاح عم خود عبد الدین علی را با لشکر آراسته بر زرم مردان حمار که آنجناب بن خلفای بنی امیه و مردان ایشان بود و آن
 او با مردان حمار زرم کرد و وظیفه یافت و مردان را بالاخر در سن یک صد و شتی و دو و هجری در آنجا رسید و یکم بقتل رسانید

پس چون سفاح از قتل و غارت مروان بن مروان فرار گشت پانفت برادر ابو جعفر را در یک صندوق و چپار و لیبر دست
و بعد از سفاح برادرش ابو المنصور با لشکر ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سر و دست
بمنصور و وافی سجلافت رسید اورا بطلم و بخل نسبت کردند و از ان اورا وافی گفتند کہ از ہر کس دو اسف
بگرفت و در حفہ خندق کوفہ صرف کرد و وافی سدس درہم است و تیرا ط نصف آن باشد و اسب چوکی بہ نوبت
بر در قصر مہیا داشتند اورہم نہاد و چہ وقت جماعتی قصد قتل او کرد و منصور پادہ از قصر بیرون آمد و چون اسب حاضر
نہود بر پشت سوار شد و پس از ان اسب تیار بر درہمیداشتند و شہر بغداد از انہیہ اوست چنانچہ گذشت منصور
در آن شب عمر روزی برہام قصر بود و مراشی پیر او بد کہ حوالی و اسد ان قصر را آب میزد اورا بخواند و گفت چہ را
سلاطین کوتاہ عمر باشند و شما عمری در از یاسید گفت از ان کہ ایشان روزی خود را ایکبار سے خورد
و ما بتدریج بکار میریم منصور بخندید و اورا شد صد ورم بخشید و بعد از مہفتہ کودکی را دید کہ بآن کار اشتغال داشت
گفت تو کیستی گفت پس آن پیرام و او در گذشت منصور گفت پدرت راست گفته بود و بسے نگذشت کہ منصور
در یک صد و پنج ہجیرے در حدود کوفہ در گذشت و اورا اسد برہمہ و روسے کشادہ دفن کردند زیر اگر احرام
جج بستہ بود و بعد از و پس رش ابو المہدی باللہ بخلافت نشست و زید انبان را نجات داد او ملکہ
کریم بود و فکاست کہ مہدی در شکار از لشکر جدا ماند و شب سحائہ اعرابی رسید اعرابی حاضرے و کوزہ شہر ابے
حاضر آور و مہدی چون کاس را بخورد و گفت من یکے از خایفہ ام و چون کاس دوم در کشید گفت از امرای اہم
و چون کاس سوم بخورد و گفت من خلیفہ ام اعرابی کوزہ را از پیش برداشت و گفت اگر کاسے دیگر خوری دعوی نبوت
کنی دیگر روز لشکر بر و جمع آمدند اعرابی از ان گستاخی تبر سید و بگرفت مہدی اورا بخواند اعرابی حاضر آمد اورا
و بعد از نشستہ بود و دیگران زیر او ایستادہ گفت السلام علیک یا اللہ گفت من خدا یم گفت رسول اللہ گفت
من پیغمبر یم گفت خدا یم پیغمبری و پیغمبری جبرائیل نشستہ فرود آئی و در میان دیگران نشین مہدی بخندید و اورا
صلہ داد و اللہ مہدی پنج شتافت بزرگان مکہ گفتند ہر کہ از خلفائے نبی اللہ و نبی عباس پنج آمدے کعبہ را جامہ پوشید
اکنون از بسیارے انواب دیوار ہا گران بار است مہدی بفرمود تا آن جامہ ہا را بفقر اوسا کین دادند
و دو لیست جامہ زر لفت در خانہ پیوستیدند و بیشک و عنبر و گلاب دیوار ہا بہ بندند پس و حج بگذار و و بجا
رفت و ستہ صد ہزار درم و دولیت ہزار دنیا بخشید و بہ بغداد شتافت و در یک صد و شصت و پنج ہجیرے
مہدی دختر را در خود زبیدہ خاتون بنت جعفر بن منصور و وافی را بقدر پد خود ہارون رشید کشید و اورا بفرستے
روم فرستاد ہارون بروم شتافت و اسیر بسیار گرفت تا باز گشت و در یک صد و شصت و ہفت ہجیرے
مہدی دیگر بار پنج رفت و زمین بسیار داخل مسجد حرام ساخت و بعد از و پس رش الہادی باللہ خود
بخلافت نشست و او بجاوت قلب و خشونت طبع و شرارت نفس و شجاعت و سخاوت انصاف داشت
روزے در باغ جہر سوار شدہ بود و یکدیگر از خواہجہ را حاضر ساختند خارجے چون برابر رسید

شمشیر کی گرفت و روی با و منها و معدودی چند که با هادی بودند بگریختند و هادی از مرکب فرو آمد چون خشم زد یک رسید
 آواز برکشید که گردنش بزن خارجی بگمان آنکه از عقب کسی رسیده باز پس برگشت هادی خود را با و رسانید و شمشیر از دستش
 گرفت و آواز گشت از آن پس سوار شد و سلاح از خود و در ساخت هر مهین امین گوید روز سه
 هادی مرا نزد یک مجلسی در خلوت بخواند و گفت می بینی که این سگ لخمی بجای برکتی بامین چه نوع
 معاش میکند و میخواهد که هارون را بخلافت نشانده هم اکنون بیرون و سرشید را نزد من آر پس نریزدان شود و آل
 ابی طالب را که اینجا اند بقتل رسان پس بگو فرود گیر و از عیال سیان یا بی با تا بیان بکش و آتش در کوفه زن
 گفتیم با امیر المومنین این کار بے غطیم است گفت از آنچه گفتم چاره نیست اکنون درین مقام باش و فلان وقت
 برو و خود بسرای عورت رفت و در همان شب برو و در همان شب هارون رشید بخلافت مقرر گشت و جنهر بن
 هادی که پدرش را در امجد عهد ساخته بود و مخلوع و مامون متولد شد و یکشب حلیفه برو و حلیفه جان نشین گشت
 و حلیفه مخلوع و حلیفه متولد شد با بجمه بعد از هادی برادرش الرشید با بند هارون بن ممدی در عمر بست و
 و وسالگی در سنه یکصد و هفتاد و هجری بخلافت نشست و وزارت به سچی برکتی داد و او اول حلیفه السیت که در میدان
 گوسی بازی کرد و او اول حلیفه السیت که شطرنج باخت و اول کسی است در اسلام که خبر براسب افکند و او را بصحبت علما
 و فضلا و شعرا شری تمام بود و بغایت متواضع بود یکی اورا گفت با چنین تواضع مایب بخلافت نمائند گفت منابتی که بتواضع نایل
 شود و مرا باید روزی جوانی را که فروسی کرده بود و بفرموده و تا دستش بر نداشت و رجوان اضطراب کرد و گفت دستت را که خدای
 به او داده قطع کن گفت بفرمان خدا میکنم زن گفت قوت از صناعیت دست و دست هارون گفت که اگر دست او را نه برم از
 گناه کاران باشم پیر زن گفت ای حلیفه ترا گناه بسیار است این را نیز از آنها انکار و دست ازین بچاره باز دار هارون بخندید
 و پسر را باو بخشید با بجمه در سن یکصد و هفتاد و هجری محمد امین بن هارون رشید از زبیده خاتون بعد از هفت ماه ولست روز
 از تولد مامون بوجود آمد و در یکصد و هفتاد و پنج هجری هارون محمد امین را و لی بعد ساخت و در یکصد و هشتاد و دو هجری مامون را
 و لی بعد ساخت و امین را در آن تقدیم نمود که مادرش زبیده بود و مادر مامون کنیزک بود لیکن مامون بعلوم و فضل انصاف
 داشت و امین را از آن بهره نبود هارون امر کرد تا سحله بنویسد و گواهی اکابر و علما و وجوه بنی هاشم و بنی عباس
 و سایر امرای آن ثبت کردند که از شرقی حلوان که عبارت است از کرمان و نهاده و قه و کاشان و نوار و نهر و ترکستان و
 رسی و قوس و طبرستان و جرجان و خراسان و کابل و زابل مامون را باشد و بغداد و واسط و بصره و کوفه و شام و موصل
 جزیره و حجاز و مصر و افریقا تا اقصی مغرب امین را و امین به بغداد نشیند و مامون قزوین و تخنگاه سازد و اگر کسی پیش از دیگر
 وفات یابد آن مملکت نیز و گیر باشد و پسر سوسکه که فایم نام داشت بعضی از ولایات جزیره که بروم متصل بود با و داد و او را
 مومنین لقب نهاد و بحدی شرافت و مدینه رفت و سه مرتبه الهامی آن دیار بطوطا و الهامی مدینه آن سال را عام الاعطیه التلثه
 خوانند گویند که هارون رشید امین مامون را در خانه کعبه سوگند داد که با هم مخالفت نکنند و یکی را امر کرد که تا آن سبیل را که
 نوشته بودند از خانه کعبه بیرون رود و وقت آنوقت آنکا غذا از دست دارند و بقتل و خلق آن را بفال بد گزفتند با بجمه

چون مارون در سینه یکصد و شصت و هفت بصری که از زیارت که در مدینه به دست بعفور زایب عطر زود و بصری را
که فرمان فرمای روم بود گوشه نشاند و خود بسلطنت نشست و آنچه هر سال عطر بهارون میفرستاد و بار گرفت و بار
مدینه هر فل سید و قتل و غارت کرد بعفور چراغ به پذیرفت و عهد کرد که بغی نور زد و چون مارون بر گشت باغی شد
و لشکر دیار اسلام کشید و بسیاری از مسلمانان را اسیر کرد و مارون در یکصد و شصت و هفت بصری دیگر یار روم
بر روم نهاد بعفور اسیران نگذاشت مارون باز گشت و در یکصد و نو و هجری دیگر یاربان و یار شتافت و با یکصد
و سی هفت هزار سوار سواهی آنانکه به رعیت و خویش بفرآوده بودند به مدینه بهر قتل رسید و قمر آن شهر کشته شد
و سپاه یقین فرستاد و نشان زد و هزار اسیر از آنجا بیاوردند و استغف در میان ایشان بود بعفور مالی وافر باز
نخست فرستاد و عهد کرد که دیگر هر فل آباد سازد و هر سال صد هزار دینار بخزانه رساند مارون قبول نمود
و باز گشت و دیگر بر روم لشکر کشید و در یکصد و نو و هجری بطوس در گذشت محمد امین بن مارون در بغداد
بجای گشت نشست مامون بن مارون رشید در مرو و سجکو مستقر گرفت گویند که محمد امین در ابتدا و بعد از آن غنی
عظیم داشت مادرش زبیده لباس مردان و زنان پوشانید تا رفقه با ایشان مایل گشت القصد امین روزی
چند با مامون بصلح گذرانید و بالاخر مخالف گشت و بدوست طاهر و امین که امرای مامون بود و در محرم کشته شد
نود و شصت هجری بود و قتل سید ابوالعباس عبداللهمامون استقلال یافت و او ملکی عادل و عالم و بلند
بوده و قرآن حفظ داشته و گفته اند که پیش از و بن عثمان و علی کسی از خلفا حافظ قرآن نبوده گویند که یکی نزد مامون آمد
و گفت از عرب ام گفت عجب نباشد گفت خواهم که حج روم گفت راه کشاده است گفت چیز نمی ندارم گفت حج از تو
ساقط شد اعرابی گفت من آمده ام که از تو چیزی بگیرم نه آنگه فتوی خواهم مامون بخندید و او را عطای بخریل داد و گویند
مامون در خرد سالی پیش بدین شوی کرد می روزی مارون اورا گفت یا ابن الزانیه مامون این آیه بر خواند الزانی
لایکما الاران او مشرک یعنی زانی نکاح کرده نمی شود و دیگر ازانیه یا مشرک روزی یکی را پیش مارون آوردند که دعوی
نبوت میکرد و مارون بعفور و او را باز بانه زند مدعی زاری آغاز کرد مامون آن آیه بر خواند و چون صاحب داد
ابوالعزم من المرسل یعنی صبر کن چنانچه کردند ابوالعزم از رسولان مارون از لطف طبع او تعجب نمود و گویند که در عهد
خلافت مامون یکی دعوی نبوت کرد و او را حاضر آوردند مامون اورا گفت تو کیستی گفت بنفیم در روح موسی در من
حلول کرده مامون گفت موسی اعصای خود انداختی تا مار شدی تو نیز خیان کن گفت عصای موسی آنگاه مار
می شدی که فرعون ابا ریکم الا علی گفتی تو آن گویی تا بهر حجره که خواهی بنمایم مامون گفت خواهم که همین لحظه جزیره
از زمین بیرون آری گفت سه روز تو مرا مهلت ده گفت هم اکنون خواهم که گفت که این دو عالم را با کمال قدرت
خود در سه ماه آنرا بیرون می آرد تو مرا مهلت ده روز نمیدهی مامون بخندید و او را توبه داد و ازندامی ساخت
با بحد در عهد خلافت او در هر گوشه علویان خروج کردند و مملکت پر آشوب گشت فضل بن سهل وزیر او با مامون
گفت تدبیر آنست که یکی از جمله سادات را و بجهت کتی مامون بدینید و در سینه و عهد بصری امام علی موسی رضای از مدینه

جوانان

نخواسان طلبیداشت پس صغیر و کبر اولاد عباس را بر و خوا نذاشتن می و سه نهر کس جمع آمدند با اتفاق امام را
و لیعهد کرد و امر فرمود که رایات و لباس سپاه که شعار عباسیان بود برایت و نبات سپردل کرد و نقد فساد
بر طرف شد و آخر آنجناب را در انگور زده هر ذاد و مامون تولی بخلق قرآن ظاهر کرد یعنی قرآن مخلوق است گویند
که مامون روزی نزد زبیده خاتون رفت و او را دل تنگ یافت گفت ای مادر مگر به فرزند عزیز خویش محمد بن علی تنگ
هستی که او را بکشتند گفت نه و لیکن از کرده خود پشیمانم گفت چه کرده گفت اگر گویم دل تنگ شوی مامون گفت بگوئی زبیده
روز سه باید رت شطرنج می باختی پدرت بر و مرا گفت عریان شو و گردن قصر طواف کن و در آن باب الحاح نمودن اچار
چنان کردم پس دیگر بار با او شطرنج باختی و به بر دم گفتم بمطبخ رو و با جاریه خرقه نامی که آنجا است جماع کن و خرقه
کنیز کے قبیح منظر بود پدرت بهر چیز زاری کرد و سو و نداشت و چندان الحاح کردم که ناچار با او گرد آمد و تو بوج و آمدی
و رسید من و پس آن من آنچه رسید مامون گفت لعنت بر الحاح که اگر الحاح کردی منی چنان گشت انگاه بخششی با بچه زبیده در آخر
جای التانی در سنه و صد و دو هجری در گذشت و او ملکه عا و له و عاقل بود و هارون را بخت دلالت کردی و در راه با
و یادیه با بر کما ساخت و از بغداد تا ملکه بخت و یواری کشید تا باینان دست بران نهاد و بخت رفتند و بر منم جانشید
با بچه مامون متوجه بلاد و روم گشت چهارده قلع از آن دیار بخش و در رقبه در گذشت گویند وقتی مامون
بخواه دید که م و سه سرخ روی با جامه زر رفت بر کرسی نشسته بود پیش رفت سلام کرد و نداشتن رسید گفت منم
ارسطا طالین گفت رخصت دهی که از تو سوا لے کنم گفت به پرس گفت خوب چیست گفت آنچه نزد عقل
خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه نزد شرع خوب بود گفت و دیگر چیست گفت آنچه در عرف خوب بود گفت
و دیگر چیست گفت و دیگر هیچ خوب نباشد مامون بیدار شد و معتقد او گشت و بعلم حکمت رغب نمود و رسولی
نزد ملک روم فرستاد و گفت یونان بدست آورد و علماء را فرمان داد تا آن را لغری ترجمه کردند و آن علم را راجع
دادند و بعد از مامون برادرش المعتصم بالله بن هارون بخت نشست و او عادل و شجاع و
بقوت بازو اشتهار داشت و امی بود و از آن هارون او را در شمار پسران نه آورده و عجب تر آنکه بخت نشست
و در اولاد او بماند گویند صد و سی هزار اسپ در طویله او جو خور و ندی چون شهر شام و تها و امرا کرد تا تو طره های
اسپان را بر از خاک کرده در موضع ریختن دلی بلند پدید آمد معتصم بر آن کوشک ساخت روزی معتصم علی
در پیش خود گردن زدن فرمود و مجرم گفت اسے امیر بخت خدا و رسول مرا یک شربت آب ده معتصم فرمود
یا و را آب داد و در آب بخور و گفت ای امیر المؤمنین باین شربت همان تو بودم اکنون اگر کماکان
گشتن واجب بود و بفرمان مرا بکشت معتصم گفت حق همان بزرگ بود و او را اطلاق فرمود و در
سال و صد و بیست و سه هجری قیصر روم لیلیه را عارت کرد و بسیار سے از مسلمانان اسیر ساخت
معتصم با و لیست هزار سوار که از آن جمله صد و سی هزار که همه اسپان ابلق داشتند متوجه روم شد
و با قیصر مصاف و او و طعن یافت و عمویه را محاصره کرد و گرفت و متوجه قسطنطنیه شد

قیصر کہ را از مسلمانان گرفته بود فردا دو مقصد بدیاری خویش بازگشت و در دو صد و بیست و هفت ہجری بسا امر
ورگذشت و او را خلیفہ متین خوانند زیر کہ ہشتم خلیفہ است از نبی عباس ہشتم اولاد عباس است ہو مقصد من رشید
بن ممدی بن منصور و الفی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس و در مدت سلطنت ہشت شہر فتح کرد و ہشت تن از ملوک
زادگان عجم در خدمت او بزمیروز و ہشت پسر و ہشت دختر داشت ہشت ہزار غلام ہشت ہزار کنیز و ہشت ہزار نانہ و ہشت ہزار
کرد و ہشت ہزار غنای داشت ہشت ہزار دینار و ہشت ہزار درم میراث ماند و این از عجایب اتفاقات است و بعد از ولایتش
الواتق با لہد سخلافت نشست بچو و اخلاق سلو و موصوف بودہ و با علما بسر دے و در تعلیم علویان
کوشیدای وقتی زنی نزد او آمد و گفت من پیغمبر واثق گفت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لایسے بعدی گفت
آری لیکن غیر مودہ لایسے بعدے واثق بخندید و او را توبہ داد و خوردند ساخت گویند واثق در قول سخلافت
سبا لغہ نمودی یعنی اورا شیعیہ و کفر و ہی مغربی گفتند ہی و در سنہ و صد و ہشت ہجری واثق خواست کہ بر حقیقت
سدا بوج و ناجوج اطلاع یابد پس سلام ترجمان را با پنجاہ نفر بمشرق فرستاد اقم حرف این واقعہ در منن اقلیم مقصد و احوال
سدا بوج و ناجوج مرقوم ساخته گویند واثق بطعام خوردن شہر ہی عظیم داشتہ لا جرم در جوانی با ستقامت بنا شدہ
طلبیہ تنور گرم کرد و آتک را بار پذیرد و آتک واثق را استجا نشاند تا رحمت زایل کشد چون دیگر بار آن مرض عارض شد
و اثنی نفر مودہ را تنور زیر است تا بقندیس بدستور در آن نشست و از غایت حرارت طاقت نیاورد و پیرون نہ آمد
و در گذشت و در سنہ و صد و سی و سہ ہجری بعد از برادرش المتوکل علی اللہ بن مقتصد با لہد سخلافت نشست
و او ہشت ترین خلفای نبی عباس بود و بالاولاد علی عداوت و زیدے و در سال اول از جلوس او در مشق زلزله
افتاد و تاسنہ ساعت بماند خلق کثیر ہلاک شدند و ہچنین در خلافت او اکثر زلزله و زلزلہ ہائی وی و او سے و عمر دم بسیار
تلف شدند و در دو صد و سی و سہ ہجری مسلمانان بجوالی قسطنطنیہ رفتند و ہزار ہزار قریہ از مضافات انولایت غارت
کردند و درین سال متوکل امر کرد کہ اہل خرمین و خرمین و ہشت سوار بشوند و درین سال آب تبار زرو شد و بعد سہ روز سرخ گشت پس بحالت
اصلی باز آمد متوکل ہوستہ نزل میگذاشت و بسیار بودی کہ باندای خویش غارت ہائی کیک کردہ و شیرینی قلادہ بجایس ہر دو
و گاہ ناسے در شہر یکے انگندی و چون او را بگزیدی بہ تریاق علاج کردے و موافق این قضایا اشجہ را قہم سرو ف
دیدہ است کہ عبداللہ خان ابن علی محمد خان رو میلہ با بازی کران مار و کزوم میلے تمام داشت و از این
افسون مار و کزوم سے آموخت و بسا بودے کہ در مجلس خویش ماران را سہر وادے و بدشت گرفتے
و بگردن اوینختے و ندیمان او را ازان منع کردندے و او نشنیدے و ندیمی را کہ مار گزیدے او از افسون نہ مار
را دفع کردے ناگاہ روزے او را مار گزید و بمرد و حشر چند بافسون و افسانہ پزداختند و صبح حاصل نشد
با بجا در شبے کہ متوکل بختند و بعد از ولایتش المستنصر باقندر متوکل سخلافت نشست و اوصبور و عاقل و کثیر الخیر بود و و
باہل بیت رسول میدشت و شش سال خلافت کرد و در گذشت و گویند کہ باشارہ تراک او را بزم ہلاک کردند و لایف
المستعین با لہد بن مقتصد باشارہ امر ہی ترک سخلافت نشست و او بعلم و فضل معروف بودہ و در اخبار انساب حمایت

داشته خلافتش رونق یافت ترکان المعتمد بن متوکل را که محبوس بود بخلافت نشانزد و او اول خلیفه
 که برین نایب سوار شد باجمه ترکان از در سوّم طلبید نشستند و شورشی عظیم نمودند و او را بگریختند و در آفتاب گرم برپا داشتند
 تا خود را از خلافت خلع کرد و بعد از او المعتمد بن داؤد بن معتصم خلافت یافت. و از او عابد بوده و او در بی عباس
 چون عمر عبدالعزیز در بی السیه و او آذنی و ظروفت زرین و سپین را بگذاشت و سکه زد و و معزرتها که بر بساط بود و محمد کرد و سیاح
 که در زنجیر بوده بکشت و امر کرد که زیاده از صد درم خرج طبع نکنند و بیشتر نه از درم هر روزه در مطبخ خلیفه صرف شد
 و در و صد و پنجاه و شش تن ترکان بگریختند و قتل رسانند و گویند که در خواجگاه او معتمد و قی مقتل بافتند گمان برده که گنج است
 چون کشتادند علی ایام بیهوشیدند و از خوابش بیدار نگشتند او آخر بای شب بیدار شدی و این جامه پوشیدی و
 غل بر گردن نهادی و تا صبح بیدار گذاردی و بعد از او المعتمد بن متوکل بخلافت نشست و بسامره و بسامره و بار بار
 موسیقی مجالست میکرد و بعد او دولت عباسیان و بگریار و رونق گرفت ترکان هرگاه خواستند بی خلیفه بکشتند و دیگر
 بجای او نصب کردند بی مغلوب شدند و در و صد و شصت و یک بگری بگری معتمد بن متوکل و جعفر را و بعد ساخت و افریقه مصر
 و شام و جزیره موصل و ارمنه و آذربایجان و علوان او را و او برادر خود ابو احمد موفق را بولایت عید حشر نمود و بعد او
 کوفه و سواد و طبرق و مکه و مدینه اسوار و فارس و عراق و خراسان و جرجان و طبرستان و کرمان با و تقویین نمود و یعقوب
 لیث که در عهد او بر بعضی دیار استیلا یافته بود برادر معتمد موفق او را بر سر بیت داد و بعد از معتمد برادر زاده اش المعتمد بن
 بن موفق الملک بن ساف تا فی بخلافت نشست او امیر و ضابطه و شجاع و سفاک و بخل مفرط داشت و بیکناه سکه
 خلفه را بکشتی و در بنیاد و عمارت حریف بود و علویان را محترم میداشت و بسبب آن بود پیش از آنکه بخلافت رسد
 بخواب دید که مردی بکمار و جله نشسته برگاه دست و پا زد و در آن آب تمام و جله بدستش آمدی و چون باز کرد
 بجای خود رفته معتمد را گفت مرا می شناسی گفت نه گفت منم علی بن ابی طالب چون خلافت تو رسد باید که با
 فرزندان من نگوئی گئی و بعد از او الکافری بالله بن معتمد بخلافت نشست و بعد از او برادرش المعتمد بن معتمد
 بن معتمد در عمر چهارده سالگی بخلافت نشست و او سجد و کرم موصوف بوده و بعضی از مورخان عاقلان
 خلافت او را در هر روز و در وقت نوشته اند و بعد از او برادرش القاسم بالله بن معتمد بخلافت نشست و در عهد او و در وقت
 ظاهر شد زن گفت روج فاطمه زهرا را در من حلول کرده و سکه از مردان خود را علی و دیگر سکه را بجز بیکل میخواند
 قاسم ایشان را بتازیانه خواست تا توبه کردند باجمه ترکان مخالفت قاسم آغاز نمودند و او را بگریختند و بکشتند
 و او زندگانی درازیافت مانند سایر کوران حبیب مع مسجد بیضا و گدائی میکرد و فاعتمرو ایما اولی الالبصار
 و بعد از خلع او برادر زاده اش الراضی بالله بن معتمد و بعد از او برادرش المتقی بالله بن معتمد و این عمش
 المستکفی بالله بن معتمد از پی یکدیگر خلافت نشستند و در عهد مستکفی مغزالدوله و بیلی از اضطراب و انقلاب مملکت
 بغداد آگاه شد و روسی بدانشان نهاد و استیلا یافت مستکفی او را بخواست برادرش راعمال الدوله و کنالدوله و او را معزالدوله
 لقب نهاد و بالاخر مغزالدوله از او برنجید و او را بگریخت و در سینه صد و سی و پنج بگری او را میل کشید و بعد از او المطیع بالله

بقیه نام مغرالدوله بخلاف نشست مغرالدوله خواست که ابو الحسن محمد علوی را بخلاف نشانند چنانکه حقیقت علوی است زیر نشینت
 آن را که خلافت دومی اطاعتش کنی یا مخالفت گفت مطاوعت وزیر گفت اگر گوید دست از حکومت بازدار
 چکنی مغرالدوله گفت اگر نفس با من مسامحت کند بغیر موده عمل کنم و اگر عصیان و زرم بدوزخ روم وزیر گفت
 پس چرا نام خلافت بر شخصه باز بگذاری که با ستمی قانع باشد مغرالدوله پذیرفت و از آن غریمت در گذشت
 الفقه بعد از بیماری مطیع پسرش اطلاع با مندر بفرمان پدر بخلاف نشست و بعد دو ماه پدرش در گذشت
 و در عهد او ترکان با عزالدوله و یکس محاربات کردند و عهد الدوله به بغداد رفت و استیلا یافت و طالع
 حلیفه بود تا آنکه بهاء الدوله بن عهد الدوله بسطنت رسید و طالع را خلع کرد و آنچه داشت بپند و در سنه صد
 و شتا و یک هجری القابا مندر درین مقتدر بفرمان بهاء الدوله بخلاف نشست و بر طبق خواست که علی را دیده بود
 و تعظیم علویان میگویند و از محاسنش کی آن است که طالع مخاوع را پس و جلیس خود ساخت و بعد او
 چندی در خراسان بدستور خطبه بنام او و طالع خواندندی چون سلطان محمود غزنوی در خراسان استیلا یافت خطبه
 بنام فادر کرد و فادر شش سال عمر یافت و یکسال و چند ماه خلافت کرد و بعد از و پسرش القاسم با مندر بخلاف
 نشست و در عهد او دولت و بالیه منقرض گشت و بسا سبزی که مقدم اتراک بود و خروج کرد و بر بغداد استیلا یافت
 و خطبه بنام تنصر با مندر علوی عبیدی صاحب مصر خوانند قاسم به ابو الحارث پناه بروانیه بطغر بیگ سلجوقی
 نوشت و او را قلع و قمع بسا سبزی تحریر نمود و طغر بیگ باید و بسا سبزی رستا حاصل ساخت و دیگر بار قاسم را به بغداد
 خواند و بخلاف نشست و بعد از و پسرش المقتدر به با مندر بخلاف نشست و او نیز در ورج انصاف نشست
 بعد خویش کبوتر خانه منهدم ساخت و امر کرد که بلاخان زنانه و مردان را در یک کشتی بنشانند و در چهار صد و ششتاد
 هجری مقتدی و ختر سلطان ملک شاه سلجوقی بخواست او را از و ختر سلطان پسر به بوجود آمد موسوم با ابو الفضل
 و در چهار صد و ششتا و پنج هجری سلطان ملک شاه به بغداد آمد و بمقتدی پیغام داد که پسر خود مستظهر را که ولیعهد
 کرده خلع کن و ولایت عهد به ابو الفضل جعفر و ده و بغداد و با و باز گذار و به بصره رود و اقامت گزین مقتدی طوعاً
 و کرها قبول کرد و ده روز را ملت خواست سلطان اجازت داد و مقتدر در آن ایام روزه گرفتگی و سنگام
 افطار بر خاکستر شسته و سلطان را دعای بد کردی و هنوز آن مدت بسر نه آمده بود که سلطان در گذشت
 و مقتدر به بغداد ماند و بعد از و پسرش المظفر با مندر بخلاف نشست و او با خلاق حمیده انصاف
 داشت و خط خوب نوشتی و شعر نیک گفتی بعد از و ستارگان سوامی رخل در برج جوت جمع آمدند ابن عیسی نجم
 گفت اگر زحل با ایشان بود و طوفان چون طوفان نوح اتفاق افتاد و اکنون باید که در فطره
 از افطار عالم سیلی عظیم آمد پس خیال شد که گفته بود چه و ویست هزار کس از قافله حاج در مرسل فرود
 آمده بودند و سیل باید و همه را به بر و او و او را نصد و دوازده و در گذشت و بعد از و پسرش المظفر با مندر
 بخلاف نشست و از سلا حقه حساب گرفت و در پانصد و بیست و نه هجری طایفه از سلطان مسعود سلجوقی

سلجوقی که در سنه ششصد و هشتاد و نه از خوارزمشاهان را بنواخت از نام مسعود و از خطبه بنام مقتدی

با او مصاف و از طرف یافت لشکر بایان مستر شد که بخند و شکر بخورد و ایستاده بود در دستی مصحف و در دستی شمشیر داشت و جمعی از کتک
 با وزیرش علی بن طراز با و مانده بود و مسعود از وقار و تعجب نمود و جمعی بفرستاد تا او را بگیرند مسعود سلجوقی به همان رفت
 و مروا تپی و غیبت فدائیان ملاحدہ مستر شد را بکشتند و بعد از ویسرس الم را شتر یا مدد در بغداد و خلافت نشست
 و بالشکر سلطان مسعود سلجوقی نرم کرد و طرف یافت داود بن محمد بن ملک شاه از آذربایجان و آتابک عماد الدین بنکی صاحب
 موصل بر آشد پیوستند و را شتر نام مسعود را از خطبه بر افکند و نام و او را در دلیت نام خویش ساخت مسعود به بغداد آمد و بجماع
 پیرواخت آتابک بموصل گر سخت و داود و را شتر مراغه شتافتند سلجوقی بر بغداد مستولی شد و را شتر باصفهان شتانت
 و دوران و یار بردست فدای ملاحدہ قتل رسید و کان و لک فی پانصد و سی و یک سحر و بعد از او مقتضی الامام
 بن مستنصر با اشاره مسعود سلجوقی خلافت نشست مسعود با و پیغام داد که با ستیاج تو اتباع تو چند است که موازی آن معین کنم
 گفت هر روز چهل استراب کند بدار خلافت می کشید و دیگر خبر ما برین قیاس باید کرد مسعود سلجوقی گفت مردی عظیم القدر را
 بخلافت نشانیدم خدا شتر او را دفع کند و گفته اند که از هنگام ظهور و المهر تا آن زمان هیچ خلیفه با استقلال و حکومت
 نکرده تا مسعود سلجوقی زنده بود خلافتش رواج نیافت و بعد از او مستقل گشت و سلجوقیان را در بغداد راه نداد و بعد از او
 ریش استخدا با مدین مقتضی خلافت نشست و بعد از ویسرس المستنصر بنور احمد و پس از ویسرس
 الناصر الدین احمد خلافت نشست و در ستم ششصد و چارده سحر سلطانی محمد خوارزم شاه با سید
 عداؤ الملک ترندی بیعت کرد و لشکر به بغداد کشید ناصر شیخ شهاب الدین سهروردی را بر رسالت نزد خوارزم شاه
 فرستاد و آبا باز کرد و شیخ در حد و و همان سلطان رسید و بعد از محنت بسیار اجازت ملاقات یافت و چون سلام کرد
 سلطان جواب نداد و بجلوس نیز اشاره نکرد و شیخ خطبه بر خواند و ناصر را بست و خوارزم شاه گفت ناصر بنیان نیست
 که تو گفتی چون بخدا و رسم آن را خلافت و بهم که چنین باشد پس شیخ باز گفت و خوارزم شاه بقصه جلوان رسید بر نئے
 سخت بارید و اکثر و اب شایه سلطان تلف شد خوارزم شاه ناچار از عزمیت بغداد و در گذشت و ناصر با اشاره نصیر الدین
 طوسی جهت استقبال خوارزم شاه چنگیز خان را طلب داشت و در ظاهر خوارزم شاه را و در معنی خاندان خود و تمامی مسلمانان را
 بنیادینشی و فنا در داد و گویند که چون ناصر خلیفه خواست که نامه بمحمود دیلواح وزیر چنگیز خان بنویسد تا او را برزم خوارزم شاه
 تحریص و بد گفتند فرستاده را باید که تا چهار ماه در ملک خوارزم شاه برود اگر نامه بدست کسی از خوارزم شاه پیمان افتد چگونه
 باشد پس از سمر دے مومی تر اشیدند و به استره آنچه خواستند بر آن نقش کردند و داری بران مالیدند و چون مومی
 بر آمد نزد چنگیز خان فرستاد و چون اینجا رسید بر او تر اشیدند آن نقوش نمایان گشت تا مدعا دریافتند با بجله ناصر در
 شش صد و بیست و دو و سحر و در گذشت و بعد از ویسرس المطاهر با مدد و پس از ویسرس المستنصر با مدد طاهر
 بخلافت نشست و او سجد و انصاف داشت و روزی با یکی از زندامای عرص خزانه می دید و بر سر حوضی رسید که پیران و دانیان
 مستنصر گفت با چندان مهلت یابیم که این را به چشم ندیم بخندید مستنصر سبب این باز پرسید گفت فوتی با جد تو الناصر الدین احمد
 بر سر این حوض رسیدم مقدار سی تپی بود گفت آیا چندان زندگانی یا بجم که آنچه خالی مانده است پر کنم با بجله بعد مستنصر خرا و پونا

بفرمان او تمامی قائلان بنیگین خان قصد بغداد کردند و منزه هم باز گشت و مستقر در ششصد و پهل هجری در گذشت
و بعد از و پیش از استغفار با همه خلافت نشست و او آخرین خلیفه خلفای بنی عباس است و او به تبحر و تکلم
و معرفت بوده و از ملوک جهان کس را در مجلس باز نپویدی بر ایشان ایوان او سنگی چون حجر الاسود انداخته بودند
و یک طلسم سیاه بر هیئت آشتین از محرقه فرو گذاشته هر که بدرگاه آمدی آشتین را زیارت کردی و بر سنگ بوسه دادی
و صد و بیست و چهار هزار سوار در دیوان او عکوفه داشتندی و خدام امر ازین بوده و در سه شصت و پنجاه و شش هجری
بلاکو خان بن یولخان بن خلیگ خان بفرمان برادرش مکتوم آن متوجه ایران شد و بسی نگذشت که لشکریه بغداد کشید
و بعد از رزم و محاصره بر بغداد استیلا یافت و متصرفان ایران و چندین هزار کس بکشت و دولت بنی عباس از بغداد و سپری
گشت و بعد از متصرف کسی از عباسیان در بغداد نام خلافت نه بردند مگر چند نفر از ایشان در مصر نام خلافت یافتند و اول
ایشان مستصر بالله بن طاهر بنده مشهور با سودا و وجه بود و چون متصرف بدست بلاکو خان قتل رسید مستصر بگریخت و بمصر رفت
و بعد از صاحب مصر و شام در سن شصت و پنجاه و نهم هجری نام خلافت بر او گذاشت و متصرفانند که سلطان محمد
تغلق شاه ماوند وستان در بلاد خویش بنام او خطبه خواند و همچنین و آذره تن و دیگر از عباسیان یکی بعد دیگر
خلافت یافتند و آخرین آن گروه دوازدهم نفر متوکل علی الله است که در سنه نهصد و بیست و دو هجری ببا اتفاق سلطان
قانع صوی غوری صاحب مصر و شام با سلطان سلیم خود مذاکره کرد و واسطه گشت و نام خلافت از خاندان بنی عباس
برخواست با جمله گویند که چون بلاکو خان در بغداد قتل عام فرمان داد و مغولان هزار نفر او را مقتول کردند و سینه زنجیری
بازمانده را پیش بلاکو خان بردند بلاکو خان گفت از اهل حرفه ناگزیر است و ایشان را بکشد و تجارت
کنند و جمیع و آن گفت قومی مظلوم اند و سحر به از ایشان قانع شد و قضات و مشایخ و صوفیان و حاجیان و واعظان و
مهر فغان و گدایان و قلندران و کشتی گیران و شاعران و قصه خوانان و بازی گران و سخن گران و امثال ایشان را جدا کرده فرمود
که در آفرینش زیاده ندو نعمت خدای را زیان می برید پس امر کرد تا همه را در شط غرق ساختند و خلیفه گفت که ما اینم بمنزله قیام نام
خلیفه مالی حاضر ساخت بلاکو خان گفت بر آنچه ظاهر است از است از مخفیات پنهان و خلیفه بعضی از اختلافات اشاره کرد
آنها بکشد و حوضی پر از طلا یافت پس بلاکو خان طعام از خلیفه باز گرفتند و چون نبات گرسنه شد طبقی پر از زرد و جوهر
او بردند خلیفه گفت این را چگونه خورم گفت آنچه توان خورد و چرا خدای جان خود و چندین هزار کس نباید کرد و ملک از بیگانگان
نگاه نباید داشت پس امر کرد تا او را قتل رسانیدند و گفت شاید که خون خلیفه بر زمین افتد نگاه او را در سینه چیده چندان بمالیدند
که در گذشت پوشیده ماند که خلفای آشتینی اسم خلافت بلا و عباس عمر رسول الله علیه و سلم رسید چنانچه که در عهد عباس
اکثر طبقه از سلاطین اهل اسلام چون ظاهر و لنین و صفاریه چون یعقوب بن لیث سامانیان حکامت خراسان غزنویه که سلطان محمود غزنوی
از آن گروه است و سلاجقه و خوارزمشاهیان و غوریان و یلیان و امثال ایشان بسیار و همچنین ملوک هند و سیاحت و بعضی در خلافت چون
حسن صباح و دیگران بسلطنت رسیده اند احوال هر یک بجا بای مناسب مرقوم است فصل نهم از احوال
وزرای و عظمای خلفای عباسیه موسی عباسی شیخ عباسیان بوده گویند که جمیده داشت روزی با او گفت اگر از

ماه نیکوتر نباشی طافه زن در حجاب شد و موسی از گفته یسعیان گشت و گیر و زور و منصور و والی رفت و حال بازگشت
 فقها را جمع آورد و از آن سوال کرد و همه گفتند آن مطلقه است مگر سبک از ایشان گفت نه چنین است زیرا که آدمی از ماه نیکوتر
 است و قال ابو نعیم و لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم موسی شاد شد و مالی وافر بفقیه داد و ابو الیاس محمد بن زکریا
 شیبانی از مشایخ احوال دست و عهد بنی امیه حکومت اذربایجان داشت چون دولت بنی امیه بسر آمد خدمت منصور
 و والی رفت و اعزاز یافت صاحب ابن عباد گوید یکے معنی را گفت مرا سوار کن و خطبه در من بپوشان حسن بن عمرو و ابی اسحق
 و ایسی و اشترے و خترے و کینر کے اوراد و اند و انگاه جامه و کمره و داسے و کنپیس و موزه و چادرے و لشکے باعطا
 فرمود و گفت بخدا سوگند اگر خزائن مکه لباس میدیستم آن نیز ترا می بخشیدم جعفر بر برکی لقب جعفر است و بر آنکه از
 اکابر و وزرا و استیخا بود و اند و اجداد و وزراے سلاطین عجم بوده اند و جعفر آنست که زرقه را صافی ساخت و در جعفری
 با و منسوب است و در باب لقب یکے جو بات بسیار گفته اند از آنجه آنست که چون سلیمان وزیر بگریست و از مجلس برانزدی
 گفت که جعفر را با و از طلبید و از مجلس برانزدن سبب چه بود سلیمان گفت که او پدر دلیست که با خود زیر سیدار و ندیم گفت
 که اگر فرمان منی بفرمان کنم سلیمان خدا و او ندیم پیش جعفر رفت و استفسار نمود و جعفر گفت راست است وزیر نگین شتری من است
 بهر احتیاط داشته ام که اگر کسی به امانت دارا شک کند آنرا برکم و از مذلت برستم ندیم حال با سلیمان گفت پس سلیمان جعفر را
 بطلبید پس از آن او را بر یک خواندند و نگاه سلیمان از حرم او تحجب نمود و او را وزارت داد و وقت خلوت جعفر گفت که
 خداوند چگونه دانست که با من نه بر است گفت دو مهره بر بازوی منست فحاشیتش آنست که چون بوی زهر بدو رسید برکت
 پس چون پیش می آمد می مهره با و در حرکت آمدند از آن دانستم که زهر داری با بچه بعد چندے سلیمان و پس از و جعفر در گشت
 پسرش حسن را در بر کے در ضمانت را می چون او را در آن عصر نبوده و او آنست که هنگام خواب کردن قصه کسے
 بمثامت را می منصور و والی را از آن منع نمود و این حکایت در ضمن بغداد و مرقوم است پس ابو ابو علی شمس
 بن خالد بر یکی از مشایخ احوال دست و او چهار پسر داشته که هر یک در کار خود نظیرند استند فصل در بغداد و جعفر و وفات
 و بلاغت و کتابت و محمد و رعنا و سرور و دنیا و موسے و در شجاعت و شهامت از سخنان یحیی است ثلثه بدل علی عقول
 از بابها المدیته و الکتاب و الرسول قال اکتبوا حسن السبعون و حفظوا حسن البکیتون و بنجد لولا حسن یا یحفظون و
 هر کسی که غبار موکب من بر و شنید بر من واجب است که غبار احتیاج از او بردارم روزے خواست که با معاوی بن مسلم مصافحه
 کند معاوی دست باز کشید یحیی گفت چه واقعه شده معاوی گفت هیچ واقعه نشده لیکن ترسم که کف من خوشے
 گفت تو گیر و آنچه دارم از دستم رود و اسحق ندیم گوید یکے از غلامان یحیی را در خدمت آواز داد و معاوی جواب نداد یحیی
 بدل علی علم الفناحب سوسے ادب علما منقول است که مدرسه عباسی بعد از خلع یحیی را بنواخت و پسر خود
 مارون رشید را که زن شمس و ایة ابو بوباس و سپهر و تائیریت نماید یحیی مارون را تربیت کرد و چون خلافت به او می
 رسید چندان سعی نمود که بعد از مارون خلیفه شد و او را بنواخت و در یکصد و هفتاد و هجری وزارت داد و یحیی
 بر ملک و مال مستولی شد و او پسرانش دست سجود و عطا برکشاند و رسوم حاتم طائی و معن بن زاید را احیا کرد

اسحق ندیم کو یہ مراد سے آمد عبداللہ بن مالک چراغی وہ ہزار درم ہر من فرستاد و مرانچو اندر زاد و رفتم شراب
 میخور و گفت اسی اسحق سر و دے بگوئی چون ہرگز با من گستاخی نکرده بود و دانستم کہ از ہر آن ہزار درم است
 بتکلیف سر و دے آغاز کردم باندیشان گفت اسحق سر و دینیک پیش برکیان گوید و برکیان ہر چند کہ حال
 مسلمان اندازا ناز اولاد و کبر اند گفتیم چنین بگوئے کہ انچہ در کہ تم پیش ایشان را بود و دیگران را نیز و اکنون یک کرم
 از ایشان باز گویم گفت بگوئی گفتیم مرا خانہ شک بود و خواستم کہ خانہ ہمہ سایہ بخرم ہمہ سایہ رضائے او و نہ صبح فرستاد و بگوئی آمد و مرخو
 کہ من خواہم صبحی بگویم خواستم کہ روانہ شوم ہمہ سایہ بیاید و گفت کہ کار سے ضرور درم اگر خواہی ہمین لحظہ خانہ مرا بچہ والا
 بد گیرے فروشم بچہ پاش بخیر دین مشغول شدم پس خدمت شدم گفت ازین بہتر رعایت صبحی نتوان کرد و حال باز
 گفتیم گفت ازین خبر ہی از حال تو شہر مندہ شدم پس صد ہزار درم و اسپہا اگر ان بہا میں داد و کی را گفت کہ بجا آید
 برو و بر بام شود ہر خانہ کہ گرداوست بخر و معماران را جمع آرد تا خانہ عالی بنامند و گیر و روز خواجہ احمد وکیل ہی بیاید
 و سینہ و خانہ دیگر کہ اطراف خانہ من بود بخرید و بہا مضاعف داد و در اندک زمانے خانہ عالی ساختند و
 فرش و ان افکندند و از نقشہ و خدام انچہ در سر ای نذر گان باید با بجا فرستاد و صد ہزار درم ہر خسر آہنجا
 تھا و انگاہ مرا گفت اسی اسحق وقت آن رسیدہ کہ عرض یافت کنی پس بایران و زبیر ان بجا آمد و تفصیل و جہت گفت
 ہدیہ اسحق چہ ساخته آید ہر کلام از ایشان ہزار دینار دادند و بچہ بایشان تمام روز آہنجا بود و چون برخاست کہ بجا رود دست
 دینار و دیگر مراد و اسحق گوید چون این سخن تمام کردم عبداللہ بن مالک بر پائی خاست و انصاف داد کہ با برانکہ ہمسری
 متوان کرد و قہر سے با ہارون رشید سوارہ سے رفت خلا سے از غلامان ہارون عرض کرد کہ اسپہم سقط شد ہارون
 گفت کہ یا نصدر درم با و و ہدیہ تا بہر خود اسپہی بخر و بادشاہ رتے کرد ہارون و حیانت پس غلوت شد و گفت انچہ نشان
 کہ کردی گفت تو خلیفہ زمانے نشاید کہ بزبان عدو سے کمتر از ہزار رو د ہارون گفت چون خود ہم کہ نہای
 اسپے کہ یا نصدر درم است فلام و حم چہ باید گنت گفت باید گفت کہ بہر این فلام اسپے بخرند گوئی چون بچہ
 چند سے وزارت ہارون کرد از ان شغل استغنا خواست ہارون گفت اگر خود ان کار کنی پس ان تو فضل و جعفر
 ہر دو شایستہ اند ہر کلام را خواہی وزارت وہ بچہ فضل را اختیار نمود و فضل بن یحیی بر کلی ر ضیع ہارون رشید
 و اکرم برکیان است و گفتہ اند کہ جو برکیان از و شہرت یافتہ و اورا خاتم اسلام خواندند سے
 با گمان جو و نیابت متکبر بود و گفتی بحسب و بحسب مع التواضع ازین بالرجل من الشجر و العلم مع الکبر از و منقو
 کہ گفت کہ من کبیر و سہ از عمارہ بن حمزہ آموختہ ام گفتند چگونہ گنت پد رم دستے عامل سوار فارس بود
 در مطالبہ ہر چہ داشت بدادشش صد ہزار درم برو باقی ماندہ دراد اے آن انتخاب گشت و با من گفت با آنکہ
 در میان من و عمارہ و حشمت خاست لیکن جبہ او کسے مرا اعانت نخواہد کرد پس من بجا عمار رفتم
 او در صدر دیوان بر من نشستہ بود و سلام کردم جواب نداد و قہر باز گفتیم خطہ خاموشش ماند پس گفت
 در گم تاجہ شود من ملول از پیش ہارون آدم و از رعایت اندوہ در مسجد سے بختم چون بیدار شدم

بنجامه کشتافتم استرے چند پر زردیدم که بر در خانه ایستاده بودند حال به پرسیدم گفتند زریست که
 عمار بهرچی برکی فرستاده اندید را از آن آگاه کردم تعجب کرد آن بدیوانیان و ادیس از اندک زمانی پدرم شغلی بزرگ
 یافت و مالی وافر بدست آورد مرا گفت که آن وجه بهار یرسان نزد او فرستم و او را بر وجه اول نشسته دیدم سلام کردم
 جواب نداد و گفتم آن زرد را آورده ام برنجید و گفت باز که دویدرت آگویی که من صراف نیستم که هرگاه خواهی مال از من بستانی
 و باز دهی پس گفت از پیش من درویشو ناچار با مال باز گشتم و از آنکه میجو و در طبیعت من جای گیر گشت یکم نزد فضل آفضل
 گفت چه حاجت داری گفت در همسایگی تو می باشم و نام من در تو کی است و ولادت من و تو در یک شب اتفاق افتاده
 فضل گفت چه عمر داری گفت سی و پنج سال گفت راست گفتی پس او را ده هزار درم و اسپه بداد و مفت زد نمود
 که هر سال دو هزار درم با و رسانند و تته پیش از آنکه وزیر شود با جمعی آمدند تا بشکار رفت و از صید گاه مر جنت نموده بمنزل
 می آمد اعرابی بر ناله سوا پیش آمد چون فضل را پایا بهید بیاورده شد و گفت السلام علیک یا ابراهیم بن فضل گفت من خلیفه نیستم گفت السلام
 علیک یا ابراهیم وزیر گفت من وزیر نیستم گفت السلام علیک یا ابراهیم گفت حلیک السلام من خلیفه بود اعرابی را بخواند و گفت اگر می آید
 از قبا فضا که گفت آن از اینجا چند فرسخ است گفت کشت چند فرسخ گفت نیمه راه بهر چه آمدی گفت از آنکه خجسته بر اکریم و از سخای ایشان بهر آفتم گفت بسیار
 تو از ایشان کرا اختیار کردی گفت من هو اوطو لهم با عا و مجتهدم کفا و اشهد بهم که ما گفت آن کیست گفت فضل برکی گفت فضل
 مردی بزرگ است چون بار و دوز علم و فقها و شعرا به مجلس او راه نیابند اگر از ایشان خوش آمدی و الا خود را رنج
 داشتی اعرابی گفت من نزد او آمده ام و دوست و مدح او گفته ام فضل گفت بر خوان اگر فاعل آن باشد که در مجلس
 فضل خوانده شود ترا نزد او برم و الا از مال خود ترا چیزی دهم اعرابی این دو بیت بر خواند با عی الم تر ان احو من ظهر
 آدم به سحر رفته صبار الملک الفضل به قلو ام طفل مضاجع طفل با مد و غده به باسم الفضل الاستقصا طفل به فضل گفت
 نیک گفتی لیکن اگر فضل گوید این دو بیت را شاعر بگوید دیگر در حق من گفته چگونگی گفت دو بیت دیگر از کشتار خود بر خوانم
 و بر خواند فضل همان سخن گفت اعرابی بر خواند و چنین فضل میگفت و اعرابی شعر میخواند تا آنکه لعل شد فضل گفت اگر بعد این
 گوید که این را دیگر گفته چگونگی گفت چهار بیت دیگر گفته ام که هیچکس نگفته گفت بر خوان اعرابی
 گفت آن چهار بیت این است که چهار دست و پایی نافته خود را در فلان مادر فضل کنم و خایب خاسر
 بفضا عدا ز گردم فضل منفعل شد و سر بر افکند پس سر بر آورد و گفت من فضلم بگوئی که چه میخوانی
 اعرابی گفت ده هزار درم فضل بفرمود تا او را بنیست هزار درم داد و ندانند با اعرابی حسد بر و ند گفتند
 معلوم نیست که این اعرابی شعر تواند گفت و گمان آنست که آنچه خوانده کشته و دیگران است فضل گمان
 بر گرفت و نیز در آن پیوست و گفت یک بیت مناسب این را از خود فرخ کن اعرابی بپای این بیت بر خواند
 بیت فقوسک قوس الجود والمد سے و بذل ما به و سهمک سهم الیہ فارعم به عده سے به
 فضل به پسندید و بیست هزار درم و دیگر با و بخشید و ازین قبیل حکایات جو د و بسیار است با بحسنه
 چو فضل و و سال وزارت کرد و مارون خواست که برادرش جعفر بن یحیی وزیر باشد پس نامه به شیخ

[illegible]

و محمد برادران جعفر را قتل رسانید و پدرش یحیی و فضل بن یحیی در حبس در گذشتند و سبب قتل ایشان در تواریخ مذکور
 هست و آنجا ندان را بر انداخت چند آنکه زمان بقوت شبینه عاجز شدند محمد بن عطیان گوید روز عید بخانه شنیدم
 زنی در لباس سوگواران دیدم از او رو پرسیدم که این کیست گفت ما و جعفر بر یکی است از حالش پرسیدم گفت
 در حیات پسر من گذشت که چهار صد متقعه گران بها داشتیم و درین عهد و دوست گو سفند دارم یکی سیتر و یکی کت
 منست بر حال اورم کردم و یا نقد درم با و او هم گویند که چون یحیی و پسرش فضل بن زندان افتادند یحیی قدرت آن نداشت
 که بهر وضو آب گرم نتوان کرد و فضل ابروی پر آب بر شکم خود نهاد و می تا بقدر گرم شدی و یحیی بآن وضو کرد و می بالجمله چون
 بارون رشید برآمد بهستاصل ساخت امیر کرد که هیچکس نام مرا که نبود و جوانی بخانه های مرا که که خراب شده بود و میرفت
 و زار می میکرد و بارون این را شنید و آن جوان را بدست آورد و گفت از من ترسیدی که خلاف امر من کردی گفت یا
 امیر المؤمنین مرا که از بدو من حقوق بسیار است اگر فراموشی یکی از آن عرض کنم گفت بگوی گفت من سندر بن مغیره هستم
 از خاندان بزرگ مالمی و اقمروا شتم از دوشتم برقت به آوازه مرا که قصد بخت کرد و چون بر رسیدم از آن و فرزندان را در
 مسجدی فرو آورد و مرا و ایشان را اگر سینه نشسته نگذاشتند و مسجدی دیگر رسیدم جمع نشسته دیدم برخاستند و روان شدند
 من از پی ایشان بر رفتم بدرستی رسیدند و درون رفتند من نیز رفتم یحیی بن خالد بر یکی را دیدم بر تخت عاج نشسته من
 با همراهان بنشینم خامان را را شتم و در یکصد و یک تن بودیم یکصد و یک محمد و عود آورد و در و مارا معطر ساختند پس جوانی خواست
 و در گوشه بنشیند یحیی تا ضی را گفت و ختر من عایشه را پسر این پسر که این نعم اوست خطبه کن تا ضی عقد بستن تبارک
 که در پیش صد و یک خام باید هر یک با طبقی از نقره و در یک هزار و پینار پیش هر یک طیفی نو و از همراهان من بیکان بیکان میرجوا
 و طسبقی مع زر گرفته بیرون میرفتند من تنها ماندم خامی گفت طبعی بر گیر و بیستون رو چنان کردم
 و هنگام رفتن هر لحظه باز گشیم می نگریستم که میاید که از پی بیاید و آن زرا از من استاند یحیی همراهان مالک بدید
 باز خواند پس گفت بشنیدم بنشینم گفت بیکانه و خرب می خوانی مال باز گفتم پس پسر خود منو ستر را بخواند
 و گفت این مرواز و دو مان بزرگ است بخانه بجز با و نکو می کن موسی بر آنجا نه خود به پرو و فاطمه حاضر
 و درین پوشید و آن شب و روز با او بعبایش پسر بروم دیگر روز برادرش فخر بدستخوار با من سلوک کرد
 و همچنین هر روز یکی از برای که ضیافت ما میکرد تا ده روز گذشت و در آن ایام نداشتیم که بر سر سر زندان
 من چه آمد و هر چند میخواستم که بیرون بروم و رخصت نمیشدیم بعد از و روز و خامی بیاید گفت
 بر خیز و تز و عیال خویش بر و یا خو و گفتم اگر فایده تو وقت و در روز همان طسبقی و زر بود کاش
 همان روز رفته بودم پس بر خاستم و روان شدم خام پیش پیش میرفت تا لیس می خویش
 رفتم به فرشته ها و پرده ها آراسته چون بدر و ن رفتم فرزندان خود را دیدم که جاها
 اطلس و دیبا پوشیده بودند و در زمین سدا میخرا میدند متحیر ماندم ناگاه صد هزار درم و چند نخچه
 و قبالة آن خانه نزد من آوردند و آنچه آنچه بود نوشته تسلیم من کردند خدمت مرا که دیدم و از خطای امی ایشان بیایم

و عتقار خیریم چون ایشان در گذشت نیز عمر بن سعد خراج کران بران نزار و آجیم هرگاه دل تنگ می شوم باین
ویرانه می آیم و ساحتی بگریه دزاری مشغول می شوم در روزگار را به بیوفائی نکویش میگویم بارون چون این حکایت
بشنید رفت کرد و عمر بن سعد را بنحو اندوخت به خراجی که در آن مدت از او گرفته بود باز و بد خراج بدستور عهد بر او
گرفته باشد چون بهای بای بگریست بارون گفت با تو احسان کردم موجب گریستن چیست جوان گفت نه ایضا
من برکات البر که چنین هست که امیر المومنین میفرماید لیکن اگر من ایشان را یاد نکرد می مهربانی تو شامل حال من نشدی
بارون به پسندید و او را محله داد و گفت بهرین شیوه باش که وفای مبارک است حسن العهد من الایمان -
ابو عباس فصل بن سهل ذوالرباعین سه خسته از اکابر وزرای بنی عباس است اول دین کبریه داشت
و خدمت محمی بر یکی گزید و بهر دست او سلمان شد و او اول کسی است که عنوان رسایل نوشت پیش از جنین
نوشته می که من فلان آبے فلان کوفه نیز از توابع بغداد است چون بگذرے از حد و بغداد کوفه
شمرے سعادت آباد و دراز منه سابق از بنا بای هوشنگ پیش و او بود بعد از آنکه شکرش بریزد و ب مش
مسموم مبدل گشت در سال هفتادم سعد و قاص بفرمان خلیفه ثانی عمر بن الخطاب بنامووه چون از تحت ازئی بویا
منازل تر قیاب نموده بودند کوفه شهرت یافت چه عرب آن نوع باکے را کوفه گوید امیر المومنین علی علیه السلام
بعد از فوت فاطمه زهرا در کوفه اقامت می نمود و خط کوفی اختراع آن حضرت است پیش از آن خطی که شایع بود
و قول اهل کوفه اعتماد را نشاید چنانچه گفته اند الکو فی لایونی صحیفه اشرف در و فرسنگ کوفه بطور دنیا
واقع شده و فراموش علی علیه السلام آنجا است و در سینه سه صد و شصت و شش هجری بر زیر قبر آنجا به عتقار
و ملی عمارت عالی ساخت و پس از وفات آن خان عمارت بران افروخته من را که مشهور و بسیار از اینیه
معتصم عباسی است و سببش آنکه چون معتصم در تربیت غلامان ترک کوشیده از ایشان امانت بسیار بایل بغداد
رسید و در سعه جمعی سر راه بروی گرفتند و گفتند که از شهر بایرون رود و الا با تو حرب کنم معتصم رسید که کدام قوت
گفتند درون شب با چشمه ترو و دلهای ریش معتصم از شنیدن این سخن متاثر شده و در موقع تا اول شهر رسید
و عمر من را سعه نام نهاد یعنی هر سکه آنرا بیند سه و دو گرد و تا بتدریج بسیار مشهور گشت و در زمان معتصم هفت فرسنگ
طول و یک فرسنگ عرض آن شهر بود و مسجد آن شهر در غایت وسعت و رفعت تعمیر یافته و حوضی از یک پارچه سنگ در میان
مسجد ترتیب داده بود و در که قعرش بیست و سه گرد و در تفاحش هفت گرد و فضا است نیم گرد و در جنب آن مسجد مناری
بطول صد و هشتاد و گز برآورده و در آن شهر اکثر خلفای عباسی مسکن میداشتند و اکنون گویند که بقدر سه مازده
و گویند که ضیعت ایام مهدی آخر الزمان در سر دایه سر من رای شده عدل این از شهر بای معروف عراق عرب است
اول ظهورت دیو بند پیش از آنرا بنام داده گرد و آباد خواند اما جمشید بن طهمرت به اتمام رسانید و از آنکه معتصم ترین
سینه بوده و شش و یکر فاصه در و میه و جره و بابل و حلوان و نهر و ان و بهر هفت شهر امر و خراب است و عدل این مال را
دار الملک اکابر بوده عمارتیکه نوشیروان آنجا ساخته بود و منصور و دوالفی عباسی در شروع ساختن بغداد خود است

که اثر اثر آب کند و مصالح نهد و را بسازد و وزیر شش پهلوان بن خاله مشورت آن نداد و این حکایت در ضمن بغداد و احوال خلفای عباس گذشت که در مسیر بقول مولف تاریخ فتح صاوق در عراق شهر می بود و از آنکه نوشیروان مانند الطاکیه که شهر نیست در روم و احوال بنای رومی و در اقلیم ششم بقسط طایفه پرسی مرقوم گرد و آن مهربان خواهد شد باطل از این سبب مذکور است و در میان عراق واقع شده و همچنان که عراق در میان جهان واقع شده و اول فیضان نهر شیطانی آن را آباد کرد و پس از آن طهرت بتجدید عمارت نمود و پس از آنجا که دارالملک ساخت و قلعه و رومی بنام داد و موسوم بکنک و در که اکنون اثر آن باقی است و فرود و در شهر سالها بمهر برد و ذکر هر دو تقریری مجمل در عراق گذشت و پس از وی رفته رفته خراب گشت و کثرت دیگر و القهر بنی نصر که اسکندر رومی است آن عمارت کرد و الحال باز خراب است و از توابع جمله است و در ضمن معموری و از ده فرسنگ عرض آبادانی آن شهر بود و در ده هزار قصر رفیع داشته و در اینجا چاهی است که بنام دانیال خوانند و بقوله باروت و باروت و این چاه محبوس اند و در ده که حجاج و در زمان ایالت خود میحاج نامی را فرستاد تا تحقیق آن مسئله را معلوم کند و از مجاهد نوشت که با تحقیق و دلیل بود بدان چاه و در آنیم ایشان را دیدیم که هر یک بر شمال کوهی سنگگون آب چشمه و بندهای آهن برای ایشان نهاده گنتم آمد و اکبر چون این بشنیدند افراطی عظم در ایشان پیدا شد چنانچه نزدیک بود که بیزاریا راه پاره سازند و دیگر قصبه ایشان را در خراب و توارش مهربان است مولف تاریخ صبح و ق که بد که چون منوچهر بنیر و امیرج بن فریدون بر مسلم و تو درین فریدون ظفر یافت و بایران باز گشت گلدانیمان بر بلاد روم خروج کردند و اول آنطایفه که شش بن ارم بن شام بن نوح است که قد و شام بصری بود خروج کرد و در آن دیار استقلال یافت و بابل تحت گاه کرد و ملوک بهر دست بود و بعد از او پیشش کنعان بن کوس و پس از او پیشش عمرو بن کنعان با شاه شد و بر بسیاری از بر زمین مسکون مستولی گشت و و عجمی الوصیت کرد و این دو سبب آنکه ابراهیم عمرا با و نه تاد و عمرو و ایمان تیار و در ششمی گوید که بعد عمرو و در بابل مفت طلسم ساخته و در اول عذریکه صورت جمیع بلاد و قلم و عمرو و بر کنار آن نوشته بود و هر گاه ابالی شهری نامرمانی آغاز نهادی جوی از آن قدر برانجانب بر آمدی و در آن سال بان و پارسیل آمدی مخافا عرق ساختی دوم جوی بود که هر سال عمرو و بر کنار آن جشن کردی و اکابر و اصاغر شهر جمع آید و هر کدام قدی پر از گلاب یا شراب و پس و یا سر که و یا شیر و امثال آن در آن جوی ریختی ساقی جامی از آن جوی هر کس دوی سهم هر کس آن بودی که در آن ریخته بود و سهم طلبی بود که احوال غایب از آن معلوم می شدی چه دست بر آن زوی اگر آواز بر آمدی غایب زنده بودی و اگر نه و فالتش بود قسح انجامیدنی چهار آئینه بود که از حال غایب خبر دادی چه در آن نظر کردندی غایب هر وجه که بودی در آن نمودی را قی حروف از حجاب چند وستان که کجری است میبوسید چه بعضی از زنان قدری روغن تلخ و یا کعبه و تراب و اینین لطیف اندونی آند یا در بنی و دیگر که از آتش و و سبب باشد و در آن و نسبت میگردد و در خانه تاریک جمعیت جو اسن تنها شده و در آن یکد و ساعت در آن نظر میکنند صورت غایب را بطوری که نیست نیک مشاهده میکنند و از آن پرسند خبر میدهند اکثر آن در شب باشد و بعضی در هر دو احوال انگشتان ابراهیم چراغ و دست ششایی مخلوط کرده میالند و چراغی برافروزند و در خانه تاریک شسته سر انگشتان او مقابل چراغ کرده و برناضن تا که بر دو متغزل گذارشته اند می بینند و این را نیز بای ایشان چندی گویند و مولف هفت اقلیم گوید که از طبل مذکور احوال بسیار معلوم میشدند اگر آواز میداد و بیمار صحت می یافت و الا و الا آواز آئینه احوال غایب چنانچه گذشت و پنجم طلی از مس ساخته بود که هر گاه غریبی در آن شهر آمدی آواز دادی و بقول مولف هفت اقلیم هر گاه

با سوسی در آن شهر آمدی آواز از آن بطور آمدی و آمدن غریب و مسافر هیچ نه ششم غدیری قاضی شهر بر کنارش
 نشست و مدعی و مدعا علیه را گفتی که پایی در آتش نهند هر که بر باطل بودی غوطه خوروی و هر که بر حق بودی آتش فرود رفتی
 بهنتم در حق بودی و من که بر برادر کس سایه افکنیدی و اگر یک بر برادر زیاده بودی همه در آفتاب بودیدی و استحکام سلطنت
 نمرود به آنها بود و چهار صد سال ملک اند و ابراهیم علیه السلام را مطیع نشد و انجذاب را در آتش افکند و او علیه السلام
 سالم از آن آتش برآمد خیاچه در قرآن مبرهن است القصه بالاخر شیشه بدماغ نمرود رفت و بعد از چهل روز و بقوسه رفت
 سال ملکش کرد و بعد از او اتوش و پس از وی تن ازینی یکدیگر سلطنت کردند و بعد از ایشان سیاح
 پادشاه شد و لشکر به بیت المقدس کشید و بسیاری از بنی اسرائیل را کشت و بعد از او منسو ساوالی شد و آنگاه بخت
 به ایالت بابل رسید بخت نصر بقول مورخان عبارت از زبام بن گو در زین کشاو بن کاوه آهن گریست و دیگر وزایات
 نیز میزد و با بچه که هر اسب و که کشتایش در عهد سلطنت خویش او را سپه سالار ساخته بابل فرستاد و
 آن مملکت را گرفت و بیت المقدس را بعد از محاربه کشود و قتلعام کرد و خرابی بسیار در آن دیار کرد و زمره بران هستند که
 بخت نصر از ملوک گذرانیه بوده و بعد از او پسرش قوسو و و نه تن دیگر از بنی یکدیگر حکومت رسیدند که آخرین ایشان
 اقطش است که نفرمان سکندر رومی چندان بایران سلطنت کرد و در عهد او اسکا ثیان غالب آمدند و در ایران سلطنت
 رسیدند و آنگاه قیامه بران مملکت مشغولی گشتند و ذکر قیامه در تحت اقلیم ششم در قسطنطنیه مابعد یحیه شهری معجور است
 و حبیب السیر منقولست که عمر فاروق عقیقه را که یکی از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم بیایه فرستاد و مادران ناهمیلده
 بنا کنند که میان پادشاه عجم و ملک هند طریق است و مادر از یکدیگر میسر و دیگر دو عقیقه در سال هفتاد و هجری شهر بناماد و موسوم به بصره
 گردانید و گویند شرط الوب بر کنار بصره واقع شده و در شبانه روزی دو مرتبه عقیقه یافته اطراف و جواب بصره را از باغ و بوستان
 سخی کنند از آن سبب اطرافش همیشه سر سبز باشد و صاحب تیره که دیده آورده که چون معاویه مشفق را و از آن ملک ساخت بصره
 به زیاد بن عقیقه داد و گفت که در اینجا شایسته سیاست بتقدیر سازند چنانکه سبب فزایان مفید آن تا بحین بود چون زیاد بصره رسید
 فرمود تا منادی کرد که هیچ کس در شب از خانه بیرون نیاید هر که را بینید بکشید و در شب اول یک هزار و هشت صد کس در شب دوم
 چهار صد کس در شب سوم سی کس قتل آوردند بعد از آن کس را زهره نبود که شب یامی از خانه بیرون نهند تا سی احراقی را
 بگرفتند گفت من بر زردین شهر آمده ام و منادی را شنیدیم که باید گفت که راست میگوید یا اگر اشتن موجب فاسد سیاست
 است و این نیز بکشت بعد از آن فرمود که شب یامی و کاکین نه نیند و هر چه بیرون او را جواب گویم بیجان کردند و خوش ملک
 بشهر آمده و در دو کاخها خرابی میکردند فرمود که حق کشیدند از آن وقت رسم حق کشیدن پیدا شد اما به انضمام هم در بار وجوده لاشه شد
 به یامی زهره شهرست بر چهار فرسخ بصره و یکی از سلاطین عجم نهری از شیط العرب جاری کرده که اثرات ابدی سبب آن آب تمام وارند و باغ و بوستان
 و مزای آن همیشه سر سبز و خرم میباشد خفی بنامد که از بنیاد تا ابد عراق عرب بود که مرقوم گشت اکنون از شهر یامی عراق عجم خبر میری از عراق عجم
 پوشیده اند که عراق عجم ششک است میان اقلیم سوم چهارم و اکثر بلادش در دستل می باشد و درش بولایت ذریایان که در میان خورستان فارس و جلالتان
 پیوسته است و طولش از سفید رود تا نزد و شصت فرسنگ و عرض او از جبل الاناب تا خورستان صد فرسنگ است

سر از اطاعت پیچیده در شام بنایت مستقل گشت تا آنکه دعوی الوهیت کرد و ابراهیم علیه السلام در آن وقت
 بوجود آمده بر مصیبت گشت پس در منصورت میتواند شد که ولادت ابراهیم در عهد نمرود هنگامیکه گاشته ضحاک بود
 شده باشد و بعثت بعد از گشته شدن ضحاک و استقلال یافتن نمرود در بابل واقع شده باشد الغیب عند الله اما
 این بقیاس اقرب می نماید لیکن این سخن مخالفت قول صاحب تاریخ صبح صادق و آن تاریخ است چه وقتی که منوچهر
 پسر ایرج تور و سلم را گشته بایران باز گشت کوس بن ارم بعد از کوفت بسلطنت شام رسیدند و پس از آن نمرود پیرا
 رسید و بابل تختگاه ساخت چنانچه در بابل گذشت و ابراهیم در عهد نمرود متولد شد و در تاریخی دیده که آنجناب بعد از
 هزار و دویست سال پس از طوفان نوح ظهور نمود آن عهد سلطنت ضحاک تازی بود الغیب عند الله و تفصیل احوال
 خروج کردن کاوه آهنگر بر ضحاک و چرم پاره که آهنگران حجت محافظت شد از آتش بر گزیدند و با چرم دم و جدا می
 بر طریق علم بر جوی بستن آن دل علم بوده که در جهان بسته شده و بدست آوردن کاوه آهنگر فریدون را که پسران پند
 و سلطنت بر گرفتند و او را کشتن فریدون ضحاک و در تواریخ مبین است با بجله بعد از قتل ضحاک فریدون
 سلطنت نشست و او اول کسی است که فیل سوار شد و فیل را حرب فرمود و او اول ملوک است که بخوم نگریست و طبیبان
 گرامی داشت و از کیفیت مزاج بحث کرد و او عادل و باذل بوده کاوه آهنگر عظیم و معجز است و فریدون بنمر
 رفت و سخن ساخت و تا بحر اوقیانوس صافی کرد و عراق عجم که صفهان و غیره است اقطاع یافت و در شش بن
 انظر را که از اجداد رستم بود به تسخیر بلاد مشرق فرستاد و او انظر شده جد و کوچ که از ولایات بنگاله است
 رسیده بر نهر عظیم که آنجا بود سپله بست و آن بود و در عهد محمد بن حنیف خراب گشت با بجله که شب از آنجا انظر
 بیستان باز گشت با بجله فریدون آن علم حرم را بر خود مبارک دانسته بزر و جوامر رفع ساخت پس از و هر که
 از ملوک عجم بگومت ششستی چینی را از زر و جواهر بر آن افشرد و در شش کاویانی عبارت
 از است فرس و وی طوسی در تعریف آن در شاه نامه گفته فرس و هو اسخ و زر و و کبود و نقش
 زتابیدن کاویانی درفش به و آن درفش کاویانی در فتح قادیسیه و بیست مسلمانان اقتاد عمر رضی الله عنه
 خلیفه ثانی زر و جواهر آن را کنده و شکسته بر مسلمانان قیمت نمود و آن چرم و چوب را بسوخت مشهور است
 که در لشکری که آن درفش بود به طهر شدی چه میگویند که بر آن چرم پاره از شرارهای آتش و دود که بر آن شسته بود
 شکل صد در صد نقش بسته بود چون سپاه عجم بآن درفش قصد رزم مسلمانان کردند علی نقش صد یک
 در صد یک نوشته خلیفه ثانی داد و تا نزد سعد بن ابی وقاص که سپید فوج اسلام بوده فرستاد و آن را برایت
 اسلام بستند و طفر یافتند نقل است که فریدون وزیر را پسندیده داشت ز زرقرصن مردم داد و
 و او ای آن بر مرگ فریدون اقرار گرفته فریدون بشنید و برنجید و عتاب فرمود و وزیر گفت فرس و
 چو مرگت بود و عده سیم من به بقاء پیش خواهند از بیم من به نخواهی که مردم بصدق و نیاز به سرت بنهر
 خواهند عمرت در از به فریدون چه پسندید و قدرش بنیز نمود القصه فریدون را از دختر ضحاک و پسر سلم تور

و ازین در کس یک پسر ابرج نام بوجود آمده بود و چون بسن تمیز رسیدند فریدون ربع مسکون را بخش کرد
و نواح روم و دیار مغرب و مملکت فرنگ بسلم و بلاد چین و باچین و دیار شرق و تمام ترکستان تنور داد و بلاد ایران
که عبارت از کنار آب قراط و وسط معمور عالم درین عراق است تا شطاب چون و بحد و بصره و واسط و بغداد به ابرج
نامزد فرمود و او را و بیحد ساخت سلطنت فریدون پانصد سال بود سلم و تنور بد بار بای خورشید رفتند و استقلال یافتند
تنور با سپاه موافق از راه دشت قیاق بروم رفت و سلم پیوست هر دو برادران بر ابرج حصد کردند و بر تقسیم پدید
نار صانع شده نامه بفریدون نوشتند ابرج پیشین برادران گرفتار خواست فریدون منع کرد ابرج نشنید و برکت
برادرانش سلم و تنور او را بقتل رسانیدند و سرش را بریده پیش پدرش فریدون فرستاد و فریدون با شرم
و نفخ حال سیستان ابرج کرد کنیز که از ابرج باز داشت فریدون او را مختاب نمود و دخترش را زانید
بنگام بلوغ او را به یک از اخفا و سلک ازدواج کشید و بقولی فریدون با او گرد آمد که در شرع ایشان جائز بود
و از او پسری آمد و بر سرش گوید که همان کنیز که از ابرج باز داشت پسری زانید فریدون آنرا منوچهر
نام نهاد و به پرور و چون بسن تمیز رسید یکین ابرج با سلم و تنور محاربه کرد و هر دو را بکشت و سرهای ایشان بریده
پیش فریدون فرستاد - منوچهر بن پشنگ در ایران بسطت نشست و فرودوسی گوید که بیت انداخت
بر اندر دشت آسمان به منوچهر شاه است شاه و حیان به فریدون بعبادت پرداخت و احوال سلم و روم و دیگر
تنور در ترکستان رفته و کاک بیان خوابد گشت بر دایت مولف روضه الصفا شعیب و موسی و در وسط سلطنت
منوچهر بیعت گشتند و منوچهر را ملوک شام و یمن تا مغرب سوای سلاطین مصر که فراغت بود ندانند و عهد بر ابریم خلیل الله
یوسف تا عهد موسی و بطبع بودند و دستور سلاطین مصر از عهد فریدون بهیج یک باویشان را فرمان بردار نبودند
در وقت بعثت دعوت موسی و منوچهر به محاربه افراسیاب بنیر و تنور تا ساقهای دراز مشغول بودند و آخر الامری بیان
مصالح واقع شد بر آنکه این طرف رود و چون منوچهر را و آن طرف و چون که عبارت از نواز و الکتر است و فرنیان
بن پشنگ را باشد و چون در میان مملکت هر دو دزدی فاصل باشد و در آخر سلطنت منوچهر پوشش به پیغمبری رسید
گویند چون منوچهر از حرب افراسیاب عاجز شد و بحدار طبرستان پناه برد افراسیاب تا ده سال بمحاصره
آن پرداخت همه چیز آنچه می بایست در شهر طبرستان تا ایام محاصره موجود بود که حاجت از بیرون آوردن نبود و
پیل که از هندوستان می آوردند و بکی نهاد و آن شهر مشرف بدریاست هوای رطب و اید و پیل را در دیگها و
یشنی با کردند و تا از طوبت محفوظ ماندند منوچهر چاره آن ای حکما پرسید گفتند که درین شهر تیره ایست که آنرا
نیمیل خوانند و تا اثر مانند پیل منوچهر شاد گشت و باستعمال آن فرمود و منوچهر اول کسی است که خمر خنق کرد و اول کسی
ست که صبح و شام تقاره زدن فرموده را اقم حروف گوید که نصاری بجای آن تقاره صبح و شام بکفر و توب سر میدهند با بحد
منوچهر صد و بیست سال سلطنت کرد این چند که از وصیت نامه و دستور العمل اوست که مشهور بخطبه منوچهر است و غرض از
بدای خطبه خدا پستان سپاسداری کرد و بخلافت گفت که ای مردمان آگاه باشید که باویشان را بر لشکر بیان و سپاه و رعیت

حق بود و رعیت و سپاه را نیز بر پادشاه الحق بود و اما حق ملک بر سپاه آنست که جلای پادشاه را مطیع باشند و با حق
 او جنگ نکنند و بهر نوع که باشد دشمن و مخالفت پادشاه را دفع کنند و پادشاهی بر او نه گاه و از حق سپاه و
 رعیت بر ملک آنست که ایشان را هر چه در پادشاهی و وظیفه مقرر کند بر وقت محمود و برسانند بی تاخیر و رعیت غیره تابعین را
 باید که ملک آبادان و از هر ذراعت و عمارت کنند و درخت بنشانند و در خراج و ادان خزانة پادشاهی سالیانه
 تاخیر نکنند و حق رعیت ملک آنست که بر ایشان داد و عدل کند و خراج و اجبی از ایشان بستاند و در هر کار و در گرفتن خراج
 سختی و درشتی نکند و مستکاران را بر رعیت نکار و اگر رعیت را بر کار آبادانی و ذراعت حاجت آید پادشاه ایشان را
 از خزانة خویش مدد کند و اگر سالی از آسمان باران بر آید خرج بناید خواستن و بداند که ملک آید و آن باید که سه خصلت در او بود
 یکی راست گوی بود که در دفع آبروی سپه و دیگر سخاوت و سهواً خشم نگیرد و بر آنکه خلق زیر دست و اندر دست است
 و هر چه سلطان خواهد بر ایشان تواند کرد پس نباید که خشم او بخوابد و این را بهر چه خواهد بی خشم تواند کرد و آن باید که
 هر چیز که ملک را بود از رعیت بخواسته و فراخی همه از بر رعیت دهد تا رعیت آبادان و آسوده باشند و آن چیز که ملک باشد
 و رعیت را بکار نیاید چون اسبان و آلات حرب و جواهر که خبر ملک بکار نیاید و باید که عفو ملک بر عقوبت ملک یاده بود
 چرا که اگر جانی عقوبت باید کرد و نعلب عفو کند تواند که آنرا بکار عقوبت کند و اگر جانی عفو باید کرد و نعلب عفو
 کند آن از دست رفت و تدارک آن تواند کرد و خصوص در قتل نفسی و اگر کسی از رعیت پیش ملک ظلم کند از کاردار
 که بروی ستم کرده باشد ملک را باید که آن ظالم و ظلم را حاضر آورد و اگر ظلم آن کاردار ثابت شود البته او را سزاوار
 چیزی بفرستد باشد بفرماید که باز و هر آن کاردار نداند که پادشاه از خاصه خود بدد و بتدریج از عامل بستاند تا دیگر بار
 چنان نکند و هم او را بداند سزاوار باز بفرستد تا بر تباهی که در آنجا کرده است او خود نیکو کند و اگر عامل نفسی را قتل رساند
 است ملک را باید که فرمان او قصاص دهد و هرگز ویت از وی بستاند و اگر از ثانی مقتول او را عفو کند و راضی بدست
 شوند و بداند ای خلق الله که پادشاهی توانگر و دیگر با اعتقاد درست فرمان برداری خدا و هر گاه پادشاه راه راست
 و سپاه و رعیت او را فرمان بشوند و بی شک و شمتش شک نه گردد و اگر نه ملک از دشمن نگردد و شمت شده باشد و در میان
 شما که کارداران و عاملان اند باید که بر رعایا داد کنند و ستم نکنند چرا که این رعیت سبب خورشید طعام و شراب شماست
 و شما هر گاه که داد کنید رعیت آبادان باشد و خراج من زد و تر حاصل شود و روزیهای شما از ستم کاست میشود و برسد
 و هر گاه که ستم کنید رعیت از آبادانی دست بردارد و ملک یران شود و خراج من تاخیر شود و روزیهای شما نیز تاخیر افتد
 و شما با مغایر کردید و دشمن ملک در آید و از بدلی و ضعف شما دست بیا بد پس ملک بر ملک شما نیت ستم کردن
 بر رعایا این شمره و بداند که رعیت را نیکو دار بدین است راه و سیرت من که منوچهر ام و شما گفتیم همه جواب
 دادند که سمعنا و اطعنا پس منوچهر به کسان را طعام و شراب داد و بعد از آن سپاه را بفرستاد تا پادشاه ترک را
 نه رعیت داد و من کلامه عقیقه بنه الملک بقاء ملکه و بعد از او پیش تو درین منوچهر حکومت رسید و بر دست افراست
 پادشاه تو را ن قتل رسید و فراسیاب و از ده سال در ایران بماند و خیرات با بسیار کرد و را ب بن ملک

از افتاد فریدون بافتاق زلال بن سام قصد افراسیاب که به تسخیر یازندران مقبوض بود کرد و هفت ماه بر دوشکدر برادر
 یکدیگر بوده در لشکر افراسیاب قوطاقتا و در ناچار به صلح رضا داد و با و از انهر بازگشت و از اب و ایران حکومت
 نشست و هفت سال خلاص از رعایا برداشت تا آن ملک آباد شد و سی سال ملک راند و بعد از و برادر زاده اش
 گرشاسب که بروایتی مادر او دختر این یامین بن یعقوب بوده حکومت نشست و در گذشت و او آخرین سلاطین
 شد و این بوده چون او مانند افراسیاب لشکر یاران کشید پوشیده نماند که بعد از اب که او را در وینرشش گویند کیتباد
 که از خلیفه دوم و از سلاطین کیان است و که بلقب پهلوی چهار را گویند و اول ایشان کیتباد است که بکوه البرز
 سکونت داشته کیتباد و نسب او مینو چهر می پیوند و در ستم بن زال باشاره پدر او را از کوه آورده به سلطنت نشاند کیتباد
 بزرگ افراسیاب شتافت و در ستم در آن معرکه دست برد و بی غنیمت بود و افراسیاب صلح خواست کیتباد تا آنکه در ستم
 و غیره را رضی نبود و صلح کرد و بفارس شتافت و مطمئن نشست فردوسی گوید قطعه از آنجا سومی پارس لشکر کشید
 که در پارس بد گنجبار اکلید بن شستن که آنگاه اعظم بود و بد گنجبار که فخر بود و بد و کیتباد اول کسی است که تسن
 فراخ نمود و در ستم را سپهر سالاری داد و صد سال ملک راند و کیکاؤس اول بعد ساخت و در گذشت و ایلاس
 و السبع و شموئل و خرنیل بقولی بعد او مبعوث گشتند و اولت ایشان تیز رفت من کلامه العمارت کالجیوات انجیر
 کالمات و بعد از و پسرش کیکاؤس بر تخت نشست و او قوی بیگل خوب روی و زشت خوی بوده و قلو سنی
 و طبعیت داشتی و محایات او با افراسیاب و دیگر احوال در تواریخ مرقوم است و او و سلیمان و محمد اوص
 مبعوث گشتند و آن هنگام مملکت عجم کیکاؤس را و ترکستان افراسیاب را و ناحیه حجاز و یمن و سین و قاصد معرب
 سلیمان علیه السلام را و و کیکاؤس از سلیمان دیوان اطلب کرد و تا شهر و قلع سازند از آنحضرت دیوان را با و
 و کیکاؤس ستم بن زال را سلطنت ازل و کابل داد و بجهان پهلوان و هممن او را ملقب ساخت و فرمود که چون
 سلطان تاج بر سر نهاد و بر تخت نشیند و کارهای شکر در ستم در جنگ غیره از عهد کیتباد و کیتباد و تا سلطنت
 گرشاسب بن افراسیاب که اسفندیار بن گرشاسب را کشته در شاهنامه فردوسی طوسی ثبت است از سنجیان
 کیکاؤس است که نیکوترین چیز با صحت است و طبع ترین چیز با عاقبت و تمام ترین اشیا امن و لذیذ ترین چیز با غنا
 و بزرگترین چیز با دین ایمان و اعتقاد عادل است و گفت نیکوئی را فایده بلیات است و کارها مرمون است به اوقاف
 کیکاؤس را پسر بود سیاوش نام کند زن کیکاؤس از پدر برنجید نزد افراسیاب به ترکستان رفت
 افراسیاب با استفاد اب میران و لیس که وزیرش بود و دختر خود فرمایش را با زواج کشید با او و فریاد می کرد شنید
 برادر خود سرش از تن جدا کرد و مشهور است که چون خون سیاوش بر زمین افتاد خون سیاوشان که
 بحر بی دم الا خون نامند از زمین برود و فرمایش از سیاوش باز داشت پسر او و دیگر خسر نام نهاد افراسیاب
 او را بدشت و مهر باز داشت تا میان تنبان و مجبولان تربیت پذیرد و چون خبر قتل سیاوش بدید برین کیکاؤس
 رسید ماتم داشت و فتنه خوابیده از سر نو بیدار شد کیون گو در از اولاد کاوه آهنگر تها بر سم افتاد متوان رفت

و بعد از شش سال با کینخسرملاقات کرد و او را با نادرا و فرنگیش بایران آورد و گویند که گیوشش سال در تخلص کینخسرم
 بتوران بفرستاد و در بیابادی و بهر اوسته بهر بریدی چون لباس کینه و بوسیده شد و بخت را به اختراع طبع تربیت
 و بهوشید نام کینخت کیوا آموخت است که اکنون بکثرت استعمال کینخت نامند و بهنرمین کینخت از پوست خرباشد
 بالجمله کیوا کس بعد از مناظره و رد و بدل کینخسرم را بسلطنت نشاند کینخسرم و یکین پدرش سیاوش با افراسیاب
 مکر و حاربات کرد و چنانچه شاه نامه فردوسی طوسی از ان مکتوبست بعد از مدت و در و پرورش کمرشیز و قاتلان سیاوش
 را بدست آورده بقصاص خون سیاوش قتل رسانید و همین بن افراسیاب بسلطنت ترکستان و انزلی و ولایت عهد
 خویش داد و خود ترک سلطنت نمود و بغار رفته و ناپدید گشت و بقولے چون سلیمان قصد مملکت او کرد و کینخسرم
 کمر بخت و انجا ملاک شد جام جهان نما از اختراعات است گویند که ان صافی و جام جهان نما بود و از سخنان کینخسرم است
 که آبادی و زراعت چشمه مالهاست و بند و ست ملک است مال است چه گروانیده است حق سبحانه تعالی مال را
 اسباب اصلاح معاش و آبادی و گفت بزرگ ترین خطایا آنکه کارزار کسی با کسی که صلح خواهد گفت سعادت رساند
 قضاست و این سخن بلند است و بتوکل گراید پس از و کے لهر اسپ از اخفا و کینقاد است بموجب وصیت کینخسرم
 بسلطنت نشست و او اول کسی است که ساروده وضع کرد و او اول کشیه است که اصحاب یوان چون مستوفی عازن
 و مشرف و غیره تعیین نمود و در هام بن کو و زر که نسبتش بکاوه آهنگری میوند و سپه سالار ساخت و بقولے بخت نصر که بخت
 خواب کرد و قتل عام نمود عبارت از ز هام است و لهر اسپ و را به بنجر بابل فرستاد و چنانچه در ضمن بابل قوم است از سخنان
 لهر اسپ است نمیکند غیبت انسان را بلکه آنکه او خود معیوب است و گفت عمل مکن در زندانے چیزے که از حیا میکنی
 از ان چیز و طاهر و گفت که با و شاه در عذاب گه گاران و مهر بانی برایشان چون طبیب مشفق است که از بهر رفع مصرت
 اعضا عضویر الشکافد و یازد و بعد از لهر اسپ پسرش کی گشت تا نسب بسلطنت نشست و در عهد او در و
 ظهور کرد و دعوی پیغمبری کرد و معجزه بود و دین آتش پرستی و ملت مجوس را تازه ساخت و کتاب اوست زند و شرح
 آن بازند است گشت تا نسب با و برگردید و یک گشت تا نسب است اسفندیار که از کنا بون دختر ملک و م متولد شد و
 و او آنست که مانند رستم براه هفت خوان برسم تجارت ترکستان رفت و همیشه های خود را از بندار چاسپ الے
 ترکستان بر میاید و از چاسپ را قتل رسانید و مظفر و منصور را بایران آمد و بموجب عهد از پدر و درخواست سلطنت کرد و بکر
 پدرش گشت تا نسب بر دست رستم بن زال قتل رسید چه گشت تا نسب با سفندیار گفت اکنون مثل تو میاوان نیست
 که خواهران خود را از حبس از چاسپ شاه نجات دادی حالایک مخالف که رستم است باقی است با کیدا و را در بنجر
 کشیده بیاری آن زمان مطمئن به سلطنت شستی اسفندیار نازآموده کار بطبع ریاست بنیم و ز پیش رستم آمد رستم او را
 کرد اسفندیار بار رستم گفت که دست بسته همراه من میایا بایران بخدایت گشت تا نسب بر نه و عفو تقصیرات نمایم
 و بوزارت خویش برگزیدم رستم باین امانت رفتن قبول نکرد و در نیاب اسحاق نمود اسفندیار شنید کار بمقابل انجام
 اسفندیار بر رستم تیر کرد که رستم پیشانش نه و خسته و کشته شد رستم نیز تیر و تهمتن را بایوان خویش برد و تربیت نمود

عقبتاً منہ را ازین طلب داشت رستم اورا با خواسته بسیار پیش گشت تا سب فرستاد و بہمن خدمت پوست گشت تا سب
 اول گئے است کہ شکل آتش کدہ بر یک طرف درہم و دنا فیرو طرف دیگر صورت خود نقش نمود و از سخنان او ست
 میت کسی کہ دین ندارد برابر است گفت مناسب نیست مر بادشاہ را آنکے کہ کند مر بادشاہان گنہ نیکو می خلعت
 و بعد از گشتنا سب بہمن بن اسفندیار بن گشتنا سب سلطنت نشست و بہمن معنی نیکو بادش رستم بن ال
 در عہد سلطنت بہمن نگذرد و خود شقاو بن زال در کابل سچا ہے افتاد و خندا و در حالت نزع یک چوبہ تیر بود
 چنار کہ شقاو پناہ بان درخت بروہ بود و بدوخت این مصرع از شاہ نامہ یاد آمد مصرع شقاو و چار و بہم بر
 بدوخت بدہا حاصل شقاو و رستم مر و از جان قالب تہی کرد و بہمن بقصاص خون پدرش اسفندیار لشکر
 بہ نمر و کشید و فرزند بن رستم را قتل رسانید و آسجاندازانرا بدخت و زال را بعد از عقوبت خیات داد و بہمن
 اول کسی است کہ نام و را اول مکتوب نوشت عنوان نامہ اش چنین بودہ کہ نامہ آرد و بہمن بندہ خاص خدا و
 حاکم شما اول کسے است کہ بدرگاہ خود بزبان وری سخن گفتن فرمودہ و پیش ازین بہ پہلوی سخن گفتندی و دختر خود
 جمائی را کہ از حمل بداشت چہ در دین زروشت و مچوس نکاح با دختر خواہر در بست بودہ چنانچہ اکنون نیز در
 مچوسیان شائع است و لیعہد ساخت و پس خود ساسان را از سلطنت بی نصیب گردانید ساسان انقطاع
 گردید و ہمچہ اٹیس و تقرط معاصر بہمن بود و از سخنان بہمن است و کہ نیکو شمرہ عمر است کہ گفت کہ انصاف نیکوترین این صفا
 است و گفت تجربہ التجربہ یقین العمر یعنی از مودہ را باز آزمودن ضائع کردن عمر است گویند کہ بہمن ہر گاہ عالمی
 بجای فرستادی نتیجہ بر گماشتی منتہی اگر از عدل او بار عایا بیان کردی عامل را پناہ اش بلند ساختی و اگر نہ
 جزایش دادی و در سال یکبار عایا را بدرگاہ خواندی و از سخت فرود آمدی و بز زمین شستی و گفتی کیال شد
 کہ میان شما حکومت میکنم اگر امرے از من صادر شدہ باشد کہ بان را نفی نیستند اعلام کنند پس مودر مودر بان
 یعنی قاضی القضاۃ بر پانچاستی و گفتی خافو و عام از تو را نفی اند پس منفرد عام کشیدی تا بخو و ندے و چون
 فارغ شدے شخصے ناواز بلند کردے کہ عمارت و زراعت کنند و از خدا ترستند و گردنیانت نگردند و بعد
 از ان رخصت شدیدی و گفتہ اند کہ از کیاں هیچ بادشاہی بفضل و دانش او نبود و بعد از تہمتن ہما کے
 بنت بہمن سلطنت نشست و چون از پدرش بہمن حمل داشت پسرے زاحید و از مودہ بہمان داشت و از
 حسب سلطنت او را موندونی کردہ و زاب انداخت آن موندوت بدست گادے افتاد و چون کشتا و پسر
 نیکو روی دید او را بہ پرورد و و را بہ نام نہاد و چون بسن تمیز رسید سر بگادری اقرونہ آورد و ملازم ہما گشت
 و کاری بزرگ کرد و بہر تہ عظیم رسید و بالآخر ہما ہی اورا دانست کہ پسر وست لاجرم ملک با و باز گذشت کے
 و ارا بہ بن کے بہمن بچکومت نشست و اورا و ارا ہی الہر گویند و او دختر فیلقوس را خواست و آخر بعد خیدی پیش
 پدرش بروم فرستاد و فیلقوس ناخ گذار او بودہ و ہر سال ہزار بیقہ طلا کہ وزن ہر یک چہل مثقال بودہ بخزانہ
 میرسانید و بعد از و ارا بہ پسر شش کی واراکہ اورا و ارا ہی اصغر گویند با و شاہ شد و او آخرین ملوک طبقہ کیاں

طبعی ناخوش داشت و با سکندر رومی مصافحت داد و برد دست ندیمان خویش بمل سکندر بقتل رسید سکندر قانعان در
 بکشت دولت طبقه کیان منقرض گشت سکندر و اسکندر رومی بن فیلقوس و پکتان چون اتمان اسکاٹ میگفت
 کہ فیلقوس نام داشت و معنی آن امیر لشکر باشد بالجمله اسکندر را ذوالقرنین اصغر نامند بر تخت ایران نشست و در
 تاریخ الحکما مسطور است کہ اسکندر بزبان یونانی اخشید روشن گفتند اسکاٹ موصوف می فرمود کہ الگ
 زنده نشویش بفتح الف و کسر لام بجای تازی زده و فتح را بنون زده و فتح دال و ضم را به و او زده فتح سین مہلہ میگومند
 یعنی محب حکمت اسکندر و پدرش بادشاہ روم بودہ و اسکندر را ارسطو وزیر بودہ و اسکاٹ موصوف میگفت کہ
 در میان فرنگ وزیر بودن ارسطو اسکندر را قول مروود دست چہ زمانہ ارسطو پیش از اسکندر بودہ و آن گفتہ آید
 انقذہ اسکندر رومی یونان آورد و ملوک آن ملک برآداشت و بمنزبفت و بکشود و بمصر رفت و منہ ساخت
 و شام شتافت و گرفت و اخبار یہود را گفت کہ تارینج موسی را ترک کند و از زمان ناگزیر قبول کردند و آن
 سال است مفتوح بود از عمر اسکندر و اکنون کہ بہ تسوید این اوراق ہزار و یکصد و نوہ و پنج ہجرت و ہزار و پنجاہ سال
 از آن گذشتہ بالجملہ اسکندر بہند آمد راجہ فورسی و دوسر ہند با او مصافحت داد و بقتل رسید و گفتہ اند کہ فوراطاعت
 اسکندر کرد و حکیمی کہ بدانش معروف بود باو دست و کا نسہ کہ ہر گاہ آن را بر زمین نہادند بے پر آب شد بے نرد و سکندر
 فرستاد و اقول اول اصح است چہ بولت تاریخ رو قحۃ الصفا گوید کہ اسکندر فور را بقتل رسانید و کید ہندی کہ ملکی بگر
 بود و راجہ بلا و ہند و قریب صد سال عمر داشت سکندر و را با طاعت خواند کید ہندی دختر خود را کہ در سن و جمال
 شہرہ آفاق بود با فیلسوفی و کاسہ نرد و سکندر فرستاد و در اسکندر نامہ مینویسد کہ فور در زرم شتہ نشد زہر خورہ
 مرد این مصرع شاید انیمنی مصرع زمر و انگی نور کا فور خور و ہندہ بالجملہ چون اسکندر وانا می بر ہمنان ہند
 شنیدہ بود پیش ایشان رفت و دید کہ در بیا با نہا شستہ اند و یکناہ روزگار سیگذا نید پس سوال کرد و جواب ہا
 شنید و بفصل ایشان اعتراف نمودہ باز گشت و روسیہ بلدا چین نہاد چنانچہ در سکندر نامہ گوید و فر و چوانغ
 شد از کینہ فور یان چہ کمر بستہ بر کین فغوریان چہ ملک چین غلامی و کینہ بے و یکدست پوشیدنی و طعام
 یکے وزہ و اسپہی ہر او فرستاد سکندر حکما را از انیمنی سوال کرد گفتند اشارت است بہ آنکہ اگر مالک ہمہ جہان
 شومی ہر آئینہ تر کانی است جاریہ بہر دفع فتنہ و غلامی کہ خدمت تو کند و جامہ کہ پوشی و طعامیکہ بخوری اسپہی
 کہ بران سوار شوی پس چرا طلب یادی کنی و خود را و جانیان را رنجہ میداری اسکندر گفت مرا ہند و اوہ و متعمرض او
 نشد و گفت ہیچ بادشاہ برین غالب نشد بگر خاتان چین و صاحب سکت در نامہ گوید کہ آن کینہ چیننی در زرم
 روس جنگی عظیم نمود و بردست و لوروسیان اسیر شدہ و اسکندر بر اسپہی کہ خاقان چین دادہ بود
 سوار شد و بر زرم و کوشتافت و او را اسیر ساخت و بالاخر آن دیو کینہ زک را بطریق بدیہ پیش اسکندر
 آورد و اسکندر بر روسیان ظفر یافت بالجملہ چون سکندر نوبت دوم بایران رسید فرمود کہ تا کتب فرس اینونانی
 نقل کرد و شروع شتافت و بر سولے نرد و نردے نوشتا بہ نام کہ حاکم بر دوش بود رفت نوشتا بہ او را شتاخت سکندر از آن

اسکاٹ

ابا نمود و نوکشا به سکن را گفت مصرع به ابرو نه خود آسمان را بپوش ب و تصویر او را که کاغذی نقش کشیده بودند بدستش داد سکن در حیران گشت نو شا به خدمت کرد و او را بشوهری قبول نمود و بعد از آن سکن را بطلب آنچه او اشتناقت و یافت و گفته اند که آن دو القرنین اکبر بود که اخبار او در قرآن مجید مبرهن است و ذکر او بسیار از عجایب المخلوقات نقلست مولف صبح صادق از نو نیز مینویسد که آدم آبی نزد اسکندر آورده بود و ندکه دم داشت و بخشش مفهوم نمیشد زنی را با او دادند و پسری متولد شد گفتند که پدر تو چه میگویی گفت میگوید که دم حیوان است و این مردم را چسبست که دم بروی میدارند و ایضا اسکندر خواست که بر ساحل بحر حمید مطلع شود پس کشتی با تبار فرستاد و یکسال رفته و هیچ ندید پس بجایه دیگری رفتند کشتی دیگر دیدند و در آن مردم بسیار و زبان ایشان فهم نمیشد زنی از ایشان بدست آوردند و پیش سکن بر بردند و سکن را آن را بر روی داد و فرزند می از او بوجود آمد که هم زبان مادر و هم زبان پدر آموخت او را گفتند از اودت پرس که از کجا آمدی ما ورش گفت ملک را فرستاده بود و حال آنجا که دریا معلوم کنیم گفتند آنجا که معموری هست گفت آری ملک نیست ازین عظیم تر خلقی ازین انبوه تر پوشیده ماند که آنچه اخبار سکن را از زبان کیتان چون اتمان بکا شنیده در اینجا مرقوم نماید چه می گفت شخصی که همراه سکن ریسر و سفر مانده بود و کتابی مشتمل بر احوال سکن را بلیف نموده آن در میان ما معروف و مشهور است چه سکن را ملک ایران از او را انتزاع نموده در هیچ بلاد از چین و روس و ننگ و غیره نرفت غیر از تنجیر ایران بود نادرست میگفت چه در کتب فرنگ مرقوم نیست نیز تمام ملک یونان را تنجیر نکرد و بلکه بعضی از بلاد یونان را بخشود و آنکه در میان ما مرقوم شده است که تمام دیار یونان را آب غرق شده این را نیز غلط میگفت بهتر بود که بعضی از تنجیر یونان را آب برده و دیگر اکنون موجود است بادشاه است و آنکه سکن کشتی برای تحقیقات ساحل بحر محیط فرستاده این به هم نمیگفت اما میگفت که قریب سه صد سال است که صاحبان ملک مانند این دنیا جدید پیدا کرده اند چه آنجا رفتند یا از فرادشاه آنجا را بر انداختند و در آن ملک حریت و کمان و شمشیر و امثال آن بود و از توپ و بکله و تفنگ و دیگر آتش بازنی هرگز واقف نبودند و اسپ نیز در آن دیار نبود و فرنگیان با سوار و پیاده و توپ و تفنگ آنجا رفتند چون مردم افرقه سواران را دیدند که گامی نمیدادند و دانستند که مردم شکلی مهیب میدارند که چهار یا سپهر وند و اسپ سوار را حیوان واحد دانستند و گمان بردند که این بلاد نیست که از آسمان فرو آمده و یا از دیار آمده هر گونه ترسیدند و دیگر فرنگیان با توپ و تفنگ آنجا رفتند و دست بروی نمودند آن جماعه منزه گشتند فرنگیان ظفر یافتند و آن ملک انتصاف شدند و آن را و نیای نو نام گذاشتند و آن از فرنگیان سده کرده اند که آن دنیای نور او تصرف دارند یکی بادشاه اسپین و دیگری والی ترنگین و سومی بادشاه انگریز و آن دنیای نو در کلانی و طولانی زیاده از هفت اقلیم است آند بار را مرقه نامند و میگفت که مرقه جنوبی امی از خط استوا بطرف جنوب یعنی ما بین مغرب و جنوب در تصرف بادشاه اسپین است همچنین دیگر از جاها و قبیله والی ترنگین است و مرقه شمالی امی از خط استوا جانب شمال ما بین مغرب شمال در تصرف بادشاه انگریز است هر چه درین هفت اقلیم پیدا می آید و زیاده بر آن دنیای نو پیدا میشود و مردم آنجا اکثر سوار الاون باشند و روی پهن بینی است نهان فرجه و چشمان سیاه و کلان و موهای سیاه دارند و زنان اموی سر دراز و سیاه و در حسن و جمال زنان آنجا بر تبه افزون تر اند و تمام آن گروه بت پرست اند و از زرافه و امار و عده های آنجا را و دیگر هر کسی که نذر کنند و خسته و دشمنه و پسران نو خیز خود را جهت خدمت بتخانه ها میدهند

این زمان به تئوس و مردان به زمان عمر را به سیر میبرد و هرگاه از اتفاقات زمان و جماعت خدایم بخانه واقع نشود و مردم از آن
 آگاه نشوند زن را زنده در گور کنند و مرد را بسته و زارانش اندازند و اکنون فرنگیان آنجا رسیده اند و اسپ ابرام و اسپ انداختند
 اسپان خوب بسیار پیدا شدند باجمه اکنون یا است بران که در فرنگیان است متعصر من برسم و این جماعت میستند و آن نیامی نواز ملک
 انگیز و شهر لندن که در تخیلگاه آنکه بر لشکر طوافقت هوا از راه دریای سه ماه راه مسافت دارد و در ششم حروف کتابی پیش کیتان بروصف
 دیده اند از آن نقشه تصویر جمیع ملکها و شهرهای امروقه و نامهای امصار امروقه و اینچه در هر امصار اندازد یا از جنوب یا کوله و اجناس بطبعه
 و اتمشته و نباتات و حیوانات و غیره پیدا می نماید و مردم قوم است گفتیم که پیشکروان به دو دیگر میوه های هند و ولایت مثل انگور و سیب
 و غیره آنجا پیدا میشوند و فرمود که همه با فرط و از آنجا چندان بفرست که میرسد که همه فرنگ از رسیدن خیرهای آنجا از دیگر و یا مستثنی است
 و اینها اندر آن کتاب دو و دایره مقابل یکدیگر که هیچ یکی از آن کم و بیش نبوی کشیده و دیدم یکی را دایره دنیای گفته که عبارت از اتمشته
 است نامهای امصار اقلیم و بعد و دوری آن از یکی بدیگر و بسیار چیزها مثل این سبط انگور نری مردم بود و دور و دایره دیگر که
 امروقه است و آن دنیای نو نامند و در آن به دستور نامهای شهرهای دنیای نو سبط و زبان انگریزی بطریق اجمال مردم قوم است
 بعد از آن تفصیل هر یک از اینها را در اینچه آنجا پیدا می نماید و مردم قوم است و در خواستیم که جمیع از احوال دنیای نو به فارسی ترجمه نمایند تا
 در عالم و عالمیان نماید قبول فرمود اما هنوز بنا بر عدم فرصت از قبولش نیامده اگر چه اصل میشود و بعد از بیان بهشت اقلیم گفته اند
 خواند نوشت و بالید التوفیق و دیگر سخنی غریب از جهان کتاب پیش اتم بر خواند که در سال سه صد و سی و یک پیش از پیدایش عیسی
 علیه السلام اسکندر از پادشاه ایران را بکشت و در سال سه صد و سی و دو پیش از پیدایش عیسی علیه السلام از سطو بر و در وقت
 وزارت ارسطو مر سکندر را بتوب نمیرسد شاید پیش ازین چیزی بوده باشد باجمه سکندر اول کسی است که سوبن ساخت و است
 در عذر را عاشق و معشوق پیدا و بود و گویند که اسکندر در باب ملکند و دکان ایران از ارسطو شورت خواست و در آن باب نامه
 با و نوشت فرستاده بود و مردم تر و ارسطو رفت ارسطو او را بیاعی برود و درختی چند سال خورد و بر کند و بر جای ایستاده و نماند
 فرستاده باز گشت و حال سکندر را بگفت سکندر در یافت و طایفه از امرای واران بکشت و اقمربای واران دنیاست خود
 حکومت دارد و او را اینها و قبی نامه از مادرش با سکندر رسید مضمونش آنکه ای عجب و سخوت را بنحو و راه زنده و از سخل پیشتر
 و گنجهای که بدست در و با مروی جلد بر اسپ و نده ترومن فرست سکندر نامه بخواند و با حکما گفت چندین گنج و خواسته
 بر ایسی چگونه تو این فرستاد ایشان را سخنی نباید سکندر گفت اینچه بدست آورده ام بر کاغذی نویسد و بروی و بهید تا به سپی
 جلد بر نشاند و با و رساند که مرا و سپین است حکما بروانش و آفرین کردند و قتی سکندر را ارسطو را بر سید که در باب علان مجرّم
 چگونگی ارسطو گفت اگر گناه نبود می صفت عفو که بهتر من فضا است ظاهر نشد می سکندر مجرّم را به بختید و هم از ارسطو پرسید
 که عفو و چه وقت نیکوست گفت در وقت قدرت سکندر را گفتند لذت سلطنت در چیست گفت در سحر و جادو و سحر
 ساختن و دشمنان و تربیت و ستان و در و اگر دن حاجت محتاجان منخر این هر چه بود آن را اعتبار می نباشد و قتی بکشتن
 و زودی اشاره کرد و او گفت مرا بکش که درین کارگاه بودم گفت اکنون نیز و کشته شدن کاره باش شخصی با جامه
 گفته با سکندر سخنان فصیح گفت سکندر او را گفت که لباس خود را چون سخن خود کن گفت مرا بر سخن قدرت است

و پادشاه را بر لباس سکنه ریختند و او را اعلیٰ ملوکانه و اوروزی از و شاعران و ده هزار دیوار خواست سکندر گفت این
مال از قدرت تو بسیار کمتر است سکندر را و شد مضاعف آن با و از سکندر را گفتند که چگونه است که تو عظیم و ستاوش
از تو عظیم تر کنی گفت آنرا که در سبب حیات فانی است و ستا و سبب حیات باقی پدرم از آسمان بر زمین آورد و ستا و مرا
از زمین آسمان بر و در می و مجلس شسته بود کسی از و حاجتی نخواست گفت امر و از ایام سلطنت خویش نمی شمارم و منی خود
با یکی گفت و در محافظت آن مبالغه نمود آن را رافاش شد سکندر بطیناس حکیم را گفت سر ای آنکه راز سلطان فاش کنی
عباس گفت از و هر چه که افشایی سر خود را خود کرده باز اسرار خویش خود توانی کشی اگر و دیگری توانی کشی عجب نبود یکی از اعدای
مفسد بدرگاه آوردند سکندر خواست که از و عفو کنی یکی از امر گفت اگر من بجای ملک بودم و منی و را بکشتی سکندر گفت اکنون که
بجای من نشستی بشکری آن او را بخشیدم عالمی در دست کرد و از نواد و در سخنان و لبر می کرد و گفت از من نمی ترسی گفت ترس بند
از خیانت او باشد و یا از ظلم خداوند تو و من ازین دو عیب مبرا ایم از سخنان سکندر در دست که چه بیج است گفتین
و ناگزیده چه جمیلست کردن کیش از گفتن و گفت احتیاج آدمی بقول بیشتر است نه بحال گفت خدام سلاطین بسیار کرده
چنانچه تقاضای بدن بے چهار عنصر است نمی آید سلطنت بے ایشان تمسکیت پذیرد و اول اهل شمشیر امرا و لشکریان
و ایشان بمشایه آتش اند و دوم آریاب قلم چون و زرا و کتاب و ایشان بمنزله هوا اند سوم اهل معامله چون بازرگان
و اهل خرقة و ایشان بمشایه آب اند چهارم اهل خرقة و ایشان بمنزله خاک اند گفت صاحب کرم کرم بود اگر چه بد و شمشیر باشد
و سبیل خوار باشد اگر چه تو نگار باشد چون سکندر بیامازد و دانست که مرحن موتست نامه بسوی مادر خویش روان داشت
چون مادر شش بر خواند نوشته بود و طعنا می که ترغیب کنی زنان بزرگان را و با جمعی غرامی من کن و از ان طعام
بصاحب کسی را ده که با و مصیبتی برسد و باشد و فانیان کرد و بیچکس دست لطعام بر و منده گفتند از آن کسی است که پیشی
گرفتار نشده باشد و فقا گفت که مرا و عطا کرد که در مصیبتش صبر کنم با بچه سکندر بقول مورخان بابر شتا و و و طبعه که یک
را با و شاهی جدا گانه بود غالب آمد و عدد و سپاهش که همراه او بودند از شش صد و بیست هزار مرد و زیاده بودند و شمار
آنانکه در اطراف ممالک بودند و حشدا می بهتر میداند و تاریخ صبح صادق صادق و سید که غم لشکر شکن خان شتا و هزار
سوار بود و بیست و شش صد هزار سوار که بربان بندر شست لکه باشد و در کتاب شکن خان بودند که با او در تسخیر بلاد میگردیدند
با این کثرت عساکر و سنگین و ما تسخیر میقت اقلیم توانست کرد و بیست از تو افع میتوان کرد و منم غاسطه
حاشی ملک سلیمانی چنین پیشتر است با آنکه با آنکه بعد از فوت سکندر در میان خواستند که تسخیرش روس
بن سکندر را بسطاطت بر نشانید نه پذیرفتند و القطار کردید و روس نام در روس پادشاه شد و بطریق
لقب یافت یعنی ملک بزرگ و او پوتان و مصر و شام و مغرب تا کنار و حله خبط کرد و و مذسب بود و میداشت و یازده
و قیاس با و شتا و دانست که امایش از و بگریختند و در کیف بیا سو و در و فقه اصحاب گرفت پیاد و نیز و برخی
و قیاس بعد از آن عسکروس بود و ذکر شش در روس بیا بد مخفی نماد که بعد از طبعه سلطان طین کینانیا است که
طبعه سوم اند از ملوک عجم و ایران بسطاطت رسیدند اما چون اینجا احوال سکندر را قلم آمد و آن پادشاه عجم چاه حکمت

دوست بود و بنا بر آن مناسب نمود که سطرے چند در احوال حکما و بر سر خے از مشا پیر هر دو بار از ابتدای آفرینش
تا پیش از ظهور اسلام و بعد از اسلام که بوده اند و در وفصل مرقوم ساخته بعد از آن طبقه سلاطین اسکانیان
تحت بر آرد بالند التوفیق **فصل اول** در ذکر حکما و بر سر خے از مشا پیر که پیش از ظهور اسلام بوده اند
آغا نام و میمون مصری و او از قدما می حکماست و او را اورپاسی ثانی خوانند و گویند از انبای مرسل بوده
و بر اهل مصر مبعوث گشته و گفته اند که او ششیت علیہ السلام است و در تاریخ احکما مسطور است که اورپاسی
اول ششیت است که آغا نام و میمونش نیز خوانند و او استاد مرسل الهرامه است که عرب او را اورپاسی گویند
و معنی آغا نام و میمون نیکبخت باشد و اصح آنست که شاکر و ششیت و استاد او اورپاسی بود و بعد اعلم بالصواب
صاحب پیر اورپاسی است و صابی با و منسوب اند از سخنان او است گفت کسی که صاحب عقل نیست غصب
مغلوب نمیشود اندک و گفت که بادشاه عاقل بر فوق و مدارا میرسد بجای کسی که بجز و صولت نتوان رسید
خصوصاً بانیکان و برگزیدگان و گفت که طریق بادشاه صاحب را می اینست که اعتبار کند مردان را بکوار
ایشان نه بر حجت و بزرگی جسم ایشان و گفت با کسی که قدرت دفع آن ندارد می مخالفت ظاهر کن
اسفلیندوس از اکابر متقدمین حکماست و وطن و مسکن او شام بوده و شاگرد او اورپاسی بود و بقول
جالینوس او پیغمبر بوده و بر وایت و اصح علم طب او است و تعلیم آن بالمشافه نکرده می جز بر نذران
خود و دیگران را نیا مویختی تا آنکه در عهد قراطیگان رانیز اموختند و اکثر علما از اولاد اسفلیندوس اند از
سخنان او است که بسیار روزگار باشد که آن را خدمت کنند و چون روزگاری دیگر پیش ایدستایش نمایند گفت
تو حاجت از آن بهتر است که منت نا امل کشند و گفته منرا از احسان آنکس است که کافر نعمت نبود و گفت
عطا بر فاسق تقویت او هست بر فسق و گفت دشمنان شمان نامحشمان نیستند و گفت عابد به معرفت چون
گا و اسیانست که میگردد و بر جسامی خود ایستاده در ویشی گفته زاهد به علم مسخره شیطان بود و گفت تعجب
دارم از آن که با ختمال ضرر از طعام مضر بر پیزد و بسبب بیم آخرت از گناه خود را پاک نمیدارد و لقمان حکیم
بقول پیغمبر بوده اکثر بر آنند که حکیم بوده هر گونه در عهد داود بوده و او غلام اسرائیلی بود و گو سفند پیغمبر اسرائیلی
او را بدست اسرائیل بفرخت اسرائیل او را بهیمرم کشی فرمود و گویند که خداوندش او را روزی گفت که گو سفند
کیش و بهترین اعضا می او نیز دمن بیار لقمان برفت و دل گو سفند را بیاورد و خواجه گفت بدترین اعضا
بیار لقمان برفت همانرا بیاورد و خواجه تعجب نمود و از سبب آن سوال کرد لقمان گفت دل بهترین اعضا است گردان حکمت بود و بدترین
اعضا است گردان این باشد خواجه بر دانائی او تعجب سازد و از او شکر کرد و گویند روزی خواجه او را گفت در فلان مزرعه کجی بکار او بکشت و
هنگام در خواجه بپیر مزرعه رفت بجای کجی جوید گفت نه ترا گفتم که کجی بکار گفت جو کا شتم بجان آن که کجی بکار و خواجه بخندید گفت چگونه کجی کرد
لقمان گفت ای پیرم که با اعمال کمبیده بهشت میخواهی یا خود گفتم اگر باین اعمال بهشت رسد تو ندانم و کجی بکار و خواجه بر و شا گفت از او شکر کرد
حکایات دیگر در باب لقمان نیز بطر سید البیاض چون لقمان از او شکر خواجش او را بایاد و در آن تکیه عظیم دید آید لقمان مالد ارشد

نسخه

و سجدہ کرکے دعا پڑھتا ہوں کہ تیرے لئے نعمتیں آئیں اور تیرے لئے عذابیں نہ آئیں۔
 لیکن تعجب نہ ہو کہ وہ دعا تمام کر دی۔ وہ فرمایا کہ تم میری دعا کو قبول کرو۔
 بدانت گفت انعمت خیر حکمتہ اور گفتند او اب از کہ آمونختی گفت از بے ادبان کہ ہر چیز افعال ایشان در نظر من
 ناپسند آمد آخر از کرم نفکست کہ لقمان صاحب مال بودہ مردم فرض دادی و گفتی کہ بگیر این امانت خداست و تو بیکمال
 او کن و کتمان جو ناتمان اسکاٹ از کتب نرنگ بار اتم میگفت کہ لقمان سرگز ما لدار بنوہ در رعایت شکستگی میگذاشت
 در حبیب السیر میگوید وقتی رئیس یہی را وام داد چون یکسال گذشت پسر خویش الطالب آن وجہ فرستاد و ہنگام
 وداع گفت در راہ زیر فلان درخت نشہ ایست اینجا فرود نہ آئے و رئیس فلان موضع اگر ترا بدامادی قبول کند
 قبول کنی چون رئیس بدین برسی در قصرے کہ کنار دریا دار دست بخشی پس گفت اگر در راہ پیری رفیق تو شود از فرمودہ
 تخلف جائز نداردی پسر رفت و در راہ پیری سہراہ او شد چون بچہ بود درخت رسید نہ گفت اینجا فرود آئی گفت
 پدر مرا از ان منع کردہ گفت این نیز گفته کہ سخن پیر نشنود گفت آمد سے پس فرود آمد و بخت پیر اور احر است میگذاشت
 از درخت قصد پسر کرد و پیر اور انصا بکشت و چون جوان بیدار شد پسر گفت منستی کہ لقمان ترا از نزول اینجا منع
 کردہ بود پس سہراہ و از تن جدا کرد و با خود گرفت و روان شد پس بموضع رسیدند رئیس اینجا ایشان را بجا نہ
 خود برو و خواست کہ دختر بے لقمان دہد و ایام نمود و بالآخر باشارہ پیر قبول کرد و پیر آن سہراہ را در شرف فاقہ دید و
 و گفت پیش از مباشرت این را بر آتش نہ وزن را گوی کہ تن خود را بران محبہ کند و دو با سفل بدشیں سند پسر بہ فرمودہ
 عمل کرد و دو بموضع مخصوص وخت رسید نعرہ بز و دیو ہوش شد و گرمی مردہ از فرحش در افتاد و پیر گفت ہر کہ باین
 دختر گرد آمدی کرم قضیب را را بگزید سے تا ہلاک شدہ سے لقمان از ان ترا منع کردہ بود پس روزے چند در خانہ رئیس
 بماندند و بدیہ رئیس مدیون شدہ اند او پسر را احترام کرد و خواست کہ شب در قصر کنار دریا پسر و پسر لقمان
 بموجب وصیت پدر با نمود و بدستور باشارہ پیر قبول کرد و شب چون ہمہ بخواب رفتند پسر پسر لقمان را بیدار
 ساخت و گفت عادت این رئیس آنست کہ چون فرض خواہش آید اورا در کنار دریا بجا یاند و شب با نمود
 چند بیاید و آن بیچارہ را با سہریا کہ بران خفتہ است بردارد و در آب افکند اکنون بر خیز پسر لقمان برخاست
 پسر با اتفاق او سریر داشت و بموضع برود کہ پسر رئیس در خواب بود انجا سہراہ او را بگرفت و آوردہ
 بجائے خود نہاد و رئیس شب بدستور اینجا آمد کہ پسر لقمان را بجائے دادہ بود و سہریا پسرش را بجان پسر
 لقمان برگرفت و در آب افکند چون روز شد از حمال آگاہ گشت و متعجب ماند و مال بداد و پسر لقمان را
 مختصی المرام باز گردانید کتمان جو ناتمان اسکاٹ می فرمود کہ در توریت ہرگز مرقوم نیست کہ لقمان متمول
 و ثا گرد و او بود و چہ او بعسرت و فقر روزگار گذرانید سے و بعد از او دو و پنج دین سال بود و آواز
 جملہ نصایح لقمان است کہ بہ پسر خود اخلاق مردم بچیا و بد بخت و اخلاق مردم سعادت مند نمود و گفت
 اے پسر تقی گیر از چیز پاک حق تعالی ترا و انا نیدہ است پدر سے کہ و انا جابل نیست و گفت

کسی را که توانا و دانا و عالم ده کسی را که شکر گذاری تو کند بد رستیا که بقای نیست در نعمتی که کفران کنی زوان نیست
نعمتی را که شکر گوئی و گفت شکر گفت هر گاه که بر میتر گارد و متواضع میشود و خیس چون بر سبزه گاه شود مشکبه میکرد
و گفت برادر گمید حاجت است و حاجت کلید گناه است و گفت علم بهتر از گنج است گنج تر از نگاه باید داشت
و علم تر از نگاه میدارد و گفت در تفتیش مال خود و اصلاح مال دیگران بکوش که مال تو بود که ذخیره آخرت سازی
و آنکه میراث دیگران گذاری از آن دیگران بود و گفت احمق بر چند صاحب جمال بود با او صحبت نباید داشت که شیر
بر چند خوب رضا است ز شکر کردار است و گفت سه کس را در سه حال توان شناخت حلیم را نزد غصیب
و شجاع را بر خوف و برادر را نزد حاجت و گفت چهار نفر را که حکمت جمع کردم و چهار از آن برگزیدم که دورا فراموش
باید کرد و دور باید گرفت خدا را و مرگ ایاد باید داشت و نیکی را که بامردم کنی و بدی را که با تو کنند فراموش باید
کرد و گفت و خوشخوی یعنی خوشی خوش خویش بیگانگان است و بدخوی یعنی خوی بد بیگانه خویشان بد خویش
و شر و بنده حلقه بگوشت از تن تو از می برود و بد لطف کن لطف که بیگانه شود و حلقه بگوشت بد و گفت اصل عقل به از
منکمل جاهل اسما و فلیس و انما و فلیس نیز من نامند از اکابر حکماست حکمت از لقمان و سلیمان بشام
آموزخت و بقوله از او و تعلیم یافت و او مجرب و متوکل بود و هر چه از قوت گیرد زده اش زیاده آمد و
تصدق کرد و ذخیره تنها و می و او بیونان رفت و از کیفیت خلقت عالم سخنها گفت نه پسندیدند و
از شهر برانند و در تاریخ احکما مسطور است که حکمت و حکمت پیغمبری بوده که مزوج بقلسفه بود و او اول
کسی است که جمع میان معنی و صفات الله تعالی کرد و همه را جمع بیک معنی ساخت و گفت که نیت حق تعالی
را معنی تعدد و تمیز از یکدیگر که هر یک از آنها مخصوص بنامی باشند بلکه او یکیت فی الحقیقت جمع من الوجوه
بجملات موجودات دیگر بد رستیا که محرمات عالمیه را بکثرت و تعدد عارض می شود و یا به اجرامی ایشان و یا بمجا
و نظایر و ذات حضرت باری تعالی مقرر مقدس است از همه اینها و بسیاری از بزرگان حکما و مشایخ با او متفق اند و علو
علیه السلام برین بصری و جماعه متحرکه همین مذکور است از فیثا غورس حکیم اول که است که حکمت را فلسفه نام نهاد و علم شیا
پدید آورد و بعضی او را حکیم خوانند و ذکر و می برانند که فیثا غورس معاصر هر اسپ و وزیر او بوده حکمت از اصحاب سلیمان
آموزخت و میتوان شد و علم مندرسه و طبعی ظاهر ساخت و موسیقی اختراع نمود و او بیست و هشتاد کتاب تصنیف کرد
و به بقای نفس بعد از تنهای بدن تمایل گشت و اینکه بعد از تنیکه اگر از اهل ثواب است ثواب می باید و اگر از اهل گناه است
عذاب یا خواهد رسید بر رای حکمای آلمی و او هر روز بر خود غذائی ترتیب داده بود که هرگز بیمار نشد و گاه فریه و گاه لاغر
میو و گاه شاد و گاه غمگین گشتی و خنده و گریه میکرد و در تاریخ احکما مینویسند که طعام صباح او شیر گاو و غسل بود و وقت
شام نان و آب و سبزی و او طعام بلوغ او قربانهای کاهنای بود که بر اینها قربان می نمود و در هر گاه که رئیس کاهنان شد و خدا
خود از چتره مرتب او که که گرسنه نشد و نشد و نشد و او را مطلوب و ستان را بر مقصود خود مقدم داشتی و گفتی که مال و دستان
مشترک است میان ایشان و او بشهر فرود آمد و باشتافت فلول از ابالی آنجا که بکثرت مال معروف بود و نزد او آمد پس

خوشنای آغاز دنیا و فیتنا غورس اور اٹلاست کرد افلون برنجید و قصد فیتنا غورس نمود فیتنا غورس با اتفاق شاگردان
 با او نرم کرد و ظفر یافت افلون با چیل تن قتل رسید حکیم از ابائی آن شهر متوهم شدند فارغ نو یار رفت و از آنجا بشهر فارس
 شتافت بزرگان آن دیار نزد او آمدند و گفتند آنکه قتل چیل تن را و او را و حکیم بود اکنون بشهر دریا بار کرد و فیتنا غورس
 بشهر سے دیگر رفت جمعه قصد او کردند فیتنا غورس بجای رفت آنرا میکل گفتند سے دشمنان او را محاصره نمودند
 و آتش در میکل زدند فیتنا غورس با اصحاب بسخت از سخنان او ست هر چیز سے عقل محتاج است لا دولت و گفت خنده
 بیوقت این غم گریه است او را گفتند تو حکیمی گفت فیلسوفم یعنی دوستدار از حکمت اتم حروف از کیشان چو ناتمان
 اسکا تحقیق این لفظ فرمود که فیلسوف لفظ یونانی است مرکب از دو لفظ فیلو بمعنی محبت و عاشق و سوف بمعنی علم
 و بکثرت استعمال و او فیلو حذف شد فیلسوف ماند با جمله او را گفتند شیرین چیز با چیست گفت آنچه کس را بآن میل باشد
 گفتند فلان ترا بد گفته گفت از آنکه راه بخوبی نبرد و گفت شمر دوام باز چیز را نقل و گفت خاموشی موجب سلامت است
 از بد است و گفت باید که شمر از خود بیشتر کنی که از دیگران یعنی در خلوت نیز باوب باشی و گفت عتاب با خود بهتر از
 عتاب دیگران و گفت جد کن تا ما کردنی در دل نگذرای و سم آن کنی که شاید تا آنچه خواهی و گفت مدح خود همچو خود است
 و گفت سوگند سبقت خوردن نشان در رفوئی است گفت اگر از کسی خطا سرزند چه نیکو بود اگر سرزند و بر آن مطلع
 شو و چه مفید باشد گفت بدترین مردم کسی است که مال بهر دیگری جمع کند و گفت نگا داشت آنچه در دست است
 بهتر است از طلب آنچه پیش تو نیست و گفت آنکه مداح خود را مال ندیدد مالش برود که او را بدگوید کی راوید که لباس فاخره
 پوشیده بود و خنجر با صدواب میگفت گفت با سخن را چون لباس خود کن یا لباس را چون سخن و گفت سخن را و از آنست
 که بشناسی وقت را که سخن گفتن در آن خوب است یا سکوت و زریدن و گفت طبیب کسی است که بدن خود را از
 بیمار بیهانگا ندارد و کسی که محتاج بپایان غیر شود و طبیب نیست و می گفت بیشتر افتد که بر حیوانات میرشد بنا بر بی زبانی
 است و اکثر کلمات انسان را که رومی میدارد باعث زیان است و گفت کسی که نفس خود را در ساز و از چهار چیز هرگز
 بگریزی به او نرسد و آن اول عجلت است دوم بجا بخت سوم عجب چهارم کاملی چه شمره تعجیلیشانی است و شمره بجا بخت
 حیرت است و شمره عجب منقصدب و شمره سستی و لذت و خوار می و گفت حکیم محافظت نفس خود نخواهد چنانکه دیگران محافظت
 بدن خود مینمایند و گفت نفس میان نیکان و در لذت و نعمت است و میان بدان در کلفت و اگم گفت کسانیکه گرفتار
 شهوت بدنی اند بندگانند حواس را و از باب فضائل موافق اند عقل را و گفت خدا کند در دنیا کم از کسی که بی باکانه
 عیوب خود را بشمرد و گفت فکر را پیش از عمل بعمل آرند و گفت با همه کس یکشاوره رومی و تاملت به پیش آئی نه بگریفتگی
 و کرامیت و گفت پیش حق تعالی قعلما و کردار با معتمد است نه قول با و گفتار و گفت چه نافع است انسانرا که
 سخن گوید بچیزهای نفس و اگر ممکن نباشد گوش کند از کسیکه آنرا بگوید و گفت پیش از آنکه کاری کند فکر کند و از کار بازیر که
 کار بدر نشیند و مددگار سے نیست و گفت محافظت و صحت بدن خود به میان رومی از طعام و شراب کنند و کج
 در یا منت چندان مکنید بلکه طلب کنید صحت نفس را و گفت ملاحظه کنید از کار یکدیگر در کرون آن نفس شما حدی کسب کنید

و در سال دیگر به منظر و بین دار و امانت گذار باشد و چون باد شاه بخواب رود و پاشغول بچرخد از لذت شود
 باید که اعتماد کند بر دربانان و نگهبانان قصر خود و در گذر خوردن و آشامیدن از دست زنان که نزدیک اویند و همچنین
 لباس از دست ایشان بپوشد و استشمام رایحه و بخورات آنها نه نماید که نهایت اعتماد بر او داشته باشد و گفت بهتر است
 انانث را نسوان و مذکور را مردان تعلیم کنند تا لیس لیلی از حکماء کبار پیشین بوده مبعثر شد و علم آموخت و بملیله بازگشت
 و او اول کسی است که در آن دیار فلسفه ظاهر ساخت و از سخنان اوست که بسیار اول آب است و هوا و خاک از آن
 متکون شده و از صفات آن آتش پدید آمده و از دو و پنج از آن آسمانها ترتیب یافته و گو اکتب از شعله باغی که از شعله
 گشته و این قول موافق توریت است و در قرآن شریف است قال الله تعالی و کان عرشه علی الماء و ایضا ششم تنگی
 الی السماء و همی و خان از سخنان اوست عاقل کسی است که زبان خود را از مذمت نگدارد و گفت فاضل ترین بر کلام
 ملاقات است بر وجه نیکو گفت صورت روان ضمیر خیر میدهد و گفت بخاموشی عادت کردن صورت شستی است و
 گفت بجابت دور میکند رامی و عقل را و ابواب سبکی میگشاید بسوی لجاجت کند و گفت لایق نیست ترا کردن چیز
 که هرگاه ترا بآن سر زش کنند و خشم شوی و گفت اگر خواهی که غمی نشوی شهوت را مغلوب و مقهور ساز بدرستی که فقر کسی
 است که زیر دست شهوت است و گفت ایشان نیکو کار بهترین چیز است که بر روی زمین است از سایر حیوانات
 و گفت که مردم سه طبقه اند یکیه بر سوم به سبکی و دیگری بر سوم به بدی و سوم عاقل که نه خیر شناسد و نه شر گفت بهترین
 بسیار باعث انگار قدر است و گفت کیست که بداند که حیات موجب بزرگ است موت باعث ازادی و گفت اگر بر
 حصول غنما صبر کنی هر آینه سعید شوی و گفت کسی که احسان کند بر کسی و او بدکر خیر تلافی نماید شکر گذاری آن نکرده است
 و گفت کسی که تحمل مصیبت های سخت شود او بر است و گفت بسیار ضرر را که بر مردم میرسد بجهت ترک شورت است
 و گفت ملامت نکنید احدی را که پیش از آن که تقصیر از کار او کنید و گفت خیر بای ظاهر را ترک کنید و طلب چیز بظاهر
 نباشد کنید و گفت که ادب باعث انس همه چیز است و گفت بگریزید از شورت مرد شهریه و اگر مشورت عمل کنید
 و برسد و شمار امضرت پس تحقیق شما سزاوار مضرت همیشه و گفت از کلام مرد دانسته میشود و مذمت او و گفت
 عادل آن نیست که ظلم کند بلکه عادل کسی است که اگر تقویت دهند و بر میری کنند و از نظام ظلم نکند و گفت آن کسی
 که میگردد از جنگ پس باز میگردد و جنگ میکند او مرد است و گفت دوستدارنده مال را ازادی نیست و گفت شقی
 زندگانی میکند باز و آرزو و گفت سخن خوب نگا بداند و غضب است و گفت غر آنست که به فرح میگردد و آنچه برنج گذرد
 زندگی زندان است و گفت جمیع مردمان می مانند و آنچه در اندیشه ایشان است چنانچه حق تعالی جزا میدهد ایشان را
 موافق عقیده ایشان و گفت عمر یک عمر غیر گذرانید عمر اوست اتم حروف را حسب حال بیاورد آمد مصرع هر کس که بجام
 دیگری زیست که او است و گفت بدرستی که زن عمر مرد را کوتاه میسازد و اگر نباشد تر ازنی پس زندگانی کن به بهترین وجه
 و گفت زینت هر زن سکون آرام است پس زن صالح سالم میدارد و منزل را و گفت هرگاه منزل را تجویز کردی طلب
 کن زنی را یاری دهد ترا در کار را و گفت عاقبت نکل خندامت است و گفت زن نیکو کار سهل و آسان بدست آید

وزن کا دلم باعث سلامتی شو سر است و گفت زن اگر وزن کرده شود بهتر است از اینکه تزویج کرده شود و گفت زنان لطیف
میل دارند با نرطاف و گفت کجای کنیزان را نه چنان ایشان ابد رستید که مردمان نروخ میکنند چنانچه زنان و گفت طبیعت اخلاق
بزرگی بر زنان میکنند و گفت هرگاه اراده تزویج کنی پس نظر کن به سائید صفا بمان زن کنی پوشند چیز را که در آن صلاحی باشد
و گفت زن قدرت میدارد بر آنکه چیز سے از تو فرگیرد و گفت کسی که در یک چیز دو بار غلط کند حکیم نیست و گفت اگر بدی
صاحب دولت و کرم را چیزی اندک فراگیری از دل بسیار و گفت ایشان قاورترین حیوانات است بر حیل و گفت از
دشمنان انتقام میدی کن تا ترافرت نرسانند و گفت آماده ساز آنچه چیز را که محتاجی بآن از برای ابام پیری و گفت
گر سنگی و مفاسی عشق را بر طرف میسازد و راقم حروف گوید شاید عشق بجای می رابر طرف معاز و نه حقیقی را و گفت مرد نکو
در آرام و سکون است و گفت کمتر یافت می شود امانت در زمان و گفت بعضی از مردمان با شنیدنکه را می نامی بد می شنند
و کردار را می شان خوب است و گفت اگر عمل بقول دشمنان کنی مفرت کشی و گفت کسی که صاحب سکوت شود و سبب
آن مهابت پیدا میکند و گفت بعضی از مردمان دشمن میدارند و کسی را که احسان کند بسوی ایشان و گفت صالح از مردمان
کسی است که نیکو باشد ظن او را قلم حروف گوید از آنجا است ظن المؤمنین خیر و گفت خوبیا حاصل نمی شود و نمی توان کرد
مگر بشت و گفت نیکو میشود و زندگانی تو اگر مغلوب سازی غضب را و گفت عاقل مرگ را بر زندگی ترجیح می نهد و
گفت بدرستی که از بد مهیا و آماده نمیکرد و برای فاسق و حریص و گفت بگریزید از خوبی بد و از تزویج زن بد و اگر زن میکنند
پس نگاه دار و او را از اخلاق رویه و گفت سکوت بهتر است از سخنایک نه او نیست و گفت پدر و مادر را قدر و منزلت
پیش عاقل است و حسد غالب است بر اکثر طبائع و گفت نیکو می کن بر کسی که قدرت بر نفع تو نداشته باشد و
گفت یاری کردن بدان را بر بدی کفر است بحق تعالی ای حکما پس لطیفی از کبار حکما می لطیف است صاحب
مذهب بود و او گفته که اول مخلوقات هو است و چنان هر چه نیست از آن متکون شده ای حکما انعموس لطیفی از اکابر
حکما بود اول کسی است که کون و لول و تقابل گشته و از سطو قول او را در کتب خویش آورده و آنچه موافق خود نیافت
رد کرده و مذہب او است که اصل اشیا جسمینیت که همه اجسام و قوی از آن متکون شده و او پیوسته و رعب و شفت
بود و گفتی اگر نفس نیر دست می باشد از آن بهتر که من زیر دست او باشم و هر که او را ستایش کردی الحاح نمودی
که از آن نگوید شهر او انقلاب پیدا کرد و خلق مضطرب شدند و بود چنانچه بود و گفتند در نیحالت چگونه آرامی گفت اگر
امثال این در خواب بنید اضطراب کنی یا نه گفتند نه گفت مرا بمان خواب است که کارهای آتیانی را خوابی و خیالی میدم
و قتی ریش با او سخنهای درشت گفت حکیم تحمل نمود و زن از تحمل حکیم و غضب شد و در آنوقت رخت پوشست بر سر
و عالم بر سر حکیم ریخت آن وقت حکیم کتاب مطالعه میکرد و سر برداشت و گفت مرا مهاتی کردی و طعام خوش آمد
و باران بارانیدی و چیز سے دیگر گفت نه چون اکبر از اکابر حکما می یونان است معاصر انکیا انعموس و مختصر
و استاد لا و قوس سوستانی بود و بادشاه او را گفت مرا و خط بگو در کاسه آب بیاورد و گفت اگر تشنگی بر تو نماید
این را بنچید میخوری گفت بنصف مملکت خویش گفت که چیز سے که بشیرت آب بر می کنی خشنه توان کرد و روز سے

جوانی وید که یکبار دریا از غایت فقر محزون نشسته بود گفت چنان انکار که تا جرعه صاحب نایه بود و دست
کشته و آشتی و بران دریا میرفت و ناگاه با دس غظیم برخاست و ثویان را ضی گشتی که گشتی با غرق شوند خود بسلامت
ای چنان شمار دوست از تفکیر معاش بدان جوان بشاد شد و خدمت کنیز گویید که او را دوستان بسیار بودند و شاعر
کمان برد که سر فروج وار و پس گرفتار خواست که نام موافقان خود باز گوید و بیرون گفت او را شکیبایی کرد و نیتون
زبان بریده پیش انداخت و در شکیبایی گذشت از سخنان او است که قمرس از مردن بدن و ترس از مردن نفس و گفت
که اگر نیز بیدست شما افتد بگوئید که از ما است و اگر از شما بود و بگوئید که ما را بود چه آن عاریت بوده که اگر ملک شما بود
از شما بود می و از شما بدید که از دیگر است شما منتقل نشدی گفت شکل ترین چیزها است که نفس خود را شناسی
و سر خود را ندان داری و گفت زبان مرد و فیض از شمشیر بریده تر است گفت حکیم شراب المقدار که مست سازد میخورد
او را پس میدند که خواب چیست گفت راحت است از شفت مناسب است برگ و گفت سزاوار نیست
مردان را که کلاه کنند زن صاحب جمال چه بسیار میکنند با شرت با او و آن باعث ضعف است و از تکبر می کند
پیر مرد و گفت خواب مرگ است کوتاه و مرگ خوابی است و از و چه قهر طمس از اکابر مشایخ حکماست معاشرین
بن اسفند یار بود و در سطوحی اندر سخن او سنا و خود افلاطون ترجیح می نهاد و از سخنان او است که تا شرموت را منع
خود کنی خود را از افراد ایشان نشمار می و گفت چنان شیرین مباش که ترا فرو برد و چندان تلخ مباش که از دانت
بیرون افکند نقاشی او را گفت که خانه خود را بچ بزدی تا آنرا مصور کنم گفت اول تصویر کن تا آنرا بچ بیدار نم و را
گفتند بگوئی دست بردمان نهاد و گفتند مشن و دست برگوشش گرفت گفتند مبین چشم پوشید گفتند بدان گفت این
و تا و رستم او مهرس شاعر اقدم فضال شعری یونان بوده بعد از موسی یا نصد و نود سال خلا شده
از سطو و یوان شمر او را از خود جدا کرد می وقتی با سفیر او فتادیکه خواست که او را بخر و گفت از بجائی گفت از
مادر ویدر گفت ترا میخرم گفت نتوانی خرید زیرا که خریداران بود که آفریننده بود و دیگر می او را بخرید گفت بچه کار می
گفت بکار از او می پس چند می بنده هماندا نگاه آزا و گشت صد و بیست و سال عمر یافت از سخنان او است لاخیر
کثیرین الکر و سامی و گفت خاموشی بسیار گمراهی آرد و بسیار می سخن قدر سخن را بیل میکند گفت عاقل آن بود که بر زبان
خویش قادر بود و آنچه یعنی نشاید بگوید و گفت حیات موجب بندگیست و موات موجب آزادی است و شرط از اکابر فلاسفه
است شاگردی شاگرد غورس و استاد افلاطون بود نام سقراط میس است و سقراط مخفف است بعضی برایش که او وزیر
بهمن بود و دل از همه برداشت و تجربه گیرید و در طریق عبادت مخالفت یونانیان نمود و لهذا از حکمت طبیعی برگزید
حکمت عقلی را نیک سرانجام داد او را گفتند که خدا شومی زنی را که بفاست میل بود و خواست گفت این هر آن
که دم که بصیر و تحمل عادت کنی کتمان جوابات همان اسکاٹ با راقم میگفت که نام زن سقراط از آن چندی بود و در فرنگ
برزن که زیاد گویش او را از آن تنی تا مندر دوز سقراط از زیاد گوئی آن چیده از در خانه خواست کیس و
آن زن و یکی پیر از بل از بام خانه بر سر او ریخت مردم بخندید و از حکیم پرسیدند که این چیست حکیم گفت که بعد از عمر

نایه

بارش می آید بختیهای یاوه آن زن مانند رعد بود و بول بجای باران است القصه سقراط حکمت را غریز و شتی و در حین گفت
ثبت نکردی و گفتی که حکمت پاک است و در لهای پاک باید و دیوست حیوانات و گفته اند که بهین سبب هیچ کتاب تصنیف
نکردی گویند که در ابتدا آنچه از او ستا و شنیدنی نباشتی او ستاد گفت که اگر یکی در راه بتورسد و سخنی پرسد لاچار بختانه روی
و در کتاب نگر می و جواب گوئی سقراط متبینه شد آنچه نوشته بود نوشت و پس از آن آنچه آموختی بیا و اگر فتنی آورده اند که سلمان
یونان هرگاه بحرب رفتند سقراط را با خود بردی یکبار از ایشان سقراط را با خود برد و درستان سخت بود سقراط شب با
از شدت سرما بخترا به پناه بر روی و روز در آفتاب نشستی و گفته اند که در خمس سیر بر روی روزی با و شاه در آن حالت
او را بدید گفت چرا نزد ما نه آئی گفت از آنکه مشغولی دارم گفت بچه مشغولی گفت با آنچه مرا زندگی بخشید ملک گفت نزد
ما آئی که آنچه خواهی بهت بگفت اگر چنین استی در خدمت تو کسیر بر روی ملک گفت حاجتی که داری بخواه گفت حاجت
آنست که باز کردی که اسپهای شما مانع رسیدن پیر تو آفتاب شده اند و سه مایه خورم ملک خواست که او را
خلعت دهد سقراط گفت که وعده کردی که مرا چیزی دهی که زندگی را بر پای می داری و اکنون لعاب که بران میدی مرا
حاجت نیست آورده اند که سقراط همیشه از بیت پرستی برامی نمود و لاجرم یونانیان که بت پرست بوده بعد از او نش
بر خاستند و باز ده تن از قنات ایشان بقتلش فرمان دادند ملک را بگفت آنچه عیب یار بود بقتلش فرمان داد
او را گفتند چه مرگ اختیار میکنی سقراط گفت بزهرم بیا که کنید ملک او را حبس نمود و فریطون و شاگردانش نزد او آمدند
و گفتند اگر قهرمانی ترا شب از حبس بیرون آریم و برویم به رسایم گفت این شهر و وطن منست آنچه بمن میرسد مستحقم مل از
بهر نصرت دین حق است اگر برویم و م و تصرف دین حق کنم آنجا نیز بهین واقعه پیش آید پس شاگردان را و نصیت کرد و و
کاسه زهر که بر او فرستاده بود در بطور و و فریطون را پیش خواند و و بر روی او نهاد و گفت پس خود را ببالین نفوس ملکما
سیر و م و در گذشت گویند چون شاگردانش برگ و متفقین شدند گفتند ای او ستاد ترا کجا دفن کنیم گفت اگر مرا بیا بیدر جاکه
خواهید دفن کنید یعنی آن نه منم مل کالید من است گویند او سخن مرگ بیا رفتی و هرگاه از و سخنی پرسید ندی زبانم
سیر پیش افکندی آنگاه جواب گفتی و او تنهایی دوست بود و کچور و بسیار عبادت و کم سفر بود و صاحب تواریخ الحکما گویند که
سقراط اکثر سخن رمز گفتی چنانچه گفت نظر قمار سازند از بویهای خوش یعنی پیر سازند نفس خود از ملکست و با خلایق را که زمین
گردانید و گفت حوص مثلث از سه کویا پر کن یعنی حوص مثلث که عبارت از ترکیب بدیع انسانست چهاران او که مرکبست
از نفس نیاتی و حیوانی و انسانی میفرماید که حوص مثلث قابلیت انسان را از مساوی عالیه که بنیاد بر خلل اندازد سه کویا
که عبارت از زوایا و حیوانی و انسانی است پر کن و گفت مخور و بزرگ و شیر را یعنی حذر کنید از گناهان که گناه مثلث
شیر و بزرگ است که می خورد و گفت وقت مرون مورچه نباشد یعنی در وقت کشتن نفس القنات بر چیزهای خواستن کنید و گفت بجا به
سپاه و بزر و بیدر سفید را یعنی گر به را بکارید و خوشحالی و سر و در را بزر و بیدار گفت مثلث نیاحت گفت و بیا از آن حقیر تر است
که بهر او شلی زند و گفت هیچ کس بهتر از بهر نیست هیچ غری بهتر از او نیست هیچ پیر از بهر شرم و هیچ دشمن از بهر خوی نیست و گفت
با دشمن مشورت کن تا با یکدیگر دشمنی او را بدانی و گفت هر کجا و انا مشورت کند از سوا نمی آید و گفت سعی و کار که انشا بدو شود

از کمالی بزرگوار است و گفت اگر خاموش شود آنکه بداند اختلاف بر خیزد و گفت کسی که علم نداند چون کسی است که روح ندارد و گفت حکمت آنکه بنگاه بحال سد که از ستایش خود خورم نشوی و از زندگی بکلین نگر دی و گفت نیک و کس اند عالم گویا سخن و خاموش شنوای حق روزی بر کشتی سوار بود و طوفانی عظیم رخاست ملح را گفت از کنار آب تا کشتی چه مانده گفت مقدار دو انگشت گفت کشتی بسا حل آن که میان ما و مرگ دو انگشت مانده اورا گفتند چرا ترک دنیا کردی گفت یقین انهم که مرا به اگر از این بیرون بزنند خود بر غمت ترک کرده ام تا حسرت در دل نماند یکی نزد او آمد و گفت جامی سقراط کجاست جامی خود با و نمود مراد را سحرا رفت و چون دانست که سقراط اوست و باز گشت و گفت چرا نام خود گفتی گفت تو مرا از جامی سقراط پرسیدی نه از سقراط جواب مطابق سوال باید کی اورا گفت بدان تو از ازل اند و ازل بیت شرمی نیست گفت تو عاقل سبب خودی و اهل بیت من عاقل من اند و گفت حواش دنیا لاک طایفه الیت و عطا طایفه و گفت تو نگر می صحت تن است علم صحت مزاج و گفت اگر کس را بیکه کار با بر مراد بود و عفاش را اهل کرد و گفت باید و در چنان باش که پس خود را چنان با خود خواهی اورا گفتند و بشوار از مرگ چیست گفت ندگانی به بطالت گذرانیدن گفتند چرا باد شاه خود را استحقاق کنی گفت او چگونه باد شاه من باشد که بنده بزره من است چه شہوت مغضب هر دو بنده من اند و بنده آنهاست گفت طالب نیا چون سوار کشتی است اگر غرق شود خطا کرده باشد و اگر نه من کتب خطا باشد و در جزو طالی اورا صایب توان گفت و گفت نزدیترین چیز با مرگ است و دورترین حصول آرزو و گفت مرگ نیکو کار است و گویا مرگ بدکار است و گویا جهانیان گویند که سقراط در شرم علم موسیقی می مویخت گفتند شرم ندری که با این همه فضل و دانش شاگردی میکنی گفت از آن فتح تر باشد که درین جابل باشم و گفت اگر خاموش نشو و دیگری اورا خاموش کند و گفت اگر ساکت شوی تا دیگران بسخنند از آن بهتر است که سخن گوئی و خاموشی کنن یکی از و شورت خوست که کدقند شو و گفت خد کن ای در و ام ست میل خروج دارد و آنکه بیرون است هوس و خول و گفت خواب کیست قیام و مرگ چیست و گفت بهترین کرد و باها قناعت است اورا گفتند فلان دشمن تو بمرگ گفت میخواستم که گویند که خدا شد و وقتی با تو نگر می بر ای بیفت از آن در رسیدند تو نگر می و بر کشید و میگفت ای و ای اگر مرا نشناسند سقراط بخندید و میگفت ای و ای اگر نشناسند و گفت آغاز و وستی نیک گفتن است و آغاز دشمنی بد گفتن اورا گفتند او می و عیب باشد گفت آومی اگر بے عیب بودی مرگ با و راه نبردی گفت اقرار و اعتراف یگانگی حق تعالی و آبر هوش خانه دل از نور اخلاص او و پوشیدن بدن و اعضا پلاس طبیعت اعمال بشریعت خلاص است ابل جور و کمر ای را از کشتگی و بی رایی و گفت در عجم از کسی که داند و شناسد فنا و زوال را دنیا چگونه اورا یاری میدهد و غافل میگردد و انداز چیز بیکه زوال فنا را بران راه نیست نقلت که سقراط در می پیش بادشاهی که اورا گشت مراد بادشاه گفت ای سقراط تو میگوئی که بت پرستی خوب نیست سقراط گفت آری این سخن گفته ام و میگویم که بت پرستی خوب نیست که ان خوب است بادشاه پرسید که که ان خوب است سقراط جواب داد که سقراط ان خوب نیست و ملک ان خوب است از برای آنکه کسی که شناخت خدا تعالی را بخواند و حق شناخت او احتیاج نیست اورا بچیزیکه از بدیها نگاہ دارد و برساند اورا و این از لوازم و اجبات شناخت پروردگار است که نشناسند حق تعالی از بدیها و ترسها و ور و محفوظ می ماند و آنکس که خدای را نه شناخت محتاج است بچیزیکه اورا نگاہ دارد و باز دراز گنایان و کردارهای بزرگوار

تنبها که می پرستان را پس چون پرستنده به بت از ترس بت اندازد ایستای بدیاز میبازد بنابر آن گفت با و شاه و است پرستی
خوب است و هر کسی که اعتقاد بخدا آورد آنکس را از تنها فایده نیست بجهت آنکه جسد نامی مرده اند و تاریخ الحکما مسلم
است که سقراط را گفتند که ترا کتبخد بایده شد گفت اگر ایابد است پس من بدرویی و بدخلق از برای من بهرسانند گفتند
فائده این چیست گفت بدرویی جهت آنکه مرا بر نزدیکی او بسیار میل نشود و بدخلق بنا بر آنکه تا بهجا است او ملکه و تحمل
بهرسانم گفتند چرا نزدیکی برسان شرت مکرده میداری و حال آنکه در میان شرت از بی است بی پایان گفت میباش شرت را
از برای چهار وجه خوش نمی آید اول آنکه دانا و عاقل با دور و از این که پیرده خود را بشکافد یعنی عورت خویش را نکشوف
کند و شتر غیری مشاهده نماید دوم آنکه در آوردن و انداختن چیزی باشد در جای نحس یعنی آلت را بفرج فرو بردن باشد
سوم آنکه ضعف قوتست و عاقل محافظت قوت را ضروری دانند چهارم آنکه هم سوگند و مصاحب شدن است تا و
مرگ اگر آن زن می زید و زندگانی یا بد این کس میوهون است و اگر می میرد این کس مخزون میگردد و عاقل نفس
خود را میوهون چیز نمی بسیار و سقراط را گفتند که مال بمنال حل عاقل را تعمیر میداد و گفت آنکس که چنین باشد عاقل
نخواهد بود و گفت شخصی که علم نداشته باشد صید نیست که روح نداشته باشد و در می با و شاه بر سر او ایستاده و گفت
از من نمی ترسی گفت تو نیکی یاد گفت تیکم گفت از نیکیان چرا ترسم و گفت نفس فاسد است همه چیز را یعنی همه شیا
و نفس حاضر و محض کسی که شناخت نفس خود را می شناسد همه چیز را و گفت ایسه طبقه اندوه و غم جدا نمیشود و یکی حسود
که در فکر است که نعمت از آن شخص زایل شود و بیاورسد و دیگر خلت و که عدا و کسی را در دل خود محکم ساخته همیشه در فکر
است که او را بکشد و سوم تو گویی که از فکر و اندیشه فقر و پریشانی برسد و خوابان رتبه باشد که او را قدرت آن مرتبه باشد
و گفت بهتر از بهتر آن کسی است که عمل کند بهر بهتر و بد و بدیر آن کسی است که عمل کند بهر بد و گفت عقول و مبتدی است و علم
کسی و گفت سعی را کار غیر موقوف بدتر از کمالی در کارهای کردنی و گفت کامل نشوی تا آنکه همین نشو و از تو و شمس تو و چگونه
کامل توانی بود هرگاه که دوست از تو در امن نباشد و گفت هیچ خیر و خوبی در دنیا نیست الا دوستی عالم گویا سختی خاموش و
شنونده بحق و گفت دنیا و فرخ است کسی را که برهنه کند از آن و حیثیت است کسی که دوست دارد آن را و گفت چه عاقل
است کسی که گویا شود بر متن و باز گشتن از دنیا و سعی و اهتمام راند و زیاده وانی و دنیا و گفت کسی که ترک کرد و دنیا را از تراحت کرد و از
مشقت باور بجای آورد و دوست دارند او را اهل دنیا و امین شود از خوف عاقبت بعد از مفارقت دنیا و گفت که
واجب است تا اهل کند عاقل درین که سجده نباشد در عمارت چیزی که بگذارد و او را از براس و دیگر گفتند سقراط
همگی بغیرت میگذازی گفت اگر شما شناسید نفع عزلت و بچشیدن لذت را بهر آئینه و حشمت کنید
و بگریزید از خود چه جایی دیگر آن پیش سقراط حکایت نبوت موسی علیه السلام کند که در سینه شکفت
ما گروه یونانیسم احتیاج نیست در تنذیب اخلاق ما را بخیبر خود و بنا بر آنکه ما اشتراق خود را پاکیزه
ساخته ایم و گفتند سخن گفتن در باب چنین که مدرک و مفهوم نباشد چنانچه و او را بی است و بسیار
و مناظره در چیز که بحقیقت او نتوان رسید خطاست و گفت دنیا هیچ طورت است و در طو مار که چمید

برگاه کشوده شود یعنی پیچیده گردد و گفت در شکم زمین میت است و مرده بر پشت زمین سقیم است و بیمار و گفت چه خوب است شوتهای سباح و چه قبیح است شوتهای بد و گفت ملائحه نمایند و بر نیزه از سخن چینی اگر چه است باشد از سفر اطر سیدند که چیزی دشوار تر از مرگ هست گفت زندگانی زیرا که در بستن غم است از اندیشه بیماری و سخت سفر و رنج و دوری و آسایش و خلاصی است از همه گرفت ها و گفت عاقل سزاوار است که برگاه سخن گوید بجای سخن گوید که طیب مشفق با بیمار و گفت طلب دنیا خاله نیست از اندوه و فتنه میانه است و در طلب آن اندوه میکشد و برگاه که یافت او را اندوه می رود و آنکه چگونه نگاهدارم که فوت نگردد و اگر همین باشد از نیک فوت نخواهد شد یقین میداند که از برای غیر خواهد گذاشت پس در غمت است همه حال و گفت شاگرد خود را می پس من قناعت کن از دنیا بجو راک روز که بتو رسد و گفت فاکن از مشروبات بجز یک تشنگی نباشاند و راضی شواز پوشیدنی با بپیر کیم فرنگه و کنگه و نواز از مسکنها بجای که در آن گنجی و خود خادم باشی و مستغنی شواز و سلامیت بغیر و تعلیل را مرگ ساز و زمین را خوا بگاه و ماه و ستاره را چراغ و شعل و علم و دانش را مطلوب و عمل را زاد و آب و شعله را خورشید و حکمت را شیوه و شمار که میشود فاضل ترین اهل زمان خود را حق میگردد که به نیکان که پیش از تو بوده اند و گفت طالب دنیا همچو پندیده سر است که تشنگی آن را در نظر او خوب و مستحسن بنماید پس خود را در جست وجود رسیدن آن در تعب می اندازد و چون رسید بان زمین معلوم او شد که کمان او بخیانت کرده است و مقصود را فوت نموده و از آن نشنه ست و حسرت او زیاده شده است و رنج او فایده گشته و گفت دوستی دنیا سورت را بکار نیست و کاشتن تخم حسد و کجاند اشتن بدیها و بار آوردن از سکیها و گفت ایشان در دنیا جمیع احوال در عذاب و ملاست آنچه با و میرسد از نعمتهای آن همگی در سخن تغیر و زوال و بهره متغیر از لذات آن کم و گفت دنیا فریب میدهد و رسوایی سازد و طالب خود را چنانچه می بیند از تغیر اینکه بر اهل دنیا واقع میشود از نیک ساعتی لذت چشاند و در عقب آن قهقهه تلخ در کام هند و می گفت جماعه حکما و اهل دانش همه مخدوم اند و کسیکه غیر خود را خدمت کند او نمیده است نه از او و گفت مرگ حق است و مکرده نمی دارد آن را مگر آنکس که بسیار شده باشد جور و ستم او و کم باشد عدالت او و گفت تفصیل مرگ همین پس است که باعث نقل است از عالم خواری و ذلت به عالم عزت و از عالم فنا به عالم بقا و از عالم جسد به عالم عقل و دانائی از عالم تعب به عالم سرور و گفت کسی که خوب گذر داشته است از زندگانی او خوب است مرگ او و گفت در محالست نیکوان سعی کن و دور باش از صحبت بدان اگر چه تو نیک باشی و گفت مردمان را چرا و و گوش و یکر زبان و او ده اند از برای آنکه شنیدند نهایی او زیاده از گفتن های او باشد و گفت نفس برین چیزها که جوانان با و رخت گیرند و است چه کمتر نفع اولین است که انسان را باز میدارد از چیزهای رویه و گفت سلوک اسلام است از برای آنکه سخن بسیار بے خطای بسیار نیست و گفت که خطا کسی را در سخن عارض میگردد و که نداند که چه میگوید و گفت اگر بجای سخن اندک گوید مرگ بخطا نبود و گفت نفع سکوت زیاده است از نفع سخن گفتن و ضرر سخن گفتن از حد زیاده از است از ضرر سکوت و گفت که عاقل در آنست میشود و بسیار می خاموشی و نادان و جاهل در آنست میشود و بسیار گفتن و گفت کسی که سکوت می ورزد و منسوب میگردد و بسته و کاملی اما سالم میماند و سخن منسوب می شود و لفظ قول و گفت سکوت کننده را

همین است که الم مجاوله گفتگو نمیکشد و گفت حکمت طلب نفوس است و حکیم عاجز نفوس گفت سخن ملوک منده است بادام
 که از دهن تریده است و چون از من بر آید از ملکیت بر آید و گفت کلام کلید بر نیاست و سکوت فعل است گفت ناموشی
 ستوده است و اکثر با او سخن نگویید است و بیشتر مواضع و گفت هرگاه سخن گوید دانسته می شود و کمال نقصان او و اگر سکوت
 ورزود دانسته نمی شود و حقیقت او چه بحالتش حکم توان کرد و نه بمقتضانش و گفت سخن را از نفس خود تامل و اندیشه او نکنند تا کلام غیر
 شمار را اندیشه مانند زنی که معروف و مشهور بود و بخیره گی سقراط را گفت ای شیخ چینیج است صورت تو بقرطاط گفت اگر
 تو آئینه رنگ گرفته نمی بودی هر آینه روشن میشد بر تو حسن و خوبی صورت من و گفت هستی بر طرف سازند نفس عقلست
 و نفس را چون میوه کله بے نفس و صورت میگردد اند یعنی نفس و عقل بے پوشش و بی زینت مینماید گفت اگر دوست داری
 که دیگران سر ترا پیوستند سر دیگران را پیوستن و گفت هرگاه ترا سینه تنگ آمد و حفظ اسرار خود نتوانی کرد سینه
 دیگران زیاد تر تنگ خواهد بود و پرسیدند که چرا عاقل در کار مشورت میکند گفت از برای آنکه رای خود را از سواد هوس مجروح
 ساخته است و مشورتش از حجت آنست که مباد آلوده بهوا شده باشد گفت فرق میان بنده و آزادانست که
 آزاد با طبع محافظت و حراست حق میکند و بنده بجهت خرمن های نگاهداشتن حق مینماید و گفت کسی که زیاد بر اقصیاج
 خود طلب میکند عاقل میشود از فائده و منفعت آن و گفت قناعت پیشوای کفایت است و گفت بدی و دگر زان بسیار
 است هرگز آن را کسی نتوانست شمر و موشهوت پاک یثیمان است و در آخر کار و مذموم است الحال و مخالفت
 شهوات و امان و سلامت است از روی عاقبت ستوده است الحال و گفت کسی که از خواہش با نفس خود
 بار میدارد و این میشود از بدی های روزگار پرسیدند که آب دریا پر آشور است گفت شمار در بیان کنید که از آن بشمارد ظاهر
 میرسد تا من بیان کنم که چرا آشور است و گفت آدمی از سه چیز عاجز آید اول بے پروا ماندن و تربیت و مصالح و حصول
 نفس خود و دوم مخالفت نکردن با شهوتها و میل ها که دارد و سوم سخن زن خود شنیدن و هر چه میدانند و نمیدانند سقراط
 نظر کرد بر تنک بوی خوش و زینت بکار برده بود گفت آتش است که بنیرم بسیار بر آن ریزد تا تیر شود و شعله آن و چون آن
 ضرر او گفتند که تو چه وقت متوجه کسی فضایل شدی گفت وقتی که ابتدا بنیر زینش نفس خود کردم و گفت هرگاه که
 احساس کنید و دریا بید از نفس خود که در تحصیل حکمت کراہیت از بدست مردمان ندارد تحقیق که حکم می شود و گفت نفس
 فاضل و شریف در مرتبه اول آنست که طلب فضایل و کمالات بخواہش نفس را روده خود کند و نفس فاضل در مرتبه دوم
 آنست که چون از دیگران فضایل شنود و رغبت و میل کند یکسب کسی که داخل هیچ یکی ازین دو قسم نباشد از درجه مرتب
 ساقط است چه چینیج است ثونی مزو سقراط را گفت که چه چینیج است صورت تو گفت خلقت من آنقدرت من نیست
 پس بنا است را سر او را نیم انا آنچه مقدار من است آنرا بحال رسانیده ام یعنی اخلاق تهذیب لیکن آنچه در ملک
 تست لغایت نحیس و قبیح ساخته آنرا آن شخص گفت که چه چیز است آن گفت زینت های ظاہر یا رشتی های شہوانی
 باطنی که در رخت و تصرف است و آنچه که من بر زینت های ظاہری بران قادرم و از آن معموری و آبادی خاطر است
 این است که حکمت مصفا و روشن ساختن عقل است با ادب و برکندن خاک وین غصبست از ریاض دل تبدیل

حرص است بقناعت و کشتن حسد است پیرهن گاری و تحریک مزاج است بسلوک ساخته و ریاضت نفس است نا آنگه
 بهر حد طمیان رسد و از رشتنی پاک مزد و دود گردانیده ام معطل گردانیدن ذهن است سوای زیاده
 گرفتن حکمت پوشیدن عقل تضلع گردانیدن اوب یعنی عقل را از ضلالت گردانیدن اوب باز داشته ام چه عقل من
 اوب را ضلالت منیسان و وقوت را ون غضب کشیدن انتقام یعنی غضب را قوت نداده ام و دل نفس را بر تکاپ و تناسل
 حیوانی یعنی نفس خود را بدین دلت نیاوده ام و گفت صبر فائده انسانست و عجلت و تندى مروت افاسد و ناپود میسازد
 و بهر حد پشیمانی میرساند حتی مره که هست و حرص زیادنی بدترین شهوتهاست و گفت کسی که با همه کس در مقام صلح باشد
 عزیز الوجود است و خوبی زندگانی بفرمانی خلق است و گفت برای ابتیاه اهل بصیرت گردش روزگار کافی است و گفت
 تشنگی و کثاده رویی بحث و میدویشاند لباس محبت صاحب خود را و بدخوی و کریمه رویی لباس قبول از صاحب خود
 بر میگذارد و گفت فائده میندکست است که بحاشیه نفس خود پروان و وزیران کار کند که خود را ازین غافل سازد و کسی که بگوید
 محبت یافت و کسی که تحمل نکرده است کشید و کسی که هوش یار نشد فهمید و کسی که فهمید دانست و گفت قناعت باندک
 مال عزت است و حرص بسیار مال دلت و گفت مصاحبت دروغ خرد و دوست و مصاحبت عاقل فائده مند است
 و مصاحبت نادان از اهل خسران و زیان است و گفت عاقل کسی است که داب و روشش خود را پوشیده دارد و
 و القات و توجه کند بفریب نفس خود و یعنی فریب نخورد و جاهل کسی است که تقصیر خود نداند و اگر از آن آگاه گشتی تقصیر و بیعت
 با صاحب نشود و گفت شرم مدار از آن که حق را قبول کنی از هر که باشد اگر چه بگوید بیده صورتی باشد چرا که حق از نفس خود
 عظیم الی غیر نیست یکی از شاگردانش پرسید که ما هرگز اثر حزن و رقت نمی بینم گفت از برای آنکه من مالک چیز نیستم که اگر
 فوت شود مرا در عالم نماند و مری را که از حرب میگریخت سقراط گفت که الحرب فیما بینة الشخص و الموت سندی من الی غیره
 یعنی مرگ بدتر است از بیعت سقراط گفت زندگی بهتر است از مرگ اگر در آن کسب فضائل و تهذیب نفس و دوری
 از گناه پیسر گردد و اگر زندگانی ناستوده باشد مرگ بهتر است و گفت زن خود را وقتی از زندان بر آوردند تا بکشند
 که بیکدیگر و گفت چرا گریه میکنی گفت چگونه گریه نکنم و حال آنکه ترانجام حق میکشد و خندید و گفت اگر مرا بحتی کشند تو
 جای گریه است و این وقت گفت جای گریه شرب و کوب باشد و عفت و حکمت از اینجا که بران است بلکه شراب و طر
 سازنده است بعضی از سفیهان سقراط را و شتام داده برخی از اصحاب گفتند که ما از رخصت نه تا مدتی که گفت
 حکیم نیست کسی که رخصت شر و بد بعضی از امرایا و پادشاه او را دیدند که گیاه صحرای سحر و گفتند اگر خود رست یا پادشاه
 اختیار کنی مستعنی خواهی شدن از گیاه خوردن گفت اگر شما قدرت بر گیاه خوردن می بود و بیستش مثل خودی
 هرگز نکردی و گفت هرگاه اراده کنی که در باب نفس با کسی مشورت نمائی نظر کن که او چگونه است و کار نفس خود اگر نفس
 خود را بصلاح نیاورده است و کسب خیر و خوبی نکرده بطریق اولی نفس ترا از خیر و خوبی نخواهد رسید و گفت کسی که
 تجربه بر عملش زیاده شد و کسی که نفیس زیاده شد زیاده میکند سعی و اجتهاد و او کسی را حرص و خواهش بر عمل باشد و نفس
 زیاده میگرد و کسی که توکل میکند زیاده میشود و خوبی های او و گفت همچنانکه جمیع احوال را عرض کردی و چون اندازیدن را بجمع انداختی

بدنی را و نیز با کبر و برون از طبیعت اندام نازنخا ن خفیب ناک و فعلهای دشوار که ظاهر میشوند از نفس تابع اندام راضی نفسانی را
و گفت خدای کند از علم حاکم که یازنی مخورید از پیشگی علم او بدرستی که درخت چنبدل تا آنکه طبیعت سر و است اما چون باور آن
می و در و دشنا را با یکدیگر میساید و از آن آتش بر خیزد و میسوزد و آن درخت را شخصی پیش سقراط اندک آنکه فلان تنام میدید ترا
سقراط گفت اگر او گمان برده است که از دشنام من او را فائده خواهد رسید گو دشنام بدیده او در طبیعت را و دشنام داود و تو
اکنون بر روی من و دشنام میدی شخصی در مجلس بزرگی از بزرگان آنوقت بر سقراط رفعت گردید و بلند نشست سقراط
از آن در خشم شد سبب پرسیدند گفت این دیوار که در برابر است بلند تر از همه مردم مجلس است که در اینجا جمع اند نمی بینم
کسی را از اینجا است که در خشم باشد و من از کسی وقتی در خشم شوم که همیش بلند از همه است من باشد چون همه من بلند تر از همه است
او است در معنی من در مجلس از و بالا تر نشست و از من را قهر و عروت را طاعت این حکایت نقلی بیاد آمد شخصی در مجلس بر حکیم
خاقانی بالا تر نشست خاقانی فی البدیهه گفت قطعه گز و تر نشست خاقانی بنده مرا عیب و نه ترا ادب است
قل هو الله که وصفت خالق باست بنده زیر تبت پیدا ای لب است به سقراط جامه که نه پوشیده بود که بعضی از عفتا
او برهنه بنظر می آمد شخصی به تجارت بطرف او گفت که این است سقراط که نه رعیت و سخن وضع کرده است سقراط با او گفت
سبب و علت ناموس و شرایع حق جامه تونیت سقراط در وقت مرگ خود چند وصیت بشاگردان خود نمود و از آن جمله
که گفت طبایع خود را عادات و همید تقناعت و بگوئید که برادر وقت زیادتی نعمت ناخوش گذر و زندگانی شما و دیگر کار خود
و حقیر که شما را پیش آید آخر خود مدارید که خایل یا و تنی است تربیت دوستان و مخلصان خود بکنید بحجت چنانچه تربیت
اطفال میکنند و اظهار محبت و دوستی بیکدیگر نمکنید زیرا که هرگاه از شما تغییری مشاهده نماید بدشمنی خواهد برخاست اجتناب
کنید از این ساد که ایشان خوار میکنند و عروت را ناز می سازند بر دبار و شرف فضیلت را ضائع میسازند و محبت را عمل
می آرند باینکه کس از روی حق و حساب معاملات را با انجام رسانند تا نقوش شما سالم ماند از اثر از روز و نیک شوید بیکان
و زجر و عتاب بکنید کسی را به فعلی که مانند آن از شما بر می زده باشد تا که اجتناب از آن فعل بکنید زیرا که نشا با اول از نه نیست
را قهر و عروت گوید مثل مشهور است خود فضیلت و دیگران را نصیحت و گفت از حکمت و داناییست که هر کس بشناسد نفس خود را
که از ویه کاری آید و قابلیت چه خبر میدارد تا بآن کار او را بدارد و گویند که افلاطون بسقراط نوشت که سپید از تو می پرسم اگر جواب
گوئی بشاگردی نزدیک تر آیم سقراط نوشت سوال کن از هر چه خواهی نه است یاری و همدت افلاطون نوشت که نه او را برتر ختم
کیست و کار مردم که ضائع شود و کس به چه چیز به نعمت رسد سقراط جواب نوشت که نه او را برتر ختم کس از ندی که محکوم حکم بدی شود
که او همیشه با مجاورت او خیرین و غمگین است از آنچه می بیند و می شنود و عاقلی که بدیده و جابلی باشد که در هنگام روزگار من بخیب
میگذرد و کرمی که محتاج شمی شود که تمام ایام در حضور و خواری می ست و کار مردم سه وقت ضائع میشود وقتی که برای جواب بگفت
و او نه پذیرفت و سلاح و آلات حرب همراه داشت کار نتوانست فرمود و مال پیش کسی بود که فائده از آن بر مردم نرسد و رسیدن بهیت
میزبانه پذیرد و بشکوه و بطاعت بندگی قیام نمودن اجتناب کردن از گناه پیش افلاطون چون جواب شنید بشاگردی سقراط گردید و در نهایت او
بسر بردیش از آنکه سقراط وفات یابد بشهری دیگر رفت و اقامت در زید و در آن هنگام که سقراط در گذشت حاضر نبود و دیو جانس کلپی

از قدریہ فلاسفہ است حکیمی فاضل و با اقطاع اعلیٰ بود و ذخیرہ نہ نہادی و بمنزل التفات نکرد و ہر جا کہ شب کشید
 ماسخا بسر برد و از ویوشش باخیہ ستر عورت کند کفایت کرد و چون گرسنہ شد ہی ہر جا کہ طعام
 یافتی بخورد و روزی بدوکان خجاری نانے بگرفت و بخورد و پس ہر گاہ گرسنہ شد سے آنجا بر رفتی و نان خورد
 روزی چند بگذشت خجارت گفت چند روز شد کہ نان بخوری قیمتش نمید ہی گفت چہ کنم ہر روز من گرسنہ میشوم
 تو نان مینری اورا گفتند چہ خبر خود خانہ سازی گفت اگر وسعت خانہ مرا بداند این سخن نگویند یا بی یونان اورا بر رسالت خود
 ملکی فرستادند ملک چون اورا بدید گفت چہ چیز تو بیا این را از من خوشنود ساز و گفت گمانم آنست کہ خبر برگ تو از تو خوشنود
 نشود شاعری در آمد مدح بادشاہ خواندن گرفت و دیو جانس نان پارہ از بلباش بر آورد و خوردن گرفت و مقربان
 گفتند نان بخوری و مدح بادشاہ نمی شنوی گفت نان خوردن با فاع تر است از شنیدن سخنان دروغ گفتند ترا چرا
 کلیبی گویند گفت از آنکہ بانیکان تملق میکنم و بریدان بانگ میرم گفتند طعام کے باید خورد و گفت غمی را ہر گاہ گرسنہ شود و
 فقیر را ہر گاہ کہ باید گفتن چہ را بجا بیا نیک تستی گفت بانیکان از آنکہ بدان را وعظہ سنگیہ مید و بآیدان از آنکہ بدانند وقتی کی را بد
 کہ کتختہ ام میشد گفت راحت اندک است و تعب بسیار روز سے مر دے خوبصورت و بدیش دید گفت خانہ خوب است
 و صاحب خانہ بدیکے اورا واث نام داد و جواب گفت چہ را تحمل کردی گفت اورا ہمین بدی پس کہ و شنام منید بد کسی را
 کہ اورا شنام منید اورا گفتند و وستان کیا ند گفت نفس اندر جسم متعدد و وقتی فکس دوست یکدیگر بود و بدی تو نگرو و دیگری در پیش
 بود گفت میان ایشان دوستی نباشد چہ اگر دوست بودند سے کی تو نگرو و کی در و این بودی روز عید وقتی زن نیکو روی او بد
 کہ بہر نظارہ از شہر بیرون رفته بود و دیو جانس گفت این زن از خانہ نہ برآمدہ است برامی نظارہ کردن بلکہ برآمدہ است برامی
 نمایندن خود بر و نان اورا گفتند چہ را علمای را اعتیاد میر و ند و اعتیاد سخاۃ علمای نمی آیند گفت علما منافع اختیار میکنند
 و اعتیاد از قواعد علم آگاہ نیستند از علما فاضل اند و در جمعی مسکن داشت و پیوستہ نیگفت مرا خانہ است متحرک و درستان
 آزار و بمشرق می نهم و در تابستان رو بہ غرب و در جهان کس چنین خانہ نباشد کہ نیکو کاشہ داشت کہ در آن آب میخورد و روزی
 پس سے را دید کہ کف دست آب میخورد و کاسہ بر زمین زد و لٹکاست چون سکندر بشہر او مستولے شد نزد او رفت حکیم
 حققتہ بود سکندر سر پای بر او زد و گفت چہ حققتہ کہ شہر ترا بگرفت گفت شہر کشودن کار بادشاہان و لکزدن کار خزان از سخنان
 اوست کہ چون آتش خشم شعلہ کشید اول در خداوند خشم افند و پس بدیگران از ان شرار سے رسد و گفت سگی از خداوند خود
 بہ برید و عقب تو گرفت اورا بران دور کن کہ روزی ترا نیز بگذارد و عوبے و یگری گیر و روزی اسکندر بر سر او رسید حکیم التفات
 نکرد و سکندر گفت ای دیو جانس ترک ما کردی و احتیاج بہ اندازی گفت مرا چہ احتیاج ست از بندہ بندہ خود و پس در جواب او
 سکندر گفت چہ گویند من بندہ بندہ تو ہستم گفت بنابر آنکہ من شہوت را مغلوب و بندہ خود و ساقیہم چہ خواہش او ہمگی بر رضا
 من ست و شہوت بر تو غالب ست یعنی تو مطیع شہوت خود هستی پس تو بندہ بندہ من باشی سکندر گفت اگر با ما
 محبت داری ترا از اسباب دینوے مستغنی سازم گفت چگونہ مصاحبت کنم با تو کہ من
 غمی ترا از تو ہستم سکندر گفت بچہ چیز بچکنین شد سے گفت بچیت آنکہ

گفت بخت آنکه براندگی که دشتم اعتقاد من زیاد از اعتقاد تو و بسیار سی که داری از جمله آب و دیو نیست که گفت مردانگس که خور را از شهر
لگا باد ایمانیک مرد کسی است که عمل نیکو کند و اگر گفتند باد شاه و بر او دست نهیدار و گفت بزرگ ترین از خود را چگونه دوست دارد و در
عسک او دید که در دریاچه میزند گفت بسیار عجیب است که در دزد و پنهانی و زود طاهر می رسند روزی اسکندر را گفت که ای ملک فخر کن
بجمال خوبی و لباس خود و جملگی و در دزدگی اسب خود و لیکن باید که حرصی باشی بر اینکه فخر کنی بطناسگر و اندین آنچه که در
طبع نیست از نیکی با بخشش با مردی از تو خواست و سوال کرد که نفع از حکمت برساند حکیم گفت اگر میل تعلیم و درس گفتن پسندم
البته ترا فایده میرسانم گفتند او را ترا خانه هست که در آن استراحت کنی گفت بی خانه بخت استراحت است و هر جا که بخت
سیکتم خانه نیست و گفت در یاد تو در همه نیکوست و در زیادتی در سخن عیب است وقتی جوانی دید که روی خوب خلق نیکو می شد
گفت او را که جمع کردی فضایل نفس را با خوب روی روزی مردی بی ادب خوب صورت را که بر کرسی سنگی نشسته بود دید گفت
سنگ پرستنگ است در زمان او مردی که تصور ترک تصویر کرده طیب گشته بود او را گفت خوب کردی چون دیدی که
خطا و عیب تصویر را چشم می بیند و خطای طیب با خاک می پوشد ترک تصویر کرده طیب خنیا کردی گفت من نمی ترور بخت تر از
باد شاه فرستم گفتند چگونه گفت بخت آنکه اندک مرا بسیار است و بسیار سی او کافی نیست و من محتاج نیستم با جدی و او محتاج است به علم
ما فیدر شش و دیو جانس را دید بر کنار جوی آبی که ترومی چید می نشست و میخورد و او را گفت این است طعام تو گفت اگر ممکن می بود
ترا که طعام خود را ازین می ساختی نیز فنی بر در ملوک دیو جانس را پرسیدند که چرا انگشتی در دست راست کردی گفت با انگشت
عصنور است از چپ وقتی بیمار شد دوستان یحیاد او آمدند و گفتند او را صبر کن و مضطرب کن که امر خداست و او را
چاره نیست گفت این سخن شما پیش من سخت تر از بیاریت پیر را دید که ریش خود را زانک کرده بود و گفت او را اگر سفیدی را
بسیاست خصناب پوشیدی ضعف و ناتوانی را چگونه خواهی پوشید اسکندر بطلب او کس فرستاد او پیغام داد که آنچه مانع است
از آمدن پیش ما همان مانع است مرا از آمدن پیش تو شخصه او را گفت که ما سخن نیکوئی گفت نه از برای آنکه شما ظاهر میسازید
چیزهای پنهان مرا و من پنهان میسازم چیزهای ظاهر شما را گفتند او را که بملاحظه باش و آمدن بشهر که مردمان جمع اند تا ترا
بزرگت گفت از سخاوت مقدار خود را معلوم خواهیم کرد و نگاه کرد و به جیشی پیر که خود را راسته میساخت گفت اگر خود را
برای مردان می آرائی خطا کرده و اگر برای زنان سیکنی پس خود را در بلاکت می اندازی وقتی زنی را دید که زینت خود نیکو و
بجست زینت با مهبیامی سازی پس تو دامن فریب و گیر می زنی زندگان بدام تو آیند و اگر آماوه میشوی از برای مردگان
پس زود باش مسخره با او گفت طعام نمی خوری گفت آنچه از شما باقی ماند گفت چون گفتی این را و گفت از برای آنکه
شما میخورید هر چه من می خواهم گفت پیش کس سخن مگو تا بشنوی سخن او را و آنچه در دل اوست از علوم ما قیاس کنی
با آنچه در نفس نیست پس اگر یافتی او را زیاد از خویش ساکت باش و بشنو سخن او را و اگر از خود کمتر یابی او را نگاه زبان
بجفا بهر چه میخوای او را گفت چرا به نفس خود میباشی جنگ نمی شوی گفت بخت آنکه مال من نفس من است هرگاه
آنرا ضائع کنم پس هر چه چیز باقی مانم ازین سخن بوی خواهمش زندگانی این جهان معلوم می شود او را گفتند کمیت
از مردمان مالک تر بر نفس خود گفت کسی که او را شهونش و دیوانه و مسرور و نساخته باشد گفتند او را فلان طالب زیادتی

شان و بزرگی خودت گفت پس او ہمہ اہل زبان را بر خوشی تن و شہن سے سازد و اور اعتبار کرد و ہمہ ترک زمان گفت من
یا فتم محبت ہائے سختی شہوت را آسان تر تر و خود از حیلہ کردن با مجاہدت نفقہ و تربیت عیال حیا از اہل تنعم عیب میکردند
زندگانی دیو جانس را او گفت اگر ارادہ کنستم کہ زندگانی خود را مثل زندگانی شما بگذرانم قدرت و اہم و متینہ انم و اگر شما ارادہ
کنید کہ مانند زندگانی من زندگانی کنید قدرت ندارید و گفت مانع زیادہ تر از عقل نیست و نصیب سخت تر از اہل
نہ و ہنر نیست بہت از خلق خوب نیست و گفت هیچ پشت پناہی موافق و مستند تر از مشورت نہ و پنج را ہمہ ہی نیکو تر از
توفیق نیست و میرانی بہتر از ادب نیست و گفت بیماری زندان بدن است و غم زندان روح گفت احوال خط مزہ و در
گوشتی است و خط مزہ و در زبان شنید کہ مردے اورا بہ بی یادمی کرد و گفت احوال ماضی تعالی سید اند زیادہ
از ان است کہ آن مرد و سیکو بد پر سید از مردے کہ بچہ خیر و شہن خود را نگین سازم گفت با اینکه بودہ باشی در غایت
نقصیات و کمال و گفت ہر گاہ ارادہ کنی کہ در چشم مردمان عظیم ایشان باشی پس خود را نفس خود معظّم بدان گفت بسیاری
از مردمان را مراد از نیستن خوردن است و مراد من از خوردن نیستن یعنی ان قدر باید خورد کہ زندگانی بر پا ماند
و مطلب حکیم از زندگانی عقل است پرسیدند اورا کہ دوستان کے تو ان شناخت گفت شنید و سختی و شخصی اورا
و شہنام و او گفت اگر راست گفتہ چشم بے تقریب است و اگر دروغ گفتہ بطریق او بے درخشم نباید شد و بوجہ
بر سر مغاسی گذشت گفت اورا با تو چیزی است کہ تو ان خورد و گفت آری پس فرود آورد و کیہ خود را و کا وید
آزاد و نیابت چیزے را حکیم گفت کجا شد اینچہ گفتی آن مرد سیدہ خود را و اکرد و گفت اینجا نیست کہ من قدرت
بر آوردن آن ندارم دیو جانس وید زنی کہ بر سیدہ است آتش را پس گفت کہ بردارندہ آتش زیادہ صیاد
ازین آتش آتش شمر و فساد کیتان جو نامہ نامان اسکاٹ از کتب فریاد نقل سے فرمود کہ دیو جانس اکثر اوقات
تغصیب خود را ست و استادہ کردہ در بازار با می گشت و زنی می زد و مہنی ازان برے آورد و میگفت کہ
این جہت آن سے کہم کہ انسان چنانچہ می باید پیدا نمی شود و امین کہ پیدا اند انسان نیست پس بہتر است کہ
پیدا کے انسان محدود شود و دیگرانیکہ گاہ گاہ مشعلہ یا فروختہ در کوچہ ہائے شہر سے کہ وید و مردم ازان حال
پر سیدہ ہی و میگفت کہ من انسان را میخواہم ازین قبیل و نظام حرکات نالہ بندیدہ اکثر از دیو بوقوع سے آمد
ہذا اورا یونانہان تعلیم کتر سے کردہ سہ کون حکیم از کبار حکما سے یونان ست از کتب سے علم آموختہ و فقہاء
و ہفت سال زندگانی کردہ و او از حکما سے ہفت گانہ ست کہ در یک عہد بودند آن شش دیگر تالیس بلیطی و
بلیطاقوس و باماندرومن و عیلون و قیافوس و شمشی سلسن بعد ایشان جہی ہر سے رسیدند کہ ماہی
میگرفت و رے چند اورا و اند و گفت نہ بہر ما و اسے عینہ از ہر جہہ بر آید ما را باشد صیاد و رہا بر گرفت و دم
انداخت و بر کشید ز پوری از طلا پیرون آمد صیاد و گفت من ماہی پیشا فروختہ اص نہ ز پور و ان مرا ست بسیار
ایشان و شست خاست نزد تالیس شدندہ قبضہ باز گفتند او ایشان را بر حکمی دیگر اشارہ کرد کہ از من انضیل
ایشان نزد او رفتند و او ہم چنین بد گریسہ حوالہ کرد و زتا باز تالیس رسید بغیر سہ ماہ از امر سہ ماہ و

از سخنان سولون است گفت دوست آن بود که در هوا و هوس مخالفت تو کند و در زیر وی عقل نباشد
تو کند و نیز گفت جواد آن بود که نان خود بدد و از آن دیگر آن نگاهدارد خود را یعنی از کسی چیزی نگیرد و
گفت جابل و خطای خود بدست خویش کند و طالب اوب بدست خویش و آنکه اویب بود بدست
هیچ کس نکند و گفت دوستان آنند که چون حاضر شوند یکدیگر را اگر کسی دارند و چون غایب شوند بخوبی
پا و آرنج او را پسری و در گذشت گریستن آغاز نمائند و گفتند از آن فایده نبود گفت سخن نیز از آن می گویم
و گفت که زن اصیل و آزاد را نکاح کنید تا او را خویش و از زل بهم نرسد و گفت اگر خواهی بشناسی
نیکو کار را پس بدین که در چه چیز اطاعت تو می کند و در چه چیز نافرمانی می نماید اگر تا بعث
وز کار های غیر نیک است و الا فلا و گفت بزرگان خور و تعظیم نمائید و ملاحتنه کنند از کسانیکه شما
بزرگ ایشانند تا تعظیم کنند شما را و گفت در وقت ضرورت و روع استعمال تو آن کرد و چنانچه
استعمال کنند و او را در وقت احتیاج پرسید از و شخصی که نکاح کنی یا نه گفت اگر بکنی پیشانی او اگر نکنی بر
پیشانی و گفت نیست بیان خالق و مخلوق فاصله حسب زبان بلکه جباری و دوری با هیبت است
که یک عت است و دیگر بی معلول و علت مرگ عالمیان این است که هم بقای و ایستادگی را هم
حرف گوید بنود آن و کسانیکه قابل تناسخ اند گویند اگر روح ایشان در بدن انسان محال حاصل کرد و بقا را
و ابدی یافت و باز درین عالم در ابدان غفیری می آید و اگر در بدن انسانی به کمال نرسد و انسان بمرد و روح آن در بدن حیوانات
می افتد و دیگر دو موقتی شود که باز بدن انسانی بیاید و این مرتبه اگر حاصل کرد و آزاد و رفت موقوف ماند و الا باز بدستور
آمد و رفت میدارد و باین این آن تا آنکه بدن انسان رسیده به کمال رسد و هرگاه همه عالمیان به کمال رسد و عالم تمام شود
یعنی معنی این عالم و عالمیان تناسلی است از می عالم فانی عالم باقی میسر شود و همچنین مجوسیان
گویند که چون عالم السفلی نورز است و قیامت عبارت از آن است نزد مجوسیان قیامت این باشد
و در احوال کیه مرت مرقوم است هر علم که ایمین سازد و ترا از ترس کمرویی او گنجی است از گنجها و گفت
کسی که کار های نیکو کند باید که اجتناب کند از خلوات انکار تا او را مشرب و بدکار نکند پس پرسیدند
از و که طفل را حیاس جو و تر است یا ترس گفت حیاد و لالت می کند بر عقل و ترس و لالت می کند بر زبانی
نفس پرسیدند از و که دشوارترین چیز یا بر ایشان چه چیز است گفت اینکه نفس خود را بشناسد و اسرار خود را
پوشیده و در نسخه و لیک نیست که عیب نفس خود بشناسد و آنچه لایق گفتن نباشد بگوید و گفت کسی که
ضبط یک نفس نتواند بنمود ضبط نفوس بسیار عتیقه اند کرد و گفت از شاگردان خود را که مزاج ترک کنند بآثار
کینه است پرسیدند از و که حکما چرا در آداب و سنن خود عقوبت کسی که بد را بکشد بیان کرده گفت بنیادم بر این
امر است و انما بود و گفت کسی که طلب چیزی کند که نهایت نداشته باشد جابل است و آنکه او را نهایت نیست آن است
و گفت نفس فاضل بلندتر از آنست که منموم و مسرور شود و جبت آنکه خوش حالی و قتی عارض میگردد که نظر کند

در خوبیهایی چیزی نه در بدیهایی و اطمینانهای مهم سیرسد که به بیند بدیهایی چیز را بغیر خوبیهایی و نفس قاضی تامل نماید
در کلیت چیزی که در عالم عقل موجود است تفصیل نزوایل آنها را که درین عالم مجوس موجود است شادوی میداند
پس غالب نمیکرد و بران یکی ازین دو چیز سوای ذخیره قوت تریاده از یکدیگر و زراحتلال نمیدانست گفتند او را که
باو شاه ترا دوستی سید را و گفت که ارم باو شاه و دوست میدارد باو شاه را که غنی تر از دوست افلاطون حکیم
آلمی اشهر حکمای یونان و حاتم حکمای اشراق است او را افلاطون و افلاطون نیز گویند به معنی این لفظی زبان
یونانی پر مغفقت و بسیار علم باشد نسبت او به اسفندیوس اولی می پیوندد و مادرش از نسل اسپرون است که صاحب
شخصیت بود و گویند چون افلاطون متولد شد تا یکسال یکسان انگبین در دستانش می گردید و در ابتدا بعلم لغت
و شعر اشتغال نمود آنگاه به خدمت سقراط بنیست و در انواع علوم ماهر گشت و نسبت و خیال با او بسیار بود
آنگاه بمصرفت و یادگشت وقتی که سی و هفت ساله شد از ایشاگردان را بهنگام طمسافت درس می گفت لاجرم آنها را
مشائین خوانند ارسطو و یاران او از ایشانند آورده اند که سقراط اول در علم طب مجرب بنما عمل نمودی مینوس قیاس را
بران مضم کرد و در نمایندس قیاس تنها عمل نمود چون فوت با افلاطون رسید هر دو را با هم مضم ساخت و پنج نفر از شاگردان خود
را بهر تدبیر امور معالج تعیین نمود و متروکس را بهر تدبیر ابدان و فوارس را بهر علاج نامردان و یکی را بهر علاج خراجات و سهرجس را بهر
علاج چشم بهنوزس را بهر بین استخوان شکسته و بعد از افلاطون اطباء بر سنت او رفتند تا اینکه و تصانیف افلاطون بسیار است از جمله
است کتاب مایون و النفس و غیره و آنچه که ارسطو تصنیف و تالیف نموده است از ادنی تا اعلی خلاصه و مرقه آخر است که افلاطون
کاشته افلاطون خبر یافت که در مصر خانه هشتاد از اصحاب فیثاغورس مشوجه مشرک ترا از ایشان آنچه نمیدانند فریاد و پیش از آنکه
بخدمت سقراط رسد اعتقادش موافق را بر فلیطس بود و پسندید و چون بصحبت سقراط رسید برگشت از تدبیر با فلیطس
ایمان بود او را در چیزهای محسوس پس فیثاغورس بود و در چیزهای معقول بصحبت سقراط می نمود و در تدبیرات دنیوی عجز از
پیشی مولن میراث الامیر را در سبک حرث المخلوقات میبوسید که افلاطون قایل تشایخ بود و دوشاگرد کوتم و حسن حکمائے هند است
و حسن کوتم موصوف در زمره مینود از حکمای مینود و قایل تشایخ اند با جمله افلاطون بصیرت خود را بنهایت پسندیده گردانیده بود
و هر که بعد از افلاطون آمده از حکما و علما افلاطون به پیشوالی مسلم میشوند و اگر کسی نخواهد که مشایخه کثرت علوم او کند بصحبت
علوم ارسطو که هم عصر او است شیخ شهاب الدین چغتای در تلو سجات ذکر کرده که ارسطو را بخواب دیدم که مرج افلاطون میگفت
که هیچ کس از فلاسفه اسلام بمرتبه او رسید ندانست پس جمیع که میشاختیم به شمر دم او ملتفت نمیشد چون ابو یزید بطلبه و سیل ستمی
و امثال ایشان را نام بردم خرم شد و گفت ایشان فلاسفه و حکمای بحق اند و از علوم ربی گذشته اند و بعلم حضوری و اشغال
شهود رسیده اند و سخن ایشان از اجناس است که سخن است گویند و زعم افلاطون در شی اسرار عالمی پدید آمد و ایشان را
ندرجی بود که ب شکل وحی به پیغمبر ایشان رسید که فرمانگاه خود را و چند سازند تا با دفع شود ایشان چنانچه دانستند زین
میفرود و هیچ اثری نکرد و دی بآن بنی رسید که قربان گاه و چند نشده ایشان نزد افلاطون شد و در میان
باو گفتند او با شکل هندی زین بر ابر قربان گاه بران میفرود و با مرفوع گشت افلاطون گفت حکمت در آن بود

شمارا را گنجی کند که حکمت را نرسد و عظیم است شما از آن منتظرید با حمله فلاطون و عظیم بسیار گفتی از آن جمله آنست که سعی نمودن در طلب
زیادتی خود را همیشه در تعب و ریج انداختن است پس باید که گفتا نمایم اینچه خدا بقایای انعام کرده است شما را و خبر مییم
بشما از روی راستی که من مییابم و در خود سرور و خوشحالی و در وقتیکه طلا و نقره ندارم آنچه انان اسم در می که نمی یابم در وقت
زیادتی این طلا و نقره بلکه عموما زیاده می گردد از انقطاع و توجه با تمام نگاهداشت آن و من میخواهم ازین خوشحالی حکمت و
رسیدن بآن تا آنکه ذوق و فضل را فضیلت است اصلا بجهت آنکه من می بینم جماعتی را که زر و نقره را تبدیل می کنند با دتا آن که
مس و نقره بپشتند اگر زر و نقره را فضیلت می بود بایستی که در هر جایافتنی شود و مرغوب و مطلوب باشد چنانچه حکمت در اقطار عالم
پسندیده است و جل و نادانی بگویند و گویند فلاطون تنهایی دوست داشتی و در صحرا بمس سربزی آواز گریه اش بدو میل
رفتگی و بان او را راه بر و ندی که او بپشتند و یک سال عمر یافت از سطو گوید روزی او را در کوستان دیدم آنخانی چند بوسیده
در چپ و راست بناده میخندید و نگاه می کرد گفست گفت خنده برای آن می کنم که بدینا مغرور بودند و بازی خورون اینها از دنیا
و گریه از آن می کنم که در مرکز دنیا متفکر اند بعضی از علما بر آنست که فلاطون با سایر حکمای سلف در مسئله قدم عالم خجالت
نموده و بر آن رفته که عالم حادث است و این سخن بسیاری معتبرست و اندو در تاریخ احکما مسطور است که فلاطون تصریح کرده
که عالم را ابتدائیت اما ابتدای زبانی نیست از سخنان فلاطون است که نام آنست که تو بر خویش نبی و اینکه
پدر و مادر نهاده اند نشان است نه نام و گفت خصلت کومیده عمل را فاسد و ضلوع می گرداند چنانچه صبر عقل را و گفت
با و شاه آنست که مالک آزادگان شود و مالک بندگان با و شاه بنود و گفت جاهلترین مردم آن بود که عجبش بشیر بود و گفت طلق
وقتی آفریده شود که با جابل سخن گوید و گفت مردان از سته کس بهتر است از مال داری که محتاج شود و از عسیریزی که دلیل
گردد و از حکیمی که جابل بر و مسلط شود و گفت چرخ و در چون نادانی نیست و چرخ دل چون دل سوال نیست و گفت بدین
بجراحت آن که که حکیم از لیسر حاجت خواهد و نیاید و سخت ترین حالت آن بود که بزرگی بر در سفله رود و باز نیاید و گفت
تحمل را حق کردن گناه آسان تر از کفایت نیکی که یاد کند و گفت چون محبتی بشمار رسد باید که محبتی معصوب تر از آن در دل
گذرانند آن بر شما آسان گذرد و گفت بزرگترین فخر آنست که فخر کنی و گفت لازم است که دوست دوست را دوست داری
و لازم نیست که دشمن او را دشمن جاری و گفت چون عقل شما تمام شود حرص و شهوت مافض گردد و گفت جو پیش از خوشن و ادا و است
و بعد از خوشن مکافات خواستن است گفت هر که نیکی از تو نماید و دیده شکرت گوید و ریختی کردن تعجب نماید تا به شکایت برساند و گفت
بعضی از علماء بگویند و اخضای نیکی ایشان کند چنانکه کس همیشه بر جای مجروح نشیند و در دست نه و گفت نفس ترا بنده روزگار کند و
عقل روزگار را بنده تو کند و گفت آنکه فضیلت با سب و بجا می ماند حاصل کند جابل باشد و فضیلت آنست و بجا می راست راست بر
ایمان و بجا می آورد دیگر را و بر مردم دیگر و گفت مردن مال بدشمنان گذاشتن بهتر از زینستن و بدو شان محتاج شدن و گفت بضعیف
ترین مردم کسی است که از پوشیدن سر خود عاجز آید و گفت کمال مردم بآن باید شناخت که اگر رای صواب از دهنه ندان افتنی از نماید و
بهنگام بدست او را غیرت از جایی نبرد و بهنگام بیخ نخوت با و راه نیاید و کاخیر به تکلیف بکنند و گفت حکیم که تعلیم کند
مردمان را بچیز و خود بخند بپندارد و بخواهد که چراغ را در دست دارد و بجهت روشن شدن دیگری و گفت غنی کسی است که تیر

و عقل صرف کند و نگاه دارد و نه کسیکه جمع سازد و صرف نه نماید شخصی پرسید از فلاطون که بچه رسیدی و یافتی علم و حکمت را گفت سوختن روغن چراغ را پیش از شرب آب آشامیدن تو شخصی او را دشنام داد و فلاطون گفت چون کار بست شهر و بدی پس بگو و بکن آنچه میتوانی بکنی او را گفت که فلاطون را دیدم که ترا تناسع گفت فلاطون دل تنگ شد و برگشت مرگفت ترا ازین چه رنج رسید گفت ازین هول ترجمه باشد که جالبی مرا ستاید ندانم که کدام کار کرده ام که به طبع او نزدیک است و او را خوش آمده که ستایش من بنابران کرده مردی بعد از فوت پدر و ارث ملک مال گردید و در اندک زمانه تلف کرد و فلاطون گفت زمین مرد و از افرامی بود و این جوان زمین را فرمی بپرداز فلاطون پرسید که چه قسم مرموم لایق و احق اند بتدبیر شهر گفت کسیکه نفس خود طریقی ستوده باشد فلاطون را پرسیدند کیست جالب ترین مردمان در کردار خود گفت آنکه هکلی تابع تدبیر خود باشد و ترک مخالفت رای دیگران نماید و در تدبیر کار بهای خود بحسن ظن خود مغرور باشد پرسیدند فلاطون را کیست که سالم باشد از سایر عیوب که در راهی ناستوده گفت آن کس که عقل خود را امیر ساخته باشد و پرمیز و عذر را در بر و موعظه را محار و صبر را رهبر و ترس خدا را دوست خود و ذکر مرگ را مصاحب خود کرده باشد پرسیدند کیست که ضایع ساخته باشد نفس خود را و خوا کرده باشد قدر و منزلت خود را گفت کسیکه تواضع کند کسی که آنکس را که او را مکنند او را قبول بکنند ستایش کسی که او را نشناسد فلاطون را گفتند آیا کسی هست که ترا خدمت کند گفت آنها نیکه شمای ایشان را خدمت و بندگی می کنند یعنی قوای سبعی و سبعی و شهوی که شما را مغلوب خود ساخته اند مامور و محکوم من هستند و گفت متلذذ و محفوظ نشوید از چیزهای عالم تا آنکه میان حس و عقل مصالحه کنید و با یکدیگر موافق سازید یعنی اگر خواهید که از لذت حسی بهره گیرید باید که رجوع کنید بعقل که عقل را بر کند و رخصت دهد و عمل را رید و انانیت هرگاه که مصالحه کردید میان حس و عقل هر چیز را چنانکه هست در واقع می بینید نیک را نیک بد را بد و گفت هر چیز را بقدر و اندازه آنچه است ستایش کنید زیرا که بعد از آنکه مانی حقیقت آن در روشن خواهد گشت و نادانی تو هم آنوقت معلوم میگردد که توانایش مخروی بلکه میان خدمت خود نمودی پرسیدند که حافل کی آزاده می شود گفت وقتی که او را بهمزیانی نادان بدارند و گفت هر جا که عقل بصورت کمال شود و آنجا شهورت بپارست و ضعیف و گفت هرگاه که حاکم دوالی در عمل خود قوت پیدا میکند آنچه که در تحت و تصرف اوست به طبع خود اگر خیر است خیر و اگر بدست بد قبیح است قبیح و بجز راست گفتن رغبت کسی حرلی نیاید گفت که راست باشد و گفت ممنوع است نیک گرفتن مغرور را و در غریبی کردن بر کسی که عاجز است از سوال طلب و غلبه کردن بر کسی که از شما و ایمن باشد و گفت سعادت مند ترین مردم آنست که خود را از تسلط حادث و رسوم بر آورده باشد و بر فرمان برداری غضب بخند و مشغول بگرداند فکر عزیز را که در کمینها و او را است بر بدی و گفتنهای که بر و دارد شود و گفت هرگاه نفس انسانی قوت پیدا کرد و برای کسی تابع نمیشود و اگر ضعیف باشد مایل به حاشیه گردد و گفت حلم نه است نه شود کسی را مگر وقتی که قدرت دفع داشته باشد و هم چنین زهد گاهی منسوب می شود به کسی که ترک کند آنچه قدرت دارد و گفت یار می مجوز کسیکه مثل صحبت تو کند تا آنکه بدانی عرض او را اگر صحبت محبت صفات ذاتی است بخانه او برو و اگر برای پسند های عارضی است با او همیشه کن چه این دوستی تا آن غرض من است و هرگاه

بر قول مشهور منبر تن انداخته است ای نلس و قشبا مورس و سقراط و فلاطون و سقراط و سقراط جز ایشان یونانیان کسی را حکیم
 نخواهند ندی و دیگر آنرا بلقی که در آن مهارت داشتند نسبت دادند به چنانچه بقبر اوستا را طیب و میزبان را شاعر و از پیشانی
 را مهندس بد و دیو جان را کلنی و با حقیر اطیس را طبعی چون جالینوس و حکمت تصانیف بسیار کرد و خواست که او را
 حکیم خوانند یونانیان زمان بکشد از کثافت کار تو ترتیب هر چند ما و سقراط و علاج آنهاست نه او را نباشد که ترا حکیم خوانند
 که چون ارسطو تدوین حکمت کرد فلاطون او را ملامت نمود و گفت چرا حکمت ظاهر ساخته گفت آنها را که خواست حکمت از او نیست
 که از آن بی نصیب ماند و منکران را بان که ظاهر ساخته ام از آن اصلا بهره نبرد و ارسطو بسیار متواضع و بسیار غذا را و استماع
 نغمه ملی عظیم داشت و در رعایت جانب و شان جبهی بلوغ میکردی و اکثر با اهل یا ضنت بسر بردی و انصافش چندان بود
 که در عین مناظره با خصم خطا معترف میگشت و گفته اند که او پیغمبر بوده و بشهری رفت تا خلق را از بت پرستی باز دارد و قوم بجای
 بر نه استند باز گشت و بجا که و تیره شد نقل السیت که عمر عاصم نزد رسول صلی الله علیه و سلم گفت و قتی که با سکنه ریه فقم جمعی را
 دیدم که بر ارسطو افسوس میگرفتند و میگویند که با فرموده که بد میگردد و چنین گوی که ارسطو پیغمبر بوده قوم او را تحذیب کردند از ایشان
 بگریختن با حمله ارسطو بعد از فلاطون بقدر و مرتبه شد و تعلیم سکنه ریه برداشت متابعان ارسطو را مشایخین خوانند و قریب پنجاه نفرین
 ملائکه افلاطون بود بعد از فلاطون بجای او نشست و با فافه علوم اشراقیان مشغول گشت و ارسطو قریب بعد کتاب در منطق و
 حکمت الهی و طبیعی و سیاست و اخلاق تصنیف نمود و چهار سال نرسید از سخنان ارسطو است که رغبت بصحبت آنکه از توفیق
 کند خوار است و اغراض از آنکه بصحبت تو رغبت کند کم همی و گفت سلطان چون بزرگ است و ارکان دولت چون بها
 کمتر از آن جدا شده هر رنگ و طعم که آب رود را بود آب جوئی را نیز چنان باشد پس او شاه را با یکد شیرت خود پسندیده کند
 تا او را که ان نیز نیکو شوند و گفت سعادت گوینده که شنونده وی بفهم بود و گفت هر که از مردمان شرم دارد و از خود شرم نکند
 نفس او را پیش او قدری نبود و گفت مزاج نباید کرد که اکثر با بزرگ نمی گنید درون گیر و اگر با کوچک نمی دگر کرد و گفت هر که
 بچشم خرد و ما قبت کار را تواند دید چون بان سپید اند و کین کرد و بی او را گفت شنیده ام که مرا عیبت میکنی گفت نزد من
 چندان قدر نداری که دست از عمل صحیح و فکر مسایل حکمت باز دارم و بگویم در انم او را گفتند مال جمع میکنی و این از حکما پیوسته
 نه باشد گفت حکما از آن مال جمع کنند که محتاج ایمان نشوند و گفت حق فساد بدتر از حاکم ظالم نیست و گفت تو نگری قناعت
 است و آنرا که قناعت نباشد بجا نیست و هر چند که بسیار بود و گفت یک حکیم نباشد همیشه سقیم بود و گفت طلب کنی تو نگری را
 که فانی گردد و زندگی را تغییر نباید و مکی را که زایل نه شود و گفت آنکه بر جرم بگرید خوار می خود را دوست دارد و گفت لیکن
 به طلب نیست مشغول بود از حکمت فایده نیاید و گفت شکفت آید سر از آنکه او را گویند نیکوست و باشد و شاد شود
 و از آنکه گویند نیکوست و بود و غضب رو و و گفت باطل چون غرقت است او را از دور و در نصیحت کن و نزدیک و هر که اگر پاک
 شود و ترا خود بر و سکنه بار ارسطو و دیگر حکمای زمان در کار ملک زای نیز در هر کسی سخن گفت ارسطو تدبیر اسکندر
 به پسندید گفت در رای او چه دیدی که برای چندین حکم نه گزیدی ارسطو گفت آمل کار معلوم نیست اگر تقدیر نه بر وقت
 تدبیر بود باز بی نصیب موافقت او از عتاب ایمن باشم و گفت یک خنده ز تر ترا بحق بگریاند ترا باطل بخنداند و کسی را که

ایمانی فلفلسه و سقراط
 و فلاطون و ارسطو

باری تعالی بی فهم آفریده باشد موعظه حکیم او را فهم خواهد ساخت و گفت فرمانده بخیر سعادتمند تر از فرمان پذیرنده نیست
و آموزانده بهتر از آموزنده و نصیحت کننده از حبیبت تر از نصیحت شنو کننده گفت و در شو و گفت از حرص بزد و زهد
پر بیزگاری چه بریزگاری و زهد مصلح نفس بدن است بدانکه زهد و بیزگاری بیقین است و یقین بصیر است و بصیرت فکر
است و هرگاه فکر کنی در راه دنیا لائق خواهی یافت و نیار آنکه بخت خواری آخرت او را بر خود لازم داری زیرا که دنیا خانه بخت
منزل بهر ساینده است راه است گفت باطل بگردانید مال خود را و کاریکه نفی بران مترتب نباشد و زنجیر حق و صرف
مسازت خود را بغیر فایده و ضایع کن رای خود را و در جیره طلبیکه رشد و صلاح کار تو دوران نباشد پس بر تو با حفظ آنچه که ترا بر آ
آن آورده و علی الخصوص در حفظ عمر خود که در آن هیچگاه شکست حاصل نشود و عمر که هر چه بخواهی حاصل شود اگر چنانچه چارتر از این باشد باید که آن
در هر بانی علما و درس کتب حکمت باشد و گفت عدل ترا زوی خداست بر زمین که بران ترا از وضعیفان از ظالمان محاکم
یا بدو حق از باطل محتاج میگرداند پس سیکه باطل گردانند بران حق را آنکس بجهل بزرگ مرتکب می شود و گفت سکه کس را سزوده
باید داشت تا خیر نشود زن و فرزند و بزرگه گفت طلب علم طمع رفعت و بزرگی رسیدن نکرده ام اما چون چل مرا خوشنایب خدا
به تحقیق علم گویشم و گفت بخود او ن چیز نیست و در وقت احتیاج دیگر آنکه برساند خود را به استحقاق بقدر طاقت پس سیکه تفاوت
و تجاوز کند از این اندازه او مضطرب است و از حد تجاوز میروان میرود و اسکندر را پسری فوت شد و اسطوخودوس را گفت ترس از
چیز بزرگ و این باشد صفت کسی است که عقل ندارد و گفت سیکه که میکش بر مردمان دوست می دارد و ذلت خود را او کسی افزا
کند و بر سر زلفش و ولایت مردمان دوست می دارد و مرگ او را گفت بادشاه که با اهل بازار مناقشه و منازعه کند پرده خود را
بدر و گفت سیکه محبت و نیار با فراطرساند فقیر و مفلس مرد و کسی که قناعت گزین یعنی مرد و سیکه اصراف کرد و راناشا میدن شمر آ
پس از بون ترین مردمان است از روی طبیعت یقین آبر و پیش مردمان خرد و بزرگ و گفت کسی که قدرت بر کردن نفسیه ندارد
باشد باید که همیش مصروف دارد بر ترک نویستی و گفت حکمت نیز همه علوم و ادبست و بار و زگر و آئنده تنهاست و بناس
آرام سهل آسان میشود مطالب و تفکر صحیح یافته می شود و رای پوشیده و بزبان خوش و بلا می بخت می رسد و مودت صفت
و دام می پذیرد و خلق وسیع پسندیده میشود و عیش و زندگانی به جمال می رسد و خوب می گذرد و سخن خموشی بزرگ می شود
از روی بیت و سخن و راستی بزرگ قدر میشود و ترقی می کند از روی شرافت با صفات می رسد به مهتری و توانع و محبت بسیار
می گردد و بعفت و عصمت علمای پاکیزه وقت میگرداند و بلبل غالی می شود و بزرگشمن و حکم زیاده می شوند و بار و بار و کار و بکار
رفیق طلب خدمت و الهامی توان نمود و بصفت بدن و اشیاء مستحب تمام خواهد کرد و در آنم تحریف در نسخه تفاسیر القون دیده
که اگر کسی نخواهد که دولت بهر سبب یابد که ایشا را کند و گفت سرخت نمودن و جواب مسودت لغزش است و گفت ریاضت بسیار
طبیعت را و گفت منتهی احمق غدا ب روح است و گفت اسکندر را که صورت خوب مضر است صاحب صورت را فایده مند است
بمنده اسطوخودوس و در نسخه ناقصه را که از بیماری بر آمده بود و طعام بسیار بخورد و اسطوخودوس گفت ای فلان زیادتی توت
بخور و ن بسیار نیست اما قوت بعد از یافتن بدن است یعنی قوت آن زمان حاصل میشود که بدن غذا را بدراقم حریف
گوید که عرض حکیم آن است که طعام القدر را بدو خورد که غذای بدن نشود نه آن قدر که با عیند انسان عاجز آید و چون باطنه

اول سمیت که سدره را درون ساخت و کتا ب مشهور است و نام او حسن کلامه الخط است و مایه نظرت بآینه جسمانیست
 وقال بعض النحاة الخط لسان البدن وقال بعضهم الخط عند الفقهاء قال وعند الغنی جمال وعند الاکابر جمال واز سخنان قلید کس است
 که بدترین مردم آن است که بنا بر سوزن کس اعتقاد کنند و کسی بنا بر سوزن عمل بر و اعتقاد نکنند و گفت میان دو دوست خصوص
 میفکن که ایشان اگر با یکدیگر صلح کنند تر اطمینت حاصل آید و گفت هر آنچه از دست برود اگر بچشمیل آن قادر باشی پیش
 بناید خور و اگر باشی آنرا فایده بنویسی او را گفت چه کنم تا ترانیت کم حکیم گفت چه کنم تا غضب ترانیت کنم از شنیدنش
 منندس از اکابر حکما می بوده از مختصات او نیز لیست مشهور بنام او که آن غش از صفاتی شناخته شدی و از حکمای اسلام
 ابو حاتم حکیم بعد بسطاطین سخن از این ساختن گفتان جزا همان اسکاٹ از کتب فرنگ میفرمود که تولد از شنیدنش در شهر مکه کس شهر
 در جزیره سیله در دریای فرنگ بوده از شنیدنش میگوید که اگر جای مقدار ایستادن سوای اینجانب بیافتمی اینجانب را بر هر مرقی یعنی و از آن
 گردنی هماد و حسی از اکابر یونان بوده و گفته اند که در علم ریاضی بعد از اقلیدس چون کسی بر نخاشنه این سخنان است که بسیار
 زندان بدن است و غم زندان روح را بهر اطیبی از مشاهیر حکمای یونان و اهلای شتگانه و بقول صحیح بعد از اسکندر بوده و بیشتر
 باقلیدس اولی می بیند و دایره وی خدا است و عابد بود و معایج بهر رضای خدا کردی و از فقر او و اساط الناس هیچ نگر فتنی و
 از اعتیاد لوق و تاج و یاوست بر نچین کرمی آورده اند که چون اقلیدس ثانی در گذشت بقراط بخانه او نشست نزدیک شد که علم
 طب مندرس گرد و همه اقلیدس اولی و ثانی کرد و بود که این علم بیگانه را میاورند تا مشرف در خانه آن او بماند و فرزندانش بود
 و سیت محمل بنیکر و زنده تا آنکه از ایشان کم ماند و اما آنکه بودند و ملاجیت نه شستند بقراط مسائل طب را مدون ساخت و هرگز
 که هر که خواهد این علم بناموزد و جمع کثیر بدان مشغول شدند و از بقراط پیشین ما نام کس آنرا در افق منتشر ساخت از
 سخنان بقراط است که حاصل من از فضل علم از دست که بر جمل خود طلح ام و گفت چهار چیز با صره را زبان از و طعام شور خور و
 و آب گرم بسیار بر سر بخنجه و در آفتاب نگرستن و روی و شمع دیدن و گفت سه چیز لا غری آرد آب بنیاش آتش بسیدن و بر
 زمین سخت خواب کردن و آب و از بلند سخن گفتن و گفت معایج بدن کرده می شود پنج قسم آنچه در سرست بفرغ و آنچه در
 است یعنی و آنچه در بدن است با سهال و آنچه در خلا است بقرق و آنچه بعرق و درون رگهاست بر بر آمدن خون و گفت با آنها که
 نمانند و از افراط رویه هر چند غذا داده شود زیاده میشود و آب و بدی او همچنین است نفس بهای قیاس بغذای او که حکمت است
 و گفت چهار چیز است که بدن را خراب می سازد و ویرانند و در حمام جماع با غلا و معده و خور و ن گوشت قدیر خشک شده و آشامیدن
 آب بنافتا و گفت جمع میشود اراض شش خیر یعنی سبب پیدای بیماری شش خیر است کثرت غذا کثرت جماع و اندک خوابیدن
 در شب و زیاده خواب و در روز زیاده خوردن آب و خوف و نهار و بند داشتن بول و گفت که انسان است که تواضع کند در
 دولت و عفو کند نزد یک قدرت بخش کند بیزیت و گفت که محبت میان دو عاقل واقع میشود و محبت مناسبت و مشا کلت
 هر دو در عقل واقع نمیشود میان دو احمق از باب مناسبت و رحمت بجهت آنکه عقل جاری در و است و بر ترتیب و وضو
 پس بینا و عاقل خلایق بتباین واقع نمیشود و محقت را بر مبنی نیست که در ان موافق اند میان هر دو احمقان و گفت که قناعت کنند
 بقوت که شما را اگر زیاده دارد و دور کنید از خود و محبت را با ما باشد مری شما حق تعالی چه حق تعالی محتاج نیست بخیر پس چندان

میکارند

بقراط

چهار چیز

و این

اجتناب شمایزاده است از حق دور تراید و بگریزید از خوشحالی با و گناهما بعد از آن طلب دارید از نیکبها و غایات آنها را و گفت
 بذل کم یازید از بسیار ناپایدا و گفت لایق است که ایشان در دنیا همچو کسی باشند که او را بمهمانی طلبیده باشند اگر کاسه پیش او
 نبندد بخورد و اگر از و گذرانند توقع نداشته باشد و خواست کند و همچنین خود را نگاهدارد و از مال و اهل فرزند یعنی اگر یافت
 بهتر و اگر نپذیرد او را پسندد از زبان سکوت و زبید گفتند چو این گفت چو این خاموشی است گفت کم خوردن از چیزهای مضر بهتر است
 از بسیار خوردن از چیزهای فایده مند گفت اگر مردمان مخلوق و آفریده میشدند از یک طبیعت هرگز بسیار نمیشدند طبیعت عدم ضدیق گوشت
 مریضی که من و تو و مرض سه چیزیم اگر سخن من عمل کنی هر آنیه غالب می آیم بر مرض از برای آنکه دو بر یک غالب است
 و اگر یار شوی مرض را پس من مغلوب شوم زیرا که بدستور دو غالب است هر یک و قال انما مثل الحیوة و الصلوة فوقه و انما فقر
 مثل الموت و المرض فوقه و قال ثلثة ان المظلم ظلمات و اراک و عبدک و زوجک جالینوس حکیم شیخ حکمای زمان و
 خاتم اطباءى هشت گانه است و اسامی آن هفت دیگر این است اقلینوس اول و عورس و مینوس و برمانیدس و افلاطون و
 اقلینوس ثانی و بقراط و جالینوس سیم و سقر بسیار کردی در سماع و الحان شوقی عظیم و شتی روزی در صحرا یکی را دید که زبان
 و چشم کار کرد و میبوسید و گفت چرا چنین کنی گفت همراه سفیدی و چشم این بدیدم آید و شکبوس میشود من آنرا تسلیم زایل شود
 جالینوس فری چند او را داد و گفت ای مردم فایده و رطب ساپندی و بعضی گویند که او در خدمت غلبه رسیده بود جالینوس
 هشتاد و هفت سال عمر یافت و گویند او با سه سال در گذشت بنگام مرض او را گفتند چگونه عاجز شدی از علاج خود با کمالیکه دار
 جالینوس ششانی پرازاب خواست و دارو در آن افکند آب نمجده گشت و هر چند از آن دارو بخورد هیچ فایده نداشت پس گفت
 علم و تجربه با قضای آلهی سودی نمکند روزی جوانی حوبر را دید از و سخن پرسید و جوانی درشت نشیند گفت ظنی از زهر است
 و در آن سرکه است وقتی آب را دید با و نشنیدی در آن ریخته بود و گفت اگر و آن را بودی کاش با دان تا با بنجارسیدی و گفت که آنرا
 که عقل نباشد عماش فایده ندهد و گفت مریض را که آشفته باشد او صحبت نزدیکتر است از تندرستیکه او را آشفته نباشد روزی
 مرد را دید که خلق با و را تعظیم میکردند گفت چه کرده که او را تعظیم میکنند گفتند گاوی را از زمین بر داشته گفت گاوی را از زمین
 بر سیدار دو اورا فصلی نیست گفت صاحب علم شتو با مقام عالی بر می معجب باش تا خواشوی گفت هم زوال دست و عزم بیماری ل
 راقم حرون گوید که فرق میان هم و عزم آنست که صاحب هم در طلب چیزی باشد و آن او را برسد و صاحب عزم را چیزی از
 دست رفته و قوت شده باشد و گفت یکم از خوردن بمیان روی در تدریس بدن عادت کند حرکات شهوات او هر پنج عهده
 خواهد بود و یکم عادت کند بمنع کردن شهوات خود از نشن قسی متع کند نفس خود را از بدی و شرارت آنکس سخت میشود
 و قوت میباید تعمل تا شایسته و فعلهای بد که او را عادت میشود و گفت بدترین میان حیوانات ایشان است پس سزاوار است
 که طبع اصلاح نداشته باشد البته و آنکه بدترین میان حیوانات است از اصلاح او نهایت مانوس نمیباید بود و گفت چنان رسیدن
 صاحب حیاست از تقصیر که واقع شود پیش یکم او را فضل اوست گفت انسان کسی است که قدرت بر جور و عزم داشته باشد
 و نمکند و عاقل کیست بشناسد هر چیز که در طبیعت انسان است از حقیقتان قال الطبیعة کالمعدی و العلة کالتصمیم و الطبیع
 کالتقاضی و بیل عن الاغلاط و قال الدم عند ملوک و ایما قیل العبد مولاه و الصغر اکلی عفورنی حدیقه و ابلاغ الما حکما علی

با ناسخ تا اجرا و انشود آن الاصل فاحک علیها فیل من سقی الانسان ان میوت یقال اذ اهل بالف و مانیف معر لغورس و اسی
 عالم و علی سیکم بودم بعالم لا هوت بود و پیش از ظهور اسلام بزرگ زمانی و در گذشت از سخنان اوست مخالفت دوستان
 نیکان بهتر است از گرامی داشتن دشمنان و بدان گفت اعتقاد من بخود آنچه هستی بدرستیکه که ملاک میگردی و گفت همه چیز
 را تصور بعقل کن پس از آنها آنچه نمراد است بعقل آورد و گفت هرگاه سیر و سفر گشتی ترا خوش آید ملاحظه عنری شدن
 کن و گفت نفس خود را ملاحظت کن و خوشحالی تو بخوبی که داری و گفت آخر بختنایش با و موافق است این است که جب
 بجز می تیری و دولت و خواری این است که خست و خستگی و گفت هرگاه که قادر شدی بر انتقام کشیدن از دشمنانم بر بنده پس
 بدقت تمام مال نمائی در آنچه که عمل مورث عجب است از دشمنانم و گفت نزدیکی زمان آتش شهرت راجی افروز و چنانچه عجز
 چراغ را در با سماع سخن زبان شهرت بزرگ میشود سخن حکمت بزرگست می آرد علم را و علم جمع میگردد و اندک زمانست و آداب فریاد
 آتش در رصقه از حکمای هندی و واضح شطرنج است و آن را بهر شهرام ملک ملک هند وضع کرده در شاهنامه
 فردوسی طوسی و رضایابی کیو و طلحه بنابر تفهیم معاللات رزم باین هر دو بهادرش نقل نموده و آن لقب را از آن
 شطرنج خوانند که چون نزد نوشیروان بر وندشش رنگ خوانند چه مهره های آن بر شش گونه است و شاه فرزند و اسپ
 و رخ و فیل و سار و این نام را بر زهر نهاده است و شطرنج معرب شش رنگ است اما در هند مشهور است که شطرنج را
 بملاج ساخته بهر کیفیت از روی شاهنامه فردوسی طوسی در عهد کیو و طلحه ملوک هند ساخته شد و حکایت ایشان را
 بعنوان عجیب غریب است با بجز چون شطرنج رصقه وضع کرد و نزدیک ملک بر دوازده جای در آید و گفت چه حاجت دارد
 گفت خواهیم که در خانه اول شطرنج یک جبهه طلائی و در دوم و در سوم چهار و در چهارم هشت و همچنین صاعقت ساز تا آخر
 پس آنچه جمعه شد بهر ادبی شهرام گفت آنچه خواستی قدری نذار و چیزی دیگر خواه گفت حاجت مرا هست نه ترا شهرام
 گفت تا چنان کنند ظاهر شد که اگر محصول جهان را جمع آرد از عمده آن بر آید آن توانا شهرام تخریبانند و صقه را بخواند و گفت
 حاجت خواستن تو از وضع شطرنج بهتر بود پس او را بنواخت و شطرنج را بایران فرستاد و از دانش حکمای دیار خویش خبر داد و تهر
 بفرمود تا بزرگچهر یعنی در برابر آن وضع کند بزرگچهر نزد پدید آورد و گفته اند که واضح نزد آرد و شهر را یکست و آرد و شیر گفتندی
 بر ماه نیز از حکمای هند بوده و گفته اند که بر ماه با و منسوبند و در طل و نخل مسطور است که بر نامه را با بر ابراهیم علیه السلام است
 و مندر این صحیح نیست چه ایشان منکر نبوت اند و گویند آدمی پیغمبر نتواند بود و ایشان منسوب اند به بر ماه و ادبند و در آن
 بود و گفت که آنچه بتی را بوجی معلوم شود اگر معقول بود و عقل او را که ان را کافی بود و این سخن مردود است چه مسلم
 نیست که عقل او را که هر معقول را کافی باشد و شیع ان در کتب مبسوطه است را هم حروف گوید که لفظ معقول خبر میدهد
 از این سخن که هر چه آنرا عقل درک کند چه معقول یعنی در آمدن عقل باشد پس در صورت پیچ معقول از ادراک عقل خالی باشد
 صوفیان گویند که کار انبیا با معقول است و شامر آینهی این است که در مثنوی مولوی روم است بیت کار معقول کار انبیا
 کار معقول است کار انبیا یعنی کار انبیا از عقل و فهم بیرون است و هر کار انبیا معبوط است بحکم الهی که هر چه فرمان شود
 بکنند نه بر عقل خویش و در نزد روست صاحب است مجوس است او را زرد داشت و زرد داشت و زرد داشت

میزگویند و بعضی بر آنند که زروشت بسریانی نام ابراهیم علیه السلام است و گفته اند که او را وزیرین امان ملت ابراهیم اند و گفته اند او دل کیست که مذہب کسری بنهاد و وزند و پازند از مصنفات اوست تا بپاشش را ز نذیق خوانند و بپشتش منبوج میزنند و او شاکر دافلا و وسع حکیم و او شاکر دینا غورس بوده و مجوس او را به خمیر و اندر بد و آقا قایلند و نور ظلمت یعنی خالق خیر و جان شری و از آن یزدان و اهرمن تعبیر کنند و در صبح صادق مرقوم است که بعضی بر آنند که او ایل عیسی علیه السلام خلق را بدین زروشت میخواند و راقم حروف بوی از آن در ترجمه بخیل شنیده آفروده اند که زروشت در آفرین بایجان بزیر زمین خانه هست و سادگیسا غور و پنہان در آنجا برویس غور و ابر بخوری انداخت و بخت کرد چون در گذرم مرا ایجاد فن کنند انگاه تن بمرگ بناموس و منمود و همان سال سردا به و قش کرد و در چون سال با خبر رسید ز زروشت پایی که از آنجا همان کرده بود وزیرین را رسولی کرد و بدین آمد و کتابی با خود آورد و گفت من رسول خدا ایم و این کتاب است و از زروشت منقول است که سرودی بودم از آفرین بایجان و در آنجا بجایی رسیدم و چون با او رسیدم و رفکار افتادم که اجسام فلک اجسام مرکزی را چگونه تدبیر میکنند بر دور زحل رسیدم بوزی بدین رسید و رسیدم با یخ رسیدم پس با وزیر بایجان باز گشتم اثرات منج مدبر و دیو و ملک را بر قتل زمین تحریف نمودند بگوئی تاریک رفتم و مدتی بعد است مشغول بودم پس زروشتم من زوال رفتم و دین خود را بر و عرض کردم گفت برادر باوستان گشتا سب است در رای عطا کنند ز فاد و الفقه زروشت تبلیغ نزد گشتا سب رفت و باز نیافت روزی گشتا سب الیوان گشته بود شرف الیوان شکی گشت و زروشت از آنجا فرود آمد گشتا سب تبلیغی گفت منم ز زشت رسول خدا علما و حکما با او مناظره کردند ز زشت بر همه غالب آمده علما گفتند پس که اخته بر و زروشت و آئینی بر زروشت ز سید و گشتا سب و علما با او بگویند و آشنخانه با ساختند گویند با و او روی بر تن مالیده بود که از فرس که اخته مصون ماند با سجد زروشت در عهد گشتا سب منتقد و نه اکابر و افاضات بودند اما آنکه در گشتا سب و مجوس گویند با آسمان رفت بهما سب حکیم مدبر امور گشتا سب بود گویند که جانا سب علم از لقمان آموخته بود و در نجوم مهارتی داشت و از ظواهر اسکنند روی عیسی و محمد صلی الله علیه و سلم و اندر ملت مجوس خبر داد و از سخنان اوست که بدترین خصلت که حکم ترک عمل اوست و بدترین خصلت ترک عمل او گفت عوام چون انعام اند و تو گران چون کوران بطلمیوس از مشاهیر حکمای یونان است و بعضی او را از ملوک بپا که شمرده اند که از طرف است یکی بمصر و یونان سلطنت کرده اند و گشتا سب مولف تاریخ احکما مینویسد که بطلمیوس از ملوک بپا که دیگر است و حکیم بطلمیوس دیگر و حکیم بطلمیوس در ریاضی فیله داشته و اکنون محلی کتاب مشهور است و از سخنان اوست که حکمت و خصلت که در دل بر وید و از زبان مستر و دهر و گفت آنکه بو قلع و دیگر بواقعه گیر و گفت نیکی نیست آنکه از حال دیگران خبر گیرند و بخت آنکه از حال او پذیرند و میگویند که بدترین مردمان است که قول و فعل او موافق باشد و گفت خمت ناوان چون با خست و مزید و گفت منرا و آن است که خبر حق تباری اگر در خمیر تو که بر و وزیر و مردم کار خود شمرم کنی و گفت شادی کردن بنا کردن با صواب بهتر از شادی کردن و گفتین صواب و گفت مردمان دو صفت اند یکی آنکه یافته و دیگر آنکه منجم و مینیا بد و گفت حاشا و ال نعمت و دیگر از نعمت خود میداند و گفت زوال ملک با دوشاهی شیش چیز بود سختی روزگار کی خزانه با نقطه صبح باران مد اوست سلطان بر لیسو و لعب و گفت هرگاه که ششم آبی امر سان چشم را بر سر حد گناده و گفت عفو کن هرگاه که ترک اتقام از روستا بختر

نباشد و گفت علما غریب اند و جماعه نالمان و گفت مباحثه کن یا منتصف و جواب ده کسی را که از تو را بهیمنی نخواهد و را از خود را
 بکسے سار که حافظ آن باشد و گفت یکم قبول بخشش و عطا از تو کند بدستیکه یاری داده است ترا بکرم و کار خیر چه از تو اگر
 قبول کند تو بخشش نباشد عطا بخشش ظاهر مگر دو و گفت همچنان که بدن هرگاه که سقیم و بیمار شود شراب و طعام آن رفیع
 میکنند و چنین دل نیز هرگاه جب و دنیا و را خافل سازد و پند و مواظط او را رفیع ندهد و گفت رفیع و بزرگ ترین مرمان کسی است
 که مغلوب و دنیا اهل نشود و گفت هیچ چیز بهتر این نیست پیش خدا یتعالی از روی حرکات که بدکننده را مکافات کنی باحسان
 با وجود و مبدی او اسکنند ز و و القیر من بن فیلقوس اگر از حواش و زمین سلاطین ایران مرقوم است چون بر طریق
 حکما محب حکمت بود اینچنین سطر و چند از و فیلقوس آرد و سکندر را پرسیدند که چرا گنج جمع نمیناسازی و همه باصحابی بخشی گفت
 تقوی گنج بزرگان که اصحاب باشند بهتر است از آنکه هر دوگان سپارند چه خانه و زمین حکم میت و مرده میدار و که در آن
 می نهند و هیله کنند گویند چون سکندر وفات یافت در بازوی صحیفه یافتند که در آن نوشته بودی دنیا باعث سلامتی است و بحیث
 قضا و قدر سبب راحت و خوشن من موجب سبب اعتبار یعنی از من نیک غیر مخالف مطلع میشود مالی نقاش از ائمه دین مجوس است
 اتباع او را انوبه گویند و انسان و واصل قدیم تایب بنکشد زمانی را بهیمنی دانند و نقاشی ماهر بود و بانگشت دایره کشیدی
 که نظر آن گز بودی و اصحاب و این را معجزاتش شمر و ندی چون عیسی مرقع گشت مالی شنید که او باصحاب خویش گفته بودند
 قار قلیطامعوت شود مالی بر خود کتمان برد پس دعوی پیغمبری کرد و پیراهنی ساخت که هرگاه آنرا پوشیدی کسی او را
 ندیدی و کتابی ترتیب داد و گفت که از آسمان فرود آمده و نزد شاپور پسر داریوش یک رفت شاپور را و کرد و دید و پیشان شد
 و قصد قتل او کرد مالی بهند گریخت و از اینجا بختل و سخن رفت و بلغاری پنهان شد و بعد از یکسال بانو حنی مرتب که ساخته بود
 از اینک خواهر او را ملاقات متعجبند و از آنجا که از پنهان شدن مالی از من شنیدیم این شهر را از هر مرین شاپور بادشاه بود و بخواند و موبدان را بمنظرة او
 فرمان داد مالی مغلوب شمع تابعانش حکم بهرام شاه اقبال سپید فروک نیز از ائمه دین مجوس است تابعان او را هر دو کیه
 گویند و ایشان و واصل ثابت میکنند عظمت هر دو را قیام دانند لیکن گویند افعال نور لقبه و اختیار است و افعال ظلمت
 بحیثه نفاق و گفته اند که او اول کسی است که ندب معطل پذیرد و خود نجوم نیک میدانست از آن دانست که سردی آمد
 و دینی آرد که اقامت ماند با خود و گفت که آن منم پس پنهان گشت بکنند چنانچه مهر سوراخ باتشکده رسیده و دعوی نبوت
 کرده و گفت خداست و فرستادها دین رز و شت تازه کهنه قباد و این فیروزه پذیرد و نوش و ان عادل بادشاه بود و معجزه از او
 طلسم گفت آتش را سخن ارم که آن قبکه شماست موبدان گفتند این از قدرت آدمی است پس روزی مژدک موبدان
 باتشکده رفتند مژدک کسی را و در آن سوراخ فرستاد و چون بجنا آتش رسید مژدک آن را بخواند و رز و شت را شنا گفت از میان
 آتش آواز برآمد که سخن مژدک بشنود قباد و موبدان با و برگردیدند مژدک گفت مال همه کس از خداست و همه بنده گان خدا اند
 باید که مال خدا و میان همه بنده گان خدا بشترک باشد تا یکی تو مژدکی در ویش نناسد عوام بآن راضی شدند و در مهاباد
 گزیدند مژدک گفت زنان شما نیز چون مال شما اند زن هر کس را از خود شناسد تا از لذت بی نصیب نمیدان اولان و جمیع
 آویند و کابجای رسید که اگر مردی نیست مرد را بخانه خود و همان بروی همه باندن او کرد آمدندی و عیب ندانستند

گفت پس بر خاست و راه فارس گرفت قباد در کشتن مزدک بانوشیروان سخن گفت نوشیروان گفت کشتن مزدک آسان است
لیکن تا یحیایان بسیارند مبادا بعد کشتن او خروج کنند و در ملک نخل افتد آن باید کرد که همه یکبار کشته شوند قباد گفت که آن
چگونه بشود گفت چون مزدک بیاید بگوی که نوشیروان میخواهد که تبعید گردد و قباد و یحیایان که در مزدک شاد شدند بر نوشیروان مهربانی
کرد و نوشیروان گفت که نزدیک تو هست کن من می ترسم که اگر آنرا قبول کنم مخالفان خسرو را کنند تا بنده پس اگر دادم که عدوانگاه
درین مذنب اند چه است ایشان اسلح و هم و دین را اشکارا کنم پس خبریده بکن مزدک بنوشت و دوازده هزار مرد بودند
مزدک از دور فرزدیک همه را بخواند و جمع نمود و نوشیروان سه صد بیل را را امر کرد که چند هزار چاه مشب که عمیق هر چاه یکساز
و دو کز باشد و در سخن سرای بکنند و چار صد مرد مسلح در سخن باز داشته و گفته که هر سبت مرد را پانزده روز که از مجلس ببرد
فرسید آنها گرفته بر سینه کرده سرنگون در چاه کنند تا آنکه پایهای ایشان بر هوا بود و با یکدیگر چون مزدکیان فراهم شدند نوشیروان مالی مزدک
و مزدکیان کرد و قباد و نوشیروان مزدک بخت کردی و اگر گفتند چون انطام فاع شد و نوشیروان با مزدک گفت که اصحاب شما را خلعت میدهم و چون اتم
که در سرای بتدریج رفته همه را خلعت پوشیدند بنشینند تا باد شاد و شاد و با نظاره کنم مزدک شادی نمود و قبول کرد و بنیت بست
کس بسرا میرفتند تا آنکه نهان سر از قند و سرای اعمال خود رسیدند آنگاه نوشیروان پدر را گفت همه مردم را خلعت
پوشانیدم بر خیزید و نظاره کنید قباد و مزدک در نظر شدند و همه سر سخن سر را پایهای در هوا دیدند و نوشیروان مزدک را
گفت شکم را که پیش رو ایشان تو باشی خلعت ازین بهتر نتواند بود پس مزدک را بدست خود در چاه سرنگون فرود بردند
آنگاه فرمود تا در سر را بکشند و اندالی شهر از زن و مرد میایدند و نظاره کردند زن مزدک بگریخت و بر و شای رفت
و خلایق را بمنزله بپوشید و خواندند و بپوشیدند و محو سی از احضار ایشان بود که بعد منصور و والی خروج کرد و منصور
فوجی شایسته بدفع او فرستاد و دستیار و حدود سواد و پاورزم کرد و هفتاد هزار کس از یارانش نقل رسیدند و دستیار بگریخت
و بالاخر سیر شد با اولاد او اقربا و اتباع نقل رسید و این واقعه را ابتدای سال یکصد و چهل و هجری رویداد و دیگر
بابک حرم وین مروی بود از اهل حرم فارس بجبال و حرام ایمان بنیای و روی و وزیران انکار کردی و تپناخ ارواح
قابل بود بعد مامون عباسی خروج کرد و بر سپاه مامون طغریافت و بالاخر بدست عبدالعزیز ظاهر و المیتین بعد رزم
بگریخت و دیگر بار قوت گرفت و در عهد معتمد عباسی از آتشین سپید معتمد قریحیت خور و بامینه افتاد و سیل بن سفید بطارقه
روم و اهل آنجا بود او را صفیافت کرد و در خدمت بایستاد و هنگام طعام خوردن بابک برآمد نشست بابک برنجید و
گفت بزرگی رسد که یاسن بر یک خوان طعام خور و سیل بر خاست و عذر کرد پس چون بابک از خوردن فایز گشت
سیل آهنگر بیاید و گفت پای مبارک و راژکن که عذر گناه خویش خواهم پس بند بر پای او نهاد و تر و آتشین فرستاد این
او را بنده از نزد معتمد فرستاد معتمد بفرمود تا دست و پای بابک بپوشیدند بابک در آن حال دست در خون زد و پرده
خود را بید معتمد گفت چرا چنین کردی گفت چون خون از تن بسیار زد و پرده در رنگ زرد شد و از آن روی خود را منخ
کردم که گفتندی از بیم هلاک ویش ز روشد پس او را در کرد و در دوکان فولک فی رمضان سال و صد و نوبت و سه هجری گشت
بابک در ایام تسلط خویش هزار هزار مسلمان کشته بود و یکی از اهل و انشای پسرش بابک چند هزار کشته باشد گفت او را چند جلد بود

یکی از آنها نموسی هزار گشته ام بز چهر بن نجنگان مسروی از اکابر حکماست پانزده ساله بود وزارت یافت آورده اند که
 نوشیروان شب بخوابد یکدیش تخت او درختی بزرگ سی هرگاه جام بدست گرفت خوی پدید آمدی و آنرا در کشیدی چون
 بیدار شد از معبران تعبیر خواست ایشان عجز نمودند نوشیروان جمعی را بطلب معبری ماهر فرستاد و از او سر و نامی بمرور رسید
 و نزد معلم رفت و گفت از علم تعبیر خبر داری گفت نه از خم بز چهره کودک بود و پیش معلم میخواند از او سر و گفت خواب را با زنگی
 است و بایک پرورد از او سر و نام آمد و خواب نوشیروان بگفت بز چهره گفت که تو کیم من این نکته جز نزد شاه پادشاه که
 نشاندیم بنگاه از او سر و او را با خود گرفت و پیش گفتری آورد و نوشیروان از او تعبیر خواست بز چهره گفت خلوت کن چنان
 که گفت و شبستان خداوند خلاست که با یکی از اهرم بعل شایسته قیام مینماید نوشیروان بجرم رفت و امر فرمود تا همه
 کنیزکان برهنه شوند پس چنان کرد و صبح غلامی پدید آمد در میان پس ظاهر شد که او را دختر حاج از خانه پدر همراه آورده
 و در لباس کنیزکان میداشت نوشیروان غلام را با زن بکشت و بز چهره را تربیت کرد و چون پانزده ساله شد وزارت
 و او بز چهره را محو و زیر بود و با کلاخودین کسر بگذاشت و ملت عیسی گزید و خلق را بدان دعوت کردن گرفت و از بخت محلی آ
 علیه السلام خبر داد و فرزندانش را و شاگردان را بقبول ملت اسلام وصیت کرد و نوشیروان بر بخت و حسن مینماید
 شد و در آن آوانامه او ملک روم یکدیگر کسی خواندن آن توانست نوشیروان از بز چهره چاره خواست بز چهره که روز
 با صره داشت تدبیری کرد و چه بگر با به رفت و امر کرد تا طبعی پرازیج بیاورد و در دانشکال حروف نامه را بر بخت او نوشتند
 او حروف را بنیست میکرد و چون تمام شد ترجمه کرد و نوشیروان متحیر ماند و او را اطلاق فرمود و بز چهره فرمود تا آنکه بجزیره رود و در آن
 و گویند که لغزبان نوشیروان به تن سید از سخنان بز چهره است که بزرگترین پادشاهان آن است که از او این نامها و گنگان
 در میان قال انشدت بعد از رفتن شرافتی بعد از انشدت و ان گفت اگر بالای حیات چیزی بودی صحت بودی و اگر مشکل
 حیات چیزی بودی تو نگری بودی و اگر بالای هر گ چیزی بودی قرض بودی و اگر مشکل خبر بودی و در پیش بودی و اگر گفتند که در
 عالم چه چیز یافته که از آن خشم شده گفت قوت و قدرت بر مکافات آنکه با من احسان کرده باشد و گفت پنج چیز بقضا و قدرت است
 و سعی نموده در آن مفید نیست زن موافق خواستن فرزندان آوردن مال یافتن و موت و حیات پنج چیز بود و چه حاصل شود علم
 و ادب و شجاعت یافتن بهشت و برستن از دوزخ پنج چیز بود و بی است روی خوب و خوی خوش و محبت بلند و بگریه و غم و پنج چیز
 طبیعتی و دوتا و دوا و تواضع و سخاوت و راست گوئی پنج چیز عامی است رفتن و رفتن و جماع و بول و غایط کردن و تن
 نوشیروان حکما و موبدان را جمع آورد و گفت بعد ردانش خویش که چند در مصالح پادشاه بگویند بز چهره گفت با دستان را
 دوازده چیز باید بر پیشانی شهوت و صدق گفتار و مشورت با داناان اکرام با علما و شخص زندانیان و تعهد با زاریان و تادیب
 رعایا و جمع آلات حرب و اکرام اولاد و اقارب و ارسال جوایز و تفقد و زرا و خیل و حشم نوشیروان از جای درآمد و گفت
 این باب از نویسنده که جامع سیاست ملکیت نوشیروان او را گفت حکم چیست گفت پنج جوان اخلاق حلم را اگر بگردانند و
 میشود و چنانچه پنج طعام بسنج حره نه در پنج خلق به علم نیک نماید نوشیروان گفت شجاعت چیست گفت قوت دل گفت پراوت
 دست گفتی گفت اگر دل قوی نباشد و در دست قوت نماند بز چهره گفته که از استاد پرسیدم که از خدا چه خواهم تا همه چیز خواسته بآیم

گفتند چنانچه تدریسی و تونگری و گیتی گفتند در جوانی و پیری چکار بهتر است گفت در جوانی دانش آموختن و در پیری کار کردن
گفتند از جوانان و پیران چه چیز بهتر است گفت از جوانان شرم و در پیری از پیران دانش و سستی گفتند بهتر چه باشد گفت آنکه نیکو سازد
باند و کار بکارزدان و بدگفتن سنی ترین مردم کیست گفت آنکه بیخنده و شاد شود و گفتن سنی کردن بهتر یا از بدی دور بودن گفت از بدی دور
بودن مسرور و نیکو میسر است گفت از زندگانی کدام ساعت ضائع تر گفت آنرا نیکه سنجی سنی تواند کرد و نکند گفتند کدام چیز است که گنیزد
بجویند و کسی بملکی دنیا بدگفت آن چهار چیز است تدریسی و راستی و شادی و دوستی گفتند کدام راست است که نزدیک مردم
نماید گفت عرض منبر خود گفتند از دوست با شایسته چگونه باید برید گفت بجهت بد پندش فراموشی و دانش ناپسیدن و از دوا و از دوا و از دوا
گفتند کار با کوشش است و یا بقصد گفت کوشش قضا را سبب است گفتند بهتر از زندگانی چیست گفت فراغت و امن گفتند بهتر از مرگ
چیست گفت در دلش و بیم گفتند حکیم تا بطلب حاجت نباشد گفت کم خور و کم گو و خواب باندازه کن و خود را هر کس میباید گفتند از
مردم کدام عاقل است گفت کم گو و بسیار روان گفتند دل از چه خیزد گفت از نیاز گفتند نیاز از چه خیزد گفت از کاهلی گفتند کم سخن تر کیست
گفت آنکه تنها تر گفتند تنها تر کیست گفت آنکه بر عیال تر گفتند که چه چیز است که جمیع را برود گفت صلح گفتند درین جهان چه بدتر
گفت تندی از باد و شایان و خیلی از تونکران گفتند باد و شاد را بیشتر بچه چیز حاجت افتد گفت مردم و انا و گفتند و این جهان که بیکار تر
گفت آنکه نادان تر گفتند عبادت چند بهتر است گفت سستی بهر تن عمل کردن و بهر زبان فکر کردن و بهر دلی فکر کردن
گفتند نیکوئی با که باید کرد گفت با عاقل و خداوند حسب گفتند حکیم تا زندگانی بسلامت گذرد گفت بر پیر کن از استحقاق کردن
بر باد و شاه وقت و علمای دین و دوست صادق گفتند نیکوئی با که نباید کرد گفت با ابله و بدگویی و بد فعل گفتند چه چیز است که زندگانی
بمان آسان تواند گفت بر هیز گاری و بردباری و بی گمانی گفتند حکیم تا مردم مرا دوست دارند گفت در معامله شرم کن و در رنج نگرانی
و زبان کسی را بر زبان گفتند چه چیز است اگر چه خورده اند تن را سود و در دین گفت جامه نرم و دیدار نیکو و صحبت نیکان و یکی دیدن از دستان
و گریه معتدل و بوی خوش گفتند هیچ هست که وقتی عیب شود وقت سخاوت که با منیت باشد گفتند در این جهان چه بدتر است گفت حق خولیتان
بگذاری و توشه آنجهان بر داری بسخ اسود مردمی مستجاب الله دعوات بود بعد موتی علیه السلام وقتی تخطا افتاد و عیبی دید عاقل است گفت
باران بنامید و ندانید که ای موسی نزدیک روم می رود و رفت مروی خنثی بدگفت و عاقل تا باران بار و رنج اسود روی با آسمان کرد
و گفت خدا یا هر چه باران بنمیرستی که اینان از سخت نجات یابند و در حال باران بیارید و حی موتی رسید که بزرگوار است و او را جز یک
عیب نیست که نسیم سحر را بسیار دوست میدارد و بر حیدها عاید بعد از مسیح علیه السلام و پیش از حضرت عیسی علیه السلام بود و گویند نه تنها
سال عبادت کرد و در آخر بلیس بمکه و حیل از راه بر برد و در کفر بعد از الوحدی حاکم طائی است شهر اخلاص است و او را گفتند از خود
کریم تری و بدی گفت بے زوری در خانه غلامی یتیم فرو دادم او ده گوسفند داشت یک را بر سر و داشت و بخت و نزد من
آورد دل او را بخوردم و گفتم و الله که این بسیار خوب غلام بیرون رفت و یک یک گوسفند را میکشت و دلی او را میخفت و
بهرین می آورد از آن آگاه نبودم چون بیرون آمدم که سوار شوم بر در خانه اش خون بسیار ریخته که ریخته است گفتند چیست گفتند
او نیمه گوسفندان خود را کشته او را ملاست کردم که چرا چنین کردی گفت سبحان الله شراب پیچری خوشش آید من را کسان
باشم دوران بخاکم پس حاکم را گفتند که تو در آن معامله او را چه دادی گفت سه صد شتر و پانصد گوسفند گفتند پس تو کریم تر باشی

گفت میجات او هر چه داشت داد و آنچه من دادم از بسیار اندکی بود و هم او را گفتند از خود بلند همت تر دیده گفت آری روزگار
چهل شتر قربان کرده بودم و امرای عرب بیضیافت خوانده و بگوشه صحرا بیرون شدم خاکش را دیدم پیشه هنرم فراسم آورده گفتم
چرا بهمانی مانتگاه که گفت میست هر که نان از عمل خویش خورد و داشت حاتم طائی نه برود و والی شام او را خواست بپازناید
صد شتر سرخ موسی سیاه چشم بلند کوهان از و طلب نمود حاتم را چنان شتران بودند از قبایل عیسیر قرض کرده و بهر او فرستاد
شام گفت ما اورای آوردیم و او بهر ما خود را و قرض افکند پس شتران را بسته و تحایف و یار شام باز کرده پیش حاتم فرستاد
حاتم بفرمودند و در آورده اند که هر که شتری میجو اوه بیاید و همان شتر را با بار یک برانست بستاند پس شتران را با بار یکا الی بازار داد
و قتی که قومی از خلسه میان بخارت قبیله طائی رفتند حاتم بر اسب نشست و نیزه بدست گرفت و با اتفاق قوم خلسه
حمله برد و طغریافت رئیس مخالفان رحالت هنرمت روی باز پس کرد و گفت یا حاتم همت بے رحمتی که یعنی آن
بخشش بمن نیزه خود را حاتم نیزه را و انداخت او نیزه برگرفت قوم او گفتند ای حاتم تو در حال کوشیده بودی چه خبر نیزه
سلامی نداشتی و اگر او با کشتی و بهمان نیزه ترا بقتل رساندی همه را اسیر کردی حاتم گفت این را امید استم لیکن چرا نگه
کردم چاره ندیدم چه اگر نیزه با بخشید می جواب سخن او چه گفتمی گویند که چون حاتم در گذشت او را بموضع دفن کردند که محمل
بود و قتی میل بیاید و نزدیک بآن شد که قبرش آب به برده پسرش آنرا بکشد و تا آنرا بجای دیگر به برده همه اعضای حاتم ریخته بود
مگر دست راستش خلق از آن در تعجب ماندند یکی گفت عجب ارید که باین دست عطا کرده و دست رسول علیه السلام
طایفه اصحاب بقصد طے فرستاده ایشان جمعی کثیر را اسیر کردند و بخدمت آوردند رسول بقتل اسیران فرمان داد و رسته
از ایشان گفت من و خرم حاتم ام رسول فرمود که او را را بکشید و دیگر آنرا بقتل رسانید و خرم حاتم گفت مرا نیز با ایشان کشید
که مروت نباشد که من به تنهایی را می یابم و دیگران بقتل رسد رسول فرمان داد و تا آنکه همه قوم را بخت دادند که از فرزندان حاتم
حدی بن حاتم طائی که اصحاب رسول علیه السلام از دوستان علی علیه السلام بود و فصلی در هم و در ذکر بعضی از حکما که بعد از ظهور
اسلام بودند حسین بن اسیحی مترجم و او اول کسی است که گفت یمنیان در زمان خلافت مامون عباسی و معتصم عباسی برب
قتل کرد از سخنان اوست کسی که از خواری و لذتهای دنیا ترسد کسب سعادت آخرت نمیتواند کرد و گفت در دفع سه سه بدست
و گفت تا ترک حذر حقه البته میرسد بامور علیه محمد بن ذکریا رازی و اوایل حال زنگ زر بوده بعد از آن بعلم امیر مشغول
شد تا آنکه چشمان بجهت جفا قمر آشوبی پدید آمد و در پیش طبیب رفت تا معالجه کند طبیب گفت تا پانصد دینار زر زردی علاج
کنم محمد ذکر یا مبلغ با و داد طبیب گفت گیمیا این است تا پنجه تو بآن مشغول شدی و برنگ گرفتار کشتی پس عمل کسیر از تو کرد
مشغول طبیب گشت و در آن فن بجای رسید که تصایف را سلف را منوخ ساخت از سخنان اوست که اگر اتوانی
بغذا معالجه کنی زمینار باد و یکن و اگر بداری مغر تو اتی بمرکب القات کن در سهفت اقلیم منقول است که امیر منصور بن نوح
بن نصر شامانی را عارضه افتاد که مزمن گشت اطبا عاجز آمدند امیر کسی بری فرستاد و محمد ذکر یا بخواند حکیم چون همچون بید
گفت من در کشتی نفتم که از حکمت نباشد آنکه بطلب بود و نامه بجای را نوشت و حال را بنمود امیر منصور بفرمود که اگر عمارانه آید
سبه کشتی افکند و بیازند فرستاده چنان کرد پس از آب بگذشت مروم پا و شاه دست و پا بکشا و ند و هذر رش خود استند

میکم چون بنجا رسید امیر منصور را بمعالجه آغاز نمود و فائده ازان مهربت نشد روزی نزد پادشاه آمد و گفت علما و دیگر میگویند باید که فلان اسپ و فلان اشته را بمن بخشید و آن دو مرکب معروف بودند که در زخمی چهل فرسخ راه رفتندی پادشاه قبول کرد و مجوز کرد که روز دیگر او را بجماسیکه در بیرون شهر بود و آن دو مرکب را بر او برداشت و امر کرد که هیچکس از خدام حاضر نباشد و شربتیکه ساخته بود پادشاه را بنمود و شربت را بخورد و بعد از آن پدید آمد پس باید و ملک را بسط گفت که با فلان تو فرمودی تا مرا بستیید و در کشتی افکندند اگر مکافات آن از تو حکم سپرد که بیا بنشینم پادشاه نمیکشید حکم دید که اثری پدید آمد و در و شتا افزود پادشاه از جادو برآورد و برانویشت حکم که بگویند و تیش پیش کرد امیر از بیم جان و غایت چشم بر پای برخواست حکم چون امیر را بر پای دید باز گشت و از حمام بیرون آمد و با اعلام خویش سواست و راه چون گرفت و از آب گذشت و تا مر و هیچ جا نماند و پادشاه چون برخواست عیش کرد و چون بهوش آمدگی را آواز داد که طلب بجاست گفتند برفت پادشاه توانا از حمام بیرون آمد روز نهم نامه حکم در رسید و اسپ داشت باز آورد و در نامه مستور بود که چون هنگام طلوع بی ادبی کرده بود و معصوب ندیده که دیگر در خدمت پادشاه بنده لاجرم خود را برادر پادشاه بهر حکم تشبیه فرستاد و چند موضع زوری او را سیورغال داد و ایضا شفا را منقذی شده بود هر چه خوردی بیک کردی اطباء از معالجه و عاثر آمدند محمد زکریا فرمود تا سبه درم سیاحت بنماید از حجازی طبعی او بیرون آمد و مرض زایل گشت ابو عثمان مشقی از افاضل زبان بوده کتب پیشینان را خوب بیروی مینمود و بعد از حنین و پس از ثبات بن قوه کسی در فن طب مثل او نبود و به لغت عربی و یونانی فصیح و نفل بوده از سخنان اوست هرگاه چشمش بر شنبوت بینا شد چشم دل از دیدن نیکی و نیکوان کو گشت و یکیک حکم از او زد و در موت و محروم آنرا دور می بیند و یکیک چشم عقل در موت می بیند نزدیک میزد و گفت عقل بسبب صفاتی نفس است و بهیچ باعث که دست ابو انجیر بن حمام طب بجا رسیده بود که او را نمود و الارض می گفتند و از خصوصیات او آن بود که هرگاه او را فقری طلب میداشت بیاد و دست فرستاده گفت که این فتن را کفارت در برای لوکی میازم و اگر سلطان طلبی نمود سواره با چشم و خدم میرفت گویند که پادشاه عنصر اسلام بر عرض کرد او ابانموشی محمد علیه السلام را در خواب دید که میگفت ای ابو انجیر مثل و جمال علم که منکر نبوت بشد همان بنظر بروست حضرت سلمان شد چون از خواب بیدار شد اظهار اسلام نمود و وفقه آموخت و قرآن حفظ کرد و اسلام خود را نیکو گردانید متی بن یونس حکیم مترجم بقرآنی بود و کتب را بطور اشراج کرده و از سخنان اوست که سعادت سه قسم است نفسانی و بدنی و خارجی نفسانی عبارت از اخلاق ستوده و فضایل پسندیده و سیرت حسن و سعادت بدنی تمایل اعضا است که آلت اند و خوبی تالیف و ترکیب است و سعادت خارجی ای بیرونی عبارت از حسن کتاب دنیا و تحصیل آن و صرف آن و نفقه آن در موضعی که عقل و شمع تجویر کند این سعادت با تمام در یک کس جمعی نشود و گرنه با در حکیم ابو نصر فارابی از اجماع حکمای اسلام و با اتفاق جمهور مسلم اول از سطوانی ابو نصر فارابی است آورده اند که ابو نصر در مشق رفت و در مجلس سیف الدوله بهمدان الی شام حاضر آمد و بایستاد سیف الدوله گفت بشین گفت بجای بنشینم گفت جای که بنشیند و او را تو بود و فارابی پیش رفت و بر مسند سیف الدوله در مهرلوی او به نشست سیف الدوله بر بنجید لیک از حکم سخن نه گفت ایاب زبان خاص از بندگان گفت این مرد در عایت او بن کرده چون بزور رود و بنماید فارابی گفت ای امیر تو خود مرا گفتی که جای که بنشیند و او را تو بنماید بایچه کردم مرا گناهی نیست سیف الدوله گفت این زبان تو چه والی گفت من مینماید و زبان میدانم پس با علما که حاضر بودند مذاکره

و غالب آمد آنگاه مطربان و رانندگان و سازنواختن گرفتند فارابی بر هر یکی خطای گرفت سیفت اندو که گفت تو این صنعت نیز دانی
گفت آری و از کسبته خود چند پارچه خوب بیرون آورد و آنرا بر یکدیگر فیصل کرد و ساز می ساخت و بنواخت که اهل مجلس تمامی
بخندیدند پس اجزای او جدا کرد و ترکیبی دیگر ساخت و بنواخت که حاضران بگریستند پس دیگر باز جدا کرد و ساز می دیگر ساخت و
بنواخت حاضران بجزاب رفتند فارابی بر کاسته بر لب نشوشت که در اصل الفارابی فارابی بر خاست و بیرون رفت و در راه بر ست
قطاع الطریقان بزم کرده و بقتل رسید و گویند که در مشق و در گذشت و از سخنان او است که تمام سعادت بکارم اخلاق است
چنانکه تمامی در خمان بوجود میوه و گفت یک علم و اخلاق و از مذهب و پاکیزه نفس او در آخرت سعادت نخواهد یافت
گفت یک نفس خود را فوق رتبه و اند نفس او رسیدن محال خود با یسایه یعقوب بن اسحق بختی می شنید سی ماه بود و گویند که
او یهودی یا نصرانی بود و مسلمان گشت از سخنان او است گفت یک سبزه بر آن اخصای خود را فاسد سازد و مذموم است و است
اعضای مانع است و از دست حس و حرکت و سایر اعمال ستوده پس کسیکه استعمال مسکرات کند داخل میگرداند و ساز و ساز و ساز خود
و بر گاه مستی بی در پی روی نمود و دامنش بهار و ضعیف شد آنگاه قوتیکه بعد افعال نفسانی است از او و در شیوه و گفت کسیکه مالک
نفس خود و شکر حاکم است عظمی و ارش میگرداند و از موت مستغنی میشود و گفت که نظر در کتب حکمت نزدیک نفس با طمعه است و گفت که
فلا طون شهوت را بخون تشبیه داده است و قوت غشی را بنگ نیست نموده است و قوت عقلی را بملک منسوب ساخته پس کسیکه
شهوت بر و غالب است و خوکست و کسیکه خشم بر و غالب است و کینه قوت عقلی بر و غالب است و فرشته است
و هر گاه هر یک فرشته باشد از روی مناسبت نزدیک بحق تعالی امیر برای آنکه چیز با یکدیگر نیست میدهند و او بجهان موصوف است
با آنها آن حکمت است که قدرت و تدبیر و خیر و کرم و احسان و انس و انعام بخشش غیر نیکو میباشند و انسان آنوقت صاحب
فنیات و شرف میگردد که باین صفات متصف شود و این صفات حاصل شود و بر و غالب گردد پس از این مقدمات معلوم شد
که عاقبت و یا زکشت مردمان در میان عالم کون و فضا و صفات است یعنی صفات از ویله صفات حسیه مبدل شود و
گفت از اینجهت است که بعضی از قایمین تباخ نفوس گفته اند که نفوس هر دو قسم اند یکی بالکلی یعنی ناحیه که موصوف شده اند و صفات
نذو که ایشان را دیگر رجوع به بدن نیست و از غدا ب تعلق بدن نجات و رستگاری یافته اند و قسم دوم نفس بالکلیه و آن
نفسی اند که صفات مذکوره را بلکه خود ساخته اند و او ام که ناقص اند و تعلقات بدنی گرفتار اند تا محال بهم رسانیده و فلاطون
گفته است که هر گاه نفوس عقلیه را قدرت تمکین و تجر و بهر سبب هیچیکه قریای فلاسفه میگویند که انما اک راپس لیت منو و گفته
بعالم ربوبیت که آنجا مقام بار تعالی است و روح مینامند و نیست اینچنین که هر نفسی که از بدن مفارقت کند همان ساعت بآن
محل میرود و از برای آنکه در بعضی از نفوس بعد مفارقت از بدن چیزهای حسنی باقیست بعضی ازینها بر فاک عطار و معوضه نماید
و در آنجا مدتی بپایان هر گاه که متقی و پاکیزه گردد و بد عالم عقل ترقی کند و در بزرگترین محل از آن قرار می یابد و هیچ چیز از او پدید
نماند و اصل میگردد و بنور الهی و تصور اشیا از قلیل و کثیر میکند همچون علم انسان نمیکند بکسب خود و جمیع بر اشیا میکشود و او میگردد
پس درین هنگام فانی میگردد و در و از پدید باقی چیزی باقی نیست و تدبیر عقلی منکذ میشود و پانها بعقل و تدبیر میگردانند
طیلم ابو الفرج بنده اوست بود و میساخت که من از اولاد تو نفوس آنچه خواهم جالبینوس ام چون عیسی علیه السلام مبعوث شد

جانیوس پیر شده بود کتابی بدست تو نوس میشد و فرستاد که اسی طبیب نفوس دینی خدا بسیار است که مریض بجهت عوارض بدنی عاجز
 میشود از خدمت طبیب و بان رسیدن نمیتواند فرستادیم تو نوس نزدیکی خود را بخدمت رسول بانفس و را با و آنچه بنویسید معالجه کنی سلام
 تو نوس چون بخدمت مسیح رسید رفته رفته از خواریان گشت مسیح جانیوس نوشت که از علم حج خود از روی انصاف بانفس خود معالجه
 ادا احتیاج طبیب ندارد و دیگر در حفظ صحت بدنی و بعد مسافت مانع نفوس از نفوس الیو جابر بن اسحق اسفزاری حکیم متقی و فیلسوف
 نمایان بود و از سخنان اوست که علم حق تعالی باندک لفظ حاصل است و الفاظ بسیار ویل است بر عدم علم و گفت مظلومی که
 ظلم شود نیز نمکند ستاب الدعوات است و گفت و در خوشحالی و شگفتگی بیانده و افراط و تفریط بدست میگیرد این شیوه مبتذلان است
 بهجتا کتبه هم گوی آن بجهت است ابو علی هشتم معلوم ریاضی و معقولات دانای بود از سخنان اوست که انسان محمول است
 بر اینکه در شود و از یکسکه نزدیکی او خواهد و نزدیک شود یکسکه دوری جوید و گوشت موعظت نصیحت حکما اگر چه اندک باشد مشقت
 او بسیار است ابو علی جوسی ملت بود از سخنان اوست که عقل نهیست و زعوت و گفت لذات عقلی شغای است که دردی لاحق آن
 نمیکرد و صحتی است که میاری لازم آن نیست و گفت یکسکه علوم عقلی را بیا موز و متخلف با خلاق و آداب انعلوم نشود و جالب حقایق حکوم
 و گفت هر حکمتی که زیاده بر حاجت خود طلبد او اعلم و حکمت حاصل نیست و ذوق آفرینانته است ابوالمصمور الحسیل بن طاهر عالم بود
 بر ریاضات و در طبقات شفا اختصاری کرد و در کسنت موسیقی ماهر بوده و در کسنت و دروساکی در گذشت از سخنان اوست گفت
 که در آموزانیده مکرر منع و در گذشته لایفح و در حال که موجود است و در آن چه فایز حلال است و از معنی آنکه خود را از فکر امر
 و نبوی باز داشته بخود پاسی باید گذراند حکیم ابو القاسم عبدالرحمان نیشاپوری بن ابوصادق در حکمت بمرتبه اعظم رسید مخصوص
 و رطب چهار قلی داشت و لقب به بقر اثنائی است از سخنان اوست که طبیب حقیقی هست که معالجه نفس خود کند و فضایل و کمالات است
 و به بلند مرتبت خود را در امور دنیا میسید بعد از آن فرو آید معالجه اجسام پس یکسکه معالجه نفس نکرده بمعالجه بدن مشغول شود و با غفلت
 فرو آید وقتی او را ملک عهد بخدمت خواند پذیرفت و گفت آنکه قناعت کند قابل خدمت ملوک نباشد و آنرا که با کراه بخدمت آرند
 از و نشی نیامید ملک آن حدیث بشنید و از آن غریت در گذشت ابو الحیض بن ابوالحسن در بند روم و شگای عظیم داشت از سخنان
 اوست بهجت عالی و راست گوی که هر چه مطلوب خود میرسد بیکد و بعدش گردان خود را میگفت اصحاب صنعتها بابت رتا وجه
 معاشیت از آن حاصل کنند و از سوال کنندگان نباشند که ایشان بپیر شوند هرگز قاضی زین الدین عمر بن سنبهلان
 ساجی حکمت و شریعت با هم ترتیب داده و ترک قضا می نمود و غلت گزید از سخنان اوست یکسکه از خدا ترسد
 از همه کس بدترسد و یکسکه از خدا ترسد از هیچ کس بدترسد ابو القاسم حکیم نوادر فلاسفه را از همه یاد میداشت او میگفت که
 بعضی از حکمای پیشین گفته اند مال بجهت بقای زندگی محبوب است هرگاه قوت تمیز نفس سستی پیدا کرد تو هم بقا و عالم
 او را باعث طلب مال میشود و گفت تندیس و تیزی قوت مطالب است و در بلج نقصان مراتب فور عجب حیرت باب
 و میگفت امیدواریم که خدا تعالی ما را بخشد آن مقدار عقل که بشناسم بان نفس خود را و آن قدر آداب که میباید
 کنم باین نوع خود را و آن مشایبه کفایت که غنی سازد ما را از اگر مردم مردم در ایام با و آنقدر زنگ که مستحق شویم با و عزیز
 نعمت را از پروردگار خود و آنقدر صبر که کشیم باین تلخی روزگار را بهما و الدین محمد حرم از حکما و وقت بود از

سخنان اوست کمال نفس ناطقه و ادراک معقولات است و جمال او بهیئت و سقیل آن موسیقی و مهندست محمود و حکیم از سخنان
 اوست کیست که متابعت و هم را در جمیع احوال خود خواهند نمود و شواهدیست که از کز خبر برسد یا همچو گریست که گوش نشنوا بخدا و بگویند
 محمد بن احمد بن زونی انصاریون بکده الیست و رسند از سخنان اوست که از اخلاق حکما و علما زنده میسر و دست راوی میسر اند
 بدعت را و سنتهای مصالحه و نیکو علامات خیرست و آنچه لایق امر و درست و رآن روز حاضر و آنچه بر لب فردست بغیر و آگاه
 ابو الحسن و فی و قسیم موجودات رساله لطیف میدارد از سخنان اوست فضایل بسیار چیز آنست و زوایل نیای شمر
 گفت خاموشی بهتر از آنست که سخن بد گوئی و از آن بد گویی و گفت اقدام بر عمل بعد از زمانی و تا مال بهتر است که بعد از اقدام
 بر آن عمل خود را از آن بزداری و گفت مشورت عقلمایک عقل بشنود ابو الحسن بن مارون الحرامی حکیمی فیلسوف
 و طبیبی ماهر بود از سخنان اوست که گفت مشورت ناوانا نامی غیب خود باید کرد و گفت فرد تر سنا کسای را نصیحت میکند و گفت
 بخیل به نهایت مطلب نمیرسد و گفت حریفان میخواهد که استکمال کار را بغیر استکمال آکرات اسباب کند سید امام بن الدین
 بن حسن خرقانی اخبار علم طب و سایر علوم نمود و او را رساله الیست و از آن جمله است که ای برادر من چیز است ترا و مرا که آرام
 و سکون نموده و باین دنیا فانی نفس را مطیع ساختی بقوت بعضی وسیعی که کی ترا میگذرد بعبیت و دیگر می بسوی ابراهیم و
 و دشوار گردیده اجابت نمودن قوت عاقله را که میرساند ترا به بهشت و بدرجه عالی پس بازی خور می از دنیا و مغرور نشوی
 مباشرت لذات آن که فی الحقیقت همه آلام اند و چه آلام آیا نمیدانی که همه لذات دنیا به که خوردن چسبند های خوب و
 آشامیدن مرغوب و پوشیدن لباس پر زینت و سواری اسبان باش قیمت و غالب شدن بر دشمنان بسوی چشم و
 و نکاح زنان و امثال آن اینچنینیست که طالب لذت برنی و این احتیاجات که گذشت بنفسه خوب و لذت نیست و در دنیا
 همه حاجات آلام اند پس لذات نیست که عالم جوع و تشنگی و تعب سافت و رفتن راه کجش و از گرد و سهرامتا شمر شوند
 و عیش و زندگانی را بقصص منفرد مگردانند و تحقیق که من مصاحب شدم کسی را که چون گرسنه میشد بسیار میفرمود
 و چون طعام حاضر میشد خند میگریه میکرد و بعد از آن میخورد و میگفت که خداوند القوا خلق کردی و تو را محتاج گردانیدی پس
 بخش مرا آنچه وعده کرده ابو الحسن محمد بن یوسف عامری در خراسان حکمت آموخت و به بغداد رفت و کتب را بطور اتم شرح
 از سخنان ابو الحسن است عامل زیر که کسی است که فایز سازد و ایام خوش را از برای ادا است آنچه خبریکه از برای آن مخلوق
 شده است و زیانکار کیست که بهیئت او مصروف باشد بچیز که مشغول دارد و او را چیزی مطلق و جمیع آنست که در خود
 از شهرت لغتی بگذارد می کسی که لاف بسیار میزند او فاسد میگردد و اند خلق خود را در گفت و در صفت بار تعالی بطور اولی از
 ادراک اوست مانند آفتاب که ملخ ویدن آفتاب سوای شدت شمع کثرت نور آن نیست ابو الفتح بستی حکیم شاعر بوده و
 از عهد ملوک سامانیه تا روزگار سلطان محمد بن محمود عشرت نوی زندگانی کرد از سخنان اوست که گفت هر کار را وقتی است
 مقدر را برای انکار که در غیر آنوقت صورت نمی بند و پس در طلب چیزی که مطلوب نیست شتابی بمن که بچند شدن با
 پیش از بجان ستوده نیست پس شجارت با و ترا که ریاض ظاهر نو نغز است سمر سبز و شاداب ابو الحسنی صفا و صفت
 زیاده بر آفرین و شجاست داد در تمام فنون ماهر و سراسر روزگار خوشیش بود و گویند که حکمای پسین سراسر عمر خود

ابوعلی سینا ترک سنت ایشان کرد و شب و روز بطلاله مشغول بودی و هرگاه خوابش غلبه میکرد و ضعف مزاج روی میداد
 قهقجی از شراب کشیدی و هرگاه در مسکنه رومی نمودی و وضو ساختی و دو رکعت نماز کردی و بخشوع و خضوع کشف آن از
 درگاه ایزدی سادت نمودی منکشف گشتی در شانزده سالگی بتدریس پرداخت و کتاب مابعد الطبیعت را بهیچ یار و یار
 و مایوس شد و مطالعه آنرا ترک کرد و روزی در بازار صحنی گفت کتابی بمیر و شیم ابوعلی رعیت نه کرد و صحت گفت کتاب بسبب
 درم می آرد و قیمتش چندان نیست ابوعلی بخیرید چون نیک نظر کرد کتابی دید از تصانیف فارابی در حل مشکلات مابعد الطبیعت
 ابوعلی عظیم شد و در آن فن نیز فیض گشت و قتی امیر نوح بن منصور سلیمان بن علی رضی الله عنه را دید و ابوعلی را معالجه کرد و وصله بر
 پشت امیر امر کرد که ابوبکر بخانه را بر او مفتوح دارند ابوعلی بخیر و جهد بمطالعه کتاب اشتغال نمود و خواند و دخت پس ازین یاقین که بخانه
 مایه خست پیچیده داشت و شمر داد و استم و شنبه بانه در کتخانه آتش زوداد علم حکمت او را نظر نباشد با بجمه در نهاده سالگی کامل گشت و دخت اکثر ملوک
 رسید و وزیر او گشت و جامه انبازی هاندان محبوب گشت و ربانی هم یافت گویند ابوعلی کجای شاهی عظیم داشت بسبب آن که
 شد و لقب بلیغ متبلا گشت و کار بجای رسید که در یک روز شصت بار حقه کرد با الاخر همان مرض در گذشت و دافعه او در چهار ص
 و بست و شصت جری روز جمعه غره رمضان رویداد و در ماه صفر سنه سه صد و هفتاد و سه هجری متولد شد و از ابوعلی سینا متولد
 که چون بزرگم چنان دیدیم که در ظلمتی ز قلم پس بر خستائی باز آمدم از مادرش حال پرسیدن گفت چون در ازادم کسی نبود از
 بچم که به روزی ریشی که پیش من نهاده بود او را نهان کردم پس بیرون آوردم از سخنان ابوعلی است گفت دوستان زمانه
 چون شمع یک شبه اندوید و زه چون لاله و یک ساعت چون خواب و گدازنده چون آب و بر فند که بچند نماند و در حد اند که نگزید
 و نیاید از وی پرسیدند که فلان کس چگونه است گفت که یک عیب دارد و دیگر همه بهتر گفتند آن که ام است گفت آنکه عیب
 ندارد و گفت که ابوعلی قتی در سفری بموضع فرو داد و اسب را بر دختی بست و گاه پیش او رجعت و سفره پیش نمود و نهاد
 تا چیزی خورد و روستائی خر سوار آسجاسید را نفر فرود آمد و خرا در پهلوی اسب ابوعلی بست تا در خوردن گاه شریک و
 شود و خود در شمع نهاد و سفره نشیند شمع گفت خرا در پهلوی اسب مایند که هیچم لکد زنده و دستش بکنند روستائی آن سخن شنیده
 انکاشت و با شمع تیان خوردن مشغول گشت ناگاه اسب که می زور روستائی گفت ای شیخ خرم رنگ که در شمع دم در کشید
 و خود را لال ظاهر نمود و روستائی او را کشان کشان نزد قاضی برد و قاضی از حال سوال کرد شیخ همچنان خاموش بود و قاضی روستائی
 گفت این مرد لال است برو چه دعوی میکنی روستائی گفت این لال نیست بلکه خود را لال ظاهر ساخته تا تاوان خرم را بدو بپردازد
 ازین سخن گفت قاضی گفت با تو چه سخن گفت گفت خرم را پهلوی اسب من میند که لکد زنده و دستش بکنند قاضی بچندید و بر دشت
 شیخ آفرین گفت مثل شهو است که روستائی بخد رو که بزبان خود اقرار کند گویا شیخ در مدت عمر از هیچکس چنان ملزم نشد که از
 کناسی روزی در بهمان باکو که وزارت میرفت کناسی را دید که بکار خود مشغول بود و میگفت قهر و گرامی داشتم ای نفس ازنت
 که آسان بگذر و بر دل بهمانت شیخ مجذبه و گفت افتخار همین بشد که کناسی کخی کناس گفتان شغلش خوردن به که به نیست
 ریش بر دشت شیخ برو آفرین کرد و خاموش گشت و قتی در صحنان فقها او را تکفیر کرد و این با علی با ایشان نوشت رباعی کفر
 چون می آمدی که از آسان نبود و محکم تر از ایمان من ایمان نبود و در هر جوی می آن ستم کافر با پس در همه دهر بخسیدان نه بود

لا بد مرکب و آلت نگاه باید داشت و قوت باید داد بقدر حاجت تا در ناچکی و درناکی نیندیشد و از کار باز نماند پس بر آئینی
روح طبعی را در جگر نهاد و او را قوت نهاد و تا از غذا نگیرد و هر کب را هریت کند و طبیعت آنها با اعتدال با عینا فرستد و با انجمنه قوت
روح حیوانی نیز داد تا بقوت بعضی هر چه ناموافق خاطر باشد دور کند و بقوت شهودانی هر چه آن موافق طبیعت است نزدیک
سدا رود و قوت های حواس ظاهر پنج است اول سمع دوم بصر سوم ششم چشایم و ذوق ششم کس و قوت های حواس باطن هم پنج است
تفکر و حافظه و تخیله و وهم و حس مشترک و هر چه بحواس ظاهر پیدا شود و حس مشترک رساند که از ظاهر به باطن خبر کند و از باطن بظاهر
اشاره کند و صورت پذیرد همه چیز را است تا آنچه تخیله را باید بد و رساند و آنچه عقل را باید بد و بدیهه تا او را بعد و فکر و خزانه حافظه
نیز گرداند تا بوقتیکه عقل را بکار آید قوت تفکر را از حافظه طلب کند و بداند که رساند آنچه مطلوب و مقصود است پس معلوم
شد که در آدمی سه روح نهاده است و تفاوت آدمیان از غلبه قوت های این روح پیدا آید آنرا که قوت روح طبعی غالب بود هر چه
بلوغ و حسن تعلی و در کار روی کند و هر که روح حیوانی غالب شد شهوت و غضب و حسد و حق جری و کار او کند و آنرا
که روح انسانی غالب بود آنچه بعلم و خرد و فکر و تمیز و تعقل را در او ظاهر شود و بداند که حواس ظاهر و حواس باطن اند و حواس
باطن شش گردان عقلند و عقل جهت است که در هر یک همه چیز است و قابل همه صورتها و هر علمی که به نفس انسان رسید و هر سعادت
در او پیدا آید مرتبت عقل است و عقل همیشه بروی بالا دارد و از شرف و تعالی و آید اما مدوی داده است نفس را که
مصلحت عالم زیرین و احوال حیوانات را ترتیب کند و از عقل کشف نمائند پس شرف آدمی بدو چیز بود یکی نفس ناطقه
و دوم عقل کتب او هر دو از عالم علوی اند متصرف بدن نباشد کن بدن و در حقیقت هر دو یکی اند اما تمیز در الفاظ و ترتیب
ظاهر است چون که روح حیوانی در دست است حقیقتش نیست هر وقتیکه اثری از آن قوت بعضوی معین طلب هر شود و همه
دیگر پذیرد چون پذیرد بصورت بشود و نور خوانند و چون شتاب شود و سمع خوانند چون شنیدن در محل بینی ظاهر شود
و چون پذیرد اسی طعم شود و ذوق خوانند و در حقیقت در قوت تمیز ظاهر آید و همچنان قوت ناطقه نیز با عقل است
مختلفه اما همانکه دیگر پذیرد و نفس ناطقه جوهر است قایم بذات خود از لطافت جاسر ندارد و موضع نمی پذیرد و
آنچه را در باید بصورت خوانند و چون در ادراک رود و نهایت ادراک طلب کند آنرا فکر خوانند و چون بدر از
نیکی جدا کنند بیشتر خوانند و چون آن جدا کردن را قبول کند آنرا حفظ خوانند و چون بظهور نزدیک رسد
آنرا که خوانند و چون ارادت کشف شود آنرا علم و نیت خوانند و چون بزبان بگویند آنرا قول
گویند و چون در عبارت آید آنرا کلام گویند و بیشتر آنقدره را لطق گویند و فصل عقل روی در عالم خود دارد
و ناظر مهربان خود است تا چه بد و رساند که از آن واسطه مصلحت ظاهر و باطن پیدا شود و انتظار عقل را که بعد علم
حاصل شود و از شوق همست خوانند و ارادت گویند که بروی حیرت و اضطراب روانیت فدر شناس علوم
است و دیده بصیرت و اگر ده است با اختیار مداومت می طلبد و آن مداومت را شوق میخوانند و آنچه که بصیرت
او کشاده است و در حس بصیرت پوشیده آنرا عجب گویند و این عقل همیشه دیده علم از حدقه بصیرت کشاده است
و ترتیب آن را از بهترین آن خود میطلبند و همیشه از عقل فعلی فاعله می شناسد تا قوت او عقل کل دهد و محسوس او متلاشی شود

بوسیله عقل بروج هست می پس آنچه نطق مجرب است جمله عین کلام این دست حکم خود باطل گردانم قدرش بجزو افتد
نامش قرآن بود و آنچه گوید نیز حقیقت گوید بلکه با جازت امر گوید چنانکه فرمود است الرحمن علم القرآن و چون کشف نطق را
مستغرق خود گردانند حقایق معنی محمل بنی گیر و لیکن هر کس این اطلاع ننواید بود که حواس بنده ایشان باشد و از برای تعلیم خلق
بنی را اجازت ادعا خیال و هم را در کار آورد و آنچه که ادراک هم بود بوجه بسیار و فیض را در عمل آورد و وقت قدسی را در کار گذشت تا وقت
منتخیه را مجسم کند و از اینها تا معجزه باشد و آنچه عقلی باشد بخیال بسیار و تا ذکر در می تصرف کرد و آنرا در قول آورد و کتاب کرد
و آنرا مصداق کند که کتاب الله چنانکه ثبت شد و دفع الله پس آنچه در یاد از روح معقول محض بود و آنچه می گوید و چون بجزو افتد
در و هم آراسته چنانکه گوید سخن معاشد الانبیاء و کلام الناس علی قدر عقولهم پس شرط انبیاء آن است که معقولی را در محسوس تعبیه کنند
و در قول آرند تا است آن محسوسات متابعت کنند و در غیره امید را با فراز نمایند تا شرطها بکمال برسند تا قواعد و اصول شرح
و اساس عبودیت مختل نشود اما چون بجای رسد و عقل خویش ادراک کند دانند که گفتای بنی همه روز است گفته معقول و آنرا
غذای روح الحمد لله بل اکثرهم لا یعقلون فصلی الله علی محمد خاتم النبیین از اشعار ابوعلی سینا است فروع الطب فی البین روح
وحس القول فی قصر الکلام به فقل ان اكلت و بعد اكل : بحسب فاستغنی الاله ففهم : و لیست علی النفس استیلاهی بکل
الطعام علی الطعام شیخ شهاب الدین معقول همه در و می در حکمت مشایبان و اثرات فیهان الیانه محسوس و غیره و از کتب
مفهوم میشود که در آنهای سیر و سفر با جماعه خصوصیه نیز ملاقات کرد و صحبت داشت و بعد از آن که بگریزید و بر اینست خلوت بکار نفس خود
مشغول گشت آنکه رسید بجای که رسید و اکثر عبادش را رسیدگی میداد و فکر و تامل در عوالم الهی بود و قلیل التذات کثیر السکوت و شوق
بود و نیاز الغایت دوست میداشت و با جمعی بر اینصوب بایمیاد داشته اند و گوشت تاریخ الحکما متکثر یعنی است و حتما هفت
اقلیم از مردم حکایت میکند که روزی شیخ با جماعتی از دمشق بیرون آمد و بر مریه گوشت رسید و آنجا همه گوشتند و گرفته و در دم
تیرگیان که صاحب گوشتند آن بود و اصحاب گوشتی را رضی نیست شیخ اعیان را گفت تیرا بر وید من از این خوشم و میبازم ایشان پیش رفتند
شیخ او را بستان داشت چون اصحاب از نظر غائب شدند شیخ نیز خواست که برود و تیرگیان در و می خفت و دست شیخ را گرفت و می گذاشت که
برود و ناگهان ملاحظه کرد که دست شیخ از شانه جدا شده بدست تیرگیان ماند چون برفت تیرگیان تیر رسید و دست میرا بینه افتد بگریخت شیخ دست
برداشت و تیرگیان بر پست و در دست او بجای است شکسته جز بقدریل چیزی نماند و در تاریخ امام باقی می نویسد که در بعضی فقهای عصر نایق و از گوشت
و او شافع میبوید و بعضی او را صاحب ثبات و کرامات شناسند اما علمای ظاهر فقیر می فتوی دادند و او را کشتند قتل او را پانصد و شصت
هجری بود تا که ملاک هرین صلاح الدین بن یوسف بن ابویاقق متهمه از سخنان او است هرگاه نفسش در از اینها با موخر و ریه بدن
معلوف گردانیدی خود را بر تیرگیان عالم رسانیدی و اکثر عنان که جبار را از اشتغال نامرنا نگاه داشت و تحقیق به بسیار از فضایل رسید
و گفت در کار آخرت بیشتر به عبادت مشغول و خصوص باید بود و بطلیند از خدا چیز که از شمه حاجد بشود و بانا باشد تا آنکه بمیدارد و در صل شود
و گفت سخن بکن پیش از فکر یعنی هر چه که خواهی بگوئی اولی آن که بگوئی از ان بگوئی و گفت در شکفتن مباحث از حالات خود و بر تیرگیان
تقریر متناهی است و بر تو باد تقریر قرآن چنانچه گویا نازل شده و در شان و لیس این خصلتها را در نفس خود جمع آر که از مشنگاران کردی
گفت حقیقت یک آفتاب است که منتهی و منکر نبود و منتهی و منتهی از دیر چنانچه در روزنها مشنگانها و گفت اول شروع حکمت پر آمدن است

[illegible]

دوایان را توفیق می میکرد چون بهوش آمدناگفت مگر این شخص سامی شناسی گفت آری این نام خرموست حاکم برخاست و دست مرا
بیسید گرفت و الحمد لله که سبب بطلوب رسید پس حیات مره القادریا بدو اجازت مراجعت خواستم ابا و امتناع نمود و در راه را باز کرد
و در این زمان وزارت داد و صدایه کرد و ناچار هر کسب آن شدم و در اتم الاوقات بر آن بودم که خود را یکبار کشف تا آنکه در ختم بعد از چند
مرایانه نزد برادرش گشت ای ناخبر مرا نمنا بود که مرا در خواب بنیم اکنون که در بیداری یافته ممکن نیست که چه گشته از من خلاصی یابی
پس نزد برادر می رفتم و حاکم را پیوست بود که در آمدت شادی میکردی گفت چنان نیست از تصنیف کتابی که موافق ملت پدرم باشد
که استخوان را از دران می بینم چون چای نبود کتابی که تصنیف کرم موافق را می نشان حق علیم و علام است که منسوب اعتقاد من بخوان بود
آن خود سبب خلاصی شد و کتاب در تافان منتشر گشت مرا بگذر و رفته نسبت کرد و حق گواه است که من نسبت حاکم ملاحد را رضی
بنورم برادرم سید گشت پس بدو که التی بر و عا نیان بری پس درینکه شدم و نزد حاکم رفتم و گفتم عمر من باخبر رسید و مرا حضرت پیری
و صافیه از آنجا که در روز شنبه را بیدار می سازد و او را در رحم آمد و بند از من گرفت من به تسخیر و عا نیات پرداختم و حاکم را عرض
کرد ای من مرا طلبی نزد و از عالج پرسید گفتم در روشن گویا هست که دوا می این مرض است من بابرادر بروم و آنرا شفا
افزایم گفتم بنکوب باشد پس بچاره سوار نیگا مهابی همراه من کرد و چون نیرود و شرح بر فتم علمی از اعمال میسخ غایب ساختم که از شفا
با دوا سبب بود و چون خاتلم جمع شد بابرادرم سعید و یکی از شاگردان به پیشیا پور آمد و گفتش خود را که باز شده بود و گفتم و بدو
گفتش روزی رفتم برادرم و شاگردان حال آگاه بنمودند تا گاه شورشید از پدید آمدن برادرم تنامی آمد گفتش و در تعجیل باز از رفت
و باز آمد بر سر دفش باز و گوشت داشت گفتم آنچه شوش است و این کیفیت چیست گفت جوانی از شاگردان ناخبر شد و بافتی
بحث کرد و سخن ناخبر شد و حاجت آورد و شفا را پاره کرد و در گوشتش تبرک بردند من نیز فنیله بدست آوردم تا ثواب یابم
گفتم ای برادر گفتش مراد و تابرورم چرا که در جایکه نام خرم و بر نه خیر نیست پس خیم خیشان کردم و نزد حاکم آنجا دو سال و زیر و بوم بدینا
های مبارک یافتیم همه مسلمانان و دوستداران اهل بیت بودند و گنجی از فقهای محسوب که دعوی ایمان میکردند و بهره ازان داشتند
هر دم بهتان و حق من میکردند متوهم شده بفریب بجان از توابع بدیشان آدم اهل آنجا بگردیدند مگر اندکی اندیشه کردم که مباد
از ایشان معین آسیمی رسد و به طلسماتی که واقع ملاقات ایشان باشد مشغول شدم و بست سال درین بسیر بروم و خدا را
عبادت کردم تا حاکم نیانی رسید که مبعی از طعام قانع شد و بست و پنج روز یک نوبت طعام خوردم و الحال قریب یکصد
و چهل سال از عمر من گذشت و عمرم با انجام رسید که مبعی از طعام قانع شد و اهل کوتاها شده عقل نقصان یافته و تغییرات عبادت
واقع شده ای برادر هیچ روز جمعه و از دهم ربیع الاول درینجا رسوخ از بنم مغارت میکند با ایمان برانزان باید که هیچ کس را خبری
تا وقتیکه را غسل می چون مشغول گردی و وقتیکه از علمای حی با دوا و آئینه متعرض ایشان میشود که ترایاری در بند پس تو امانت کن
و برین نماز گذار آگاه مرا دفن کن بعد ازین درینجا مباحث کتاب مبراک در علم یونانیان است یا کتاب دیگر من که در سحریات و احادیث
بسوز اگر چه مشهور شده اند و قانون اعظم را نزد پدیرم من منصور پدیرم است و کتاب مبراک را دالمس نامی است پیش سید الحکما علی
بن اسد علوم نیست و کتاب دیگر مبراک در گفته است و دستور اعظم نام دارد و بقیه نصیر بالله قاضی خشان بدو و کتاب شعار را بچا
شاه بن گیسو مکانی و نانی موقوف برای تمام شد آنچه شاه ناخبر و هنگام وفات بابرادرش گفته برادرش گوید و دیگر روز

چون

ملک طوالت سیری گشت و کمر ساسانیان که طبقه چهارم اند از ملوک عجم و ایشانرا اکاسه خوانند و آن طایفه بسیار
 بن بهمن بن اسفندیار بنسب اند و ساسان نامی دیگر داشت چون پدرش بهمن دختر خودهای را سلطنت داد ساسان برکتی در روز
 گردید پس از آن هر که نامش بر سپیدی و نام خود را ساسان گفتی چسان همان زبان درسی گدایا باشد اول ساسانیان اردو شیر پاکان
 است و او را ساسان الاغ خوانند و لقبی لبی چیا صید سال و بروایتی پانصد سال و بقول منان پس از دویست سال بعد از اسکندر
 ظاهر شد و نخستین کشاسپ که بشه نشاه خطاب گشت با دوشاه عادل عالم پادشاه بوده و کارنامه و ادب ایشان از معصنات اوست و لقب
 لغت نیز در مختصات اوست و از اردو شیر گفتند می گفته اند که او اکثر ریح سکون اگر گفت و عیسی در عهد او معیشت گشت و ریح نواز
 فرستاد و اردو شیر دین عیسی پذیرفت و از سخنان اردو شیر است و قتی با دوشاه رغبت کند بعد از خوشتر کنه رغبت الی اعشاه و
 ملک و پادشاه بنیت تمام نماد مگر با جماع مردم و کثرت و اجماع مردم موقوف نیست بر تل و اگر داند بل موقوف بر عمارت را با
 ملک موقوف است بر عدل را قهر و کثرت گوید اجماع و دفع فاسق نیز می شود و چنانچه انبیا را حاصل بود و رسم اردو شیر چنین بود که روز
 مهرگان و بروز نوروز بارعام دادی و پیش از آن چند روز منادی فرمود می که آن روز را نوازند هر کسی که شغلی داشته باشد
 خود بدست آورد می بروز سه و ده اردو شیر قصد مردان بگیرد و یکی یک بگیرد و اگر آنجا کسی اردو شیر تعلیم کرده بود می از تحت خود آید
 و بدو را نوازش می و موبد موبد آن گفتی که اول از نیر و بدو پس موبد بگیرد و اگر حق بجانب داد خواه بود که داد او بدو داد و اگر
 دعوی باطل کرده بود می او را عقوبتی بزرگ کردی پس چون از آن داد می برداختی با و تحت شدی و باج بر سر نهاد و وزیر گار
 گفتی که از خود آید اگر دم تا شمار طمع بریده شود و بر کسی تعلیم نگیرد و این رسم از او تا آخر زمان دولت ساسانیان مستمر بود و
 پس خود را و دیگر که جانی می پوشیده بود گفت اسی شیر چنین جایم بسیار یافته می شود و سلاطین را جایم باید که در هیچ خزانه نباشد پس
 گفت آنجا می چگونه است گفت تارشان از نیکو کار نیست و او دشمن بود پاری بعد از دویست شش سال پورین اردو شیر با دوشاه
 و از سخنان اوست که لا عظمه الا بالوفیق و لا الا بالنافسه و لا راخی الا بالوت مانی نقاش در عهد او ظهور کرد و شاید خوا
 که او را قتل رساند مانی بنده بگریخت و بچین رفت و بعد از دویست و شش سال با دوشاه شد و از سخنان او که با دوشاه را چهار خصلت باید
 و کا و سخاوت و سخاوت و صدق و گفت کسی که محبانست کند با ملوک پس لازم است او را صحت و لگا بهشتن آواز یعنی سخن
 با بهشتی گوید و امر از نگاه دارد و مستحق قرار کند و گفت هر که در یک عیب باشد آن عیبش مردمان باشد او را هیچ عیب نبود و بعد از
 بهرام بن بهرام ریاست رسید و من کلام الاسر و الامع الامین لاله الامع العاقبه و بعد از مانی نقاشن پاریان آمد بهرام
 او را گرفت و بکشت و بعد از دویست و شش سال بهرام بن بهرام که پدرش از غایت محبت او را بنام خود خواند می با دوشاه شد و از سخنان او
 دنیا فانی و المال عاریت و بعد از دویست و شش سال بهرام بن بهرام سلطنت نشد و از سخنان او است ان افضل الذخیر و الله حب الفضل یعنی
 و انمودة افضل الخراج و بعد از دویست و شش سال بهرام بن بهرام که پدرش از غایت محبت او را بنام خود خواند می با دوشاه شد و از سخنان او
 کامل را آنچه است و می خواست که خلوت کند دختر مانع آمد و بگوید و کس نه و وزیر فرستاد و پیغام داد که من از آنکه نامرمانی با دوشاه کند
 وزیر در خانه نبود و پیش جواد که چندی در کسب اجبا قتل بهرام از غایت خشم قتل دختر فرمان داد و دیگر روز پشیمان شد
 و پشیمان از وزیر پرسید وزیر گفت آن شخص مستوجب قتل است مگر آنکه زنی باشد و او که و یا است ملک گفت من از آنکه

خون اینکینا ہی را موقت گردان چسبست وزیر گفت اورا باید کشتن مگر خرم کرد که سپه وزیر القتل رسانند سپه را بیایم از برودند و بر آنجا رسید گفت
ای سپه چویم با کسیکه در دنیا و آخرت طاقت مقاومت ندارد چه در دنیا بال است و در آخرت حق بجانب است اینچنین بهر نزد رسید
و اورا بخاند در مشرقتش بغیر دو بعد از او پیشتر شاپور و والاکتاف بادشاه شد و او ملکی شجاع و قاهر و ضابط بود آورده اند که چون
پدرش بر مرز اوقات رسید ز لشکر آمد بود اعیان بر حسیب و پیشش تاج بر پیشش آویختند و بعد زمانی اندک شاپور متولد شد و سلطنت
موسوم گردید بزرگان عرب خصوص بنی عبید بن خزیما گفتند که در ملک فارس کودکی بگمبوره سلطنت موسوم است لا جرم طعنه را بران
کردند و فساد آغاز نهادند شاپور چون چسباله شد آثارش از دنیا دور سید از جلاله آنکه وقتی از غوغای خلق بپاشند و سبب پیدا کنند
از دحام آیند و در نه است بر خیز گفت جبری دیگر نیندنا آینه گان جبری باشد و درندگان جبری دیگر پس چون شانزده ساله شد
با چهار هزار سوار روی با عراب نهاد و جسی از ایشان که بی وفای رسیده بودند بشکست تا بهیم تعاقب کرد بسیاری از اعراب کشت
چون از کشتن ملول شد فرمود تا شانهای ایشان بسوی آغ کنند و ریسان در گردن کنه های افکنند لا جرم اورا و والاکتاف خواندند
که چون شاپور در تنبیه حال اعراب کوشید طالیه از بنی تیم جلای اوطان اختیار کردند و بگریختند و بنی تیم که از اعیان ایشان بود و دیده
سال عمر داشت در قبایله بماند شاپور چون بشیمن بن تیم رسید جزا کسی اندید از حال باز پرسید گفت نفس خود را فدا کرده ام و از موافقت
اصحاب باز مانده ام اکنون اگر ضادهی کلمه بگوید فرستادم شاپور از جازات داد و عمر گفت سبب این همه خونریزی از چسبست گفت
ایشان در مملکت من فساد و خرابی بسیار کردند و مکافات بر طبیعت لازم است عمر گفت اکنون ایشان اینترای خود دیده
شاپور گفت از علما شنیده ام که روزی اعراب بر مملکت ما متولی شوند از ان ایشان را قتل میرسانم عمر گفت بجز دگان خلقی که تیرا
چگونه توان کشتن شاپور گفت اینکمان بلکه یقینی است عمر گفت بر تیرا چه میگویند که ایشان را عادت کنی یا چون این
بایند یا دانش آن بجز آنند شاپور بنیست رید و از تیرا اعراب در گذشت و بعد از او گرد و پیشتر بر مرز برادر شاپور و والاکتاف بادشاه
و پس از او شاپور بن سابل و والاکتاف سلطنت بخشست از منان است و پیشش احسن بن الحودا لشکر حسن بن لید و برادر
بهر اسم بن شاپور و والاکتاف بر پاست سید و برادر او برادر او شش برادر و برادرش شاپور سلطنت بخشست و ظالم پیشرفت
و گفت بلیه الزان البحر و النار و السلطان و بعد از او اعیان خیم کسری را که از اتحاد آر و شیر بود سلطنت برداشتند و پیشرفت
که بهرام گور جان بشین پدرش منقول است که برادر خود را بر فرزند که تولد شدی بزودی در گذشتی چون بهرام آمد بخان گفتند
با دشمنی بزرگ شود لیکن باید که در غایت نشو و نما باید لا جرم برادر او را بنوعان بن امرتیس ملک خیره سپه و نعمان
اورا بملک خود مجبور و مجبار که بهیند پیشش بود از روم بخواند تا بهرام او و قصر ساخت ملی را خورن و دیگر اسد بن نام نهاد و خورن
منوب خورن لگا داشت و سر را از ان باین نام خواندندی که مشتمل بر سگ گنده بود و آن عبارت صبح از نرق بهنگام استوار سفید بود از
زرد نمودی با بجا بهرام گور در بلاد خیره پس پیشتر رسید و چون نعمان مملکت بگذاشت و در ویشی گردید پیشش مندر بن نعمان
جانشین گشت و او تبریت بهرام پر و آخرت و چون برادر خود در گذشت عظمای فرس که از شمشیر بجان رسیده بودند گفتند نشاید
که سپه را در سلطنت و بیم کاو نیز چون پدر ظالم کند چون پس کسری را سلطنت نشاندند بهرام غم شخیر مملکت موروثی کرد و مندر
بن نعمان سپه خود نعمان را با او روان ساخت بهرام چون کبیر نزد یک شد میان او و اکابر فرس معاصات اتفاق افتاد

در این کتاب

بالاخر میان مقرر شد که تاج میان دو شیر گرسنه نهند تا هر یک دیر بادشاه باشد اسپهبد ببطام تاج را یا شیران بمیدان آورد
بهرام بکبری گفت پیش رو تاج برگیر کسی گفت من صاحب تاجم و تو طالب آنی ترا باید که نخست باینکار قیام نمایی بهرام
بشرف و دیر و شیر را بگزید و تاج را بر گرفت و بر سر نهاد و اول کسی که بادشاه بود و بهرام گویین نیز جسد و
سلطنت نخست و او از اکابر سلاطین و زکا ر بوده و بصید گور شوقی تمام شده از آن بهرام گورش خوانده و شفاعت نعمان بن
سندرا و گناه ایرانیان بگذشت و بعد از واد پرداخت نقل است در آن آوان که بیلا و عرب بود و روزی در شکار قصد آهوی کرد و
برنجیت بهرام از پی برانند چون هوا گرم شد آهوی را طاقست مانند بیکار قبیلگی رسید و بقیه عرابی در آن قبضه او را گرفت و بر سر
ببست بهرام در رسید و تیر و کمان نهاد و گفت شکار من اینجا آمده از این ده قبضه گفت از روی نباشد جانوری را که من پناه
آورده بدست تو بدیم تا بکشی بهرام درشتی آغاز نهاد و قبضه گفت تا باین تیر که در کمانداری مرا بکشی این آهوی ترا بسد و چون
مرا بکشی مردم این قبیله جمع آیند و بقصاص کشند بر جان خود و رحم کن و از نیز میست در گذر و این اسپ نازی که بر دوش من
بسته است در عوض آهوی بگیر و باز گرد بهرام را این حمایت خوش آمد و باز گشت و چون بیاد شاهی رسید قبضه را بخواند و تربیت
و او را در عرب فخر الفز الان خوانند یعنی ز بهار دهنده آهوی و بهرام گور اول کسی است که شکار پرسی گفت و زرامی بهرام از فاکت
چو او و جنگ آمدند و بر سر سائیدند که قاعده دولت خزان است چون از مال منی گرد و اساس ملک پایدار نماید بهرام گفت
اگر دلمای از ازدگان را بخو و صید کنم چگونه صید تو انم کرد و آنچه میگویند من نیز میدانم و اگر مال جمع کنم سپاه متفرق شوند و اگر
و اگر سپاه بجماعت مال نماید اکنون چاره چیست ایشان گفتند مال جمع کن و اگر صبح متفرق شوند و چون حاجت آید دل ایشان
عرض کنی شام حاضر آیند گفت بر این دعوی و دلیل است گفتند آری و اینجا تیج گشت لب و لاطرافی پر عسل بیار آیند
بهرام لب و لاطرافی را چنان کردند که لبها را جمع آید بهرام گفت راست گفتند شب نزد من آیند که در نیگار اندیشه کنم ایشان
نزد او رفتند بهرام لب و لاطرافی پر عسل بیار و در تیج گشتن سیدانش بهرام گفت چون است که در بیوقت کسی هم نیاید
و ازین ظاهر شود که لبها باشد که لبها حاجت افتد و هر چند مال یا ایشان عرض کنم جمع نشوند و زانفعول شدند بهرام و بر درختی
خفته بود مرغی آواز زد کشید بهرام او را بر نیز زد و گفت ما حسن حفظ الان با طائر و الانسان اگر خاموشی گردیدی ملک گشتی
و در بیعتی در امثال آمده که ملک فارس دروم و چین و هند جمع آمدند و از حکمت سخن گفتند ملک فارس گفت هرگز نبا گفتن خبری
پشیمان نشده ام ملک روم گفت برو عوی آنچه بگویم تا در روم از و آنچه گفته ام ملک چین گفت هر چند که گفته ام ملک آنم چون من گفتم
او ملک من گشت ملک هند گفت عجب سید ام از کسی که سخن بگوید که در گفتنش حضرت باشد و در نا گفتن منفعت گویند بهرام همیشه
بعیش و عشرت بسر می و چون آوازه عیش و بجا که اطراف رسید قصد مملکتش کردند خاقان چین با و صدد و بجا بهر اسوار
برو آمد و گرفت اعیان مملکت بجرام را بجز بحر یعنی او دند و برگرفت پس با هفت هزار اسوار از جنگگاه برون رفت و برادر خود
نرسیدی بهر پاشین ساخت و باز برای بجان رفت ز سنی اطاعت خاقان کرد و خاقان بخاطر جمعی تمام بجد و در می رسید و بعیش
پرداخت بهرام از آذربایجان متوجری شد و در شب تار چون ملای ناگهان بر خاقان زد و خاقان که مست غرور بود
بهر میست رفت و بالاخر گرفتار شده بقتل رسید بهرام منظور باز گشت آورده اند که بهرام پس سیر کند و تنها با بجانب

تاج

شناخت و وزیر الملک هند تقیم گشت پیوسته بسیر و شکار سه پروخت هندوان از تیر اندازی چابک سوار می او
 آتج نمود و شمه از آن ملک خود باز گفتند در آن ایام پیله راه مسافران میگرفت و هر چند سپاه پدفع ارجی رفت
 منظم بازمی آمد بهرام این حدیث بشنید و بچنگ فیصل رفت و او را به تیر بکشت و سوار او را از شمشیر جدا کرد و از بشبه
 بیرون آورد ملک با حضور بهرام فرمان داد و حالش می پرسید بهرام گفت از اعیان فرستم و از بیم
 بهرام تو بنیاد آورده ام ملک او را ندیم خوش ساخت و در خلال این احوال دشمنی قصد ملک کرد ملک
 خواست که باج میزد و بهرام مانع آمد و ملک با بزرگوار بر دو و مقابله عظیم کرد و دوطرف یافت ملک دختر خود را
 بهرام داد و خواست که ولیعهد کند بهرام گفت که مرا بکشت حاجت نیست منم بهرام گور پان خنر ملک بنید
 با بران باز گشت و تیرینی را که جانشین او بود بروم فرستاد و با سلطانیه بگرفت و خود همین رفت و استیلا
 مرا بخت نمود و هفت منظر بنامند و هر کدام از آنها مخصوص یکی از بنات ملوک بوده هفتگی بکشت بهر
 منظر بهر و عیش کردی تا آنکه روزی در شکار از پی گوری تاخت و در چاهی افتاد و پدید شد مدتی آن چاه را
 بکنند و از بهرام و از اسپش نشانی نیافتند و فرود آمدند بهرامی بنگار جام جسم در گشت بد که من بمیرم و من
 نه بهرام است و بی گورکش با و بعد از و پسش بر و چهره و بن بهرام تسلط شکست و یزد و در و او پس بود
 فیروز و نیز غیر وزیر را بگویم و نیز وزیر فرستاد بهرام را که کمتر بود و ولیعهد ساخت و بعد از و پسش بهرام
 یزد و در و شاه شد چون برادرش فیروز از قوت پدراگاه شد و نزد خوشنواز صاحب بلا و بیاطله رفت
 خوشنوازی هزار سوار با و روان کرد و فیروز با داد او بهرام را با و تسلط رسید فیروز بن
 یزد و در و شاه شد و سپاه بیاطله را باز گردانید گویند برادرش بهرام بعد خنیش با یکی از اهرار گفت روزی با تو
 در میان منم باید که بکسی نگوئی گفت میخواهم که برادر خود فیروز را به قتل رسانم امیر آن حدیث بفر و شربت
 فیروز بگرفت و نزد خوشنواز رفت پس چون بیادش ای رسید بقتل آن امیر فرمان داد و امیر گفت ای ملک
 مرا بر تو حقی است عظیم چه اگر خرمیکم دم بقتل میرسد فیروز گفت ترا بسبب همان بقتل میرسانم چه تو را
 برادرم که با تو احسان کرده بود و فاش کردی هر آینه برادر نیز فاش نسمنی او را بقتل رسانند و
 چون یک سال از سلطنت بگذشت قحط افتاد و هفت سال باران بنارید و در چگون و جلد نم ماند
 و هیچ گیاه نرست فیروز خسراج بر عایان شد و تو انگران را بر عایت و در و شیان امر نمود
 و مفتی کرد که در هر شهری که در و نشسته از گرسنگی بمیرد در عرض او یکی از اعیان را بقتل رسانند
 از حسن تدبیرش در آن مدت جز یک کس در تمام مملکت از گرسنگی بمرد و بعد از هفت سال باران بارید
 فیروز قصد بلا بیاطله و روم خوشنواز کرد و از کفران نعمت ناندیشید خوشنواز نامه با و نوشت
 و حقوق خدمت خود بر شمرد و هیچ در بگرفت خوشنواز متحیر ماند که از سر بنگارش گفت
 مراد است و پاسب و سردر فلان موضع که ممر سپاه فیروز است انداخته کار او را بازم خوشنواز

چنان کرد و فیروز چون آن موضع رسید او را که پیشتر در خدمت خوشنواز دیده بود شناخت و از او خواست
 بر سید سرهنگ گفت اگر قصد استیصال خوشنواز داری باید که از راه بیابان که نزدیک است
 برو تا ختن بری و من بپایم که از قتل او بجان رسیده ام فیروز بگفتار او فریفته شد و راه بیابان
 پیش گرفت و از راه هر چند در آن باب سخن گفتند و در گرفت و در آن بیابان بی پایان آواز تشنگی و بادهوم
 هلاک شدند فیروز را به کوه چندی خلاصی یافت و از خوشنوازانان خواست خوشنوار او را امان دادند
 و مناری در میان کوه و خود بنام نهاد و او را سوگند داد که از آن منار دور نگذارد و حکایتی موافق این واقع
 امیر خان تهوکیه امیر دکنیان با راقم حروف سه گزشت خویش می گفت که حالوچی بهر سده
 از یک پور که نشین او بود و بر سر کمر او از احتیاج حاجی را که در پونا استقامت می داشت لشکر کشید
 لشکر را با و زرم کرد و در طفر یافت جا لوجی بگریخت لشکر را و با بسی هزار سوار متعاقبش و باخت جا لوجی
 منتهی خود را در پشته عظیمی گزند لشکر را و از راه او را نیز در پی او در پشته شتافت اعیان
 لشکر هلاکت کرد و در پشته پذیرفت و پانزده روز براند جا لوجی در سید مسارعت کرد و وحید کرد و این بود
 آن مورفته بر اینکه جاسوسان او میدادند از پشته بیرون رفت لشکر را پنج روز دیگر در آن پشته
 نگاه آنکه متعاقب جا لوجی میسر و براند بشکر را و گفتیم که کجا میروید گفت متعاقب جا لوجی میروم گفتیم
 که آثارش پدید نیست نشند و سه روز دیگر رفت و بجای رسید که از کثرت درختان عظیم آفتاب بنظر نمی آمد
 و خیمه های که در آن پشته بکتری بود و آنجا کمتر یافتند هیچ تشنگی بر گرسنگی غالب آمد آن زمان پس
 فوج مضطرب گشت از ره که آمده بود و غرمت باز گشت نمود و در دوسه روز آن راه هم گم کرد و در آن
 پشته شش روز سرگردان گردید و آذوقه مطلق نماند و برگ درختان و گوشت اسب و شتر قذا مقرر شده
 و مرکوب از خایات گاوینی فروزانند سواران پنا ده شد قطع مسافت میکردند و نمیدانستند که کجا میروند
 و بسیاری از لشکریان تشنگ گشتند و سبای لشکر از تدمیر آن عاجز شدند پنج روز دیگر از صبح تا شام
 در آن پشته پریشان حال برانند ناگاه بر ساحل دریای که عبور از آن بحر گشتی میسر نمیداد رسیدند و بهوش
 میخواستند که اکنون گنار دین دریا چگونه میسر شود مشورت نشستند و از ناگفتند که شمار و کین سال
 و از موده کار و هم راهی را و دیگران بسیار واقعه دیده اید تدبیر چیست گفتیم پیش ازین سخن نماندند گفتند که
 اکنون بلاست خود ندار و بالفعل صلاح آن است که ساحل این دریا را بگذراند چنانچه یقین این دریا باقیین شهر می
 و یا وضعی آباد گشته بود و تا به وصل ساحل باقی برسم پس ندیدند و در روز تمام در کمال بی برگی و ناتوانی
 قطع مسافت کردند و روز دوم بدی محقر رسیدند بهیچا با خود را و دران دیدند که غلّه استخار نصیب شد
 و یک روز آنجا میسودند و سپاه را بر سر دزد و ده هزار کس بشمار آمدند و آن موضع از توابع جا لوجی بوده از مردم و
 تفحص حال جا لوجی کردند و گفتند که قریب یک ماه پیش و که جا لوجی در غلّه قلعه استقامت میداد و آنها با یکدیگر فیروز

پادشاه ملک خود رسید و دیگر بار کفران تعجب در زید و با شکرت انبوه قصد خوشنوا کرد و موبدان هر چند نقیص عمدت گزیدند و پیش
 بموضع منار رسید و مسمر کرد و نامرب گرداخته بران ریزند تا آن چهار بکنار رفته پس آنرا بکند و برابر با کمر و پیش پیش
 میرود و در گفت سوگند خورده بودم که ازین مناز در بگذرم خوشنوا از قصد او آگاه شد خند و سرخس و عمیق عقباشک
 خود بکند و آنرا بچوهای ضعیف پوشید و عهد نامه فیروز را بر نیزه کرد و در وی بزمگاه نهاد و بچنگ روی از معرکه بر تافت
 و از راهی که میان خندق گذاشته بود و بگذشت فیروز از او را تعاقب نمود و با عیان فرس در محاکم هلاک افتاد خوشنوا از
 بگشت و غنیمت بسیار یافت و در ختر فیروز را بهیسی بر و چون خبر هلاک فیروز بسوخر که از او لا و منوچهر بود و فیروز را در
 یایلاس قباد پسران خود در تنگگاه خویش گذاشته بود رسید با خوشنوا اصلاح کرد و یلاش بن فیروز را بر تخت نشاند و قباد
 بشکرستان گریخت و بعد از وقایع و بن فیروز را سلطنت نشست و چون دو سال از ملکش بگذشت مزدک ظهور کرد و در بچو
 مروت کرد و قباد با و بگردید جهان بر و بشورید اعیان ملک برادرش چا ماسپ را جامه خواب پیچیده و قباد را حبس
 خواهرش بابت مزدک از برادر کام حاصل کرد و بود بهانه بزدان رفت و او را در جامه خواب پیچیده هر دو را آورد
 قباد دیگر بخت و بهای طاهر رفت و از والی آنجا دیو یافته و دیگر بار سلطنت نشست و پس از چند روزی مزدک را باستمواب
 پسر خود نوشیردان بقتل رسانید و بعد از قباد و پسرش نوشیردان عادل بر تخت نشست و کسری لقب اوست و بعد
 از و هر که از اقلایه سلطنت نشستی او را کسری خوانند و در سال چهارم از سلطنت او اتفاق افتاد و آنحضرت او را
 بعد از ستوده و او مملکت را بچهار قسم تقسیم ساخت و بر هر قسمی معتمدی بنصفت گذاشت قسم اول خراسان و سجستان و کرمان قسم
 دوم عراق و عجم و آذربایجان قسم سوم فارس و ایلام و چهارم عراق عجم و تاهمه و دروم و چون او پادشاه نشست بلاد و باطله بشود
 و با و را بپنداشت خاقان صالح کرد و نوشیردان بدشت قباچاق شناخت و حاکم آنجا را قهر کرد و روی بلاد دروم نهاد و با قیصر رزم
 کرد و طغریافت با ناکیه رفت و طسح آن شهر در نظرش غش آمد و بصورت آن شهر در عراق شهرهای بنامها و در میانه نام کرد
 و ایلمی بنید فرستاد ملک نهاد و را اطاعت نمود و در آخر عهد اوسیت دی ایران از زمین بختش آمد و بدو مستطهر گشته بمن
 و آن مملکت از دست مخالفان مستخلص ساخت و نوشته آن برادر او را پند و خراسان و طبرستان و جرجان و آذربایجان و
 فارس و کرمان و بعضی از هند و جزیره موغان و خرقین و بحرین و تهاسیم و سرحد روم و شام و حبشه و بر و ایت
 روضه الصف و قتیکه نوشیردان مزدک را بگشت از و ز او را نوشیردان خواندند و چون این غلطه دید الملوک شوشه است
 و در زمان دولت نوشیردان کنایه و دمنده و شطرنج از هند و شان بایران آوردند و دیگر جناب آمو که معروفند و
 بجناب بهندی در آنوقت از هند بچم آوردند و آن جنابی بود که چون بر موی سفید میالید بچم موی را چنان سیاه میکرد که سوا
 از آن میفرست در آخر ایام سلطنت نوشیردان شغال بهندی سیال گوید از بلاد ترکستان در بلاد عراق ظاهر شد و روم که او اوتنال شغلی
 در هدایت حال ترسان شدند نوشیردان مستحب شده از موبدان پرسید که سبب ظهور سیاه و رین سرزمین کدام چیز تواند بود
 موبد گفت که از اخبار اولین بگوش من رسیده که چون در مملکتی ظلم برید و قبا لب آید سیاه متوجه آن ممالک شوند نوشیردان بخت
 مملکتان افتاد و جماعتی از قلمرو خویش است آورده بپراسانند و اما بیارتم میگفت که در عرب شغال نباشد و در عجم شغال پندارند و از آن عجم شغال را از

عراقی محمد خواجه اندک که از گوشت پیش از آنکه نوشیران بعد از مشهور گردد و در لباس از رگالانان بخانه مردی که کبر معترف بود رفت با از
 حالش آگاه گردید و میزبان او را تشنه ساخت لیکن بر عادت خویش بخدمتش پرداخت و وقت زحمت نوشیران گفت که بگوی تا بهر تو
 چه تحفه تشم میزبان گفت قدری انگور گفت در باغ تو انگور بسیارست چرا از آن بخوردمی گفت بادشاه مردی غافل است که از
 مار سیده و او بهر کس تحفه نکرده که عشرستاند و من با حق سلطان ترسانم انگور بخورم چه اگر حبابان کنم بدو یا حتی کرده باشم نوشیران
 بگریست و گفت آن بادشاه غافل منم و بسبب دیانت تو از خواب غفلت بیدار شدم و از جمله حکایات عدالت او یکی آنست که حکم
 آفر با بجان از پیر زنی که پاره زمین داشت خواست که تقبیل بستاند و او غل سرای خویش نماید پیر زن نفرت عاظمی که گفت پیر زن جان
 یافت و دو سال برین بگذشت پیر زن رنج سفر کشید بدین آمد و چون بدگاه نوشیران رسید با خود کوی را در سرای حکم
 آفرانجا که چاکر نوشیران است نیکو داشتند و برین سرای چاکر گذارند پس روز یکشنبه کار گرفته بود پیر زن را که نوشیران گرفت و جان را
 گفت نوشیران فراشی را گفت که پیر زن را بدیده ببر و ممتد را بگوی که بیمارش نیکو دارد و چون بشهر روم او را بشهر آورد
 و غلامی معتد را گفت که با تو ریا بجان برو و بگوی که بطلب غلامی گر خسته آمده ام و از هر کس پرس کن که در فلان پیر زنی بوده چه شد و آن
 پاره زمین که داشت چه کرد و با بخله غلام با تو ریا بجان رفت و حال معلوم کرده باز رفت و بعضی رسانید نوشیران دیگر روز او را
 بار داد و پیر زن کان گفت سختی از شبانه برسم باید که برستی جواب بدید گفتند فرمان برداریم گفت امیر آفر ریا بجان چه دستگاه دارد
 گفتند چندین چندین نوشیران گفت کی که انیمه لغت داشته باشد و ستم روا دارد و مستوجب چیست گفتند مستوجب عقوبت است
 نوشیران گفت هم اکنون خواهم که پوست او را بر آورند و گوشتش را بجان دهند و گفت روز منادی گفتند که هر که بعد ازین ستم کند یا او را
 کنم پیش آتش را چنین بفرمود تا پیر زن را حاضر ساخت و غلام را گفت باز کوی غلام حالی را گفت پس میر آفر ریا بجان را بدستور کرد
 فرموده بود و بقتل رسانید و این سیاستی که بود از وصا در گشت پس پیر زن را گفت آنرا که بر تو ستم کرده بود و سزاوارم و سزاوار
 که بر زمین تو در آنجا است بموختیدم آنگاه او را بنواخت و با تو ریا بجان فرستاد و گفت که چرا باید که سرای ما را بکشد و بکشد
 و بر مظلومان سببه رعایا دهنده اند و لشکریان ستاننده احب چنان بود که سزاوار و دهنندگان کشته شود و از ستانندگان اگر پیر زن
 اینجا راه یافتی او را بشکار رفتن حاجت نبود پس بفرمود و سلسله ساختند و بر سرها در او بختند چنانچه دست هفت ساله برین
 نزد ما مظلومیکه بدگاه آید و را بجا حاجت حاجت نباشد سلسله بجنبانید بر سرها با و در آیند و حال معلوم شود پس امر آنحال
 پدید آمد و خصمانه در او خوشنود ساختند روزی نوشیران در دیوان مظلالم نشسته بود و ماری پدید آمد و خواستند که آنرا
 بکشند مانع آمد و گفت گمان من نیست که این مظلوم است چه اگر مظلوم نبود نمی حاضر نمادی پس مکر کرد که تا به او آوردند و مردی را گرفتند
 مار بر سرهای رسید و بایتا نوشیران را خبر کردند امر کرد تا یکی بدرون چاه رفت ماری مرده دید که خنجر فی بر لب آن خنجر را بگشت و پیر زن
 دیگر روز نوشیران در دیوان نشسته همان را برینا دخی و در دیوان داشت و در برابر نوشیران بگذاشت و بر رفت نوشیران گفت گمان من آنست
 که چون شمن را بقتل رسانیدم بهر من مظلوم شده است پس آن تخم را بگذاشتند ریا بجان بر وید و پیش از آن کس بجان نبود نوشیران آنرا تا پسیم
 تمام نهاد چون گفت ز کام و وجع در مانع داشت و آنحال نمود و شفا یافت گویند که چون نوشیران دیوان بدین با تمام رسانید حکم نداندا بخواند
 و گفت که این عمارت بی عیب ندارد و بعد از ملاحظه تمام گفتند بی عیبی ندارد و دیگر نزد یکدیگر دیوان خانه خفته است که دو آن سیر و حج آید و دیوان

تیر و میسازد و نوشیروان گفت آنخانه از پیر زست است و اگر گفتیم بهر برای که خواهی اینجا را بفروشی رضایدار و گفت که من با اینجا تن
 گرفته ام و من همه عالم ترا توانم دید و تو اینقدر را نمی توانی دید و در میان ترا شدیم و هیچ نگفتم چون ایوان تمام شد با منیعام وادم که این چیز مسکینی
 گفت چیزی میزیم شب بخوان آنراسته بهر او فرستادم و گفتیم هر یک از این خوانی بر تو فرستادم آتش در کلبه خود میفرزد گفت گنج خوش میخورم و نان
 مفت میخورم و این کلبه مرا برقرار دار که رحمت ایوان است و سود و خوش ایوان ترا از علی الحساب نگاهدار و این سخن از دین بدیدم بهر پیش نهاد
 و ادم گویند آن پیر زن گاوی را غدا داشت هر روز بهر باره و باز آرد وی گاو و اندیش ایوان آمد و رفت کردی پیر زن را گفتند که چنین کن که
 که شکست ناموس سلطان است گفت شکست ناموس سلطان بطلیم است نه بعد از وقتی رسول قیصر نزد نوشیروان آمد چون طاق کسری را بدید بر زمین
 گفت آن پیر زن کرد و چون چشمش بر آن حاج سیدان پیش ایوان افتاد و سبیلان باز رسید گفتند پیر زن اینجا مقام دارد و حال باز گفتند رسول
 گفت آن عوج حاج بعد از آنکه استیلاست بطلیم است بعد نوشیروان مردی پویرانه در آمدی را دید که افتاده بود و سرش بریده و کار دی بر سینه
 نهاده و خیمه مانده همان زمان ملازمان شهنشاه در رسیدند و او را برگرفتند که کشته توئی هر چند انکار نمود و اسود داشت دیگر روز او را پایدار بر نهاده
 تا قبل رسانید جوانی از نظام گیان پیش آمد و گفت این شخص بگیناه است و آنرا که در ویرانه افتاده بود من کشته ام شهنشاه را احس نمود و حال
 بنوشیروان باز گفت نوشیروان گفت اگر او کی را کشته سبب حیات دیگری کشته باطل افش فرماید و گویند رسم ساسانیان آن بود که هر کس
 ایشان سخن نیکو گفتی و با که ایشان سخن کردی خزینه دار هزار درم تا بکس دادی روزی نوشیروان بشکار رفت و بر وی گذر کرد و پیر را که
 بهر دور رسیده بود دید که درخت خرمیگاشت نوشیروان تعجب کرد از بهر آنکه دو از ده سال می بایست که خرمایا را رد گفت که پیر حیدان خواهی
 زبیت که خرمی این بخوری میگیر گفت که میخوردیم کار هم خوردن نوشیروان را خوش آمد گفت زده در درم خزینه هزار درم با و سپرد و پیر زن گفت آ
 خداوند هیچ کس و در تر از بنده از خرمایا بخورد و گفت چگونگی گفت اگر خرمایا ختم خداوند بخوردی و هر اصله ندای نوشیروان را انصافیت خویش آگفت
 و باز خزینه دار دو هزار درم دیگر و در دامن پیر ریخت و هر روز بعد نوشیروان باز آمدی و شکفته سته سخن گویم اگر کسی نهیست از آن
 هزار و دینا بخورد و این پیش نوشیروان رسد او را بخواند و از آن سوال کرد و در گفت اول آنکه در مردمان خیریت دوم آنکه با پیر ایشان
 بایب بود و سوم آنکه هرگاه چنین باشد موافقت با ایشان باید کرد و بعد حاجت نوشیروان بفرمود و او راسته هزار درم بدین مرد ریخت
 گفت عرض من نبود بلکه سخن استم که بنگرم که کس حکمت را بمال بخورد و یا نفلس که حکمی از نوشیروان پرسید که ترا بعد از که منمونی کرده است گفت
 شکار گامی پیاده را دیدم سگی منداخت و پای بگشست و چون گامی چند بر رفت سواری رسید پیش لکدی مرد پای پیاده بگشست چون قدری
 راه رفت پایش سید راخی فرو شد و مکانات یافت لاجرم مشا تر شد و عدل گزیدم مردی کوتاه قد نزد او آمد و تقلم نمود و نوشیروان گفت
 در نوع میگوید که کوتاه قد بیخیز و همگر بهشت پس چون تحقیق کردند چنان بود که گفت وقتی کوتاه قامتی دیگر باید نوشیروان همان سخن بزرگ
 آورد و گفت ای ملک ز کوتاه قامتی من فرقی نیست آنکه بر من ظلم کرده است از من بپایا و کوتاه است نوشیروان بخندید و در دا و قیصر بود
 نوشت که بقایا باوشای تو در چیست گفت من هرگز کار به خود نفرایم و هر می که بان امر کنم با تمام رسانم یکی بنوشیروان نوشت که بادشاه
 گنج نیست و این ملک را تمامی عظیم بود و نوشیروان در جواب نوشت که آنچه در خزانه است حق سخنان است اگر ایشان خبر رسانم عار بود و گویند که
 نوشیروان را گفتند چه مردم بازرگان را تواند برداشت و حمل مصیبت اگر انجان نتواند کرد و گفت بهر آنکه بازرگان را اعضا است و اگر نه
 مصاحب خاص بر روح او را گفتند خدا فلان دشمن ترا برداشت گفت هیچ نشنیدی که مرا خواهد داشت او را گفتند رشت باشد که کسی در پیش

نایابش در قلمرو او بگردانیدند و ندادند که هر که را بر ماضی باشد و یا چوری از من رسیده بود و باید که حاضر شود هیچ کس را نیامتنند
 که برود دعوی کنند یکی از علما گوید در مجلس مامون عباسی حدیثی روایت کرد که جد ملک عادل و برتر متفرق نشود و مامون گفت
 خواهم که نوشیروان را به بنیم که با شاه عادل بود رسول او را بعد از ستوده پس بدین رفت و در خانه اش بکشد و او را ندادند
 و در خفته بر تخت و سه انگشتری در دست داشت و بر هر یکی نهدی نوشته بودند اول آنکه با دوست و دشمن مدارا کن و دوم آنکه
 بشیورست و در کاری شش و سه کن سوم آنکه رعایت رعیت را فراموش مکن از نقل ست چون سیف نوی این با جماعه فایسل از
 نوشیروان بدست نظر شد گفت که با بطنایه اندک پنجاه هزار مرد را نتوان شکست نوشیروان گفت کثیرا کتب نگفته
 خلیل من انبار یعنی هزارم بسیار اندک آتش کفایت میکند وقتی نوشیروان در شکار از سپاه جدا ماند تشنگی بر او حمله کرد دیدی
 رسید و بدر خانه شد و آب خواست زنی جمبله با کوزه آب بیرون آمد نوشیروان آب بخورد و در دیگر کسبه مفتون شدند و در آن
 و بدر و ن خان رفت و کاغذی بیاورد و بدست او را نوشیروان بر خواند کلمه چند نوشته دید از زجر ارباب زبنا و عذاب
 ایشان نوشیروان منفعل شد و باز گشت شوهر زن بخانه آمد و از حال مطلع شد ترسید و ازین دوری گریه چه در آن
 زمان رسم جنان بود زنی را که با شاه خواهد دیگر این را رسد مدتی در بین قصه بگذشت خوششان زن آگاه شدند
 و آن مرد را بگریختند و نزد نوشیروان بردند و گفتند ای بادشاه عادل اینمرد زیسته از ما اجاره گرفته از بهر زراعت و مدتی آنرا
 زراعت کرده اکنون محفل گذاشته است نه زراعت میکند و نه میگزارد که آنرا بدیگری و بهم نازراعت کند نوشیروان شوهر
 زن را گفت چرا زراعت نمیکنی گفت شنیده ام که شیر می با آن سر زمین آمده و مرا با شیر طاقت مقابله نیست لا حرم
 زراعت از بیم آن شیر نمیتوانم کرد نوشیروان دریافت و گفت زمین تو قابل زراعت است آنرا زراعت کنی شیر آنجا نخواهد
 پس بفرمود تا ایشان را صلیه دادند و باز گردانیدند نوشیروان را گفتند درین شهر دو بازرگان اند و پیوسته بشیر مختار
 اشتغال دارند نوشیروان گفت اگر کسی را از ایشان رسنی نباشد هر که خواهد بماند ایشان بسیر بر نوشیروان را گفتند که با معده و
 چند آمد و شد میکنی بنا داد از اعدا چشم نمجی رسد گفت نگاهبان بادشاهان عدل است یک نوشیروان نوشت که فلان خازن
 هزار و دویست تومان تو تصدق کرده در جواب نوشت که هر چه بابل استحقاق رسیده از ما است روزی در مسرکه به درخت رسید
 پسری از لشکر یان را دید که سلاح افکنده به درخت بر آمده بود و از غایت بیم میل زد گفت من جنگ می کنم و تو اینجا ایست
 لشکر گفت اگر چنین نمیتوانم هرگز باین عمر نمیرسیم نوشیروان بخبرید و گناشتن بخشید بعد از نوشیروان هر جز با شاه شد
 و ماه واد و ختر خاقان بود و او در سیاست مبالغه بسیار کردی گویند در نهم سال که با شاه بود سیر ده هزار کس از اکابر عجم
 بکشت خلافت از و متفرق شدند و ملوک دیار قصد او میکردند قصیر باشتاد هزار سوار و پیاده و اهل دشت حر را و فراریان و اعراب کباب
 فرات آمدند و خرابی بسیار کردند و شاه بن خاقان که حال هر ضرب بود با ستم صد هزار سوار و پیاده و کباب و عیش رسید و هر
 در باب دفع مخالفان بالقیه اکابر مشورت نمود گفتند قصیر روم هر ساجی متدین است اگر آنچه نوشیروان از مملکت او گرفته بازگردان
 باز کرد و اهل خراسان را کشودن مملکت مطالب نیست میخواهند که مالی چند از خیمت انصافه مالهای خویش کنند اگر اهلای آنور یا بجان
 بیست اجماعی روی بدیشان منهد از بیست سال که بدست آورده اند بدست باز گردانند و اعراب را که مالش را و کتی مطیع میشوند

پس دشمن ملک پسر خاقان است که طبع شیر دلایت ایران متوجه بدین صوب است هر مزبران راست عمل نمود و در دفع سپاه شاه پسر خاقان
تدبیر خواست یکے از ابرار گفت پدر من تدبیر این میکوشید اند هر خرد پرا را بسجزانند پیر کهن سال بیاید و ششست گفت
نوشیروان بخوابت نگاری دختر خاقان که مادر خاقان است مرا خبر گشتان فرستاد خاقان از بنحان حال دختر باز پرسید گفتند
از باد شاه عجم اورا پسری آید کوتاه قد فراخ چشم بزرگ سیر و جدا از پدر بادشاہ شود ملک این دیار قصد شیر ملک است او کنند و مرد
بلند بالا بزرگ پیشانی عجمی بر گوشت روی پیوسته آید و گندم گون خشک اندام بد شکل را بچوب او فرستد تا او را بکشد هر مز
دار طلب مردی چنان ساعی شد و بالاخر بهرام جوین را که از اولاد و گرگین میلاد و ملک را و گان سی و سر آمد بسیار زان عجم بود و است
آورد و او را بر سپاده شاه فرستاد بهرام جوین باد و از ده هزار سوار چیده و بر گزیده از چهل ساله تا پنجاه ساله با ساو شاد و زر می
کرد و وظیفه یافت ساو شاد را بقبل رسانید و غنائیم سو فوری بدست آورد و چند شتر با زانان از تقو و ظرفیت بهرام فرستاد و وزیر
هر مز عرض نمود که بهرام محقری از غنائیم بدر گاه فرستاد هر مز را این سخن مژگانه و علی و مغربی که چرخه با منته و دو کدائی که در آن
ریسمان تینده و پینه و تخمیه منند جهت بهرام فرستاد بهرام غل در گردن کرد و چرخه و دو کد آن بیش نهاد و بان بهیست سپاه
باز داد و گفت خلعت ملک است دایره قبی که کردیم بهین فرستاد اعیان سپاه انصوب را سکر شدند و در محافل بهرام اتفاق
که دند بهرام نام هر مز از خطبه بر افکند و بنام بهرامش خسرو و وزیر سکه زد و هر مز بر پسر بد گمان شد خسرو و بهرامید و با رسن گرخت و دختر
ملک آنجا شیرین را سجو است و با و بر پای بجان رفت هر مز بنده و به و بسطام خالان خسرو را حبس نمود و ایشان با اتفاق جمعی از
بسیرون آمدند و هر مز را گرفته میل کشیدند خسرو و بد این باز گشت و بر تخت نشست بهرام جوین از خراسان روی بد این آورد و بر
کتار شرط نهروان با خسرو و بر وزیر رزمی معب کرد و وظیفه یافت خسرو و بد این گرخت و از آنجا قصد روم کرد و بهرام جوین در میان
بر تخت نشست و او را از آن جوین گفتندی که بغایت خشک اندام بود و گندم چون بهتادی و دستهای زنگنه آشتی چشماقی او از لولوش
گفته شدی و از جمله سخنان بهرام است سردار سپاه را که به جفت از صفات حیوانات منتصف باشد چون شیر قو و دل و چون یلنگ با
خضم شکر و چون خروس شجاع که جمیع خواج خود حب کنند و در حمله چون شوک که باز گشتن ندانند و در غارت چون گرگ که
اگر از چاهی نا امید شود بجانب دیگر شتابد و در بر داشتن سلاح چون مور که انصاف مضاعف و زن خود و برادر و در دفا چو
سگ و در صبر چون خرد و زنگاه بانی چون کلنگ با بجمه چون خسرو و بر دم رسید قیصر او اگر اجمی داشت و دختر خود میرم را با داد و او
بعد چندی خسرو و وزیر مجد قیصر متظهر شده با بهرام جوین رزم کرد و وظیفه یافت بهرام جوین گرخت خاقان او را مغر و داشت و او
کارهای شکر آنجا کرد و خاقان دختر خود را با داد و و شکری عظیم بخر ایران فرستاد خسرو و شخصه بر زن نام را بر سالت نزد خاقان
فرستاد بر زن بچین مردی فلون نامی را بقبلت و نامه با داد و گفت که نزد بهرام برو و بگویی که این را دختر خاقان فرستاد
و او را بقبل رسان فلون برفت و در حدود خراسان نامه بدست بهرام داد و او را بکار و ملاک کرد و این باز که خبر نموده که بر زن
تعلیم نموده با بجمه چون بهرام منظم بچین افتاد خسرو و وزیر و پادشاه شد فقط بر وزیر مترا و منظر دست خسرو و شکری قیصر را بخت و بدایا
باز گردانید خسرو و وزیر از سایر ملوک عجم بهموری ملک کثرت خراسان ممتاز بوده و او همیشه گنج داشت از آنجا که با و او است که قیصر
در کشیتما کرده بخیریه میفرستاد و او را از این معنی افکند که گمانشکان خیر آنجا بود و خسرو و آنرا گنج یاد او و نام نهاد فردوسی گوید

فرد و گنج باد آورش نخله اندد و در محزون خاص شده رانده اند با خسر و شتی هزار زین مرصع داشت و پنجاه هزار اسپ
 در طبله او جو خور و ندی و دوازده هزار شتر بارخانه خاص او کشیدندی و نهصد و شصت فیل داشت و در زمان او بابر
 فیل بچه آورد و چون خسر و سوار شدی و دولت کس با جمعه و روحانی او رفتندی تا بوی خوش با و رسیدی و هزار اسقار بر آتش
 آب پاشیدندی و فصل سپ خاص را از زر ساختی و پنج چوبین بران زدندی و در میان او و هر که یا فنی برگرفتی و کاشته داشت که چون
 او را پر آب کردند و هر چند از آن بخوروی می کشیدی و دوستی از علاج داشت با پنج انگشت که چون او را فرزند می خواست متولد شد
 آنرا در آب نهادندی و پنج در آن بگریختی و چون فرزند تولد شدی انگشتان بهم برآمدی و نجم طالع گرفتی و قدری طلای دست افشاز
 مانند موم داشت هر چه خواستی از آن بساختی و دوازده هزار گنیزک در شبستان داشت و در آن چوبین شیرین و در حرم برای نو بود و در انهد
 بخت و جمال او کس نبود و روزی خسر و شیرین را گفت خوش چیست پادشاهی اگر همیشه بودی شیرین گفت اگر چنین بودی
 ترا رسیدی بار بکه که در پیشی با و مثل زنده مطرب خسر بود و وقتی غلامی با و سپرد تا در مطربی ماه شد خسر و را بنام عنایتی عظیم پذیر
 بارید از غایت حسد غلام را بکشت خسر و بشنید بارید را بخواند و بقتلش فرمان داد و گفت لذت من از نعمه تو بود و و نیمه از غلام تو
 او را بکشته و منی عیش مرا منقص ساختی باز گفت تو همه آنرا منقص میاوی خسر و آن سخن شنید و از بختش در گذشتیت مهدی
 عباسی از معتدین محمد بن السن بن الکس رسید که ملوک فرس چگونه خوان کشیدندی گفت بفرغاله بر بهر خوان خسر و آوندی که چهار
 هزار و درم خرج آن شدی گفت چگونه گفت بفرغاله روزی که از قرق چشم بشیر میش پرورده باستی و از انچه با بکلا بکشندی به معطر
 کردند می نمود و همچنین بعد و یافتندی و شکست زعفران بران مالیدندی و چون بریان شدی بکار و زین آنرا پاره کردند
 و آنرا در طبق زرین کشیدندی و گوهر قیمتی ساینده می و بران پاشیدندی پس آن کار و طبق زرین و نمود و سینه بغیر او آوند
 و دیگر روز از سر نو ساختندی گویند که خسر و مرض سل شست و بفرغاله گچان دوای او بود و وقتی غلامی طبق آس بخیل خسر و آورد و
 و تنش بزیاد و قدری در دامن خسر و ریخت خسر و بر بخید و بقتلش فرمان داد و غلام باز گشت تمام طبق در کنارش ریخت خسر و
 و خشم عظیم شد غلام گفت که ای خداوند باینقدر که قطره و دسه آتش است رسیده است من قتل نبودم اگر مرا باین قدر
 جرمی بکشتندی ترا بظلمت کت که زدندی رواند اشتم که ولی نعمت من بظلم منوب شود این بے ادبی از آن کردم که
 ناگناه عظیم شود و نو قتل من ملامت کنند خسر و گناهی کشید و او را از مقر بان گرداید و وقتی بسخ او رسانیدند که فلان
 سپه سالار را مرخص است خسر و گفت چاره چیست گفتند او را بید باید کرد خسر و بر اسه ایشان خسرین کرد
 روز دیگر سپه سالار را منزلت بغیر و و تا که بکس اشاده کرده بود و چند هنگام خلوت از آن سوالی کرد و گفت گفته بودی که
 او را بید کنم خواستم که محکم ترین بندی بروم هیچ بید محکمتر از قید احسان ندیدم گفتم هر چند بعضوی معین است خواستم که برش
 بندم که سلطان اعفانست پس سلطان را باید که مثل خود را بند کند و سستی یکم بظلم نزد خسر و آمد که فلان حال
 تو ضعیف مرا غضب کرده خسر و گفت که چند سال است که در آن تصرف میکنی گفت چهل سال گفت اگر یکسال عامل من تهر
 کرده چه شد گفت تو چرا ملک بهرام چه بین بگذاشتی خسر و بر بخید و فرمود تا او را سیله چند بزدند و مظلوم گفت یکم بظلمه بدرگاه
 آدم و اکنون بد و مظلوم باز بگردم خسر و بخندید و او را بخواست و امر فرمود تا ضعیف را باز که بکشند از سخنان خسر و وزیر است

که بزرگان را فرمان برتاوردان فرمان تو برند با تجمیع چون چهارده سال سلطنت خسرو گنگنه بر میان قیس را با سپهرش با ملوک
یکشنبه و هر قل را بر خود و بادشاه ساختند و یک قیصر خنجر و پناه بر و خنجر و او را با سپاه عظیم بر دم فرستاد و سپاه و عجم
ساختند و بر آمدند و در روزم خرابی بسیار کردند و هر چند خنجر گشتند که در میان سپهر قیس را سلطنت سپهر بریند قبول نکردند هر قل از خود
سپاه عجم تنگ آمدند و تقای بنامید و سپاه بر آگند جمع آورد و با مخالفان رزم کرد و ظفر یافت و اشاره با خنجر گشت
در قرآن مجید الم غلبت الذی اولی الارض تانیع سبعین القصد چون سی و نهمین سال از سلطنت خسرو گنگنه گشت فعال
جمله او با اعمال سپهر گشت چه نامه بر رسول علیه السلام را که با و نوش بود پاره ساخت چنانچه در اخبار محمد علیه السلام گشت
ایزد و تقای سپهرش سپهر و بر او و گماشت تا بقتلش رسانید و در زن پدر خود که سپهر بن نام داشت طبع کرد
و در انبیا باطل نمود و سپهر بن بچید خود را بدخمه خسرو رسانید و با تجمیع ملوک کرد و با تجمیع بعد از خسرو سپهر
سپهر و سپهر بن خسرو سلطنت گشت مادرش دختر قیس بود و بعد از او سپهرش را و سپهر بن سپهر بن پس از و بعد از
یکسال و نیم شهر را حاکم بر حد روم او را گشت و به بادشاهی گشت چون از خاندان ملوک بود و عظمای فرس از شتابش
عازد شدند با اتفاق یکدیگر او را بگشتند چون سپهر بن خسرو را که از کرد و به خواهر برادر سپهر بن سپهر بن شده بود و سلطنت گشت
او یک سال ملک ماند و بعد از او توران را بگشت و سپهر بن خسرو سلطنت گشت و در رسول علیه السلام فرمود و فلاح
قوی که و الی ایشان زنی باشد و او در عهد خویش با او و با ائمه امارت کرد و رسول در زمان او طاعت فرمود و او یکسال و چهار
ماه سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خواهرش را در زنی و دوستی بگماشت و سپهر بن خسرو و او زنی جمیل و عاقل بود و سپهر بر رانی
خود حمل کرد و بی بعد از فرخ زاد که از زمان خسرو بر وزیر و واسطه خراسان بود و سپهر خود رسم را بگماشت آمدید گزاشته بدین
آمد آفریزی و خنجر را مید و عاقل شد و خواست که او را خواهر آفریزی و خنجر گشت که با دشایان را شنوی کرد و خنجر
بود که فلان شب به قصر ای تا بکام رسی فرخ زاد و شاه شد و در شب بمرد و به پسر آمد آفریزی و خنجر با سپهر از
پسر بود و تا او را بقتل رسانید بدین رسم بکین پدرش سپهر بن خسرو و در زنی و خنجر را بقتل رسانید بدین شکل
چهار ماه و بعد از او که سپهر را که از اسفا و آفریزی را بکام بود و بعد از او و فرخ زاد و بن خسرو و خنجر
یک بعد و یک حکومت کردند و بعد از وزیر و خنجر و شهر یار بن خسرو و وزیر که آخرین ملوک عجم است سلطنت گشت
و تا رنج عجم را که از زمان حمید بود و گزاشته و از عهد خود تا بدین حد بدید گرفت و از آن اکنون که تقا و بجم مینویسد و رسم
بن فرسخ زاد که او را بر تخت نشاند و بود در المهاد گشت و در عهد وزیر و میان عرب و عجم چهار باستان اتفاق
افتاد و آن از زمان خلافت عمر فاروق تا خلافت عثمان بن عفان بوده با تجمیع جزایر است سپاه و اسلام بخراسان
گرفت و در نقش شهر را نو و گیهان با نو و غیره بسیدی بر دست سلیمان افتاد و شهر را نو و یکایا حسین بن علی علیه السلام و گیهان
بن علی محمد بن ابی بکر و زامد و با لا خنجر و خنجر و از آن سال سی و یکم آخری در عهد خلافت عثمان بر دست اجدادان و خنجر
گشت و در روزگار سانیان سپهر گشت و مملکت ایران تصرفت اسلامیان در آمد و که ملوک بنی محمد که از مذهب سانیان
بودند و بخیریه موهب حکومت کردند چون از انفا تا احوال موصل و برین شهر فکرمه اند که در تخت آن احوال ملوک

بارسلطنت رسید و بعد از ویشترش عمر بن منذر و قالیوس بن منذر و منذر بن سلسطنت کردند و انگاه النعمان بن منذر حکومت یافت و او را
آخرین ملوک خیره است و شقایق النعمان با منسوب است گویند و قتی بسر رفت و بمنزلی خورم رسید شقایق سیاهید امر کرد که هر که شاخی از آن بخشد
پوشش بر سر لاجرم آنرا شقایق النعمان خوانند و گفته اند که النعمان بمنجی خون است و شقایق النعمان که گویند آنرا در سنجی بخون نسبت دهند باینکه
نعمان با خسر ویر ویر ویر مخالفت گشت و خسر و سپاه را بر کف خسر و در بدین اورا بر پیر پای پیل ملاک برد و بعد از او اباس بن
قیضه طالی بن زمان خسر و پیر ویز حکومت خیره رسید و بعد از او را و ما هسان همدا لی از امرای عجم ایالت خیره یافت و بعد از او پسی بگذشت
که حکومت خیره بر دست سپاه اسلام گشت و پس از او پندی منذر بن نعمان بن منذر که بغیر و مشهور بود و فرمان یزد و جرد و شهر یار بخرد
آورد و سید ایاغت خالد بن ولید در بحر این با او مصاف داد و منذر در سده دوازدهم از دود از بحر یقیل رسید و دولت بنی نصر پسری گشت خیره
شهریت این عراق عجم در غایت لطافت و در مفته سده روز و گوید و امانت آن شهر سمرت و مسرور می پروازند و امانت آن شهر تمام می شود و پیشند و با
و لغزب و اعمال پر زیب و را خطب بسیار است خصوصاً در عقب که از جای نیک برداشت و بسیار و از مردم قابل گاه گاه هرت را با لقب سجده
و مقابل دین اندام اهریک را خصایص است که دیگر نیست اول آنکه می طن کاو کاو کاو دیک شهرت و از پسرل آب چکان و تا سهرل نعمت آباد و کاو کاو کاو کاو
است تمام نیست و دیگر آنکه کاو کاو کاو است و در طرن دیگر کاو کاو است و اقلیم سوم را با شهر یزد و پیر ویز و گویند و گفته اند که از یزد تا آنجا هزار فرسنگ است در میان دیکوه
فرسنگ شده اما بکسرت عمارت و لثین باغات بهشت آئین ترجیح بر کاو کاو کاو دارد و رودخانه در میان قنفت واقع شده که اکثر وقت خشک است که اگر آنرا آب بودی
تعبت را بر روی زمین شبیه بنودی و در محله هر دو طرف آن رودخانه واقع است که کجی را گرم سپرد و دیگری را سرد سپرد و میگویند تفاوت آب بومیان و محله نبات
آیست که هر دو عمارت محله گرم سیر و میبست روز از محله سرد سپرد و تر و جوی و یزد و دیگر از آن شهر اشتهار است و اینها از فوا که آنجا انار است
که دانه اش در غیرت در شاه هواست پوشیده فاند که در یزد و انابکان که اول آن قوم اتابک سام است که بنیاست دختران علا و الد و
ولعی والی شده و او علم بسیار داشت و نیاست اندک بنا بران حکومت برادر خود و غریز الدین لنگر باز گذاشت و غریز الدین در بانفسد و
و چهار بخیری وفات یافت و بعد از او برادرش اتابک علا و الد و له بن سام حکومت نشست و عمری در ایاغت و چون سلطان طالیان
این خوارزم شاه از منهد و ستان بازگشت با و پیوست سلطان او را پیر خواند و ایاغت ۲۲ هزار و او و همچنین ایاغت یزد و در او و اتابکان ماند
تا آنکه در عهد اتابک یوسف شاه امرای منقول حکومت یزد رسیدند و می نگذشت که امیر مظفر طرک فارغان حکومت یزد رسید و فرزندانش
پیا و شاهی رسیدند آن مظفر عبارت از ایشان است طلیس کیلیک چون دخل این اقلیم است و رجو اریز و واقع شده لهذا اینجا ذکر کرده و طلیس
و دخل اقلیم چهارم است و در بحث فاین مر قوم شود و طلیس کیلیک شهر سیت کوچک قلعه اش در غایت استواریست ابر قوه سابق
و دخل فارس بوده و اکنون تعلق بعراق دارد و در تیره القلوب آمده که اول آن شخص را بر زیر کوهی ساخته طغندار که کوهی
چون خراب گشت پس از آن دزدین که احوال معیور است ساختند و همش سبب گشکوی عوام ابر قوه قرار گرفت گویند که کاو کاو
پسر خود سیاوش را در ابر قوه از شش گذراند و مال بزرگی که احوال آنجا است همان خاکسترست ولایت فارس طالیجی ستا با و
و فارس بن اشور بن سام بن نوح علیه السلام آباد کرد و مردم آنجا را از اصحاب عقیولی کامله دانند و صاحب سالک
حدود آنکه رود که شرقی فارس حدود گریان است و غربی خویستان و صفایان و شمالی پایان هنری از حد و گریان جنوبی بای فارس است و در فارس
جزایر بسیار بود و پنجه خیره مشهور مر قوم گشته اند جزیره خارک که بحر فارس است و لو بود در آنجا نیک می باشد جزیره دال

آشنایند و دفع مضلالت بینا پیشه طبع در وقت خوردن باید که در دل بگذرانند که از مقصد و یا از زبان یعنی از طرف اعلی یا اعلی دفع شود
 و اگر بیج در دل بگذرانند شکی در شکم پیدا شود که بیم هلاکت باشد و مضلالت دفع بگردود و در فارس و شیراز و ایسحق ابوالحسنی انجو حکومت داشته
 و امیر مبارزالدین محمد مظفر که بآل مظفر مشهور است آند را از انجو انتفاع نمود و ذکر آل مظفر در عنوان که وطن اجداد او است نوشته شود اما احوال
 شیخ ابوالحسنی بخوانست که پدرش امیر محمود و شاه انجو از اعیان اکابر فارس بود و شیخ و واسطه بخواجه عبدالعزیز انصاری می پیوندد
 و شیخ محمد اصفهانی حاکم کوخان شمعدانی خالصات فارس شده و چون مغول خالصه را انجو گویند انجا بان استهتار یافت و شیخ
 ابوالحسنی انجو امیری با سخاوت و عیاشی و طرب و دوست بود و هنگامیکه امیر مبارزالدین محمد مظفر ابوالحسنی در شیراز بنظر خیر و محبت
 مضران مشغول می بود تا آنکه امیر محمد بن شهر و آمد و در آن حالت شیخ ابوالحسنی است بود و گفت آنچه آشوب است گفتند بیدای کول
 محمد مظفر است گفت منور بن مزدک گرانجان نرفته است لار از شهرهای قدیم است اما اینکه در چه عصر و زمان بنامید و کدام یک از سلاطین
 هست برآبادانی آن گماشته بنظر ز سید بود و در تاریخ مبعوح صافی مینویسد که آند را به عهد ملوک عجم با قطع لارین گزین میلا و بود و جهت
 در یافت میشود که از انیشه لارین گزین بن میلا باشد تا بحال قلع لار از بنایابی او و بنام او شهر نور است و بعد از او لادش بخا
 سلطنت میکرد تا آنکه جلال الدین امیرج از اولاد گزین میلا و در عهد خلافت عمر عبدالعزیز مروانی امارت یافت و اسلام آورد
 و بعد از او فرزندانش در اندیا حکومت می داشتند تا آنکه ابراهیم شاه وانی شده و در عهد بیکر از او و جری شاه عباس صفوی بر اندیا رستیل یافت
 و دولت او لاد گزین میلا و گشت خوشستان ولایتی بر تخت است اما هوایش ناسد و ناخوش میاد و در ویش ولایت خراسان و کرب و کشتان
 و فارس میرسد صاحب طایقات محمود و شاهی آورده که در عهد چهارصد و چهارم چهارم بخاری خوشستان و توتالین آن زلزله دست داده که فانی تفسیر
 شده و گوئی متفرخ گشته از میان آن مردمانی انداخته خارج شده که گوید در میان چنان کرده بود و متفرخ آن ولایت را چنان نوشته اند که
 الیه میرود بنظر خود و عارف و قیاسگر بر سر هر زن که حاکم آن امضا بود و کشید و هر زن ابوی صلح کرده بهر او و عذینه آمد و سلمان شده و
 بروایتی تسخیر خورستان پس می شری شته و در از متعنه سابقه انوار و ولایت خورستان را که ره معتبر بوده و هوای انجا در خایت
 بدی و گری بوده آورده اند که هر که سالی در انجا مقیم شود و در عقل خود نقصان نیابد و یا عیال آبادی آن شهر آرد و شیر با بکان بود و شوش
 از شهرهای معروف خورستان بوده بروایت این متفرخ اول سیدری بعد از خوفان نوح علیه السلام در جهان بنام شد و شوش بود و ده و سام
 این نوح جهت بر جای آن گوی متعنه و ابوالحسنی شری در عهد قاروق آتش را فتح کرده و سلا صد زینه و ران یافت پس از آن خانه دید که
 هر چه در آن آویخته بود و مقصد اندرون کرده خازن گشت که در انجا زمانی است که تا بوقت و نیال پیغمبر چون در آن بکشا و سر
 دید که شخصی بران خسته و اضمحلالی در جسم او راه نیافته موسی اشعری بقوم و عمر بنی اند عه و انیال را و قهر آلی و فن کرد و در
 عسکر که هم شری با نام بوده اول لشکر بن طهرت دیوبند در انجا شری بزرگ گشت و انرا لشکر خود بعد چندی ویران کرد و بدینا پور
 ذوالکذا متوجه تفسیر کرد و موسی شاپور خواند و بار دیگر ویران گشت کرم و فنی که حکم حاج بن یوسف اشعری بخورستان رفت و فرخ ترا و
 را بکشت آن شهر را آبادان ساخت و موسوم بعسکر کرم گردانید و این سلا شهر که مذکور شد احوال نرا است و از شهرهای سابق
 خورستان که حالا در قول شهر و غیره است بزرگتر انهامی پرواز و در قول از ان میله شهر با بکان است و در کتب و در ترتیب القاب
 گوید که شهر می کوچک است اما مشافات بسیار دارد و در حوالی آن مرغزار می است نیم فرسنگ ریم فرسنگ که نام نرگس را خود است

در این

و بهرین حد و درختان اند که از ازمین گویند و شکر و آن گوشت و بسیار زلف است تا از نیش پشستر نیز تعبیر کنند و در الملک
خوستان است بعضی گفته اند که بنا کرده شاپور بن شاپور است و در نیش است و گوید که تخت و تخت است و از آن تعبیر کرده و در الملک
ار و شیر با لکان تجدید آباد ساخت و بنای آن را بصورت اسب بنامش و آن شهر بر کنار نهر اشرفان بر زمین مرتفع واقع شده و در الملک
در غایت محکم است که مانع ولایتی است وسیع دلی پایان شرقی آن نگران و غربی آن فارس و شمالی آن خراسان است و کرمان
فارس و یقوتی کرمان بن بنیال از آباد کرده و در تاج گزیده گوید که چون اردو شیر با لکان بر ملک الطولیت دست یافت متوجه
شد و در اینجا مردی نبوه مضطرب و نام و او کردی داشت موسوم تخت کرم که کسی را با او ناب و متعبد بود و غذای او شیر برنج بود
از شیر با و جنگ کرد و مغلوب گشت و بالاخر بخیله کی از پیشگاه آن کرم را بفرستاد و در کام آن کرم از زیر گذاخته بجای شیر
و آن پاک گردید این حکایت در شاهنامه فردوسی طوسی شرح و بسط هر قوم نموده و گفته آن کرم از سبب متولد شده بود و کرمان
منسوب است الفقه بعد گفته شدن تخت کرم اردو شهر کو شیر را تعبیر کرده و آن شهر ساها و الملک کرمان بوده و اردو شیر از کتا پور
بعد امار و چون سخن ساحت حمد الله مستوفی در نیش است و آورده که کرمان ده شهر دارد و اکثر شهرها را هوای معتدل است و
شهر لکان چرقت و سرخاست و در بعضی آنکه کرمان خرد و اخیر سالی آن ماه بار میبارد و در جوانی کوه تابان شیشه است که خاک آنرا مردم عجیب
سایون بکار می برند و در عجائب البلدان گوید که در جبال کرمان سنگ راست که چون آنرا بر هم ساینند باران آید و این سنگ است
که مانند هیزم میوز و ابو علی محمد بن الیاس مشهور بآل الیاس از اهالی امیر نصیر بن احمد سامانی بوده و در سنه سیست و صد و دوم هجری معمر الدوله و پیش
قصه کرمان کرد امیر علی متحصن روز با و با لکه رزم باست و سبب کردی و شیب بهر ایشان میوه و طعام فرستادی منرا الدوله گفت
اگر دوستی جنگ چیست و اگر دشمنی چیست بگو گفت بزور دشمن نیست با شما جنگ میکنم و چون اینک صلح است و شما غریب نیاید
و آخری نباشد که همان را نشان تو افش بکنم مغرالدوله حجل شد و دست از کرمان برداشت و دیگر از ملوک کرمان فراختان اند و اول
براق صاحب است که در عهد سلطان محمد خوارزم شاه مسلمان شد و سلطان بجن تیسر او بر کور خان غالباً در چوین
در جاده چنگیز خان رگه گشت متوجه کرد و از آنرا به بند و بسلطان جمال الدین منسکر که بن سلطان محمد خوارزم شاه میوه و خراج
ایوانا سم زدن و والی کرمان و در زبان براق حاجت که بخبر روی گشت بود و بد طسح کرد و در راه برو گشت براق با چندین
سپاه و بنو زدن را با ساس مردان پوشانید و عقب خود نگاه داشت و با معوردی چند از مردان آنجا روی بر زم آورد و نظر
یافت و بکران شد و برگشت و در وقت مد و نور زده بگری بساطت نشست و با و کنای توان این بن بکر خان مستعد گشت و
و قتلش را مطالب یافت و چند کس از اولاد او حکومت کرمان کردند و آخر این پادشاه چندان سست که بکران از افغان و والی کرمان
تخلع سبک کرد و از محمد دوم شاه نیز گفتندی و از شاه شجاع ابن مبارز الدین محمد بن ناصر و دختر شاهچراغ است و این
از شهر باقی شخص است و آب و هوا ناخوش دارد و قلعه اش در غایت محکم است و شش استان و ولایتی است که در و در شش استان
خراسان است و در متار که کرمان و قناب غرض و اطراف افغانستان هستند و در از منده سابق نوعی آبادان بوده که
بسیار و بین باد و قلمت آب هزار و پیا رنگی قیمت نموده و خورد و اسفند در اول حال و افسرستان بوده و آنرا
راستستان نیز گویند چچستان بن نامش تعبیر کرده و در ملتستان و نیم روز نیز نیش و در و اول آنرا را شکرستان

نیز خوانده اند و عرب مغرب ساخته تخیلی خود را بزرگترین نهر سیستان نامیده است که اکثر وقت از آن بکشته عبور می نمایند و باطل است
 در بحر زردی ریزد و دریاچه ایست سی فرسنگ دور میان آب جزیره ایست مرز و مردم نشین و مملکت مبارک است
 گوید که در همه شبستان یکایک است بر در شهر بام واری که از بهشت برآمده بران کوه افتاده و از عجایب دنیا ریگ بران
 است نزد یک اوق و قلعه گاه آن کوه است که قریب ثلث فرسنگ بلندی دارد و یکروی او را ریگ گرفته و در آنجا چند هزار تن
 است که مردم شبها آنجا بزیارت روند چون بسکوه رسید خود را بر روی ریگ ها کرده میل پایان میکنند و در آنوقت آواز نثاره و نفر
 بسیار و بنایت شدید و تخت و درگوش آید و عجب آنکه چون بپای کوه میرسند بر هر یکی که پایان آمده باز میگردد و هرگز تحمل نمیکنند
 در عهد پیشدادیان و کیانیان تختگاه زال و رستم و شکان ایشان بود و ذکر رستم و اسلا فاش رستم بن زال بن سام
 بن نریمان بن کورک بن شمس بن طورک بن شید اسپ بن جمشید چون جمشید از بیم ضحاک گریخت ضحاک که در
 بر کاغذ پاره مانعش کرده با طراف جهان فرستاد که تا او را نیابند و بدست آرند بکشد از آن صورتها بیستان سید ملک
 سیستان و ختری داشت بحسن جمال و عقل و کیا ست موصوف بوده و گفته اند که تیر و کمان از مختصات آن دختر ست مزین
 رغبت نکردی پدرش رضا داده بود که هر که را خواهد شو کند دختر آن صورت بدید و عاشق شد جمشید لباس درویشان بیستان
 رسید و در باغی که دختر ملک در آنجا بود سیر کنان رفت دختر جمشید را بدید و شناخت و خلوت کرد و آن صورت پیش نهاد
 اسدی گوید هر و بشد خانه آن نیکوگون پریشان بیاورد و بنهاد اندر میان با جمشید بعد از انکار و سخنان بسیار با دختر او را
 کرد و جمشید بدین مناسبت جمشید دختر را بخود است و دختر او را در قصر خویش بنیان کرد و پدرش آگاه شد بنا بر عهدی که با دختر کرده بود
 و محافظت جمشید گوید جمشید چند بیستان سپرد و او را پسری آبشید اسپ موسوم گشت و چون حدیث جمشید فاش شد این
 بگریخت بحین افتاد و قتل رسید ملک سیستان شید اسپ را پس خود میزد چون او در گذشت شید اسپ بکومت نشست و بعد
 از او پیشش طورک بن شید اسپ والی شد و شکم کباب کشید و ضحاک او را بنواخت و سپه سالاری داد و بعد از او
 پسش ششم بن طورک و پس از او پیشش لوط بن شمس بکومت نشست اطوار اول پسری آمد او را گرک نام کرد
 و پسری که اطوار بکشت اسپ موسوم گشت و گرک صاحب گرای بزرگ نمود و ضحاک را با بخت و سپه سالاری داد و چهارم ملک
 که از امرای خود که بر و خروج کرده بودند قتل نمود و ضحاک که شمس اسپ را با دوازده هزار سوار از راه دریا به بند فرستاد
 که در سیستان چهارم بکشت تا سرب پرفت و مظفر و منصور از راه لاهور بیستان باز گشت و فرمان ضحاک را بطریق و بلاد نمود
 بشود و مستولی گشت و مراجهت نمود و چون فریدون بر تخت نشست او را بدستور جهان پهلوانان داد و به سحر و کسب
 مشرق فرستاد و گرک صاحب ملک آنجا که را بر انداخت و بر او زاده خود نریمان بن کورک بن طرارا که سپهر خود
 بچین فرستاد تا منصور را متعاضل ساخت پس بگشت و بحد و کوچ از جنگا رسید و بهر بی عظیم که آنجا بود پست و
 آن تاربان محمد بن خیار خلی یو آگاه بیستان بگشت و بعد از او برادر زاده اش نریمان که او را بنیم نیز خوانند
 کورک بن نریمان فریدون و امالی سیستان شد و جهان پهلوان گشت و در عهد منوچهر شکر کوه سفید کشید و آنجا بر خرم سنگ
 بلاک گردید و مجد او پیشش سام بن نریمان فرمان منوچهر و امالی سیستان شد جهان پهلوان شد و سوار لقب یافت

و سپاه بپند بر دوشی بکشود و بر حکام مندرج نهاد و باز گشت و او را پسری آمد که موی او سفید بود و سام برنجید و از تنگ بصر انداخت
 سیمرخ او بکنام خویش برد و دیر در و کفته اند که سیمرخ نام زاده می بود که سام فرزند را با و سپرد و سیمرخ او را زال نام نهاد و تربیت
 نمود و چون زال بزرگ شد سام بر نعت و او را بیاورد و زال را او به دختر والی کابل را باز و وراج کشید و سام در زندگی خویش حکومت
 سیستان بزدال داد و زال بن سام بحکومت نشست و او بقتل و دانش و تدبیر موصوف بود و در کتاب ذخیره ذکر
 کرده که زال بصحبت کے از اصحاب سلیمان رسیده بود و زبان مرغان آموخته بود و در شجاعت بعد از پدر نظر مند داشته
 رود و سیستان لقب اوست و چون چندی از حکومت او گذشت پسرش رستم از نوادگان متولد شد و او نیز چون پدر
 بعلم و فضل اقصا داشت یعنی او را از حکما شمرده اند و قوت و شجاعت او مثل زن و در از مرزنگ رشید کے
 مینویسد که او روز هفت صد فیل داشت و گویند که هر یک فیل زور صد کس میداد و پس حق سبحانه تعالی رستم را
 روزی فغانی کرد و او بود چون رستم بن تمیز رسیده شبی فیل سفید سواری پدرش را باشد و رستم برخاست و گرز حدش
 برگرفت و فیل را بیک زخم گرز از پا در انداخت زال او را امر کرد که بکوه سفید رود و از ساکنان آنجا کین حدت بپایان
 باز خواهد رستم گرز خود را در زنگ نمک مخفان کرد و بر سم بار زگان جوهریت و چون شب شد با همراهمان روی بکاخ
 و آنس قلعہ نهاد و او را بکشت و بر قلعہ مستولی شد و در آن اثنا منوچهر در گذشت و پسرش نو در سلطنت رسید و در
 اوایل دولت نو در زسام وفات یافت و زال برترین سام مقیم گشت و بتغییر او چندی برداخت و بعد سیاب و
 توران سپاه با بران کشید ایرانیان بز آل پناه بردند زال با اتفاق ایشان زاب بن طلماسپ را که از اخفاد
 فریدون بود و سلطنت برداشت و او را سیاب را از ایران برانند و بعد از او را سیب کشت سیب و پس از او کیقباد را
 بسلطنت برگرفت کیقباد و پس از او بهد خویش رستم و سیستان را جهان پهلوانی و او رستم بعد از کیقباد پسرش کیقباد و کیکاوتر
 کار با با هم گردیدند و در شانها مرفروسی طوسی بسیاری از احوال او مرقوم است و او دو پسر داشت بهر او از مرزنگ رستم
 خود رستم قبیل رسید و بعد از رستم تنبیه با در سپهر پادشاهان بخواند و از و فرزند بود خود آمد و فرزند گبیاست و شجاعت موصوف
 بوده و چون مرگید بعد از کوش و سلطنت نشست رستم از اطاعت او عادت داشت و باید امن کشید و سیستان مقیم گشت و او را
 برادری بود و شقا و نام رستم خود و دختر ملک کابل را بهر او بخوست شقا و بکابل رفت و با اتفاق شاه کابل در وقوع بر او
 کوشید و در شکار گاه چاهی چند بکند و در آن شمشیر با و خنجر تعبیه کرد و بظاهر از شاه کابل برنجید و سیستان آمد و از
 رستم و او خواست رستم با مراد و دیگر خود زوان بکابل شقا رفت استقبال نمود و عدد گناه خواست و او را بکلاه
 او بر دوشا گاه رستم سیاهی و زواره چاه و دیگر در افتاد و شقا و بر سر چاه آمد و شقا و آغا نهاد و رستم مجروح شد و
 با و گفت اکنون با من قدر کردی نیر و کمان مرا بد تا اگر جانور سے قصد من بکنند تا زنده ام شقا و وضع تو اعم کرد
 شقا و تیر و کمان با و داد و رستم کمان برگرفت و خواست که شقا و را تیر زند شقا و پس درختی بنان گشت چنانچه فرودی
 فرمود و رستم درختی بداند بر او چنار را بر و بر گذشت و یسه روز کار با و مثالش نمی بود و بر گش سیاه پنهان شد
 پس مر و با پاک را سے با چور رستم چنان دید و بخت دست پنهان خسته از تیر بکشت و شست و درخت

و برادر هم برید خست به بنکام رفتن و شستن فرخت بهشتاد و از پس زخم او آه که به تهنیت برود دست کوتاه کرد و فرستاد
 رستم چون از حال پدر آگاهی یافت با سپاه روی کابل نهاد و پیش رستم و زواره بستان فرستاد و شتاد را با درخت بسوخت
 پیاد شاه کابل نرم کرده او را بکشت و بستان باز گشت بهمن بن اسفندیار یکمین پدر لشکر بستان کشید فرامرزم او شانت
 و پنجاه سال حرب کرد و ناوقت اسیر شه بهمن او را برادر کشید و زال را اسیر کرده با خود برد و دوستان و دوستان پسر گشت
 بهمن بعد چندی لشاعت بشوین کشمش بود زال را که فرود می گوید و فرمود قایم ای وستان زنند و کشادند و دادند و سپاه
 زال در دایه در غم فرامرزم بستان میگردانید تا آنکه یکهای بنیست بهمن بعد قوت بهمن سلطنت رسید زال و رویه را لغزیت کرد
 و از کرده های بهمن عذر خواست فرود می طوسی گوید و نظم زال و رویه پیشام کرد و که بهمن به کار پس خام کرد و پادشاهان تمام
 زال سام سوار به نیابت کردن چنان کار و زار و از لغزیت و قدر یکی های زال و رویه را غم فرامرزم تازه شد فرود می گوید
 نظم از ان پس همه روز و گریان شدند و جو بر آتش تیزه بریان شدند و بر زاری گفتند باید که بدید که ما را چه آمد پس به سوخت
 اکنون گفت های دل می باز نماید بجای بهمان چون فرامرزم بردار شد به همه خواسته پیش باخوار شدند و جو روز بگذشت
 رنج زال به بنا کرد و دید رویش ز حال بهدادار و درنده گفت آن زمان که ای برتر از جان کون مکان به پیشام از هر چه کرد و هم
 بدین گفت بهایم تو هستی گواه به گفت این و جان را برادران سپرد و از گیتی بجز نام یکی به بر و رویه ان دید شد و بر مندی و غیوس
 بر آمد بچرخ بلند به سر انجام مرغوشتن را بر مهر به بکشت از غم شوی و شمار و هر به بدخه نهادن پس شوی زن به برایشان کسی
 گونه گفتن به و از ان هنگام از ان مردی نامور بر رخاست معتبر که که همراه انگریزان بهی و ملاس را سپرد و تماشا کرده بود با
 راقم حروف به گفت که اکنون او لا و رستم بن زال و بر منی و ملاس سکونت دارند و بر دین مجوس و طریق زردشت اند و
 قشقه بریشانی می کشند و با من ملاقات می دهند و اکثر از ایشان تجارت میگردانند و العنقه علی الراوی و در عهد خلفای سینه عباس یعقوب
 بن لیث مفار بجکومت بستان رسید گویند یعقوب بن لیث مفار یعنی روی کر که پدرش در بستان سوار گری کرد و می یعقوب
 سر ناکار فرود نیاد و با اتفاق چندی براه زنی پرداخت و بالاخر بجکومت بستان سید مقتول است که بعد ظاهر بن عبدالله از اولاد
 دو ائمه و الی خورستان بهمن بستان خراج کرد و ظاهر با زار اند و متعل گشت یعقوب یث شعی خود را بخزانده و رستم رسانید و در
 و دینار بسیار بدست آورد و درین شمار نظر بر جواهر ابرار افتاد بکمان آنکه در می گران بهاست در دمان انگند آن غوغا که یعقوب
 گفت ملک ایمر و خورده ام رعایت آن ضرور افتاد پس اموال را با تمام بگذشت و بهرفت دیگر روز خازن اند روی تحب آواز تو بهمن
 رسانید و رستم امر کرد تا در واد و اند که دادان را مان ست باید که حاضر شوند یعقوب نیامد و حال باز گفت و رستم را خوش آمد و او
 ملازم گردانید و حاجب ساخت و بالاخر سپه سالاری داد یعقوب بزم نام برد و رستم هکذا شست امیر خراسان بحلیه و رستم را مجوس کرد
 و بعد از فرستاد یعقوب در دوسه و پنجاه و یک مجر حاکمین در هم شد و در همان سال هرات و قوشچ بگرفت پس کربان
 شتافت و استلایافت و الی فارس را بکشت و بلخ گرفت و عظیم متعل گشت گویند که چون یعقوب بدولت رسید مال یک
 از اغنیاء بزرگ بستان پس از ان او را بدید گفت حالت چون است گفت چنانچه دیر و ز حال تو گفت دیر و ز حال من چگونه بود گفت
 چنانچه امر و ز حال من است یعقوب متاثر شد و مالش بدو باز داد و در دوسه و پنجاه و سه مجری قصد خراسان کرد و در مجربن ظاهر ظاهر

و در مجربن ظاهر ظاهر

سرور را چنین تصور شود که بنیاد گشت گزین بنیاد پیشگاه اختیار من از دست میرود و گمان می برم که هیچ کس در پیش من نخواهد ایستاد
 و اول بعد از پدر بقصد استقلال یافت و لشکر بساخت و شمشیر و آلتیت از بنام فیروز گرفت چنانچه در اقلیم دوم و احوال سیوستان
 مرقوم است و بعد از او پسرش شاهچین بن شاه بیگ از عنون بکومت رسید و سندی در تصرف داشت و بعد چندین سال ملک ترخانیه رسید
 و او از امرای شاه بیگ بود اول ایشان میرزا علی بیگ ترخان است و از احضار او مرزا غازی فرمان محمد اکبر بادشاه ایلک سمن
 و در عهد جهانگیر بادشاه حکومت قندهار نیز یافت و بعد از او کسی از ترخانان بکومت نرسید و در بدو سلطنت محمد شاه گورکانیه
 افغانه قندهار منسوخ گردید و از آن گرده بود سلطان محمود خان غزنوی که بایران شتافت و دستبیل یافت و پنج وین سلاطین
 صفویه از آن دیار بکند و احوال او و دیگران در اقلیم چهارم در ضمن نیل مرقوم شود و دیگر احمد شاه ابدالی درانی در قندهار
 به سلطنت نشست و از این پیش ملازم نادر شاه بوده و بعد از او خیم طالعش ترقی کرد و در عهد سلطنت محمد شاه و غریب الدین محمد عالمگیر
 ثانی گورکانی که ترشک به شاهجهان آباد کشید و کرد و آنچه خواست بندی از قضایای او در ضمن شاهجهان آباد و دلی بگذشت و
 اکنون تیمور شاه بن احمد شاه در رانی ابدالی بر قندهار استیلا میداد و کابل و تخنگاه اوست و ششم از احوال او در ضمن کابل بنیاد
 مختار من موهبت تاریخ مبارک گنجی گوید غزنین در عهد سلطان محمود غازی چنان آباد بوده که هر روز هزار خر و ارگنچیک
 صیادان به شهر می آوردند و غزنین آب و هوای نیک می داد و او و او می میفند و در بنایش بسیار یافته میشود و کثرت مردم و
 دیگر موقوفات و از اینجا که می باشد و در واقعات باری آمده که در زمان ایستان غزنین قندهار را از بلستان گفته اند
 زاتم حروف گوید که در آخر عهد محمد شرح شیر و بدو سلطنت محمد شاه گورکانیه امانت کامل بمبارز الملک سرملند خان بوده
 همراه مبارز الملک الدیوالد را قسم بحدت بخشی گری قیام میداشت مبارز الملک خلف بزرگ خود غازیاد خان را با نوجوان
 سواب و الد را قسم کابل فرستاد و خان موصوف بکابل رفت و از اینجا غزنین شتافت کسانی که همراهش بودند و
 می گفتند که الحال آبادی غزنین پیش از وینچی نمانده و قبر سلطان محمود بکلیکین و اینجا است بر بالین قبرش صحن
 مجید و محلو قبر گوری قلیل و گران از هفت جوش نهاد و با بجا غزنین نشین گاه اپنگین و تخنگاه سلطان محمود غازی
 و پدرش بکلیکین و اولادش بوده و در تاریخ مرقوم است اپنگین ورم خریده اسیر شهید احمد اسمعیل سامانی
 بوده و در عهد عبدالملک بن فتح بن نصیر سامانی امارت خراسان یافت و اینجا کارهای بزرگ کرده و چون عبدالملک
 و رگدشته امر از اینجا نامه با نوشتند که مراد سلطنت محمد عبدالملک و پاپر او عبدالملک منصور بن فتح است
 اپنگین و جواب نوشت که منصور نوجوان است و بعد از پنج شش روز رسیدند که منصور و راجا بر تخت نشست اپنگین
 کسان عجیب فرستاد که قاصدان را باز گردانید ایشان از حجون گذشته بودند چون نامه اپنگین بنیاد رسید منصور که باو شای
 شده بود و دل در گور کون کرد و در بزرگداشت خواند تا نقش بر سیاه اپنگین هر چند خواست بجای رسید و او را خراسان را
 بخواند و گفت مرا خوانده اند که قبل سیاه چار تو پیست گفتند خوارزم و خراسان نیز و تراست خود را سلطان خوان تا
 اطاعت کنیم گفت سخوام که در پیرایه مسرک و تخت شوم شما چاکران او تید بنگاه آوردید تا که من بپند وستان میروم
 تا خنر اکتم پس مرا را و دلش کرد و بیایند آمد و روزی چند اقامت کردند منصور آگاه شد و شاهزاده را با نوجوان بر بفرستاد

و سپاه چون خبر رسید الیتگیان سبلج رفت و پنج دره تنگ است و از پنج چهار فرسنگ مسافت دارد و آنرا محکم کرده و سپاه پس
منصور نتوانستند که شست و دو ماه همچنان نشستند الیتگیان سه هزار سرباز داشت از جمله دو هزار و دویست غلامان او بود و در روز
الیتگیان در طلایه بود با سکه صد غلام بر طلایه سپاه منصور آمد جمعی را بکشت و باز گشت الیتگیان گفت شتاب روی کردی
اکنون که بشوید بدیر کار باید کرد پس مستر محمود بانام زحفن کوچ کرد و دو بیگاه از دیر دیر و بیرون بر دیر الیتگیان طغیان باز
مرد و بکشتن را با هزار مرد و در دیر پنهان کرد و خود با هزار تن عبور و ریا کرده بمیدان اسپتا و روزی دیگر لشکر منصور برین رسید
که او که سخته وقت تعجیل برآمد چون از دیر یا بگذشتند الیتگیان را در میان ایستاده دیدند الیتگیان روی بایشان
آورد و طغان و بکشتن از دو جانب دریا بیرون گشتند و از اطراف تیغ در مخالفان نهادند و سپاه مطوع
بقتل رسید الیتگیان طغیان یافت و بیامیان رفت امیر بیامیان رزم کرد و و سپه گشت و پس ازین نوازش یافت و
حاکمیت کامل بدستور خود آورد رفت و بجزین رفت و محاصره کرد و ابوعلی کوچک در غمتن بین بود الیتگیان فرمان داد و یکم
کس از لشکر یان چیزی از کس نهستم نشاند روزی غلامی را دیدن بزرگه کاه مرغی بقتل لک کرده و به دست الیتگیان گفت که این
را که گرفته گفت خریدم ام الیتگیان تحقیق کرده چون او را از روشنائی بجز گرفته بود و امر کرد تا غلام را بدو بخش کرد و در دیر
بسر راه با تو بزرگه و مرغش او گشتند و بنادای کرد و زد که این سغزای آنکه مال کس را بزرگه بستاند پس در سینه صد و پنجاه
و یک بجرمی شهر غزین را فخر افرانگین و کس را ازین داد و بهند وستان تخت بزرگ و غایت بسیار آورد و چون سپاهش نشانی
رسید بپناه و بگرفت ملک بهند که رقصه الیتگیان کرد و در رزم نمود و تا نظر الیتگیان را بود و در دیر و دیشا و در گذشت چون
سپاهش در ملک بگامه بودند می رفتن گذاره متعذر بودند پس بکشتن را امیر ساخته و بکشتن تدریس او سلامت بفرستادند
و با سقوی ابن الیتگیان که بفرستادن بود و بکشتن که مستحق الیتگیان بکومت نشست و اطاعت منصور بن سامانی کرد و بعد از حق
که او فرزندی داشت اعیان ملک کانگین را که مقدمه امر بود و امیر خواند و چون نماند پیر کس که از غلامان معتبر بکشتن
بود و باریت غزین رسیده و بدستورگی آغاز نهاد و سپاه عرش کرد و بکشتن را امارت داد و امیر ناصر الدین
بکشتن غلام الیتگیان بود و الیتگیان در رزم خرید و امیر غزین ابو نصر احمد بن امین سامانی بوده بعضی گویند که نسب
امیر ناصر الدین بنز و جبر و بهر ریاست بودند و دو بخواهی افغانو با بجای امیر ناصر الدین قبل از حکومت روزی بصحرای رفت و او
با چرخه اوید و امیر را بزرگه گفت امیر بگرفت بکشتن را راه شهر پیش گرفت و بکشتن بجز ازین میزد و در و تاب
میشد و بکشتن را بر و رجم آمد بجز را بگذاشت و او پیش او را پیش گرفت و امیر با سامان کرد و در رفت بکشتن همان شب
رسول را بخواب دید که فرموده بان گشتی که کردی این و تعالی هر گاه پادشاهی بود باید که با ملوک خدا شفقت کند و قتی
الیتگیان در ولایت غلام را بهر تحصیل نامه نزد خایجان و تر کمانیان فرستاد و بکشتن از ایشان بود و تر کمانیان در ادای مالی اتمام
کردند غلامان غنیمت رزم کردند بکشتن گفت و او را با جنگ نفرستاده اگر جنگ کند ما را بکشتن خدمت خدا و ما را از زبان او بشنید
و منی گفت تر کمانیان الیتگیان گفت بجز جنگ کردید غلامان گفتند بکشتن گفت که الیتگیان را گفت چرا چنین کردی گفت خداوند
ما بکشتن نفرموده بود اگر بفرمان جنگ میکردیم هر که خداوند میفرمودیم نمیدادیم الیتگیان را خوش آمد و در روزی که بفرموده چون

[illegible]

تمام داشته گویند محمود کشیده روی دگوسه بود روزی در حجره خاص چون از نماز فارغ شد بیجا به بست و کلاه بر سر نهاد و در آئینه بگریست
و بکمر کرد و گفت ترسم که خلق مرا دوست ندارند از نیکه روی نیکوتر دارم و زیرش حسن میبندی حاضر بود گفت این را چاره هست
گفت بپست گفت ز زلف و دشمن و از تار و پوست دارند پس محمود چنان کرد و گویند انعامش تا دوست و بیار بودی و بر
میخشدی و ما درش و خرمین ابل بودارش زبانی گفتندی در اجرای امور شرع مبادله بسیار کردی بشی با ندیمان شراب
خورد و باد صبحی که دست علی پستگین از اکابر امرای در آن مجلس حاضر بود و او را در شجاعت برابر هر از و نهادند و بی و خیر او
مر و در خیل او بودند چون را روزی بچاشتگاه رسید محبت که بخانه زد و سلطان گفت در حالت مستی بر در خانه رفتن صلاح نیست
اگر محتسب ترا با خیال در بازار بیندلی آبرو کند علی پستگین نشیند و گفت البته بروم بر خاست و بر سر پرشست و با تو جی
عظیم روی بخانه نهاد و در راه محتسب با صد سوار پیش آمد و او را دست دید بفرمود تا آنرا از سپه پیش در کشیدند و بپست
چهل تازیانه زد و بخانه رفت و دیگر روز بخدمت سلطان شتافت سلطان گفت از دست محتسب چگونه خلاصی یافتی پست
بر من کرد و از نو و شل شام شده بود گفت این سزای آنکه فرمان سلطان ببرد محمود و بخندید و گفت تو می کنی که دیگر بار در میان خانه
بیرون نروی کی تر و خجسته و نظم کرد که و نه از دنیا کنی سر سببه بهر قاضی شهر پاداشت و او دم و لیفر فتم آگهی کن که یا ز آدم
انچه سپرده بودم به چنان که هر چه بشنوم چون سر کیسه بکشو دم در دست نهایی مس یا فتم تر و قاضی رفت و حال باز گفتم گفت کیسه
سر بهر من سپردی و چنان گفتمی دیگر چه خواهی سلطان تعجب نمود و آن کیسه زو فتم در چمدن نگاه کرد و اثر شگافش نیافت
یا خود گفت شاید که تو کرده باشی پس شب بر خاست و چادر مذمب که بر نهایی افکند و بود و کیسه را نگاه داشت با دو ان را قوا پیش دید
شیرید و بگریه افتاد و فراش دیگر او را بخند و فرکر نشان داد و فراش رفت و دیناری با و داد و فرکر آن را چنانچه می پاست
رفکر و فراش آنرا بر نهایی افکند سلطان از شگای باز آمد چادر درست دید گفت این دریده بود و فراش گفت ندیده بود
سلطان گفت سرس آنرا من دریده بودم فراش قصه باز گفت سلطان رفکر را بخواند و گفت میترس حتی که بر سر
ست گودین سال پنج کیسه سه مهر زو فرکر ده گفت ای بخانه قاضی گفت آن کیسه را شناسی گفت آری محمود کیسه آورد و رفکر گفت
چنان است گفت کجای رفکر ده رفکر نمود و سلطان تعجب نمود قاضی را بخواند و گفت تا زب صاحب کیسه رساند آنگاه امر قاضی را
مکن ساز و بیا و بخند قاضی بخانه هزار دینار فدای داد و از قضا معقول شد و از چنان امان یافت عامل صنایع هر که
را بگرفت مر و بزمین شد و نظم نمود سلطان بعال نشست که صنایع بد به عامل بفرمود و کل نکرد و مظلوم دیگر بار بفرزین رفت
و نظم کرد و سلطان در آنوقت متکدل بود گفت بر من نامه داده است اگر فرمان بکنم مظلوم گفت من عظیم گفت بزر و خاک
بر سر کن گفت ای بادشاه عال تو بفرمان کار بسته کند مرا خاک بر سر باید کرد محمود گفت غلط گفتم مرا خاک بر سر باید کرد و در عین
امر کرد که عال را از آن بخواند و آن نامه بگردش آویخته کرد و شهر نگه داشتند پس گفتش رسانیدند بزرگی از سیاه پشی
بخانه در ویشی رفت و او را بر اند و در زلفش تصرف کرد و در ویش نزد سلطان شد و حال باز نمود سلطان گفت اگر دیگر
بیاید مرا خبر کن بعد شش شب ریخته در ویش آمد در ویش محمود را آگاه کرد محمود و با چندی سخنان در ویش رفت و او را
بفرمود تا جرات خاموش کن پس بزرگ را بقتل رسانید آنگاه چراغ طلب نمود روی معقول بدید و سجده شکر بجا آورد و در ویش

راکت خورنی هر چه داری بیا در ویش خان جوهر که پیش آور و سلطان بنحور در چون خواست که باز کرد و در ویش گفت چو
 امر کردی که چنان خاموش کردم گفت باخو و گفت که خبر ندان من کس این جرأت نموده که و شاید در ویش صحبت پدری از
 قتل او مرا مانع آید پس چون بروی بدیدم دانستم که یکا هست سجد شکر کردم و از آن روز که نیت من را گفته بودی هیچ نخورده
 و سوگند یاد کرده که تا داد تو ندیده هیچی نخورم چون او را بکشتیم عظمی که سر نه بودم الا جرم چیزی از تو خواستم روزی در با ویش
 اشتغال از سپاه جدا ماند و شب بنام عجمی رفت و دیگر روز خواست که بپادشاه بنویسد عجزه را گفت من سلطان ام فردا بسر خود را
 ترو من فرست تا او را خوشتر سازم و دیگر روز خود بسر را بدرگاه فرستاد و بین راه گاه آمد حاجبان را گفت مرا سلطان خوانده
 گفت نه خط صبر کن که سلطان بنامش غول ست پس عجزه باخو و گفت سلطان نیز چون در تحویل مرا خود محتاج به کاری
 است بهتر آنکه حاجت از کسی خواهم که بکس محتاج نبود پس او نزد مادر شد و حال باز گفت و بدستور دیگر روز تیشه را گرفت
 و بهیضم کشید بهیچ رفت تیشه اش بر سنگ آمد آنرا برگرفت و بی طایر شد نزد مادر رفت و حال باز گفت مادر گفت نزد خود بود
 حال باز گوی پس چنان کرد محمود و تمام آن مال را بدو بخشید و وقتی محمود بر قصر خود نشست بود هر طرف به نگارست بی سرپای
 دید که چینی مسخ در دست داشت و با او اشارت میکرد سلطان او را پیش خواند و حال باز پرسید گفت مردی مقام
 ام روز بشارت سلطان نزد باختم و دو جنت مرغ بر دم یک بخت فداوندست سلطان هر که دتا مرغها از دست بدو ظاهر
 و دیگر دزدیاد و دو مرغ دیگر میاور و روز سوم بدستور باگو سفیدی بخیمت رسید چهارم روز تیدست باز آمد سلطان او را بل
 دید حال باز پرسید گفت ام روز بشارت خداوندت باختم هزار دینار از من ببرند سلطان بخندید و باختم را با داد و او گفت
 ازین پس تا حاضر نباشم بشارت من قار مبارک سلطان روزی بر درگاه از گفتا به ترین مردمان پیدا کنسید بعد از تحسین
 مردی آوردند که بشارت درختی نشسته بود و آنرا می برید سلطان گفت کس ازین آید تر تواند بود گفت نه گفت ازین
 آید تر بادشاه ظالم است که بجز روز و رعیت را براند و سبیلان در کار خود در مانده این تنها و خون خود سعی میکند و آن
 خون خود چنان هیزا کس را دیگر قتل است که چون سه چهارم دست چری بر سر استیلا یافت مجد الدوله بن فخر الدوله
 و بیلی مالی رمی را محسوس بفرستاد و هر آن آوان زنی را و زوان کوچ بلبل در دست و دوی غارت کردند زن تنگم
 نزد محمود رفت محمود گفت مال را بجا بردند گفت بر ایا و بچنین محمود نام آنجا نشیند بود گفت آن بجا ست زن گفت آید
 چنان که بگوید بدانی چه اگر داری بچون آن ترسی در قیامت از عجزه جواب آن بناتی گفت راست گفتی محمود کار وانی را
 بر ایا که زوان کوچ بلبل آنجا را زنی میکرد و فرستاد امیر باند و بجا سوار بدرقه داد و ویشینه زهر قاتل با و سپرد و گفت
 و از و اسب بجا کار و آن سپردن نزد یک کن زوان برسی در تمام آن زهر تبخیر کن و شتران را که سبب بار دار
 برانند و ساز چون زوان در کار و آن افتد حیات کن و در عقب کار و آن مرد که همان آن است که پیش از رسیدن
 تو بیشتر تر هر مالک شده باشند امیر بفرموده عمل کردند و زوان کوچ بلبل از کار وانیان خبر یافتند و چهار نفر از تن را ایشان
 خود کار وانیان بگریختند و زوان بار ایشان را گفتند چون بسیدند خورون بگریختند پس یک یک می افتادند و میزدند
 چون ساعتی گذشت اسیر میامد و بسیار برآمده دید و پیچید آن محافل را که در کار وانیان بکشته حاد ثبات زمانه سلطان

در این

بسیارست چون رزم با ملک خان والی مادر النهر و ظفر یافتن بران و بر ملتان و طه و استیلا یافتن و مکر لشکر بپند کشیدن و بنام
در سنه صد و نود و یک هجری لاهور از بی پال گرفت و در سنه صد و نود و سه هجری چند قلعه از هند گرفته بغزنین بازگشت و بنشیند
در چهار صد و نه هجری بعد از محاربات قنوج گرفت و پنج قلاع آنرا آتش افروخت و بدستور در چهار صد و شانزده
هجری رومی بسومناآت آورد و کبشو و حکایت و انشلیم والی سومناآت که از عجایب سوزگار است در اقلیم دوم و در ضمن سومناآت
مرقوم است و در هفت اقلیم نویسد که هفت و کرت برهند یورش نموده آورده اند که چون سلطان در سنه صد و نود و هفت
هجری ملک خان بادشاه مادر النهر را که از جیون عبور کرده بزم پیش آمده بود هنرمیت داد پس از آن سلطان محمود و در
عباسی خلیفه بغداد نوشت که مادر النهر مراده تا آنجا روم و آن مملکت را بشیرت با نام خلیفه گفت و با سلام از ابوالی مادر النهر
کسی مطیع تر نیست ایستادار کنم اگر بفرمان من قصد آند یا رکنی عالم را بر تو شورانم محمود تیره شد و رسول را گفت خلیفه را بگوئی که
من از ابوسلم کمترم انیک با هزار فیل می آیم و دار الخلافه را از پای ویران کنم و خاک آنجا را بر پشت بغزنین
آرم رسول بر پشت و باز آمد و باندازه بکشته کاغذ پیچید و پیش سلطان نهاد و سلطان نامه بکشد و در اول نامه نوشته بود
بسم الله الرحمن الرحیم آنگاه سطرچین مقلعات الم الم الم و سوامی این چینی دیگر نبود و در آخر نامه
اینکه الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول محمد و آله اجمعین سلطان حیران ماند و از کتاب معنی آن سوال
کرد و در هر سورة از قرآن که الم بود بخواند و تفسیر کرد و در جواب نوشته سلطان بنود ابو بکر قستانی که مرتبه بیست و نهم
وران مجلس پای الیتاده بود و گفت خداوند خلیفه را تهدید کرده بود که بر فیلیان از دار الخلافه خاک بغزنین آرد و خلیفه و در جواب
آنسوره الم تر کیف نوشته است سلطان بپس گرفت و از خلیفه عذر خواست و ابو بکر قستانی را خلعت داد و ندیم ساخت و
امر کرد تا در دیار نشیند و چون در شب پنجمین شب و سوم ربیع الاخر سنه چهار صد و بیست و یک هجری سلطان در گذشت
پسرش ابوالاحمد محمد بن محمود و عمر نوی در غزنین و پسر دیگرش مسعود بن محمود و عمر نوی در ری بسطانت نشست
مسعود و بنجر اسان آمد و برادر خود نوشت که غزنین و خراسان تو باز گذارم و بلاد عراق و جبال طبرستان قناعت کنم لشکر
آنکه در خطبه نام مرا بر نام خود مقدم داری محمد قبول نکرد و با کلام ابرایش او را مجوس کرده بخدمت مسعود و در هرات آورد
مسعود و برادر خود را میل کشید و کسانیکه او را مجوس کرده بودند اینها را بکشت مسعود علی سخن بوده و با علما و فضلا مجالست می
و قتی تیپ و قی هم رسید علاج هیچ یکی از طبایا مقصد افتاد حکیم ابو بکر باقلانی قعه حمزه را ترتیب داد تا آنرا پیش او خواند
گرفتند آن علت زائل شد بنا بر آنکه از شنیدن قعه حرارت غریبی مسعود و خودش آمد و حرارت عارضی را مغلوب و غانی
ساخت و در مسعود صلاحه غالب آمدند و بعد مسعود پسرش مود و بن مسعود و حکومت نشست و بر غزنین و بلخ و لاهور
و قندهار ستولی گشت و در چهار صد و سی و پنج هجری سپاه بدفع سلاجقه فرستاد و آن از الپ ارسلان بن چنگیز کیسکی
منزعم گردید و لشکر دیگر تعیین نمود که طایفه سلاجقه را از حد و قندهار برانند و همدین سال رایان هندوستان با اتفاق
یکدیگر لاهور را محاصره کردند و دوشکر عظیم بدفع ایشان فرستاد و هندوان منزعم بازگشتند و هر قلعه که گرفته بودند سلطان
باز دادند و در سنه چهار صد و چهل هجری مود و باندا دلوک اطراف بغرنیت آنکه خبر اسان را که سلاجقه متصرف شده بودند

انتقال نماید یک منزل از غنیزین برآید و بقلع کوچ گرفتار گشت و بغیرین مراجعت نمود و در بنتم رجب سنه چهار صد و چهل و یک
بغیرین در گذشت امیر پسرش مسعود بن مود و در آنکه خرد سال بود سلطنت نشانند و بعد پنج روز خلع کردند علی بن مسعود
بن محمود را بجای گشت برگزیدند و او بدون نیمی بیست رانی عمر داشت بود و پسرش عبد الرزاق بن احمد بن حسن مبینی محمد الدوله
عبد الرشید بن مسعود که در یکی از قلاع حدود سیستان مجوس سلطنت داشت در وی بغیرین نهاد علی بگریخت عبد الرشید
استقلال یافت طغرل که از امرای مود و بود بغیران عبد الرشید و حدود سیستان با امرای سلاجقه رزم کرد و ظفر یافت و در
سیستان مشتعل گشت و بعد از رشید نوشت که سپاه بغیرست تا خراسان بکشایم عبد الرشید اکثر سپاه خود را نزد او فرستاد
طغرل همه را با خود متفق ساخت و متوجه غزنین شد عبد الرشید متحضر گشت طغرل شهر گرفت و مود و او را با سایر مجوس و یان قتل
رسانید و از ایشان جز ستم که در قلعه محبوس بود نذر بمانی نیافتند پس طغرل کا فتنه مقرر مسعود بن محمود را با جبار بنخواست و در
تخت نشست و بجزیره والی لاهور نامه نوشت و بهتبع خویش خواهر بنیر او را تهدید کرد و بدختر مسعود و امرای غنیزین نامهها
نوشت که در افنای طغرل سعی نمایند چندی از لشکر یان متفق گشته روز یک طغرل بار داده بود و بر تخت نشست پیش فتنه
و تیغ در دهنها زد و بعد از قتل طغرل جزیره از لاهور بغیرین آمد و فرخ زاد بن مسعود را که در یکی از قلاع محبوس بود
بخواند و بر تخت نشانند جمال الدوله فرخ زاد بن مسعود سلطنت رسید و دوستان طغرل را بکشت و بعد از آندها با سلاجقه
صلح کرد و ایاد که معشوق محمود غزنوی بود در غم فرخ زاد در سنه چهار صد و چهل و نه بگری دقت یافت و فرخ زاد و در
چهار صد و پنجاه و یک بگری در گذشت و بعد از او برادرش طغرل الدوله ابراهیم بن مسعود و بادشاه شد و او ملکی عادل
و ضابط و زاهد و دولت یار بود و در سالی ستم ماه رجب و شعبان و روزه داشتی و خط خوب نوشتی هر سال
یک مصحف با تمام رسانیدی و با لیل از او ان بکه فرستادی سلاجقه او را تعظیم بسیار کردند و ویران نشاندی و در مدت
سلطنت خویش کوشش و منظره بساخت و ترمیم چهار صد خانقاه و مساجد و زباطینیا و نهاد و در بدو دولت او سلطان
ملک شاه سلجوقی غم غنیزین کرد ابراهیم آگاه شد نامهها بامرای او نوشت که شما ملک شاه را بران داشته اید که متوجه اینجا نباشد
خدمت شما متحضر افتاد و باید که سعی نماید که زود تر بدین ملک در آید تا خاطر از وفای فرخ کرد و ایم و چنانچه عهد کرده ایم مسعود
شما را مضاعف کنیم پس بکتابت یکی سپهر نامه لشکر ملک شاه روه و چنان کند که در لشکر آگاه گرفتار نشو و ملک شاه
چون با سفر از رسید و غم لشکر گرفتارند خود را لشکر آگاه رسانید و گرفتار گشت را و از ترس سلطان بر دهنده سخن چند
پیشانی گفت سلطان امر کرد تا او را تبار زیاده نواختن بقاصد مکتوبات اظهار کرد و ملک شاه برخواند و صلاح در خطاب
امر اندیده از ان غریمت در گذشت و بالاخر میان هر دو صلح اتفاق ملک شاه خسته خود را به پسر او مسعود بن ابراهیم
و چهار صد و نود و ده بگری در گذشت و بعد از او پسرش علاء الدوله مسعود بن ابراهیم بگریخت نشست و در پانصد و نه
بگری در گذشت و بعد از او پسرش ابو الملوک سلطان الدوله ارسلان شاه بن مسعود بن ابراهیم بادشاه شد
و برادران خود را حبس نمود و برادر دیگرش بهرام شاه بگریخت و نزد خال خود بن سلجوقی رفت سحر روی بغیرین نهاد و
ارسلان شاه با برصافت داد و منفرم بغیرین بخشید و او را خود را که خواهر بنیر بود با و بیست هزار دینار و تحف و هدایا

ز فو و فرستاد تا باز گرد و پیش در گرفت از سلطان شاه باو مضاف داد و منزه نمهند گریخت سلطان بنحو و پادشاه و در مجری
 بغیر من رسید و پس روز آنجا توقف کرد و خزانین بخشد نویان بدست آورد و آن ملک را بهرام شاه داد و باز گشت و مقبر
 نمود که هر روز هزار هزار دینار بخزانان رساند و بالاخر سلطان شاه در پادشاه و داد و ده گرفتار شد و بفرمان بهرام شاه
 قتل رسید و بعد از ویرایش محضر الدوله بهرام شاه در مسجد و بن ابراهیم استقلال یافت و او ملکی باشو گشت
 و حشمت بود و در علم و فن و علمایا بنو آنتی سیک از دست عامل باو قتل کرد و بهرام شاه نام و پسران او قتل شد و در
 مظلوم نزد عامل رفت عامل برنجید و امر کرد که آن ملک را باو بکشد و بفرمان آن مظلوم داد و بفرمان بهرام شاه باز آمد که
 باو نامه نویسی در آن گرفت تا فرمان لای مظلوم گفت برای خدا فرمان را به نگاخی نویسی وقت خواندن که ترشوش نام بهرام شاه بنشیند و بخند مظلوم گفت
 اگر ترا عبرت بودی بکار خود و یکی که عامل تو فرمان بهرام شاه تغییر شد و در نام برخواست و تیغ بر میان بست و بان ناجیه رفت
 و عامل را بکشت و او در عهد خویش مکر رشک به بند کشید و تا بنارس کشود و در پادشاه و بهرام شاه حشمت مجری در گذشت
 بعد از و پسرش خسرو شاه بن بهرام شاه غزنوی باو شاه شد و ورید و دولتش سلطان علاء الدین جیانی بنو غوری قتل غزنی
 کرد و خسرو شاه به بند گریخت و آن ملک را تصرف علاء الدین غوری در آمد و خسرو شاه در لاهور سلطنت شست و در پادشاه
 و پنجاه مجری در گذشت و بعد از و پسرش خسرو ملک بن خسرو شاه در لاهور باو شاه شد چنانچه در ضمن لاهور در گذشت و او
 طرب دوست بود و بعیش می پرداخت و در پادشاه و بهرام شاه و بهرام شاه سلطان غیاث الدین محمد بن سام غوری
 ملک از و استنسل نمود و خسرو ملک از لاهور باو ان نزاد و آید غیاث الدین او را بغزنین فرستاد و چون تمام غزنوی
 را بدست آورد و بعد از انقل رسانید ملک لانام نداده و اگر بعضی از امرای و وزرای سلاطین غزنوی خواجده ابو العباس
 و را ابتدای عهد سلطنت محمود بو زارت رسید و آخر سلطان از و برنجیده احمد بن حسن مهنیدی را وزیر ساخت نقل شد که
 چون سلطان محمود از ابو العباس قرض خواست و گفت مرا مال نیست سلطان از و برنجید و گفت در ملک است آنچه مظلوم
 جمع بسته است و آن تمام حاصل شده هر چه باقی مانده است آنرا بگوید کار بطلان کشید ابو العباس آنچه داشت داد
 و در باقی نیافت سلطان گفت سوگند یاد کن که دیگر هیچ نداری ابو العباس بجان و سر شاه سوگند خورد که هر چه
 مانده سلطان او را یکی از قلع حسن نمود و بعد چند روز علی نو شیا و ند که با ابو العباس دشمن بود با سلطان گفت
 که او را مال بسیار است از جمله آنکه قبضه خنجر مرصع است پیا له یا قوت اگر فرمائید آن را بدست آریم سلطان بآن رضا
 عطا خوش اندازان خنجر و آن پیاده را که از خنجرین ملک به بند بدست آورده بود و از بهرام سلطان ظاهر نیکی و
 با خود گرفت و بقلعه برد و با ابو العباس سخنان گفته باز آمد و بفرمان رسانید که او را تیر بنوم می کشد و در ضمن این دو چیز را
 داد سلطان آن هر دو با و بخشید و امر کرد که ابو العباس را در شکنجه کنید و هر چه داد بستاند علی نو شیا و ند در شکنجه
 پاک ساخت احمد بن حسن مهنیدی بعد ابو العباس در رسید ما و از و سلطان را شیر داده بود و با بجا احمد وزیر گانی
 بوده چون هر ده سال از وزارت خواجده احمد بگذشت شاهزاده محمود که ولی عهد بود خواجده احمد را دوست مسعود
 میداشت و انوشاه صاحب و علی نو شیا و ند و جنگی میان دو سایر امرای در گاه و بران متفق شدند که مزاج سلطان را

از خواجہ متغیر سازند ایک بجایت حرم سلطان کہ دختر خان ترکستان بود و بخواجہ احمد عنایت داشت کاری پیش نمیشد
 و دختر خان ترکستان را در غزنین مہر چکل گفتندی و جمیلہ قندہاری از خدمتگاران او در حمایت خواجہ بنایت کوشیدی قہری
 کاروانی تبرکستان میرفت خواجہ ظرافت غزنین یکے از مستدان داد و بان کاروان روان ساخت تا تبرکستان برآمد چون
 آن پوستین آرد جنگ نکال اینچہ میث بالتوشاش حاجت رسانید کہ عمرض سلطان رساند کہ خواجہ احمد حسن با جان ترکستان
 متفق است و اینک بہر اوتخت و ہدایا فرستادہ خواجہ احمد از چنال ایشان آگاہ شد و جمیلہ قندہاری را آگاہی داد و جمیلہ نزد مہر
 چکل رفت و حال از گفت مہر چکل با شمارہ جمیلہ نامہ بوالادہ و خواہران خود نوشت و اپنے خواجہ فرستادہ بود بطریق تحت ہدایا
 ثبت کرد و چند چیز دیگر از ملکوت زبان بران افزود و در خواجہ فرستادہ نوشت کہ من لہرستانا و تا از پی کاروان
 بر رفتند و آن مرد را حاضر آوردند و بدزگاہ سلطان رسانیدند فرستادہ چون بدزگاہ رسید موجب مواضع فریاد برآورد
 کہ فرستادہ مہر چکل ام و مکتوبات بہر او باز نمود و مقنعہ و حایل و غیر آن برون آورد البتہ شاشش منغل شد مہر چکل با سلطان
 عتاب آواز نہاد و گفت اینمہ ملاست ہرستادہ من رسیدہ و مقنعہ و حایل بر سر دیوان نمودند سلطان بقتل شایان فرمان داد
 مہر چکل شفاعت نمود و نجات یافتند و بالآخر بیعتی دیگر سلطان محمود و احمد بن حسن مہندی را بقلعہ کالجہ از قلع مہر وستان
 جلس نمود و جنگ نکال را وزارت داد و چون سلطان مسعود سلطنت رسید او را بجات داد و وزیر خویش ساخت ابو علی
 حسن مرحوم و جنگ نکال از آن نکال بود و سلطان از روی خواہش او را جنگ خواند گویند سلطان محمود را بشتاب
 کرامیان عقیدتی غلیم بودہ و جنگ و ران باب پیوستہ با سلطان مناظرہ کردی و قہری محمود و قصدرزم علی سجود کرد و بحدود
 جام رسید و بزیارت زادہی از کرامیان کہ معذور بود و رفت و گفت چیزی از من پذیر گفت ہر اہمال حاجت نیست و دست
 در ہوا کرد و مشتہی زد و گرفت و بدست سلطان داد و سلطان آترا بجنگ سپرد و جنگ بنگر بست نوشتہ دید کہ البتہ بدین سار
 ابو علی سجود پس چون سلطان از پیشن اہریر غاست جنگ را گفتن این کرامت را چگونہ منکوشہ جنگ گفت منکر نیستیم
 ندانند را بخرپ کسے نباید رفت کہ بر آسمان سکہ بنام او زنند سلطان بخندید و پس از ان منکر کرامیان شد را قہم حروت
 را در آکہ آباد فقیر می ہند و دو چار شد و مجلس داشت روزی زنی باو بختی چند می برد او را طلبید و یکدہ دبا بختان داشت
 گرفت و گفت درین باو بختان چہل خر مہرہ است چون لشکرا قہم ہا نقد خر مہرہ کہ گفتہ بود از ان برآمد چون اذو شخص
 گفت کہ ہر چہ بطلبم از ان بکار خود حروت بکنم اگر چنین کنم عمل از دست برود و او بر طلبیدن تا یکفلوس قہم بودہ و آن
 غیر از بدام آوردن مردم بنو و فصل در ذکر برخی از مشاہیر اقلیم سوم جنید بعد اومی شیخ المشائخ عالم و امام اہمہ بود
 ابو جعفر حداد و رقی او گفتہ کہ اگر عقل مردی بودی بصورت جنید آمدی یکے از وی پرسید کہ دل کہ ام وقت خوش بود گفت
 آن وقت کہ دل بود شخصے بالنصر و نیار پیش جنید آورد و گفت غیر ازین چیزی داری گفت دارم گفت دیگر سے باید
 گفت یکدہ بر و کہ تو بدین دانی تری کہ من ہیچ ندارم و مرا ہیچ نباید از سخنان اوست ملا جراح عارفان است و پیدا کنندہ
 مریدان و ہلاک کنندہ عارفان گفت کہ غایت صبر تو کل است و صبر خوردن لہنہائی کامی رضا آن است کہ بلا نیت شمری
 و گفت کہ میان حق و بندہ چہار دریا است تا از آنما گذری بمقصود نرسی یکے دنیا است و شتی آن زہد و یکی مخلوق و شتی آن

خودت و دیگر ابلهین و کشتی عداوت با او و دیگر هوا و کشتی آن مخالفت با وی شیخ ابو محمد بن احمد رویم بغدادی از بزرگان
وقت بوده و مذہب ملا متیان و زنیثا پور از منتشر شد گفت تو به آنست که تو به کنی از تو به گفت رضا آن بود که اگر در رخ بر
کن از رنگو کی که از سوی چپ می باید و گفت اخلاص در عمل آن بود که به دو سهری عوض آن چشم نداری سنون محب مقبول زمانه بود و محبت را
سے داد چه پیشه این طایفه معرفت را بر محبت تقدیم دارند و در اقم حروف چنین پسند است که محبت مقدم
است بر معرفت چه اگر محبت و ذوق معرفت و شناخت نباشد معرفت چگونه حاصل شود و از شناسان سنونست که
تصویر آنست که هیچ چیز ملک تو نباشد و تو مالک هیچ چیز نباشی ابو عبد الله محمد قلا نسی از اگر هم قوم و بزرگان
طایفه است و گفته که در بعضی سیاحت خود در کشتی نشسته بود و پای بر خاست و طوفان عظیم شد اهل کشتی بدعا و آزار
در آمدند و نذر پا کردند و مرا گفتند تو نیز بنظر کسی که گفت من در کشتی ایام هرگز کسی گوشت فیل نخورم گفتند بفرمایید
نذر نیست هرگز کسی گوشت فیل نخورد و هست گفتیم اینچنین و خاطر من افتاده ناگاه کشتی شکست و با جاعی بخار افتاد و من خیز و در
گذشته بود که از خوردنی چیزی نیافتم فیل بچه پیدا شد و مرا بگریختند و بچند و گوشتش بخوردند و استخوانش بر انداختند و هر چند بر من
گفتم من نذر کرده ام که گوشت فیل نخورم و هم هر چند اطاح کردند و پذیرفتم چون هنگام شب در خواب شد ندا و فیل بچه
پیدا و بوی کردن گرفت و استخوان بچه خود را بیافست پس از آن آمده انرومان را بوی کشید از هر که آمد که آن بوی بیافست
و پراور زیر دست و پای خود میالید تا همه را بکشت و من ترسان و لرزان بدیدم پس بوی من آمده در آنادیری بوی کرده
بوش از سرم رفته بود از من هیچ بوی نیافت پشت بجانب من کرد و پای با دراز نمود و قسم که اشارت لبوار شد و سیکنم
شادان و توکل کنان بر شستم لباس تمام روان شد و مرا در شب به وضعی آباوان رسانید و بجز طوم اشارت کرد که فرود آئی
فرود آمدم و وی باز گشت چون بآمد شد با یادانی رفتم زبان من کسی نمی فهمید و نه من زبان ایشان را از زبان از احوال
من باز پرسید قصه خود و گفتم گفت از اینجا که ترا آورده اند تا اینجا چند راه است گفتم که ندانم گفت هفت هشت روزه
است اینجا کایت را موی روم در ششوی خویش نقل کرده است منصرف میادیم آمد مفرح در کار فین بچکان مگر دید و از پیل و بچه را و ده و دیگر
درشته شیخ ابو بکر کتانی بر زمانه بوده از سخنان اوست که صوفی کسی است که طاعت او تر و یک او خیانت بود که از آن
استغفارش باید کرد و سیگوید که شیخ بیا و دو بار محمد علیه السلام را در خواب دیدم گفتم که چه دعا کنی تا خدا بیغالی دل مرا ببرد و فرمود
هر روز چهل بار بگو می یا حی یا قیوم یا لا اله الا انت یکی از سوسه در خواب و صیتی کرد و چنانچه فرود آمدی ترا خواهد بود و امر از تو او را باشت
و گفت تصوف همه خلق است هر که اخلاص بیشتر تصوف بیشتر ابو العباس ابن عطاء معین حکمت ربانی بود و از سخنان اوست که اگر کسی
بست سال در شیوه قدم زند و در ریخت یک قدم برای نفع برادری بر او فاضل تر است از آنکه شصت سال عبادت کند با
و گفت بهت آن بود که در دنیا بود و عباس بن یوسف اشقی از شاخ قدیم بغداد بود و می گفته که هر که به حضرت خدایتعالی مشغول
از ایمان وی نیاید برسد ابراهیم بن ثابت شخصی از و صیتی در خواست گفت کاری کن که از آن پشیمان نشوی ابو العباس محمد
بن زید البر و در سخن و لغت امامان بوده و یکی از تالیفات خود می آرد که منصور و افغانی یکی را سقر رفته بود که هر جا بیا بیای می
و عورت بی شوهری باشد جمع ساخته از احوال ایشان با خبر باشد عرق طبع یکی از بغدادی و در حرکت آمدند و

آن شخص رفت و گفت میرا داخل آنورت ساز و نفقہ سقر کردان شخص گفت تو مردی چگونه ترا در عورت تو سقم گشت یاری در بین
 تا بنیایان نساکا گردان آن شخص گفت قبول کردم چه اگر چشم ظاہر تو پوشیدہ نیست اما تا بنیائی دل میداری ابوالمہم
 الصوفی الکوفی اول کسی است کہ او را صوفی خوانند و اول کسی است کہ خانقاہ جہت صوفیان ساخت ابو عمر شیعی کوفی مقلد
 دار العلم بودہ آورده اند کہ عبد الملک بن مروان اورا بر سالت نزد والی روم فرستاد صحبت شیعی ملک روم را خوش آمدتا
 مدت نگاہ داشت ہنگام رخصت مکتوبی بہر کرد و بدو سپرد کہ در وقت خاص بعاحب خود ہی شیعی وقت خلوت آن ہنگام
 خلیفہ آنرا بخواند و دست شیعی داد و نوشتہ بود کہ عجب از حاجت تو می کہ در میان ایشان انجمن مردی بہشد و دیگر برابر خود
 باو شاد ساز و شیعی گفت بجزا کہ من بر مضمون این نامہ اطلاع ندارم عبد الملک گفت خاطر مطمئن دار کہ دالی روم بر تو
 رشک برده و میخواہد کہ تو با من باشی و این را جہت آن نوشتہ کہ من ترا قبل ساغم چون والی روم این ماجرا شنید و بچہ
 خواستہ بود و بظہور شد بر حسن رای خلیفہ آفرین گفت طفیل بن بلال آزاد کردہ عثمان بن عفان بودہ بکوفہ فرستادہ
 از سخنان او است کہ میخواہم بکوفہ کو ہی بہشد و من بالای آن فرستادہ باشم تا ہر جامعیتی بضمیافت دوستی شوند آگاہ گردم و آنجا روم
 اورا گفتند چرا رنگ تو زرد است گفت از بیم آنکہ مبادا طعام نرود آخر شود و طفیلان باو منسوب اند و ایشان جامعیتی کہ ناخواندہ بر
 خوانہار روند و از ایشان ست بنیان طفیل و او از نظرقای عصر بود اورا گفتند از قرآن کدام آیت دوستی داری
 گفت کلمہ ایشہ بگو گفت کدام آیت و او بر ساحتی گفت بنائزل علینا ماند و اورا گفتند روزی چند بار طعام میخوری گفت
 اگر داشتہ باشم یکبار و اگر نداشتہ باشم چگونہ است گفت از آنکہ اگر چیزی نہ داشتہ باشم معلوم نیست کہ چند بار بہست آید و
 اگر داشتہ باشم از ضیغ تا شام خواہم خورد پس بخوار بشد ابو جبر صخاک معروف با خفت کوفی از کبار تابعین بودہ یک چشم از نو
 بہر نہ داشت و یک پایش کم بود از انشل اخفت گفتندی گویند کہ چون اسن زیاد جانشین گشت اخفت را و قبر بہ بنہاد
 ابن زیاد بشام نزد معاویہ رفت و رو بہای عراق را با خود برد چون بدرگاہ معاویہ رسانید نام کرد کہ ایشان را حاضر سازند
 اخفت را بعد از ہمہ بیا و در ند معاویہ احترام او کرد و ابی عراق شکر ابن زیاد را گفتند اخفت سخن گفت معاویہ گفت چرا سخن
 نگویی گفت اگر سخن گویم مخالفت ایشان کردہ باشم معاویہ گفت ابن زیاد را امارت عراق عنہل کردم پس و بپوسا
 عرق آرد و گفت بروید و باہم مشورت کنید و امیری بہر خود اختیار نمایند و سہ روز شمار اہمات ست ایشان بر رفتند و چندی
 در ان میان امارت عراق بہر خود میخواستند سخن بطول کشید معاویہ بانہیفت گفت توجہ کوئی اخفت گفت گر کسے را ہم از ان است
 خود امارت خواہی داد این زیاد را کہ غالبترین کسے ست از اہل بیت لو امیر کن اگر دیگرے را امارت میدی اختیار کسے داری
 معاویہ این زیاد را امارت عراقی داد و در خلوت با بن زیاد گفت قدر اخفت را کسے شناسے باید کہ در تعظیم او کوشی این باد
 بعد از ان باز گشت و اخفت را محمد امیر خود ساخت او مہر زنی بود تا آنکہ در ایام حکومت مصعب بن امیر در سہ
 شخصیت و نفیت ہجرے در گذشت و از بنایت حکیم بود روزی سہ مرتبہ مرو می ہمراہ او شد و اورا و شہنام میداد
 انجمن چون بقیلہ خود نزد یک رسید گفت اگر چیزی باقیانزدہ است بگو کہ مبادا بقیلہ نزد دیگرے شود و سفہائے ایشان ترا
 چہاب گویند یکے را با اخفت عداوتی بود مردی را ہزار درم داد تا نزد او رود و سفہائے کندیہ چنان کرد اخفت چہابے

گفت سفیر را خشم زیاد گشت بے گفت تا آنکه وقت زوال رسید احتضن گفت امر و زحمت بسیار کشیدی بیا که با هم طعام خوریم
 و ام که از غایت غضب تا حال صبح نخورده باشی و از سخنان اخصیت است که زیادتی خنده و مسخره است و از افزونی مزاج می بود و موت
 رکعت عاقل آن است که پیوسته شمار گنایان خود کند و گفت بشر لقیترین آدم خیانت کند و عاقل در وضع نه گوید و موس غلبت
 کند ابو محمد سلمان کوئی بن مهران الغنی از دانشندان بوده و همواره میان او و امام اعظم کوئی ابواب طیبت مفتوح بود
 روزی امام پدیدان بے رفت و از روی طیبت پرسید که هر کرا حق تعالی بینا چشم باز میگردد و ورم عن حیرت
 بهتر از آن سید در تریچه چیز در غرض او و گفت تا ویدن کرانان و از انجمله خواجہ حسن بصری از بیکان دان بوده
 از سخنان اوست که گوسفندی از مردم آگاه تر است از آنکه یک بجان چندی از ایشان را از چراگون باز آورد و مردم را چندین
 سخن خدا از مراد باز نداد و گفت که سنگین فسر زنده آدم را معنی شده که حلال آن حسابست و حرام آن عذاب روزی بجای می کشد و بد
 که گفت عجب از کسان میدارم که میخندند و حقیقت کار خود نمیدانند و گفت هر چه بنده برادر و پدر رفقه کند آن را حساب بود و طعام که
 پیش محمان بنده را بجه بصریه زنه بوده که در محبت و معرفت حق تعالی گوی سبقت از مردان ربوده و قتی بکه میرفت در میان راه
 کعبه را دید که با استقبالش آمد گویند که ابراهیم ادم در غرضه چهارده سال کعبه رسید و از آنکه در هر قدم دو رکعت نماز میگذارد چون
 متصل کعبه رسید کعبه را ندید گفت آنچه حادثه است که چشم را فحلی رسیده و الفنی آواز داد که چشم ترا خلع می رسیده است کعبه با استقبال
 ضعیفه رفته است چون ابراهیم ادم از رابعه ملاقات کرد و گفت آنچه شورش که در جهان افکنده گفت شور تو در جهان انداخته که
 و عده من چهارده سال این راه را طی کرده فرقی که هست این است که تو در نماز قطع کرده و من نماز را بجه را گفتند حضرت پیر
 را دوست میداری گفت دارم گفتند شیطان را دشمن داری گفت نه گفتند چرا گفت از محبت رحمان پر و اس عداوت
 شیطان ندارم از سخنان اوست اگر صبر مرص بودی کرم بودی وقتی چهار درم سیم بیک داد که مرا گنجی بخر که بر من تمام
 آن مرد رفت و باز آمد که چه رنگ بخرم گفت چون رنگ که در میان آمد بمن ده و آن سیم سینه و در جلد انداخت حارث
 بن اسد الهجاسی بصری عالم معلوم ظاهر و باطن بود و از دوست که خدا را با باش و الا خود را با باش ابو کبیر محمد بن سیرین
 امام معتبرین بوده و در باب تعبیر خواب حکایت غریبه از آن نقل کنند چنانچه مردی روزی آمد و گفت چهل جزا در خواب
 دیدم که بیافتم گفت فردا هاجرا ترا چهل جوب بزنند و همچنان شد سال دیگر همان شخص آمد و گفت که امشب در واقع دیدم
 که بر در سرای سلطان چهل خد با با فتم گفت چهل سزار درم یا بی یا سال تعبیر این خواب بگوته و دیگر بود جواب داد که یا سال
 خوابت بنویس تا اول آن جوب بود و سال خراب در دست تعبیر چنین بود که اول آن جوب گفت در خواب دیدم که کبوتری سفید بر کنگر مسجد مدینه نشسته است
 ناگاه ماری می داشت و کبوتر را بر بود این خبرین گفت که حجاج و دختر عبد الله بن جعفر طیار را ترویج کند گفت بچه دلیل انجیم را که
 گفت کبوتر در تعبیر زن است و سفید حسن است و کنگره بزرگ او امر و زنج رسته خوبتر و بزرگتر در مدینه از دختر عبد الله
 نیافتم و در مار تامل کردم سلطان ظالم یا فتم و از سلاطین هیچ کس ظالم تر از حجاج نیافتم ابو الحی ما لک یا ادا مالی بصرو است
 و از اصحاب حسن بصری است گویند که چون احمد بن محمد بن ابی بکر و ابی بکر بنی سید بنی را از ابر بگریسته و گفتی اگر نه از کتاب خدا
 بودی بخواند چه میگویم ترا می پرستم و نفس خود را بر پیشانی من کنم و از تو یاری می خواهم و پدر سلطان میدوم او را گفتند چگونه

گفت نام خدا مجرم و فرمان سلطان میسر و قتی جزویرا دید که خانه میساخت و مزدوران را اجرت میداد مالک و دینار دست پیش کرد
مرد در سے باو داد مالک آنرا در کل انداخت مرد گفت چرا درم و در کل انداختی گفت چرا درم ای خود را بکل می اندازی یعنی صرف
عمارت می کنی را قلم حروف گوید و ای بر آنکه تنه شود چه برای بود و باش طفلان از راه طول الی عمارت می ساختم اگر چه نیت داشتم
که نوعی فائده مجرم نرسد که این حکایت بنظر آمد آیت کاوین می آیت فی السموات و الارض مجردن علیها و هم عنهما معروضون یعنی
بسماعا هر می شوند از نشانه و دلائل در آسمان و زمین که میگذرند بران و ایشان از ان نشانیها رو گردانند یعنی تعقل نمیکند
درست آمد چه بیچاره انسان چقدر در طول الی گرفتار است اللهم فتناعن توفیقنا فافلین مالک و دینار و زنی کے ہمراہ بود و گفتند
باسگ صحبت میداری گفت این بہتر است از ہم نشین بد ابو و ابلیہ ایاس بن معاویہ بن قرہ بن ایاس بن ہلال مبرلی بصری
از بزرگان علما و فضائی عصر بود و در نزکا و فراست باوشنل زندا و را گفتند ترا با بن ہبہ دانش عیب است اولی فکر جواب
می فکر کوئی و دوم آنکہ باو دنان می نشینی سوم آنکہ جامہ کم بہائی پوشی گفت سہ گفتند چرا گفت چہ را در تعجیل گردید گفتند دین
جواب بفکر حاجت نیست گفت جواب ہای کہ من میدہم نزد من بہہ از ان قبیل است و باو دنان از ان نشینم کہ عزت من میداند
و خدمت میکنند و در کمال شہم و اگر با بزرگان نشینم مرا خدمت ایشان باید کرد و در رحمت باید بود و جامہ کم بہا زان سے پوشند
کہ جامہ باید کہ نگہبان من باشد نہ من نگہبان ادا و را گفتند کہ براہ رفتن تعجیل سے کنی گفت بہ انی بطریق رفتن از تکبر و دست
و بقضای حاجت نزدیک شیخ مسری سقطی مرید مشرف کرخی و اوستا و جنید بغدادی و سایر بعد اریان است از سخنان اوست
ہر شخص کہ لیشہوت خدا و زشود امید عفو است و معصیت کہ از تکبر متولد شود امید مغفرت نداد کہ ذات آدم از شہوت بود و گناہ آید
از تکبر ابو و ہب بہلول کوئی از اکابر علمای محدثین بودہ گویند چون مارون رشید از علمائے زمان قہوی خواست کہ امام
موسی کاظم را بشہادت رساند بہلول خود را و یوانہ ظاہر کرد تا از و فتوای نخواہند روزے مارون رشید اورا بزدید کہ چون
کوہ کان بر اسپانی سوار بود و با ایشان سے و دید مارون بر و سلام کرد و پند خواست بہلول گفت ہذہ تصور ہم دہدہ قبور ہم
یعنی مشاہدہ تصور ہم و قبور سلاطین را پندی عظیمست مارون گفت حاجتی از من سجواہ گفت کہ حاجتم این است کہ از من و تو
وا ازین پس متوکل یعنی و نہ من ترا پس با اسپانی در حرکت آند و گفت و در شہید کہ اسپان لکد میزند مسری سقطی گوید بہلول را در
گورستان دیدم بر قبر نشسته تا خاک باری میگرد گفت بشیر در گورستان بسیر سے بری گفت آری با جمعی بسیر سے برم کہ
ایذا نمیرسانند چون از پیش ایشان میردم غلبت منے کند روزی مارون رشید اورا گفت حاجتی از من سجواہ گفت حاجت
من آنست کہ گناہان مرا ببخشی و مرا بہ بہشت رسانی گفت اینکار نتوانم کرد گفت ہر گاہ اینچہ سے خواہم منے بنویسلے کرد
از تو چیز سے خواہم و قتی جمعی را دید کہ بد جای یاران میرفتند و اطفال با خود میدہشتند گفت اینہارا کجاسے برید گفت شاید
و عامے ایشان مستجاب شود و گفت اگر چنین بودی یک معلم زندہ نماندی و قتی بچلہ بچلسی رسید کہ مذاکرہ حدیث میکردند
یکی از عالیشانہ روایت کردہ کہ گفت لوا و رکبت لیلۃ القدر با رسالت ربی اللہ و العفو و العافیۃ یعنی اگر میانم من شب قدر را سوا
منے کردم من از رب خود بکفر عفو و عافیت را بہلول گفت نصیحت ازین خدا موش کردہ آید گفتند آن چیست گفت
الظفر فی الجمل بہلول و قتی نزد مارون و قتی در قفس ساختہ بود گفت برین پیری بنویس بہلول قلم برداشت و از ان نوشت

رفت الطین ووضعت الدین ورفعت الجبس ووضعت النخس ان کان من مالک فقد امرت والد لا یحب المسرفین ان کان من مال
 غنیته فقد ظلمت والد لا یحب الظالمین لیس فی کرمی کل راواندختی دین را دبلند کردی گنج را واندختی نفس را یعنی
 اگر هست از مال تو پس تحقیق سهراف کردی تو و خدا دوست نگیرد او سرفران را و اگر هست از مال دیگر پس بدست بکنه علم
 کردی و خدا دوست نمی دارد و ظالمان را و اگر گفتند دیوان را بشمار گفت از شمار بیرون اند اگر گویند عاقلان را
 بشمارم که معدوری چند پیش استند حتی او را پس من بود شافعی از غره است تبتش بهاشم بن محمد المطلب بن عبد المناف می پیوندد
 و صاحب مذہب متقل است و اول کسی است که و اصول فقه تصنیف کرد و ولادت شافعی در روزیکه امام ابوحنیفه در گذشت
 بمصر اتفاق افتاد و در یکسان و پنجاه هجری و مذہب امام شافعی معروف و مشهور است و او از امام چهار گانه است و سه دیگر ابوحنیفه
 و مالک و احمد بن حنبل باشند از امام احمد بن حنبل که شاگرد شافعی بوده نقل است که غفل شافعی را اگر وزن کند بغفل یک نمیه جهان
 راجع آید و قتی مامون عباسی در دو صد و یک هجری شافعی را گفت که خلیف قسطن قایل شو شافعی بر منبر رفت و گشتان
 بشمر و گفت صحیف و توریت و زبور و انجیل و قرآن این هر پنج مخلوقند یعنی پنج انگشت پس این حیل را می یافت و بصر
 رفت و قولین گزید و روز جمعه آخر رجب در دو صد و چهار هجری در گذشت و از سخنان او است نه دوست بود آنکه ترابا و
 بد را باید کرد و گفت هرگز فر به عاقل ندیدم و گفت که در توریت است اگر کوتاهی بینی که خست نباشد بد آنکه صورت او را سخ
 کرده اند و گفته اگر دراز عاقل بینی او را سجده کنم یعنی دراز عاقل نباشد ابو الحذیل بصری را می طایفه است از معتز که
 ایشان را مذہبیه خوانند از منقول است که قتی بر هر نقل پسیدم مردی آنجا بدیدم گفت تو معتزنی گفتی آرس گفت پس
 لاف می و تو ابو یزید بنیاشی گفتی هاجم گفت خواب را لذتی هست گفتی آنرا که توان یافت اگر کوئی در حالت
 خواب این درست نبود چه اگر چیزی که نیاید است لذت نتوان یافت و اگر کوئی بعد از آن نیز راست نماید چه در چیزی که گذشته
 لذت نبود من از جواب عاجز آمدم و گفتم تو بگو گفت یکی اینست و چون خواب آید آن مقصود گردد و رفع الم الذب باشد
 یعنی کسی که گریه میکند بر بوی و چون خواب آید آن گریه و اندوه و موقوف شد پس رفع الم و اندوه لذت باشد مگر گریه کند و را
 ابو سعید معروف بهمشی شیخ بصری و صاحب اخبار و نواد و ربوده او گوید انعمالی دیدم و صد و بیست سال عمر داشت گفتم
 چه دراز است عمر تو گفت جن را ترک کردم لا حرم باقی ماندم و گفت از نشان های آفت آن باشد که پیش از آن سخن نشنود و خواب
 مشغول شود روزی زیر درخت جو زبول کرد با وی از وصا و رشد اطفال عرب بازی میکردند و همگی خواست که با ایشان
 مزاح کند گفت شمر دین درخت نیست یکی از اطفال گفت باز سال غربی بود و امسال نخجند چه چیز موجب کوفت است
 و همگی در عهد مامون خلیفه در گذشت ابو معین شمامه بصری معتزلی فاضل فاسق بود و ندیم مامون خلیفه بود و هر دو
 شمامه را گفت مرا با تو حاجت است خواهم که بر آری گفت مرا نیز تو حاجت هست سخت حاجت مرا بر آری اما حاجت ترا بر آرم
 گفت بگوی که چیست گفت حاجت من آنست که از من حاجت نخواهی ابو عبید الله محمد بن کرام سیمانی فتره بکنر میان باب و
 اند محمد بکه متولد شد و علم آموخت و بولن شتافت و مذہبی جدید پیدا آورد و گویند او از هر مذہبی چیزی اختیار کرد و در کتاب
 خویش نوشت و بعد از او در عهد سلطان محمود غزنوی آن مذہب لغت یافت و ایشان بسیار شدند و از منقول است

وگفت خواهم که حدیث آن شیطان عرشا الی آخره روایت کن ابن سعد آن گفت حدیثی فلان بن فلان ابن ابی طالب علیه السلام قال ان
الشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد یبعث فیکشف له عنه الوجه آن حدیث بشنید و بگفت و برخواست و برون رفت
در روزی چندی او را ندید پس ظاهر شد و گفت درین ایام نمازهای که در آن وقت گذارده بودم قضا میگردم زیرا که شیطان را
پرستنده بودم پس گفت چاره نیست آن را بجهان مخرج که او را بسجده کردم باز کردم و بر وضعت کنم پس برون رفت کسی از او
چیزی نیافت سمیع بن ماریون فارسی حکیم شاعر و فاضل فصیح بود و در خدمت امون عباسی بسر برده در بخل باو مثل زنند
و عیال خراعی گوید روزی نزد او شدم و نشینشتم و از گرسنگی عاجز شدم غلامش باید و کاسه بیا در دزدی بچینه در آن بود سعد بن
مکریب من خروس را ندید گفت سران مجاست غلام گفت آنرا بدور انداختم گفت من بکس خواهم که پاشی او را بدور افکند چه
جای مگر که آن رئیس اعفاست و خروس آن آواز میزند تا خلق بیدار شوند و نماز گذارند و تلح او نمودار با دشنامان است
و سر او دای ورم دل و گردن و چشم او شتر امثال زنند و گویند که کین الدیک یعنی شراب مانفوشم خروس ای سرخ
چشم خروس آن بهترین شراب است و هیچ استخوانی در زیر دندان از آن خوشتر نیست آید اگر تو میپنداشتی که من آنرا خواهم خورد شاید
عیال و اطفال و مهمانان میخورند اکنون راست گوی که آنرا چه کردی غلام گفت دانست که بد و را ندانستم سمیع برنجید و گفت راست
فی بطنک فاما ملک اند یعنی منم و رشکم تو قتل کند ترا خدا پس برخاست و بر غلام آویخت پایش را کاسه خور و دشور با سرفه
رخت و خروس بر زمین افتاد و گریه و گمین بود آن را در بر و دنا سبب این مقام است پس خواجه بخیلی و انکی بد روش داد
بد بشنید با سر عتاب کرد پس گفت من و فلان کتاب خوانده ام که هرگز مرگی نخواهد باید که هر چه باید انیمار کند از آن این کار کرده
خواجه گفت غلط کردند و تحقیق خوانده گفته اند هر چه یابی باید که انیمار کنی انیمار گویند که در بر سر بخیلی معروف بود و بخیلی از
کوفه زیارتش رفت و چون او را بدید گفت بهر دیدن تو آمده ام گفت از راه دور آمده ناچار ترا ضیافت باید کرد و باک
چه خواهی گفت نیز بریان برخاست و بد و کان پنجه فروش رفت و پنجه تازه خواست پس نیز فروش گفت ترا پنجه بدهم چون
زید و خیل گفت از پنجه زده بهتر است همان بهتر که آن را بر همان برنم انگاه بد و کان مسکه فروش رفت مسکه فروش گفت
ترا زده همان دهم چون روغن زیت بخیل گفت چون روغن از زده بهتر است همان را بر همان باید بد و انگاه بد و کان
روغن گرفتافت و در روغن خواست روغن گرفت ترا روغن همان دهم چون آب زلال بخیل گفت پس آب بر از روغن
و آنرا در خانه دارم انگاه بازگشت و کاسه پر آب پیش مهمان نهاد و گفت تمام باز از بر سره بچشم هیچ چیز بهتر از آب نیافتم و قلمه
باز نمود همان بخنید و او را بر تری قبول کرد و بکوفه بازگشت خطیل بن احمد واضح عروفت شیخ ابو الحسن کرد و دید صاحب علم و
تقوی بود از سخنان او است که نه از انجا داشت که از بار خود فراموش کنی و از بار خود پرسی که از کجای آئی و کجا میری و در چه کاری گفتند
تصویر چیست گفت و فایده ابوبکر طستانی صاحب کرامات بوده او گفته که وصل مفصل است و چون فصل آمد وصل نمائید
که عاقل است که سخن بر قدر حاجت گوید و زیاده نگوید و گفت هر که را خاموشی و ملن هست او در فضیلت و گفت زنگانی در
است یعنی حیات راول در مرک نصیت ابن مقله بنایت زیرک بوده تا هر خلیفه عباسی و دیگر خلفا را وزارت کرده و راضی خلیفه
حکم بقطع بد او کرده پس از آن این مقله قلم را بر ساعد بسته گذاشت میگرد و او گفته که جمیع کنایات اعم از ربع مسکون از شرق تا غرب

روایت اول

دوازده نوع است - عربی - حبشی - یونانی - فارسی - سریانی - عبرانی - رومی - قبطی - بربری - اندلسی - هندی -
چینی - راقم گوید شرط انغوری را که ادم اینجا شامل دهم و اول کسیست که خط شملت را از خدا کوفی استنباط نمود و طلب حاجی
در سلاست نظم و نشر پیدا نیست و در مکتوبات خود می آورد که شور در جهان افتاده عالم پر بخونماست مردمان چنانست میشوند
مکرر اند و با کرمی که برانند و با کرمی و کورمی و گامانند و با کرمی و کورمی و گامی و دیوانه اندند از خدا بیگانه اند و هم او گوید
سبحان التدزین چنین ساکن و فلک چنان در حرکت و آسمان چنان در کار و آدمی چنین بکار شیخ شعیب الدین خلیفه
دوم شیخ نظام الدین است از سخنان او است که نفس آدمی بمنزله درختیست که بعد از هوا و روات آنگس قرار میگیرد و محکم
میشود و اگر آدمی بزور عبادت هر روز از انداخت را بچندین بخش او است که میشود و قابل قلع میگردد و در النون (در قفسه)
از اکابر صابجا و اولیا و صاحب خوارق کرامات و عادات بوده اکثر اهل مصر او را از دیوبند دانستند و بعضی در کار او متحیر
بودند تا وفات نکرد و گفت مال او نشد از سخنان او است دوستی با کسی که به تغییر تو متغیر نگردد و او را پس پدید آمد
چسبید گفت تو به عوام از گناه است و تو به خواص از غلبت و عبودیت آنست که بنده او باشی بهمه حال چنانچه او خدا
گشت در همه حال شخص از وی نمیتوانی خواسته گفت بهت خود را بشو و پس مشورت گفتند این را شرح باید کرد و گفت تا
هر چه گذشته و از هر چه باید اندیشه کن و نقد وقت را باش و نیز از گفته که در با وید ابلیس دیدم که چهل روز سیر بخود
که بر داشت گفت بعد از بزماری و حفت این بر همه عباد و مشیت گفت که ذوالنون اگر من از بندگی معزول آید او از خدا
معزول نیست از سخنان ذوالنون است تو کل تبرک تدبیر باشد از و پدید آمد و ده که را بیشتر گفت بدخترین مردمان را
گفتند وینا چیست گفت هر چه ترا از خدا غافل سازد و گفت در سفری زنی را دیدم غایت محبت چیست آن را نهایت بنود
از آنکه جمال محبوب را غایت بنود و او شعوب المقتنه بقتل پیاده که از ده گویند درج آخرین سنگ را از تشنگی زبان از
و بن سیردن افتاده بود و بدید فریاد بر آورد و گفت که کیست افتاد و ج یک شربت آب بجز و شخصی یک شربت آب بود و او
داد آن را یک داد و ابو بکر و لشعیر مصری از اکابر مشیخ صوفیه است و در سنه سده و سی و چهار هجری در گذشته و
مبصری رفت تا نماز گذارد و دوکان و پیرستان اینجا بودند و مان میخوردند و دو کودک نزد یک او نشسته بودند یکی تو گمرازه بود
و قدری حلوا در زنبیل داشت و دیگری در ویش زاده و او خزان خشک بداشت از تو گمرازه حلوا خواست تو گمرازه گفت
سگ من باش تا ترا حلوا دهم گفت من سگ توام گفت بانگ سگ کن بچاره دو تا شد و بانگ کرد و حلوا یافت بشمار ایشان
نظاره میکرد و میکشید گفتند این شیخ ترا چه افتاد گفت درگزید که طمع خلق را چه میرساند اگر کودک در ویش بنان خشک افتاد
کردی و در حلوا طمع نکردی او را سگ همچو خودی بنایستی شد او را گفتند فرق در اولیا و انبیاست گفت انبیا را بر احوال
مسلط کردند احوال را بر اولیا یعنی انبیا بر احوال غالب اند تا تبلیغ رسالت میکنند که بند و ست عالم آن مربوط است و اولیا
مغلوب احوال خویش اند که ایشان را بجز حق پرستی کاری نیست ازین کلام معلوم میشود که انبیا ابو الوقت و اولیا ابن الوقت
باشند لهذا گفته اند زبانی گویند نبی و جنتین از نیست با روی بخنی دارد و روی بجللیست با روی که خلق داشت آنست با
روی که بخلق داشت همان روی علیست با انبی روی بخلق و الولی روی بحق از فتوحات یک شخصی میگفت که غنی الدین عجمی

گوید من وقتی بمقام خضر غایب السلام رسیدم مارادان مقام وحشت خواست چه دیدم که کارخانه نبوت بسیار بزرگ است و نیز کایم بزرگ است
 که گفت جوان قتل کجبال رسد ابتدای ولایت یعنی انتهای عقل ابتدای ولایت باشد و ابتدای ولایت انتهای نبوت است شلی را برین
 اکرم الاکرین که بود گفت آن بود وقتی گناه کسی را از سر زیده باشد دیگری را بان گناه عذاب نکند چه گوید که این آن گناه است که من فلان
 بنده خود را بخشنده ام و من کلامه من عبد الله بنحو ثانی، بجنه فانه عبد الله بنحو ثانی، بجنه فانه عبد الله بنحو ثانی، بجنه فانه عبد الله بنحو ثانی
 اورجا و نبو مبعود یعنی کسی که عبادت کرد حق تعالی او را بخون آتش پس شتیق او پر عیند آتش یا کسی که پرستش کرد و خدا را بجهت بهشت
 پس تحقیق و بنده بهشت است پس آن کس که سرش چیزی دبا امید چیزی پرستش نمود پس چون پرستش دبا امید معبود دوست که
 حساب قبول بزرگی بیاوم آمد که گفته اگر مارا قدرت باشد و درخ و بهشت یکسان کرده و در بریم تا مردم خدا را بی ترس پرستش کنند
 شبیه است که عبارت زبان علم است و اشارت زبان معرفت و گفت عالم یقین آنست که بهمانسیده از زبان رسل و عین یقین آنکه
 خدای عز و جل عارساند از نور هدایت با مرار قلوب و حق یقین آنست که در آن پنجکس را راه نیست از شلی پسید ز که انس نیست گفت
 آنکه ترا از تو وحشت بود شلی هنوز زنده بود که مردم برای نماز خازنه او آمدند شبیه معلوم کرد و گفت عجب که عمر در آن آمده اند تا بر زنده
 نماز گذارند او را گفتند بگو لا اله الا الله گفت چون او غیر نیست نفی که آنم گویند شبیه عزیزی شبیه را پس از هر گنجواب دید پرسید که لا
 آخرت را چگونه دیدی گفت دل خسوح و بگسخته راحم می دهند و هیچ چیز دیگر التفات نمیکند محبوسی حد دینار صدقه کرد و شلی گفت ترا
 ایمان نیست صدقه را سودی نمود محبوس بگریست و با آسمان نگرست رفقه از آسمان افتاد و این دو بیت بران نوشته بود شعر
 مکافات السماحت دار خلد یعنی عوض جو انگریز بخشش بهشت است با و امن من مخالفت بوم بوسن ابناءه است آن بخشش از روز
 سختی با و ما نار بجز جواد و نیست آتش آنکه سبوز اندختی را با و انکان انجود من الجوس با اگر چه باشد حتی از جوس با محبوسی آن
 با و ایمان آورد شلی را گفتند از دوست درم چند زکات باید داد گفت ترا از دوست درم پنج درم و مرا از دوست پنج
 گفتند این دوست و اینم و آن پنج چیست گفت دوست به هم و پنج دیگر دام کنم و به هم از شلی منقول است که گفت وقتی از بغداد آمد
 حاج روان شدم جوانی دیدم بغلین مع در پا و دستار مصری بر سر گلاب برنج و پیاشند و خوش خوش میخامند گفته ای بر تاجی او
 گفت بجانم گفته بگویم خاند گفت بجانم که حلقه را آواره کرده میرودم تا در گرم که اینجا گرامی بنید گفتم کار با این تنم کسیر نشودم
 خوانده اند خواستم که با موافقت کنم گفت تو صرغ پوش و من جبره نون همراهی راست نه آید او را بجز شتم چون بگو رسیدم دور
 او را زیر میز بخته دیدم ترا روزی بخور و اینم بگرفت و گفت هر انباشی گفتم آرمی این حال چیست گفت بمبشوقی آرند و
 عاشق گفتند اول گفتند معشوقی و چون بیاد به رسیدم عاشقم خواندند و بعرفات ندا دادند که گفتند چون بجانم رسیدم گفتند تا
 محرمی حلقه بر در زدم گفتم انما اطلب بگفتند ارجع محبوب ازین تفکیر بیا رخسرم و لم بر زاری او لبوخت گفتم با من بیا گفت بگذار
 که درین حسرت مسری دارم از دگر بگشتم و شب و جوانی مسجد عبادت که رایندم صبح دیدم که از کنایه حطیم جوان را مرده برگرفتند
 و دفن کردند حال او را از محرمان را ز سوال کردم و گفتند بیت عاشقان گفتگان معشوقند با بر نیاید ز گفتگان آواز
 وقتی شلی از میان مردم چند روز پنهان و غائب شد اصحابش بطلب او افتادند بالاخر در محنت خانه یافتند این نه جای نیست
 و این کلامی لایق تونیند گفت جای من همین است محبت آنه مرده اند و نه زمان من نیز در کار خود نه مردم نه زن نه نیست

حال سن انیس ابوبکر محمد بن داود و شرفی رقی ذبیحی الاصل است از اکابر مشایخ صوفیه بوده و در سده پنجم و پنجاه و نه درگذشت از مشایخ
 اوست معده محل طعام است اگر حلال در دماغی قوت طاعت یابی و اگر شهب بود راه حق را بپوشد و اگر حرام باشد از ان محبت یابد
 ابوالحسن محمد بن احمد بغدادی معروف به ابن مسعود و در غلظ و حسن عبارت و حید عصر بوده روزی در مجلس عظیم بر زبان آورد
 سبحان من النطق بالکلمه و البصره بالسمیع و الباطن بالکلیم یعنی پاکست آنکه گویای منزه است در گوشت یعنی زبان و مینائی منزه است در
 چسبانی یعنی چشم چه نگون چشم از چربی است که طبعه شیخیه و غیره باشد شنوای منزه است در استخوان چه سوراخ گوش را استخوان است و این
 از این گفتار است و از استخوان اوست که هر سخن از ذکر خالی است لغواست و هر نظر از غیرت خالی است لغو و هر خاموشی که از
 نجات خالی است لغو قاضی ابوبکر محمد بن محمد الرحمن بغدادی معروف باین فرقیه از افاضل زبان بوده بحدث فقه و معرفت و سیرت و
 مثل زودندی و زیر این مملکتی و را احرام کردی و ممکنان بر اشاره وزیر از و مسائل منجمله و سوال کردندی و قاضی بدیهه جوابان
 گفتی که او را گفت مردی گوشتی که بیدار است بر چشم یک آه و کور شد و نب بر باغ شد ما بر شتری قاضی گفت بر
 این از آنکه هنگام فروختن گوشتند بگفتند که در مقعد این تخمینی که مردم را کور میکند بشیر نام مردی از نظر فای کوفه بود و وقتی بگفت
 شد اجزالی را در بازار دید که شتری را فروخته بای آن و دوست داشت پس پیش رفت و گفت چه نام داری لواحه گفت نوزده
 و نیا نزد تو دام دارم مراد به اغزالی گفت من ترا میشناسم بشیر و او بخت نزد قاضی این فرقیه رفت و دعوی کرد قاضی گواه
 خواست بشیر گفت گواه من ایزد و قاضی است بالکلیه نه نواخته البر علیه ان شئت عیسی بنخارید و نوزده و نیا را از و خود به سپرد و داد
 و در همان مجلس بی خمیه نزد او آمد و از شوهر شکایت کرد که حق مرا ضایع میکند و بمن بخت پر دازد شوهرش گفت بر آنچه من قدرت
 دارم او را بر نیست زن گفت کمتر از پنج نوبت راضی نشوم هر وقت مرا قدرت زیاده از سه نوبت نیست قاضی بنخارید و گفت عجب است
 است هیچ دعوی واقع نشود که از ان خود پیزی نباید داد پس زن را گفت باز کرد که از بهر قطع خصومت شما یان و و نوبت دیگر را بر
 خود گرفتیم ابو عمر عبدالرحیم عتیمی از کبار و دیبا بوده بهجت و بهم و سیل بن عبداللہ لبری و غیره از مشایخ رسیده گویند احوال خود پیش
 داشتی و بهمان عبادت پرداختی پدرش مردی مالدار بود چون درگذشت بستان هزار درهم از و بر ذمه مردم قرض ماند عبدالرحیم
 ایشان گفت ده هزار نقد بمن میداد و ده هزار دیگر بشما بمل کنم بآن نقد برگرفت و بجا نه برو و شب و روز و هوسه افتاد و گاه گفتی آن بجا
 کنم و گاه گفتی بر فقر وقت غایتیم پس بر خاست وزیر بام برو و شست مشقت بهر جا انداخت چون هیچ شد مسایگان گفتند که شب
 درم باریده است عبدالرحیم کیسته پیشانده و نیم درم بنفقا و با همجا بگفت بشارت باو که نان و باقلا بخورم مردم گفتند این دیوانه را
 به بنده که ده هزار درم تلف کرده و به نیم درم شاد و گفته ابو جعفر این تا بوبه از ملوک سیستان و حکمای زمان بوده سخنان از یونانیان
 بیار بر او داشته بشی گفتگو کنند که سخن راست است که چون گفته شود و کسل عطسه آید حکما گفتند که عطسه از آثار ترطبعیت است پس آن
 متابع اخطا بود و انواع خبری را دخل در راستی و کذب است گفت نه چنین است چه نفس بر سخن راست اطلاع است چون گفته شود
 و طبعیت با اشاره او خواهد که آن را ظاهر کند لاجرم عطسه پیش شیخ ابواسحاق ابراهیم بن شهریار گارز ولی شیخ عهد بوده و در چهارم
 و بیست و هجری درگذشت و گفته که رسول را بخواب دیدم گفت یا رسول الله قصص چیست فرمود ترک مال دعا و کتمان المعانی
 گفتم توحید چیست فرمود ان تنزه عن الشک و انکر التعلیل یعنی اینکه منزّه شود از شک و ترک و تعلیل گفت عقل چیست فرمود

او ماه ترک دنیا و اعلا ترک تفکر فی ذات الله تعالی یعنی کمتر او گذشتن دنیا و بزرگ ترین او ترک کردن فکرست در ذات باری
یکی را با او عقیده ای متعین بود و خواست که چیزی از وی بپذیرد و قبول نکرد و بالاخر شیخ نوشت که چون از من چیزی بپذیری وقتی صد
بنده از او کروم و صواب آن ترا بخشیدم شیخ گفت مذرب با از او کردن بندگان نیست بلکه بنده ساختن آزادانست بر وفق حق
روزی در نشنمندی در خدمت ابو اسحق بود بخاطرش گذشت که نظم من شیخ افزون است چون است که اوقات من اینست میگردد و اوقات
شیخ بفرغت این را سبب چه باشد در حال شیخ را نظر بر قبیل افتاد و گفت آب و روغن بهم منظره کردند آب گفت بار و روغن که
من از تو میخورم و عزیز ترم و حمایت همه چیز بمن است چه کل شیخ حتی من الماء واقع است چون تقوی تو بر من چه است که پیوسته بر من
من تقوی روغن گفت از برای آنکه من بر شما و پیره ام و محنت بکشیدم در روز و درین و کوفتن و از اینها را بخور و در می افکند و اینگونه کار
میایم و بالین هم آتش در من میزنند و میوزند و من همه را در و شنای من رسام چون سخن آن دانشمند شنید و در بافت که تلبیه بود
پس تو بگو و بر اسیم من و او و شنای بزرگ عهد بود و از سخنان او است که آنچه کفایت است تو میسر و هیچ تو در زیاده طلبیدن
است و گفت راضی آن که سوال کن شیخ ابو سعید ابو الحیر می سلطان وقت بزرگ عهد خویش بوده وقتی شیخ ابو سعید ابو الحیر را
با شیخ ابو علی صحبت اتفاق افتاد چون جدا شدند از هر یک یاده و گیر می پرسیدند ابو سعید گفت آنچه من می بینم او میداند ابو علی گفت آنچه
من میدانم او نمی بیند و فاش شیخ در چهار صد و چهل هجری اتفاق افتاد و عمرش هزار ماه بود یکی در مجلس ابو گفت لا خیر فی الاشراف
شیخ فرمود الاشراف فی الخیر و وقتی اصحاب برای میفرستد بجای رسیده که چاه مزبله پاک میکردند باران بگریختن شیخ بالساد و گفت میداد
که این بنجاست چه میگوید گفتند ندانم گفت میگوید که ویر و در بازار بودم همه کیسه های خویش بر من می افشاندند تا مرا بدست آرند
یک شب با شما صحبت داشتم بین صورت کثرت مرا از شما باید که بخت یا شما را از من اورا گفتند این و تعالی فلا این را از بهر چه آفرید فرمود
که بهر سه چیز قدرتش بسیار بود و نظار کی میخواست و غنمش بسیار بود و خورد و صحبت و در مجلس بسیار بود گفتگار میطلبید از سخنان شیخ ابو سعید
ابو الحیر گفت که الله بس و ما سواد هوس و انقطاع النفس و زنی زیر و خشی بر کشن از روده بود و نشست و این بیت بر خوانند
فرو تو از هر زرد و من از هر زرد و تو از هر ماه و من از هر ماه پا و گفت صوفی است که آنچه در سر دارد و بنده و آنچه در کف دارد
بدید و از این خبر و آید چه بود اورا گفتند که فایان بر سر آب میر و گفت سهل است زان و قاز بر روی آست از و گفتند که بر بوی بر و گفت فایان
در خطه از شهر می بشهر می رود و گفت شیطان در یک نفس از مشرق بمنزله زد و این بار با قیمتی نیست حروان بود که میان شهر شنید
و داد و ستد با خلق کند وزن خواهد و با خلق در آمیزد و از خدای خود غافل نباشد آورده اند که وقتی در خوالی خانقا شیخ جعی خضر میزد
و بانگ میزد و میگردد اصحاب شکایت بنظر فایان شیخ عرض کردند گفت ایشان بر باطل اند و چنان ستمگر میزد خود اند که بر وای می
دارند و شما که حق آید چنان مشغول حال و کار خود نمیشانند که بروای باطل ایشان بکینده همشا و دیو نور می از بزرگان شیخ عرض
و بکانه غصه بوده و در عالم ظاهری و باطنی و کرامات یگانده آفاق از حکم حریه ان شیخ جنبه بغدادی است از سخنان او است که
اجسام مختلفه اند و از معدود بیرون بعضی کسان را نفس انسان تب است و بعضی را زن و بعضی را فرزند بعضی را کسب حرف و بعضی را ناز و
و بعضی بیان بسیار اند و هر کس تب است سبب راقم حروف بجا و ترجمه اسم و دود و دیده که همه کس مودت حق دارند بعضی در دنیا و
شوند بر حقیقت حال بعضی بعد از موت در پابند که معروف و دوستی مال و وزن و فرزند و غیره همه مودت حق تعالی بود و اما اسم خلق

بر آن حجاب بود و لذا استم آنرا در دربار و نیایشخانه بعد از موت بر من تمام شد که نه پرستش و نه مکر حق تعالی را که سنی بود و بلات و غیره و بنا
 و غیره این باشد معنی آنکه آخره فهم من فهم از اینجا است که شیخ صاحب القلم آیه آبادی در تفسیر میگوید که احمد ملن جبر اجمال ما و چه و چه
 اصل مسجد یعنی بیای نشانی و محنت و اخلاص حیاتی و محنت و طاعت ارکانی مردانی راست که موجود باشد و بر موجود و طاعت و طاعت
 جلیله راست لایق فی الصفات و حدیثی الکریم نبیت عز و جل در جهان گذشت + لاجرم جمله عین آید باشد و گفت ملن
 الحق بعد است و غیره بر آن شد نه از وزیر بهمان مصری مصر و مشهور و بهمان کبیر از اکابر علمای مشایخ زمان بوده از شیخ نجم الدین
 کبری منقول است که گفت سمعت روز بهمان بمصر قبول قبل لی مرارا از اکابر الصلوات فانک لا تحتاج علیها فقلت یا ربانی لا ادری
 و انک کلینی شیئا آخر یعنی شنیدم من روز بهمان را که میگفت گفته شد برای من که ترک کن نماز را پس بدو چنانکه نوشی محتاج شد
 نماز بگفتسم من از خدای من بدو چنانکه من میخواهم طاعت این را که تکلیف می فرماید آخرای بترک نماز یعنی من میخواهم
 که ترک نماز را تکلیف دینی پس اگر ترک نماز چنانکه دیگران کنی قبول دارم و نماز را ترک کنی منم شیخ صدقه از اکابر مشایخ
 زمان بوده و منی برایش عباد القادر گیلانی شد شیخ بر منبر رفت و منور چیزی نگفته بود که مریدان او در وجه شدند صدقه گفت
 این حدیث شیخ عباد القادر فرمود که یک از مریدان من از بیت المقدس یک گام اینجا آمده و بر دست من توبه کرده مریدان در دهان
 او توبه میگویند صدقه گفت اینکه بیا که قدم از بیت المقدس اینجا آمده او را از چه چیز توبه باید کرد و شش چه حاجت شیخ عباد القادر گفت
 او توبه میکند آنکه در نماز و توبه و حاجت او بمن آنست که او را بجهت حق رسا نم شیخ سعدی شیرازی از بزرگان صوفیه و اکابر شوافی
 عجم بوده معروف و مشهور و وزیر زن از توصیف است و در کتاب گستان و بوستان اکثر احوال سیاست خویش نوشته و از شیخ
 او سنی و ولس مرز و در دست بر دیگرانکه آموخت و عمل نکرد و گفت سخنان در میان دو دشمن خپان
 گوئی اگر دوست کرد و دشمن ساری بشری و گفت هر چه زد و بر آید و بر نیاید و گفت هر که نصیحت نشود و ماست نشود و بی از صلاحت
 یا شیخ عداوتی در زید شیخ جواب دید که در بای آسمان کشاده و جمعی از روحانیان بلقیهای نورانی بر زمین آینه گفت کجا
 میروند گفتند سعدی بیتی گفته و این است عابد بیدار شد در روی الصومعه شیخ نهاد بدو صومعه شیخ رسید و از درون زمزم شیخ
 شنید که رخ از خون و جگر بر خیزد و با خود این بیت کرد نمود و در بزرگ درختان سبز در نظر هوشار با هر دوری و در لیت رفت
 کرد و کارها را از پایهای شیخ افتاد و معتقد گشت را هم حیرت میگویی که حکایتی بیادم آمد و قبضی بر او شیخ ابو الفضل در شعر گوئی مهاد
 حوصله کرد و من چندی بهیتر از بهیتر شیخ سعدی بگویم و از جناب کبریا امیدوار صلوات روزی ابو جلالی رفت و حالتی بر خود پیدا
 کرد و دو جلد نمود و بیتی گفت فرو هر گیاهی که از زمین روید و در جاده لا شرب که گوید با جفوع و خفق و ساعتی مراقبه نمود و سر بر
 داشت و با بیدار روی بسوی آسمان کرد و در پیش باز گشت زغنی از بالا بچینال نمود بدین او افتاد و فیضی گفت شعر فی الحال معلوم
 شد و این ضرب المثل است الفقه کلام شیخ عز و جل بیا روا و گویند وقتی خضر علیه السلام در مجلس شیخ نظام الدین اولیا حاضر آمد
 امیر خسرو دهلوی استخفا کرد که دعا فرماید تا کلام من موزون شیرین شود و خضر علیه السلام فرمود این سعادت نصیب سعدی شد
 باز گری میکان نیست شیخ نظام الدین محمد الشیرازی شیخ نظام الدین اولیا از اکابر اولیا و بزرگان مشایخ هند است صاحب حال
 و مقامات و خوارق عادات بوده و هر چه شیخ فرمود شکر گشت هر شیخ فرمود شیخ قطب الدین بختیار کاکیت و او مسنونید

خواجہ معین الدین چشتی است و چشتی مرید خواجہ عثمان ہارونست و شیخ نظام الدین را از پنجاہ از قنوج حاصل آمدی بر عمریان مسکت کردی
و ہر روزہ چندین ہزار کس بر خوان احسانش طعام خوردندی و گفتہ اند کہ ہر روز ہفتاد و من نیک و بر شیخ اوصاف شدی امیر خسرو دہلوی
از مریدان ابوہریرہ و سلطان علاؤ الدین خلجی باو عقیدتی تمام داشت لیکن ہرگز بزارتش نمی رفت و چون قطب الدین بہارک شاہ
سلطنت رسید با شیخ دشمنی پیش گرفت و منع کرد کہ هیچکس بدیدنش نمیرفت و در او آخر عمر گفت باید کہ ماہی کیبا شیخ بہارگاہ ماسا آید
شیخ قبول فرمود مریدان بران انکار کردند گفت چون یک ماہ بگذرد و او زندہ باشد بدرگاہش روم پس چون روز سوم رسید شیخ
سلطان بدست خسرو خان کشتہ شد و خسرو خان در دہلی دعوی سلطنت کرد و پنج لاکہ سبکیہ بہ شیخ و مالی وافر بہر دیگر شیخ فرستاد و
دیگران آتو بہ نگاہ داشتند شیخ ہمہ را صرف نمود و چون تغلق شاہ بادشاہ شد باز خواست آنمال کرد و از دیگران سبدر و چون شیخ چیزی
داشت از و برنجید ساعیان فرصت یافتہ عرض کرد کہ و متبوع و کافرست و مرکب سماع میشود و سماع در مذہب ابوحنیفہ کہنی جایز
نیست سلطان شیخ را متعلق آبا و خاندان و علمایار بمناظرہ او امر فرمود ناگاہ مولانا علم الدین از احتیاج شیخ بہا و الدین ذکر یا ہی
ملتائے کہ سلطان مقتدا ابوہریرہ و آید سلطان اورا استقبال کرد و علم الدین آن حال بدیدہ گفت قال رسول اللہ السماع لا یمکن
حلال تلقین شاہ چارہ نہ داشت شیخ را بجانقاہ بازگردانید پس بن سبغہ بگاہ باز رفت و عزم مراجعت نمود و گفت چون سم شیخ
را خارج کنم این سخن بشنید گفت منور دہلی دورست و ہر کس کہ آید سلطان منے گفت چہچنین ہے فرمود تا آنکہ قہاقینی
بسکہ کردی دہلی رسید و ہماں شدہ این مثل مشہور گشت مولانا قطب الدین محمد علامہ شہید از می از اکابر علمای جوان بود
و علم از خواجہ نصیر الدین ہوسای آمونخت و در فہون علم کامل گشت و در خدمت سلاطین عہد اعتبار یافت گویند مزاج ہر و غایب
بود و پوکتہ با شیخ سہمی شیرازی منطابقہ کردی روزی با ہم مسجد فرستند کہی از شاہزادگان کہ حسن معروف بودہ آن را
عمارت میکردہ اند کہ گلی بر خسارہ شاہزادہ رسیدہ بود مولانا گفت بالہنی کنت ترا نا یعنی ای کاشکے منے بودم خاک شاہزادہ
گفت چہ گفتی گفت بقول الکافرا لہنی کنت ترا با مولانا سعد الدین از تلامذہ بنیادہ جرودہ بود شیخ شیشہ سیاہی بر جامہ اش ریخت
سعد الدین دیگر بار باہمان جامہ بدرگاہ رفت حاضران بخندیدند و گفتند انجیر رسوالی است مولانا گفت رسوالی نیست عرق مولانا
ست و تھے بیعادت بزرگی رفت و گفت چہ حال داری گفت تپ میکنم و گردنم درد میکند لیکن مرزوب شکست و در و گردن
باقیت مولانا گفت دن جمع دار کہ آن نیز بشکند روزی پیش ہیودان رفت و گفت دایند کہ عالم مسلمانم اکنون و لم از مسلمانانی
گرفتہ مرا چہل روز خدمت کنید کہ بدین شاد و آیم ایشان شاد شدند و خدمت چہل روز قبول کردند مولانا دران ایام دوستان
جمع آوردی ہیودان الوان اطعمہ و اشربہ حاضر آوردندی و گمان بردندی کہ انطا لیفہ نیز بموافقت او ہیودی خواہند شد چون
چہل روز بگذشت مولانا گفت خاتمنما ما بعشر یعنی تمام کنید بدہ روز دیگر دہ روز بران بیفزودہ ند پس علمای ہیود جمع آمدند
کہ مولانا ہیودی شود گفت شمارندہ مردمان پنجادہ ساست کہ طعام و شراب مسلمان میخورم منہر مسلمان نشدم چگونہ پنجادہ روز کہ طعام
شمارودہ ام ہیودی شوم و قی نہیں امیر شستہ بود امیر کعبہ در دست داشت کعبہ گفت برا ند ازیم ہر کہ شک کند دیو باشد امیر
برا ند اخت شک نہر و مولانا بنید اخت شک کرد امیر گفت تو دیوئی مولانا گفت آری من دیو شام باشم تو دیوئی بیشک غارخان
ز انوی مولانا تکیہ کردہ بود و باوی مزاج میکرد گفت تو دیو نمان را چہ باشی گفت مشکا خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی ناوردہ

و همچو جهان بوده و در قرات نظیرند آشتی چون امیر تیمور صاحب قران گورکان فارس گرفت خواجه را بخواند و گفت بر من مسکون را
ویران کرده ام تا سمرقند و بخارا را آباد کند و توان را بخانی می بخشی و میگوئی بیست اگر آن ترک شیرازی بدست آمد و دل مارا
به خال مهندوش کشیم سمرقند و بخارا را بدخواج گشت که ازین بخشید گیهاست که باین روز افتاده ام صاحب قران بخندید و او را
بنواخت اینها چون شاه اسماعیل افغانی به شیراز رسید خواست که به دستور دیگر اکابر ببال سنت جماعت قباد را بسوزد و زیواتش بران
هنامه بود و گفت آنرا بجای نهد بر آنچه بر آید از آن بعقیده اش بپوشد چون باز کرد و قصیده و بیرون آورد و میانی جو زاسر نهاد
مایل بر ابرم بدین غلام شام سوگندست خورم بدنام محمد دست و علی خیز جان من بد در این دو نام نیک بر ایدر ام تلفم بد شاه
او محب باین بیت بوده پس مرغی بر فرازش وقت کرد و دیوان حافظ را دالت و اکثر مردم با و قال گیرند و بسیار در دست خفته بودند
شیخ جمال الدین حسین بن یوسف بن علی مظهر حلبی از اکابر مستعدان و نفعیه است در علم و فضل سر آمد عصر بوده گویند چنان احوال و سلطان
سامان شد خواست که مذهبی اختیار کند علمای هر طائفه را بخواند تا با یکدیگر مناظرات کنند اهل شیعیه شیخ جمال الدین حسین را اختیار کردند
و اهل سنت جماعت سید رکن الدین را که دامینه در شرح کافی از مضامین اوست و مولانا قطب الدین محمد شیرازی را حاکم ساختند شیخ
جمال الدین سید رکن الدین را خالص آمد چون امامت علی بن ابی طالب را بنیوت رسانید بعد اوقات و سلام بران جناب شغول شد
رکن الدین گفت سختی ساله جز نبی نتواند بود شیخ جمال الدین گفت خضر از کجانات شده و این آیت بر خواند اللهم ان اصابتم
معیبه قاتلانا الله وانا دیر را چون او انک علیهم السلامات من ربحم سید رکن الدین گفت چه منصبی بعهده او و او را و سید
که بر ایشان سلامت میفرستد شیخ جمال الدین گفت کدام منصب ازین زیاده بود که فرزندی چون تو ایشان را بدید آید حاضر
بجند یزد و رکن الدین خطیب منفعل شد احوال و سلطان از مولانا قطب الدین که محاکم بود و کیفیت بحث سوال نمود قطب الدین
شیخ جمال الدین از سید رکن الدین میگوید که پدر تو علی از جمله منفعل است و سید میگوید که همه از پدر من افضل است چون سلطان
از اهل بحث نبود و از علم بهره داشت شیعی شد و ندید با میوه را و اوج و شیخ شریعت الدین ابو علی قلندر که از اکابر مشایخ است
پیوسته متفرق بودی و سخن گفتی و از و منقول است که رسول علیه السلام و سنت خود را بر بخشید چهل سال فرزیه بی سنت ادا کردیم
پس فرمان در سید که حبیب من سنت خود را ترا بخشیده و منیر فرض خود را بختیم یعنی از خواجه سرایان سلطان علاء الدین خلج
صاحب دلی در پیشی را بر بخانند شیخ بنیاده نام به علاء الدین نوشت برین موجب علاء الدین خلج خطه دلی را اعلام آنجا خواجه سرالی
پیش بریده و پس دریده فقیر خود را بطایفه زده که عرش زان لرزیده اگر او را سزا دهد بهتر و الا دلی را خطه دیگر خواسته شود
خطه بزبان دلی ریش ده باشد و هم از رقعات اوست که سلطان علاء الدین نوشته علاء الدین خلج خطه دلی چندین مال بفلان
رساند که روز قیامت زیر عرش مجرا خواهد یافت سلطان محمد تغلق شاه وقتی این رباعی را به شیخ فرستاد و رباعی که راست کند شود
مردی وزنی که بشکند این طاسم جانی وقتی که کس نیست که اوست و قضا پرسد که بر هر چه سازی و چه است شکند به شیخ بیدار این رباع
در جواب گفت و نبیشت رباعی شطرت که در امر قضا دم نرزی بدترین گونه که گفتی تو مردی نرزی نه کل راجه مجاست که پرسد
از کلال که بر هر چه سازی و چه است شکند به شیخ جمال الدین خطیب انسوی شیخ غمد و خلیفه شیخ فرید کج شکار بود شیخ نظام الدین ادبیا
فرید که چون شیخ فریدم خلافت داد جمال الدین بهر من قیام نکرد و پیش از آن بر پای خواست گمان بردم که مگر خلافت من

۹

اکبر بادشاہ طاعتش نسبت بهت صورت معنی گرد جمع در هر بادشاہ بد بادشاہ صورت و معنی است اکبر بادشاہ بد زوزی و در خدمت اولیاد
محمد جهانگیر بادشاہ قوالان این بیت میخواندند بهت هر قوم راست را ہی دینی و قبله گاهی با من قبله راست کردم بر طرف کج فلاقی
برخی از حاضران گفتند جمعی از اهلای هند خود را مونی خوانند و بر برق تبلیس و جاد کنند مولانا علی احمد گفت چنین است بسیار است که
را در وجود خالی دست و ده که در گذرند طایعان انکار کردند مولانا را حالی دست داد بوجد و آمد و آهی بر کشید و در گذشت و این چاقه
در هر از دست و شمشیر چری اتفاق افتاد ابو عبید الله سلمی از خلفای سیل تشری بوده اند و بر سپیدند کسی بچه چیز او دیدا اند
بشاید گفت بطلان زبان و حسن اخلاق از روی و قامت اعراض و پذیرفتن عذر ابو عبید الله شوی بسیار و دیده و دهن و دوزبان
بوده که از وی شیر جو و مزاج نخورده روزی پیش موسی بن عبد الرحمن الهالی رفت موسی چون از احوال او نیکی واقف بود و بطلان
تقدیر نمود در کمال بخت در حمایت احوال او کوشید و فضا را وقت آتش کشیدن چند قطره شور بار و امن او ریخت موسی از ان بهم آمد
از راه معذرت گفت خاطر جمع دارید که در عرض ده قبایع دست کرده خواهد شد ابو عبید الله گفت باکی نیست چه اش شما چندان چیز
نداشت که از ان نقصانی بجایماند این جانب رسیدن بن منصور حلاج کاری عجیب و غریب داشته و از شهر مینا بوده و شاگرد عمر
بن عثمان سکه در نزد کوه الاودیا آورده که وی نه حلاج بوده بلکه او دوستی بود حلاج نام در زوزی منصور وی را بکاری فرستاد و بخاطر
رسید که کار وی را خود بکند به انگشت اشاره پنبه کرد و دانه از پنبه کشیده از آن پنبه او را حلاج گفتند میباید که کار وی اختلاط کرده اند
یعنی چون ابن عطاء ابو عبید الله حقیقت و شهادت ابو القاسم بکشتن او رساند اندر فتوی نبوشتم و شیخ ابو سعید ابو اسیر شیخ ابوالقاسم سرخ
و امام بیست هجری در کار او متوقف بودند و شیخ او را ساحر میدانند و برخی از اصحاب خلوتش میشارند با بحاله او در مقام اظهار اسرار
شد لاجرم او را حلاج الاسیر گفتندی پس سخاوتش روزی برای بنید رفت جنید گفت کیست می بینید گفت حق آن بقی از پنبه بکند و دست
گفت هر اسجد کند که خدایم و سبب قتال او آن شد که سطرپی چند حیطه او یافتند نوشته بود هر که از زوزی حج بود و در سراسر ای
خود خانه مربع سازد و آن را پاک کند و چون امام جبر بسط طواف آن نماید و ساسک حج بجا آورد و سیم را بخانه آورد و دینکو طعمای دهر
این بجای حج باشد حامد بن عباس وزیر مقتدر عباسی از علمای مان فتوا سے قتل او حاصل کرد و حکم حلیفه نقل

رسانید ابو ذریا بن معاذ رازی و اعطای مرادان دین بوده او را گفتند که قومی گویند که با بجای رسید ایم که با رانار
بناید کرد گفت رسیده اند اما بدو شیخ ابو الحسن شیرازی صاحب علم و تقوی و بو شخصت سال رخا
نفسه ماند و جز بارای نماز جمعه و عید بن بیرون نمانده او را پرسیدند قصه چیست گفت وفا
معبود شیخ ابوسلیمان عبد الرحیم و مشتق ارایی یکگاه عصر خود بوده از سخنان او دست کرد و چون
آدمی میر شود همه اعضای او بشهوت گرسنه گرد گفت رضا آنست که از خدا
تعالی بهشت نخواهی و از دوزخ پناه طلبی انت هر جا که در دنیا ذوق نبرد
نخست ابو عمر از اجابه میباید شام بوده دی گفته بیا چرخه فزونی است بنمبر
اطهار آیت و چرخ همچنان فرض است بر او بسیار بهمان
و آن کرامات با خلق در فتنه منفعت بد بد بد





تعلق یافتاب دارد و در وسط سموری عالم و سکن شده است اولاد بنی آدم است و بعد اول این اقلیم از آنجا است که روز چهارم
ساعت و ربعی باشد و وسط آنجا که روز چهارم ساعت و نصف رسد و بعد دوم آن آنجا که ارتفاع قطب سی و شش درجه باشد
بوده و ابتدا سے این اقلیم از مشرق و شمال بلاد چین بود و بر بلاد تبت و خزر و خطا و چین و کشمیر و بدخشان و جنوب بلک و دیا بوز
و ماجون گز و پس بر وسط بلاد ترک و شمال بلاد هند و وسط بلاد کرمان و فارس و بلاد خورستان گذرد پس بوسط عراق و
دیار بکر و زنبد و شمال بلاد شام گذشته آنجا بحرا دم را قطع کند و بر جزیره فرس و سفله و شمال بلاد مصر و اسکندریه و بلاد فرنگ
و آنچه گذشته بساحل بحر اوقیانوس که بحر محیط گویند منتهی شود و درین اقلیم دوسیت و پانزده شهر عظیم و چهار صد شهر کوچک و سی و پنج
کوه و سبت و در وصف بزرگ باشد و ساکنان این اقلیم اگر نجیب صورت و سمیت و بوفور حسن خلق و لطیف طبع منظر اصناف
فضل و هنر اند و درین اقلیم اکثر شهرهای عراق عجم چون صفهان و شال آن و بسیاری از اقصاء خراسان و چند شهر از اوردو
داخل این اقلیم اند و در هشت حروف درین اقلیم ابتدا از شهر عراق عجم می نماید تا آنکه چون خاتمه اقلیم سوم بر اقصاء عراق عجم واقع
شده و تا سرشته بیان شهرهای عجم کیخته نگردد و بعد از آن احوال اقصاء خراسان و ماوراءالنهر بقلیم خواهد آورد و باشد که مقرر
اصفهان از بلاد معظم ایران و در عراق عجم است و بعضی حکما آنرا بحسب طول عرض از اقلیم سوم شمرده اند اما واضح نیست
که داخل اقلیم چهارم و در آنجا به صفهان اختلاف بسیار است یعنی گویند که صفهان بن و نوح بن بوطن بن لومان بن نیش
بن نوح علیه السلام بنا کرده و پرستی از آنجا به صفهان بن شام نوح علیه السلام می دانند و این در بدو آورده که صفهان لفظ
حرکت است از صمد که شهر است و مان یعنی سواران یعنی شهر سواران و بعضی گفته اند که صفهان نام تمام شهر است و مولف
عجایب البلد ان گوید که این شهر را در قدیم الاپام در الیه و خوانند باعث آنکه چون بنی اسرائیل از محبت لفر گریختند باره از خاک
بیت المقدس را گرفته کرد عالم می کردند چون خاک صفهان را سو افک بیت المقدس یافتند در آن زمین شهر

بنامکرده موسوم بدرا نپودگر داندند و صاحب آثار البلاذ از بنیہ اسکندر گفته و صاحب زینبیت القلوب آورده که صفهان که
 ابتدا سے چهار قریہ بود گران و کوسک و جویبار و دبیت و چند فراع نیز داشته که بعضی ازان را المپوت دیوبند پیشداد و چند دیگر
 ساخته بود چون کیتبا و که اول کمانیان است اورادار الملک ساخت آن چهارده در آبادی بهم پیوستہ شہر کے محمول انجامید
 و اکنون بجایارده شہر موسوم بجوچاگر ویدہ و چون رکن الدولہ بن بوسہ دیکھے بر آن شہر استیلا یافت فرمود تا روزی کہ قمر قوس
 بود سوران را بر کشیدند و تا امروز آن بحال خود است و دو بار سبت و یک ہزار گام است و در تمام مملکت ایران شہر سے بزرگی و بکوری
 صفهان نیست و صفهان بکنار آب رندہ رود کہ بعضی بر آئینہ رود گویند و قسست و از رندہ رود و ہزار یک ہر جدہ شدہ و سبت
 ملوک را کفایت کنند و آب فاضالش بر زمین رنگے فرورد از کرمان کہ شیخ صحت فرسنگ است بیرون مے آید و بعضی ازان
 ولایت را نیز نصفت رسا یدہ بدریای شوشنی شود و در صفهان بنا بر نقاست آب و ہوا امار و کثرد کم باشد و در گرما گوشت
 رود و شغص نشود و میوہ اش لہ باد تر و تازہ ماند و ہرچہ از شتم غلہ در ان خاک و فتن کنند نیکو نگاہدار و روز لزلہ و صاعقہ و باد و ہوا
 فزین کہستہ رود و عمارت و حمامات و باغات نیک در آن شہر بسیار باشد مخصوص باغ نقش جنان کہ از باغات نیک است
 و مردم نیک ازان دیار بیرون از شہر خارج ہستند و صفهان شگاہ ملک سلجوقی بود

قطیفہ ولایتی باتو و باطراوت است شملہ انہار روان و حیناس و انجبار فراوان و قریب سی پانژودہ دارد و از ہ
 سی پانژودہ و ہ ہزار در دارہ برادر ستم بن زالی تہیہ بخودہ

اروسگان ولایتی است مشفقین بر پناہ پارہ و ہ چون زمین آہنہ ریگ است از ارتفاعاتش چوب ہم نمی شود یا فوا کہ
 شش بیک خصوص آثار کہ ہر صفات موصوفات است حمد اشد مستوفی و زینبیت القلوب آورده کہ بہمن بن اسپند یار در اینجا آتشخانہ
 ساخته بود کہ مردم از اطراف عالم آمدہ بعبادت آن قیام می نمودند

کاشان شہر سبت است عمارت آن چون عارض جوران پر نور و شواق آن چون دامن عربان پر بخور و از انبساط و نشاط
 منکوہ مارون رشید است کہ از ابطال سنبکہ بنامدادہ متوطنان اینجا در ہفتہ سہ روز صرف سیر و صحبت نمودہ با نشاط و تقیم
 انبساط بقدم ہب اطامی شمرند و دیگر در سال و دوشترخص و از تہ اول و فصل بریغ از بیرون بنا و عطا و ادنی از شہر بہ آمدہ قریب یکماہ
 بر کنار سبزہ و صحرا خیمہ اقامت بر پامی کنند و صحبت می دارند و دیگر سیر گل و فرت سبت و در فتن چشمہ است عظیم کہ از یک سنگ
 بر می آید اکثر زراعت و باغات کاشان برین آب است و متوطنان اینجا کشتہ بعضی مشغول مے دارند و از قسم میوہ انجہ در
 زمستان آن شہر بسیار است بیچ شہر سے زینبیت و خبریہ را نومے نگاہ می دارند کہ بعد از نور و تراگر ہزار سن امتیاج افتہ شخص سالار
 نماید و از حرارت عقارب قتالہ و غیرہ در ان شہر بسیار است اما طرہ آنکہ بزیب و سا فرقت نمی رساند + + + + +
 حیر با و قحان ہما کے نیست بن اسپند یا راست گویند کہ چون ہما کے آن شہر را با تمام رسانید موسوم سمرہ گردانید
 چہ نام ہما کے سمرہ بود و کرہ بعد اخرے کہ آبادان شد نکلیا و کان استہار یافت و عرب و مغرب ساختہ جریا و قحان خوانند ہوا شیر
 معتدل دار استفاغش نیک محمول مے آید

سمرہ جای است محرومیوہ اندک و انتفاغش نیک حاصل مے شود + + + + +

خواجه اردو است قریب چهار فرسنگ که تمام باغ و باغچه است و کشت و فراخ خوب می شود و خصوص سبب که آنرا اخلاطی نامند و دیگر شمد که در آن کوستان بسیار میشود

فرمان ولایت است آبادان و در زمان سابق از مصافات قم بوده و بعد از آن جوگشته و آب و زمینی نیک دارد و اقسام غذای آنجا نیک بحصول می پیوندد

نهر شس ولایتی است که اطراف آن کوستان است و از هر طرف که بدینجا روند بکریه باید رفت هوای آن معتدل است و آب از چشمه های و کارزارهاست همه وقت در آن ولایت ارزانی بوده و از میوه و انگور و امرود و تنقلا و خوب می شود و در یکی از کوتهای او مغاره ایست که کسی به نهایت آن نرسیده و مردم آن شهر گویند که وقتی گاو و گاوین برون آن مغاره رفته و در فرامان بیرون آمده بنا بر آن آنرا مغاره کا و حل می گویند محل بزبان آن ولایت سورانی گویند

شهر از شهرهای معروف عراقی و عجم است اکنون چندین متوری ندارد مولف عجائب البلدان گویند که از اینجای حج است و چون قم معتدل و از قم میوه انار و خربزه و انجیر نیک می شود و گویند در آن ولایت خود گویند بهر حال از اینجای طموش و یونبایان شده است آتش از رودخانه مردفای است و فسات نیز بسیار دارد و از میوه انگور و انجیر و انار و سیب و بهی نیک می شود و اما خودگاه آب و گاه به چهار پایان سازگار نبوده و گاه قم بهتر از خوشاوده گفته اند و اقم حرف گویند که بهترین گاه بلگرام که وطن مولف است هرگز به سیال سازگار نیست هر چند که فربه آنرا در بختبیر آنکه قصبه ساندی که از بلگرام پنج کره است بطرف شمال مایل مغرب واقع است بسیار بسیار سازگار است و در چهل روز پس از غریبه می شود با کجی و در سوابق ایام برکنار شهر رود بوده که بحال عداست آن میسر است گویند در شب ولایت پیمبر باصلی الله علیه و سلم شک شده و اینها در یکی از مصافات ساده کوی است و در آن کوته غار که بر پیشانی ایوانی و در شقیقت آن ایوان چهار سنگ نشان پستان آدمی بیرون آمده که همیشه آب از آنها متقاطر است بگریه که آنرا وقتی کافر بکشته و از آن مان شک شده

شهر این شهر است قدیم در آثار البلاد آمده که آن شهر احمدان بن شام بن نوح علیه السلام بطالع نورینا نهاد و تقوای حبشید بطالع جمال تعمیر نموده بواسطه آن سرد است و شش از کوته است و اطراف آن همیشه سبز و خوشاود باشد گویند اگر غلغلی در آن شهر و آیدش و مان شود و لوطی بر مردم آن ولایت غالب باشد و کوته الوند بر یک فرسنگی بعد از آن بجانب غربی واقع شده و دور آنرا دوازده فرسنگ دیده اند و گویند که دوازده هزار خشمه روان از اطراف آن باشد و پنج وقت برف از زیر آن کوته خالی نباشد

رسم ولایتی است با نام درمهاک و مساک آورده که از خراسان و عراق خیر از بند او پنج شهر بزرگ تر و آباد است از رسته انبوه و مگر نیشاپور که عریض نیز واقع شده آورده که الری عروس الدنیا و در بنای شهر رسته اختلاف بسیار کرده اند بعضی برین اند که ری را رازی بن یقلان بن صفهان بن فلوح بنا کرده و برنمی گویند که رازی بن خراسان ساخته و جمعی بهو سنگ منسوب می سازند اما احمد بن عثمان آورده که شهر رسته شهر شریف علیه السلام است و در زمان نعتی بالمد عباس عمارت شهر رسته بدین منوال بوده بد ارس و فواقی شش صد هزار و چهار صد حمام هزار صد و شصت مساجد چهل و شش

برفت و از احوال آن مجوس پرسی پیر می پدید آمد که او پیش از آنکه بیاید بود گفت این مجوس را نتوان دید اما اگر خواهی درستی
 آن شمار معلوم کنم امیر پسندید از آنگاه پیر بر کوه رفت و مردم از پس او تا بجای رسیدند که گفت این مکان را جگر کند چون جگر
 کردند خانه پدید شد از سنگ کنده و در آنجا شال بر صورت نجیب دیدیم بروست او مرقه و پیشین استند او پیر بعد از آنکه نوشت
 آن مرقه را بر آن سنگدان میزد آنگاه فرمود تا آنرا بطریق اول مسدود ساختند و گفت این طایفه است و بهجت همی ساخته اند
 که ما دام این طایفه باقی باشد مگر این مجوس مندرج شود و بعد از آن فرمود تا نزد پنهانیا و روند و بر یکدیگر نشستند تا مقدار
 صد گز شد آنگاه آنرا بر افراشتند و بر آن بر قندوری از آهن پدید آمد و بر آن نوشته یا قندور و بر این قلعه کوه بهشت و راست
 و بر دس چهار قفل و بر عصا ده نوشته بود که در اینجا حیوانی است که شرح آنرا نهایت نیست باید که در آبش آیند و هرگاه این
 در کشوده شود این تعلیم را آفتی رسد که دفع آن ممکن نیست امیر گفت پنجین بخلفیه باید نوشت مامون در جواب نوشت
 که متوضی نوشتند سمت آن بکثرت آنجا سایه دار و در آنجا خوشگوار از نو که چون انگور و انار بسیار از شهر و دیار
 ریحان دارد و در آنجا و تخت نریت و طیب هواد افرونی آنجا هیچ وقت از سبزه و هوای زمین آنجا از ترشح خالص
 نیست و صحرایش شیر گل و ریحان و لاله و شیران دارد و میوه گرم سیری و سرد سیری در آنجا می شود و در ایام سابق تختگاه
 خرجان بود و اکنون از آن شهر جریله باقی نیست طبرستان و لایته است در غایت نریت و طراوت و در نهایت صفا
 و هوای از خوابی خرجان و حدود و انخان ناکوستان ری و طایفه آن همه طبرستان است و در آنجا و کور تعلق طبرستان دارد
 و در طبرستان را دریای گیلان و بحر گرگان و دریای باب الابوب و بحر خزر نیز مانند و طول این دیار از مشرق تا مغرب
 و وسعت و شمش و فرسخ است و عرضش و وسعت فرخ و آیین دریا بطرف و لطم و نارستان و باب الابوب و شیروان
 و دیار خزر یکدیگر و بنزین فتنه شود و درین دریا بد و خیر بوقوع نه آمد و این بحر بهشت جزیره دارد که از آن جزایر لفظ سپاه و
 سپید حاصل می شود از آن جمله جزیره پیر سبین از جزیره دریای طبرستان است که تمام سنگ خارا است و مسافت و
 مساحت آن جزیره چهار صد فرسخ است و اکثر مرغزار بود و لفظ سپید از آنجا نیز و طبرستان اکثر بسیار رموی و پیوسته ابرو
 باستان و خن شتاب کنند و مرغ و ماهی و در آن دیار بسیار بود و احوال ملک طبرستان صاحب بهشت تعلیم می نویسد که
 بعد فوت سکندر بخان ملک عجم را بر ملوک طوایف تقسیم نموده و حکومت طبرستان یکی از اولاد ملوک عجم رسید و اولادش
 کامران بودند تا آنکه آرد شیر با بکان ملوک طوایف را بر انداخت حیف شاه نامی از اولاد جهان شمس حکومت رسید و او
 احتیاس و وسعت و نعمت و پنج سال بریاست پر و خند چون قباد بن فیروز پادشاه عجم شد آن دیار بر پسر خود کیومرست
 تفویض نمود و اولاد حیف شاه را متاصل ساخت و حکومت رسید میان کیوس و برادرش نوشیروان مجاهدت
 خاست کیوس بر دست برادر رسید و تقبل رسید نوشیروان شاه پورین کیوس را حکومت طبرستان غایت نمود و بعد
 از او پورش یا و ندر بن شاه پورین کیوس حکومت رسید و ایشان را بر وایت مولف صبا و ق یا و ندر بن خود و باز ندر
 نیز در تصرف داشتند و ملوک یا و ندر بیست و نه فرقه اند و در فرقه اولین کیوس اول شخص است چنانچه گذشت و آخرین فرقه اول
 اسپهبد رستم بن شهریار است که در چهار صد و پنجاه و هجرت به عجم علاءالدوله کاکلیه در گذشت و فرقه دوم و پس از آن

فرقه سوم از ماوند بکوه سیاه نذر اهل بلخستان در سال سبت و دوم هجری ایمان قبول کردند و بر دست فایم شمشیر
 کت که قدم جهاد در راهی آن ملک نهاد امام حسن بن علی علیه السلام است و این واقعه در زمان فایم که ثانی روستا نمود پس
 از چند وقت امام حسن از موطئ سلطان انجیل صلح نموده مرخصت فرمود و در خلافت منصور و واسطه عباسی ابوحنیفه بر سر جاب بن
 نر و ان تباخت سر جاب بخود را بر هر ملک کرد و انجیل نیست استیلا یافت تا آنکه حکومت انجیل کسین مشهوره و اسامی
 که سید بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید بن امام حسن علیه السلام بن علی علیه السلام رسید چه یو اب فایم
 که در خراسان سلطنت و تاج در بلخستان حکومت کردند و بر امانی بلخستان ظلم نمودند و بیایان داعی کبیر را از روستا
 بخوانند و در چشم بنشان و در روستا و نجات هجری با او بیت کردند و از زید نمود و در سبب تشیع مثل ساخت بعد از و برادرش محمد بن
 زید بر ریاست رسید و او را و کسی که قنبر مرقد علی علیه السلام ساخت و بعضی او را داعی صغر گویند و از جمله فرمان رویان بلخستان
 امیر شمس المصطفی قاقوس بن و شکرست که از اجداد آل ابازین و روان شایع است که یکی از عجمان و اکابر و با
 بود خبر رفت که قنبر بن و دیگر در سنده و در چشم هجری در گشت قاقوس سلطنت رسید گویند که قاقوس با کمال فضل و دانش
 و سیاست افراط نمود و امر او را و قاقوس کردند و در آن زمان که او را قلعیه می کردند یکی از امرای عاصیان که بنزدان او را
 می برده قاقوس رسید که فایم که انجیل گفت که چون قتل و قتل و سیاست افراطی کردی که من و پنج کس دیگر از امرای نو
 قاقوس گفت انچه می خواستید از افراط قتل بود چه اگر ترا و ان پنج کس را بکشتی و دیگر گزینان بلا گرفتار کشتی پس چون بقلعه رسید
 امرای عاصی جمعی را بقلعه فرستادند تا او را بکشتند و عاصی المصطفی کیسا و کس بن سکندر بن قاقوس امیری عادی و
 عالم بود پیش آنکه سلطنت رسید و در وقت سلطان محمود و فرقه سید بروی از و منقول است که چون از بعد از ششم غم غم از روم
 که در و گنجینه ششم امیر ابو اسود و درین فصل با و شاه گنجی مرده و خردمند و عادل و شجاع بود و مرا گرامی داشت روی از عجائب
 جهان سخن می گفت گفت که در جهان و می هست و خیمه آبی دارد و زمان انجا بطلب آب روند و در آن زمین گرم است ترا اگر کسی
 یکی در آن گرم رسد که مینبرد آن آب که در سوخت آید شود و عجیب بر آنکه سبونی که از آن زو و نذر من سفیر کرد و امیر ابو اسود
 روی ترش کرد پس انچه در و تر با من نه بر حال سابق بود یکی م گفت امیر از تو بخجیده و می گفته که فلان چه ابان من بخجید چنان گوید
 که با کو دکان گویند من درین باب مختصری از روستای حریان طلبیدم بعد از چهار ماه مختصر من رسید بگو است معارف آند یا ربا و در
 و مختصر المعارف را تصنیف است و علم اخلاق می و مشهور بقا قوس نامه و آنرا در نصیحت فرزند خود کیلان شاه نوشته حکایات نیرب
 و فقر با معید در آن شرح است از انچه حکایت یکی از ملوک ناکس بر و زرتو چشم گرفت و او را غل کرد و گفت بهر خود جاس
 اختیار کن تا انجا روی و قرار گیر گفت چند ده ویران مرا به بخش تا آنرا چنانچه خواهم آبادان کنم ملک گفت چشده ده
 ویران با و و پس در همه ملک تشدید جاسی ویران نیافتند ملک را خبر کردند و وزیر مغرول حاضر بود گفت ای ملک
 می دانستم که چنین است اکنون ولایت چین از من بار گرفته به کس ده که هرگاه از روی بازخواهی همچنان تو بارش بار ملک از و
 عذر خواست و دیگر بارش و در رستا و او و فیضان از آن کتاب است که دو صوفی بر است می رفتند یکی مجرب بود و بسیار می رفت و هر جا که
 رسیدی بختی و اگر کسی نماند شیدی و دیگر کسی نه وینا روشت باری می نوشت کرد و لیکن در هم بود و نه تباخت رسیدند

که در رجب یا ربو و مجرب و غنبت آن دیگر پاس محبت خفته شسته بود چه کنم چه کنم می گفت مجرب و سید ارشد گفت ترا چه رسیده گفت پنج دینار دارم و از دزدان می ترسم گفت آن پنج دینار مرزاده تا تیر کیم صوفی پنج دینار ترا داد و مجرب و سید ارشد در چاه انگند و گفت اکنون از بیم رستی این چنین بختیپ ایضا مردی صید کرد که کوزه پشت بر عصا تکیه کرده می فرست جوانی با و رسید بر سیل استم گفت که این گمان را بچند خریدم تا من بخرم گفت اگر غریبای را یگان بخوشید این چند فقره نیز از آن کتاب است زبان را بخوب گفتن آموخته کن و بر بلا اندر بنمای و تا نخواهد کسی نصیحت کن و کسی که بکجه بر آمده باشد مگر درست گردن او مگر دو نیم مردم شادی کن تا دیگران بنم نوشا دے نمکنند خوب گوئی تا خوب شنوی نیکی مرزا واریکی درین مدار بر شادی بازگشت او نیم است از آتش دمی شمر چیم پیاس فضل مگردان و اگر از بخردی و بے هنری نام و نام توان بدست آوردن بخیر و بے هنر بیاس و شش از نادان باید آموخت از آنکه هر گاه و بخشم دل نادان نگر می و فضا رت عمل بر دیگراری آنچه از وی ناپسند آید آن نکستی از سنگد رے آرد که من منفعت اندهم از دوستانار می یالم که از دشمنان نیز می یالم از آنچه اگر در من فعلی رشت بود و دستان موجب شفقت پیوستند تا من ندانم و دشمنان را ظالم کنند و من انفسل را از خود دور کنم سر پای نیکو کس در دوش و او بنفس تو وضع درست گوئی و بکجه آزادی و شریکینی است و بجای باشد که شرم بر مردم و بال گرد و باید چنان نکند که از شرم کتے در مهات خود تقصیر کند و فعل در کار توراه یا بد که بسجای بے شرمی باید که در که تا غرض حاصل شود و همچنان که شرم کنی نتیجه ایمان است بے نوری نتیجه شریکینی است و چنان شرم بیاس که از نرے بخور دت و نیز از چنان دشت بیاس که از دمانت بیرون انگیزد و بیاس بر ابدی یا موز که بد آموختن بجای بد کردن است و کس اینا زار که اصل مردی کم آزاری است و خوشی تن را نادان شمر که تو دانا آنگاه باشی که بر نادانی خود وقت شوے و اگر خواهی که از تو دشمن بداند با دوست مگو از گرسنگی مردن به که بیان فرومایگان سیر شدن مردم بے هنر به دوستی را شاید تو نه دوستی را از آن کسی نبود که کسی حلیتے آورد و او را نکند اگر خواهی که کم دوست نباشی کینه دار بیاس که زندگانے او بکام نباشد زنده اش شمار اگر خواهی که بی اندوه باشی خود بیاس اگر خواهی که از بوی شیر کن اگر خواهی که شرم زده نگردے آنچه نباده بر بد اگر خواهی که قدر بجای باشد قدر دیگران بشناس اگر خواهی که بر تر از دیگران باشی فراخ شده باش اگر خواهی که آزاد باشی طبع را در دل جانے مده مازندران ولایتی است نایره دیار طراوت بسیار و در بعضی چیزها مستی میندے دارد و مازندران راه های سخت و بشیهامی پر وخت بسیار و از دوا و او چند قلعه در رعایت حضرات تیموه گرم سینه و سردنبری اکثر در آن دیار پیدا ے دارد اما آنچه قابل آید باشد تارنج و لیمو است و حاصلش بیشتر از تارنج و لیمو است و در آن مازندران شکر بر چند شهر است و در زمان سلاطین مازندران ملوک ماوند بود چنانچه در طبرستان مرقوم گشت و از جمله مازندران سیارسی شهر است در رعایت خوبی و مهوری و بربک طرف شهر مرغذاریست قریب بدومیل و نهایت حضرت و خرمے را دارد و از زمان قدیم تا اکنون آباد ے انے بسیار دارد و در سی از نیمه سارویه ابو یه آیتست و نسبت سارونه بکار و باره ے پیوند وجه تشبیه کا و باره آنکه خلیل بن فروزین رسی بن جابا سپاهیم نوشیروان حکومت رسی داشت قصد تخریب طبرستان کرد و بصورت مجهول کتا وے چند بر مطاع رسی باز کرد و بطبرستان شتافت و ملازم و اسے اتجا آورد و کائنات شد و بر مدخل و مخارج ملک مطلع شد و مر حبت نمود پس سپاه جمع آورد و رومی به آند یار نهاد و اور و کلاس از دوزخ و شهر یار

که پادشاه عجم بود و خواست رود و گفت خلیل این محمد بن است باید که اطاعت کنی او و واکس بپذیرستی و بعد از آنکه زمان
در گذشت خلیل در طبرستان استقلال یافت در سال هفتم هجری در گذشت و او دو پسر داشت النوریه و باد و سستان و اولاد او ملوک سهند
اند و النوریه بعد از پدر در طبرستان و مازندران ب حکومت رسید و نیز با او است سار و بدین فرحان بن النوریه که شهر سار و به از انبیه او است
و دیگر چاره فریاد و سار که شهری نایزده و با طراوت است و بنای آن درین زودی شده اعلی از جمله بلاد قدیم است بعضی گویند
که تحت پیدیا نموده و لقبول برشته فریدون و در زرتشت انقلاب از غلبه ملوک و بدین می نویسد و ملوک کتاب سار و مالک گویند
که از روزگار فریدون تا عهد بهرام گور و تنگگاه سار سکون اهل بود و در مهل شهر گنبدی که هشتم چهار بران بر دیده گویند که قراچه بن
فریدون در آن گنبد است و قریب شهر رودی است که آنرا انهره می خوانند و قروم آن شهر نیز از آن جدا ساخته بر زراعت و عمارت
خود می برند بنابر آن پنج منزل بے آب روان و سر استبان نیست اسعد از قریب صد باره ده دارد و ولایت آن ب مازندران
و گیلان و در بنای حق و کوهستان زمی متصل است و خاصش شیخ و تنج و آهین است و قلاع معتبر بسیار دارد و ساکنانش اگر چه
مکسب کمال کمتر متوجه می شوند اما بعضی که موافق می گردند نهایت خوبی و دینداری را دارند و ملوک سهند از اولاد باد و سستان
خلیل اند و ذکر بعضی از ایشان در ساری گذشت و از آن طایفه است خزانة دوله ماورین شهر مکنم ملکه عادل و متبرع بوده و در مملکت
خوش اند و در او که مقتضای آئینه گریه یا انبیا الدین انوار النوریه و ملوک است من بوم اجمعه فاسعوا لے ذکر الله و در این می پیا سر
در روز جمعه بکار دینی و سار و از دو نیمه مسجد حج آئینه صفای محرقه بوض رسانیدند که بحجت کثرت عیال بار اطاعت نیست اگر بان
پنزد و ازیم و چه میشت آن روز بدست نه آید شاه امر کرد که بهر ایشان و طیفه مقرر کنند تا ملائمت روز جمعه شود پس چنان کردند و قتی محاسب
یکه از ایشان را که بے وضو نماز کرده بود بگرفت و خواست که جدا کنند گفت که مرا از خدا و نه بر ادای نماز و طیفه مقرر است اگر خواهی
که وضو نیز کرده بران باید افزود و این حدیث ملک رسید بوجود تا به وضو نیز و طیفه مقرر کنند و درین مقام صاحب معصود قی
نقل می نویسد که عبد الله خان ادر باب و ابی ماور و پسر پوسه نماز بجا بخت گذارد و سار سپاه طوغا و کر با بان پر خستند
و سار بود که وضو نماز کردند عبد الله خان آگاه شد و خواست که معلوم کند که آنها که هم کس اند پس امام رگشت چون اذان
گویی فریاد کن که هر که وضو نباشد باید که بجانب چپ آید امام چنان کرد و جمعی از او گمان که بجانب راست استیاده بودند چپ
میل کردند عبد الله خان بے بختید و ایشان را سپید کرد و تو به دو بعضی تقات بار اقم می گفتند که وقتی عالمگیر با و شاه مردم
بسیار از پیشتر هجوم آورد و شسته بودند کشاکش بر مردم با و شانی چند آن شد که بجای استیاد و نیافتند با و شاه بیدار شد
خاجه جهان بیاد بر وضو رسانید که اگر فرمان شود و خوش طبعی از و ام خلا بقی را که مفید به نماز شسته اند و جای بر نام مردم تنگ کرده
و رفع ساریم با و شاه حکم داد و خاجه جهان بیاد را و از بلند گفت که حکم بار شاه جهان است که مردم بے وضو از دست راست بدست چپ
آیند خلق کثیر از دست راست بدست چپ رفتند خاجه جهان بفرمود که ایشان را از اهتمام بچوب سلطان از اینجا بر اند فرستند در مکان
پیر آید با و شاه بختید و فرمود که بیدار می پندیده کردی و اینها رستم حروف از بزرگان خوشین شنیده که سید مبارک محدث ساکن
بلگرام در بلگرام محل خوشین سید و سراسر تعمیر نموده و در سراسر ای قوم جولا به و غیره مردم رعایا که اکثر مسلمانان بودند آبا و سخت و بر
نماز هر پنج وقت با ایشان تقید کرد ایشان گفتند اگر بنماز تقید شویم از کسب معاش باز یابیم و عیال از گرسنگی بمرند امیر گفت

در راه پیشانی و عهد الدوله برابر ایشان نشاندند تا بسوی کعبه رسیدند و در راه کعبه کثیر کباب یک خمر را و دو باقی را بخوراندند
و بدان بر تربت علی علیه السلام عمارت عالی بنامند و نقل است که چون در سنه سه صد و هفتاد و یک هجری بمشاورتشان عتقدی در عربی بنهاد و اتمام رسانید
و بتأشای آن در وقت یواندر لویه که بنزد پادشاه نمانده اندیر رسید که چو کوه که زنجیر و پاپت کرده اند و یوانه گفت ای امیر عجب حالتی است که دیوانه توئی بنزد پادشاه
چو هست مال از عالمان گیر ای ذرف از دیوانگان پرسنی از ایا این چه کارشفا و راحت خدای است و تو دارشفا یساری بر تر ازین یوانگی چه باشد
عتقد گفت زده ای سرانیده و به سخن پادشاه گفت از توبه به وفات عتقد الدوله در سنه سه صد و هفتاد و دو هجری در بغداد اتفاق افتاد و دیگر
از سلاطین دایلمه فخر الدوله بن کنالدوله است که رمی بهر ان باو تعلق بود و وزیر با تدبیر ابو القاسم اسمعیل المعروف بصاحب ابن عباد که در فضائل
و سکارم از تعریف مستغنی بوده نقل است که چون زمان وفات صاحب دیک سید فخر الدوله بیجاوت رفت صاحب گفت بعتایت خدا خواهند
با خلق بنوعی بسر بردم که نام باو شاه من در جهان به نگوئی مثل سنت گری از من بهین شیوه رمی پاست بهمه آن را از پادشاه دانند و اگر خراج
بود از من و انید و نام خدا و ندیندی مشهور گردد و چون صاحب فوت کرد و فخر الدوله بر وصیت صاحب عمل نمود و دیگر م و بدل سلطنت
تم و دیگر از ملوک دایلمه مجد الدوله بن فخر الدوله است که بخرو سالی در رستگاری حکومت رسید و مادرش صیده که دختر باو در عم امیر
عنصر المعانی کیکا و سس بن اسکندر بن قابوس بود و بدین ملک پرداخت و او غور تے عاقله و عادل بود و وقتی محمود غزنوی به او پیغام
که خطبه و سکه بنام من کن و گرنه جنگ را آماده باشش سیده و جواب گفت تا شوهرم فخر الدوله زنده بود ازین اندیشه مندر بودم
که اگر سلطان چنین گوید چه کنم اکنون ازین نعم رسته ام چه سلطان عاقل است و انده که چون او پادشاهی را بچنگ نی بیاید آید که
شیر هم نرود و هم ماوه اکنون اگر آید نخواهم گنجیت و جنگ را ساخته ام مال از دیر درون نیست ظفر و یا نه سمیت اگر مرا ظفر باشد بطرف
نامه نویسم که محمود را شکستم و مرا فخر بود و نام تو بدیده بر آید که زنی محمود را نه سمیت داد اگر ظفر ترا بوده جز این چه توانی نوشت که زنی را شکستم و این
هیچ فخری ز نامی نباشد چون جواب محمود رسید از ان غریبت و گزشت و تا سیده زنده بود و قصد رستگاری نکرد و چو سیده فوت کرد مجد الدوله از
تدبیر مملکت عاجز آمد و امر باقرانی آغاز نهاد و سلطان محمود و غازی آگاه شدند و در شش صد و هشت هجری قصد رمی کرد مجد الدوله از امیر خود
شکایت نوشت و استمداد نمود محمود و غزنوی بر سه رسید مجد الدوله بخدمت او رفت سلطان گفت شاهنامه خواند و شطرنج باخته گفت
بلی گفت هرگز ندیده که دو پادشاه در یک مملکت حکومت کنند و دو پادشاه در بساط شطرنج در یک خانه باشند گفت نه گفت ترا چه برین داشت
که مرا بملک خود خواندی و اختیار خود کسی دادی که از تو قوی تر است آنگاه او را با پسرش بفرستاد و در اینجا هر دو در گشتند
سلطان مملکت به پسر خود مسعود و او باز گشت و آخرین ملوک دایلمه ابو علی کینج و بن عزالاکا با بخت است که بخدمت سلطان پارسان
رفت و اقطاع لاق یافت و در چهار صد و هفتاد و هشت هجری در گزشت و بعد از وازاکا بویه خراسان و دیگر نماند بنزدی از احوال
وزر او امر دایلمه ابو الفضل محمد بن ابی عبدالحسین کاتب معروف باین حمید و رکن الدوله دایلمی بود از خات
وانش که داشت او را حافظ ثانی گفتند و سخن کم گفتند و پرگو س عیب کرد و حافظه او چنان بود که پناه بیت شنید
یا اگر قے و صاحب عباد و صحبت او بسر برد و به ایوانه اسم اسم حیل بن ابی الحسن عباد و طایفه که تفرقه و بنی همد
بصاحب ابن عباد و در سکارم در فضائل لطیفه داشت و ناوده و عمر و عجب و به و حمر بود و چهار صد و شتر کتاب خانه با س
سے کشیدند و بعد از ابو الشیح بن حمید وزارت موید الدوله یافت و بعد از وفات او برادرش فخر الدوله را

بسلامت نشانیہ نقل است کہ قابوس و شکر و قایت و غیرہا بفرمان امیر نوح بن منصور سامانی روی بجز جان آوردند و عمر
 زخم موبیالہ و کہ زند صاحب عباد و یاسوس بپا و شومن فرستاد و او برقت و باز گشت و گفت لشکر خچندان است کہ توان شمر
 و چندین خیل در آن سپاہ است گفت بلکہ چند پیر یا ایشان است گفت آنرا اندام صاحب گفت اویران رای زن می ترسم نہ از پیلان و کنگل پس فایان
 بفریفت تا روز شنبہ بنیت وقت ہفتمہ سپاہ بیگت بپیر ایشان شد نوح بن منصور از فضل او آگاہ شد و نامہ باو نوشت کہ بدین جا بشتاب کہ درایت را
 صاحب جواب نوشت کہ مرا چار صد شتر بہر نقل کتابخانہ ماند و دیگر چیز ہا برین قیاس باید کرد و بخیرت سیدن چگونہ میسر کرد و گویند روزے تمار کرد
 و بدیوان نشست فخرالدولہ پیغام فرستاد کہ اگر کوفتے عارض شدہ بخندمت برای عبادت آیم گفت کوفتے نیست کہ خداوند را قصد بدہ باکشدید
 و دیگر روز نزد فخرالدولہ رفت فخرالدولہ از حال سوال کرد صاحب گفت فجر من در کا شغرت نوشتہ بود کہ خاقان با فلان سپہ سالار سخن گفت
 غدا نم کہ چہ گفت ازین معنی آزرده شدم کہ چہ خاقان با فلاد کا شغرت سخن گوید کہ من اندام شب نوشتہ دیگر سیکان سخن فلان بود و لاجرم قبضہ بیط
 تبدیل یافت بر بیج بن ظفر عندی کا تابی نامہ نو و فاضلی بر جہتہ لیکہ خطی از پیران و بپا و شومن نوشتی صاحب آگاہ شد و اورا بسبب فضیلتی کہ داشت ملاک
 روزی رنجور شد بر بیج با عیادت او آمد و بنشست گفت بجنب ما توانی چیت پدہ بخوری صاحب گفت از آنکہ تو میساز می یعنی ترو پر بیج بدست
 کہ پدہ گفت گفت ای فایکان بجان و سر تو کہ دیگر بکنم گفت از اینچہ کردی عفو کردم بر بیج تو بخور و از اینچہ میکردی گذشت کہ تیر بہت صاحبان بود
 کہ بر و رقریب سہ ہزار کس بزنا کردہ و طعام خوردی و روزی صاحب عباد و با جمعی بر منہ نشستہ بود و مردی القمہ برگرفت موی در القمہ بود صاحب بدید
 و گفت موسی از القمہ بیرون آذر و القمہ از دوست بیرون بہنا و و بر حناست و دستن خواست صاحب گفت
 چہ اینم خوردی و از خوان من برخاستی گفت مرانان آنکس نباید خورد کہ موسی در القمہ من بہ بیند صاحب خجل شد
 و عذر خواست و گویند صاحب این عباد و مخرج را انداخت اورا گفتند بگوئی امیر الامرا سے ان پچتر سہرا می طریق
 لشراب منہ الصاد و الوار و گفت حکم حاکم الحکام آن بعیل فلیسا فی اللیل لنفع من الغاوتی و لنا و نحی
 فتح الملک ابو غالب محمد بن علی بن خلقت واسطہ گویند کہ بعد از این عمید و صاحب عباد و بزرگترین وزرائی مالک
 است و او اول کسے بہت کہ در شب برات حلوا بر فقر اشمت کرد و آن رسم اکنون نیستہ شایع است یکی
 برقعہ باد و افخر الملک بر خواند سعادت مردے دید بر طہران نوشت العایتہ فتحبہ و انکانت صحیحہ گویند بہر ماہ ہزار
 درویش را جامہ و دختہ قزوین از شہر نامے قدیم بہت مولف تذکرہ گوید کہ ان را شاپور بن اروش نیز
 بابکان ساختہ و صاحب لب التواریخ گوید کہ چون شاپور نو والا کثاف از زندان قیصر آمد و کنیہ کے کہ بڑا عباد
 عاشق شدہ بود و بگریخت و تارنمین قزوین ہیچ جانہ استا و دوران وقت عنیہ از باغی کوچکے ہنومعہ مردان
 پرست چہرے و دیگر نو و چون دران سرزمین لشکر بدو پیوست آن جارا مبارک استہ شہرے و زان سرزمین بجا
 و حترہ اصفہانی را اعتقاد است کہ اول در زمان بہرام نباشدہ بود و بعضے گفتہ اند کہ از ملوک اکاسرہ لشکرے
 جنگ دیلمان فرستادہ بود و در صحت بر قزوین قتال واقع شدہ سپہدار اکاسرہ در لشکر خویش بخللہ
 ویدہ یکے را گفت مصدع کہ آن کس دین یعنی آن گنج لشکر است کن بہ چون از ان جانب فتح
 زو و او بہر آئینہ در ان موضع شہرے نیا کہ وہ موسوم بکیسویں گردانید عسب آن را قزوین خواندند

و در زمان خلیفه سوم یعنی عثمان رضی الله عنه ولید بن عقیقه که والی عراقین بود سعید بن عاص را فرستاد تا قیصر آن شهر خود و چون
 با وی عباسی خلیفه شد شهر را و دیگر در جنب آن بساخت و مدینه موسی نام کرد و آن شهرستان داخل محله درج و جوسق کردند
 و بارون رشید سجدهی در آن شهر بساخت و تازه بنیاد نهاد و آن به اتمام رسید و بود که بارون وفات کرد و وزیر سلطان سلطان
 سلجوقی صدرالدین محمد آنرا با خبر رسانید اما در قمرت مغول اثر از آن نماند و بهترین قزوین چهار باسی و چهار باس را بدست
 متوکل بود و در پادشاهی جرج بنای این کار بر نهاده و شاه طهماسب صفوی قریب سی سال دارالملک ساخته و شاه عباس
 کار بر آن افزوده و در قزوین مسجد است که آنجا دعا می ستجاشد و از غراب دنیا معالیه باغات انگور آنجا است که در سال
 یکم تبه زیاده آب نیخورند و از سیوه باسی انگور و خرزهره قیصر نیک تر میشود و مردمش در روشن و گرمی اختلاط به انبار اندوز
 اکثر از علم موسیقی با خبر اند و بی ترحم آهنگ و حسن صوت مستند چنانچه شاعر گفته شاه را باید که باشد چار صفت از چار شهر به تابو
 ممتاز از اتم بر سر و سروری به از خراسان مطرب از قزوین آید پس به زبان از صفایان عامل از تبریز مردی لشکرچی که
 شهر لیسیت قدیم از اقلیه کشمیر بن سیاوش بن کیقباد و وار این داراب آنجا قاعه از گل بنانداخته آنرا اسکاند و رومی با تمام
 رعایت و بقوله شاپور ذوالکفایت بنا کرده هوا آتش سرد است و پیش از رودخانه است و غله و سیوه در آن نیک
 بجهول می پیوندد و ولایتش بهت پنج باره و بهت ریگان شهر را نام از اقلیه آرد شیر باکان بوده چون در
 قمرت مغول خراب گردید و مکرکال اصلی باز بنیاد الحال شهر را کوچک و صد یارده و در و هوای آن بسوی باطل است
 حاصل بیع آن از آب کار نیز و عریش آن از آب رود بجهول می پیوندد و سیوه شش خوب نمیشود و نقل کنند که در قمر
 یکی از اکابر اولیا ساکن ریگان بود ویرا گریه بود که هرگاه جمعی مهمانان بخانقاه شیخ آمدند که گریه بعد و هر یک از مهمانان
 با آن گریه می نمودند و هر یک از آنکس که آب در و یک ریختی روزی در آن مهمانان بر عدد و انگاهای گریه زیاده آمدتجب کردند
 گریه در میان آنجا که در آمد یک یک را بهت میکرد و تا هر یکی از آنها بول کرد چون تفحص کردند از دین بیگانه بود و دیگر وقتی
 خادم مطیع بر آن اصحاب در و یک شیر بزنج می نخت خادم برای کار به متصل رفت تا گاه مار را از راه دو دگذا در و یک
 افتاد که به آنرا بدید کرد و یک میاشت و بانگ میکرد و اضطراب می نمود و خادم چون از بیعتی اطلاع داشت و بر راه زجر کرد و در
 می انداخت چون خادم میجوید بهت نشتر گریه خود را در و یک انداخت چون شیر بزنج را بر خنجر ماری سیاه از آن ظاهر شد شیخ
 بفرمود که چون این گریه خود را فداست در ویشان ساخت ویرا در قبر کنند و زیارتی سازند گویند که هنوز آن قبر ظاهر است
 و مردم زیارت آن کنند و قسم حروف گوید در خانقاه بر نشین مکی کوچک بود هرگاه موزن بانگ نماز می گفت آنسگ
 عقب موزن آمد و نیز بانگ میکرد تا آنکه موزن اذان را تمام میکرد و در پنج وقت بیچکه آهنگ که آنسگ بموافقت موزن
 میرداشت هر جا که بعضی بودی کشیدن اذان دوباره عقب موزن حاضر شد و سخاوتش و سهر و و اول دو شهر بود و در
 در غایت سموری و در قمرت مغول خراب شده بود و از هر یک بقدر دینی مانده و ولایتی سردسیر است و حاصل آن غله
 و اندک میوه باشد و زیاده بر صد یارده و ه توابع دارد و پنج و از صفایات شهر در دست در جنوبی سلطانیه نیک
 روزه راه افتاده و مغول آنرا بمغولایق نام کرده و کثیر و لیاقت آنرا آبا کرده و در آن موضع سر است بزرگ و در صحن سدا

چشمه آب است بقدر دریا هر چند سستی کرده اند بعد از شش فرسیده اند و در جوی آب بزرگ که هر یک بمقدار سه یا گردسته باشد از آنجا بیرون می آید چون پیش آنرا می بنزد آب عرض زیاد نمی شود و چون سبکشانید برقرار خود جاری است و در سطح موسوم کم و بیش یعنی باشد طیارم سطحی باتره و باطراوت است و در جانب شمال ساطانیه یک روزه راه واقع شده و اکثر قوا که آنجا خوب تر می شود و زمین حاصل می یونند ساطانیه از انبیه الجانیو سلطان است آنرا مربع وضع کرده طول هر دیوار کان آن پانصد گز قرار داده و دیوار قاعه را از سنگ تراشیده نود و شش عریض ساخته که چهار سوار بفرار است بر آن روزه و شصت آن بادشاه گنبدی بر آن صورت و قطر شش صد گز و ارتفاعش صد و بیست گز و پنجاه گز و در عرصه چهل و دو به اتمام رسانیده گویند که چون آن عمارت به اتمام رسید سلطان با حضار حجامه افاضل حاکم محروسه امر فرمود تا اکابر و افاضل و سادات و شیوخ هر بلاد و جمع آمده در آن گنبد مجلس سازند تا برکت قدوم و نفس آنجا در آن بقعه حصول می یونند و از حجامه حضراتیکه در آنحضرت حاضر بودند یکی شیخ صفی الدین اردبیلی و دیگری شیخ علاء الدوله سمنانی بوده که هر کدام در یک طرف بادشاه مسکن نموده بودند چون سفره طعام گسترده شد شیخ علاء الدوله بطعام میل نموده شیخ صفی الدین میل نمود بعد فراغ تمام سلطان گفت زبیر یکی از خدمت شما برو و خیزان شکنجی است اگر این طعام حلال بود شیخ صفی الدین چرا میل نکرد اگر حرام بود شیخ علاء الدوله چون میل نمود شیخ صفی الدین گفت که حضرت ایشان بخواند جز از ملاقات میرزا رتبه نیستی افتد شیخ علاء الدوله گفت که حضرت ایشان شاهبازارند و شاهبازار بر طعمه نمی نشیند بادشاه را بسیار خوش آمد که آن دیو بزرگ را بگریه راستایش کردند و از بایجان ولایتی است مشتمل بر بلاد و قصبات و از انبیه فلک آذرین ایران بنام ابودین شام بن نوح غایبه اسلام است صاحب تذکره گوید که بعد از پلور و الاکاف مروی آذربایجان نام و آذربایجان دعوی پیغمبری کرد و بسیاری از اهل آن دیار با و ایمان آوردند و سالور او را بگرفت و بعضی از فرائض را بر سر سینه او گذاشت ضرر با و نرسید مردم شهر معتقد او شدند و او مردم را بشباب تحریف نمود و اباحت میفرمود و بعضی آبا و اجداد آذربایجان را به نام او میخواندند و هنر ارس در میان ولایت آذربایجان جریان دارد گویند هر کس که پناه بر آن بگیرد و دو پای خود را بر شکم زن باز دارد و وضع محل بر او آسان شود و هنر که بر کنار آن ولایت افتاده و فارق است میان گرجستان و شروران و آذربایجان و در آنجا چشمه است که چون آتش برآمده اند راهی جریان می ماند سنگ شفاف انعقاد می یابد که آنرا مردم خوانند و اکثر جمعی که شهر آذربایجان بسرو می ماکل است و حدودش بولایت عراق ششم و موغان و گرجستان و ازین پیوسته طوش از ناگونه تا شهر خلخال و عرضش از مروان تا کوه سینا پنجاه و پنج فرسنگ است و در الملک آذربایجان اول مراغه بود و باز بزرگشت تبریز منظم ترین شهرهای آذربایجان ملک ایران است بریده خاتون زوجه یارون رشید در سنه یکصد و پنجاه و هجری شهر را پناه کرده برادیت بولف صافی از انبیه بلاس نیره فیروز اشکانی است شاید بنام بلاسل زلزله خراب شده باشد و در عهد یارون زوجه اش پیغمبران پر و اخت القصه تعمیر زبیده خاتون بعد از چندی بسبب زلزله خراب شده بود و در زمان متوکل عباسی باز عمارت یافت و باز ویران شد و همچنین چند مرتبه خراب و آبادان گشت تا در عهد واثق بالله عباسی حکم باشاره مصری بطایع عقب انشهر بنانها گویند از آن زمان انشهر از زلزله خراب گشته و بعضی گفته اند که چون کاریز بسیار در اطراف شهر ساخته شده و منافذ زمین کشاوه گشته میرانیه تجارت القدر محبتش می کرد که زمین را در حرکت آورده شهر را خراب سازد و تبریز در عهد سلاطین چنگیز

و دارالملک بوده بتاریخ عمارت بسیار از مساجد و مدارس و اسواق و حمام و غیره ذلک ساخته شده و غارخان عمارتی عظیم
 جهنم مصحح خود در آن شهر ساخته و خواجه رشیدالدین موضع لبنان کوه و پور و نخیلات الدین محمدر و دیگران امین رفیع و مساجد عالی
 بنا نهادند و اکثر میوه های آنجا خوب تر پیدا میشود و خصوص سبب و امر و دوز و آکو و کیل و پهل و انگور و آب نمران رود که از کوه
 سندی آید یا نقد و اندکار بزرگان اخراج نموده از تمام دریاغات و از لغات تبریز صرف میشود و متوطنان آنجا سبب
 چهره و خوب صورت و صاحب نخوت باشند و معاشران لطیف و صاحب جمال در آن شهر بسیار بوده اند شصت از مصافات تبریز است
 از دیار از شهر با سینه تیره آذربایجان است و برکنار رود و اسرار واقع شده و مفتاد و چند چشمه از میان معموره آن اخراج
 می پذیرد و مردم آنجا در عبادت نهایت وقت را بکار می برند چه مردم اردو و بارخان پرست و اهل تبریز از آن پرست و بارخان
 پنجهان را از پرست میخوانند در اردو و باره میوه سبب ساطانی و امر و دنیا کو تر می شود هر آنکه بحسب وسعت و فصاحت و لطافت
 کوه و صحرا و کثرت میوه روح افزای بسیاری از بلاد ایران رجحان دارد اما و در آن دیار بسیار اتفاق می افتد و در تمام
 ایران جهت بستن صد مرتبه از آن میوه انداخته اند و خواجه نصیرالدین طوسی بعد از تفتیش بسیار در آنجا صد بسته خلخال شهر میوه
 میوه در آنجا فراوان می باشد و در یکی از دیهات آن چشمه است که آبش در تابستان پنج می بندد و بر طرف مناره چشمه است
 که در آنش بقیه مرغ نجده میگرد و در یک فرسخ خلخال کوهی است بچون دیوار کم و بیش و ولایت گز از ارتفاع دارد و بر فراز آن
 بشکل حربه کوهی تخمینا پانزده گز بیرون آمده همیشه از آن خرجه قطرات فرو می ریزد که نزع آن بر این آب است و در میل بخت
 درختان و آب های روان آن بسیار میوه های آن ممتاز است و مواش در غایت سرودی است چنانچه در بعضی مکان غلگه
 به در و اند خور و متواتر و آن میوه های قلیل چون سبب و امر و غیره دیگر حاصل نمیشود اما بنا بر قرب و جوار تبریز هر چند که
 خوانند میر است و صل سبیلان که از علم جمیل جهان است در چهار فرسنگ اردبیل واقع است و بر زیر کوه قلعه بوده و موسوم
 بدربهن که روئین دژ میزش خوانند چون میان کثیر وین سیاوش و فرام سیاوش بن کیکاؤس کیانی جهت سلطنت مهم تبعاع
 رسد سران سپاه قرار دادند که هر که فتح در بهن نماید پادشاه او را پادشاهت نخست فرایز باطله سس و کسم بود و در آنجا رفت و
 کارنا ساخته بازگشت چنانچه فر دوسی در شاهنامه بیان آن نموده پس از فرامیخت و ویا کو در زوکیو و غیره فتح نمود و کیکاؤس
 او را به پادشاهی نشاند و خود را نیز گزید و کثیر و فرمود تا اردبیل عمارت کرد و دو گونید چون از موهان و قرا باغ بیرون آمدند
 در بنه باشند و آن گیسای است که ترکان آنرا بوستان گویند هر چهار ماهی که آنرا بخورد البته میرد اما آنقدر زمین که از آنجا
 کوه سیلان را توان دید آن زمان کار نه باشد شیخ صفی الدین اردبیلی که نسبش به امام موسی کاظم علیه السلام میرسد
 از آن شهر است صاحب مقامات و کرامات بوده سلاطین صفویه که در ایران سلطنت رسیدند از اولاد او نیک و نیر و اش
 خواجه علی که بدستور جد بزرگوار خویش بوده امیر تیمور صاحب قران چون از سفر روم باز و مدیل رسید خواجه علی را بدید
 و معتقد او شد و بحسب خواهش او سیران روم را که در محبس داشت نجات داد ایشان مرید شیخ شد و باریا خویش بشناختند
 و چون سلطان جنید بن شیخ صدر الدین ابراهیم بن خواجه علی بر سندان شاد داشت و مرید بسیار جمع آورد مرزاجان شاه
 بن قرا یوسف والی ایران توهم نمود و پیغام داد که از مملکت من بیرون رو سلطان با جمعی کثیر از مریدان بحال شرافت

اما بدینار بگریخت امیر کبیر ابو الفیض حسن بیگ فنا قونیو صاحب دیار مکر و راغراز و اکرام او کوشید و خواهر خود خدیجه بیگم را با او
در سلک از دواج کشید سلطان حیدر از دست او شد پس سلطان جنید با مریدان یغماگرستان شتافت و بسیاری از کافران را
بکشت و چون بگردش روان رسید امیر خلیل شر و ان شاه قصدا و در میان ایشان رزمی صعب اتفاق افتاد و سلطان جنید
شهادت یافت مریدان او مقتدر پسران سلطان حیدر شدند و با او پیوستند سلطان حیدر بجای پدر نشست و شک
بشروان کشید و شر و ان شاه با او رزم کرد و سلطان حیدر کشته شد و خدیجه در شش و ان مرقوم است با حمله سلطان حیدر با جمعی از
قدحی شش بر دوازده ترک بر تارک نهادی و هر که مرید او گشتی با جمعی چنان با او دمی و آن طایفه را قبولیاش گفتند
یعنی سر پس چون وقتی حسن بیگ اتفاق قونیو و الی دیار مکر که خواهرش خدیجه بیگم مادر سلطان حیدر بود و جهان شاه
والی ایران را بکشت و بر آذربایجان و عراق استیلا یافت و دختر خود علم شاه بیگم همشیره زاده خود سلطان حیدر را دوازده
مستول سلطان علی و شاه اسمعیل و سید ابراهیم و ولادت شاه اسمعیل در دوشنبه گشت و پنجم رجب سنه شصت و نود و دو
اتفاق افتاد و دولت قزلباش تاریخ است گویند که سلطان حیدر بر دست شر و ان شاه شهادت یافت یعقوب بیگ بن
حسن بیگ اقی قونیو فرزند سلطان حیدر را القاعه صخره محبوس نمود چون رستم بیگ اقی قونیو با طاعت رسید و شصت
و نود و هشت هجری ایشان را نجات داد و سلطان علی مرزا که از بزرگترین فرزندان سلطان حیدر بود و نزد او رفت و در مسکن
رستم بیگ را ناما بفرخواست و اقی شد مرا هم شجاعت بظهور رسانید رستم بیگ ظفر یافت و از تو هم نمود و عدرا ایشید سلطان علی
میرزا یافت و به اردبیل رفت رستم بیگ فوجی بجای ایشان فرستاد و در یک فرسخی اردبیل میان ایشان محاربه شد
سلطان علی میرزا شهادت یافت و شاه اسمعیل با برادرش سید ابراهیم بیگ سلطان شتافت کار کیا مرزا علی صاحب کیلان
دراغراز و اکرام او کوشید رستم بیگ هر چند نامه با دوشش که شاه اسمعیل را بحضور نفرستد هیچ درنگت شاه اسمعیل در باز ندم
محرم سنه شصت و پنج هجری بسن سیزده سالگی بغیرم جهانکشا با چهار صد صوفی از کار کیا میرزا علی مرخص شد و در بار نشانی
بعد و دار بدیل رسید و در حدود آذربایجان و از بر بجان از طوالت استخوان و شامو و زولود و القدر و اقشار و قاجار و غیره
قریب هفت هزار کس که مریدان سلسله عالی بودند و بر جمع آمدند در سنه شصت و شش هجری اولش و در آن نهادند و انشا و
بایست و شش هزار سوار قصد او کردند و در می صعب اتفاق افتاد و شر و ان شاه بقتل رسید و پسرش شیخ شاه بکنار در بای خزر گریخت و از
گیلان رفت ابو المنظر شاه اسمعیل ضغوف بر شر و ان استیلا یافت و خطبه با خویش خواند قاتلان پدر را بکشت کار با
با نام کرد و به بعد او رسیده بر تخت بنشین شد و مذہب امامیه را در لاج دادند و نه یک الحق تاریخ یافتند و در سنه شصت و شش هجری
متوجه عراق عجم شد و مشغول ساخت و محمد خان سیستانی صاحب ما و لاهن و ترکستان و طبرستان و خراسان بغیر
رزم شاه اسمعیل از بهرات بمرو رفت شاه اسمعیل از مسجد مقدس متوجه او شد مقدمه سپاه سینک خان با مقدمه شاه اسمعیل
در لواحی قریه ظاهر آباد رزم کرد و منہزم بمرو رفت سینک خان در مرو متحصن شده شاه اسمعیل روزی چند بجا بمرو توقف
کرده بر سپیل بنیمست کوچ نمود امیر خان موصلی را با سه صد سوار بر سپیل محمود گذاشت و مقرر نمود که چون او زیان
او کند و روزی بنیمست نهاد سینک خان آنرا بر ضعیف حمل کرد و با پانزده هزار اورک بکشد میرون آمد غرض لتاق کرد و امیر خان را

از مریدان

برید و بگریخت سینک خان از نهر محمودی که پشت چرخ قدری مسافت طی کرد با شکر شاه رسید که در محله وسیع مستعد قتال استاده
است پس زرمی صعب اتفاق افتاد سینک خان نیز میت رفت و هنگام فراز از غایت اضطراب بابا الفکر کس بچار دیواری در پی
که راه بیرون شدن نداشت سپاه شاهی در رسیدن آن محوطه را احاطه کردند و بپاری از او بیکان را بکشت و سینک خان را
در میان کشتگان جستند و در زیر حیفه یافتند سرش را بر بدن و نزد شاه بردند فتح شاه دین پناه تاریخ این واقعه است و در منصور
و منفرد و جرمی غم بخیر و در نهر و غیره نمود و از خراسان و جمع کرده با صغمان باز گشت و در منصور و مشت جرمی سلطان ابراهیم
صاحب روم لغزم نزد شاه روی بایران آورد و در موضع خالداران که مشت فرسخی از تبریز است تلافی فریقین اتفاق
افتاد سلطان سلیم با و سیت هزار سوار روی به رزم آورد و دوازده هزار توپچی پیش خود یار داشت و پیش ایشان دیوار
از آیه کشید و آنها را از زنجیر یک و یک بست محمد خان استاجلو والی دیار مکر بعرض شاه رسانید که صواب آنست که هنگام کوچ
بار و میان مصاف و هم که در آنوقت دیوار آیه ترتیب ننهند و ادشاه بعصلاح و در پیش خان بان رضاند و بالاخر مقابل
عظیم اتفاق افتاد و بسیاری از روسا سپاه شاه و امرای قزلباش بر خیم توپ و تفنگ و میان بر خاک پراک افتاد
شاه حال بازینوال دیده باشما خان قزلباش فرامی و از بر و میان حمله آورده و بار آنها رسانیده و زنجیری که از آنها
بدان بسته بودند بضرر تیغ بر نهد و میان مخالفان در آمد و دست بر سر عظیم نمود چون اکثر سپاهش بقتل رسیده بودند
شاه برگشت و بدر کردن رفت و سلطان سلیم به تبریز آمد و بعد از هفت روز مراجعت نموده شاه به تبریز آمد و در آخر
این سال حکومت خراسان به شاهزاده طهماسب مقرر شد و شاه از کثرت شرب خمر مرخص شد و در گذشت طاب مضجعه
تاریخ است و بعد از دیویشن ابوالنظر شاه طهماسب بن شاه اسماعیل در سن یازده سالگی سلطنت رسید لوط خاں تاریخ
است و او با و شایسته و نیکو پرور و گار بود اما بی ایران بعهد او آسودگی تمام داشتند در محرم سنه نهصد و سی و پنج هجری
عبید خان با سائر سلاطین اوزبکیه با شاه طهماسب زرمی صعب کرد سپاه شاه نیز میت رفت شاه بجای قلیل در رسیدن
بماند و در خواب بشارت فتح یافت صبح دیگر روز با جمعی قلیل بر اوزبکان که بغارت مشغول بودند حمله برد و غلبه یافت
عبید خان زخمی شد و بگریخت شاه طهماسب به نیشاپور شد و خراسان مضبوط ساخت و بعراق باز گشت و بعهد داشت
و در منصور و پنجاه هجری نصر الدین جالیون با و شاه فرمان روانی هندوستان از شیر خان افغان منهنم بایران
آمد و از جمله تجارعت که گذرانید قطعه الماس بود که چهار مثقال و چهار دانگ وزن داشت در کتابی دیده و گفته که
جالیون با و شاه از قندهار غنیمت ایران نمود و این چند ابیات بدستخط خاص بشاه طهماسب قلمی نموده فرستاد
بیت خسرو اعرینست با عنقاسی عالی همتم قایم کوه قناعت را نشین کرده است طالعیم شیر است عمری پشت
بر سن کرده بود این دم از کین و عداوت روی بر من کرده است روزگاری مغله گندم نهاد و جو فروش بدو
طبع مرا قانع بار زن کرده است التماس از شاه آن دارم که با من آن کند آنچه با مسلمان علی در دست آن
کرده است شاه طهماسب شعر به چند در جواب آن انشا نمود و فرمان بنام محمد خان حاکم هر سه مشعل بر هماندار
و لواضع جالیون با و شاه قلمی فرمود و رباعی امشده ای پیک صبا کو خبر مقدم دوست و خبرت را رسد و در همه بام

و

و ناخالص کند

باشد آن روز که در بزم وصالش یکدم به پیشینیم براد دل خود بهارم دوست به اقدام آن سبب لال توجه آن بادشاه حم جا
 دست احرام غنیمت داشته شکرانه باجا آوردند و فرمان که بنام محمد خان بدستخط خاص نوشته این است ایالت پناه شوکت
 دستگاه شملت الایالت والاقبال محمد خان شرف الدین اوغلی بکواله و فرزند ارجمند ارشد و حاکم دار السلطنت هرات و
 میر دیوان با انواع اعطاف و الطاف بادشاه سرفراز گشته اند آنچه در باب توجه ریایات عالیات نواب کامیاب بهرگاه
 خورشید قنات گوهر دریای سلطنت و کامکاری و دوخته چمن آراسه فرمان دمی و جهان داری نوز عالم افزو ایوان سلطنت
 و جلال سرفراز جو بیار سعادت و اقبال گاشتن شوکت و عظمت غمزه شجره طایفه خلافت و نصفت بادشاه برین خشنود و جز
 نیز عالمتاب فلک کامرانی بدر باند قدراوج خلافت و جهان بانی قدوه و قباله سلاطین عدالت آیین مهر و تهر و خواقین صاحب تمکین
 شهریار عالی نسب تحت سروری خاقان معالی حب ملک عدل گسری سلطان سکندر نشان جم جاہ علی بان سلیمان
 قدر تحت نشین صاحب هدایت و یقین جهان بان وارث تحت و تاج صاحبقرانی مصباح شکوت گور کافی نور چشم سلاطین
 روزگار تاج فرق خواقین نامدار الموحید بن عند الله الغیر الدین محمد جالیون بادشاه غازی خلد الله تعالیه حسب الامال
 الی یوم الممال بمسابق نوشته بود چه گوید که چه قدر سرور حضور روی نمود و فرموده ای یک صبا اقدام ندانند که این خبر خبر اول است
 سرور را از ابتداء عمل پوششان نعل به آن ایالت پناه مرحمت فرمودیم می باید که مقصد یان خود آنجا فرستند که مال و آنچه
 و وجو بات ویوانی آنجا را از ابتداء سال حال تصرف نموده بمواجب شکر ظفر اثر و ضروریات خود صرف خود نمایند و بکوت
 نشان بکوشد فصل فصل روز بروز عمل نموده از مضمون مطاع و مخالفت نماید با بقدر کس از مردم عاقل روزگار
 دیده که یک اسپ کتل و یک اسپر کاپ براق در خوران داشته باشند تعین نمایند که باستقبال آن شاه صاحب قبال
 رفته با مقصد را س اسپ خوشترنگ که از درگاه معلی معزین طلائعیت آنحضرت فرستاده شد و آن ایالت پناه در
 طوایل خود می راسل اسپ قومی جسته آسوده که لایق سواری آن شهنشاه معز که دولت و کامرانی بوده باشند انتخاب و
 زمین های لاجوردی نقش با عتقانهای نر زلفت و زرد و زک لایق اسپان سواری آن بادشاه حم جاہ باشد بالاس
 اسپان نهاده هر اسپ را بدو نفر از ملازمان خود داده روانه گردانند و کمر و خنجر خاصه سرفقه نواب کامیاب مرحومی متفوق
 علیین آشنایی انار الله برمانه شاه بابا ام به نواب جالیون باز رسیده بجوهر نصیب مکل است مع شمشیر طلا و کمر بند مرغیت
 فتح و نصرت و مشکون آن بادشاه سکندر آیین فرستاده شد و موازی چهار صد توپ و مخمل و طلسم فرنگی و مرکب مل شد یکصد و پنجاه
 جامه بخت خاصه آنحضرت است همه ملازمان جبهت کافقر نشان آن کامیاب و قالیچه مخمل و دو خوابه طلا بافت و نمد تکیه کرکی که با اسر طلائع
 و سه روج قالدین دوازده درعی کوسفالی خوش قماش دوازده جادر قرمز بنر سید فرستاده شده بطریق حسن ساینده روز بروز سرتیبه لایق
 سر بر نهاده بامان های سپید که باروغن و شیر خمیر کرده باشند از پانه خشنایان داشته باشند مکل نموده جبهت آنحضرت فرستاده باشند جبهت
 مقربان مجلس حضرت عالی و دیگر ملازمان فردا فردا ارسال نموده باشند و آنچنان قرار دهند که فردا در منزل و مشقه که نزول فرمایند تا روز
 جادر با بصفا و لطیف و نقوش شامیانهای طلسم مخمل زرد و زری برپا کرده در کارخانه بطبخ و جمیع کارخانهای ایشان از مرتب ساخته نصب نمایند
 که هر کارخانه ضروری آن مهتاب باشد چون ایشان بدولت و اقبال نزول فرمایند شربت به آب لیمون گللاب خوش طعم ساخته و ببارف و بخ سرد

بکشند یعنی از شربت مر با همی سبب شکالی و شند می و مندر وانه و انکور و غیره میوه های لطیف با نانهای پدید به ستور که مقرر شد حاضر سازند
و سعی کنند که تمامی شهر به در نظر آن سلطنت پناه آید و گلاب و غیره شربت خلی نمایند هر روز با الفی طبق طعام الوان با شربت یک خوشگوار مقرر دارند که مسکینه
باشند و ایالت پناه به کلوی مگر بگی برات و ایالت پناه به جعفر سلطان فرزندان و قوم خود را با هزار کس که بعد از سه روز که آن
یا نقد کس رفته باشند با استقبال فرستند در آن سه روز لشکریان و امیران مذکور رنگ یزنگ در نظر آرند و اسپان
لویجان تازی مقرر دارند که بلا زمان خود به شهر که بیج فرزندت سپاهی به از اسپ خوبیت سراپای آن هزار کس پاکیزه و نگین
کرده باشند و چنین افراد و در چون آن امر بلازمست آنحضرت رسند زمین ادب و قار و تکمین پوشیده یکمیک خرمیت نماید
احتیاط کنند در سوار سوار می و غیره میان ملازمان امر ملازمان آنحضرت گفتگو واقع نشود و هیچ وجه از وجود آنزدگی بلازمان
آن حضرت نرسد در وقت سوار می و کوچ لشکر از امراد دور و دور خرمیت کنته نوبت کنتک هر یک از امرای مذکور که باشد
در محل و مکان آنحضرت کنتک داده باشند و بنوعیکه در خدمت بادشاه خود خدمت میکنند خدمت کنند و این تمامه لفظ ادب باشد
منظور داشته بعمل آرند و هر ولایت که برسد زمین فرمان بواسطه آنجا را و بنمایند مقرر دارند که آن امیر خدمت شایسته
نماید مهمانی بدین دستور ظهور آورده که مجموع طعام و حلاوه و اشربه کمتر از یکین از و پانصد طبق نبوده باشد و خدمت
ملازمست آن سلطنت پناه باشد بهر علی هر کی تعلق ایالت پناه محار خان بیکر بگی دارد و چون امرای مذکور بلازمست رسند
هر روز یکین از و دو دست طبق ایوان که لایق حال بادشاهان بوده باشد در مجلس آن بادشاه گرسه باشد هر یک از
امرای مذکور در روز مهمانی نه راس اسپ پیشکش نمایند که سه اسپ فاصک باشد و یکی بامیر غلسم محمد میرام خان بهاد
تیج اسپ دیگر بامیران مخصوص بهر کس که لایق باشد هر یک فراخور حال بدهند و اسپ تمامی از نظر حجتی اثر گذارند
اگر نمائی که کدام اسپ از نواب کامیاب و هر یک که قبل گذشت قرار یافته باشد که از فلان امر باشد گویند و این حکایت
هر حیت بدینماست لایق خواهد بود و بنحو اید بود بهر دستور که مقتدر باشد ملازمان رکاب ظفر انتساب را مسرور دارند
و آنچه نهایت کجاست و بخواری باشد ظهور آورند و خاطر انجاعت را که از گردش و زنگار عذار خیال می دارد و بدلداری نمی برانند
که درین نوع اوقات لایق ست مسرور گردانند که خوشنماست بدین دستور همه وقت منظور باشد تا حضور یابند و بعد از آن آنچه لایق
باشد از جانب اعمول خواهد گشت یعنی از طعام مفرحات و حلاوه و پالوده که از قند و نبات تیج نموده باشد مر با همی بطیخ و در سینه
خطائی خاصه که بگلاب و عنبر و شمع مشک مطر باشد بحاجس بر نند و حاکم بعد از مهمانی و خرمات مذکوره از ولایت آنجا حاضر جمع نموده
نمایند سلطنت عزت بگی رفیق خدمت بوده دقیقه از دقایق خدمت نامرعی نگذارند و چون آنحضرت بد و ازوه فرسخی ولایت مذکور برسد آن
بگلاب بگی کی از ادبایق کاروان خود را در خدمت فرزندان و حرمه گذارد که از شهر و خدمت آن فرزندان چند خبر دار باشد باقی لشکر ظفر قرین از
شهر ولایت و مرحد با از هزاره و مکرر و غیره تاسی هزار کس بشمار تیج رسد از ملازمان ملک آن ایالت پناه همراه بر داشته استقبال نماید
و جاد و سائبان در سباب ضروری ارشتر و استر قطار همراه بر و چنانچه اردوی آراسته بظفر آن بادشاه در آید
چون بلازمست آن بادشاه سر فرار گردد و پیش از جمع حکایات دعای بسیار از جانب مادر ساند و جان روز که بلازمست متنا
کرد و بتونزک و قاعده لشکر نزول نماید ایالت پناه در خدمت استاده و خدمت مهمانی سه روزه طلبیده سه روز در آن منزل مقام کند

روز اول جمیع لشکریان پادشاهی را بجلالت فاخره که از طاس و کجوب بومی و دوار ایهای جامی و شهنری باشد خلع سازد
و مجبوراً بالا پوشش نخل بدهند بهر نفر از لشکریان و ملازمان و دولتان تبریز یک یوم الحرج بدهند و طعام های الوان
بدستور که مقرر شد بر سر براده نموده محاسن ملوکانه بپارند که زبان بایستین و آفرین گویند و آوازه بگوش عالمیان
رسد تفصیل لشکریان را داده روانه درگاه عالی گردانند و مبلغ دو هزار تومان تبریز از تحویلات خاصه شریفه که بدارا
مذکور میرسد باز یافت نمایند و صرف ضروریات خود کنند و آنچه نهایت بندگی و خدمتگاری بوده باشد بجان منت داشته
بطبوع آورند از منزل مذکور تا شهر چهار روز بمانند هر روز ممانی طعام بدستور اول میداده باشند باید که در روز مهمانی
اولاد آن علم ایالت پناه مانند چاکران و خدمتگاران کمر خدمت بر میان بسته آداب خدمت بجا آورند لشکر آنکه این نوع پادشاه
که بدیه است از برای ایالتی همان ناشده در ملازمت خدمت آنچه نهایت خدمت باشد بجا آورند و تقصیر نمایند هر چند انواع
جان سپاری و خون گری نسبت آنحضرت میرسد پیغمبر باشد تر خواهد بود چون فردا بشهر خواهند رسید امروز درون پادشاه
عینده گاه سبز حیایان خاد و درون طاس قرمز به کرایس سفهانی که درین ایام اتمام داده عرض کرده بود و تزیین
و هند و ملاحظه نمایند که هر جا خاطر خاطر آن عظمت مسرور باشد در هر گل زمین که در آب و هوا این صفت لطافت متباین
داشتند باشد رضا جوئی آنحضرت نمایند و در خدمت ملازم و از دست بر سیننه نهادن پیش رود و عرض نمایند که از دو
لشکر و استیباب تمام پیشکش نواب کامیاب است در راه کوچ و میم خاطر امیرت را بهمن بانی که در کمال استحکام باشد
خوشوقت سازد و خود از منزل که فردا بشهر خواهد آمد رخصت طلبیده روانه خدمت فرزند ارجمند کرد و علی الصبح
آنفرزند را بخدمت استقبال از منزل بیرون آورده سوار پاک در نوروز پارسیال بدان ارسال داشته ایم بیوشاند
و یکی از پیش سپیدان ادبای که از سمت آن آن ایالت پناه بوده باشد در دوار السلطنت مذکور گذار داشته فرزند
ارجمند را سوار کند در وقتیکه بشهر برود ایالت پناه قمر سلطان در خدمت نواب کامیاب باشد و چون فرزند ارجمند
بیزون آید قدغن نمایند که جمیع لشکریان مقرر سوار شده متوجه استقبال شوند و چون نزدیک آن بادشاه عظمت و نگاه
رود و چنانچه میدان میانه ایشان و بادشاه یک تیر پرتاب باشد آن ایالت پناه پیش رفته التماس نمایند که بادشاه
از اسب فرو تر نه آیند اگر آنحضرت قبول کنند در ساعت باز گردد و آن فرزند بر خور دوار را پیاده کرده به تحویل تمام روضه
گشته ران و رکاب آن بادشاه سلیمان بارگاه را بوسیده قواعد خدمت و عزت و حرمت آنچه مقدر باشد
بطبوع آورده خدمت کند و بار اول آنحضرت را سوار کرده دست نواب کامیاب را بوسه داده فرزند ارجمند را متوجه سواری سازد
بدستور سوار گردانند و متوجه اردوی خود شوند و آن ایالت پناه خود نزدیک فرزند ارجمند باشد اکبر بادشاه بخنجر و حکایتی از بر خور دوار
نیکو خصال پس و آن فرزند بواسطه حجاب جواب نتوان داد و آن ایالت پناه جواب لایق عرض نماید و منزل مذکور آن فرزند پادشاه
را مهان نمایند بدین دستور چون چاشت گاه رسد فی الحال سه صد طبق با خضر نجاس بهشت آئین آورد و بین الصلواتین عشاء یکبار و
دو سبب طبق الوان بر طبق های نقره و نلکه که مشهور است بجمار خنجر و طبق های نقره و نلکه که طلا و چینی و مغفور با سرش با نصف طلا
و نصف نقره و نلکه آن با تمام مصع کاری بر روی آن آنها نجاس آید و سفرهای قلمکاری و طبق کاشانی و بعد از آن بیات لذتبخش و نوح حال کلیم

بعل آرنده مفت ز اس اسپنار غنا از طریق اول از طوبایه آن فرزند جدا سازد و بجاها می نخل پوشانیده و پنک با سه قصب
 و ابریشمی برین عمل پنک پندید بر جیل نخل سسرخ پنک سیاه بر جیل نخل زرد بکشد باید که مخط صابرو حافظه دست محمد و قاسم قانونی
 و اساد شاه محمد سرناسی دست باد یوسف کمانچه و دیگر گوینده و سزائنده که در شهر مشهور اند همه وقت حاضر بوده باشند
 که اوقاب خجسته ساعات آن باد شاه بعثت گذر اینت چه هرگاه نواب کامیاب خوابد بغمه و ترنم آنحضرت را خوشوقت
 سازند و کدورت از ایشان بردارند هر کس که قابل آن محاسن باشد از نزدیک و دور بوقت حاضر الوقت و انجست
 باشند و دیگر از شکار باز و یا شته و شاهین و چرخ و بجره در سر کار موجود باشد از نظر بگذرانند هر قدر خوش کنشایش نمایند
 طایران ایشان را تمام حاجت فائز آبریشمی از هر جنس رنگ برنگ فراخور حال هر کس از الوان نخل خار او تکه کلاتون
 دور و طلا یات پوشانیده و چون بمنزل خود و نذر ایشان از یک یک از نظر خجسته اثر آن فرزند ارجمند در آرنده و آن فرزند
 از خلق کرسی که از آبا و اجداد و غیره یافته با ایشان تاطف نمایند و بهر یک از ایشان جدا جدا فراخور حال اسپر پاید
 و انعام زیاده از دست تو مان تبریز نبوده باشد و دوازده تو فور پارچه ابریشمی از نخل و طاس و کنجانی و فرنگی و مردوس
 بافته شامی و غیره که لپانت لطیف باشد پارچه نفیسی که در سر کار خارج میشود با سه صد نفق که هر سه کبسه بجا تو مان باشد
 بر سه خرج سرکار عالی یدیه هر روز تا سه روز در سر خیابان و کافه کاه سر میفرموده باشند و درین سه روز در باغ
 چهار باغ که منزل بادشاهانه است میر خیابان که در باغ عیدگاه است و اصناف چهار طاق و آئین بندی شیرین بتند
 و بهر صنعت گری که می از امرای مذکور و اشتریک سازند تا به تعصب یکدیگر هر صنعت شیرین کاری که دانسته باشند بعمل آورند چون
 بادشاه آن مرز بوم را بقدر و مفر خنده لزوم شرف سازد و لشکر از غبار سهندان بادشاه آن مرز بوم رشاک فردوس گرد واز
 مردم خوش طبع و لطیفه گو که در شهر هستند تمامی در نظر کمیایا اثر در آورند که باعث سرور باشد روز سوم که ازین چهار طاق
 خیابان شهر و صفادون چهار باغ فراغ خاطر نموده باشد در شهر و محلات حدود و مواضع نزدیک شهر مقرر دارند که
 چار نمایند که تمامی مردوزن پنج روز چهارم در سیر باغ خیابان حاضر گردند و در هر دکان بازار آئین کلبه باشند
 قالین و پلاس فرش انداخته عورات بیکدیگر وادوسته میکردند باشند چنانچه قاعده آن شهر است از هر کج و محله تعمیر و از
 بیرون می آمده باشند که شل ایشان در بلاد عالم نبوده باشد تمامی آن مردم را به استقبال فرستند و بعد از آن باو
 را بفرست و ادب گویند که پامی دولت بر کاب نهاده سوار شوند فرزند ارجمند در پهلوی آنحضرت چنانکه سر و گردن
 است بادشاه پیش ما باشد براه روند آن ایالت پناه خروار عتیب ایشان نزدیک میرفته باشد که از عمارات و منازل
 و بساتین هر چه پرسند جواب سنجیده عرض دارند چون بسعدایت و شهر در آیند چار باغ را گشت فرمایند در باغچه که هنگام
 آمدن سکن نواب همایون مابود جهت بودن و خواب کردن و نماندن و نوشتن تعمیر یافته و الحال بیاض شاہی مشهور است
 منزل فرمایند حمام چار باغ و حمامات دیگر را سپید و پاکیزه ساخته بشاک و گلاب و غیره خوشبو سازند تا هرگاه که میل
 فرمایند بران آسایش بوده باشد روز اول فرزند ارجمند بطعام و از مهمانی نمایند خوان مسلمانان باشند چون ایشان
 بفرمایند متوجه خواب شوند آن ایالت پناه خود بپستور تمسید مهمانی کنند که مذکور خواهد شد چون ایشان بشهر در آیند جانور

عرض داشت روانه درگاه علی نمایند قوام الدین حسین کلان تر و در باده فخره دار سلطنت هرات مرو خوشنویس صاحب
وقوف است تعیین کند که از روزیکه آن یا الفقه کس باتفاق ایالت پناه قرا سلطان همانا در بیشتر ملازمت مشرف
گردیده تا روزیکه بشهر درآمده روزنامه شتخ درست کرده از روایات و حکایات و مطالبات از هر قسمی که در مجلس عالی
از مستندان و خوش طبعان ظاهر کرد و نوشته در آن طومار کرده بدرگاه غرضش اشتباه میفرستاده باشد که بر جمیع افعال
نواب بایون مارا اطلاع حاصل گردد و بدستور مهمانی آن ایالت پناه از اطعمه و حلاوه و میوه با سه هزار طبق طبق کشیده
شود تا بودن آن پادشاه در دار السلطنت عراق یراق ضروری بدین دستور سر برآید اول پنجاه چادر و دست ساجان
و چادر بزرگ موافق خیمه با که بر سه دو تختگاه مایسانند و شامیانه لاجوردی و فغفور بهست گزی و پنجاه گزی یک چوبه
خاصه بر سه مترتیب واده تا قالین با سه چهل گزی و دست و دوازده گزی کرمانی یکصد قطار اشترو دست و پنجاه طبق
فغفور چینی بزرگ و کوچک و اطباق و دیگرهای ضروری با سر پوش با هر چه هست پیشکش نمایند امرای دیگر بدین تفصیل
بعل آرنده از طعام و حلاوه و پالوده یک هزار و پانصد طبق و سه سبب خاصه و یک قطار شتر و یک قطار شتر که آن ایالت پناه
اول آنرا دیده و پسندیده باشند پیشکش نمایند حاکم غوریان و قوشچ گویند در ولایت باحرز مهمانی نمایند و حاکم باحرز و حاکم
و حاکم خاف در بر شتر در آرد و محلات در محال سر سه فرهاد که پنج فرسخه مشهور است ازین مقولات که بقلم در آورده و بر
تفاوت نماید بطریق که ذکر کرده است که باعث عتاب خواهد شد را مراد و سامی هر محال همین فرمان دستور داشته عمل آرد
با بحله شاه طهماسب در تقطیم و تکریم بایون با و شاه کوشید چنانچه گذشت و بعد چند سال شاهزاده سلطان مراد میرزا
یاده هزار سوار با او فرستاد تا بر فرت و مملکت موروثی بدست آورد شاه طهماسب در نهمصد و شصت و چهار بجرمی در گذشت
باز در جسم شهر صفی تاریخ است بعد از او پسرش شاه اسمعیل ثانی بن شاه طهماسب بر تخت نشست و از بدب
تشیع تبر آورد و خود را از اهل سنت جماعت ظاهر ساخت چون در تنن تعصب داشت و برادران و خویشان خود را قتل
رسانیده بود اعیان ملک از او برنجیدند تا آنکه بقصد خواهر خود سموم گشت شهنشاه روس زمین تاریخ جابوس است
و شهنشاه زیر زمین تاریخ وفات او است و بعد از او برادرش سلطان محمد بن شاه طهماسب پادشاه خراسان سلطنت
رو با اختلال کرد و بالاخر تاج از سر خود برگرفت و بر سر پسرش عباس نام نهاد شاه عباس صفوی بر تخت نشست
و کارهای بنام کرد و مملکت ایران که بهم برآمده بود ضعیف نمود و عراق خوب و حد و دروم که رومیان گرفته بودند از ایشان
انتراع نمود و سالها با استقلال سلطنت کرد و در سنه یک هزار و سی و هجری لشکر لغند مار کشید ملک را از عمید الغریز خان که
بفرمان نورالدین جهانگیر پادشاه هندوستان حاکم قندهار بود انتراع نمود و همدان سال امام قلیخان حاکم فارس را
فرمان داد تا جزیره هرمز را با اتفاق انگریزان بگیرد و جمیع کثیر را از انگریزان بکشت چنانچه جزیره هرمز بکشت و
عساکر روم را که با انتقام آن روسی بدان دیار آورده بودند مکرر بهر میت داد و او را مکرر با سپاه روم محاربات اتفاق
افتاد و غالب آمد و در هزار و سی و شصت و هجری در گذشت و از آن دو دمان است سنا هم میرزا ابن صفی میرزا ابن شاه عباس
انخاطب بشاه صفی صفوی سلطنت رسید و بیت را از او پسرش شاه سلطان حسین صفوی سلطنت رسید

بهر او پیش خان

محمود بن

میر اولین خان غازی قنداری شاه نواز خان حاکم قندهار را کشته بر قندار متصرف شد و بعد از آن پورش شاه
 سلیمان صفوی بسند حکومت رسید و نصف سلاطین صفویه دیده دست تظاول بر محمود بهای ایران دراز کرد
 و شاه سلطان حسین صفوی را در اصفهان محاصره نمود و چون ایام محاصره طول کشید و کار بر مختصان تنگ گردید شاه
 سلطان حسین با نزدیکان و مقریان خویش پیش محمود خان رفت و پانزدهم محرم سنه یک هزار و یکصد و سی و پنج هجری محمود خان
 داخل اصفهان شد و بر عراق عجم مستولی شد و شاه سلطان حسین را با نزدیکان و مقریان مجبوس نمود و خود را بمحمود شاه
 ملقب ساخته بر تخت نشست در خلال این احوال ملک محمود سمنانی و لے نیمه و زک که بعد از نجس شاه سلطان حسین اکثر بلاد
 خراسان از تصرف عمالان محمود شاه بر آورده متصرف شده بودند در قلی بیگ که بالاخر نادر شاه عبارت از دوست ملازم
 ملک سمنانی گشت و عاقبت الامر از وجه را شده او باشی چند فراهم آورده قطاع الطریق پیشگفت ملک محمود سمنانی بسته آمد
 و شاه طهماسب بن شاه سلطان حسین بن شاه سلیمان صفوی که پیش از غلبه محمود شاه غازی از اصفهان بطرف مازندران
 رفته اقامت میداشت حسب الطایف نادر قلی بیگ متوجه خراسان گشت و ملک محمود سمنانی را به اتفاق نادر قلی بیگ اسیر
 کرد و بر بلاد مقبوضه او متصرف گشت و نادر قلی بیگ را بمطابق طهماسب قلیخان و نادر قلی بیگ باشی سرفراز فرمود محمود شاه
 این میر اولین خان غازی قنداری که سه سال بر تخت ایران سلطنت کرد و سکنه آنجا را با انواع ایدابر بجانید و اولاد
 سلاطین صفویه را از صغیر و کبیر مقتادین سوای شاه سلطان حسین که او را امان داده بودند قتل رسانید و خود نیز پی
 ایشان در گذشت و بعد از او اشرف شاه غازی که ابن عسکری بود سلطنت ایران رسید و به اشرف شاه مخاطب شد
 در خلال این احوال افواج قیصر روم به سر وقت اورسید تا شاه سلطان حسین را از زندان بر آورده پیش و لے روم نزد
 اشرف شاه سلطان حسین را بقتل رسانید و بار و میان صلح کرد و با عساکر موفور از اصفهان متوجه خراسان شده
 شاه طهماسب و طهماسب قلیخان شش صفر سال یک هزار و یکصد و چهل و دوم هجری بمقابله اشرف شاه شتافتند و قتالی فاش
 نمودند اشرف شاه منورم باصفهان رفت و آنچه از خرابین و اموال توانست برداشت بسبت فارس شتافت شاه
 طهماسب بن شاه سلطان حسین سلطنت رسید سلطنت ایران بعد از هفت سال باز بخاندان صفویه مستقل گشت
 نادر قلی بیگ مخاطب طهماسب قلیخان بمقابله اشرف شاه شتافت و او را بار بار ساخت چه عید الله بلوچ نهر شاه
 را با دست و دی چند اسیر کرده بدرگاه شاه طهماسب فرستاد و طهماسب قلیخان بعد از این قضایا متوجه همدان شد و بر و لے
 آنجا طفر یافت و حدود عراق عجم از مخالفان صافی نمود شاه طهماسب از استیلا طهماسب قلیخان بخاطر اندیشه
 بر و لے طهماسب تیریز در تصرف اولیا و متخلص گردانید و الواس بر گمان و افغانه را متاصل کرد و افغانه ابدال را و بر
 محاصره کرد و بعد از هشت ماه قلعه هرات را مفتوح ساخت و نادر شاه طهماسب آمده و بنابر بعضی اظهار که لایق
 نبود در خاطر غل شاه طهماسب را مقرر نمود و بالاخر او را باطائف الجبل از سلطنت خلع کرد و باستقبال شاه طهماسب
 اسیر او را که کودک دو ماهه بود نام سلطنت بر او گذاشت و به شاه عباس موسوم ساخت و شاه مغول را بخراسان
 فرستاد و بر جمیع حاکم متصرف و مستقل گشت و لشکر به نادر و کشید احمد پاشا حاکم بغداد و شخص شاه طهماسب قلی خان

پرواخت ایام محاصره قریب یکسال رسید نوبال پاشا از طرف دلس روم بمرد احمد پاشا رسید و طهاسب قلی خان بعد
 از رزم از بغداد میان دلوپال پاشا منظم بهمان شد و در عرض چهار روز لشکر برانگیزه را جمع کرده بمقابله افواج روم که قوبال پاشا
 تبعاً قبش فرستاده بود پرواخت و در یکبار و یکصد و چهل و شش هزار نفر بران نظریافت افواج روم منظم بموضع کرکو
 نزد نوبال پاشا رفتند طهاسب قلی خان تعاقب او نمود و نوبال پاشا از کرکو پیشتر به جرابه بیرون آمد و صف قتل بسیار است
 طهاسب قلی خان قتال فاش کرد و نوبال پاشا بقتل رسید و میان منظم شد و غنیمت بیشمار بردست سپاه ایران
 افتاد طهاسب قلی خان اندیشید که در حالت مالداره سپاهیان در خود داری و حفاظت مال خود را خواهند بود و تن در
 رزم نخواهند داد حاکم فرمود که غنیمت را جمع آرید چون فراختم شد همه را آتش داد و بسوزت و دلهای سپاه کباب شد
 و متوجه بغداد شد و آنرا باز محاصره کرد احمد پاشا شخص گردید و در خلال این احوال خبر رسید که محمد خان بلوچ حاکم دیار خارا
 یعنی کرد طهاسب قلی خان از احمد پاشا صلح کرد و با محمد خان رزم نمود و غالب آمد و او را اسیر گردانید و پشیمان او را بکار داد و حدقه
 بیرون آورد و دو خاطر از مخالفان پرواخت و شوقی خطیب هم رسانید و در سنه یک هزار و یکصد و هشت و شصت هجری بر تخت سلطنت
 ایران نشست چنانچه اخیراً فی واقع تاریخ جلوس اوست و خود را به نادر شاه مخاطب ساخت و او را پیش ازین در سلطنت
 نیز میگفتند و او از قوم افشار بود و پیش ازین نادر قلی بیگ افشار پسر امام قلی بیگ از سایر الناس عده اسیر و بوده و بتخلای
 احوال و تنگی معیشت امام بسیر کرده بابائی بیگ که رئیس جمعی از افشار اسیر و بود و بعد از فوت امام قلی بیگ زن دوم او را که
 مادر نادر قلی بیگ باشد در عقد خود آورده و نظر بر وفور شعور نادر قلی بیگ نموده دختر خود را که از زن اولین و هشت یا دوسوب
 نموده یعنی سبب رفاه احوال نادر قلی بیگ گردید و شکر شده رسید بجایگاه رسید یعنی نادر شاه شهنشاه گویند با انجاء بعد از
 جلوس بر تخت ایران بهمت قندهار شتافت تا مدت قلیعه قندهار را محاصره کرد و در جنب آن شهر که آباد کرد و آباد
 موسوم گردانید و بالاخر قلیعه قندهار را مفتوح کرد و اثری از آن نگذاشت و حسین خان برادر محمود شاه والی قندهار
 را محبوس نمود و متوجه کابل شد نادر خان که از طرف محمد شاه پادشاه هند نظامت کابل داشت بخاست پیوست
 نادر شاه کابل گرفت و غزیت هندوستان کرد و در سنه یک هزار و یکصد و پنجاه یک هجری با فوج محشر شاه پادشاه هند که سر
 آن افواج برهان الملک سید سعادت خان بهادر و صمصام الدوله خان و ران خان اسیر الامرا بودند و در پانی پت رزم
 کرد و غالب آمد و بعد ازین واقعه محمد شاه بانادر شاه صلح کرد و بانادر شاه پشاه جهان آباد آمد و بنا بر بدخوی مردم شاه جهان بود
 آنشهر را قلع عام نمود و بالاخر امان داد و خزان موقوفه را از انجا برگرفت و از اسیران تورانی مثل نصف جاو نظام الملک
 و اعتماد الدوله قمر الدین حسن خان بهادر و دیگر از مبارز الملک سر بلند خان که او بیج نداشت و از ملکه زمانیه حرم محرم محمد شاه
 پادشاه و غیره خدمه محل بیج نگرفت و بدستور محمد شاه را سلطنت هند داده بایران مراجعت نمود و دروم شتافت و اکثر از آن
 دیار برگرفت و به تنج و دیار لوران و دیگر اصهار پرواخت و متصرف گشت و در سنه یک هزار و یکصد و شصت هجری برست امیران
 خود بقتل رسید و پس از و چندین از اولاد او سلطنت رسیدند تا آنکه کریم خان ناصی والی ایران شد و خود را نائب
 امام آخرازان خواند و اکنون شنیده میشود که او هم نماند و دیگری بجای او نشست هنگام تحریر این وقایع کتابی که مشتمل بر احوال

نادر شاه و افغانه قندهار و در کرم خان و غیره باشد حاضر نبود و بنا بر این بر پا و خوش و سماعت باختصار مرقوم نمود
 و از اینکام سلطنت اولاد نادر شاه شاید در وقت شاه رخ میرزا این نادر شاه یعنی از دیار ایران از تصرف اولاد نادر شاه
 بیرون رفت چنانچه در بعضی مصار احمد شاه ابدالی درانی متصرف گشت و احوال احمد شاه ابدالی در کابل مرقوم شود و کیتان
 جو ناهان اسکاٹ زبانی محمد قلیخان ایرانی بار قسم میگفت که چون نادر شاه بقتل رسید و بعد از او برادر زاده او عادل شاه
 و پس از او برادر عادل شاه ابراهیم شاه نامی و بعد از او شاه رخ میرزا بن نادر شاه سلطنت رسید بعد از چند سال
 او را محبوس و محکوم کرد و دیوکی از اولاد صفویان با ستم نیشاه سلیمان صفوی را بر تخت نشاندند و بعد از چهل روز او را
 محبوس نمودند و شاه رخ محکوم را بر تخت نشاندند علی مردان خان کرم خان که از امری عمده بود و میان خود رزم کرد و ندیم و ان خان طغریافت و مرثیه شانی
 کرم خان بر علی مردان خان مستحق شد و مرثیه ثالث علی مردان خان بر کرم خان غالب آمد و کرم خان بنهر شش سال در کوهستان بسر برد و سپاه بسیار و هم
 آورده با علی مردان خان مقابل کرد و در اول طغریافت و بر ریاست رسید کرم خان و ایران شد و خود را نائب امام مهدی صاحب الزمان خواند و خطبه
 و سکه بنام صاحب الزمان نمود و اکنون که سده یکزار و یکصد و نود و پنج هجری است کرم خان در صفهان و غیره شاه رخ میرزا بن نادر شاه و در
 مقدس و تیمور شاه بن احمد شاه ابدالی در کابل و قندهار سلطنت میکنند و شنیده اند که بهار عراق عجم بنجام رسید اکنون خراسان شهر کابل
 که تعلق از اقلیم چهارم میدانند بر وایت مولف هفت اقلیم تقسیم است که در همه روی زمین
 عرصه ایران و سلجوق تر و سیح ملکیت و ناحیت بطول و عرض خراسان نیست گویند در عهد نامیون عباسی روم را بمیودند
 بنات خراسان بر نیامده و مثل اشجار و انهار و ریاحین نهان خراسان را هیچ قلمی نشان نمیدهند و شجیان از بلاد عظم خراسان
 است بقول از بنا پاس اسکندر رومی است یعنی از ازمینه شاپور و اولاکانف میگویند اما صبح آنست که طموش و یوجند
 نموده در عهد سلطان محمود غزنوی در چهار صد و یک هجری در خراسان قحط افتاد و از سبک گوشتان نماد
 و مردم یکدیگر را خوردن گرفتند و باجمه خراسان سالها دار الملک سلطان شجر سلجوقی بوده چون عراق بر سلطان سستوی
 شاهرخ شاهی روز آن شهر را غارت کردند از آن جهت خرابی بسیار بروراد یافت و پس از آن تدریج آبادان گشت تا در آن
 زمان که چنگیز خان از قتل و غارت بلخ باز برداخت پس کتر خود لویخان را با شتاب و خبر از طریق خراسان روان ساخت
 لویخان آن شهر را محاصره کرد و محجر الملک از امرای سلطان محمد خوارزم شاه حاکم مرو و پیشکش گشای فراوان بخدشت
 لویخان شتافت بعد از آن شکاریان لویخان آن شهر را محاصره کردند چهار روز مستوطنان مرو را بجز ارانده چهار صد نفر از
 محترقه و پس از آن کوچک را بجان امان داده بقیه سیف و بقتل رسانیدند و تا مدت آن شهر همچنان خراب بود تا
 در زمان سید ز شاهرخ ابن صاحب قران تیمور گورکان فی الحمله آبادان گردید و مرو و در زمین هموار واقع شده و توابع
 بسیار دارد و آرش آرزو داشت که عبارت از مرغاب باشد و مرغاب در مرو منتهی میشود و از میوه های انگور و خربانیک
 و وافر میشود و اما هوای سرد و دیواری بسیار در آن دیار بود سلطان سلجوقی را در عهد سلطنت خود در معمری آن شهر
 سعی موفقیه بود و در پیشه جدیدی بساخت و گفته اند که در آن تصرف کرده و او و مدینه دارد و مخفی نماد
 که سلاطین بزرگترین ملوک اسلام اندر سلجوق بن و قاق که آنرا یغی با و منسوب اند از امرای بزرگ بود و نوبت او و چار سلطنت

بافرا سیاحت نمی نمود و پدرش عثمان در خدمت بیغلو ملک خزانن لرستان عظیم داشت و چون بفرموده یورش را که سلجوق بود تربیت نمود باز آن میان ایشان و عثمان سلجوق توهم نمود و پانصد سوار و هزاران نفر و پنجاه هزار گوسفند و روس بنه ماوراءالنهر نهاد و در نواحه چپ و راست با اهل آن شهر قوم متابعت او کرد و سلجوق در صحرا اقامت گزید و لب پارسه از تعبیه او که در وقت خزان ماند بود با او پیوسته و در آن آوان کفار چند هر ساله خراج گرفتند و با ایشان رزم کرد و غالب آمد سلجوق را به ایران بود و از آنجا یکی بنیکان نام داشت و بنیکان را دو پسر بود که طغرلیک بن جفرلیک نام داشتند چون بنیکان در تجارت بخاکشتره سلجوق پسر خود را تربیت کرد و چون سلجوق پسر در گذشت طغرلیک و جفرلیک بر اوست قوم رسیدند طغرلیک اهل سلاطین سلاجقه است که ملک خراسان را از مسعود بن سلطان محمود غزنوی انزعاع نموده و آن یار و چهار صد و سی و یکت جرمی سلاجقه را بمغنی شده و خوارزم نیز گرفت و در اکثر آنکال را عیاق نجم سلاجقه گشت و در چهار صد و سی و یکت جرمی آنرا بخاکشتره و لغزای روم رفت و بنظر باز آمد و در چهار صد و سی و یکت جرمی با جمعی از خلیفه بغداد رفت و ملک را حرم دین را اجلاس کرد و در لغز و اکثر عراق عرب حلیه و سله بنام طغرلیک خوانند و در آن دگر او را در طغرلیک صاحب خراسان در مرد و در چهار صد و سی و یکت جرمی فوت کرد و پسر او الپ ارسلان بن جفرلیک بجای پدر نشست و از مرد و لغز اقی آمد پس بهر لیگ پیوست و چون طغرلیک فوت کرد و از او عقب نهاد الپ ارسلان در باو شکا بهستقل گشت و او را لشاوت و شجاعت و شجاعت و شوکت موصوفت بوده و خاصن و راز و اشته و طایفه و راز و پسر می نهاد و از سر طایفه ناز و نایب حجه او بود که نظر آمد که سلطان الپ ارسلان در بلاد و دولت خود عهد الملک کند که وزیر طغرلیک را بکشت و نظام الملک را و وزارت داد و در ایام جهاندار که خود از حیوان قمارات سحر ساخت و قصه بلاد شام کرد و از قمارات عبور کرده و اول کسی است از ملوک ترک که از آب قمارات بگذشت و جانب را محاصره کرد و او را جانب اطاعت نمود و آورده اند که در چهار و پنج صد و شش از جالوسس قیصر روم یا سه صد هزار سوار فرنگ و روس و ازین و غیره چاه غم شیر بلاد بغداد و عراق عرب کرد سلطان بربارت خلیفه متوجه بغداد بود و با شلخ این خبر داده هزار سوار که لازم را کاب او بودند متوجه قیصر شد و بنا بر ایمان سپاه از جنود آن که میهن فتنه قلیله غایت فتنه کثیره باذن الله متبیین گردانید و فرمود که جنگ در روز جمعه که خطاب اسلام زبان بکلمه اللهم الفرائین نصر دین محمد و اللهم النصر جیوش المسلمین کشاده باشند و خواص و عام و شب و بامین بر دشته الوقت حمله باید کرد و الغرض روز جمعه هر دو باو شاه صف بر قتال تیار داشتند قیصر با سپاه خود که بیست و پنج هزار برین قبیح اندک حمله آوردند پس از سه صعب اتفاق افتاد و از صبح تا نیمه روز بازار قتل گرم بود سلطان با طایفه از خواص در کین ایستاده انتظار وقت نمود می کشند چون آفتاب بنصف النهار رسید باو که که از قتل و خون نشان میداد بر روس مسلمانان و زیدین گرفت اسلامیان بی طاعت شدند سلطان در گریه آمد و سر بر منته مناجات قیام نمود و بگریست سواران لشکر بموافقت سلطان در گریه افتادند ناگاه آن باو متوجه مخالفان شدند و سلطان بر اسب نشست و خود را بر مخالفان زد جنگی صعب نمود و طغرلیک یافت و قیصر پسر گشت و خواست که بقتل رساند قیصر گفت اگر مرا بقتل رسانی روینا دیگر است را با طاعت بر نشاند و اگر مرا به بخشی خدنگار باشم سلطان او را به بخشی و در خوار و بهر پسر خود را از سلطان خواست و بعد از طوی قیصر را حضرت فروداد و بقول این واقعه در چهار صد و شصت و سه هجری اتفاق افتاد و با حمله سلطان بدیاخو

در چهار صد و شصت و سه هجری

مراجعت نمود و براکت مسعودہ عالم فرمانروا گشت و پسر خود سلطان سلجوقی را نوے عمر گردانید و بر فارس و عراق مستولی گشت
و بدستور دیگر ملکات را بر پسران دیگر تقسیم کرد و بخراسان مراجعت نمود و برینشا پور که دارالملک او بود رسید و در آخر عمر متوجه
ریزم حاکم ماوراءالنہر شد و چون از حجون بگذشت خالی از غلامان بقبله که بکنار آب بود شجون برد و کو تو ال انجا یوسف نام
را بر سر ساختہ بخدمت سلطان آوردند سلطان از دستخان می پرسید او بر ایشان گفتن آغاز زند سلطان در غضب شد و فرمود
کہ او را بیرون برند و یساعت رسانند یوسف دست از جان بکشد و کاروے از میان بیرون آورد و قصد سلطان کرد
استادگان در گاہ خواستند کہ او را بقتل رسانند سلطان مانع آمد چه خواست کہ او را بدست خود کشد چون تیرش مرگ خطا
منے کرد پس تیر سے بجانب او نہادہ انداخت خطا کرد یوسف پیش تخت رفت و سلطان را شہادت رسانید گویند سلطان را
رسنے باقی بود کہ مردم برو جمع آمدند گفت من در عجب خود و حرام و زخود بین نبوده ام چه امروز صبح بر سر برآمدہ ام و سوار لشکر
دیدم و با خود گفتم کہ بعد ازین کسے را با من طاقت مقابلہ نباشد بنا بر خود رسید آنچه من رسید و این واقعہ در چهار قصہ
موجج بحر سے اتفاق افتاد و بالجملة یوسف کو تو ال قاتل سلطان را فرستے تیج کو ب بر سرش زد و کشت و بعد از سلطان
اللب ارسلان پسرش سلطان ملک شاہ سلجوقی بر تخت نشست و از کاشغریا بیت المقدس ضبط کرد و اصفہان
تخت گاہ کرد و در سایہ بلاد اسلام بجز دیار مغرب و مصر خطبہ و سکہ بنام او خواندند سے و او بر میر صید رفتے تمام و شہت نیکار
کہ بدست خود افکنده دنیا ری تصدیق کرد سے عدد جالور نے کہ بدست خود افکنده بود از دہ ہزار زیادہ بود و در ہمد
خوشین بگز ملکات برآمد و در زراہ ہما نازل و در ہما بنا نہاد و در ہمد حاکمی عاقل فرستاد ہر سالہ الملک خاصہ او بدست
یک ہزار تو ان از رکنے بود و ہر سالہ بدست ہزار دنیا خرچ داشت و چہل و ہفت ہزار سوار بوسہ تلامی رکاب او بود
و عدد سیار سپاہ را خداوند روزے بر اسی ہفت شخصے را دید کہ گریمیکار و از سبب آن سوال کرد گفت خریرہ کیاست
من خریرہ در نے خریرہ بودم سے غلام ترکن بنا بند و آن ازین بستاند سلطان گفت جبر کن تا آن ترانہم پس بفرستے
گفت ترانہ خریرہ سہل شدہ در شکار نیکار اگر خریرہ یابی ہا و ز فرانش رفت و خریرہ نزد غلامے دید صاحب غلام را کہ از امر
بود نہ گفت سلطان را سہل خریرہ شدہ است او خریرہ از غلام گرفت و نزد سلطان برد گفت از کجا آوردی گفت غلاما
من آوردہ اند سلطان گفت ایشان را خاخر کن امیر غلامان گفت چنانکہم پس رفت و غلامان را پیمان کرد و باز آواز آمد
و عرض رسانید کہ ایشان گریختہ اند سلطان بصاحب خریرہ گفت این اسیر غلام من است او را عوض خریرہ بپروا و
صاحب خریرہ دست او گرفت و بیرون آند امیر خود را از ولبہ صد و بیار باز خرید صاحب خریرہ بخدمت سلطان آمد و
غلامی را کہ بین خشیدی پسہ صد و بیار بفر و ختم سلطان کنون راضی شد سے گفت آدمی پس اورا حاجت داد و خصیت من
و قتی نے معنیہ نزد او آوردند سلطان خواست کہ با او گرد آید او گفت امی سلطان مرا عار آید کہ روزے چنین را با خویش
در روز بخرم میان حلال و حرام بجز کلمہ تفاوت نیست پس سلطان اورا خطبہ کرد و روزی بکنار رنزدہ رود اصفہان شکار میکرد
زمانی بہر استراحت فرو آمد غلامے باہمی فرو رفت و گاوسے بکشت مجوزہ کہ صاحب کا بود و بر سر پے کہ در را د سلطان بود
باستاد و چون سلطان از شکار باز گشت عنان مرکب او گرفت و گفت اگر برین سربل و او من نہدی فرو ابر ازین بل از تو

وایستادند و اندیشه کن و ازین هر دو سر و پای کی اختیار نمائی سلطان از مهابت این سخن از اسب فرو داد و گفت ای مادر مرا گفت
 آن سربل نیست بخوره غلام سلطان شود سلطان غلام اسب است نمود و بقتادگان در عوض آن بجزوه داد و بعد از فوت آن
 سلطان آن پیر زن شبی بر سر قبر سلطان رفت و گفت الهی آن بنده تو قتی را دین داد و در ماتم که دست من گرفت اکنون
 او در مانده است او را دستگیر کن کی از او بیا سلطان را خواب دید گفت خدایه با تو چه کرد گفت اگر نمای پیر زن بود
 خلاصی و شوار بودی و در بعضی کتب این حکایت را سلطان بنجر نسبت داده اند گویند قادر شلجی صاحب کرمان خدمت
 سلطان ملک شاه غم رزم ملک شاه کرد ملک شاه بر و طفر یافت و او را امیر کرد و خلیفه مرسلات امرا یان ملک شاه
 بقادر نوشته بودند در باب قادر و بدست آمد سلطان امر را جمع آورد و در خلیفه خواجه نظام الملک وزیر داد و اما
 بخواند خواجه آن خلیفه را در شق که پیش بودند انداخت تا بسوخت سلطان در خلوت شب آن باز پرسید خواجه گفت
 سار امر بقادر نامه نوشته بودند اگر آنرا سلطان لعنه میکردم از بیم مخالفت می وزیر بدلاجرم در حضور ایشان بسوخته
 در مخالفت ویر نشوند آورده اند که برادرش شمس ابن الپ ارسلان در نیشابور خروج کرد سلطان رومی با او رفت
 و بطوس رفت بشهر امام علی موسی رضا علیه السلام شرافت نظام الملک بر غایت شغال نمود سلطان بعد فراغ
 خواجه را گفت از خواجه خواسته آنکه برابر برادرت ظفر و در سلطان گفت من آن خواستم که حق سبحانه تعالی از ما و برادر
 هر کدام که از مسلمانان رافع و صلح باشد ظفر و در پس نیشابور رسید بر شمس ظفر یافت گویند قیصر مخالفت ملک شاه
 کرد و رومی برابر اسلام آورد ملک شاه متوجه او شد و در آن اثنایا با جمعی قایل از غلام بشکار رفت و بدوست و میان
 گرفتارش و با غلامان گفت مرا تو افیع کنی که اگر رومیان مطلع شوند مرا زنده نگذارند نظام الملک وزیر سلطان نگاه شد
 شب غلامی چند را بخت و منزل سلطان فرود آورد و آوازه در انداخت که باد شاه نزول فرمود و بر سر رسل نزد قیصر
 قیصر طالب صلح شد نظام الملک بان رضا و اذ قیصر گفت طایفه از لشکریان شما گرفتارش ده اند نظام الملک گفت بچو خیز
 خواهند بود و این خرد را دوسه ما بنود قیصر ایشان را با و سپرد نظام الملک سلطان و غلامان را سخنان درشت گفت
 و چون از اردوی قیصر گذشت از اسب فرود آمد و رکاب سلطان پیوست و گفت اگر تنیدی نگار دوسه شاید رومیان حل دیگر
 میکردند سلطان به لشکر پیوست و دیگر روز با قیصر مصاف داد و ظفر یافت و قیصر را امیر کردند و نزد سلطان آوردند
 قیصر سلطان را گرفت و شناخت و گفت اگر بادشاه به بخش و اگر باز گان به فروش و اگر قصابی به بش سلطان گفت با تو هم
 پس او را امان داد و گفت از آن با تو محاربت کردم تا قوت و عجز خود دیدان آنگاه او را بروم فرستاد و پس بگذشت که
 قیصر گذشت سلطان حکومت روم بسلیمان بن قلیش و حکومت شام به برادر خویش شمس داد و قتی که سلطان ملک شاه
 خواجه نظام الملک را با صفهان فرستاد و دوست هزار دینار و اسب و اسب او را و خواجه رومی با صفهان آورد و شب بهی فرود آمد
 رئیس ده بخدمت آمد و اسب بفر آگاهی یافت و گفت دوست هزار دینار فرستادم آورده همین جایم بشرط آنکه اذن دهند
 که به من علم سابق آموز و چه سلطان مارا در نیکار منع کرده و از بیم او با و دستا و بسیار هم خواجه با نجا بنامه سلطان نوشت
 سلطان در غضب شد و به او نوشت ندانی که ما را به مال و بهقان احتیاج نیست تا از حرص مال او بستانم و بهش را خست تعلیم دهم

تعلیم حیات

تعلیم حیات

و از کارهای ناپسندیده آید و مرا نکند و از جمله سلاطین سلاطین سنجین ملک شاه است که بعد از قضا
وفات برادر او بر کیارق بن ملک شاه بر تخت نشاند اما یک ایام و صدقه بوجوب و عیبت بر کیارق پسر او ملک شاه
بن کیارق را در اصفهان بر تخت نشاندند سلطان غیاث الدین محمد رومی ملک شاه آورد و در وزیرم بر سر ملک شاه
فوج ابرو شکل از دها پدید آمد و آتش از زبان باریدن گرفت لشکر ملک شاه از هول آن واقعه بهزیمت رفتند و ایام
و صدقه بقتل رسیدند سلطان غیاث الدین محمد بر ملک برادر فرمان رو شد و در عهد او احمد بن عبدالملک عطاس
اردعاب اسماعیل خاندان قلعه و رکوه را بفریفت حارثان به بیعتش رفتند سلطان از آن آگاه شد و در رکوه را محاصره کرد
و ایام محاصره بطول کشید و در آن زمان به اتهام رسید احمد بعد الملک وزیر سلطان محمد که دوست او بود حال باز نمود
سعد الملک گفت بفرقه توقف کن که سلطان از بقتل رسانم گویند سلطان را حرازمی مفرط بود لاجرم در همراه یکبار قصد
کردی سعد الملک نیز از دنیا بقبضه او و سلطان را به پیش زهر الوود قصد کند حاجت وزیر از آن حال آگاه شد و حال باز
باز گفت زن را بختی بود با او تقریر نمود و از آن بخش شد و سلطان رسید سلطان فصاحت را بخواند تا قصد کند
قضا و خواست تانیش زنده سلطان بفرمود تا قضا در راهبان پیش قصد کردند و در آن مود که نشست سلطان سعد الملک
وزیر را با فرزند آن بکشت و زن حاجب را بختن او داد و بهم در آن هفته احمد قلعه پسر و سلطان امر کرد تا او را بر سر
نشاندند و باصفهان بردند و آن را در زنده از هزار گرس به استقبالش تماشا آمده بودند و سکر گین و خاکشترش بر سر
نثار میکرد یکی باو گفت تو بنجی ما بر سر وزیر ایچ طالع خود را بخالت را دیده بودی گفت دیده بودم که درین سال با طلع
عظیم باصفهان در آیم لیکن باین کیفیت ندیده بودم و ازین قبیل مشهور است که بجان حکم کردند که طوفان باده شود پس
چنگیز خان ظهور کرد و ایضا حکم کردند که طوفان آتش بود پس تفنگک ظاهر شد باجماع سلطان احمد را بقتل و بجه بکشت
و در نگارستان مرقوم است که سلطان احمد بفرمود بکشت و بختی بزرگ بدست آورد و هنوز گفتند اگر باز دبی بعضی
آن مردار باز دهم و در آن آن بت و در هزارین شرعی بود سلطان گفت چنین نکنم که بعد از من گویند که آفریت بر من
بود بکشت و فرودش پس آن بت را باصفهان برد و در استانبول بمقره پذیرش انداخت بعد از او برادرش ابوالفتح محمد
بن محمد بن ملک شاه سلجوقی از سلاطین سلاطین سلام است ملکی با او و دین بوده و بکرم و بزرگداشت تبار داشت و
چندان مملکت داشت که بعد از وفات او تا یکسال در اقصای مملکتش خطبه بنام او میخواندند چون مادرش درگذشت و
سادات علمایه نماز جنازه اش حاضر آمدند سلطان گفت کسی از شما است که بدست العمر عهد نماز قضا نکرده باشد
پس کس متصدی امامت نشد پس سلطان بفرست رفت و نماز گذارد و از آن ظاهر شد که هرگز نماز عهد قضا نکرده بود و وقتی
ببخش و در بخشش او را حساب کردند هفت صد هزار دینار نقد بود و شمار سپ و خلعت خدا دادند گویند چندان شفقت داشت
که وقتی خیمه زده بود کشتی بالاسی ستون خیمه تشیانه کرد و سلطان بهنگام کوچ واقف شد امر کرد تا خیمه را بهانجا داشتند
چون بهجای کنشاک بر بر آوردند و در دوازده روز خیمه را بر کردند و روزی سلطان برانگیخت خرقه پوشی بر سر راه انچه
بود سلام کرد و سلطان خیمه را بر آورد و جواب داد و در پیش گفت سلام شد است و جواب فرستاد

بجا آورد و ترک و فسخ کرد و سلطان گفت بشکر شغول بودم در ویش گفت که اشکر میکنی گفت خداے را گفت بگو
 میکنی گفت میکنم الحج بشیر رب العالمین در ویش گفت بشکر بقدر نعمای الهی باید هر چه که داری بشکری مناسب بجا آورد و
 سلطان گفت پس آجیویم شکر سلطنت بر عالمیان عدل است و شکر فرستی ملکات طبع ناکردن در املاک محبت است
 و شکر کثرت معیوسه خزانه صدقه و اوردن استحقاق و شکر قوت و قدرت بر عاجزان بخشودن است و شکر کثرت معیوسه
 خزانه و سپاه سلاطین را از منزل و در حرم معاف داشتن سلطان از خوش آمد و خواست که از سپه فرو و از چون
 نیک و زیاده است در ویش را ندیده و قیام بهر رسید و بر آب برود بگذشت پس از رقی با بزرگان شهر رسیده پیاده شد
 از بیل بگذشت گفت خداوند و توست بر آب ده سواره بود این با بر ایا و ده از بیل بگذشت و گفت آنست جوان بودم
 و دولت محافظت ما میکرد و اکنون بهر شایده ایم ما را محافظت دولت باید کرد و واقعات ملک استانی سلطان بسیار
 و اکثر او را فتح و نفرت افزین حال بود و چون خشم اقتباس بر روی بهبوط آورده و رسیده پا بصد و شش و شش از
 کوز خان بادشاه افغاناست منتهی گشت گویند که بقابله عظیم روی داد و وی نیز از کس از سپاه سلطان بشهادت رسید
 حاج الدین ابو الفضل و لایه سیستان سلطان از گفت چندی که تا از هر که بیرون روی سلطان با سه سوار بر مضامین
 کفار که در میان شش گرفته بودند و رو بپا نژاده تن بحالت یافت و در افغانه که ده هزار کس از معارف اصحاب سلطان قتل
 رسیدند و بر کان خاتون حرم سلطان و تاج الدین ابو الفضل سپهرش نزد کوزکان بعد یک سال ایشان را با عزت تمام
 بحرسان فرستاد و نقل است که ترکمانان ما غریب بجهل میزدان جاندار و جلیل و بلخ اقامت داشتند و هر سال
 بیست و چهار هزار کوسینه بطیج سلطان میرسانیدند و تخته چینی از پیش خاندان ارسلان ایشان رفت و بعد از آغاز نهاد و در
 طاقت میاوردند و او را بیست و نه خواستار از جمیع سلطان مدعی آن حال میدان و شست و گو سپهران از خاصه و در کجا
 میبود و چون والی بلخ بمرو آمد و خواستار باو بازگفت ای محمد علی والی بلخ چون سلجی بازگشت از عراق گویند ان طلبه شت گفتند با خبر سلطان کنشده است
 والی بلخ بر خجایر و با عزان مصاف داد و عراقی را سلطان خبر یافت و از مر و بیج شد و عراقی رسولی فرستاد و
 و عذر خواستند و صد هزار غلام و صد هزار دینار قتل کردند و سلطان قبول نکرد و در و سه بنایزل ایشان آورد و عراقی
 و فرزندان پیش را نماند و زاری آغاز نهادند سلطان از حرم آمد و خواست که گناه ایشان بخشد امیر مؤید الدین ابنیه و
 میر زلفش سروری سلطان گفتند اگر چنین کنی حمل بر بیعت طاعت کنند سلطان ناچار و بر مع که بماند عراقی دست از جان کشید
 و زرم کردند امیر مؤید و بر نفس که با خود اتفاق داشتند در جنگ بسته کردند سپاه سلطان نیز بیست رفت و این واقعه
 در پا نص و جهل و شست و شست و حرمی رو و او با حمل عراقی معاقب سلطان پیرداختند و سلطان از دست آوردند و بر تخت
 نشاندند و پیشش زمین پوشش کردند و در رکاب او بمرو و شند و استیلا یافتند و دست بتاراج بر کشادند و به نیشاپور شت
 و آنجا و بار بگذشتند تمام خراسان از ظلم عراقی خراب شده و سلطان چهار سال میان ایشان بماند و روز و از رخت
 نشاندندی و شب در قفس آتین کردند و کار سلطان دران اوان بجای رسید که هر گاه چیزی یافتی قادی خور و
 و قدری ذخیره نهادی چون حرمش سرکان خاتون با او بود و خود را از ایشان خلاص کردن نتوانست و چون تمکان خاتون

و در گذشت سلطان امیر سے بزرگ بیاضی نامور بود و بفرستادن او را لشکار بزرگ و سلطان لشکار کنان بکچون بیدار آمد
 بن قناع گشته بامرتب ساخته بود و سلطان را در بود و از آب گشت و در دهر و نهاده گویند سلطان را گفتند بر اساطیر
 تو مختل شد گفت از آنکه بزرگان را کار با ہے جزو دسردان را کار با ہے بزرگ فرمودم بخودان از عهده کار بزرگ
 بیرون نیامدند و بزرگان را از کار با ہے جزو عیار آمد و در آن التفات نکرده و هر دو تباہ شدند و از سلطان ملک شاه
 با سلطان سخن در دفع حسن صلیح کوشتن شہا کردند و کشتن صلیح میسر شد چنانچه منتهی از آن در ضمن قتلستان در احوال حسن
 صلیح مرقوم گرد و بالجلد بعد از سلطان بخرم و دخت خان خواہر زاده پیش در خراسان بخت گشت و در عہد او دولت
 صلاحیت از خراسان سپری گشت و بخوار و فیماں رسید و در خوارزم پوشیده آمد و از حاکم صلاحیت کہ در عراق بخت گشت
 یکی ابوالقاسم محمود بن محمد بن ملک شاه است و لشکار ترسے عظیم و دشت جہاں صد سکی تارے با قلا و دہا ہے مرتفع
 و جل ہا ہے و زلفت داشتے و اکثر ترسے اے زمان شستے و بجا شرت شغول بودے و باوجود آن احوال
 ملک شاه خافیل نمودے روزی در لشکار پر سے وضعیاد دید کہ پشتارہ ہمیرم بر دوش میداشت بر او حسرت آورد
 و گفت اگر خواہی بفرار و دنیا ہے چندیم و با و از کوشی بارمہ گو سپندی یابی رحمت ربانی یار ہے بگفت ای سلطان
 زبیرہ نادری میان بندم و بر و از کوشی سوار نشوم و گو سپندان پیش کنم و بباغ روم و تہرادعا گویم سلطان بخت زید
 و چنانکہ و بعد از و بخت نظر از صلاحیت رسیدند تا آنکہ طغرل شاہ بن ارسلان شاہ بادشاہ شد و در
 باغہ و نو و بحر می و در مہر کہ بخت خان والی خوارزم در سوت قتلخ اینانج کہ اعظم اعرای طغرل و موافق کین بود شہد و دولت صلاحیت
 از عراق بخت سپری گشت و خوارزم شاہیان را آن متصرف شد و گویند کہ در عہد طغرل سببہ ستارہ در اول درجہ میزان کہ برج ہوائی است و یک
 و قیقہ قران کہ در ہجرتان حکم کردند کہ ازین واقعہ بخت خیال بکنند و طوغانی عظیم از او مثل طوغان قی علیہ السلام کہ از طوغانی آب بود و
 و در و درین باب لغوی گویند کہ بخت سلطان بود و بالہ بسیار بکر و بخت اتفاق در وقت علم چمن چیلان باد و نوید شامی و بار کی از درختے بخت زید
 کذب میجان بر خلاف قضا و شاعر سے گویند لغوی سے بخت گفت اورد کہ از سبب باد ہا ہے بخت بہ ویران
 شود و عمارت کہ سار بر سر می و در روز حکم او تو زید است بیج باد و باد بمل الريح تو دانے و انور سے باد اما بخت
 اہل سیر و در خلد این احوال چنانکہ خان در ولایت ایران رسیدہ خلقے را قتل عام نموده حرم زندگانی عالمیان را
 با و نیستی و فساد و داد الغرض صلاحیت کہ بروم سلطنت میکردند اول ایشان سلیمان بن قتلش بن اسرائیل بن
 سلجوقی ابن مسلم سلطان طغرلیک بلجوقی است کہ الیہ ارسلان بن جغریک چون بادشاہ شد بنا بر سر کشی قتلش کہ در حیات
 خواہد کردہ بود خواہست کہ اولادش را قتل رساند خواہ نظام الملک شفا بخت کرد و گفت سزاوار است کہ نام شاہزادگی
 از ایشان برگزید و ایشان را بسیار سالار سے اطراف ممالک بفرستند سلطان را سے خواہ را بفرستند طلب داشت
 و سلیمان بن قتلش را از شغل بعضی از شام فرستاد و او در چہار صند و ہفتاد و ہفت ہجری الظاہ کہ را کہ پیش از ان نیکان
 گرفته بودند بکشت و آورده اند کہ شرف الدین علی کہ از قتل سلطان ملک شاہ سلجوقی و اے جانب بود و نیکان با و
 خراج میدادند از سلطان طلب آن وجہ نمود و سلطان گفت اکنون کہ ملک را مسلمانان میدادند خراج باید خواہست و

ملک ترخان ششم آمدہ لشکر روئے کشید و اورا با فرزند ان بکشت بکرک پسرش کہ برک نام داشت گرختہ بکشتیم رفت و بعد
چند وقت آمدہ بجایے پدر بر پشت چنانچہ بر یکمان منسوب با و اندر در حیت ایسر گوید کہ چون جنگیز خان ببلخ آمد انوقت
بلخ در محصورے بمشایہ بودہ کہ در شہر و قریہ ہزار و دویست جانماز جمعہ میگزاردند و ہزار و دویست حمام ہانام داشت چنگیز خان
آن شہر را قتل عام نمود و باز بتد ریح عمارت یافت و اما کنون آبادان است و قلعہ در غایت جہانت و اردو سیوہ کو
و خربہ و ہند و اندہ انجانیک سے خود چہ مشہور است کہ چہار منہر دانہ آنجا باز یک فتر است و در پشت جہد و ہشتاد
و پنج ہجر سے کہ مرزا ناصر از جانب برادر خود سلطان حسین میرزا اور بلخ اقامت داشت و عیر سے حسن الدین محمد نام
کہ نسبت او بہ ابو یزید بسطامی میرسد از کابل بہ بلخ شتافتہ تارکے ظاہر کرد کہ آنرا در زمان سابق عہد سلطان بخر
سلجوقی تصنیف نمودہ بود و در ان کتاب مسطور بودہ کہ مرقہ شاہ اولیا علی مرقے غلیہ سلام در قریہ خواجہ چہر
در فلان موضع است بنا بر ان مرزا نا بفرزند آنجا کہ از شہر سے فرسخ ہست شتافت و در ان موضع چنانچہ در کتاب
مرقوم بودہ بعد کندن گنبد سے و اندر ان قبر سے پدید آمد چون اندر کے دیگر جفر کردند و سے از سنگ سفید طائر
گشت کہ بر ان منقوش بود ہذا قبر اسد اللہ راج رسول اللہ علی و سے اللہ مرزا سلطان حسین میرزا نوشہ سلطان
از ہرات بہ انجا نب شتافت و عمارتے در غایت وسعت طرح انداخت کی از کتبہ کہ نمبر شامی منسوب است بر ان
مزار وقت کرد و بتد ریح بجایے رسید کہ ہر سال مردم قریب صد تومان کنکے از نقد و جنس ہند سے آوردند تا آنجا
بہشتان زیار نگاہ است و سلاطین سامانیہ از بلخ اند سامان موضعے ہست از اجمال بلخ مرد سے از آباہی سامانیہ
انجا شستے و اورا سامان خدا سے خواندند سے و مولف صبح صادق گوید کہ سانیہ کہ از سامانیان سلاطنت رسیدہ
اند حکیم عنقر سے در ذکر اسامی ایشان گوید سانیہ تن بودند ز آل سامان مشہور بہ ہر یک با ہارت خواسان مذکور
اسم علی و احمدی و نصر سے بہ دو لوح دو عبد الملک و دو منصور بہ و نسب سامان بہ ہر لم گور سے پیوند و سامانیان
بد و منسوب اند و در تاریخ روضۃ الصفا ہر قوم است کہ بہرام جوین میرسد بالجملہ عبدال سامان پسرش اسد بجایے
پدر شست و اسد چہار پسر داشت لوح و احمد و سنی الیاس ایشان و متے کہ مامون عباس سے بخر سامان بود و خدمات لایقہ
کردند و عمر تہ اعلیٰ رسیدند امیر ابو مظفر اسمعیل محمد بن احمد سنامی کہ اول سلاطین سامانیہ شمار اند بر سائر نادار و ہنر
استلا یافت و بخارا را آتشکاد ساخت و در دو صد ہشتاد ہجر سے لشکر ترکستان کشید و مظفر باز گشت و دیگر عیر
را بگرفت چنانچہ در اقلیم سوم در حسن سیستان بگشت آوردہ اند کہ امیر اسمعیل ہرات رسید و از خزان عمر و لیت
چیرے نیافت سپاہش ہمیشہ بتدراشاہ نذر و اعیان دولت گفتند در ہرات صد ہزار گن یا شند کہ مرک و دنیا
توانند داد ایشان از زیادہ زمان سے نہ رسید امیر گفت چون سلاطین را دادہ ام خلافت کنم و بسیرت از ہرات روان
شد بزرگان دولت باز ہان گفتند امیر اسمعیل گفت خدا سے کہ سپہ عمر و لیت را بین و ایند بر ان قادر است کہ بی نیاز
جمع مظلوم لشکر بان مارا برگ و ہد در بحالت کینر کے کہ از گنیزکان امیر اسمعیل حامل مرصع بقطعا سے لعل بر جامہ ہناد
بنو خوارفت علیو از ان را گوشت پنداشت و برگرفت نزدیکان آگاہ شدند و سوارہ از پے آن شتافتند علیو از حایل

از محلب میگذشتند در چاه افتاد و یکی را بجای فرستادند تا حامل برودن آرد از آن بجای است دیگر راه بود و در آن خزانہ عمرت
 که سام آنرا بنہان کرده بود پس امیر اسمعیل بسبب نیک بینی و در چند از آنچہ از مردم ہر ات جمع داشتند بدست آورد
 وقتی عالمی پیش اورفت امیر اسمعیل در تعظیمش کوشید و سنگام و دایع ہفت قدم از پیش رفت اورا رخصت کرد شب
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم را جواب دید کہ فرمود ای اسمعیل کیے از علما است مرادوست داشتی و ہفت قدم از پی
 اورفتی تا بجای کرے ہفت پشت از نسل تو با و شایہ کند گویند کہ قبل از سلطنت بموضع دوستان مبالغہ کردی
 و منہگام سلطنت بچنان کردی اورا گفتند این نہ لایق یاد شایان است گفت رعایت دوستان در دولت بہتر
 است خداے در جہا را بلند تر ساخت من نیز مرتبہ ایشان بلند کنم تا شکر نعمت گذارده آمد و بعد از وفات ورا بہتر
 گفتند و بدستور پیش امیر ابو نصر محمد بن اسمعیل سامانے را بعد از وفات امیر شہید میگفتند چہ اورا غلامان شہید کردند
 پیش امیر سعید ابو الحسن نصر بن احمد سلطنت رسید و او امیر کرم دعا دل و عاقل بود در ابتداے جوانی
 از عدم تجربہ و غرور سلطنت زد و در خشم شدے و بہ اندک گناہی عقوبت بسیار کردی روزی وزیر خود را گفت
 درین جایے مبنی گفت خشم و ستکارے کہ خاندان بزرگ از آن برادر و گفت راست گفتی پس امیر فرمود ہر کرا
 بسیار فرایم سہ روز موقوف دارند و سہ بار عرض کنند و ما جمع را از گنہگار ان کہ موجب عقوبت باشند شفاعت کنند
 و دیگر از ان دو دمان نوح بن منصور سامانیست کہ طالع عباسے خلیفہ اورا نوادہ سلطنت رسید و این نوح دوم است
 چہ نوح اولین را امیر حمید نوح نام ہنادہ بالجایہ نوح بن منصور سامانے را ملک اسپنجاب بنی ہند یہ فرستاد کہ دوسر و دو
 پا و دو پدر داشت و آن طران پس کرد و پدر سلطان محمود غزنوے کہ ناصر الدین سبکتگین نام داشت درم خریدہ ایشا
 غلام امیر شہید احمد بن اسمعیل سامانے بودہ بالجایہ آخرین جامعہ سامانیان امیر اسمعیل بن نوح سامانی است و متھے
 کہ عبد الملک بن نوح سامانے در ذیقعدہ سنہ صد و ششتاد و نہ ہجرے بردست الملک خان گرفتار شد الملک خان
 در بخارا منتقل گشت و عبد الملک باہر سامانیان محمود بن ادرکت فرستاد امیر اسمعیل بن نوح سامانے کہ اورا منصرف گویند
 کشش و کوششے بسیار کرد و بالاخر در سنہ صد و پنج ہجرے بقتل رسید و بعد از امیر اسمعیل کے از سامانیان بدولت رسید
 و بندے از احوال و ذرائع سامانہ ابو الفضل بلخے وزیر امیر اسمعیل سامانے بود و وقتی اسمعیل تجدرے را دیوانے
 سمرقند و اسمعیل بوداع اورفت و خلوت خواست و گفت چون اسمعیل قنبر سمیع فرماہا برسد خداوند یا بندہ نشان ندہد
 کہ کدام فرمان درست باشد کہ پیش باید برد و کدام نباید برد ابو الفضل گفت نیک گفتی روزے چند توقف کن تا جواب
 کنم اسمعیل بخاند رفت ابو الفضل سلیمان بن کجے اصفہانی را دیوانے سمرقند را و وہ آنجا فرستاد و اسمعیل امر کرد کہ یک سال
 از خانہ خود برودن نیاید اسمعیل یک سال در خانہ بنزدان بود ابو الفضل پس از ان اورا بخواند گفت ما را چہ وقت دیدہ
 بودے بدو حکیم قرمان کیے راست و دیگرے دروغ فرمان مایکے باشد در ماہی حقے دیدہ بودے کہ بخت آن نا فرمانے
 آموزیم لغیر ایمانچہ بخواسم و لغیر ایمانچہ نخواہم کہ ما را اگر سنیم نیست و عاجزیم دیگر امیر ابو علی محمد بن ایلاس است
 کہ حکومت کرمان داشتہ و در کرمان مرقوم است و ایضا الیگین و سبکتگین پیش سلطان محمود غانے است و ذکر شان

در غایت گزشت حکیم و سمیت و دنا میة معمر است و مرغزار هاست باتره و طراوت و صحارے بر منفعت بسیار دارد
و متوطنان آن صاحب ریه و قبایله و اکثر و صحرای سرسبزند انار وجود ولایت بر منفعت است و مزارع را از آن تنوع
بسیار است و بعضی مینماید داخل انار وجود و انت حصار که بستان باتره است و انار و انار انجانب می شود و در آن
حصار شاهان است و نهر حکاپ از اعظم انهار آن دیار است بر یک طرف آن شهر جریان دارد و فطره شغل بر طاق بر آن
آب بسته خندان بود و فواکه مکان بانام است و انتفاخش نیک حصول می آید و سپان خنله بین محمود مشهور اند و در
آتش بر نر در شجاعت و پیکار ثالث رستم و سپند یار و در الملک آن کولاست که حصارش در غایت استوار است بدخشان
بکثرت مزارعه و و فواکه مزارع و زیادتی انهار و بسیاری اشجار و فواکه و انار رشک افزای کشمیر و غیرت بخش قندهار است
و اهل آن دیار اکثر اوس و احشام اند و بنا بر لطافت آب و هوا و کثرت سبزه همیشه در صحرای سرسبز برند و سپان قوس
توایم فرج کفل میان لانغ در میان ایشان بسیاریم برسد و معاون بسیار از بسیار در آن دیار باشد اما لا جورد لعل کانی بخا
بانام است در جوار اقلیم آورده اند که شاه ناصر و قتی که در مکان از اعمال بدخشان لبرس بر دحامی راجت
از عجایب عالم چنانکه جامه کن آن جامه مرصع بوده که نیست و چهار حلقه داشته و هر حلقه لکه یکشیده اند در می باز میشده و به
پیرایه آمده بر مثال جامه خانه اول الا آنکه بر دیوار خانه های این خانه هفت حلقه بوده و باز هر حلقه را که ازین هفت خانه
غیر حامی دیگر نبوده و اگر غیر حامی دیگران صعب حلقه یکشیده خود را در جامه خانه اول میدید و عجب دیگر آنکه همه خانه های این حصار
نیک جام روشن مینوده گویند هنوز آثار آن عمارت باقیست و در هفت اقلیم می نویسند که نسب سلطان سلاطین
و بدخشان با سکنند و فیاقوس میر و ساهما حکومت در آن سلسله بوده و هیچ کس از سلاطین مزاحم احوال ایشان
نمی شده اند و باندک خراج و باج از ایشان فالغ گشته آن ولایت را با ایشان مسلم ننداشته اند چون سلطان
ابوسعید گورکان با سلطنت رسید طمع و زنا است و طراوت بدخشان کرد و در صدد استیصال بنای شاهان بدخشان
گردیده سلطان محمود را که آخرین سلاطین آن مملکت بود بدست آورده مع اولاد و اقربا بقتل رسانید و
در همان نزدیکی بکافات آن اونی بقتل رسید ترند داخل ما و راهبر است و در آن طرف جحون واقع است
چون از مصافات این اقلیم است و بدین سمت واقع شده مرقوم گشته و ترند در زمان سابق شهر به بانام و نشان
بوده چون چنگیز خان بر آن استیلا یافت آن شهر نوحه خراب گردید که دیگر بار بر وفق مرید الحال بقدر شهر چه آباد
دارد اما همواره مردم عالی همت و صاحب ثروت که از تبریز فرستاده اند کابل از شهر هاست قدیم است مؤلف
خلاصه التواریخ مینویس که کابل بنا کرده لشکری بن توپن بدین است قلعه استوار دارد و کوه بنی که آنرا حصار عقاب
نامند شرف اقلعه است و در و اسن آن باغهای مطبوع است از انجمله باغ جهان آرا که لشاه لالان مشهور است
و آنرا بایر باد شاه در هند و است پنج بجرمی طح انداخته و دیگر متصل آن باغ جهان آرا که جهانگیر باد شاه مجا که باد شاه
در سال هزار و شانزده بجرمی احداث نموده و آن در گذرگاه بر لب جوی مقبره بایر باد شاه و پسرش بهندال میرزا محمد
حکیم پسرهایون باد شاه واقع است و در حوالی آتش در دور یا اندکی از کاندری آید و از میان هر دو باغ مذکور کوچه میگذرد

جو سے طمسان سے نامند و دیگر سے از جانب غزمین دلو که ه آمزد از تنگی دره بشدت که ششتمه از پیش دروازده لاهورس
 بیگذرد و از اجوی بلستان می مانند آتش صاف و خوشگوار است یوان و امن کوه که آنرا پنجاسد نامند بهاری و کشت و خرفه
 بهست دارد و خاقان کمان و کاه دره و غیره و اسر منج و شتالفت که ذکر این هر دو بسیار کفر سیر گاه سلاطین است و بجانب
 تومان غور بهند واقع است ریاضین بسیار فوسه و سدا قسام لاله آنجا میر و ید و قس از لاله لوی گل میخ میدزد و کان فقره و
 لاجور و نزدیک این است اما بعل سینه آرند و دیگر کوه ریگ روان نزدیک است و آنرا خواجی ریگ روان گویند و در تابستان
 آنرا نقاره و در بل ازین ریگ ناز به برید و این تومان بر روی گذر کیر توران و حد و پنج سدی حکم است و دیگر تومان خجاک
 و بایسان است و دروازده هزار فرسخ دران تومان نشان میدهند که در میان کوه جابها کنده و پنج اندوده اما کن ساخته در
 موسم برشتان مال و اقبال دران نگاه میدارند و در موضع سنج قبر است گویند که در عهد چنگیز خان شمشیر شده تا حال اعطفا و
 در تابوت درست است این تومان بر روی بر خشان لغایت استوار است و بجانب قندار تومان غزمین آنرا زابل گویند
 و در زمان سابق محکا سلاطین خراسان بوجه مخصوص پاست تخت نامر الدین سبکتگین و پسرش سلطان محمود غزنوی
 سلطان شهاب الدین غوری و قریب ستمانی در آنجا است برت و شرف و پادشاهان بسیار مانند سمرقند میشود و در
 نزدیکی آن چشمه است اکثر قارورات در واقع شورش ابر و برف و باران پدید آید و این تومان بر روی قندار است
 و آنرا دوازده اتران گویند و دیگر تومان که نو که اسرافان نشین است و نزدیک آن موضع نادره جناب سحر چشمه است که
 آنرا لگا گویند و در کتب معروف آن آنرا تار کل گویند و با و اعتقاد دارند و دیگر تومان زمین دارد علی تیک بر روی کافستان
 بوده و آنرا تومان کافر گویند و دیگر تومان هزار حجه در کافستان است و چلوغزه آنجا مشهور است و چراغ مردم آن
 ملوک از روغن چلوغزه است که چون شمع روشن نمیدهند و درین کوهستان زو باب است که میان برود و دست
 و هر دوران و پیرده است به شبهه بال غیب پره که از درختی بدختری قریب بیک گراندار میرسد و در آنرا زو باب پیران گویند
 و آنجا موش میشود و روی بوی مشک آید و دیگر تومان نگهار در قدیم بر جوی شاهی مشهور بوده و بقول مولف هفت فلیم
 برنج گندم ناز پنج و کیده و لیمو و نیشکر در تومان خوب می شود و در عهد اکبر پادشاه برکنار دریای نیلاب شهر طلال آباد است
 که نوساخته و کوهی آن بلخ مفاست که چهار بلخ استهار دارد و دیگر بلخ و فا از آثار بایر پادشاه است انار میدان آنجا
 مشهور است و درین حد و برف بار و در بسیار می خود کافر دره و کوه کافران از آنجا نزدیک است و دیگر تومان
 بحور جانب کاشغر است بول آن گرم است و سرد و یکی شدان نواح مسکن افغان است و در حاشی قلع بچور مردم
 میسکن دارند و آنجا خود را از قوم عرت قرار دهند و گویند که در عهد سکندر رومی اسلاف با آنجا اقامت کرده اند و آنجا
 بر تاسی افغانه غالب آمد و این تومان است پنج کرده بطول دوه کرده عرض دارد و دیگر تومان سواد و بر جانب کاشغر است
 و از تومان کربو تا حد و بچور و سواد رسم است که چون زنی میرد و او را بالاسه خسته انداخته از چهار طرف بر گیرند و اگر
 آن زن عمل بد کرده آنجا غم بیه سعی و خواش در حرکت آیند و اگر عمل بد کرده مردم حرکت ننمایند و اگر بد شواری
 با جمله کابل دره بسیار دارد و اگر ما و سواد را آنجا اکثر واقع شود برف و باران بار و در زیاد و از دوسه ماه روز نمایند و در کوه بسیار

تمام سال بماند رستان و بهار و باران مانند هندوستان بود و اکثر میوه و گیاه و بنفشه و منگس خود رو بود و شفتا لو و ناشیا
 نیک میشود باز و جود نیز بهر سمد کان این آنجا باشد همیکل پور جائے است جاگم نشین و این تو مان چهل کرده طول و میفرده
 کرده عرض دارد تمام یوسف زسنه در آنجا سکونت دارند مگر تو مان یکرام مشهور است نیشا پور بر جانب هندوستان است
 انگور و شفتا لو و خرپزه بسیار میشود و گراموسه و بارش مانند هندو شود و برنج سکندر رس که قسمی از برنج است بهتر از بنگاله
 بود و غله افزون شود و تمام این تو مان مسکن افغان هستند و غیره است نیشا پور شهر نمیت قدیم و در کتب قدیم میثا و
 را پر شاد و در فرشا و در نو بند لولدر قسم حروف در عهد نظامت کابل که مبارز الملک سر بلند خان بوده در شهر پیشا و رنده
 و یک ساله بود که سر بلند خان ازان صوبه مغرول شده بشاهجهان آباد در سید القصبه متعلق نیشا پور کور که نام محمود محمد عبدالک
 جوگیان بود و آن در عهد شاهجهان بادشاه منهدم گشت اما بیج جاسنو و غسل میکنند و آنرا بایان پیتان تیر تیر میگویند و جوگی و
 ستاسی و پیراگی و غیره هم درون تیر تیر ما در حواشی تالاب که چشمه سار است عمارات ساخته سکونت میدارند
 دیگر تو مان نیکستان بجانب لکنان واقع است افغانان بسیار در آنجا مقیم اند و زرع بسیار مخصوص شالے و کان
 آهن نمک آنجا پوزستان در سیفوبه پشت بود و بدرون پوشش نموان بود و هفت بدستور تو مان بسیار بار و اما
 نیک و سیفوبه آب و هوا کے آنجا بن میوه نهد اوان و انگور قسم نام باشد اما صاحبی و حیثیت و قدما رس که اقسام انگور
 اند بختیت پسندیده بود و گندم و جو زیاد پیدا شود و رسم مالکدار کے آنجا در عهد جهانگیر بادشاه و شاهجهان بادشاه
 و عالمگیر بادشاه چنان بوده که از زرع جو بیار سوم حصه و از نباتات و هم حصه میدادند و از میوه نقد داخل میکردند حاصل مردختی مفت نموده و از
 کل مسخر خیری میدادند و نه مسخر را سوم حصه میدادند و در فواح کابل دخول سکونت دارند و ساکنان این صوبه یازده رئیس شیماری آمدند و دخول
 و افتخار و تری و سیفوبه و غیره هم رعیت گسری میکنند و عورات این قوم بر مردان غالب اند و در وقت عقد بستن و کابین نشستن امر محال می گویند
 بعضی زنان از شوهر طلاق گرفته شوهر دیگر میکنند و کلفت خلاصه التاریخ گوید که شاهده رفته یک زن بچین تاسیت شوهر نمود و در سیفوبه قوم
 بزرگ هزاره و افغان است هزاره خود را از نژاد چیماسے خان بن چنگیز خان میگویند و از غزنین تا قندهار و از
 تو مان سیدان ماحد و بلخ در حال جهال مشکله سکونت افغانان خود را از اولاد بنی اسرائیل شمارند و سکونت
 خلاصه تاریخ فرشته گوید که ایشان از اولاد قبطی اند و هنگامیکه موسی علیه السلام فرعون را در رود نیل غرق کرد
 بعضی از ایشان از سر باین لواح افتادند و سکونت در کوزه سلیمان گردیدند و زفته رفته گردی عظیم شدند و بالجهله
 افغان نام بزرگ ایشان بوده و در باب اسم افغان وجهی دیگر نیز بنظر رسیده الترض افغان سه پسر داشت
 یکی مر بن و دوم جرج و عث و سوم سمن و ازین پسر پسران بوجود آمدند و هر یکی از قبیلہ بنام یکی از بناکان خوش نشین
 و الموس جد اجد اگشت چون کاسه غنم در جو لنگ میهند و یوسف زنی و آفرید و کوه های و غارهای و خایمل مانند ان بسیار
 اند اینهمه افغان از دریا کے نشند تا کابل یکصد کرده و از حد و قندهار و ماتان تا تو مان سمداد که حدود
 کافرستان و کاشغر روند و زیاده از سه صد کرده مسافت دارد و بقویت کسار و ذره های و شوار گزار با نام شمس
 صوبه مطیع نباشند و کما بینغ مالکدار کے نمیکند چون شاه راه با اختیار ایشان است مبلع خیر لطیف انعام از صوبه دار

همراه کیتان جو ناتھان اسکاٹ انگریز که بر یافت کاشل لک متوجه مالوه بود بار قسم اتفاق ملاقات افتاد از
 یوسف بیگ نامے استفسار احوال آند یار نمود گفت که حال تیمور شاه واسطے قند بار بر صوبه کابل فرمان رواست
 و خلایق بعدل و داد او باینی میگردد و سکه اش این بیت است فرد خرج می آرد طلا و نقره از خورشید و ماه بپا کند
 بر حره نقش سکه تیمور شاه بد طرف دیگر جلوس سمنیت مانوس ظرب خوار سلطنت سندهه بالجملة طول صوبه کابل
 از اتمک تا هند و کوه صد و پنجاه کوه و غرض از کره باغ باحسان مرصده کرده شرقی کابل دریا سسند و غربی غور
 و شمال اندران و بدخشان و هند و کوه و جنوبی و بل و بر هر چهار طرف کوستان اما همه حاضر و دعوات است
 و هشت سرکار مشتمل بر سه و شش و پنجاه و چهار تومان و دو اوده کرد و شصت و پنج لاک و هشت و نه هزار دام و بل
 آن صوبه است و صاحب هفت اقلیم گوید که شرقی کابل لغات و پسا در و بعضی ولایت هند است و غربی او
 کوستان است قوم و مکدری و هزاره آنجا سکونت دارند و شمالی آن ولایت حدرد و اندراب است و کوه
 هند و کش فاصله واقع شده و جنوبی فرل و لغرد افغانستان است ولایت کابل طولانی افتاده و اطراف
 آن تمام کوه است و از کابل در یک روز بجای توان رسید که هرگز آنجا برف نبارد و از آنجا بدو ساعت بجای
 می توان رسید که بیچ وقت برف از آنجا خالص نباشد و کابل چهارده تومان دارد و بیچ تومان داخل لغات
 است که مرفوعه کابل واقع شده و یزده فرسنگ و معظم ترین توابعات سکه است برنج و گندم و تارنج و کبله و
 لیون و نیشکر در آنجا خوب میشود و گذشت استتالف و اشتراک که در لطافت ثانی دوم ندارند
 و میرزا انج بیگ بن میرزا سلطان ابو سعید ابن دو موضع را سمرقند و خراسان بخواند و ازین دو موضع گذشته
 قریب یک فرسنگ دره است موسوم بخواجه ماران که از خانه نیک شهر است و محل خواجہ شہ یاران چشمه است که برابر
 آن بسیار نهار آمده و بر زمین و بار آن چشمه درختان بلوط است و در پیش چشمه ارغوان زار است زرد
 و سبز که در یک وقت شکفته میشود ابو حنیفه کوفی ازین شهر است کشمیر حنبت نظیر از مشایر بلاد جهان است
 از بلهور بود و هفت کرده مسافت دارد در طرف نامه گوید کشمیر ولایتی است قریب سحاق وسط اقلیم چهارم و بعضی
 و انشا الله و ایسے سواری از ماسیاست جیل پیرامون آن کشیده که اهل آنجا نسبت آن از تعرض اعدا و
 دارند و تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و بقول مولف هفت اقلیم آبادانے کشمیر منسوب بحضرت سلیمان علیه السلام
 است و در جهان کتاب است که برخی گویند که عابدی بود آکاش نام جت عبادت کردن خود از خدا بے تقابل
 خلوت طلبیده حکم او سجانه فرشته زمین زمین کشمیر را از زیر آب بر آورد و آن نسبت نام عابد کشمیر موسوم گشت
 و آنکه تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و در ولایت جمعی باشند که ایشانرا ریشے گویند و کار آنجا عت است که با اهل
 عیال خود در محل ویرانی اقامت گیرند و اطراف خود را سخر میازند و چون نو پا و ده آنرا بکار می برند کوس
 رحلت کوفته بار اقامت بر زمین دیگر می کشانند بنا بران از بسیارے ریاض و حیاض و انهار و بار بار
 تمام کشمیر حکم یک باغ دارد و در اصل شهر دو هزار کاخانه ثالیا فی است که نهایت مهارت درین شیوه بکار می

و اکثر مردم آنجا بنغمه و سرود و مائل اند اما در خورش و پوشش نهایت بی تکلفی را بعلم آورند و اکثرش از
ایشان در سائے یک جامه شال قناعت کنند تا آنکه کهنه و پاره شود و نمی شنوند و چون در آنجا همیشه تقاطر و پیوستگی
ترنج میانه سکنه آنجا بلبس لباس شال اند و کتبه خوراک ایشان برنج خالص است و آن نیز تمام خوب اند
نیشود و نیمه روز در قسم حروف گوید که مردم کشمیر از زن و مرد و سلیقه بچین طعام نیک میدارند و بغایت لذتی نیز
هر چه که بزنند و بر وایت مولف خلاصه التواریخ مرد و زن آنجا همه خوب صورت و صبح با شند غنی کشمیری در بیاب
گوید بلیث حسن سیاه آنجا کرست خال خال است و کشمیر در صباحت روشن خنجر جمال است و هنرمندان
هر کسب و فضلا و علما در آنجا سکونت دارند و خانها و عمارات با همه از خوب و از هر چهار مننزل افزون سازند
منزل بابین و اب و در منزل دوم اسباب و در سوم محل آسایش و در چهارم رفعت خانه میدارند و عجیب
آنکه بر قراقرص لاله و ریاحین کارند و مار و کثروم در آن شهر نباشند و یکایک و پشه در آن شهر بسیار بود و کس و شیل
بچین و در زمان بچین دارالملك کشمیر سری نگار بوده که چهار فرسنگ تا دیر باز آبادان داشته دریا بهمت و
بار و خنجر از سیاه آن در گذر و دیگر نزدیک شهر کولایه است بدرازی چند فرسخ و آب شیرین دارد و یک طرف آن
پرگنه پاک پیوسته مدار کار و بار مردم آنجا کتبه برشتی است و ساکنان آن دیار از زبانه خالص است و خط
بر بزرگ تو و بزرگ میدویند و کتابها به ایشان بزبان سنسکرت و در جمیع تمام آن ولایت پرستشگاه است
القسمه کشمیر و لایته است و لکشا آب هوا خوشتر دارد و گلها به روح افشا خاصه گل سیخ و بنفشه و نرگس خود رو
صخره البخوا و اکثر سیوه با فردان دارد و بهار و خزان آنجا به شگرت باشد و اکثر زمین آنجا از گل و ریاحین بهر منبر
بود محمد شهباز خان که از طرف اعظم خان به نیابت صوبه کشمیر می پرداخت اکثر احوال کشمیر را با رقم نقل میفرمود
از آنجمله است که مردم آنجا زمین بلخ را بر روی آب تخته بندی کرده سبزه افرایند عجب تر آنکه آن زمین در میان
خود بدزدی می برند چه شب از باغ آن بریده در باغ خود وصل می نمایند آن چنانکه کمتر کسی آنرا تفرقه کند
و درین قضایا و اورس پیش حاکم بر ند میگشت روزی بنود که این قضیه بعد الملت می آید و مردم کشمیر در قضایا و
سماظره بسیار درست می باشند و قضایا سیاه ایشان تا ما بهر و سالها فیصله نیاید بالجله گذرم آنجا ریزه و سیاه و
اندک حاصل می شود و مشک کمتر خورد و خورد و جو نباشد و کاه و سیاه رنگ بسیار و شیر و روغن شایسته دارد و
اسپان زور آور کرپوه گذار بسیار و فیل و فتر آنجا نباشد و بقول خورش مردم آنجا برنج و ماهی است و آنجا صبح
ایست سند نام که سند برازی نیزش گویند و در انوضع حوضی است از سنگ بسته شده که اصلا منفذی در حوض
از ان معلوم نیست و چون آفتاب برج ثور آید هر روز پیش از طلوع صبح اثر ترشی ظاهر میشود و بهر یک غلیان
از زیر آن پتلا نماید و بعد از ان در پنج و شش ساعت در تخفیف گوشت تا وقتی که بیج آب در ان حوض ماند برود
خلاصه التواریخ نزدیک سند چشمه ایست خیرین که شش ماه خشک باشد و در روز معهود کشتا و زان گوشتند
بزرگان کنند آب در حوض آید مزروعات بیج موافق سیراب کند و چون طغیان کند نیازمند بماند آب کم شود

و در موضع مین پور و وازوه بنیگه زمین زعفران در آن است آخر ماه فروردی که بهاری بنیگه باشد با تمام ماه اردی بهشت که از روز بهار به حیثه گویند قلمه راند و زمین نرم کنند و بپای زعفران خاک نشانند و در یک ماه میز میشود و در آخر ماه الی کمال رسد و درختش تا یکوب رسیده آن سپهر و باشت کل آرد و شش ورق سوسن و اکثر میان گل شش ماه رسد و در سسرخ باشد و زعفران از مار سسرخ بود و چون گل سرخ آخر شود تنه میز گردد و از کاشت یکبار شش سال کل زعفران دهد و در سال اول باشت کل و در سال دوم از ده ماسی کل بر آید و در سوم یکبار رسد و تا شش سال نیار و در زمین بچکاند و اکثر همان جایگاه دارند بایه رو کمی آرد و نیار آن آرد و بر آورد و بجایه دیگر کارند گویند که هر سال چهار صد سن بوزن بهار زعفران حاصل میشود و در موضع ولون چشمه است و حوضی آنرا بنود می پرستند چه در آغاز کشت کار زعفران آنجا رفته بپایش کنند و شیر در آن ریزند و اگر شیر فرو نشیند قالی نیک و اماند زعفران در آنجا شود و اگر شیر بر روی آب ماند قالی بد و اماند ایضا و بوسه از محال معتبره آن کشور است و آنجا چشمه است در غایت وسعت هر که اطلبه و مقصدی باشد یارده برنج در ظرفی کرده و بر آنرا حکم بسته در آن چشمه اندازد اگر مقصد حاصل است آن ظرف بعد از چند روز بر آید چنانچه قابل خوردن شود و اگر مقصد حاصل نیست برنج متعفن بیرون آید و گاه باشد که بجایه برنج گل و لاله ظاهر گردد و چنین جائی است موسوم بقله موله و در آن حواله قطع زمین است که هر جایه آنرا حفر کنند و آب رسند و هر قدر که خواهند صید کنند کمر آج یک طرف آن بکا شغری میوند و در غروب رویه آن بگل است آنجا و گذرهای آب پوست و دخت بستند و اطراف آن پارهای رنگ گذارند تا آب را برود و بعد از دو سه روز بدشته در آفتاب گذارند چون پوست با تشک یا شونبر نشانند طلای ریزه تا دو سه توله بر آید ایضا و در دیگر کتاب نام دارد و آن نیز بکا شغری میوند و در آنجا بجاک شونبری در دست آرند آنجا حاصل صوبه کشمیر ازین قبیل خصوصیات بسیار دارد و برین قدر اختصار رفت سر کار بگلگی داخل این صوبه است سی و نیکار و غرض میبارد و مانند دیار توران در آنجا برف بارد و سرد با بیشتر بود و برسات مثل مندرستان بارد و غرم آنجا از سه دریا فیض بگیرد شش گنگ و شست و سوم سده و زرد آلو و شفتالو و چهار مغز کوچک و کشمش همه میشود و گاو گاو میش میانه و سر و خر و شش بسیار شده است و در کشمیر از مندرستان در شست و شش روز راه میروند لیکن راه بگلگی خوش گذار است و گزیده که شکر از آن گذرد و طول آن ولایت از مر دریا به کشن گنگ صد و بیست کرده و در هشتاد و کرده جنوب کشمیر را بهر دو مندرستان واقع است و شتر قیش ارا قله تبست است و شمالی آن بدخشان و جانب خراسان و غرض آن بجایه است که محل اقامت افغانه است و تمام کشمیر جبل و شش محال مثل بر و وازوه که در دو دوک و شست ناد و خنزار دام و دخل این صوبه است و لقبی مولف هفت اقلیم می و دو پر گنه دارد و مال واجب نیست که در تنگه است پوشید و ندانند که سلطنت کشمیر در زمان سابق آفتاب پرستان بود که ایشان را شماسین خواندندی مقوله ایشان آنکه چون آفتاب ظاهر شود دجه صلاح و نیکوئی نشاید کرد و شب که آفتاب غایب شود هر چه کند گناه است بنود و از آن کرده بود زمین بهم دیو در پالند و سه و یک بحر سلطنت آن مملکت داشت و گفته اند که او هند و بود و ائمه ایست اسلام در کشمیر در هفتصد و چهل و بیست و هجری القای قناد و اول بادشاه اسلام در کشمیر سه میر است که چون

اودن دیوولی کشمیر در مقتصد و چهل و دو بحرے در گذشت و بعد چند سہمہ واسے ملک کردید و خطبہ بنام خود خواند
 و خود را سلطان شمس الدین خواند و مملکت کہ از امرای مغول خراب شدہ بود سے در آبادی آن نمود گویند کہ
 چون سلطان سنان ربیت شاکن از اولاد سہمہ الملقب شمس الدین بساطت رسید در عند او سہمہ تیمور گورکان روسے
 بہند نہاد و سکندر تخت و ہدایا ب صاحب قران سہمہ تیمور گورکان فرستاد اودقتی تخانہ عظیم در کشمیر بکند و بسوخت لوی
 از زیر آن ظاہر شد نوشتہ بود کہ بعد یکصد سال مردے سکندر نام پدید آید این را خراب کند معلوم را قلم شد
 کہ ہزار و یکصد سال را ابتداء ایش از کہ ام محمد در شمار است گویند کہ از امرایا در سلطان را کہ سمیت خان نام داشت
 شبے زیر ہلاک کرد سلطان خواست کہ اورا قبل سنان گفت مرگیت فرست تا آن مملکت ہر قوم کتم و بالقتل سہمہ سلطان اورا تہیت فرستاد
 اوریت دہت کہ چاک بگفت یعنی شکارہ کہ سلطان رو باوند و ظفر یافت و اورا سیر ساخت و محبوس کرد و او خود را زیر ہلاک کرد و در عند سکندر
 میردین میر سار علی ہمدانی کشمیر کہ سلطان مقتصد او شد و سلطان سکندر در دہشت صدر و ہنزدہ جری در گذشت و بعد از و پورش میر خان طہ
 بعلی شاہ تخت نشست و بعد چندی علی شاہ برادر خود شاہی خان را سلطنت داد و غریب حج نمود و بمحور سید و با خواہی را حہ جہواران غریب کرد
 و بالفاق اوروی کشمیر نہاد شاہی خان بک تخت علیشاہ دیگر را بساطت رسید شاہی خان بسا لکوت رفت و بحسرت برادر بجا کہ نہایہ بر علی شاہ
 قصد ایشان کرد و بعد از زم بہریت رفت پس از ان کس نہانت کہ چہ شاہ جہان کشمیر رفت و بجا کومت رسید و خود را سلطان بن ابابا
 خواند سپاہ بہر و دست او فرستاد و بامنا و بہت ایشان بر نیجایست استیلا یافت و لشکر بہت کشید و بکشد و ہدایا بسید را شاہ حسن
 ابن صاحب قران خراسان فرستاد و چون میرزا ابو سعید گورکان در را و را کہ نہر بساطت رسید با او دوست
 آغاز نہاد و سلطان را عادات عجیب بود از انجملہ آنکہ بصحبت علما و فضلا پرداختے و ایشان را تربیت کردے و
 علما بہنود و نیز زعامت فرمودے و گا و کشی و جریہ از بہر رعایت خاطر ایشان منع کرد و فرمان داد تا بہت خانہ
 کہ در عند پدرش سلطان سکندر خراب کردہ بودند میافقند و از ایشان عہد گرفت کہ بموجب دین خود عمل کنند
 و خلاف آن جائز نہار نہ گفت کسی را با کسی کاری نیست مہر نہ ہی کہ خواہ اختیار کنند بر عثمان کہ بعد پادشہ سلمان
 شدہ بودند مریدش کشند و او با دشاہے رحیم بود ہیج جا لوز را نکشتے و گوشت کمتر تناول کردے و در ماہ رمضان
 اصلا از ان نخوردے و امر فرمودہ بود کہ پیچ کشن را ہیج گنا نہ کشند و اگر شخصی واجب القتل باشد و یا دزدے
 کند بر خیرش کشند و بکار کل باز دارند و جا لوزی را کہ گوشت او بخورد بکشند و شکار کنند و در زمان بادشاہ کا شفر
 لشکر بہت کشید سلطان بامیت ہزار سوار و صدر ہزار پیادہ با او زم کرد و ظفر یافت و باز گشت و در شتصد و چهل و شست
 بحرے سلطان در گذشت و بعد از و پورش صاحبے خان المصطفیٰ بھیدر شاہ و پس از و پورش حسن خان
 المصطفیٰ سلطان حسن شاہ و بعد از و پورش محمد شاہ و دختر زاوہ سید ناصر الدین بیقی در سنہ مقتصد و نمود
 و بہر بحرے بجا کومت رسید روزی کہ اورا بر تخت می نشاندہ بساطت پیشش نہاد و بد بگریہ التفات نکرد و کمان
 برگرفت گفتند ازین ظاہر می شود کہ و شش امت او یار و یحسان شد اورا با خواہیشان و کشمیریان محاربات و قضا بسیار
 شد و چند بار از سلطنت مقتصد و باز سلطنت رسیدہ چنانکہ مرتبہ چہمین در سنہ مقتصد و سی و بیج بحرے با او بار پادشاہ

بساطت رسید و سپاه باری را نواخت بهند باز گردانید و در نهند و بی و پشت بحری مرزا کامران که از لاهور پیشتر
 غنیمت کرد و مجرم بیک و شیخ علی بیگ را در مقدمه بطرف کشمیر روان کرد و محمود شاه از کشمیر بگوشه رفت مرزا کامران
 مجرم بیک و شیخ علی بیگ را در کشمیر گذاشت و خود بلاهور مراجعت نمود کشمیر باین هیئت اجتماعی متوجه شهر شد و مجرم بیک
 و غیره را طاقت زدم نماند شهر گداز شدند باز گشتند محمود شاه ششم با بساطت رسید و حکومت میکرد تا که سکندر خان بن سلطان سعید خان با شاه
 کاغذ فرمایان بر لشکر کشید محمود شاه با او زرم کرد و بهر میت رفت و بالاخره در مقدمه را بسکندر خان داد و صلح کرد و باز بساطت رسید و بعد از او
 کشمیر باین که جامع خنگان و ما کران و دیگران بودند با یکدیگر صلح کردند و در مقدمه و چهل و چهار بحری محمود شاه در گذشت و نکاش با وجود اختلاف
 و مرج و مرج بجهاد و یکسال بود بعد از محمود شاه پیشش شمس خان همچنین از اتحادش میت تن بی بعد دیگری بساطت قیام نمود و در بخاقت و قشمت جنگا
 و ما کران ملک میرانند تا آنکه یوسف شاه حکومت سید و حکیم علی کیلانی لغزان کیر بادشاه برالت کشمیر آمد یوسف شاه استقبال کرد و خلعت ابرو شاه
 پوشید و در نهند و نهند و دو بحری پیشرو یوسف شاه را در گاه و در تاداکر بادشاه زرم کشمیر کرد و یوسف شاه از او بگوشه کشمیر رفت یوسف شاه حرمیت با شاه
 شتاب تا با جلیل و دیگر امیران او مانع آمدند بادشاه و نهند و نهند و پنج بحری میرزا شامج و راجه بهکواند اس و چند بر بیگ و شاه
 قلیخان مجرم را به سبخر کشمیر فرستاد یوسف شاه بعد و پیمان نزد راجه بهکواند اس آمد و هر ساله خراج پذیرفت راجه
 صلح کرد و یوسف شاه را با خود گرفت و باز گشت بادشاه از ان صلح ایا نمود و قاسم خان میر حبیب را بآن دیار روان
 یعقوب شاه که در کشمیر جانشین پاد بود و عزم زرم او کرد و بعضی از کشمیریان که مخالف او بودند با قاسم خان شتند
 یعقوب شاه بکوهستان کشمیر گریخت قاسم خان بمرکے نگار که تختگاه کشمیر بود رفت و استیلا یافت یعقوب شاه
 متوجه مرکے نگار شد و با قاسم خان زرم کرد و بهر میت رفت و دیگر بار با لشکر انبوه روسے باو آورد و قاسم خان
 و شمس شخص شد اکبر پادشاه میرزا یوسف خان را با لشکر عظیم به ملک فرستاد یعقوب شاه بکوهستان رفت
 و بعد از دو سال به امان نزد یوسف خان آمد و بخیریت اکبر پادشاه شتافت و پدرش یوسف شاه در سلک امر
 اکبر سے انتظام یافتند و دولت ملوک کشمیر سیر می شد و کشمیر در تقرب بنده گان اکبر سے درآمد و آن تا عهد محمد شاه
 و یوسف خان احمد شاه در تصرف سلاطین کور کانیه ماند و بعد از ان به تقرب احمد شاه ابداسے درآمد و بابت ولایتی
 متصل کشمیر و بطرف شرق کشمیر افتاده و آن معروف است به ببت کلان و ببت خرد و ببت غار لیست در ان
 از پنج پیکر سے است امر نامه نام منور آنرا سعید بزرگ و انند چون تحت الشعاع آخر سے شود آن پیکر کج درون
 غار غائب گردد و بار هر روز قدر سے افزاید تا یا نروده روز مقدار در کله برسد و چون ماه رو کمی بند ان پیکر نرگاز
 و تا آخر ماه اثر سے نماند و همچنین در هر ماه پنهان و ظاهر شود آنرا پیکر مهادیو دانت و دیگر شکر نام چشمه است که
 تمام سال خشک باشد و در ماهی که غره اش در جمعه باشد بر جوشد و صبح تا شام روان بود و مردم بران بحرم
 آزند و دیگر بانهال بت خانه است مشوب مد کا از هر کس که مردم آنجا رفته از حال خود و دشمن آگاه سے طلبند و بخیا
 باشد که هیچ در آورند ترسانند یکی بنام خود و دیگر سے بنام مخالف و در ان بتخانه سربهر کرد و ببت رود در بتخانه
 بنهند و در دیگر نیایش کنان در کاشانند آوند سے که کل و در غفران پر شود و شایسته کار و ظفر و روشن را باشد

و اگر کس و خاشاک پر شود از دشمن پنج بند و اگر آوند دشمن بگل و زعفران پر شود و شایسته کار و نظر مرد شهن را باشد و عجب تر آنکه در خصوص کسی که
 حق از باطل تشناخته نشود و مرغ باد و بر راجیست از سیاحت تمامه خورانیده بنام هر دو کس مقرر کرده و ران تجانه بفرستند و روز دیگر بر کلام
 دست بر جانور خویش نبالند جانور آنکس که حق با اوست اصلاً فری بر دوزرسد و از دیگر کسی بیفتد و میزد و در میت خرد و کولابیت بزرگ
 مولیس نام دارد و بخت و شست کرده در یابی بخت بد و آسیند و نختی باید بد کرد و کیتان جزا نمان اسکاٹ میفرمود که شهنر لمانه که
 شهنریش گویند تختگاه بخت است و شهر بزرگ است و بوفور آبادان معروف و اکثر استیاد را اینجا یافت میشود
 و احوال آن شهر بتقریب در اقلیم سوم در ضمن شاهجهان آباد در تذکره دریا سے چون مرقوم است بنابران اینجا
 بتکرار نیز و اخت دیگر کپتان موصوف بار اقم سیگفت که اکثر پیش ساکنان آنجا موافق مینود است و خطاب را جهای
 ولایت بخت لمانه است و ساکنان آنجا را اعتقاد آن است که لمانه نمی میرد و چه روح لمانه در حد دیگر میسر و ملا
 میشود و روزی که لمانه یعنی راجه رانی سید و طفلان که آن روز بوجود می آیند اعیان ملک رفته هر یک طفل را می بیند
 و هر یک از آن طفلان که بخت طبع و علامت پاک مقرر است میدهند که روح لمانه درین طفل آمده
 و حلول کرده و او را در تختگاه سلطنت برکنارند و پرستش او میکنند و به آن طفل که لمانه شده است اعتقاد تمام میدارند
 حتی که برار آنرا در طفلی و جوانی جنگ کرده بطریق تبرک میخورند و در آن نجات اخروے میدانند تا که لمانه پس
 تمیز رسد اعیان ملکات بکار بار می پردازند و لمانه حال از صاحب کلان کلمه مر اسلات و رسم تحف و هدایا از خاگر
 جاری بوده و وقت مردن از اعیان خویش گفت که بختن صاحب خواهند نوشت که حالا عنقریب روح من در
 بدن دیگر میسر و و امیر و اریم که چنانچه درین بدن بر ما شفقت و مهربانی میفرمایند همچنان در بدن دیگر را نیز
 مهربانی میفرموده باشد ولایت بخت مند لمانه یعنی چند راجه سے دارد اما لمانه بخت کلان از همه بزرگتر است
 و در خستمان ولایت مشهور است و کوه های محکم و حصول استوار و عقبات نامهور بسیار دارد و سبب و اخیر
 و انار در آن دیار نیاک میشود مردم آنجا سخت جان و سخت گو و درشت خومی باشند بخور و قاریم الایام معمر
 و آبادان بوده هرگز از آنجا و اهل و آندمار در خلافت علی علیه السلام بشرف اسلام شرف شده اند و از عجب
 عور چشمه است که آنرا چشمه بانگ نماز گویند و آب او بسیار است هر گاه که کسی بانگ نماز گوید آب از آن چشمه
 روان شود و نزدیک بکاین میسر و و چون بانگ نماز تمام میشود آب بازمی آید و دیگر سبب از ریاح است و عجایب آن آنکه از بیرون مسجد طرف
 دست مردم بام میسر و از درون قنچ گر ارتفاع ظاهر میشود و حال آنکه مسجد یازمین بیرون مساوی است و ستون با آنرا چند انکه شمارند
 چهل عددی که و یازمادی آید و با عانت عددان مشخص شده راقم گوید که شماران چندان کار بود چه بر یک ستون نشانها پارچه می بستند
 و با یای ستون یک کس استیاده می کردند و آن مردم را بشمر و در عجب یاد از دمای مردم آنجا فی الحکمه در یکی از مصافات غور چشمه است مردم در س
 یکبار در آنجا میسر و ند و در شب هر یک علامتی بر ترسے بسته بجانب آن چشمه می اندازند و روز دیگر میسر و
 خود می بینند اکثر مقصود حاصل خواب بود البتہ بر سر یکان نیز مرنے و یا ماهی و یا حیوانی دیگر خسپیده است اگر
 مقصود حاصل نخوابد بر سر یکان خسپیده نباشد و ارتفاع منبع آند بار که بر جبال رفیع واقع است قلع چنار

بوده و در تاریخ مبارک شاهی آمده که بحضرت سلیمان علیه السلام پیچ صاحب سریر سے فتح آن قلعه فائز گشته
 جنت آنکه راسے بنایت تنگ و تاریک دارد و غور با بن غزنین و خراسان واقع شده و آب و موسی نیک سید ارد
 و اکثر فو اکشت نیک مشهور و ملوک غور از مشایید سلاطین اسلام اند و نسب ایشان به نسب غور سے میر سدا و از اخفا
 فحاک بوده و در خلافت علی علیه السلام حکومت بلاد غور در شت بخارست انتخاب پیوست و مسلمان شد و انجذاب مشهور
 بخط خود نوشت و حکومت غور با و داد آن مشهور تا بعد از ابرام غزنوی در دست فرزندان او بود و از انطایفه قولا دسٹے
 در زمان ابوسلم موزی و یکی که ششم است بعد از یارون رشید و سوری بن محمد بن یحیی بعد از یعقوب بن لیث و محمد بن سوری در عهد سلطان محمود
 حاکم مملکت بوده سلطان اورایت آورد و نیک فرمود و پیش از علی بن بند گزشت و اورایت بوده سام نام و سید سام حسین نام شت و ستم حسین
 بر کشتی بوده کشتی غرق شد حسین بن سام دست بر تخت زویش سے در کشتی بود با اورایت شد حسین و همراهی چنان
 بر روی آب ماند و چون بساحل رسید شیرے راه صحرا پیش گرفت حسین لشکرے که در اندیار بود رفت بد کایچه بخت عیس
 اورا گرفت و بزرگان فرستاد هفت سال در زندان بماند با و شاه آن دیار بخورش و به اطلاق زندانیان فرما
 و او حسین را بانی یافت و غزم غزنین کرد و در نزدیکی غزنین بدست قطاع اطریقان افتاد ایشان اسب و سلاح دادند
 و با خود یار کردند چنان شب فوجی از سلطان ابراهیم غزنوی بر دزدان ریختند و همه را گرفتند و
 نزد سلطان بردند سلطان بقتل ایشان فرمان داد حسین روسے آسمان کرد و گفت آگهی دادم که غلط بر تو روایت
 اکنون بگناه مرا می کشند جلاد از ماش بر سید حسین قفسی بازگفت سلطان بشنید و او را بخواند و لوازش کرد حسین
 خرمست او گردید و در عهد مملکت محمود بن ابراهیم غزنوی بجای حکومت غور رسید و روایت دیگر نیز گفته اند خوفا لاطالباً
 در گذشت و از ان زمره است سلطان علاء الدین حسین بن اخرا الدین حسین بن قطب الدین حسین المعروف
 بجها نور که حکومت غور رسید و بسبب عداوت و کین برادرش سیف الدین سوره که بدست بهرام شاه والی غزنو
 در سنه پانصد و چهل و چهار هجری بقتل رسیده بود سپاه جمع آورد و قصد غزنین کرد و در باغی باگفت ازان است
 بیت گر غزنین را زنج و بن نمکم پس من حسین بن حسین بن بهرام شاه متوجه او شد علاء الدین قتال فاش
 کرد و ظفر یافت گویند در روز رزم علاء الدین قباے اطلس کسج بر جوشن پوشیده بود از سبب ان سوال
 کردند گفت این ازان کردم که اگر زخمی بن رسد و چون بر آید سپاه بطلان نیاید تا دل شکسته نشوند بار دیگر
 علاء الدین با بهرام شاه رزم کرد و ظفر یافت بهرام شاه بهند گزشت و در راه هور نشین ساخت و شرب خمر شتقبال
 نمود علاء الدین غزنین را بسوخت و هفت روز شهر غزنین سے سوخت و هوا از دود چنان تیره بود که روز را شب
 متمیز نشد و شب از شعله های آتش بروز سے بالیت چون غزنین تمام بسوخت علاء الدین بفرمود تا قنور سلاطین
 غزنوی بجزیر سلطان محمود بکنند و هر استخوانی که یافتند بسوختند پس علاء الدین بجها نور شهر یافت و به ان مقام
 سید مجالدین نائب سوری که لیرمان بهرام شاه بقتل رسیده بود او را کرد تا ساوات غزنین را توپره های
 خاک کردن نهاد و بفرز کوه غور بردند و ایشان را گردن زده خاکها را بخون آنها گل کردند و در برنخ از قلعه

آن بکار بردند و عاقبت الامر سلطان علاؤ الدین با اتفاق امیر علی حیدر والی ہرات با خبر سلجوقی غمیان زبید و
 با او نرم کرد و اسیر گشت و پیغام داد کہ سلطان با سن ہمان کند کہ من با او اندیشیدہ بودم سلطان گفت آن چہ
 بود گفت بندے از فقرہ ساختہ بودم کہ اگر سلطان گرفتار شود بر پایش می نہادم سلطان بفرمود تا آزار بدست آوردند
 و بر پایش نہادند علاؤ الدین محبوس بود تا آنکہ یکی از مقرران سلطان اورا بدید پوچستنی کہنہ در بر و کلاہی چرکین بر سر
 حال سلطان باز گفت اورا بخواند و بیان حالت بدید گفت چرا غم سر خود بخورے و کلاہے چنین بران نہی گفت از روز
 کہ سہرمن بود ہزار کس غم او بخوروند اکنون سلطان راست چنانچہ دانہ آن را بدارد سلطان را خوش آمد باطلاق
 آن فرمان داد و ندیم محفل خود گردانید و حقے سلطان تکبیر کردہ بود و پابر کنار علاؤ الدین نہاد و علاؤ الدین خالی برکت
 پاس سلطان بدید بوسید و این رباعی خواند رباعی ای خاک سہم آبرش تو از سہرمن بد و می حلقہ بند گیت
 زیور من بد تا پاسے گفت حال ترا بوس زوم بد اقبال ہمسے بوسہ زندہ بر سر من بد سلطان اورا دہر گرفت و طبل
 و علم داد و بجاوست غور فرستاد علاؤ الدین دیگر بار باطلنت خور رسید و در پانصد و پنجاہ و شش ہجری در گذشت
 و بعد از او پسرش ملک سیف الدین محمد بن علاؤ الدین جہا السنور و پس از او عم زادہ اش غیاث الدین محمد
 بن سام باطلنت رسید و اورا پیش از سلطنت معز الدین خواندند از بامیان با و پیوست غیاث الدین محمد
 کرم میدوید و غیش و در پانصد و ہشت ہجری لشکر بدر شاد باخ کشید و علی شاد بن کس خان را محاصرہ کرد و
 دران ایام روزے برابر برجے آمد و گفت ازین برج تا فلان برج بنگا بختی رخسہ تو ان کردار اثر اقبال
 افتد و یوار کہ گفتہ بودنی الحال بینقاد و فرجہ عظیم بدید آمد و شہر سنجر شہر موجب فرمان لشکریان شہر را غارت
 کردند تا نیمہ در آن اشتغال داشتند پس امر کرد کہ کس متعرف کس نشود گویند ضبط بر سپاہ چہران بود کہ در
 ہر کس ہرچہ در دست داشت بپنداخت و سال دیگر برونگرفت و بر تمام خراسان استیلا یافت و بعد از او برادر
 سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد بن سام باطلنت رسید خراسان و بسیاری از مہار رسید و معز الدین
 لقب یافت او بعد برادر حاکم غزنین بود و در پانصد و ہفتاد و یک ہجری ملتان گرفت و در پانصد و ہشتاد
 و چہار ہجری از راہ ریگستان از ملتان بکجرات شتافت و از راجہ آنجا منہزم باز گشت و بغزنین شد و پیشاؤ
 بگرفت و در پانصد و ہشتاد و سہ ہجری بر لاہور استیلا یافت و بروایت صمدی در پانصد و ہشتاد و نہ ہجری
 دہلی بکشد و در پانصد و نو و ہجری باراجہ پٹوہرا کہ بزرگترین راجہ ہاسے بندہ بود با اتفاق راجہ جی چند والی قنوج
 با ہزار ہزار مرد و ہفتصد فیل روسے با و آورد و سوگند با و کرد کہ تا فارس ہیچ خانہ ایستہ سلطان با او نرمی صعب
 کرد و ظفر یافت و سہ صد و اندھیل غنیمت برد و غلام خود قطب الدین ابیک را و دہلی نائب گذاشت و بغزنین باز گشت
 و بروایت مولف خلاصۃ التواریخ در پانصد و ہشتاد و ہشت ہجری پٹوہرا بکشت و قلعہ ہاسے واجہیر کہ دار الملک
 پٹوہرا بود بمصرف سلطان درآمد و چندے دران سہ زمین استقامت نمود پس در قصبہ کھرام ہفتاد و کروہے از
 دہلی قطب الدین ابیک را نائب گذاشت و بعد یک سال ابیک دہلی را سنجر ساخت و شہاب الدین مرتبہ نہم در سنہ

پانصد و نود و شش ہجر سے از غزنین بہند آمد و قنوج مفتوح ساخت و بعد صدر بخیر قبیل و غنائیم بسیار گرفته بغزنین فرستاد
و نزد برادرش غیاث الدین محمد بنجر اسماں رفت و در فتح ملک سماعی جمیلہ بنود چون غیاث الدین در گذشت او میان سرس
و طوس بود بباد عیش رفت و ماتم داشت و تحت فیروز کوہ بعم زادہ اش ضیا الدین کہ دو ماہ و غیاث الدین بود داد
ہمچنین ہر ملک را با قریبے خویش داد و بغزنین رفت و با سپاہ ابنوہ قصدر خوارزم کرد و منہزم باز گشت و عثم
یورش ترکستان نمود و دوران آوان شنید کہ ساکنان کوہ خودے عصیان ورزید و بسیارے از ایشان را
کشت و در راہ بمنزل و مبارک در شش صد و دو ہجرے یزدست فدائے قتل رسید چنانچہ بتقریب شہید از احوال شہ
و راقلم سوم در ضمن شاہجہان آباد در فصل آخر اول سلطان ہامرقوم است گویند سلطان شہاب الدین
را بہرے نمود و در جمع غلامان شہر ہی عظیم داشت و دو از وہ ہزار از ایشان فراہم آورد و وہ بود و میگفت کہ
دیگر بادشاہان را فرزند ان معدود اند مرا چہ دین ہزار فرزند است کہ بعد از من ہر یک ضبط ملکی تواند کرد
چنان شد کہ گفتہ بود چہ از غلامان او تاج الدین یلدور در غزنین و ناصر الدین قباچہ در بلتان و بہاؤ الدین
طغرل در بکر و قطب الدین امیک در دہلے سلطنت سالہا کردند و بعد از شہاب الدین برادر زادہ اش
سلطان غیاث الدین بن غیاث الدین محمد پس از و پسرش بہاؤ الدین سام و بعد از او البسر غورے بن
علاؤ الدین جہانغور بفرمان خوارزم شاہ حکومت غور رسید و از ان گروہ است علاؤ الدین محمد بن عم البسر حکومت فیروز کوہ رسید و بعد از چندی
حکومت غور بہ امرای خوارزم شاہیان رسید و از بقایای غوریان ملوک کرتانہ کہ در بعضی از خراسان حکومت کردند و ہمچنین ملوک بامیان از
بطانہ سلاطین غور اند کہ چند نفر از ایشان سلطنت کردند بباد عیش و ولایتی است و منہم ملک آہاسے فراوان و مزارع بے پایان
از جہانیشہ است و در دربار محتوسے ہر اقسام اشجار سیوہ دارد خصوص سستہ کہ از انجاہ جمیع ایران و توران و ہند
سے برند و در زمان سلطان حسین مزار انہایت معمورہ بودہ و قلعہ بر توبہ نواسے اتولایت بر قاعدہ کوہ است از سنگ خار
در غایت محکمہ و زیادہ از یک راہ تا یک ندارد و دیگر بخت ملک است کہ از مرا تیع لطیف آن ناحیہ است و
ہمچنین مسیلاق ہزار منشی است کہ در فصل بہار آن لالہ زار سے میشود کہ گلشن گردن در مقابلہ آن تیرہ و دویڈ
کو اک در نظارہ آن خیرہ سے ماند در جہان مقالہ گویند کہ باد غیس قریب ہزار دشت دارد و مملو از اشجار و
انہار کہ ہر دشتے لشکر را از پیمنہ و غلف و محل گستر اندن خیمہ و خرگاہ و فاکندہ صاحب ماہ خشک کند و کرش و زائندہ
افزادہ مذکور است از مونسے است کاریزہ نام از اعمال باد غیس و نامش حکیم بن ہاشم بودہ و چند گاہ وزارت
ابو مسلم خوارزم سے داشتہ و در زبان مہندسے باندہ در خراسان و ماوراء النہر خروج کردہ خلق بسیار با و
جمع آمدند و چند قلعہ از کس و دیگر از سلف کہ خشک میرش خوانندہ گرفت و در خشک چاہی ساخت کہ ہرشت ماہ
توزی از ان برآمدہ برروسے ہوا ایستادہ اما آنکہ در خشک ہرشت ماہ چیزے ساخت مولف صبح صادق نام
اورا غطابن مقنع خراساے نوشتہ ذکرش در اقلیم خیمہ در تحت کسف مرقوم است گویند کہ او صورت کریمے
داشت لہذا از طلا چیزے ساختہ برروسے خود یک شہید اسفند را در زمان سابق قلعہ در ان جیمہ بودہ موسوم جہا

شطر کوه و کره آن قلعه شایسته است و دور که قلعه بالاسه آنست و بالاسه قلعه و میان آن و میردن آن زن
بزمی است که هر جا به آنرا یک گوهر کنند آب میرسد و بدین سبب گفت و تورا آن قلعه متع است صاحب تار و
سبار کشا می آورد که میخواست جلگه که از اجمیل زادگان آن ولایت است چند گاه در ویرانه های آنحصار ساکن گشته کلاسه
تریت بجای رسانیده بود که کلنگ را بشکار میکرد و گویند که آهورا نیز میگرفته در صبح صادق سینه نویند که در زمان
چنگیز خان شخصی ز نورس را آموخت که کلنگ را بشکار میکرد و چه آن ز نور بر پرواز میکرد و پیش خود در چشمان کلنگ
میزد کلنگ نابینا شده بزمین افتاد چنگیز خان او را طلبیده و امتحان نمود و آن چنان بود که گذشت بعد از
کور شدن و افتادن کلنگ بزمین ز نور میآمد و بر دست میانشست حصار بر صیاد آفرین کرد و چنگیز خان بفرمود
ما ز نور را بکشند و دست صیاد بر بند گفت جزای خرو و کبر بزرگ مستولی شود و نر اے کس که دست و
قوی کند این است قوشیخ از انبیه پشنگ بن افراسیاب است و رباط و مسجدی در آن قصبه است که آنرا
انبیه ابراهیم علیه السلام میدادند و هر سال مردم بسیار از بهرات و مضامات بزیارت آن مسجد و رباط میروند
و کوهی بر جوار رباط واقع است که در آن کوه نشان قدم های آدم پیدا است و سنگریزه های آن کوه اکثریت
طنبور است بهرات در مفاخرت بلده و دیگر صفات ثانی ندارد و مؤلف بهفت اقلیم از تاریخ قدیم بهرات
مینویسد که محمد صلی الله علیه و سلم فرموده که بهترین خراسان بهرات است و بدترین جبتان در نیدا و نیا و اسمی بانی
آن بلده اختلاف بسیار است لهذا را تم حروف اکتفا باین رباعی میاید ریاضی هر اسب نهاد است هر ی را بنیا
کشاسب و کروران بنای نهاد بهمن پس از آن عمارت عالی کرد و اسکندر و رومیش مبه داد و بیاد و ششم
بندش مثل است رنج دروازه و در فیل و فاصه میان هر دو ده کن است و صد و چهل و نه برج دارد و درش را
پیموده اند بهفت هزار و سه صد قدم آمده و خندق کرده شهر بند بهت گز عرض دارد و در درون شهر چهار بازار است
که از هر دروازه تا چهار سو یک بازار است که بنام آن دروازه مشوب است الا دروازه قیاق که تا چهار سو بازار
نار و مسجد جامع دروازه حفرش و قیاق واقع شده و قطر شهر از درب ملک تا فیروز آباد و از درب جوش تا عرق
هزار و نه صد قدم است الحاصل که آن شهر را بوضع عجیب طرز غریب ساخته اند و طسح قلعه اختیار الدین بجانب
شمال آن بلده است و از عمارات نفیسه شهر مدرسه و خالقا به است که سلطان حسین میرزا آنرا عمارت
فرموده و دیگر خیابان کا درگاه است که مشهور جهانست صاحب تار و نج صبح صادق در احوال محمد خان المعروف
بسنیک خان نبیره ابو الخیر خان از اخفاء جو به خان بن چنگیز خان که بخوارزم سلطنت کردند میگوید که درشش صد
و شانزده هجری ضعیفه پس از آنکه چهار چشم و دینی و در ومان داشت و در ومان او و وندان رسته و
پیشش گوشت زبانی بود صاحب حبیب السیر گوید که در مجلس شیخ الاسلام سیف الدین نقاشی نمودم آن
برید و معتبر گشت و گفت این علامات انتقال ملک است بدگیر و قضایا سی قتل عام بهرات که از دست
چنگیز خان شده بود در اقامت ششم در احوال چنگیز خان میاید گویند که در آن قتل عام شانزده نفر در شهر زنده ماند

بودند و بعد چند سیهست و چهار نفر از نواح هرات بالیشان پوستند و با نژده سال خزاین چهل من کس در هرات
 بنوده و چند گاه از کنایه چون تا از آباد اگر کسی زنده بود گوشت فاق مرده میشت میکرد و با جمله شهر هرات دارالملک سلطان حسین میرزا بود و با نژده
 توابع و مزارع خوش و دلکش آب هوای خوش میدارد و اقسام غلات و انواع میوه در آن خطه نیک محصول می یونند و از مشافعات
 آن کی مایه است که هر سال دو هزار من انگور و شنبلیله و دیگر کارین است و جزیره اش با نام است خواف همیشه فشار سلطانین با و او و
 و فحول مثل نخ و علما با آفرین و وزیر است کفایت آیین بوده و در تاج هرات می نویسد که شیخ ملا حسنه صبح پیش از
 ظهور عقیده مکی میده بر وزن که موضع است از خواف رسید خواست که از فراست مردم آنجا خبر می معلوم کند چون
 در وزن اشجار که است از کینز که پرسید که این اشجار کم کینز که در جواب گفت رجان اشجار با من وضع دیگر
 رسید و از کودکی پرسید که چهار راقچه دارم میخواهم که چیزی بخورم که چاشت من حاصل شود و بقیه را بفروشم
 و چهار راقچه خود حاصل کنم کودک گفت سکنه بحر و خشو با را بخور و باقی را بفروش حسن صبح بر داشت مردم
 آن دیار استدلال کرد و از آنجا برگشت با جمله در خواف ده هاست معتبر است مانند هر آباد و مهن دین و
 خرخره و در وزن سبزی است و در پیش طاق آن سنگ کنده اند گویند و قتی هنگام ربيع بوقت کوفتن خر
 صاعقه پیدا شد و برف باریدن آغاز نهاد و همقد و جفت گاو که خس من می کوفتن از شدت سرما و برف مردم
 و روز دیگر حرارت به مرتبه غلبه کرد که همه مردگان متعفن اند و دیگر حیوان است و افراد طوائف ساکنان آن سرزمین
 در هر جا که افتاده اند بعلو ممت و سمو مرحت ممتاز بوده اند از آنجا سلاطین آن مظفر اند که در عراق محکم
 سلطنت کردند و جانش غیاث الدین حاجی از سجا و ندر خواف بوده و جد عظیم و قوی صمیم داشت و شمشیر
 یوزن بزرگ و نیم من بود از اسب سپاه تا او طین بگذاشت و با سه پسر خود ابو بکر و محمد و منصور پرورش یافت
 و پسرانش ملازم اتابک بن علا و الدین طغشاه شدند و از دو پسر که ابو بکر و محمد بودند عقب ماند و منصور را سه پسر
 بودند اسیر محمد و اسیر علی و اسیر مظفر و اسیر مظفر را چهار پسر بود شاه شرف الدین مظفر و جلال الدین شاه
 شجاع و سلطان ابو یزید و سلطان قطب الدین محمود شاه شرف الدین مظفر در عمر بیت و بیست سالگی
 بسرا می راحت و سد و رشتافت و چهار پسر گذاشت و شاه نصیر الدین یحیی و شاه منصور شاه حسین و شاه علی
 اما علی را فرزند نبود و محمد یک پسر داشت موسوم به بدر الدین ابو بکر و او پدر شاه سلیمان است و شاه سلیمان
 مظفر شجاع شهور بود و شبی در بر و خواب دید که آفتاب از جامه اتابک بیرون آمد و برفت خبری تعبیر کرد که
 دولت اتابکان بتورس و چنان شد که مظفر را دو پسر از خون خان شتافت و خاست یسا و بی یافت و در
 عهد غسار خان معتبر شد و در شش صد و نود و چهار هجری لفرمان غار خان اسیر هزاره صاحب طبل و علم
 گشت و بعد الجانیو سلطان حکومت هند یافت و در هفتصد و نه هجری با مارت بن و رسید و بتاویب حکام
 خانگاه مامور شد و بر ایشان ظفر یافت و با نجام ریف شده در گذشت و از دیگر خبر و یک پسر ماند و درخت زاده
 سلطان شاه است که در جامه بر او زاده اش بوده و بعد از وفات مظفر پسرش امیر مظفر مبارز الدین محمد

بن مظفر در سیزده سالگی باتفاق عمرادہ خود بدرالدین محمد ابو بکر بخند بست الحانیو سلطان رفت و حکومت نمود
یافت و در مقصد و نوزدهم حیرے بفرمان سلطان ابو سعید بنادر خان بکومت نیر در سید و در مقصد و سہ
وسہ ہیرے شاہ شجاع از و متولد شدہ و مادر شاہ شجاع محمد و مہ شاہ تبت شاہ جهان بن سیور عیش بودہ و در
مقصد و سہ و چہار امیر مبارز الدین بہ اردو سے سلطان ابو سعید خان رفت و طبل و غلم یافت و محمود انرا گشت یکی بفرمان
سلطان رسانید کہ او عرارہ ہر گاہ از نیرہ بر میگردد و بپیش ہرے افکند سلطان امر کرد تا عرارہ ہر گاہ کہ در حاسان
در عرارہ سنانی نہادند سب محمد بہ نیرہ عرارہ و بر بود لیکن نیرہ اش شکست پس پایہ شد و بفرمان رسانید کہ دین
عرارہ ہر گاہ حیرے دیگر است سلطان بفرمود با عرارہ کاہ بیرون آورد و سندان ظاہر شد سلطان تعجب نمود و در
فرمود کہ اورا بہ سزادہ محمد گویند پس نزدش باز گردانید آوردہ اند کہ سیران کرمان غزم تغیر قاعدہ کہ آنرا منتظر
گویند کرد کو تو ال انجبا اوسے شجاع الدین بعد از مقابہ عظیم پناہ بقلعہ برد و سب شہر مندر گرفت کو تو ال و قلعہ
از قلعہ زاو تنگ آمدہ میغام داد کہ اگر دو منزل باز گردند قلعہ تسلیم نمایم امیر بار پس شکست کو تو ال از قلعہ بیرون
آمد و آنجہ حاجت داشت بدست آورد و باز بقلعہ رفت امیر محمد بکرمان باز گشت و دیگر بار روی با انجانب نہاد و در تفتیق حصار کو تو ال
باتبع و کفن نزد او آمد امیر محمد قلعہ معتبران سپردہ بکرمان باز گشت انجی شجاع الدین را گشت و ہمدان او ان خبر یافت کہ انرا دلتالی سپرد
شہر الدین مظفر را فرزند بی کر است کردہ بہر نام اولفران تغافل کرد این آہ بر آہ تنگ بنگام سمتہ بچی پس اورا قدرت الدین
خواند امیر در شیر عراق عجم سماعی حبایہ بطور رسانیدہ از انجانب است کہ ابو الاسحاق انحر اورا شیر از محاصرہ کرد و بشود گویند کہ امیر
ادایل دولت روز سے بخضر خندق معتبر مشغول بودہ محمود حاجے شاہ از صلحامہ روزگار بر سب بگذشت و گفت
بجہت دفع دشمنان میازے امیر محمد دست بسر خویش شاہ شجاع کہ از بخار و مہ شاہ بنت شاہ جهان ترک حکام انجا
کہ حکومت کرمان میکردند بگرفت و پیش کشید و گفت نہادے کہ چون او باز بر سر ابن ترک گیرد و چون شاہ
شجاع بنیت ترک بود از اش اورا بنبذ ترک بنود پس چنان شد کہ گفتہ بود چہ در سب مقصد و شخصیت ہر
شاہ شجاع و بہر اورا دیگر شاہ محمود با ہم در ساختند و پدر خود امیر محمد را اورا معہان بگفتند و میل کشیدند خواہ
شیراز سے در ان باب گوید نظم دل مند بردینے و اسباب انہ زانکہ از و سے کس نہاد و ارے ندیدہ ہر کہ بر با
چراغے بر فروخت چہ چون تمام فروخت پادشہ در دینیدہ شاہ غازیے خسرو گیتے سستان ہہ آنکہ از شمشیر آن
خون بچکیدہ عاقبت بریزو شیراز و عراق چہ چون شکر و قش در رسیدہ آنکہ روشن بہ جهان پیش بدو میل در شیم جهان پیش کشیدہ
بالکلہ امیر مبارز الدین محمد از ملای و سناہی محترز بودہ و در تقویت دین و تنظیم سادات و علما سیکو شید و چستی و چالاکی نظیر شدہ و قے
باشوکت از بار شیراز بگذشت بجای تنک سید کہ خدشتارہ بہر از سر راہ افتادہ بود جمعی کہ پیشش میرفتند بایستادند امیر محمد در غضب و از
اسپ فرود آمد و اسن بر کمر زد و پشترامای بہر از سر راہ برگرفت و ہر دوکانا نہاد و بہر اسبان گفت باین مروی نان سپا بگری بخورند و او
باین صفات بقاوت قباب و شرارت نفس مخور نیز سے و بہر بانی القباوت داشت بسیار بودے کہ در وقت تلاوت
قرآن گناہگارے را کہ پیش او می آوردند او ترک تلاوت کردہ بہر خاستے و داد او را و او سے یعنی بکشتے و باز آہ تلاوت

مشتغول شدی به بالجه اودر مجلس پسرش شاد و شجاع مریض شده درگذشت الحاصل بعد از مجلس امیر مبارز پسرش
 علاء الدین شاه شجاع بادشاه شد و او خلاصه آن مظهر است بفضیل و دانش القیاف داشته و حافظه اش خند
 بود که سر آن در نه سالگی حفظ کرد و از محاسن او آن است که روزی پیرزنی باور سجد و گفت شوهرم مرد و دختر
 از و ماند شاه شجاع از اسب فرود آمد و میبایست و ملازمان گفت هر که مرادوست دارد باید که متاعی نیاورد و در یک
 لحظه صد هزار دینار حاصل شد شاه شجاع گفت کیست که آرزوی داماد من داشته باشد و جوان پیش آمدند و سوم
 ایشان مضاعف ساخت و دختر آنرا بخواند و از مال خود بهر یک پنجاه هزار دینار داد و آن صد هزار دینار پسر زن
 بازگذاشت امر فرمود تا طوسه عظیم کردند و خود در آن طوسه حاضر آمد و دختر آنرا بخواند و در روزی پاشو کت تمام
 در شهر شیراز میرفت زنی را شنید که با وضیعت خود میگفت ای فاطمه خاتون اگر آرزوی من دیدن بادشاه داری نزد
 پیام در آن شاه شجاع عنان باز شنیدند تا از سبب آن سوال کردند گفت مروت نباشد که فاطمه خاتون میل دین
 باداشته باشد و زو و بگذریم نویسم شاه یحیی برادر زاده اش شرف الدین مظفر که در نزد و با او مخالفت می در نزد
 کس بشیر از فرستاده و معلوم کند که آن سال شاه شجاع لشکر بزرگ خواهد کشید یا نه فرستاده بشیر از رسید و یکی را که بر و او
 فرض شد اتفاقاً منور شیراز می گفت که بجای سوسه اینجا آمده رستم که پادشاه را خبر کنم جاسوس سبقت کرد و نزد شاه شجاع
 رفت و گفت شاه یحیی مرا بجای سوسه فرستاده چون بر قول دیگران اعتماد نیست بخوانم که از لفظ پادشاه بشنوم که سال
 لشکر بزرگ خواهد بود یا نه شاه شجاع بخندید و گفت عزم آن داشتیم لیکن به خاطر توازن در گذشتیم جاسوس گفت
 نزد فلان زری دارم خوانم که مخلصه دهمی تا نزد من رساند شاه شجاع چنان کرد جاسوس قدمی چند برد و باز
 و گفت مباد که از قول خود برگردی و لشکر بزرگشده و مرا اثر نرسد ساز می شاه شجاع بخندید و او را خلعت داد
 نقل است که کاریجی بیشتر بزرگ و فریب بود و او سر می نشست و دختر شجاع را در حال نکاح داشت و قتی لشکریان شاه
 شجاع بنور رسیدند بجا صره پرداختند شاه یحیی ایشان بپیام داد که کس را بشیر از فرستاده ام تا جواب باز آمد و جنگ
 توقف کنند ایشان باور کردند و از حزم و احتیاط غافل کردند ناگاه شاه یحیی بیرون آمد و بعد از محاربت ظفر یافت و
 شیرازیان منظم گردیدند با بالجه شاه شجاع در مقتدر و هشتاد و یک بحره بدفع عادل آقا و اسل سلطانیه که از امر او
 سلطان حسین ایلمکاسی بود و لبارق عادل در حرو و د سلطانیه با او زری صعب کرد و ظفر یافت و شیرازیان قهر
 گشتند شاه شجاع از اسب در افتاد مخالفان قهر او کردند باز ملک ماورجی است خود را با و داد باز از آن تملک بیرون آمد
 و خواست که رو بفرار زندا بجه کوچک که از شجاعان زمان بود و دست در عمان آورد و گفت بگذارم که بیرون روی
 ناگاه قوبی از لشکریان شاه حسین ایلمکاسی را از نظر آمدند که با توغ و نقاره بزمیت میرفتند ای کوچک ایشان را نزد
 شاه شجاع آورد و امر کرد تا کس بشارت زدند که نخبگان آواز شنیده باز گشتند و بهیت اجاسی بر سپاه سارق عادل
 که بغارت تاراج مشغول بودند جمله بردند و ظفر یافتند رستم گوید فائده این حکایت آنست که کار می که از دست رود و
 استقلال از دست ندهد شاید برادر رسد و قول دانا یان است الشجاعت صبر ساعته و چون شاه شجاع بخراب برام مریض شد

پس خود زین العابدین را ولیعهد ساخت و سفارش او بسیار خوشایان امیر صاحب قرآن تیمور گورکان نوشت و برادرش سلطان عماد الدین احمد بکرمان فرستاد و در گذشت خیف از شاه شجاع تاریخ است و بعد از او پسر منصور در شش سال عماد الدین احمد و در کرمان بسلطنت رسیدند و از صفهانیان شاه یکے را از نیرد بخوانند و شمشیر باو سپردند سلطان زین العابدین بن شاه شجاع در شیراز بجای پدر نشست و در مقصد و همتا و مهشت بحر می صاحب قرآن تیمور گورکان بعراق عجم آمد آل مظفر بخر شاه منصور وزیرین العابدین همه بخدست او رفتند صاحب قرآن غنیمت ماوراءالنهر نمود و کرمان را بسلطان احمد و شیراز را بشاه یکے و ترخان را بالوالا اسحاق بن قطب الدین اویس بن شاه شجاع داد و زین العابدین متوهم از صاحب قرآن بشتر رفت شاه منصور را در استقبال نمود و بالاخر گرفت و محبوس کرد و از بند نجات داده مصدر سورش شد و باز اسیر گشته کحول شد و شاه منصور بروی بشیر از آورد و شاه یکے که قرآن صاحب قرآن بکومت شیراز رسیده بجاگ نیز در کجاست شاه منصور زین شریف الدین محمود بن امیرزاده مبارز الدین امیر محمد مظفر بن منصور بن غیاث الدین حاجی سجاد و ندیمی الحوائجی در شیراز بسلطنت رسید و با اقبای خویش بیغام داد که شما در دفع امیر تیمور کان مرابمال و شکر مذکوره تا بکنار جیحون بروم و بگذریم که از آب عبور نماید کسی جوابی نگفت و بسی بگذشت که صاحب قرآن متوجه عراق شد سلطان عماد الدین احمد بخار پیوست شاه منصور در شیراز بعیش و عشرت پرداخت و صاحب قرآن بقلعه سپید رفت و بکشود و نامت شاه منصور را با پسرانی قلع بکشت وزیرین العابدین کحول را و جوی نمود و بروی بشیر از نهاد شاه منصور سپاه خود را بغایت کم دیده خواست که بفار رود و راه زنی را شنید که میگفت آنکه تکرش هفتده من حاق دوس و شتمند اکنون چرا میگریزید شاه منصور با سپاه خود از غایت جمعیت بشیر بازگشت و با سپاه هزار سوار و پانصد فرسخ از شهر بیرون رفت و در برابر عساکر صاحب قرآن که زیاده از سی هزار بود و صفها بیارست و هزار سوار بمینه و هزار سوار بمیسره فرستاد و با هزار سوار در قلع جانگی گرفت صاحب قرآن در جبارت او تعجب نمود و سپاه را بحرب اشاره فرمود و میتمه و میسره شاه منصور بنیر میت رفتند شاه منصور با هزار سوار بر قلع تاخته قشون خاص را بر مسدود و با تیغ کشیده نزدیک صاحب قرآن رسید و تیغ خوات او کرد و عادل احسان پسر پش روسی امیر صاحب قرآن کشید شاه منصور گمان برد که صاحب قرآن در سون میرزا شاهرخ است پس روسی با نجانب آورد و جنگ میکرد تا آنکه تمام همراهایش بقتل رسیدند و از بر سر بر شاه و شمشیر بر رو خورد و متوجه شهر شد جمیع از ملازمان شاهرخ باور سیده بقتلش آوردند و ملک مهشت تاریخ قتل اوست بعد از آن تمام آل مظفر از نیرد و آمدند صاحب قرآن سایه آل مظفر را محبوس کرد و فارس با امیرزاده عمر شیخ و دیگر بلاء و بلاء زمان خود بقولیف نمود و سلطان شجاع سلطان زین العابدین پسران شاه شجاع را که کحول بودند بسمرقند فرستاد و با صفهان شتافت و در موضع شمس سلطان عماد الدین احمد و شاه یکے و صغیر و کبیر آل مظفر را در هفتم رجب سنه مئتمه مقصد و نود و پنج بحر قتل رسانید جام مقصام بانام است و خرمز به بابا بنی آنجا نود ع خوب می کشود که هر قدر که صفت پیشتر کند و از کوههای او چشمه ایست که در تابستان میخ بندد و در زمستان آبش در غایت گرمی است تربت حصاری در غایت

حصانت و حکمت دارد و معافات آن در غایت نیکوستی است مثل راوه و جند که همواره مردم نیک ازان دوستان
بر خاسته اند مشهور مقدس از بزرگترین قبایع عالم و کینه حاجات نبی آدم است چه مزار با الوار امام علی موسی
رضا و زانجا است و آن ولایت در زمان پیشین بطوس شهرت داشت با عث آبادی آن طوس بن نود بود
چنانچه در شاهنامه فردوسی طوس منطوم است و در اخادیش آمده هر کسی که زیارت آنجا از سر صدق رود
ثواب هفت حج یا بدو در جوار شهر فرار علی موسی است که هر کسی که در آن مرقد بگویند بدو غنم و البتة ملاک گردد و شهر متعین منقسم بدوازده ملک
است که یکی ازان ملک جامع است و از خوان دره است که جامی بدان لطافت در خراسان نیست و بنده طرق و بندگستان هم از جایهای معروف است
توان ولایتی است همواره از اقسام سیوه مثل خمریزه و انگور و انار و زردآلو و شقایق و لوت در آنجا نیک بعل می آید و در فصل بهار آن هر روز
بالصد بره کشته میشود و در تون بره را در تراز و نهاده بوزن میفروشند و از استخوان خسران موسی فریه میازند که زیاده بر آن
نقشور نباشد مبارز الملک دلاور جنگ سر بلند خان بهادر باشد که تون است را قسم حروف که از طفل پرورش
و تربیت یافته آنجناب است هر چند که در جمایش درین اوراق اکثر جارقسم زده ملک بیان کشید اما چون
مولدش تون بوده آبا و اجدادش وزارت تون داشتند بنا بر آن سطره چند از احوالش در ضمن تون بخار
چه او میرزا محمد رفیع نام داشته سید بلند است و سلاطین و در عهد سلاطین صفویه وزارت تون سید اشتر پورش
سید محمد افضل مع سید پورش مرزا محمد رفیع در عهد عالمگیر بادشاه بهند آمده لازم بادشاه شد و با فضل خان طب
گشت و بعد چندی در گذشت مرزا محمد رفیع این افضل خان رفیق و دیوان سلطان عظیم الشان بن بهادر شاه
بن عالمگیر بادشاه شد چون عالمگیر در گذشت و بهادر شاه بابر در خود اعظم شاه مصاف داد و در آن محضر که
فیل سوار سمرز از آنزخم کله و سکه رسید والد راسم که باده کس لازم مرزا بود در آن معرکه زخمی گشت چون
بهادر شاه بر اعظم شاه ظفر یافت میرزا به اضافه منصب و خطاب سر بلند خان سرفراز گشت و در عهد محمد فرخ میر
بادشاه ناظم صوبه آله آباد گردید و بعد تغییر میر حمله ترخان بایالت عظیم آبادینه و استیصال راجه و میر هوج پور
که سر حلقه مفسدان بود و مامور گشت چنانچه تون در ضمن عظیم آبادینه مرقوم است و در جلد وی استیصال
راجه و میر خطاب مبارز الملک دلاور جنگ و منصب چهارمزار سرفراز گشت و بعد ازان بایالت صوبه آله
رسید و همچنین اقبال اوردوز بروز در ترقی بود تا آنکه در آخر سلطنت محمد فرخ سیر بادشاه هفت هزاره شد و ناظم
صوبه کابل گشت و پورش خانزاد خان تا عزین رفت و آن قضایا در ضمن نیشاپور مرقوم است و او نیز در میان
بوده بالجمله بعد غول صوبه کابل بشاهجهان آباد آمد و در عهد سلطنت محمد شاه پس از چند بایالت صوبه احمد آباد
گجرات رسید و در آنجا کارهای بانام کرد و بالاخر یعنی کرد و نامهای راجه ابی سنگه عرف و موکل سنگه را در
راجه سخت سنگه را شور اولاد و احفاد راجه صوبت سنگه را شور که از حضور محمد شاه ناظم گجرات شده بود زرم کرد
و ظفر یافت و این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات در اقلیم دوم مرقوم است القصه سر بلند خان از گجرات
به اکبر آباد آمد و بعد از چند ماه در آنجا ماند و بالاخر ناظم صوبه آله آباد گردید و در قسم حروف میرزا بود

و یک دو سال آنجا بسر برد و حسب الحکم محمد شاہ بادشاہ بشارت جهان آباد شتافت و پسر خود شاہ نواز خان را بنیاد نمود
 و آکہ آباد گذاشت و بعد چندی اورا بشارت جهان آباد طلبید و محمد امین خان را ہزار نوکران عمرہ بود و صوبہ اکبر آباد
 تفویض نمود ہمین کہ محمد امین خان بالہ آباد رسید و منور نفس راست نکرده بود کہ معزول گشت شاہ نواز خان بنطاست
 صوبہ آکہ آباد مقرر شد راقم حروف را با دیگر افواج از سائر توپخانہ از بشارت جهان آباد ہمراہ شاہ نواز خان خصیت فرمود
 و چون مادر شاہ والے ایران بشارت جهان آباد قتل عام نمود سر بلند خان خانہ نشین بوده اورا محترم داشت
 و سبیل تحصیل نزد مرادم شہر کہ بطریق مضاد رہ مقرر کردہ بود با و حوالہ رفت سر بلند خان چارناچار آن خدمت را
 بر سر گرفت و بعد ہفت مادر شاہ طلاق منوی شدہ در یکترا دو یکصد و پنجاہ ہجرے در گذشت و اول بغایت سپاہ
 دوست و در بزل و خوش خلقی ضرب المثل بودہ و با ہم چشمان تکبر و غیور تہمان الملک سعاد تخان و دیگران چندے ملازم
 او شدہ بتقریب از و جا گذشتہ بخدست محمد شاہ رفتہ بہر تہ امارت رسید بہر گاہ کہ خوشن می نشست می فرمود
 کیست کہ گنجفہ بالکی ما گرفتہ ندویدہ و متھے کہ از صوبہ گجرات معزول شدہ بعباب بادشاہی در اکبر آباد میگردد
 امیر الافراص مقام الدولہ خاندوران خان چیرے با و نوشت سر بلند خان بر نظران رقبہ جواب بدستخط خاص نوشت
 آقاے در میان بہت شامردم انچہ پنجاہ ہجیدہ میکیند ما خود خاک شدیم ہر کس کہ خواہد بر روی خود مال و متھے
 در آکہ آباد نشستہ بود راقم حروف و دیگران در خدمت نشستہ و ایستادہ از میر ستم علی داروغہ بنی فرمود کہ
 چیرے بگو ستم علی عرض نمود کہ شنیدہ می شد کہ در تیارے قلعہ آکہ آباد محمد اکبر بادشاہ و دیگران روپیہ نقد صرفتہ ہزار
 خزانچہ سرکار میگودید کہ از دست من در سرکار عالی پنجاہ و چہار کور روپیہ بمردم سپاہ رسیدہ اگر خداوند عمدہ تعمیر قلعہ میکرد بیت و شش قلعہ مثل قلعہ
 آکہ آباد تعمیر نیافت ہزارام خزانچہ حسب الحکم حاضر آمدہ از و فرمود کہ چہ قدر روپیہ از سرکار ما از دست تو بعباہ سپاہ
 رسید عرض نمود کہ پنجاہ و چہار کور نقد بہت است این ضعیف تقسیم یافتہ سر بلند خان شکر آلمے گفت و او ستہ سپرداشت
 و از پناہیکم کہ با خرامش عایشہ نام داشت در جالہ کلح عظیم الشان ابن بہا و شاہ بود و او پناہیکم را بفرزند می برگرفت
 و تربیت نمودہ بعقد زوجیت سر بلند خان داد با جلد پسر کان سر بلند خان نزا و خان نام داشتہ و دیگرے را شاہ نواز خان
 نام بود و ہنگام ایالت صوبہ کابل سر بلند خان خانزا و خان را از پیشاور بکابل فرستاد و او تا غزنین رفت و سحر ساخت و ہنگام
 مراجعت بہر دست افغانہ درہ ہر گشت و این حکایت در ضمن کابل مرقوم است و در نظامت گجرات احمد آباد نشست سور فرجی
 سر بلند خان بنا بر تفاہلی کہ در تعاقب و کنیان مثل جہانگیر و بیلا بشہرت سیف الدین علیخان و غیرہ سادات بارہمہ واقعند
 بود بشارت جهان آباد شتافت بخشی الملک صفصام الدولہ خاندوران مقدم اورا اگر اسے داشتہ رفیقش ساخت و او نیز تیر انداز
 نیکو میداشت حسب الامر محمد شاہ بادشاہ در وقت تیر اندازے حاضر شدہ تیرے انداخت و گاہ گاہ بالعمات شاہی
 سرفراز میشد و در وقت احمد شاہ عالمگیر ثانیے عبرت میگذا رانید چہ با نیایے جلسہ سرفروغنے آور و پسر دوے شاہ
 نواز خان ابن سر بلند خان سالہا بہ نیابت پدرش سر بلند خان بنطاست صوبہ آکہ آباد قیام میدشت چنانچہ شہد از ان در سن آکہ آباد گذ
 و پسر صومی میر حسن گجراتی بن سر بلند خان کہ در گجرات متولد شدہ بود و آخر با ستم جہانگیر فیصل خان مخاطب شد و اورا بشارت محمد خان

محمد خان

غیر جنگ برادرزاده برهان الملک بجای فرزند یقین نمود و دخت خود را با و منسوب کرد و بعد فوت شیر جنگ
 بجایه نکاح او در آمد و اکنون میر حسن موصوف در لکنئو اقامت میدارد و پسران شاه نواز خان چنان بر صحره نیاید
 و یکے را سر فرزند علی خان نام بوده و در غازی پور بار تقسم ملاقات نموده بود و دیگر پسر خانزاد خان که ناشنخند چنان
 است چندی بواسطت میرالدوله وار و غنچه خواص عالمی گمر بادشاه شد و از ان استعفا خواسته کجا کجافت و جها چاشید
 و چشید و اکنون ششیده میشود که از بنارس بلکنئو شتافت نیشا پور از شهرهای مشهور خراسان است
 و در تعمیر آن خلاف نموده اند بعضی از انبیه طهورت میدانند اما واضح است که نیشا پور بن اردشیر آبادان کرده بے نام
 مردم آنرا نیشا پور گفتند و نامبروز ایام نیشا پور قرار گرفت و فی بزبان فرس شهر را گویند و در عجایب المخلوقات آمده
 که نیشا پور را ایران شهر هاگویند و صاحب عجایب البلدان گوید که در زمان سابق آنرا امهات بلاد گفتند
 چه حسب آب و هوا کیفیت کوه و صحرا و در تمام خراسان جائے بدان نزمیت نیست و این لمبده فاخره اکثر سبب
 نزله خراب گردیده و باز مجبورے رسید و در بالقصه پنج بجزے بواسطه استیلا سی عوان فتورے عظیم دوران شهر
 راه یافت و در غلبه جنو و چنگیزیه خراب گشته که تابدے نسایم رافت و شمایم عافیت بشام ساکنان اتمام رسید
 گویند و از ده روز شمار مقتولان آتشگر کرده اند و از هزار و هفتصد و چهل و هفت هزار کس بشمار آمدند و گویند بر آبے
 که از سر کوه بلند که بر دو فرسخ واقع است آسیای آب ساخته اند که بمقدار دو و جوال گندم آرد میکردند
 و از تفایش آتشگر یکے کان فیروزه است در نواح بهتاسس که بر بواسس نیزش گویند بدان لطافت و بزرگی و چشم
 ولایت نشان نداده چنانچه معاین استقرارے در تاسخ مبارکشاهی آورده که وقتی جهت خلفای بنی عباس بلوچ
 برده بودند بوزن هفتده من بوده مخفی نما اند اکثر خادین اوراق به تقریبے گزارش احوال برهان الملک سید
 سعاد تخان و ابو المنصور خان صفدر جنگ و اولادش مرقوم است اما چون مولد و منشا نشان از نیشا پور
 است بنا بران سطرے چند از احوال آن امیران عالمی منش بقلمے آرد برهان الملک سید سعادت خان
 برادرش سعادت خان ساکن نیشا پور بودند بهند آمده ملازم مبارز الملک سید سهر بلند خان شد و روزے
 سر بلند خان سعاد تخان را گفت که خیمه و خرگاه بر سر کار میرے که متصل دے در غایت طولانی و کلافے بوده
 و گل نیلو فرو زمین دران بکثرت تمام شاگفته تا شاگاسے خوب داشت را سید سعادت تخان اسجار فته بر ساحل کاریر
 تجر خیمه زدن کرد زمین وارده باند شیه اندازے شکته و بخار متش آمد و بلخے چند نذر کشید و ظاهر نمود که بر کنار کاریر
 مار و کژدم بسیار اند و مبادا بخا و مان سر کار ضررے از آنهارے خبر کردم بنا برانکه مبادا در اخفا بر آن معایت
 شوم سعادت خان خیمه را از کنار کاریر بفاصله نیم کرده بر پا کرد چون سر بلند خان بانحدیة محل سیر و تاشامی آن مقام رسید
 خیمه را جائے که منظور بود دور تر یافت برنجید و سعاد تخان را معانت داشت سعادت خان اظهار زمیندار
 عرض داشت سر بلند خان گفت بهمن عقل و دانش از ولایت بهند آمده سنجو ایے که بر تبه امارت رسمی بندیان
 مردم ولایت را بر فراگ و صدایے انگشتان سے پر اند حیث که از علمای جنگلی فریب خوردی سعاد تخان خبر

وگفت اکنون کہ از زبان مبارک برآمده انشاء اللہ تعالیٰ بہ امارت میرسیم و رخصت شد و بہ شاد جہان آباد آمد
 و بوسیہ امیر الامرا سید حسین عاقل خان سادات باریہ ملازم فرخ سیر بادشاہ شد و بعد چند روز بفرمان سید
 بیاض رسید و در ابتدا کے سلطنت محمد شاہ بادشاہ بہ ترتیبہ اعلیٰ رسید و در سالہ ناظم اکبر آباد شد و برہان الملک خطاب
 یافت و تفریہ راجہ گرد ہر بہادر ناکر بنیاست صوبہ اودہ بہ فراز گشت و مقام سدان آکفوبہ را استیصال نمود و اندر بار
 نیک ضبط کرد و فوج خود را در دوا و دشمنی خود کرد و بیچ گاہ از لشکر رہنے آسود چنانچہ چل کرودہ در یک روز
 رفتن با سپاہ پیشکش تسلیم بود و تھے در عہد محمد شاہ بادشاہ در سنیہ کینزار و چیل و ہشت ہجرے پیلہ جے سپہ
 باجے را کہ امرائے راجہ ساہوود کہنے خواست کہ عبور گنگ کردہ بر صوبہ اودہ کہ بنیاست برہان الملک سید
 سعادت خان بہادر بود مشرف شود و باشتاد و نو ہزار متصل مانکیور عبور دریا کے گنگ نمودہ و مابین گنگ و
 جمن آمادہ رزم نشست پیلہ جے پایاب جمن یافتہ بگذشت متصل جاج موہلاتے فریقین اتفاق افتاد و تھے روز
 دایرہ شمال شغل ماند و رزم چارم پیلہ جے از اطراف و جوانب بقولے چپ و راست جنگ سواران گرفت رہے
 صعب کرد سعادت خان ہم قتلے فاش نمود و روانہ بکوشید پیلہ جے تاب جنگ نیاورد و سہ رزم بسوے جمن
 شتافت وقت فرار و در ہنگام گیر و دار از فوج پیش بہ وہ ہزار سوار ساحل پایاب تہقوت سہلے خود را بر آب جمن
 زدند آب بسیار بود اکثر غرق گشتند پیلہ جے غریت دہلی نمود و نواح دہلی را تاخت امراب محمد شاہ مثل زیر ملک
 محمد الدین خان بہادر امیر اصنام الدولہ خانہ دوران خان و دیگران کہ بغفلت و آسائش میگذاشتند از دہلی برآمدند و بر
 درہائے شہر نیادہ دہلی مورچال بستند و سہ روز در خود دارے خویش بخوابی بسر بردند برہان الملک
 صفدر جنگ ابو منصور خان بہادر را رخصت او فرمود و خود در شب و روز در تقاب پیلہ جے پاشندہ کوب میرفت تا
 متصل فرید آباد رسید پیلہ جے خبر آمد برہان الملک شہیدہ دست و پاگم کردہ بدکن گریخت برہان الملک ظفر یافت و
 سدا فرادخلت پادشاہے گردید و رخصت انوار حاصل کردہ باوہ مراجعت فرمود و در اوائل سنیہ کینزار و یکصد
 پنجاہ و یک ہجرے کہ ہنگامہ نادر شاہ بادشاہ روندا و حسب الحکم محمد شاہ بر خراج استعجال در پانی پت کرنال بشار
 محمد شاہ رسید و بخلاص بلبوس خاص سرفراز گشت و ہماناعت از حضور سہلے رخصت شدہ بہ رزم نادر شاہ شتافت
 ہنگام گیر و دار رزم ناگاہ فیل سوارے برادر زادہ اش شاد محمد خان شہر جنگ بر فیل سوارے برہان الملک و دیدہ حملہ
 آورد و شور شے عظیم برپا شد فیروز جمعیت فوج برہان الملک از ہم گنجت و سپاہ نادر شاہ باطراف فیل برہان الملک
 در آمدند کلاہ پوشے از انجاء بر فیل برہان الملک برآمد اورا با فیل پیش شاہ ایران بردند و نادر شاہ در اعزازش کوشید
 و مقدم اورا مقدمہ نفرت خویش ساخت تا او بشاد جہان آباد آمد برہان الملک بعد از چند روز کہ از ہشت ہجرے
 سلطان داشت رخت فرمود با جملہ برہان الملک سید سعادت خان مبارز الملک سر بلند خان را بسیار ادب میکرد
 چنانچہ راقم حروف مشاہدہ نمودہ روزے ہر دو باتفاق از دربار محمد شاہ بادشاہ برآمدہ شہزادہ سعادت خان
 تکلیف خانہ خودش کرد و در پالکی خود بطرف بالائے شہید و خود پامین نشست سر بلند خان از راہ اخلاق امر فرمود

سماکیه عقب پالکی را بر دانه هرگاه که بخانه خویش میرود بهین پاس ادب مرغی میداشت و اینها روزی هر دو با اتفاق از دربار پادشاه
پادشاه برآمدند میرنوروزک سعادت خان سیف که بزبان هندسی و هوب نامند بدست او داد و عصاره دار سر بلند خان قدسی چند
دور بود زودتر رسید سعادت خان از دوسه توافق با ادب شده دهبوب را بر هر دو دست گذاشته بطریق نذر گذارند و اینک سر بلند خان
از بگرفت سعادت خان قدسی چند پیشتر رفت بشکراته قبول نذر تسلیم خدمت نمود سر بلند خان دست او بگرفت و گفت از برای خدا
سعادت دارند و دست بکیسه برد و اشرفی عوض دهبوب بدتش داد چه درین ولایت و نیز در ولایت رسم است که اگر دوست
دوستی را از شمشیر و خنجر و مانند آن توافق کند در عوض آن اشرفی و یار و پیه میبهند بالجله سعادت خان سپاه بسیار
جمع میداشت و موجب قایل میکرد و شرح غامضی روپیه در ماه بود و اما مساعده بسیار مردم سپاه میراد چنانچه وقتی
که قوت شد و در و در چند لک روپیه بر دهنده سپاه مساعده مانده بود و آنرا یک قلم ابو المنصور خان مردم سپاه سعادت نمود
و گفت آن دفتر کاغذ و دفتر همیشه زاده و داماد سعادت خان بوده صفدر جنگ ابو المنصور خان خطاب میرزا مقیم نام داشت
و چون سعادت خان پسر نه داشت و او را تربیت کرد و بالاخر اقبالش بجای رسید که وزیر احمد شاه بن محمد شاکر گشت
و آخر الامر از برنجید و غازی الدین خان بنیره نظام الملک و انتظام الدوله پسر قسرا الدین خان و جمله نورانیان و در و هیله که گشت
جماعه رو هیله نجیب خان بودند با همسم اتفاق نموده زرمهای مردانه کردند ابو المنصور خان از شاهجهان آباد بصوبه
اوده که نظام است آنجا داشت آمد و بعد چند روزی سقا قلو کس که درم و مومنی و ضیفی از قلمون است در آن
احسن را بیک گفت او امیر سقا قلو و ملکین و سودیت و مذهب با اخلاق ستوده بود از آنجا که آداب او یکی است بیک
سر بلند خان از صفدر محمد شاه بادشاه بایالت صوبه آله آباد امور شده در آنجا آباد مستوجه الفوب گشت راقم حروف در آنجا
بجای والد خود بخدمت بنیر خشی که بخشی اول باشد و مقدمه بخشیه که عبارت از هر اول است در سکر کار سر بلند خان
سرفراز است دشت چون دائره دولت به کانه آباد که از آنجا چهارده کرد و واقع است رسید ابو المنصور خان بموجب
حکم سعادت خان از اوده و لکنو به ناکپور رسید و بر دیار گنگ از کشتی ملی بسینه بخدمت شتافت چون خبر بگشت
به سر بلند خان رسید راقم حروف را امر فرمود تا بقاوتیکه حکم میکنم بران تاجا و نشود باید که با حاکمه برادران مستخدم خویش
باستقبال ابو المنصور خان پیشتر از خیمه تقارخانه رفته شنید چون ابو المنصور خان بمقام ملک تیر از خیمه تقارخانه برسد
آنجا صف رده سلام کن و او اکثر از فرط ادب آنجا از قیل فروز آید عرض باید کرد که خود بدولت با تقارخانه سوار بر قیل
روند اگر قبول نکند بسیار سبالنه نباید کرد و چون بر پالکی سوار شود نذر باید گذارند و او همچنان تا دیوڑ بهیسه اول بر پالکی
باید و از آنجا بر اسب نشسته صبحی دو خیمه را بسوار سب طی سافت نماید و صحن خیمه سویه پایا و قطع کند بر دیوڑ بهیسه
چهارم خیمه خاص که گشت است برسد شامه با بران دیوڑ بهیسه بنشینند و او تنها اندرون آید این بفرمود و گفت از شرف
بنا بر نذرش داری چون آنوقت اشرفی پیش راقم حروف نمود عرض کردم که میظلم دست بکیسه برد و اشرفی بدست نذرش داد
رضعت فرمود و راقم حروف حسب لامر دو سینه جریب از تقارخانه پیشتر رفته ششم ناگاه بسوار ابو المنصور خان با تحویل در آنجا
تمام رسید تا مردم صف زاده سلام خدمت کردیم با آنجا قیل را بنشان عرض کردم که تا تقارخانه بر قیل تشریف فرما شود بنشیند

پاس ادب قبول نکرد و بر پاکی نشست در بنیر صند زنگذرا نسیبم قبول فرمود و اندک پرمسان احوال سے شروع متصل لقا خان
رسید و از پاکی فرو آمد و بر اسب نشست و دیگر بار عرض کردم که تا دیوڑے خیمه اول بر پاکی باید رفت فرمود که از ادب
بعید است حاصل که بر دیوڑے خیمه اول پیاده شد و صحن سه خیمه را که سرانجام با طراف کشیده بودند مسافتی بعید داشت پیاده
مکے کرده بر دیوڑے خیمه چارمین رسید و تنها با یک دو خواص باندرون رفت و از سلام گاه تا نشست سر بلند خان دو صد قدم بود
سلام کرد و چون قریب رسید سر بلند خان برخاست و بر سبند در کنارش گرفت بوسه بر پیشانش داده بر پاهو سے خوش
نشانید ابو المنصور خان با ادب تمام برگوشت نشست تا دو پاس شب در حضور ماند هنگام رخصت خلعتی از دستار و گوشواره
و سربخ و چند صاع دجانه و حرکتی الخالق با سدر و کمر بند و بند و دو دوزده کشتی پارچه و سه کشتی جو اهر نفسیه و شمیر و جودیر با قبضه قمر
و سپرد و ادب عراقی با ساز طلایی یکے مینا کار و دیگر سے مرصع بجو اهر آیدار که در تیار سے ان سه لک و چهل هزار و چند
صد و اندر و پیه صرف شده بود و در خیمه فیل خشید و رخصت فرمود پس اوست وزیر الممالک شجاع الدوله بهادرین ابو المنصور
که بعد وفات پدرش قائم مقام کردند و در عهد شاه عالم ثانی مرتبه وزارت رسید اکنون که یکم از دیوڑے و نو و شش تهر است
آصف الدوله بهادرین شجاع الدوله بهادر بر سرند وزارت لطافت صوبه اوده و آل آبادیا شکوه تمام متکمن است
و انگریزان با آصف الدوله بهادر بغایت متعوط و مرطوط اند و اکثر احوال او و اسلحت او از کار با سے تمام و پرور
نجما و شرفا بر سکنه صوبه اوده و آل آباد که در عهد لطافت خود با و استیصال اکثر مفاسد چون بهکومت ارا و از دست
سادت خان و استیصال و انسترام احمد شاه ابدانی در آخر عهد سلطنت محمد شاه بجن تزد و ابو المنصور خان و جاحد و
کثر چون حافظ رحمت خان و غیره بر دست شجاع الدوله ابو المنصور خان بهادر از قوه لطفی آمد رنے از ان بجایا سے
خوش مرقوم است و انقسم حرون از سعاد تخان تا شجاع الدوله همه را دیده و خدمت نموده و آصف الدوله بهادر
نیز دیده اما از ان اتفاق متع نیافت و همه ایشان بقدر دانے و بذل موصوف بوده اند وزیر الممالک آصف الدوله بهادر
بیکار و تعمیر عمارات و باغات شهر عظیم وارد سیر و ار از افزونے عمارات و باغات و اشتیاق بهتر از دیگر
شهر و دیار است و بهر آن سیر و ار از جایا سے نیک آشنه و مکان است چنانچه گفتند که در نشست و برخاست
ما فوق آنست و بیکار رستم با برش سهراب در سیر و ار بوده و احوال آنوضع در عین بیدار و دیوڑے شتار و دیوڑے
از روز وصال و لدار حکایت میکنند و در تاریخ مبارکناهی مرقوم است که مردم آندیار بهریت شیعی شتبارید ابر و دست
سلطان ملک شاه سلجوقی و یادگیر سے متوطنان آنکان را در رفض معاتب ساخت و ایشان اعکار کردند سلطان گفت
اگر راست میگویند ابو بکر ناسی از ولایت خود پیدا سازید ایشان بسیار تزد و کردند کم یافتند و بالاخر ابو بکر ناسی در غایت
ضعیف و نحیف یافتند و در زمیل نسا و پیش سلطان بردند سلطان در خشم شگفت اینچنین گفتند زنده و نه مرده گفتند
سلطان معذور دار که در ولایت با ابو بکر بهر ازین منیشو و مولو سے روم این حکایت را بعنوان پسندیده بنظم آورده و
آورد و اندک سیر و ار جی بهت خردن بهر بر سر راهیمه کسان رفت اول کسی که آنجا رسید از ویر سید که چنانام داره
گفت ابو بکر بخیر و اورا اندازانید پس بهر کش دیگر آمد از ویر سید او گفت عمر او را نیز باز تمام روا نکرد و دیگر سے رسید

ازو رسید گفت عثمان اور اسعذب ساخت و چھین از چهارمین پرسید گفت علی سبز داری گفت ای پیشوای اہل اسلام در
ہیزم کشتے نہیں مائندہ مرزا پسین ترکمان بار قسم لقل ظریفانہ کرو چہ سبز داری شنید کہ در فلان منار در فلان روز علی
علیہ السلام تشریف می آورد و تا نماز غنقن آنجا ماند سبز داری سے آن روز وقت شام زیر منار رفت و آنجا نشست بعد نماز
عشاء شخصے از منار فرود آمد سبز داری سے با حقیق قد مبوسی برخاست و نامش پرسید گفت ابو بکر نام دارم سبز داری سے
گفت تو ان کہے کہ خلافت حق علی بود ازو گرفتے ابو بکر لغلین چند برسہش کو گفت و بر رفت شخصے دیگر از منار فرود آمد و
سبز داری سے پیش او بدوید و نام پرسید گفت عمر سبز داری سے گفت ملی تو ان ہستے کہ حق علی تافت کردے عمر سبطہ بر فغان
زودہ بر رفت شخصے مسعودین در انجا رسید سبز داری سے نامش پرسید گفت عثمان سبز داری سے بدستور سخنان نالہ نیدہ گفت
عثمان اور ارجسہ کرد و بر رفت شخصے چہارمین در انجا رسید سبز داری سے استقبال شتافت نام پرسید گفت علی سبز داری سے
بگریست و از اجہاب نائشہ شکوہ آغاز کرد و ناسزا گفت علی کار دے کبشید و مینی اور ابرید و بر رفت سبز داری سے مینی از دست
دادہ بخانہ باز آمد دوستان او آگاہ شدہند پرسیدند و پرسش آمدند سبز داری سے گفتن گرفت کہ از ابو بکر و عمر و عثمان
چنین برسین رسید کی از دوستان او گفت بکر علی انجا بود سبز داری مینی خویش او نمود گفت اینجا خرابے کہ کرد
یعنی علی کرد کہ مینی مارا بریدہ شتے کلام ذکر ملوک سحرید کہ در سنہ و انشا پور حکومت کردند خواجہ عبدالرزاق ابن خواجہ فضل
اول ملوک سہ ہزار است بعد سلطان ابو سعید بہادر خان بہترین شد و تربیت یافت و تحصیل اموال نمود کہ ان باد
حوالت رفت عبدالرزاق بکران رفت تمام آن اموال را صرف شاہ و شراب کرد چون وقت آن رسید کہ مال گنہانہ
رسانند روی بوطن نہاد تا ملاک مغروٹی لغروشہ و از اسے مال سلطان کند و در راہ خبر وفات سلطان ابو سعید بہادر خان
شنید و چون بیاستین رسید افراسے او گفتند خواہر زادہ خواجہ علاء الدین و قوندے وزیر خراسان اینجا آمدہ
شد اب و شاہد میخواہد عبد الرزاق گفت باو نشاہ نماند و قیاسم بر آید چرا اطاعت روستائی کنم پس ہمان شب
بایاران نجائے اور رفت و بقماش رسائند و صبح در بیرون دہ دار بالغب کہ او دیاران او ہنریل ہاسے
خود بران لغب کردند و گفتند ماسر ہاریم ہر کہ اطاعت ما کند باید کہ بہ آن رضا و ہفت صد رو با و بار شدہند و ہر کہ
بہر خویش داری لغب کردند و خواجہ علاء الدین وزیر خراسان آگاہ شد و ہزار سوار بدفع آنها فرستاد و عبد الرزاق
با اورزم کرد و غالب آمد و روی لغری نہاد و خواجہ علاء الدین بگریخت و گویند کہ قتل رسید فی الفور عبد الرزاق در ستہ ہفتصدوی ہفت
بحرئی متوجہ سبز داری شد و ہر گرفت و ہر سغیرین و جین و خاجرم اسمیلا یافت خطبہ سکہ بنام خود کرد و او مردی فاسق و بدخوی بود و ہست کہ در خراج
علاو الدین را بخاند او آگاہ شد بگریخت عبد الرزاق برادر خود وجہ الدین را بہ تعاقب او فرستاد وجہ الدین در نیشاپور باور سعید خاتون گفت دانی کہ
برادرت فاسق و بی اعتدال ہست بران مباحث کہ ہر شویم وجہ الدین فرسے با ازرم بود اورا بگذاشت و باز گشت و فرود آمد گفت اورا ہستم
عبد الرزاق زبان بدشتام گذاشت وجہ الدین نیز چچان جولے داد و عبد الرزاق ہست کہ حریسے باورند وجہ الدین تیغ بر شہد
و برود و عبد الرزاق خود را از در چپے حصار بر انداخت و بجا کہ زیر آمدہ کہ و دلش شکست ہمدرا لہ سعادت در ستہ ہفتصد
وسی و ہشت ہجڑے در گذشت و بعد از او ہرادرش وجہ الدین مسعود و سبز داری سلطان رسید و او صاحب قران

سرمداران است مردے شجاع و ستوده اخلاق بوده و بسیار از خراسان بگرفت و دوازده هزار سوار و پیاده
 غلام جمیع آورد و او را در ابتدا سے دولت متوجه نیشاپور شد و با امیران ارغون شاه و آلے آنجا رزم کرد و طغرفت
 ارغون شاه بطوس گریخت و چه الدین به نیشاپور آمد و استقلال یافت امیر ارغون در دفع سرمداران ساعی شد
 و بقادر هزار مرد جمع آورد امیر محمود و نهرائی را با بیست هزار مرد و امیر محمد توکل را با بیست و پنج هزار مرد و در ده بجانب نیشاپور متوجه شد و تقرر نمود که در
 روز معین در آن حوالی جمع آیند تا او نیز با بیست و پنج هزار سوار با سپاه پیوندد و آنگاه بزم بردازند امیر وجه الدین مسعود و با هزار سوار و هزار پیاده
 از شهر بیرون آمد چون ساعتی از روز بگذشت امیر محمود در رسید و بکثرت سپاه مغرور شد پیش از آنکه امیر محمد
 توکل و ارغون شاه بدانجا رسید و سواران آورد و پیادگان سرمداران خواستند که بزمیت روند
 امیر وجه الدین گفت هر کدام تمیر بنید ازید اگر خصلت بزمیت برد و ایشان چنان وجه الدین با سواران حمله
 برد و طغریافت و غنیمت بسیار گرفت و همه را بر پیادگان بخشید و ایشان را بر سپاه غنیمت سوار ساخت
 و چون چاشت شد امیر محمد توکل در رسید امیر وجه الدین نیز او را شباست و هنگام طلوع امیر ارغون شاه
 نمایان گشت همراهیان او خبر بزمیت یاران شنیده هراسان شدند و روسے بگریز نهادند امیر وجه الدین
 قلعے غنیمت چنان مخصوص گشت و در مہفت صدر و جیل و مہفت ہجرے باز در آن در ستدار بکشود و هنگام مراجعت
 باز در آن برو شجون آوردند و وجه الدین با جمعی کشید از سرمداران بقتل رسید ملکاش از حاتم زاد و نغان
 و از جوسان تا تر شتر بوده و از آن گروه بہت خواجہ شمس الدین کہ بعد از امیر وجه الدین پس از سہ کس بجگو
 رسید و او مردے و نادان و مردانہ و مدبر بود ہرگز برات سوشے و در مجلس لہو شمر دے و گناہگاران در میان
 ہزار تن بشناختی و شبہاتہا کرد محلات گشتی و اخبار معلوم کردے و در امر معروف و نہی و منکر مبالغہ فرمودے
 و چندان سیاست داشت کہ ہر کراطلب کردی لفق ترتیب دادہ بخدشت دی فقی بالصدق فاحشہ از زندہ در جادہ انداخت و رسوخ و فخر برافکند
 سرمداران از سیاست و تنفر شدند تا حیدر قصاب را بران دیستند تا در ہزار دینہ بمقتصد و بچاہ و سہ ہجری بقتل رسانید و از آن زمرہ بہت خواجہ
 نجم الدین علی موید سرمدار کہ بعد از شش تن بکومت رسید و او از جوانمردان جهان بودہ و در مذہب تشیع علو شدہ تہریر و ہر صاحب الزمان
 سپ کشیدی و از رعایا در دہ سہ حصہ گرفتے و دیگر بعضی را ساندے و جامہاے بی تکلف پوشیدی و زیر قیاس چہ سہمہ بخش داشتے
 و ہمیشہ سفرہ شش افکندہ بودے و خائن خواہم از آن سہرہ یافتہ نے ہر روز در محلات سہرہ نہ تانرا درم و طعام
 دادی و ہر سال خانہ خود را بہ لہو دادے و او از و انعمان تا مرس فبط کرد و با امیر صاحب قران تیمور گورکان
 اساس دوستی نہاد و بالآخر ملکات خویش را بطوع و رغبت بصاحب قران یا بکدشت صاحب قران در رعایت خاطرش بسیار
 گوشیدی و ہمیشہ گفتے کہ چون خواجہ علی موید مردے نذیرم پس خواست کہ ایالت خراسان او را بد قبول نکرد و ملازم
 او دہ بود تا آنکہ در خرم آباد اسنان زخمی شدہ در مہفت صد و مہشت ہجری در گذشت یا رخ بردار
 محمد جوئے یک نقطہ تاریخ وفات نجم دین خواجہ علیست یعنی محمد مہفت صد و مہشتاد و دو و او را و بعد از
 کسی سرمداران بدولت رسید ہنفر این ولایت در غایت وسعت و نزہت چہ در تمام خراسان دوسہ کار است

یکی اسفراین و دیگری قاین اما اسفراین بحسب آب و هوا و دیگر صفت با بر فاین زحسان دارد و فواکه آن نیک میشود
 خصوصاً امرود که طبعه لقی از میان دیگر نکان می برند و در اصل شمشیر درختان جنار و سر سال عجیب مثل است
 که از خاصیت کنگه محرف و میان تنه گردیده اما در سر بنزد خرم باشد گوشت که در زمان نو شیردان آن درختان را
 نشانی دهد اند حوبن در زمان سابق داخل می شود و اکنون بسره خود ولایتی است بحسب اشجار و آثار و هنار
 و باغات جنت آثار بر لبایار می از شمشیر و دیار زحسان دارد و جویشان از جایا به نیک خراسان است
 بلا کوفان بنجدید در صدد آبادانی آن کوشیده و بنسبه اش از غول شاه سپهر بران عمارت افزوده و
 در نزاهت القلوب آورده که جویشان را در زمان سابق اسلم می خوانند آب و هوایش در غایت درستی
 و سازگاریست حاصل آن از قسم غله و خبیه نیک می آید نمشیر بکثرت فواکه و انواع محصولات آراسته
 است از بیت بهمن بن اسپندیار سید انداز مضافات آن یکی از قند است که انار و آله آن با نام
 است و دیگر کشمیر است که در عهد پیشین مروی در اینجا بود که بوقت طلوع و غروب آفتاب یک
 فرنگ سایه آن می رفته و در نزاهت القلوب آورده که آن سرور اینجا است حکیم نشانیده بود و دیگر
 و کشمیر هرگز زلزله بوقوع نیامیوسته جنایا که بعضی بجا و برخی ناکه نابا و اعتبار کرده اند از این پسر زردشت
 است و اقسام سیوه و غله در اینجا خوب می شود و یکی از مضافات آن کاریز است که از اول تا
 آخره چهار فرسنگ است و چاه تختین آن فقید در عهد امت قستان و ولایتی است وسیع طول
 و عرض آن ولایت را چهار صد و چهار فرسنگ گرفته اند و مضافاتش به بلوکیت که یکی
 ازان طیش مناسب و دیگری پر صید است و ایضا دشت بایض و اصل شهر و شهر فاین است
 و قایلین آن شهر با نام است و اکثر متوطنان اینجا صاحب فراست و نویسنده و حساب دان باشند
 اگر چه بعضی بجا و مشهور اند اما مردم نیکو لغایت نیکو خصال باشند و در یکی از مواضع فاین کوچه
 است و غار می که هیچ کس بغیر آن نرسیده و در پیشگاه غار صفا است که در زمان گذشته چندی
 از سادات را مقابل دشت داده و در حسین نریت در آن غار مخفی شده اند و ازان زمان تا حال
 همان نوع مانده اند که اصلاً اثر نرسیده کی و ریخته از ایشان مفهوم نمی شود و چنانچه بعضی گفته
 بعضی خوابیده و یکی ازان زخمی بر سر دارد که هرگاه دستار چهره آن زخم که بسته اند باز کشد چون
 در سیلان می آید و الحال آن موضع یقیناً سادات مشهور است و جمعی از مجاوران در اینجا سکونت میدارند
 و در یک سال بکنار انهار الباس می پوشانند و مردم قستان که بلا حده منسوب اند بسبب آن آنکه چون
 حسن صباح شیخ طاعده قلعه الموت را بدست آورد و چنانچه میاید حسین قاسی را بقستان فرستاد و او
 برفت و بسیار می از مردم اینجا را بنزد اسمعیلیه در آورد هر چند که حکایت حسن صباح طول و طویل
 است اما مردم مکار و دگر نیز در امور دینا دستور العمل است مخفی نمازند حسن صباح اول طاعده

ملاحظہ است واسمعیلیہ اور اسمیذنا خواستہ و بعضی نسب او محمد صباح حمیرے میرسانند اما خواجہ نظام درد
 قرح کردہ شاید اندر دوسے بقصب باشد آورده اند کہ خواجہ نظام الملک حسن صباح و حکیم عم غیام پیش امام
 موفق نیشاپور سے علم تو حندی روزی حسن صباح و عم غیام با خواجہ گفتند مشہور است کہ شاگردان امام موفق
 بدولت رسیدا کنون ہر کہ از مابدولت رسید باید کہ عند کم علی التوہد شریک باشند پس برین عمر روزگار ہی گذشت
 و خواجہ نظام الملک را وزارت سلطان الپ ارسلان نصیب شد حکیم غیام نزد خواجہ آمد و ایفاء وعدہ از خواجہ
 خواست و گفت آن خواہم کہ در گوشہ نشینم خواجہ ہر سال دو سب اشغال طلبا بر الملک نیشاپور نوشت حکیم دولت
 کرد و عمر فراغت گذرانید و حسن صباح در زمان ملک شاہ نزد خواجہ آمد و خواجہ را گفت دنیا متاع قلیل است
 نباید کہ ہر سال نقص یشاق کنی خواجہ گفت حاشا حسن گفت عند کردہ بودے کہ دولت بالمسویہ باشد اکنون
 مرا تربیت کنی تا بدولت رسم خواجہ اورا نزد سلطان برد و چند ان ستود کہ بدرجہ اعتماد رسید و در مزاج
 سلطان تفرق کرد و ہر سہوے و خطائے کہ در دیوان از خواجہ واقع شد سے سلطان رسانیدے تا آنکہ
 سلطان را باغواہی من از طرف نظام الملک غبار سے بر ضمیر نشست روز سے سلطان با خواجہ فرمود کہ پندگاہ
 و قمرے مشتمل بر جمع و خدج ملک تیار شود خواجہ گفت در دو سال حسن گفت بچیل روز تمام کنم سلطان
 نویسندگان را نزد او فرستاد و حسن بوعدہ و فا کرد و خواجہ بشنید و مضطرب گشت و مبارکاد سلطان رفت و
 رکابدار حسن صباح را دید کہ دستہ نزد او بودہ و آن رکابدار پیش ازین لازم خواجہ بود و خواجہ آنرا تعات
 حسن صباح کردہ بود و او در خدمت حسن صباح ماند گفت این اوراق ہما ہما رکابدار حسن صباح دستہ خواجہ
 داد و خواجہ آنرا منقح ساخت ہما را بر زمین زد و پراگندہ ساخت را قسم حردن گوید کہ آن وقت ورق داغ
 بنود و گویند کہ در منہد ورق داغ را جہ لودر مل اختراع کردہ است بالجملہ خواجہ آنکا غذا دیدہ گفت بچیل چند
 نوشتہ آید رکابدار اوراق نامرتب جمع کرد و از بیم جان حال حسن گفت حسن صباح ہنگام عرض دستہ را تبرکات
 سلطان از جمع خدج سوال کردن گرفت حسن از جواب عاجز شد سلطان متغیر گشت خواجہ گفت در اتمام
 امرے کہ دانا یان دو سال مہلت خواہند و جابلے در چیل روز خواہد کہ با تمام رسانند جز بان و ہون کہ وہ
 جواب نتواند داد و حسن شرمسار و آزرده خاطر بیرون آمد و برے رفت و با صفہان شتافت و بجانب
 رئیس ابو الفضل شد و چندے با او بسر برد و روز سے اورا گفت اگر دیار موافق میداشتم سلطنت این بر
 وزارت این روستای یعنی ملکشاہ سلجوقی و خواجہ نظام الملک بر ہم میزوم ابو الفضل دانست کہ این مرض مانچولیا
 غرض گشتہ لاجرم وقت طعام غذای مقوی داغ حاضر کرد حسن بفرستے کہ دست در بابت و از وجد شد پس وقتی کہ بر الموت دست
 یافت ابو الفضل ترواد رفت حسن گفت ای رئیس داغ من مختل شدہ بودا داغ قوجون دیار موافق دیشتم ویدی کہ چکونہ بقول وفا کردم
 انقض حسن صباح از رئیس ابو الفضل جدا شد و بمعرفت و بخدمت مستقر باسد اسمعیلیہ پیوست و اعتباری عظیم یافت و خلق را بنا بر میل
 مذہب خود کہ لیس اول معتبرست بہ بیعت اسمعیلیہ بالید برارن مستقر دعوت کردن گرفت اسیر انجیوش کہ مردم بہ بیعت

مستطیل مستطیع و خست خاست امیر الجیوش خواست که اورا بقلعه دست طحس کمر
 رخصت داد امیر الجیوش حسن را بر کشته نشاند به مغرب روانگرد کشته از باد مخالفت بتا شد بشهری از شهرهای
 نغار از سید حسن از آنجا بشام راجع شد و بقتل او خورستان و نیز و کرمان شتافت و بدعوت پرداخت
 و بدامغان رفت و سه سال آنجا بماند جمعی کثیر از اهالی آن دیار باو گردیدند پس بحسب جان رفت و داعیان
 یا موت فرستاد انگاه بسارے و دیلمان و نسا و دستافت و بقصبة قریب الموت صومعه ساحت و بنر بد و عبادت
 پرداخت ساکنان الموت که دعوتش پذیرفته بودند نزد او آمدند و شبی او را بقلعه بردند مهادے علوی را
 که بحکم ملک شاه کو تو ال الموت بود اختیار بے نماد و چون کار حسن بر نر پدینی بود مهادیر گفت زمینے که
 پوست کاوے بر محیط شود ازین قلعه بسه هزار دینار بمن بفروش مهادے قبول کرد حسن نوشت
 پوست کاو را مانند الفریست کرد و بر گرد قلعه کشید و بهاسے آنرا بر رئیس منظره حاکم کرد کوه که دعوتش را
 پذیرفته بود تنخواه نمود و علوی را از قلعه اخراج کرد و مهادے چون محتاج شد آن زره از رئیس منظره بر طبقه
 حسن گرفت القصة حسن صباح در چهار صد و هشتاد و سه باشد پس آن تاریخ استیلاے حسن است بران
 قلعه با حمله اهالی آن قلعه را امر فرمود که در سیر و ن قلعه زراعت نمایند هر کسے الموت کیش ازین متعص
 بود خوش شد و موجب اعتقاد اهالی آنجا باو گشت حسن صباح حسین فاسینی را بمقتلتان فرستاد و او مردم
 آنجا را بجهت سبب اسمعیلیه در آورد و الموتیان از سیم سپاه سلطان ملک شاه خواستند که بجای دیگر رود
 حسن گفت امام مستنصر مرا گفته بود که در آن موضع اقبال باروے دهد الموتیان به آنجا بمانند و الموت
 را بلذة اقبال خواندند و فدائیان اسمعیلیه دست بقتل جمعی که موافق ایشان نبودند دراز کردند این حدیث
 سلطان ملک شاه رسید فرمان حسن نوشت بدیو جب بدانکه بسنج مار سائده اند لو که حسن صلح و دین
 ملت نو پیدا کرده و مردم را سیریب و بعضی مردم جاهلی کوستان را جمع آورده سخنان ظالم طبع ایشان سیکوسی و کار
 با ایشان میدهم مردمیکه نه بطور و روش تو اند میکشید و نیز بر حلقه اسلام که تو ام ملک و ملت اند طعن میکنند
 که سلمان شوے و از عقیده فاسد بر گردے بر خود و متابعان خود رسم کن و به استحکام قلعه الموت مغرور شو
 و متیقن داسے که اگر آن قلعه بر بے از بروج آسمانی باشد آنرا بنجاک بر ابر کتم والله تعالی اعلم بالصواب حسن
 جوابی طویل نوشت راقم حروف از آن سطرے چند اقتباس کرده مینویسد زندگانی بندگان سلطان
 جهان نیز در داد گستری و رعیت پروری و لای با دنامه اند درگاه سلطان ببارسانند شتمل بر اینکه بسج جایون
 مار سیده که دین و ملت نو پیدا کرده مثال سلطان را بوسیدم و بر چشم نهادم اکنون شرے از احوال خود بار نسایم
 اسید وارم که سلطان اصناف سر باید و با خصمان من خصوم نظام الملک شورت بعضی باید بعد از آن آنچه را
 جهان آراے از سخنان من در دل فرا گیرد و بران مزیدے و از آن گریزے نباشد من خشم چون از دین مسلمانے
 برگشته باشم و در خداے و رسول او عاصی شده باشم بر مذہب شافعی بچار سالے رسیدم و تا چهار ده سالے

دودہ و از ابوسلیمان را وزارت داد و در گذشت و او بر ترویج شریعت کوشید می و پیوسته بر صفت پرداخته و قتی شنید که شخصی
 در الموت فی لواخت اورا از قلعہ میر و ن کرد و در خدمت او پسرش کیا بزرگ امیر و نبی زده او محمد از اعیان عالم
 چون خواجہ نظام الملک وزیر ستر شد و ارشد از خلفا سے بنی عباس و غیرہ کہ یا سبیلہ عزت داشتند ختم
 کار و فدائیان اسماعیلہ بقتل رسیدند بالجملہ کیا بزرگ امیر بن حسن جانشین شد و قلاع حسین ساخت و
 در پانصد و بیست و سہ ہجرت سے لشکر بقرون کشید و چہار صد مرد را بکشت و باز گشت و در عہد او قاسم
 ابو سعید ہر و سے و سعید دولت شاہ رئیس اصفہان و سہ مستطی اسماعیلہ و اسلے معروف و مسخر صاحب لغہ
 و مترشد خلیفہ عباسی حسن بن قاسم مقتدی قرون و بسیاری از اعیان بر خشم کار و فدائیان بقتل
 رسیدند بعد از و پسرش محمد بن کیا بزرگ امیر جانشین پدر و پانصد و سہ ہجرت سے گشت و در بلاد و دولت اورا
 عباسی خلیفہ بعد او بردست قسدا ایمان بقتل رسید و از اوقات خلافت عباسی سے ہر سیدان و روسے
 از مردم نہان کر دند و در عہد او فدائیان اسماعیلہ کہ ایشانرا رفیقہ گفتند با ظرافت تا خشتین ہر و نہ و او
 در اقامت رسوم اسلام مبالغہ سے نمود و بعد از و پسرش حسن بن محمد بن کیا بزرگ امیر المشہور علی ذکر
 السلام جانشین ملاحدہ اورا خداوند گفتند سے بکثرت استعمال خداوند بخوندہ سبدل گشت و از ان
 ایشان را خواندیان خواندند و او بعلم موصوف بودہ چون سلطنت رسید بشریت ختم ہر و خشت
 و در پانصد و پنجاہ و تہ ہجرت سے و رفتند ہم رہمندان در مصلی منبر سے رومی بقلعہ نصب نمود و چہار
 رایت سرخ و سفید و زرد و نیل چہار طرف آن بر پا کرد و بر منبر رفت و خطبہ خواند و رسوم شیخ بر انداخت
 و خلق را اور ضلالت افکند و از منبر فرود آمد و دو رکعت نماز بگذا و و ما یدہ نہاد و گفت افطار کنید
 و نمود کہ امروز قیامت است و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بعد از قیامت بر مسلمانان تکلیف
 نیست و نباشد امروز قیامت است و بہشت ہمین باید کہ پس ازین ہر چہ خواہند بکنند و از ان است
 کہ ملاحدہ ہفتدہم رمضان را عید قیام خواندند الحاصل در عہد او رسوم آشکارا گشت و او
 در پانصد و شصت و یک ہجرت سے بردست برادران خود حسن و حسن با مور را با مقام بکشت و در
 و بعد از و پسرش خوند محمد بن حسن علی ذکرہ اسلام جانشین گشت و حسن با مور را با مقام بکشت و در
 علوم معقول و منقول منکلات بسیار گفت و خدائے عز و جل فرستاد تا اورا بتنبیہ نمود و آن در احوال
 فخر از سے بیاید و او چہل سال حکومت کرد و در ششصد و ہفت ہجرت سے در گذشت و بعد از و پور او خوند
 جلال الدین محمد معروف بنو مسلمان بکومت رسید و زبان بلغن طعن آبا کشود و تشانیف حسن
 مباح را بسوخت و ما در رانج فرستاد و بعد از و پسرش خوند علاء الدین محمد لمح بن جلال الدین
 محمد بن مسلمان در نہ سالگی بجائے پدر نشست و رسم و آیین پدر بگذاشت و بدستور حد با علما و فرستاد
 و چون بر خشم اسماعیلیہ آن است کہ انام در کوہ کے و جوانانے یاسان است ہر حکے کہ کند بر حق است ہر کس را

دنازبان زونہ ناگاہند از ارشن بکشا دے انور دستہایش بکشا دتا از ارغوش بہست را صاحب او گو بند دستی از غیب
پیدا شدہ و دست او بکشود و انیوائفہ در دو عدد و ہشت ہجڑے اتفاق اغتاد پس معتقم اورا منجوس خست
و در روز خلافت متوکل رہائے یافت و در دو صد و چیل و یک ہجڑے در گذشت و اورا در قدم کلام رہائے
سالفہ تمام بود و بعضی از اصحاب او سے گفتند کہ قرآن با جسد و کاغذ قدمت ابو الحسن قویجی
از اکابر صوفیہ است از سخنان او دست مردم نہ گزدہ اند اول اولیا کہ باطن ایشان بہتر از ظاہر
ایشان است دوم علما کہ ظاہر و باطن ایشان برابر است سوم جہلا کہ ظاہر و باطن ایشان از باطن بہتر است
ابو اسحاق ابراہیم او ہستم از اکابر مشائخ صوفیہ است و بقولے از ابنا ملوک بودہ آورد
اندر روزے در بلخ بار دادہ بود کہ ناگاہ مردے درآمد و بیچ کس یارائے آن نہ داشت کہ مانع او شود
تا آنکہ نزدیک اورسید ابراہیم گفت تو کیستے و بیچہ کار آمد تو گفت آمدہ ام کہ درین رابطہ فرو دایم
گفت این رابطہ نیست بلکہ خاتمہ من است گفت پیش از تو کہر ابو دگفت پدر مرا گفت پیش از تو کہر ابو دگفت
جد مرا گفت ہر گاہ یکے آید و دیگرے رود خانہ نبود رابطہ باشد ابراہیم گفت تو کیستے گفت منم خضر
تا پدید گشت ابراہیم را در دزدیادہ شد و قے بندہ بخبر بدگفت ترا چہ نام منم گفت ہر چہ مراد
خداوند است گفتا چہ جامہ دہسم گفت ہر چہ مراد خداوند است گفت ترا چہ غذا دہم گفت
ہر چہ مراد خداوند است گفت ترا بیچ مراد نیست گفت بندہ بودن و مراد داشتن راست نیاید
ابراہیم متاثر شد و ازین قبیل حکایت افسردگے دل او از محبت دینی است و از انجملہ است
کہ وقتی بشار رفت و او از سے شہید کہ ترابا بن کارنیا فریدہ اند اورا آگاہیے پدید آمد و از اینجہ
وران بود بیرون آمد و سیاحت گزید و با بسیاری از مردان دین ملاقات کرد و خرقہ ار فضل
عباس پوشید و ملازمت امام محمد باقر دریافت و رسید بجائیکہ رسید آوردہ اند کہ در چہار
سال بادیہ قطع کرد چہ در ہر قدمے دور گشت نماز میگزارد و چون بحرم نزدیک رسید بزرگان آنجا
باستقبال دے بیرون آمدند ابراہیم خود را پیش قافلہ افگند خادم حرم باورسیدند و گفتند
ابراہیم ادہم را چنین میگوئے زندیق کوئے گفت من نیز چنین میگویم و چون دانستند دیگرے رو
بغذر خواہیے آمدند ابراہیم گفت من چہا نزد بخشدیم از سخنان ابراہیم است کہ کہیہ جو احمدان است
کہ سخی رنجانیدن را رنجانند و آزاد آنکہ از رنجانیدن کے رنجبر ابراہیم ادہم وقتی شفیق بلخے را
گفت در معاش چہ میکنے گفت اگرے یا بم ایشار و اگرے یا بم صبر کنم گفت نیکان خراسان نیز چنین
کنند شفیق گفت تو چہ میکنی گفت اگرے یا بم اغیار و اگرے یا بم شکر میکنم و بعضی بر عکس این گفتہ اند
یعنی شفیق بلخے از ابراہیم پرسید بالجملہ از دے پرسیدند کہ شفیقے کہر گزینہ بود و چیزے نہ داشتہ باشد
چہ کند گفت مہر کند گفت تا کے گفت تا بمیرد گفتند دیت برکہ بود گفت دیت برکشیدہ بود وقتی بانعی ہر ایم

پیر و نذر و زکے خداوند باغ از دانا شیرین خواست ابراهیم انار بیاورد و آن ترش بر آمد
 خداوند گفت کہ انار شیرین بسیار ابراهیم بیاورد آن شیر ترش بر آمد صاحب باغ گفت بہت
 کہ در باغ میانی و نیدانے کہ انار شیرین کدام و انار ترش کدام است ابراهیم گفت تو مرا مرست باغ فرمودی و نگفتے کہ انار بخور
 من چه و اتم کہ شیرین و با ترش کدام است صاحب باغ دریافت کہ باین زبانا کہ ابراهیم او ہم است ابراهیم از انجا رفت ابوعلی فضل عباد
 بن سعید سمرقندی الکوفی از اکابر مشایخ صوفیہ بود و او اہل حال را ہنر نے کر دے و از غایت مرد و گردکار دان کہ در آن
 زمان بودندے بگفتے و مال کے بالتمام بردے دیر ادا یہ بگذاشتے حال نزدیک است و تو بہ کرد
 و از مردان دین گشت از سخنان اوست کہ رہیسی بمن بابا رسے تقالے و سجانہ گفت خلاق
 ترا دوست و از بند و فرمان ترا نیسبرند و مراد من سیدار بند و فرمان بردار من مستحق تھا
 فرمود آخر مردم تا فرمانے ایشان را بدوستے ایشان باسن و فرمان بردارے ایشان توبہ و شمعان توبہ
 گفت مرد و تہتے کمال رسد کہ منع و عطا و ذم و ثناء بہ او یکسان باشد ابوعلی شفیق بگفتے از بزرگان
 مشایخ صوفیہ است از سخنان اوست کہ مرکب ساخت بود کہ چون بیاید باز نگر و دگفت از گناہ ما کہ
 پیش از آن ترسم کہ از گناہ کردہ چه انچه کردہ ایم سید اتم و نیدانم کہ چو اہم کرد و گفت کہ ہلاک مردم در سہ چیز است گناہ
 سیکند با سید توبہ و توبہ بکند پس زندگانی و توبہ نکردے مانند با سید رحمت ابو یزید سبطی از مشایخ صوفیہ است
 اورا گفتند چہ بہتہ گفت دولت مادر را دگفتند اگر آن نبود گفت چشم بنیا گفتند اگر آن نبود گفت گوش
 شنوا گفتند اگر آن نبود گفت مرکب مفاہات و تہتے ارسے مردے نماز گزارد و چون فارغ شد امام
 گفت روزے تو از کجاست گفت باش تا از اول نماز خود را قضا کنم انگاہ جواب ترا گویم چہ
 نماز در سہ کسی گزاردہ ام کہ رزاق رائے شناسد روزے در آئینہ نظر کرد و گفت ظاہر شد پیر
 و نہت غیبت و نہ دریافتہ آزا کہ در خانہ است از سخنان اوست کہ شبے ایزد تقالے را بخواب
 دیدم گفتم راہ تہو چون است فرمود از خود گذشتے و بہار سیدے آوردہ اند کہ با یزید را بس
 از مرگ بخواب دیدند پیر سید نہ حالت حزن است گفت مرا گفتند سچ چہ آوردے گفتم چون در وی
 پیر گاہ ملک آید و پیرانگویند کہ چہ آوردے بلکہ بگویند چہ خواہے تھتے موافق ابن حکایت زنی
 ضعیفہ بود کہ از خود اسوال کردے چون از دنیا رخت کرد و در خواہش دیدند کہ خوشحال بود گفتند با تہ چہ کرد
 گفت مرا گفتند چہ آوردے گفتم آہ عمرے مرا حالت باین دربار و ند کہ خدا بد بہ اکنون کہ آمدہ ام
 سیکویند چہ آوردے زنی بگفتے من رسم کردند و دست از من باز داشتند ابو یزید کریم
 رازی و اہل از مردان دین بودہ است و تہتے بہ لید آوردت مشایخ صوفیہ پیش او جمع آمدند و سہار
 تا و عطا گوید چون در سخن شہر مع کرد جنید خواست کہ سخن گوید سچے گفت چالے کہ مردان سخن گویند
 را نرسد کہ سخن گفت جنید عذر خواست از سخنان اوست کہ زبدرستہ حرف است زائرک زینت

و اما ترک ہوا و دال ترک و نیا اور گفت تو سے کویند کہ بہ آنجہا سے رسیدیم کہ مارا نسا را بناید کرد
گفت رسیدہ اند اما بد و زرخ و وقتے باکی برو سے بگذشت رفیق او گفت خوشش دہی است یکجہ
گفت خوشتر ازین وہ دل کے است کہ ازین وہ فارغ است و گفت ہر کہ اند دوست غیر دوست و بیوت
نہید و گفت ز اہدان غریب سے و نیا اند و عارفان غریب سے آخرت کی اور گفت ہا کہ صحبت دارم گفت
ہا آنکہ چون ہما ز شوقے بیادیت آید چون از تو جہ سے بنید او غدر خواہد اور گفت مرد بہر کل کے رسد گفت
انگاہ کہ بود کیلے حق نقالے رضا و ہد ابو نصر پیر حافے گویند مرد سے الاصل بود از جملہ زہاد
وصلیہا بودہ است و در بغداد سے شستہ و اور از ان حافے میگفتند کے کہ کفش در پانکد سے
از سخنان او ست بہترین کتاہ یار سے دادن ظالمسان است و بر نہ ترین شمشیر نالہ سلطان
گفت دلیل عقل کم گفتار سے است و دلیل فقیل بر دیار سے قاطمہ نیشا پور سے از ان
عابدان بودہ و با نیرید مطاہے اور استودہ و من کلامہ من عمل اللہ علی المشاہدت فہو عارف یعنی
کے کہ عمل کنند خدا سے را بہریت او پس آن شخص عارف است و من عمل علی مشاہدت اللہ
اباہ یعنی کے کہ عمل کنند بر دیدن اللہ یعنی اللہ ابدی بنید پس آنکس در عمل خود یگانہ است
ابو اسحق ابراہیم بن احمد الملی الاصل است از قرآن خید و نور سے بود با خضر علیہ السلام
را صحبت داشتہ وی گفتہ کہ وقتے در بادویہ رسید فتم کینز کے را دیدم در غلیان شوق و وحدت
برہنہ گفتم اسے کینز کہ سہ پیش گفت اسے ابراہیم چشم پریش گفتم اسے کینز کہ من شوق
و عاشق چشم پریش گفت اسے ابراہیم من ستم ستان کہ پریش گفتم اسے کینز کہ
مصاحبت من خواہے گفت اسے ابراہیم خام طمع ہا ش من در راہ او سیروم و مرد مجہم
و قہ ان نہ از ابراہیم منقول است کہ گفت در بادویہ بالضر اسے اتفاق افتاد و بہت شبانہ روز
بر فتم و ہمیشہ جانیا فتم کہ بخورم را جب گفت خفیہ اچہ باشد ہا کہ جوع غالب شد
و من ہمیشہ نہ داشتہم جدا بنالیدم کہ مرا پیش این نفیست مکن ناگاہ طعنے دیدم کہ بزمان و گورشت
بریان و خدما و کوزہ اب ظاہر شد ہر دو سیر بخوردیم و بہت شبانہ روز دیگر برستم من با او فتم
یا رامب النصہ اینہ تو نیز اچہ داری ہا کہ این بار نوبت است آونیکہ بر عفا می خود کرد و و خانہ
ناگاہ دو طبق ظاہر شد رخصد ان چہ کہ در طبق من بود و در ان بود من بغایت مشوش شدم
و چیز سے بخوردم او حاج میگردد پس گفت کہ بخور کہ ترا دو بشارت دہم کے اشہد ان لا الہ الا اللہ
و اشہد ان محمد الرسول اللہ و دیگر آنکہ گفتم یا رامب ایا مرا در پیش آنکس شہد ہندہ مگر ان پس
بخوردیم و بکہ شدم چون طوائف کردیم نصر اسے در گذشت اور در الجہاد فن کردیم ابو تراب عسکر
از جو امر دان مشایخ صوفیہ و اکابر خدہ اسان بودہ از سخنان او ست کہ عارفان بود کہ پیچ

چیز اور اتیہہ ساز دہرہ چیز بر او روشن شود گفت هیچ چیز از عبادات نافع تر از اصلاح دلالت
 ابو عبید الرحمن حاتم اصم از اکابر مشایخ صوفیہ و اہل بلخ است گویند او کہ بنہود
 وقتے زنی نزد او آمد تا مسئلہ پرسد باو سے جدا شد حاتم بشنید و گفت سخن باند کن
 کہنے شنوم زن آواز بلند کرد حاتم بچنان میگفت تازن را معلوم شد کہ او کہ است و
 از ان فعل باز آمد و تا سے نہال دیگر زندہ ماندہ بود و حاتم در ان مدت خود را کرتے نمود و
 از سخن ان اوست کہ دینت عبادت خوف است و گفت باید کہ از خستہ خود بیرون آید
 اگر مصاحب خوابے خدا کا ہے است و اگر رفیق خوابے کر اما و کا تبین و اگر انیس خوابے
 قرآن و اگر وعظ خوابے ذکر موت بزرگے ہر او چیزے فرستاد حاتم اورا قبول کرد و گفت چہ
 گفتمی گفت در گرفت ان غر او ذل خود دیدم و در ناگرفت غر خود و ذل او پس عہ او بر غرضش مقدم در شتم و ذل خود را بر ذل
 اختیار کردم و گفت اگر عمل کنی یادوار کہ خدا یتعالیٰ جہل ستانہ میں گرویشود و چون خاموش باشی یادوار کہ خدا یتعالیٰ میدانہ
 کہ چہ گوئی یا شے پکی نزد او آمد و گفت دخیل ندارے بچہ روزگار میں گذرانے گفت از
 خزانہ خدا گفت آن از آسمان بہر توے آید گفت اگر زمین اورا بنودے از آسمان فرستاد
 از او پرسید ندبہ خوابے گفت آنکہ یک روز بہا نیت گذرد و گفتند عافیت چہ باشد گفت آنکہ
 روزے گذرد و در ان عصیان بود و نہاد و تھے بسفر میں رفت نہرا گفت تا چہا رامہ نقتہ
 تو چند گذرا نم گفت چند آنکہ زندگانے خوابے گذاشت گفت زندگانے بدست من نیست
 گفت روزے ہم بدست تو نیست مادر قافے بلخ در گذشت حاتم بہ تعزیت رفت و گفت سی سال
 است کہ حکم میکنے بیچ حکم ترازد دیگر و تو نیز یک حکم را قبول کن ابو حفص حار و نیشاپوری
 نیا لوزے یاد شد مشایخ بودہ از سخن ان اوست خوف چراغ دل است خیر و شر بدان
 چراغ توان دید و گفت و غوبے فقیر درست نیاید مادران دوست تر از گرفتارے ندارے
 ابو عثمان خسرے نیشاپورے از اکابر صوفیہ بودہ از سخن ان اوست کہ مرد تمام شود
 مادر دل او چہا چہ برابر نگردد و منع و محظا عز و ذل و گفت غافل است کہ از ہر چہ سے ترس
 پیش از آنکہ در ان افتد کار آن نسا زد ابو علی و قاق نیشاپوری امام وقت خود بودہ گویند کہ ابو علی
 حاکم کرمان از وے پندے خواست گفت تو مال خود را دوست تر دارے یا دشمن خود را گفت
 مال را چہ کس دوست میدارند شیخ گفت پس چہ امان خود را در دنیا گذارے و نطمہ دشمن
 با خود بہ آخرت می برے حمد و ن قصار او گفته کہ من نیکو خوے را اندام الا در سخاوت
 و بد خوے را نشناسم الا در بخل ابو القاسم نیشاپورے نصر آبادے شیخ اہل حقایق
 گویند کہ چہل حج بر تو کل کردہ بود در یک روز بمکہ میرفت سکی را دید تشنہ و گرسنہ بیچ چیزے

نداشت که بوسه و پیر گفت کسیت که بخرد چهل حج ناک کرد و نان سبکی نیاید و یک کرد و به آن بداد و
چهل حج بخشد و گواه گرفت شیخ آن نان پیش سگ بنداخت صاحب واقعہ بدید از گوشه درآمد
و گفت اے ایمن پنداشتے کہ کار سے کردی گفت بیت پر رم برو فتنہ رفوان بدو گندم بفروخت و
نا خلف با ششم اگر من بجوے نفرو ششم و گفت ہر کہ شکر بخت کند نعمت او زیادہ کنند و ہر کہ شکر منعم
کند محبت و معرفت آن افسردہ کنند ابو یعقوب یوسف بن سین رازے از اکابر مشائخ
صوفیہ است و تذکرہ الاولیاء لے نوید کہ تاجرے در نیشاپور کنیز کی بخرد و خواست کہ بفرو
رود و بر کسے اعتماد نہ داشت نزد ابو عثمان خیرے با نیت بگذاشت و بر رفت ابو عثمان کنیزک را
بدید و عاشق شد و حال را با ابو حفص صداداد بگفت ابو حفص گفت نزد یوسف بن سین شوا ابو عثمان
برے رفت و پدر خانہ یوسف رسید پیرے دید با پیرے صاحب جمال شستہ و مراحی و پیالہ پیش
خود نہادہ ابو عثمان درآمد و نشست یوسف سخن بسیار گفت ابو عثمان چران بساند و گفت اے
خیراجہ با این سخنان این چہ حال است گفت این پسر فرزند من است قرآنش مے آموزم
و این مراحمہ در بگنن افتادہ بود چون کوزہ نہاشتم برگزستم و بشستم و پیراپ کہ دم و این ازان
کردم کہ خلق فرسنا اعتماد نہ کنند و کنیزک من بسیار نہد ابو عثمان پاسے او افتادہ بہ نیشاپور باز گشت
گویند ہنگام وفات میگفت الہی خالق را بجد و جہد بخواند نام مرا یکے از ایشان بخش پس از مرگ
بخوابش دیدند گفتند حالت چسیت گفت ایزدلقائے مرا گفت آن سخن بارے دیگر بگو گفتم فرمود
ترا بہو بخشیدم شیخ ابو بکر و راقی ترمذیے بنی شیخ صوفیہ و بزرگ جہد بودہ توریث و زبور و چل
نکو داشت لاجرم بوراق استہارہ داشت آورده اند کہ او پیوستہ آرزوے صحبت خضر کردے
و باین نیت ہر روز بگورستان رفتے و در آمد و شد جزوے از قرآن بر خواندے روزی بردفا
پیرے نورانی دید و بابا و راقیہ و ذر راہ با یکدیگر سخنان گفتند تا بگورستان رسیدند و باز گشتند
شیخ چون بدرخانہ رسید پیر گفت ہرے در طلب من بودے منم خضر با تو صحبت و ہاشتم فائدہ صحبت من
آن بود کہ از ثواب خواندن جزو قرآن محبت و دم ماندے از سخنان دوست کہ مردمان ستہ کردہ اند علما
و امرا و فقہا انبیا و علما بطبع و فساد از انظلم و فساد و فقہا بر نالود و سن کلامہ من ارخے عثمان الجوارح
فی الشیوۃ فقد عمس فی قلبہ شجر الہدایات کہے است سنت کہ دلجام اغفاسے خود در شہوت
پس بہ تحقیق کاغذ در دل خود درخت شہر نہ کیا و گفت زہد بہ حریت است نہ ترک زہدیت و نہ ترک
بہرہ و مال ترک نہایہ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی حکم ترمذیے بنی از اکابر مشائخ صوفیہ است
خضر علیہ السلام را در رس گفتم و علم آموختہ و ابو بکر و راقی از مریدان دوست و سن کلامہ یقین تہ
القلب علی اللہ و علی قولہ و امرہ اورا گفتند ایشارہ بیت گفت الایثار اخیار حفظ غیرک علی حفظ نفسک

وگفت تقویٰ آنت کہ ہر کس دامن تو بگیرد و جو بفرستے آنکہ تو دامن کسے بگیرے و گفت نغیر از آن است
 کہ اور اس شخصیت خوار نکر وہ باشد و آزاد آنکہ اور اطیع بندہ نساختم و گفت فرخ آنکسے کہ سلطان را
 در دنیا برو خراج نیست و سبأ نرا در عقبے یا او حساب نیست و گفت صاحب وقت آنت کہ تا سفت
 نخورد و بر نمانے امید ندارد بر مستقل تا حال را ضایع نمند کیے از و دعا خواست گفت حق تو اے ترا از شر
 خود نکا ندارد ابو حمزہ خراسانی از جو غروران مشایخ صوفیہ بودہ روزے جنید ابلیس را دید کہ
 بر کردن مردم بخت جنید گفت اے ملعون از مردم شرم نداردے گفت مردم آناست کہ در سوتر
 جلوت لاشتم اند و بگرم سوختہ اند جنید بسو تریہ رفت ابو حمزہ آواز بر کشید و گفت کذب الملعون
 اولیا خدا تعالیٰ از ان نزدیک تر اند کہ ابلیس را از حال ایشان اطلاع باشد و از سخنان ابو حمزہ
 است کہ تو کل آنت کہ چون یا مداد بر خیزے از شب بادت نیاید و چون شب شود بر در از یارت
 رفتہ باشد عباس مروتے فاضلے تجر و شاعرے خوشن تقریر بودہ و گفتہ اند کہ اول کسے
 است کہ بعد از ہرام کور بفارے شر گفتہ چون با سون عباسے بر در رفت در ملح او قصیدہ گفت
 و بعضی رسانید از ان ست مطلع قصیدہ سہ اے رسانیدہ بدولت فرقی خود تا فرقہ دین و گسترانیدہ
 بحد و بفضل در عالم یدین و این اول شعر فارسی بود کہ در زبان اسلام گفتہ شد با سون خلیفہ
 پسندیدہ داشت و عباس بنواخت و صلہ جزیل داد و ندیم خویش گردانید ابو علی حسن بن علی
 حوالے از بزرگان مشایخ جہان است از سخنان او ست مد بخت آنکہ حق تعالیٰ گناہ اورا
 ببوشاند و آواز خسار کند و من کلامہ المخلوق کلہم فی مبادی الفطرت پر کفون و علی الظنون لینحدون
 و عندہم فی الحقیقۃ ینقال و عن المکاشفۃ ینظفون یعنی جمیع خلق در ابتداے غفلت پامینند و برہم
 اعتمادے میکنند و نزدیک آن خلق این است کہ در حقیقت نقل میکنند و از مکاشفہ حق کوتاہی میکنند
 و حال آنکہ این نیست ابو محمد عبد اللہ بن مبارک شاہ نیشابوریے و من کلامہ ترک الغفیب را
 حسن الخلق امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کابلی است برنجی کوفے او صاحب مذہب مستقل است
 و مذہب امام ابو حنیفہ در ہند بسیار شایع است لوبتے در حمام مردیرانے از ار دید چشم برہم نہاد
 مر و گفت اے امام روشنائی از تو کجا باز گرفتند گفت آنکہ کہ تیر تو بر داشتند شیخ عبد اللہ محمد بن حسین طوسی از مشایخ صوفیہ است
 از سخنان او ست ترک الدیالہ بنیام الدینا شیخ ابو علی حماد بن محمد رودباری از اکابر اولیا صوفیہ است از سخنان او ست خلیق سبحان
 اللہ و بعضی تنگ تر زندان شستن با مخالفان است و قال علامۃ العرفۃ عن العبدان تفضلہ بالانفعۃ یعنی علامۃ
 اعراق اللہ تعالیٰ از بندہ آنت کہ غافل کشد بندہ را مان چسبہ یکہ نباشد در ان نفع او شیخ ابو عبد اللہ
 سنجرسی خراسانی از اکابر مشایخ صوفیہ است اورا گفتند فتوت چیست گفت خلق را معذور داشتن و تقصیر
 خود دیدن و شفقت بر کمکاران و بدکاران کردن کیے گفت اورا کہ دنیا رے ترا دہم گفت اگر دہے

بسوے تو حال آنکہ ایشان نے بیشتر تراجیح و پیغمبر حقیقت چاہتا ہستند محمود از شیخ پرسید کہ سر این سخن
 چیست کہ با بزرید فرمود کہ ہر کہ مراد یہ آتش و دوزخ بر و حرام شد و رسول صلی اللہ علیہ وسلم این
 سخن بگفت و اورا کفار و عیسرہ دیدند شیخ فرمود کہ این دیدن را حمل برویت ظاہر کن معلوم است
 کہ پیغمبر را چند کس دیدہ باشند و در وقت بایزید ہر چند کس بحال بینا شدہ باشند محمود وقت
 رخصت بدرہ زر پیش شیخ ہناد شیخ مان جوین پیش سلطان ازان لقمہ در دکان انداخت
 و در کلوے او بگرفت شیخ گفت بدرہ تو بچنین در کلوے تن بگیر و این را بردار کہ من دل از
 محبت آن برگزستم اورا گفتند کہ صوفی کیست گفت صوفی بمرقع و سجادہ صوفی نشود و صوفی برہم
 و عادات صوفی نبود صوفی آن یو کہ بود آزا گفتند کہ صدق چہبت گفت صدق آنت کہ دل سخن
 بگوید یعنی آن گوید کہ در دیش بود و گفت ہمہ چیز را غایت دانستم الا تنہ چیز را اول درجات
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم را دوم کیہ نفس را سوم غایت معرفت را شہلہ گفت آن خواہم کہ
 نخواہم شیخ گفت این ہم خواست است از شیخ است رباعی بادل گفت کہ اے دل بر جاش طلب
 در صومعہ برسد مسئلہ اش طلب ۴ دل گفت کہ اول بحر ابات بجوے ۵ این جائے اگر نیابی انجامش
 طلب ۶ شیخ ابو درعہ عبد الوہاب از پہلے عالمے زاہد و عابد و عارف بودہ و شیخ عبد اللہ حنفی
 وقتے غم سفر کرد و نزد او شد تا رخصت بگیرد ابو درعہ مقدارے گوشت بوسے کردہ سیا درود
 شیخ عبد اللہ حنفی بآن رغبت نکرد و بہ سفسہ شفاف و در بیابان راہ گم کرد و چند روز گرسنہ بنا
 ناگاہ سگے پدید آمد آزا بگرفتند و بکشتند و میان یکدیگر قسمت کردند سرش شیخ رسید ہر کس
 نصیبہ خود بخورد شیخ ہر را پیش خود نہاد و بتفکر فرود رفت چون صبح شد ہر سگ بسخن درآمد
 گفت این سزا می کہے است کہ گوشت بوسے گرفت از سفرہ ابو درعہ بخوردہ شیخ برخاست
 و اصحاب را بیدار کرد و گفت بیائید تا پیش از روعہ رویم از وسے عذر خواستند حرجہ غلام
 یکی از اہلے ہرات بودہ خواب اش ہمیشہ در او آثار فلاح شاہدہ کردے لاجرم آزادش
 کرد خواب عبد اللہ الفارے اورا بسیار ستودہ از حکایت نقل کردہ گویند ہر کہ بیمار شد
 حرجہ بر او الحمد خواندے و ہر او بدیندے او شفا یافتہ و انشمندے بیمار شد نزد او رفت حرجہ
 بر او الحمد خواند و ہر او بدیندے او شفا یافتہ و انشمندے دید کہ الحمد را درست میخواند گفت الحمد را درست
 نمیدانے آزا بر تو راست کہم حرجہ گفت تو دل خود را راست کن از مناجات حرجہ است کہ خدا یا
 ہر کہ سیم ما ندسیم دہ و ہر کہ ز خواہد زرد ہر کہ ہرچہ خواہد اورا ایمان دہ حرجہ را ہمین تو بس شیخ عبد الرحمن محمد
 بن عبد اللہ بن حسین بن محمد از وسے میثا پورے از اکابر مشایخ صوفیہ است و پدر او حسین بن محمد
 از مشایخ بودہ و او شہلے را دیدہ گویند چون پسرش عبد اللہ متولد شد ہرچہ داشت بفرخت

و تصدیق کرد گفتند ترا پس از آنکه هیچ بهر او نگذاشته گفت اگر صلاح بود و هو هو انفسه الصالحین سینه
دوست دارد صالحان را و اگر مفید بود باز من است خدا و با و نداده باشم شیخ نعمان سنی را که
همان و عقلای بجا نین بود و شیخ سعید ابو النخیر سر سود که او در امر و نه آزاد کرد و خداست و از ادوی
او آن بوده که عقل از و باز گرفتند شیخ ابو سعید ابو النخیر فرمانده شده با پیر ابو الفضل سر خسته نشسته بود و شیخ میرفت مسئله مشکل شد
نعمان را دیدم که از بام خالقاه بر آره پیش بانفت و آنرا حل کرد و بازید فرار جهان راه که آده بود بر رفت پیر ابو الفضل
گفت مرتبه آن می بینم گفت آری گفت اقتدار آن شاید از آن که علم ندارد پیر ابو الفضل محمد بن حسین سر خسته از
اکابر اولیاء خداست مرید ابو نصر سراج و پیر ابو النخیر بوده و من کلامه الماضی لایذکر و بالمستقبل لایمظر و بانه
الوقت تقریر آنرا صفة العبودیه یعنی آنچه گذشت ذکر نباید کرد و آنچه آیتاره است در آن نشر نباید کرد و آنچه
در حال است بیان به آن باید کرد این است صفت بندگی قفال مروزی نامش ابو بکر عبد الله بن احمد گوید در صنعت
قفال است و بود روزی پیش امیر مرو قفل بر د و بر پائے ستاد ناگاه مردی بیاد امیر بر پائے خاست و او را
به پهلوی خویشتن جاس داد قفال گفت که این کیست گفتند مردی عالمست از آن گاه قفال ترک کرده بجد و حب
علم آموخت و افضل علماء جهان گشت این خلکان گوید و قتی سلطان محمود سبکتگین اختیار ندر بهیج خواست قفال
بمذهب شافعی با آب پاک وضو بترتیب نیت غسل نموده دو رکعت نماز در غایت خفوع و خشوع و رکوع و
سجود آنچه بالیت از فاتحه و دیگر سوره و اطمینان و تشهد و سلام ادا نمود و بمذهب حنفی بجای آب
بازدک بنیز خرما وضو کرد و دو رکعت سگ که مدبوع بود و رفع آن بجاست آلوده مصلی گردانید و بے نیت
و ترتیب وضو ساخت چنانچه اول پاشست و بعد از آن دست روی و بجای سوره فاتحه خدای بزرگ ترست گفت و آیته قیصر
مثل مسلمانان ترجمه گفت و در رکوع و سجود اطمینان نکرده بے تشهد با و سه رکعت و برخاست و گفت این مذهب حنفی
و آن مذهب شافعی هر کدام که خواست اختیار کن بادشاه مذهب شافعی اختیار نکرد و اما در هیچ صادق می نویسد
که بعد وضو منعکس روی بقبله آورد و احرام نماز بست و تکبیر بفارس گفت و بعد از
فاتحه دو برگ سبزه ترجمه مدامتان است بزرگان را ند و رکوع آورد و سجده کرده بزرگان
برخواست و چون از نماز فارغ شد باد می رها کرد و سلام نداد و گفت اینست نماز ابو حنیفه
اصحاب امام ابو حنیفه بر این معنی انکار کردند سلطان گفت اگر این نماز بمذهب ابو حنیفه جائز
نیاست ترا بقتل رسانم قفال گفت تا گتیب ایشان را حاضر سازند سلطان نفرانی را بفرستد
تا کتب هر دو مذهب را مطالعه نماید نفرانی بر صدق قول قفال گواهی داد سلطان
قفال را بنواخت و بمذهب شافعی اختیار کرد و قفال در چهار صد و ده سحر در گذشت
ابو الحسن قوسجی از جوانان خراسان بوده کسی از وی پرسید چگونه گفت ندانم فرسود
شد از نعمت های خدا و نذر بانم از کار شد چنانکه از حق تقال شکایت کردم از وی پرسیدند

کہ مروت چیت گفت دست باز داشتن از انجبه بر تو حرام است و گفت توبہ آن بود کہ اگر ذکر گناہ
کنے حلاوت نیابے گفتند تو کل چیت گفت آنکہ از پیش خود خوری و بعد از انیک بخای و ندانی کہ انچہ تراست
پس از تو شود ابو عبد اللہ مختار ہر اتے از بزرگان زمان بودہ او گفته کہ طعام خیابن خور کہ تو خوردہ اورا
باشی نہ کہ او ترا چہ اگر تو اورا خورے ہم تو رشوے و اگر او ترا خورد ہمہ و و دگر و دشیخ ابو نصر شیخ
از اکابر مشایخ طوس و بزرگان صوفیہ است شاکر و شیخ ابو الفاسم کرکان و احمد غزالی
بودہ است و متھے در میان مناجات گفت آلے الحکمۃ فی خلقے ہاتھے جواب داد کہ الحکمۃ فی خلقک
رویتے فی مراث روح و حک و محے فی قلبیک یعنی اسے خدا تعالیٰ چیت حکمت در پسہ اگر دن بن
جواب آمد کہ حکمت در پسہ الشیخ تو ویدن من است و رأیتہ روح تو و دستے من در دل تو و
از سخنان او ست کہ تو کل آنست کہ منبع عطا بجز از خدا نہ بینے حجت الاسلام امام محمد غزالی
طوسے یگانہ فقہائے خافیه و علمای روزگار بودہ است و بعد از سیر و سفر بطوس رفت و خالق
جنت صوفیان بساخت و در گوشہ آن توطن گزید و بتدریس و تصنیف پرداخت متوہد الملک
بن نظام الملک اورا بہر تدریس مدرسہ بسلطانیہ بغداد بخواند امام محمد ابن رقبہ در جواب بیشت
الحمد للرب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ و صحابہ اجمعین اما بعد خواجہ جہان و ملجا جہانیاں
متبع المد المسلمین بقایۃ این ضعیف را از حقیقی بشرے با وج مراتب ملکہ دعوت نماید الی غیر
از طوس بہ بغداد راہ بخدا نزدیک است و یکسان از روح انسانے تا حقیق جواںے تفاوت
بسیار است و آلتما س حضور این فقیر کہ کردہ است لاشک این حقیر را وقت فراق است
و وقت سفر عراق اسے عزیز نفس کن کہ غزالے بعراق رسید و متعاقب فرمان در رسید
فکر مدرس دیگر باید کرد و امر وزرا ہمان روز انکار و دست ازین بچارہ بردار و السلام من
کلامہ لوراسے الغضبان فی الحال الغضب فتح صورتہ سکن غضبہ عیاس فتح و فتح باطنہ اعظم من فتح
ظاہرہ لان الظاہر عنوان الباطن اگر بنید غضب در حال غضب کشادگی صورت خود را ساکن شود
غضب او کردن از کشادگی صورت خود کشادگی باطن اعظم است از کشادگی ظاہر
بدرستیکہ ظاہر نشان باطن است و قال من جاوز الاربعین و من تغلب خیرہ علی شرہ فلیجزلے
النار یعنی گفت امام غزالی کہ کسی کہ تجاوز کند چهل سال را و نہ غالب شد نیکوئی او بر بدی
او پس بلکہ سامان خود کند بسوسے و دنخ و قال ان حکماء حصر و افسد و مصایب العالم
و مجتہتا نے خمس المرض فی الغریب و الفقر فی الشیب و الموت فی الشباب و الکملی بعد البصر
و الکدر بعد المعرف یعنی گفت امام غزالی بدرستیکہ حکما احاطہ کردہ اند و احراز حقیقت عالم
در پنجائے او را در پنج اول بیماری در مسافرت و دوم محتاج شدن در پیرے ستھم مردن

در جو اس نے چہارم نامہ بنایا شد بعد از بنیائے پنجم غیر معین در ستمین بعد معین یعنی چیزیکہ معین و مقدر و دانسته است
از ان اخلاف کند و قال الشکل فیہ اذواقا رقتہ عوض و لیس اللہ ان فارقت من عوض یعنی گفت
ایام غزالی و قتیقہ جدا شدے لواز ان چیز بدل ہست و نیست خدا ترا عوض و بدل اگر تو از ان جدا
شدے و قال فوت الوقت عند ارباب الحقیقۃ اشد من فوت الروح لان فوت الروح القطع
عن الخلق و فوت الوقت القطع عن الحسنی یعنی گفت امام غزالی کہ فوت شدن وقت
مزد یک عذاباں حقیقت سخت تر است از فوت روح چہذا شدن روح فوت از خلق است و فوت وقت
جدا شدن از خدا است شیخ اسلام ابو نصر زندہ بیل احمد جام بن الحسن جامی بزرگ عہد بودہ
خوارق عادات او بسیار واقع شدہ از سخنان او است کہ مردم بہ نفس چون خوانند کہ عیب
کسے بر شمارند اول بدیہا کہ در ذات ایشان است بر زبان ایشان جاریہ گردد و بہ آن ہنرم
ایشان نزد یکتر است عین القضاات بہدانی شاگرد حجت الاسلام بودہ و خوارق عادات
از ویار نقل کردہ اند گویند او سخنان حکما را یا سخنان صوفیہ محتاط ساختہ لا جرم قضااتے خص
و از باب ظاہر بزرگتر نسبت کردہ و فتوے بقناش بر او نہ لیں اورا بکشتند و سن کلا سہ سان
الحیال الشوق من لسان المقال یعنی زبان حال گویا تر است از زبان کویا یعنی روشن بہ بین
و ملاحظہ میسر نیست راقم حروف گوید وقتی پیش منسل بہادر خواجہ سراسے و داروغہ دیوانخانہ
مصلی غم الدولہ خانہ و رانخان کہ در سہ کار شجاع الدولہ بہ عالم نوکرے میگذا رانید نشستہ بودم
وزویشے مفاسس آمد و سوال کرد و بران بہ افسرد و منسل بہادر بر خبیہ گفت این فضولی چیست
احوال تو و لیل است بر افلاکس کہ و ماند از ہم چیزیکہ بتو و ہمیم از سخنان عین القضاات
است کہ ہر چہ ہوایتو خدا یتو و گفت تا از خود پرستی فارغ نشوے خدا پرست نتوانے
شد و مابندہ نشوے آزادے نیابے تا پشت بہر دو عالم نکلے بہ آدمیت ترے تا بہم ہر ہم نرنی
بہم نشوے و بہم ترے و تا فقیر نشوے غنے نہاشے و تا فانی نشوے باقی نتوانے شد و لفاک
ندیم سلطان محمود سلجوقی بودہ و بعضے اورا دلاک و طیارک نویسندہ حکایات او مشہور است روزی سلطان
از ندای خود پرسید و گفت کہ آن چیست کہ پارساں مر سید و امساں رسد و سال آمیندہ نخواہد رسید
و لفاک گفت کہ آن مرموم سپاہست سلطان خندید و اورا صلاہ داد و قتی سلطان بر و لفاک گفت و
غلاماں گفت چوب بیارند و اورا سزا دہند فلان سپے چوب رفتہ و لفاک بہر و زرا شستہ بود
و جمیعے از عقب استادہ گفت اہی مردمان بیکار ما شید کہ دے میزدہ باشید تا چوب بیارند
سلطان خندید و کن ہست خبشید خوش الشامین شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر شب انجذاب
ایام حسن بن علی علیہ السلام میرسد لفظ عاشق تارخ و لادت او است او خدا قہ از دست

ابو سعید مبارک بن علی مخزومی پوشیدہ و ساسلہ اور شیلے میرسد گویند کہ نزد مادر آمد
و گفت مرا در کار خدا ہے کن و اجازت دے کہ بفردا در دم مادر بگر لیت و بر خاست و چیل
دینار زیر بغل جائے من بدوخت و آثر من عبد یصدق در جلیع احوال گرفت پس مراوداع
کرد من با قافله متوجہ بغداد شدم در حدود ہمدان شہت سوار از حرمیان قافله را گرفتند
و مرا تعرضہ رسانیدند یکی بن گذشت و گفت اسے فقیر با خود چہ دارے گفتیم چیل و نیار گفت
کجا ست گفت در جامہ من است لگان برد کہ اشہرا یکنم برفت و دیگرے بیٹا در ہمان پرستید ہمان
شنید مہتر ایشان آگاہ شد و نزد من آمد ہمان شنید بامہ مرا بشکافت و انجہ گفتہ بودم یافت
و گفت ترا چہ بر این داشت کہ اعتراف نمودے گفتم مادر مرا عبد دادہ کہ جز راست نگویم
متر دزدان بگر لیت و گفت چندین سال است کہ در عبد خداوند خیانت کردہ ام پس برد
من با جائے خویش توبہ کہ دو انجہ از قافله بردہ بودند باز دادند و اول تا میان بردست
من آنها بودند بالجملہ عبدالقادر بغداد رسید و در فنون علم کامل گشت و مجلس و غلطہا و تاجرے نزد
او آمد و گفت مرا مالے است کہ نذر کردہ ام خواہسم کہ بفقر او بساکن رسا نم لیکن مستحق از
غیر مستحق شناسم گفت ہر کہرا خواہے از مستحق و غیر مستحق بدہ تا ترا خداے بدہ انجہ مستحق آن ہستی
و میتے وقتی عجز نہ پیش او آمد و پسہ خود را مہد او آورد و با و سپرد و باز گشت شیخ اورا
ریافت فرمود مادر پس از چند روز پیش پسر آمد دید کہ مان جو میخورد و زرد و لاغر شدہ بود
نزد شیخ رفت دید کہ مرغ بریان خوردہ و استخوانہا را پیش خود نہادہ عجز نہ گفت بروا باشد
کہ تو گوشت مرغ خوردے و پسر من مان جوین شیخ رحم دست برد استخوانہا نہ نام و گفت تم باذن اللہ
آنج زندہ شد پس بعجز نہ گفت وقتی کہ نذر نہ تو چنین شود ہر چہ خواہد بخورد یکی از میریدان شیخ گوید
شیخ را دیدم کہ از خانہ سیدون آمد و روے بدر مدرسہ نہاد و در کشادہ پیشہ شیخ بیرون
رفت من نیند از عقب روان شدم چون بدر لبہ او رسید در کشادہ شد و سیدون رفت و
دور باز نہا ہم آمد شیخ میرفت تا آنکہ بشہرے رسیدم و نہا انسم کہ کجا ست بر باطے در آمد آنجا شش
تو نشستہ بودند برو سلام کردند من پس ستوئی روان شدم و از جانب یک رباط آواز ملاے آمد
در اندک زمانے ہاکن شد ناگاہ مردے پیاد و جاکے کہ آواز مالے آمد رفت و بیرون آمد شخصے
بر دوش گرفت و دیگرے در آمد سیر ہنہ و پیش شیخ نشست شیخ اورا تعلیم شہادتین
کرد و طاقہ در او پوشید و اورا محمد نام نہاد و آن شش تن را گفت کہ ما مور شدم کہ این را بدل آن
گردانیدیم گفتند سہما و طاعت ہاں شیخ سیدون آمد و ایشانرا بگزاشت من عقب او آمدم تا بدر
بغداد رسیدم بدستور اول در کشادہ شد پیش بدر مدرسہ رسیدم آن نیند کشادہ گشت شیخ

نجانہ آمد بامداد پیش او نشستہ تا در سس خواہم ہیبت بر من مستوی شدہ بود متواستہم خواہم گشت
 اسے فرزند بخوان اور بچہ اسو گند و آدم کہ حال خوب بیان فرما مید گفت کہ آن شہر نہاد و ند بود
 و آن شش تن ابدال بودند و آنکہ سیدون آمد و شش بدو شش و اشت محضر علیہ السلام بود کہ
 مردہ را سیدون آورد تا کاروبے بسازند و آن را شہاد و بین تسلیم کردم تر ساسے بود از
 قسطنطنیہ کہ امور شدہ بودم کہ اورا ابدال آن مردہ گردانم اورا بساوردند تا بر دست بن
 سلمان شد و اکنون یکے از ایشان است روزے شیخ سخن میگفت ناگاہ چند گام ہوا رفت
 و گفت اسے اسرائیل بایست کلام محمد سے بشنو و بجائے خود باز آمد پرسیدند کہ چہ بود
 گفت خضر بود کہ بر مجلس باگذاشت اورا استقبال کردم کرامات و خوارق عادات از ویسا
 است این مختصر تمحل آن نباشد و علمہ آن ام محمد از نساء صاحبات بودہ توبتہ در
 گیلان خشک سالے شد مردم بدعا استقارفتند باران مبارک بہ بدرخانہ ام محمد
 آمدند و دعائے باران خواستند ام محمد پیش خانہ خود رفت و گفت خداوند من جارب
 کردہ ام تو آب بپاش بسے بر آملکہ باران برینت حمزہ اصفہانے از فضلامی مورخین
 بودہ از سخنان اوست کہ دنیا بسے چیز خوش گذرد اینے و تو انگرے و تندرستے و بلسیچر
 ناخوش بالعکس این یعنی ترس و ضرور بخورے شیخ ابوسے **جوابے**
 اشتر آبادے از بزرگان صوفیہ بودہ از سخنان اوست کہ بخل سے حرف ست بلا و بلا
 حاضران را نام اولوم شیخ فرید الدین عطار بزرگ عمدہ بودہ از بزرگے رسیدند
 کہ فرق میان عطار و مولوی معنوی چیست گفت مولوے روم شہباز ریت کہ یک طرفہ تعین
 بقدرت و حقیقت رسیدہ و عطار چون مولوے کہ یہ آہستگی آنرا قطع کنند ویرہیز و جزون
 اطلاع یافت مولوے روم در حق عطار گوید ہفت شہر عشق را عطار گشت ہفت تانہ
 اندر جسم یک کو چہ ایم ہ ہا بجاہ پدر شیخ عطار سے ذلے القدر بودہ و چون در گذشت
 شیخ نہ یاد الدین محمد عطار سے میگرد روزے در دوکان نشستہ بود و دیشے بیامد
 و تیز تر و روبرو گریست شیخ گفت چہے نگرے باید کہ در گذرے درویش گفت امی خواہم
 چون من سبکبارم و بجز نہ قد بیج ندارم زورے تو انم گذشت و تو خضر ایلہائے
 عقا قیر ہنگام اجل چہ تدبیر خواہے کہ عطار گفت چنانکہ تو خواہے مردن نیز خواہم
 مرد گفت چون من متوانے مرد پس کا شہ چوین کہ داشت زیر سر گذشت والدہ گفت
 و در گذشت حالتے بر عطار بگشت کہ دوکان بر عم زو و سیلوک شہول گشت و رسید بجا میک
 رسید منتول ست کہ چون چنگیز خان خراسان گرفت یکی از منتول اورا بگرفت و خواست کہ

بقتل رساند یکی گفت این را بکش که چون بپاشی او بر آرد دنیا را بد هم شیخ گفت بفروشن که
 زیادہ ازین سے ارزم دیگرے بیامد و گفت کہ این پیر را بکش کہ تو بزدہ کاسے خوبیدایے او
 سید ہم شیخ گفت بفروشن کہ بیش ازین نے ارزم مثل درخشم شدہ اورا بقتل رسانید
 شیخ شمس الدین محمد تبریز سے مرید بابا کمال جذبے بود در خدمت اورا یافت شکر
 کشید و بحال رسید و بقریہ روم شتافت روز سے مولانا جلال الدین رومی یا جامعہ
 فضلہ در راہ دو چار گشت شمس پیش آمد عثمان مرکب مولانا گرفت و گفت یا اباہم السلیمن
 با نیز ببطائے بزرگوار محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولوی سے گفت محمد بزرگترین عالمیان است
 چہ جائے با نیزید شمس گفت پس چیست کہ محمد سیف مایہ عرفناک حق متر خاک یعنی شتا خستہ حق
 شتا حق ترا و با نیزید میگویی سبحانی ما اعظم شانے مولوی گفت تشنگی با نیزید بیک جرہ ساکن
 شد و دم از سیرابے داد محمد را تشنگی زیادہ بود استدعاسے زیادہ تریت کرد شمس لبرہ بود
 و بیوشش افتاد مولوی سے فرود آمد و اورا بمدرسہ برد و با او صحبت داشت و یافتہ آنچه کہ یافتہ
 مولانا جلال الدین بلخی رومی و نقش از تزلیف و توصیف بیرون رست در طلب علم ریاضت
 کشید و کامل گشت چون بہاؤ الدین ترند سے از مریدان پدرش مولوی سے را گفت بظاہر
 کاملی و از باطن بہرہ ندارے و آن از پدریت مرار رسیدہ اگر فرید شوی آزا یا سبے مولوی بریت
 تمام مرید او شد و چون او در گزشت بصحبت شمس تبریز رسیدہ چنانچہ در احوال شمس
 گذشت روز سے شمس اورا گفت غرض از علم چیست گفت آداب شریعت شمس گفت علم نیست
 کہ معلوم رے و این نیت بر خواندے علم کو تو تو بپڑستاید بہ جملہ ان علم بہ بود بسیار بہ مولوی
 از درس و بحث پانزدہ و صحبت شمس گزید و بعد از و صاحب صلاح الدین زبر کو ب شد
 و با شارہ حاتم الدین حلبی کہ بزرگترین اصحاب پدرش بود مولوی سے لفظ آورد مولوی سے جامی
 در توصیف مولوی سے روم گوید سے من چہ گویم و صف آن عالے جناب بہ نیست پیغمبر ولی دارد
 کتاب بہ از مولوی سے پرسیدند کہ درویش کے گناہ کند گفت آنگاہ کہ طعام بے اشتہا خورد
 چہ طعام بے اشتہا خوردن گناہے بزرگ است از سخنان مولوی سے است کہ چنانچہ گدا طالب کرم کرم
 است کرم کرم نیز طالب گدا است اگر گدا خیر کند کرم لطلب او و اگر کرم خیر کند گدا طالب او
 شود لیکن صبر کرم نقص کرم است و صبر گدا گمال گدا و گفت مرغے کہ از زمین بالاتر میرد اگر چہ آسمان
 رسد اما از دام دور باشد و همچنین درویش اگر بحال مرسد از زمرہ خلق ممتاز بود گفت از او مرد
 آشت کہ از رنجاییدن کسے نرنجدہ و جو انزد آنکہ مستحق رنجاییدن را بر بخاند مولانا سراج الدین
 مولوی صدر زمان بودہ و با مولوی سے سوہنرا بے داشت کشید کہ مولوی سے فرمودہ کہ من با مفتاد و یک

ملت کی ام سراج الدین کے راگفت نزدادہ و دیو کو چپین گفتہ اگر اقرار کند و شناسد بہ
 فرستادہ رقت و سوال کرد مولو سے فرمودہ بالین سکہ میگوئے سہی ام فرستادہ شغل
 گشت و پاوشہ گویند مولو سے ہوارہ باخاوم خود سوال کردے امر و زور خانہ با چیزی بہت
 شغل شدے و گفتے از بخارہ بوسے خانہ فرعون کے آید کے ازار باب دینی نزد اور رفت و رفت
 خواہست کہ از خدمت مقصود فرمود کہ حاجت با عتداریت چنانکہ دیگران از آمدن منت
 دارند من از نیایدن تو منت دارم بمثل کے بندہ مت درویشے رفت و گفت چہ انتہا نشسته گفت اکنون
 تنہا شدم کہ تو آمدے و مرا از یاد حق مانع گشتے من التواضع او میگویم بقوی اللہ فی السوال العلامۃ
 و بقلۃ الطعام و الامنام و الکلام و حجب ان المناصی و الانام و المواظبۃ الیقام و دوم الذکر و ترک
 الشهوات و احتمال اطفال من جمیع الانام و ترک مجالس النساء و العوام و سفاحہ الصالحین و الکلام
 و خیر الناس من یفیع الناس و غیر الکلام مقل و دل و انحر اللہ و خادہ یعنی وصیت میکنم بعبادت خدا
 در طاعت و باطن باندک طعام و خوابیدن و گفتن دورے گرینید از گناہ و ہیشگی نماز و ذکر و ترک
 کمینہ شہوت را و نزد از زہد سخنہ باشد از جمیع مردم و نہ نشینید با کینگان و عوام الناس و نہ حاجت
 کنید با صاحبین و بزرگان و بہترین مردمان آن کسے است کہ نفع رسد از و بہر دم و بہترین
 آنکہ اندک باشد در گفتن و معنی بسیار داشته باشد و شکر است خدا را کہ یگانہ است شیخ عالم
 قزوینی عالم و عارف بودہ از سخنان اوست چہار کردہ بہترین مردم اند عالم کامل و حکیم گویند
 عابد مجرود و اعطای طبع اسیر خضر و دہلوی از بلخ بودہ و عمرے و راز یافتہ و مرید شیخ
 نظام الدین اولیا بودہ و بیچ نوبت رسول علیہ السلام را جواب دیدہ و متعجب بہ شیخ نظام الدین
 اولیا بعبادت خضر علیہ السلام رسید و التماس کرد کہ آب دہان خود را در و ہانش افکند خضر
 فرمود این سعادت نصیب سعدے شد شیخ نظام الدین اولیا آب دہان خود را در و ہانش
 برکت آن لود و نہ کتاب تصنیف کردہ او گفتہ کہ اشعار بہن زیادہ از خیال و ہزار و کمتر از
 پانصد ہزار است و از سخنان اوست کہ انکشت ہنر کلید روزے است و بی ہنر طبق گدائی است
 علیہ السلام کا نے قزوینی از شاہیہ طرفانے اشراے عصر است ہنر و نوع تمام دانستہ و
 در فنون علم ماہر بودہ و شجرہ در عہد بیت تصنیف کردہ و بشیر از شد و بدر گاہ بادشاہ شیخ
 ابو اسحق انجورفت تا بفرض رساند گفتند یا نیست پادشاہ ہنجرہ مشغول است ہمید گفت ہر گاہ
 کہ حاجت ملوک ہنر است چہر طالب علم کنند لا جرم اشاعرے پرواخت و این قطعہ التاثر قطعہ
 اسے خواجہ کن انا متوک فی طالب علم کا نذر طالب را بہت دہ روز ہماے ہا زو ہنجرہ کے پیشہ کن و
 مطربے آسوز ہا و خود از کہتہ و مستند شستہ ہاے اور چند رسالہ است در ہنر و این چند کلمات

ازان است اگر ہم آنکہ در جاہ مردم طبع بکند اگرچہ جاسے هیچ آفسریدہ را در او جاسے
 آسایش نباشد البتہ آنکہ بدی و اہل آن ملتفت نشود و غم و شادمانی سبب انفعال و انگرود
 آلامی آنکہ نیکوخواہ مردم باشند اگرچہ آنکہ سخن بریانگوید اگرچہ آنکہ عقل معاش ندارد و انجا
 دولت بار عالم بے دولت انجود و درویش انجیس مالدار کایست اگرچہ شہد المشرق رود و شہد
 دوزخ است آنکہ در شب راہ زند و پیر و راز بازار اجرت خوابد اتفاقے میخ در کل نایب
 قاضی ایمان ندارد الوکیل آنکہ حق را باطل کند البتہ انجینہد الحلال انجسہ بخورد و حریص القاضی
 نظر خے کہ میخ چیز بر شود البتہ ہم خوش آمد کو انشا عر طامع خود پسند اگرچہ خوردہ و زو انقلاب
 زرگر و انعطاف ہمہ کس را بیمار خواهد البتہ جلاد الدلال خرابے بازار شراب مایہ بہ شوب الزہر
 خراب ہشتا الفارغ سب موت الحاصل احتیاج المکرر جماع حلال البکارت اسے کہ سبے ندارد
 الفکر مردم را بموجب بیمار دارد و القاہم اللیل مرد و غریب الصائم الدہر فرج زن بے شوہر
 التذات حاصل کتھانے الرشوت کارسار سچبارگان الواظ آنکہ بگوید و بکند الذات الخیث
 ہمہ سید المشہور آنکہ جماع بسیار دہر صاحب خرا آنکہ یازن پیرہ جماع الریش در دست
 ایزد شفا ان و بدستور از ہزلیات ملا و پیازہ در اقلیم دوم مسطور است شیخ عمر و انستھانی
 از بزرگان مشایخ عہد بودہ یکے اورا گفت بہت جہت گفت بر سفسدہ نان نہاد و در سحر کہ
 جان داؤن اورا پسے بود ظہور نام در بخت افسر مودہ سے لاشو و شیخ مشو سلمان مشو
 مولانا سفسدہ ہر وے و گفتہ اند کہ از قریہ داب سن اعمال عواف است ازان در بعضے شیخ
 اورا منظر دالے نوشتہ اند شاعرے ماہر و برجستہ بود و گویند بغایت بی تکلف بود و ہمیشہ
 رخت کمہ و حاتمہ کثیف پوشیدہی و گفتے بظاہر سنگرید یعنی بنگرید ملک مغالدین کرت رورے
 ہورے اورفت و اورا بر خاک نشستہ دید گفت در ضلہ قصیدہ کہ گفتے ہزار دینارت دادم چرا
 کلیم بخزے کہ بر خاک نشینے گفت ایہی کلیم کہ گسترده ام بصدر ہزار دینار خریدہ ام پس بدست
 خود خاک دور کرد و کلیم از زیر آن نمایان شد و قتی از غیاث الدین کرت برنجیہ و بشیر از
 شد و بخت شاہ شجاع رفت بر کنار سند او نشست شاہ شجاع برنجید و گفت بیان
 خراسانے و خرچہ فرق است گفت سند و پاک شاہ شجاع آنرا ناستہیدہ انکاشت پس چون
 طعام آورد و نظروں زرین و سیمین بسیار بود شاہ شجاع گفت ملوک خراسان را کلفات
 نیست گفت کاسہ و طبق زرین است لیکن در کاسہ ہاسے ایشان بہ تشنہ بیشتر باشد شاہ شجاع
 ہر آنکہ رعایت حقوق ملوک خراسان کردہ سخنے از و پسندید و جلدہ جزیل داد شاہ وجہہ الدین خلیل
 انشرا بادی جبرجائے شیراز سے از احفاد سید شریف جرجانے است بعفات حمیدہ موصوف و بخود و کم

اشتراک داشتہ از و سخنان نقل میکنند کہ ولایت بر سادگی او کنند از جمله آنکہ شبی فریاد بر آورد
کہ دزد دزد جہانے نشسته بودند گفتند بگو نہ معلوم شد کہ دزد آمد گفت از پدر شنیدم کہ گفت
دزد چنان آمدید کہ او از پایش بر نیاید هر چند گوش داشتیم آوازے نشنیدم و استم کہ
دزد آمده است روزے اشترش سرکشے کرد برنجید و گفت او را جو بدید روزے دود
بگذشت میسر آخر گفت اشتر از گر سنگی خوابید مرد گفت او را جو بدید و گویند کہ شاه محمود
روزے زنگر نیز را گفت کہ استر مرا رنگ کن گفت استر را در خسم نتواند گفت نیز از گز
پارچه در خسم توانے کرد و استر را دوز است رنگ نتوانے کرد قاضی نظام الدین ہر
از افاضل زمان بودہ روزے دو کس دستارے بکمر او آوردند و ہر کہ ام گفتند کہ از
من است قاضی بریکے بدگمان شد و گفت برخیز و این دستار را بہ بند مرد برباست و بر بست چیزے از شران باقی ماند پس
دیگر بر گفت بہ بند او دستار بہ بست ولی زیادہ و نقصان درست آمد قاضی بآن نکتہ حکم کرد کہ اورا است کہ درست آمد و
بعد از تحقیق ہچنان ظاہر شد معین الدین علی بن العیر تبریزے معروف بشاہ قاسم
النوار او در ہدایت حال ریاضت صعب و شکر و کثرتے و صاحب علوم ظاہری و باطنی
گردید چون بکمال رسید بہ منقسم بر داخست یکی اورا گفت نشان عاشقے چیست گفت لاغر
جسم و زردے روستے گفت شمارا خلافت انیت گفت پیش ازین عاشق بودیم و اکنون
معتو قسم و این بیت بر خواندے من گداستے بودم اندر حلقاہ بہ شاہ ششم نصر پاد
ہر شاہ بہ درویش دہلے فروستے از شعر اے زمان بودہ وقتے بہرات رفت سلطان
ماند تا مہباغ بود و درویش را آنجا راہ ندادند از راہ آب خود را ساخ افکند و بہنان بستیاد
میرزا گفت تو کیستے گفت آیم گفت آب متحرک باشد و لو ساسکے گفت شمارا دیدم میخ بستم میرزا
گفت بارے بگو کہ کیستے گفت پسر خدایم سلطان ندیے سیک چشم داشت گفت اگر تو پسر خدای
چشم تنک اورا فراموش کن گفت پدر مرا بجا عالم سفلے فرستاد و مہام این عالم بن سپردہ و عالم
عالمی را مخصوص بخود داشتہ از کمر بالا بر آورد است و از سحرین تا پانار اگر سحر اہم ہر چہ
از و بن تعلق دارد و فراخ کنم میسر زانچندید و او را پیش خود خواند و دریافت کہ درویش بی
است در رعایت او کوشید مولانا حسن ہر اسے از طرفاے شعر ابودہ و درانی نظیر شدہ
و در خدمت سلطان محمد بن میسر زانچند سحرے بہ وہ است روزے در محاسن اورا عایب
ملوک سخن سیرفت مولانا ہر یکے از ایشان را بعینے نسبت کرد و میرزا گفت اکنون بگوے کہ من
زچہ عیب دارم گفت خر کاہے در خداوند علیے نیست گفت این را چہ معلوم شو گفت از آنکہ
می توانے گفت کہ مرادہ ہزار دینار بدہند و نمی گوے میرزا بخندید و افر کرد کہ اورا پنجرہ دینار بدہند

مولانا گفت این منز کا بے دیگر کردہ کہ وہ ہزار نگفتے میر تم سہا ج ہر دے ہر دی شاہی ظہان
 بودہ منزل نوے تمام داشت و گفته اند کہ از او صلا ن حق بودہ و ہر ستر خاکی بگفتن اشعار
 بہا درت میکر وہ و این چند بیت از ہزلیات اوست سہ گاہ کون یا ہم و گاہی کس ز رشتہ
 عیب زندان یکن اسے زاہد پاکیزہ سرشت * بکس انداختہ بودم بغلطہ در کون رفت * ہمہ جا خانہ
 عشقت چہ سجد چہ کنشت * مولانا کمال الدین حسین و اعظم مہر وارے المتخلص بکا شفی از فضلا
 آن دیار بودہ تفسیر خیمے و روضتہ العیفا و دیگر کتب از تصنیف اوست و در جوہر التفسیر و تفسیر کریمہ
 اللہین یومون بالانصیب و یقیمون الصلوات و مماتہم من حقہم یثقیون ذکر کردہ کہ انظر اشد کہ مراد نفقہ
 زکات باشد و زکات ہر چیز سے از جنس اوست زکات مال موا سبات بودہ و با در و نشان زکات عروضا
 تواضع بر احسان و زکات دولت لغرت ضعیفان و زکات فرزند ان فوہنن یتیمان و زکات خانہ
 آوردن سہان و زکات اختیار دستگیرے در ماندگان و زکات علم تقسیم دیگر ان و زکات
 صحبت پر سپہر کردن از گناہان و زکات قوت جہاد کردن با کافران و زکات آواز خوان
 خواندن قرآن و زکات کوشش ناشیندن عیب و بد گوئی و امثال آن و زکات زنان ناگفتن فحشیت و دروغ و بہتان و زکات
 ویدہ ننگرستن بر بیگانگان و زکات اسلام مخالفت شیطان علیہ اللعن و زکات زہد و زکات فخر ستہ انہ
 جو حضرت بیان و زکات دل تقسیم سلام و ایمان و زکات سر موافقت امر پروردگار بہمان و زکات زندگانی خدا کردن جان در را
 رضاے رحم مولانا بد رالدین ہلالی استر آبادی از شیراز زمان بودہ بہرات افتاد و سلطان حسین میرزا پوشت رشتہ
 در مجلس سلطان بر بزرگے شاعر تقدیم کرد و بزرگے بر بخشد گفت ترا پر من تقدیم شد
 گفت مرا بر تو بہ وجہ تقدیم رسد اول آنکہ بزرگس از زمین سیر ویدہ و ہلال بہر
 آسمان است و دوم آنکہ ہلال نام غلام و بزرگس نام کنیز کہ سوم آنکہ بزرگس شاہ چشم
 است و ہلال شاہ بہر و وایر و از چشم بالاتر است و ہلالے عمرے دراز یافت و
 عید اللہ خان چون بہرات بکشد و ہلالے کجہ بہت شتافت و معزز شد حاسدان
 بر قص او را بست کردند عید اللہ خان بقتل وے فرمان داد گویند پس از ان
 عبد اللہ خان پشیمان شد و دیوان تصنیف او را بکشد و این بہت بر آمد سے بار بار بجا
 کشتہ پشیمان شدہ یا شے * خون دل مار بختہ حیران شدہ با شے * و شنائی ہر اسے از
 شعراے زمان بودہ ایسہ علی شیراز و مزاج کردے و شنائے جواب ہا بے درست و آدمی
 روزی ایسہ علی شیر بکام رفت و ہنگام بیرون آمدن ازہ عرض فوطہ از میانش جدا شد
 مضطرب آنرا بر خود پیسید و گفت اسے شنائے کون مرادیدے گفت آسے اما درست نہ
 و دیگر مزاجدار احوال ایسہ علی شیر نوشتہ شد سید قاضی محمد رضا بلطف طبع موصوف بودہ و

و شنائے

شاه طهماسب پیرست و نسیم محفل خاص او شش شاه طهماسب شهباز شسته و با بودی که تا صبح بیدار بودی ستان
از ان دستوده بودند و چاره نداشتند بشی بی شست و در آن شب راه سخن گفتند ایچ که بروم رفته بود و برگرد که تا حال
نیامده قافله گفت شسته ایم یار یار شاه و بخیزد و در آن ایامی سبزیل داد و شیخ بهاء الدین محمد آس
آس از بزرگان مجتهدان امامه است و در خدمت شاه عباس صفویه منقرضی عظیم داشته و علوم عربیه بیکوید است
و از مصنفات اوست کسکول و از ان کتاب است سبیل رجب حکما که یک سال از یک و قال مات فقال ما شیت
قال حیات یعنی سوال کرد شش از حکیم چون است حال برادر تو گفت مرد او پس گفت سبب موت چه بود گفت
حیات او یعنی حیات سبب موت بود و میسر در معاش است از شاه میر شرایع زمان بوده و در وقت
مبارک تمام داشته و بعضی از الفاظ را که در عهد و خیاب محل می نوشته و از ندرت جمع کرده از ان جمله است
عالم قافله خواب راحت کاشان غریب ساوی نیات محبوب

۱۴۱	۱۴۱	۶۰۹	۶۰۹	۳۶۲	۸۰	۱۱۶	۵۰۰
تار	شاه	طهماسب	جهان پناه	شاه عباس	شاه شرف	مست	شیر
۳۶۰	۳۰۶	۱۱۶	۱۱۶	۳۶۲	۲۴	۵۰۰	۵۰۰
عاق	عاصی	شیطان	اصمهان	قلم زن	زوجه	کیلاک	کودن
۱۴۱	۱۴۱	۳۶۰	۳۶۰	۲۲۶	۲۱	۲۱	۸۰

پوشیده نمائید که بچنین مرزا سر خوشی عرف محمد فضل حیدر الفاظ جمع کرده منظوم ساخته است از اینجا است مظهر
بعضی در از فتنه و کوفه

۵۳۵ | ۵۳۵ ۲۱۲ | ۲۱۲





صاحب این اقلیم هر دو ساعت و حد اولش آنجا بود که در از ترس روزش چهار و دو ساعت و نصفی در بعضی و وسط آنجا که در از ترس
روزش تا به او از دو ساعت رسد و حد دوم آنجا که ارتفاع قطب چهل و یک درجه و ربعی باشد و ساکنان این اقلیم کمترین و بیشترین
میباشند و این اقلیم از جانب مشرق امتداد یافته بر وسط بلاد ترکستان و مادا و الپنه گنزد و آنجا همچون را قطع کند و در شمال
بلاد خراسان بهستان و کرمان و فارس و وسط بلاد ورمی و شمال عراق و عجم و جنوب آذربایجان و وسط بلاد آرمینیه و بلاد ورم
و جزایر بومان گنزد پس بر جنوب بلاد وکیل الزهره و میان بلاد اندلس گذشته بحر و قیانوس منتهی شود و درین اقلیم کعبه
شصت شهر و بقول دویست و پانزده شهر است و از آنجا که است مشرق و آن در زمان پیشین نام شهری بوده اکنون چند
شهر بدانجا ملحق شده و نام ولایت است از کنار آب کیر تا در بند باب الالباب و ولایت شروان است باب الالباب را نوشیروان
تعمیر نموده باعث آنکه مردم خرم همیشه باشند و موصول و معدان آمدندی و غارت کردندی چون نوشیروان پادشاه شد پس
بلک خرم فرستاده خرمی بخواست و صلح بدان نسق اتفاق افتاد که یکدیگر را بیدهند نوشیروان جماعتی از لشکر چنان ساخت
تا مردم خرم را غارت کرد و در خاقان کلمه نموده پیغام فرستادند نوشیروان ابا از میمنه نموده گفت مرا ازین قصه خبر نیست بلکه
مفسدان میخواهند تا بدین الحاق بنین و ختم و است سازند بر آینه صواب چنان می نماید که دیواری و سدی در سر حد سایر
تا خاقان آنچه اندیشیده اند بران کامیاب نشوند پس خاقان رضا داد نوشیروان باب الالباب و الینگ رخام قامت
کرد و آیین بران ترتیب داده و خاقان بران گماشته و در بعضی نسخه اصل شهر شروان را که از آیین نوشیروان است و تقرب
باب الالباب واقع از اقلیم چهارم شهر دو اند و باقی توابع را از اقلیم پنجم گنزد اند اکنون آنچه از آن شهر شرت دارد و آنچه شهر است
که باکوارش و شاخی و غیره با نامند و هر آینه شروان را از اقلیم پنجم می یابد باکو از شهر بای شروان است بر کنار دریای خرم
واقع شده و از اطراف آن قریب ده فرسخ یک سفال خاک بهم نمیرسد گیاه درخت در آن زمین نرود چون آن زمین را که
براج سنگ گل است ده که حفر کندهی با خاک رسد و در آنجا احیت است که سنگ آنرا بجای بهریم که از برنده و از ضاقت
علیایان که قریب پانصد چاه دارد که نشت سیاه و سپید حاصل میشود در همین موضع زمین است که هر جای آنرا بخت طرح
حفر کنند و دیگر بران گذارند بای بهریم و آتش بعد از ساعتی و کمتر از آن لهاسی بخته بمصوم می پیوندد و در شش از آیین
نوشیروان است و هوای آن بغایت گرم بود و قافه گلستان و رغایت بستحکام و ارتفاع بالا که از توابع آنجا است شش

شهری مختصر است اما در کمال معموری چنانکه نیست هزار فرسوار بر ششم هر سال در آنجا بیع و شری میشود و از منبوه با سیب و
 انار و هندوانه در غایت خوبی بختی می پیوند و خلیل از این بنیه قباد بن فیروز ساسان است و آب و هوای نیک میدارد
 و از منافات آن دره ایست در کمال حضرت و میرانی دارد در غایت حرارت که بخار آن مانند شعله آتش گذرانده و
 سوزنده است چون قدمی چند جریان پذیرد و در منافذ اشجار فرو رود و بمقدار یک تیر بر تاب پنهان گشته باز ظاهر میشود
 و در نهایت خشکی و کوارندگی پوشیده ماند که پادشاه شروان را شروان شاه گویند و در نسب ایشان بعضی گویند که از نسل
 بهرام چوین اند و بقوتی بآرد شیر با بکان میرسد و مولف تاریخ صمدی بجا ماسپ غم نوشروان میسر سازد آورده اند که قبا
 ایالت اندیاز داشت بعد از او واداش آنجا سلطنت کرده اند تا آنکه ابو الهی منوچهر الملقب بچاقان پادشاه
 شد و خاقانی شاعر را ترتیب کرد و در تخلص بنحو منسوب ساخت و چون سلطنت شروان بعد سلطان خلیل پیش
 شروان شاه الشوری فرخ بسیار رسید و شروان شاه تاریخ جلوس او ست و در زمان او سلطان حیدر صفوی
 پدر شاه اسمعیل صفوی لشکر بشروان کشید و کشته شد پس چون شاه اسمعیل خروج کرد در سینه نهصد و هفت هجری در جوار
 شامی و با شروان شاه فرخ بسیار رزمی صعب کرده او را بقصاص خون پذیر بقتل رسانید و بالاخر روزگار شروان شامیان
 در نهصد و چهل و پنج هجری سپری گشت و آنملکت در تصرف سلاطین صفویه ایران درآمد ایران ولایتیست مختصر و در برابر
 موغان لغت دره و از کوه سنگ بر سنگ تا کنار امین آب و ولایت موغان است و هوای آن و فواید بگرمی مایل است
 اقلیم گوید که در آن گیاهی است بشکل آدمی که گیسو دارد و در حکما آنرا از سمیات میدانند و حد و دوش تا ولایت آرمین و شروان
 و او را بایجان و تجو خر پیوسته و مؤلف سالک سالک شروان آنجا را داخل ایران شمرده اند و در آن چند شهر است مثل فیلسر
 و سلطان و سائر آن و گنج و شروع آبادار الملک شروان بود و در شروان از این بنیه اسکندر رومی است و قباد بن میر و شروان
 به تجرید آنرا تعمیر کرده و بقلیاس از شهرهای معروف ایران است و بالای آن نوشروان بوده و در آن چشمه های آب گرم بسیار
 است و یکی از چشمه های را خاصیت کرده به بیضه در آید که از آن به بیضه بخت میشود یکی معدوم میشود گنج شهری جان فر و خطبه
 و لکاست شاعری گوید قطعه چند شهر است اندر ایران مرتفع تر از همه بهر تر و سبزه و تر و آب و هوا و گنج بهر در ایران
 صفایان در عراق و در خراسان و در روم باشند از این بنیه قباد بن فیروز است و قلعه استحکام دارد و چون
 بلاکو خان بران دست یافت ساکنان آنجا را بملک ساخت و سالها آبادان گشت مؤلف هفت اقلیم از صور اقلیم نقل میکند
 که لشکر ایلیان که بلاکو خان باشند در بیلقان را محاصره نمود و صورت فتح نشد چه سنگ بهر دست ایشان یافته نمی شد بلاکو خان
 از خواجه نصیر الدین طوسی که همواره در رکابش میبود پرسید خواه فرمود تا در ختانه صورت سنگ تراشیده و درون آنرا
 کاهیده از آریز و سرب پر ساخته بجای سنگ درختیش نهاد و با درون افکند چنان که در قلعه مفتوح شد و در روضه الصفا
 مستطوریست که امیر تیمور گوید که بعد از مراجعت دوم در صدد آبادی بایلقان که دیده بر لاس را اخراج نمود و در غیب شهر
 آید که میرانشاه رخ خواست که شهر را عمارت کند بعضی مانع آمده نگذاشتند و چون گشتند هر این بنیه بجز جوی آب اشارت
 نمود که در حال جاری است و آبادی بایلقان از آن بجهت پیوسته بهر تقدیر گویند که اکنون بقدر و سه آبادی دارد

منابع

ابو جعفر

سلطان شروان

چاقان

خوارزم اسم دلائی است از آبادانی عظیم و اطراف آن بیابان است و باعث آبادانی آن چنین نوشته اند کہ یکی از ملوک پاشا
 بر جمعی غضب کرده فرمود کہ آن جماعت را بفضول بقیہ بر بند کہ از آبادانی دور باشند فرمان برداران ایشان را بدین ولایت کہ
 الحال خوارزم است و در آنوقت مانند قتیہ موسی علیہ السلام از آبادانی دور بودند و آوہ گداز شدند آن جماعہ در آخر زویم نقد قتیہ
 را غنیمت شمرده دل را بر اقامت نہاوند و غریبانہ ہر کس بروی بکاری آوردند تا بعد از مدتی ملک از احوال ایشان پرسید و
 معلوم ہائند کہ ہر انجام شان چہ رفت و در بلج و شور و قیج و جام شان چہ شد و ملک زار ہم آمد و کس بہ تفحص ایشان
 فرستاد آن شخص آنجا رفتہ دید کہ جتہ خود خانہ ہا از چوب و کادہ ساختہ اند و ہمہ ہم بسیار جمع آورده اوقات بگوشت نامہی سبکتر
 چون بران آنجا آمدہ خور نام گوشت و زرم ہمیشہ ہائند ہم آیندہ بخوارزم استہار یافت پس از ان کہ ملک بہ کیفیت ایشان مطلع
 گشت فرمود تا چار صد رن ترک برای ایشان فرستادند و آنجا آمدہ چار صد نفر بودند و بعد از ان از تہال و تناسل ایشان بسیار
 شدند و از شیر سار در گذشتند و اہل آنجا اکثر لشکری و شجاع اند و وقتی سلطان محمد بن کس شکست یافت بشہر و راہ صلاح آن
 سی ہزار ہمدومی شد و ہوای خوارزم نوعی ہمدو شد کہ اگر ہنگام صبح از شہر بیرون نہ دہیم آن بود کہ دست و پایی خفا
 کرد و چون موسم کاسین حریزہ شود ہر کس پارچہ زمین را کہ در سر خاروران ہائند متصرف شود و بہ سر لوہہ ہر خار را کہ کردہ شود
 گذارند ہمراہین آن جزیرہ در غایت شیرینی و تازگی حاصل میشود و این نوع حریزہ بہ آب احتیاج ندارد و از مضایف است خوارزم یک
 اور کچ کبری است کہ دار الملک بود و الحال شہر خوارزم عبارت از ان است و دیگر اور کچ صخرہی است کہ از اجزایانیہ خوانند
 و جہانہ از اقامت بلا چون است همچون نہر سبت زرخسان مسعود و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نقل کنند کہ فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم شب جمعی را کہ
 ہر کس کہ در گرد و چون بر فراش ہمیز در ز قیامت شہید رہیزد و دیگر کات و زرعان و جنوق کہ مقام نجم الدین کبری بودہ و ہزار
 از ان جملہ است ہزار اسب شہریت در غایت محکم و آب النوار احاطہ کردہ و از یک راہ ہمیشہ ہزار دو خوارزم شاہ
 عمر با ان حصن حصین ماسن خود ساختہ با سلطان بنجر خالفنت در زیدہ آورده اند کہ وقتہ سلطان بنجر قلعہ ہزار اسب محاصرہ
 نمودہ انوری گوید کہ ملازم بنجر بود این رباعی بر سری بست و بدرون قلعہ انداخت و رباعی ای شاہ ہمہ ملک جہان حبس ترا
 در دولت اقبال و جہان گشت تراست ہذا رباعی حملہ ہزار اسب بگیرد و خوارزم و ہزار اسب تراست ہذا رباعی
 و طوطا کہ در دن قلعہ بودی نیز این رباعی بگفت کہ بیت آخر بدین است ہریت کہ خصم تو ای شاہ بود و شہرت گرد و یک جزو ہزار
 اسب تو تواند بردہ و آن قلعہ را لشکریان مغول نیز پنج ماہ محاصرہ داشتند تا بران دست یافتند و در پیچہ الیہ گوید کہ لشکر مغول
 زیادہ بر لب ہزار بودند و چون فتح نمودند ہر نفر بہریت و ہزار اسب از مردم شہر حصہ رسیدہ بود کہ بقتل رسانیدند
 شیخ نجم الدین کبری در ہنگام قتل خویش این رباعی گفتہ قطعہ ای خالق مورو مار و زاغ و بیل بن نابو و شدند و شہنما
 بالکل ہشتی سگ را بہمانہ ساختہ ہذا رباعی تو میکنی چہ تا مار و مغل بہ حکایت رحمت اللہ و خوارزم ہزار اسب کہ از
 غریب روبرو گار است ابو العباس عیسی المروزی گوید کہ من قصہ او شنیدہ بخوارزم رفتہ و از اہل الشہر پرسیدم گفتند سی سال
 است کہ رحمت مذکور طہامی بخورده است ہم آیندہ بزیارت او رفتہ زانی خویر وی مشاہدہ کردہ بعد از ساعتی از او استفسار
 کردم گفت من زن بخاری بودم وقتی پادشاہ ترک حصار ہزار اسب را محاصرہ کرد و اہل قلعہ خواستند کہ بیرون روند و

تیسرے قسط

محاربه کنند وانی شهر مانع شد گفت چندی صبر کنید تا هر خبری که دانی خراسان است بعد دانیایه جمعی جوانان از شهر سیردن آمده
 برترکان حمله کردند که از آن پشت دادند جوانان تعاقب نمودند چون ایشان را از دیوار پشت بهیچر کشیدند که از آن برگشته چهارصد
 از مسلمانان را شنیدند که در آن شهر من نیز شهیدان رسید چون شهر را گشته دیدیم جرح و فرج بسیار کردیم گشته شدن وقت
 از کسب شهر بوده اکنون باغش از قن که خواهد شد درین اثنا با یک نماز شنیدیم نماز گذاردیم و تضرع کثان سر به سجده نهادیم و خواهم
 در ربو خود را در زمین درستی دیدیم که سنگ بسیار داشت من افتان و خیزان به تلاش شوهر طے آن وادی می نمایم و شوهر را میجویم
 ناگاه و سادای غدا که دانی زن چه می طلبی گویم شوهر خود را دست دراز کرد و گفت دست من بگیر از زمین پاکیزه رسانید که نهایت سلطان
 در پاکیزگی داشت قصر را دیدیم که هرگز ندیده بودیم و هنرهای آب شارب بر زمین جریان بی انگه کنده باشند و دم حلفها دست بسته
 بودند و باحشای سبز در پشته و صخره ها در پیش افکنده و طعام می خوردند چون نیک نظر کردیم شوهر خود را در آن جماعه دیدیم و از
 آوازی شنیدیم که ای رحمت پس شوهرم روی مجلس کرد و گفت این عورت که سینه است اگر رضا باشد قدری از من طعام
 و هم آنجا حمله گفتند و با باشند مردی پارچه نان که در دست داشت بداد ناله دیدیم در کمال سفیدی و نرمی آنرا بخوردیم بطعم عسل
 شیرین تر و چربی آنرا که چرب تر شوهرم گفت بر و تا در دنیا باشی نیارت بخوردن بباش چون بیدار شدم خود را بر سر بافته
 و از آن روز تا حال باب و نان حاجت نشده و از بوی طعام آزرده میشوم مخفی نماد که از سلاطین خوارزم یکس **خان**
 است که اجدادش پوشتگین غریبه غلام ملکاکین ملوک سلطان شاه سلجوقی بود و آخر الامر تبه اش بجای رسید که در پانصد و
 هشتاد و نه هجری بر سر و کجنگ گاه سلاطین بود سلاطین یافت و تمامی خراسان را قبضه نمود و در پانصد و دو و طغرل سلجوقی را بکشت و
 بر عراق مستونی شد و در ترجمه طغرل سلجوقی وانی عراق و عجم گذشت بالجمله بعد از یکس **خان قطب الدین سلطان محمد**
خوارزم بن یکس خان از بر شیر خوارزم آمد و بر تخت نشست و تمام خراسان و عراق عجم و دانی بر غور و غزنین بگرفت باو شد
 در رعایت شکوه و شمت بوده و پدید جرش که تاج گذار گور خان فراختای اول و ثانی بودند و ستم خراج برداشت و با سکو طرا سپهر
 گور خانی رزم کرد و طغرل یافت گویند در آن آوان که میان خوارزم شاه و سلطان شهاب الدین غوری مصالحه اتفاق افتاده
 شهاب الدین غوری برادر علی شاه بن یکس خان را که در حبس داشت بخوارزم فرستاد و علی شاه یا برادر بود یا آنکه متوهم شده بگریخت
 سلطان محمود غوری پیوست محمود غوری او را کمال اغراز نمود پس از چند روز محمود را گشته یافتند چون از اولاد ملوک غور
 کسی نمانده بود غوریان علی شاه را سلطنت برداشتند چون خوارزم شاه بر هرات رسید مشور سلطنت غور با خلعت منصوب
 بسرو نامی نر و علی شاه فرستاد و علی شاه را با خلعت پوشانیدن بخلوت برد و بکشت غور و فیروز کوه خوارزم شاه را صافی نمود و در
 شش صد و پانصد هجری بعد از فوت تاج الدین ملوک صاحب غزنین عزم آندیا کرد و بگرفت و در آن مغربست و هفت
 خروار طبل برین ساخت و اول امر که دیکه بست هفت تن از شاهزادگان بجای نقار چیان آنرا هوانا خستند و در آن وقت است
 پنج تن از اجداد در کباب بودند و بعد از کوس نوبت سلطانی برادر بارگاه ایشان کوس میزدند چون سلطان محمد خوارزم شاه
 غزنین بگرفت و بر خوارزم سلطان شهاب الدین غوری دست یافت مناشیر و از انجمله که ناصیه عباسی از بعد از
 بشهاب الدین غوری نوشته او را بر مخالفت خوارزم شاه تحریر شده بود و بدست افتاد این معنی موجب یادداشت

از خلیفه گشت و در استیصال ناصر عباسی ساعی شد و از علماء مملکت قنوی حاصل کرد که اولاد علی علیه السلام را خلافت باید
 پس مخفی مملو از مهر نمود و بیعت خویش تشریف کرد و بواسطه صد هزار سوار حری بغداد نهاد و بعد از رسید ناصر عباسی خلیفه از فرج کشی
 خوارزم شاه عظیم تر رسید و شیخ شهاب الدین سهروردی را بر سالت نزد خوارزم شاه فرستاد و آن در ضمن بغداد در احوال خلافت
 عباسی گذشت با جمله چون سلطان از غریمت بغداد ناچار شده باز گشت در شوکتش نقصان و بجانش در همی تمام راه یافت
 و پس از آن به اندک زمانی جنگی خان روی بآند یار نهاد که در آنچه کرد و سبب توجع جنگی خان بآند یار آن بود که از خرد خان محمدی
 که از اعیان مارا ارکان بود بعد از خوارزم شاه نزد جنگی خان شد و خوشنود باز گشت جنگی خان امر کرد که هر یک شانزادگان و
 امراد و کس از ملازمان خود را بمملکت خوارزم شاه فرستند با القابش استع آن دیار بسیار و نذر چهار صد و پنجاه مرد و مسلمان
 جمع آمدند جنگی خان بخوارزم شاه نوشت که چنانچه باز رگان آند یار را خوشنود ساختم تو هم اینجایه را خوشنود باز گردانی چون
 الطایفه با خبر رسیدند از این خبر و کلمه آنجا امیر انبیا الحق که غایب خان خطاب داشت رفت یکی از اینجایه که بامیر سابقه معروفی داشت
 او را بنابر الحق خطاب کرد و غایب خان برنجید و همه را موقوف داشت و سلطان خوارزم نوشت که فرستادگان جنگی خان را با حق
 برسم جاسوسی آمده اند سلطان بقتل ایشان فرمان داد و غایب خان همه را بگشت جنگی خان بشنید و بخوارزم شاه نوشت
 که غایب خان را بمن گذار تا از وایم مقام ششم خوارزم شاه ایچی اورا هم بگشت جنگی خان با سپاه موفور که عشر لشکرش هشتاد هزار
 سوار باشد و به ازین حساب هشت صد هزار سوار یعنی هشت لک سوار میشوند روی بدیار سلطان محمد خوارزم شاه نهاد
 گویند که چون حادثه قتل جماع باز رگانان واقع شد جنگی خان در غم مملکت خوارزم شاه متفکر و متردد بود که ناگاه فرستاد
 ناصر علی عباسی خلیفه که از خوارزم شاه متوجه بود به طلبش رسید و بدان گشت در وانشد خوارزم شاه آنگاه در عراق بود
 از اینجایه نیشاپور و ماوراءالنهر چند شتافت میرفت تا بحاست رسید که آنجا گشتگان بسیار بودند و روی زخمی یافت و حال و سوا
 که داو گفت که شاه جنگی خان اینجایه اتفاق لقاشاه رزم کرد و در غالب آمدند و سلطان بآن لشکر شتافت و دیگر روز بلیشا
 رسید امیر لشکر جوچی خان بود و سلطان پیغام داد که پدرم جنگی خان مارا با تو جنگی نفرمود و سلطان سخن او را گوش نکرد و رو
 برزم آورد و جوچی خان مقابل عظیم کرد و قلب سلطان پر از کینه ساخت جلال الدین منکره پسر بزرگ که بیمنه بود حمله آورد و
 جمعی از متولانرا بگشت پس چون شد جوچی خان آتش بسیار در پورب برافروخت و پیش جنگی خان رفت جنگی خان بر سر
 و سلطان را تو همی عظیم از سپاه مغول بخاطر راه یافت و بسمه قند باز گشت و از چهار صد هزار سوار که بالو بود و ندر با طرف حد
 مالک جنت نگا داشت فرستاد و میرا کینه ساخت و خود را از حصار به محاف داشت و بخوارسان آمد و مادر خود و برکان خانو
 و سایر حرهار از خوارزم بخوارزم چون بیلج رسید پس پسرش جلال الدین منکره گفت سپاه مراده تا کلاو چون نگا بزم
 و دشمنان را از عبور مانع آنهم نپذیرفت و متوجه عراق و عجم شد و در راه شنید که جنگی خان بخارا را برگرفت و در مصر سرشته شد
 و هفتده میری سلطان به نیشاپور رسید و مجلس بزم آراست و بهیج وقت با صاحب حاجات نپذیرد و بلبوطر
 مشغول گشت درین اثنا جمته یومان سویدای ایها و مقدمه سپاه جنگی خان از حیون عبور کرد و ندر سلطان ماوراءالنهر
 فرستاد چون سلطان متره چند از ربه چه یومان بهر ایشهر استیلا یافت سلطان بقارن و ژر و از آنجایه استیلا

و ابل رفت و جزیره اسکون پناه برد و سپاه مغول که به یونان تبعه اسباب از فرستاده بود و جزیره اسکون رسید
 باز گشتند و قارن در را محاصره کردند و ابلانی قارن در که هرگز از تنگی آب هیچ گاه از راه سرخ نکشیده بود و در آن زمان بر که ابلانی گشت
 بر کاخ اتون و ناصر الدین وزیر سلطان از اجاره نمائند از دست ماریرون آمدند و به اساعت باران عظیم بارید و مغولان تمام ابلانی
 قلعه را بحد مت جنگی بخان فرستادند و جنگی میان همه مردمان از سوان بکشت این خبر در جزیره اسکون سلطان
 محمد خوارزم شاه رسید از غایت حزن و اندوه گشت و در گشت به راه کفن نیافتند و به اسباب که در بر داشت و نمش کرد و در آن
 روزی حجره شمشیر و هفتده چهری اتفاق افتاد و هر یکی غیر آن طریقی کوفته که در آن ایام که سلطان از سپاه مغول بگریخت
 و به ملونوی کرد و پسرش جلال الدین منکره گفت همه کس خداوندی دانند از گریه و بهیرین که کشتن سزاوار نباشد گفت ای
 فرزندان من منم که پیش روی گفت آن چیست گفت از برای که با جوجی خان حاربه اتفاق افتاد و از در دیوار شینوم آنها الکفره
 اقله الفجر یعنی ای کافران بکشید و با جوجی خان را پس با خاجریم و مغولان کاخ را بر سر بر سر مستوی گشت و گفته اند
 که خضر علیه السلام پیش و سپاه جنگی بخان هر چه از مملکت خوارزم شاه بچنگ بکشد مردم آن شهر را قتل عام نمود و هر شهر
 که به صلح و امان بگرفت بعضی از آنرا از قتل عام نجات داد و گویند که خوارزم شاه در سنه شصت و نه یا نود و هجری جاسوسان
 بشکر جنگی بخان فرستاده بیامدند و گفتند سپاهش از مورق بلخ زیاده است و لشکر پانش اگر سالها و ماهها مشغول جنگ باشند
 بآن فخر بکشد و چیزی از آن بیرون آید و گویند و بهر داسپ و امثال آن با خود دارند و بشیر و دوغ قناعت کنند و
 چارپایان بسیم خلیش زمین را بکنند و هیچ های خورند و از علف و چوبی گاهی توبه نکنند و مطلق نخورند و آن گروه طلال و حرام نشانات
 و گوشت مسک و جوک و سایر حیوانات بخورند و عقده نکاح ندارند و بازمان پذیرفاد کنند و چون به خصم ظفر یا بند خسر و
 بزرگ را بقتل رسانند و اگر باب بزرگ رسند کشتی بخورند و یوشب جانوران را بیکدیگر بدوزند و آنچه که دارند در آن بپزند
 و بر دم اسپ بندند و سرش حکم سازند و از آب نگیرد و خوارزم شاه عظیم متوجه شد با جمله قتل و غارت جنگی بخان و زمین
 اقلیم ششم در تحت ترکستان مسطور است و بعد از سلطان خوارزم شاه پسرش غیاث الدین شاه بکریان شد
 و ابلانچا را و نادر اناچار بفارس مشتافت و امانک سعدی از یکی را بکشت و بری رفت و چندی بسره و در تبه دیگر که بر
 حاجت بعد و پیمان او را نند و خود خواند غیاث الدین بکریان رفت و براق حاجت استقبال نمود و بشیرش را آورد
 و باو شریک مسند نشست و غیاث الدین را بفروند خطاب کرد و روزی غیاث الدین او را گفت این همه نخوت ترا که داد
 گفت آنکه از سامانیان بقلان ایشان غیوران و از سلجوقیان و بنندگان ایشان خوارزم شاه بیان داد پس طوعا و کرها
 غیاث الدین را بخواست و بالاخر غیاث الدین را هلاک کرد و با دروی زاری آغاز نهاد و براق او را در ششصد و هفتده
 هجری از پسرش فرستاد و دیگر از پسران خوارزم شاه جلال الدین منکره ای او را از آن منکره گفتند که خاس
 بر مینی داشت و او بعد از فوت پدر از جزیره اسکون برآمد و عزم خوارزم کرد و بهادرانش آقا سلطان از براق تا امیر
 که آنجا بودند بحد مت آمدند جلال الدین امیر را منافق یافت و بطایفه اندک روی به نیشاپور نهاد و از در پناه مغول
 رسید و همه روز خوارزم کرد و شب بدر رفت و بهادران وی از پله بد آنجا رسیدند و مغولان یکی را از آنها زنده نگذاشتند

چهارم

و سپاه

جلال الدین بغزنین که بعد پدرا و حکومت آنجا داشت رفت سیف الدین عراق که ابرار برش با چهل هزار مرد و بیک لک
والی هرات بخد مت وی آمدند جلال الدین و غزنین استیصال یافت و روی بشکر مغول نهاد و هزار کس از ایشان را بکشت
فیقوریونان بکام منکر خان باسی هزار سوار غرم رزم آوردند و جلال الدین نیز گاه شتافت با و شاه سپاه و بشکر مغول و تا بسکو
اسیان بر میان بندند و از صبح تا شام رزمی صعب کردند و یک روز فیقوریان را فرمود تا هزار سوار از چوب و هندوستان از عقب نشین
نصب کنند ایشان چنان کردند سپاه جلال الدین بکمان آنکه لشکری دیگرست بدو مغولان آمدند نه میت خواسته رفتند جلال الدین
ایشان را دل داد و روی بر رزم نهاد و جنگی صعب کرد و ظفر یافت و در آن سال بهفت مار با سپاه مغولان مصاف داد و ظفر شست
و چنگیز خان از طایفه آن متوجه اندر آب شد و قلعه آنها گرفت و قتل عام نمود و بیامیان شد و بکشد و هر کس یافت بکشت و در
و نیزه بجوی قصد غزنین کرد چون جلال الدین آگاهی یافت حمال توقف نید و غرم بند وستان کرد و چنگیز خان از پی برآمد و
شد که عبارت از آب انگ است با و رسید سلطان جلال الدین با سه هزار سوار بر رزم پیش آمد و سه صد سوار متعلقه بر سر
و هزار بر سر سپه و هزار بر سر گماشت و ششصد سوار در قلب پاستاد و سپاه چنگیز خان که زیاده از قطرات مطهرات بود و نیزه
از مقدمه و سپه و پیشرواش اثری نگذاشتند سلطان با آنکه در قلب بودند و میدان شتافت و رزمی صعب کرد و چنگیز خان
از شایسته شجاعت او متعجب شد و فرمود که زنده او را بدست آرند جلال الدین رزم میکرد تا آنکه زیاد کشتی با او مانده پس
بشکر دشمن حمله برد ایشان را و در کرد و در جوشن بینداخت و تیر خویش برگرفت بار بار بر اسب زد و خود را بدریا افکند آنرا که زنده بود
با و موافقت کرد و چنگیز خان بکنار دریا آمد و امر کرد که به نیز زنند آب سبک بخون مبدل گشت و جلال الدین نجات یافته
ب ساحل رسید و خبر تیره کرد و در سائیه آن بنشست چنگیز خان نماند بفرزندان گفت پس چنین باید آوازی شنید که
ای شاهزاده قدری عناد ارمی بر خیز تا بنگرم جلال الدین بر خاست چنگیز خان گفت به نشین که غرض من فریان بردن تو بود
الکون ابی سلامتی بند و پس افرید که اولاد ابی نامی او را آنچه در قید داشت در برابرش بکشتند تا جلال الدین بهفتاد کس از
شکریان از آب گذشته بودند جلال الدین هنگام شام روی بر راه آورد و در ششصد و بهفت هجری بطایفه قاطعان طرق
رسید بهر اطمینان که صلاح در آب انداخته بودند گفت ما از جنگل چوندش بها بریدند و بر ایشان شیخون زدند و اسلحه ایشان
قطاع الطرق بدست آوردند پس پانصد مرد و را که دادند و جلال الدین رزم چهار هزار مرد و از هندو که در ب حد اقامت
داشتند رفت و بسیار را بکشت و قریب شش هزار کس با انتقام روی با و آوردند جلال الدین بر ایشان نیز ظفر قیامت
و لشکرانش پس هزار رسیدند جلال الدین بسوی دلی شد و از شمس الدین ایلتش که در آن هنگام سلطنت در
داشت جاس خواست که حدی بسیر بر شمس الدین از شجاعت وی بترسید و ایلتی ویرا از بر ملک کرد و جلال الدین
از و نا امید شد و تاج الدین خلجی را بکوه جودی فرستاد و انسی خواسته آورد و پس ده هزار مرد و کرد و کرد و چهرای گنگها را
را بخواست ناصر الدین قباچه والی ملتان بهشت هزار سوار غرم دیار رای کرد و جلال الدین شصت هزار مرد و بند در
فرستاد ایشان برقتند و ماچرا بکشتند سلطان غرم ملتان کرد و قباچه ظفر یافت و شهر باچه بسوخت و لشکر از راه
سند گجرات فرستاد و در آن اثنا چهره راجعت چنگیز خان و استیلا تیر بر بردار خویش غیاث الدین بخرق شنید از راه

گنج دیگر آن به ایران شتافت براق صاحب بکیش دو چرخ بر او فرستاد و با استقبال آمد و او را بشهر بر دوزی سلطان ابشکار
رفت براق در قلعه بست و پیغام داد که این عرصه خشم سلطان بر نیاید و این قلعه را ناچار کو تو ای نامزد این خدمت
از من کسی مناسب نیست سلطان متوجه فارس شد تا بک سعیدین زنگی پسر خود و سلفر شاه را با استقبال فرستاد و عزت
با استقبال نرسیدن خود کرد و سلطان عذرش بپذیرفت و دخترش را بنحو است و چند روزی در شیراز ماند و با صفهان شد تا
علامه الدین و اتابک سام صاحب نزد خدمت آمد سلطان بنا بر کبر سن او را پدر خواند و به پهلوی نهاد و نشان داد و امارت اصفهان
داد و بهری رفت و در خانه برادرش غیاث الدین که آنجا بود منزل نمود و نور الدین نشی در مرج او قصیده بگفت که مطلع آن
این است فردی سیاه جانان که عالم شده و گریه خوش و رنگین و بد بفر خمر و عالم الفی سلطان جمال الدین به پس سلطان
متوجه سوتر شد ناصر الدین عباسی و سمور را با هشت هزار سوار بر زم از فرستاد که کو تریا مانند ناریل روان کرد که مظفر الدین
که کپوری باده هزار کس باد شوند و فرسمور باغ در سوخور پیش از رسیدن مظفر الدین بر زمگاه شتافت و بقتل رسید سلطان
نیگرم پت رفت و بر مظفر الدین که کپوری ایلخار کرد و او را اسیر ساخت و بچند و پیمان بگذاشت و نیز به شتافت اتابک اوزبک
بقلعه سخی پناه برد بلکه خاتون بنت سلطان طفل سلجوقی سلطان را از باره مدید و عاشق شد و دعوی کرد که شوهرم مرا طلاق
داد و سلطان بواسطه اغراض الدین فروتنی او را بنخواست و بر شهر استیلا یافت و غم الدین را قاضی ساخت اتابک ازین غصه
نمود و آذربایجان سلطان را صاف شد پس بغزای غریبان شتافت و در ششصد و هشتاد و دو و هجری مظفر یافت و دیگر
در ششصد و هشت و پنج هجری ایزای غریبان رفت بنفس خویش مناشه بر زم گشت و بعد خواست و سه دلاور کچیان را
په یکدیگر گشت و بهور خانزین بر زم او آمده بود و اسپ سلطان از کوفتگی سستی میگرد و سلطان از اسپ بسته به نیزه کار او
بساخت و با فوج خویش بستر تازیانه اشاره کرد و تا سایه سپاه بر زم پرداختند که حیان بهر میت رفتند و در ششصد و هشتاد و هجری
اخلاط را قهر اقمرا بگشود و بادشاهان روم و شام متفق شده متوجه اخلاط شدند سلطان با وجود مرض به استقبال شتافت
رز می صعب کرد و در دیک بان شد که سلطان مظفر نایب در آن حالت در محنه عیش کرد و خواصان محفه را و سه قدم باز پس
بروند تا اندک بر آساید ریای خاصه از سب حرکت کرد و سایر سپاه بگمان آنکه بهر میت میروند و بگریختند سلطان ناچار با اخلاط
باز گشت و چون شنید که فوج چنگیز خان بیاید بر اسپ خربس سوسان را بفرستاد ایشان خبر آوردند که فوج مغول
باز گشت سلطان شاد شد و بهر و لعب پرداخت و بکناره از امور ملک عفلت و رزید و چون روزی چند بگذشت لشکر مغول
وزر رسیدند و در حیان که زکن سلطنت بود سلطان را بیدار کرد و آب سرد بر سرش ریخت تا سگوش کمتر شد و روی راه نهاد
او در حیان ساعتی کوشش عاجزانه کرد و بهر میت رفت و بعضی گویند که او طمع در اسپ و لباس دی کرده بملک کرد و دند
و نیز گفته اند که لباس صوفیان پوشیده و ساحت گیرند و از شیخ علامه الدین سمسالی منقولست که او یکی از مردان جدا
فکر بعضی از وزیران می نمود از هم شاه بیان نظام الملک ناصر الدین محمد بن صالح خوارزمی وزیر خوارزم شاه بود
بالاخر از آنرا طمع مغرور گشت و بعد از عزل او سلطان منصف وزارت را به پنج شخص مقرر نمود و سراج الملک کافی الدین
و تاج الدین میثاق پوری و فیاض الملک روزنی و نجم الدین کلار بادی و فرید الدین انشان با یکدیگر اتفاق ورزیدند

رعایا نهضت شدند و شکایت نزد سلطان بردند همه را مغرول فرمودند و بدرالدین عمید را وزارت دادند و بدرالدین عیسی
 بزرگان سلطان محمد خوارزم شاه بود وزارت یافت و در آنجا عهد او توهم نموده بگریخت و چنگیز خان نوشت چنگیز خان را بشماره امیر
 همان نامه جواب نوشت بدرالدین آنرا بقاصدی داد و بکشاکش خوارزم شاه فرستاد و او را گفت چنان کن بر دست سلطان
 که قنار سومی قاصد بفرموده بمل کرد چون خوارزم شاه نامه بدید از آنرا متوهم شد و از آن بود که بچنگ بگریخت ما و الله
 ولایتی است در رعایت معنوی و آبادی شرقی آن فرمانده و غربی آن خوارزم و شمالش باسکندریه جنوبی آن بلخ بخت کثرت
 و افزونی غلات و بسیاری میوه جات و وفور فراخی و مواشی تزجج بر بسیاری ولایت دارد یکی از علما آن معمر است
 مارانیست که هرگز قحط نشود و اگر بشود چندان نماند و مردمش از رعایا و غیره اصناف شجر و آب پاشی باشند و معدن بسیار
 دارد و مابین بهر چگون و سیحون اقصیت منبع حیوان باعقاد صاحب سالک و حال که کوهستان بدخشان است و بعینه دیگر
 خیال چغتایان در میان مغرب و شمال واقع شده بعد از مسافت بسیار آب خس بر و ختم گشته بولایت قبادیان آمد و در آنجا
 پنج آب بگردان داخل شد و چون بجهول پیوند آن موضع را پنج آب نامند بعد از آن کنار بلخ و بهر نگر گشته بهر خوارزم منتهی
 میشود و در زرستان رودی چون بحر تیره بنجد شود و بخ بند که چند ماه الوس و احصام مع کلبه و قبله بزر بران نشینند که اصلا پیچ
 زمین و در عجایب البلدان آمده که بدیای چگون کوهی است و بران درخت است و در هر کان بزرگ آن فرویزد و در هر
 چند بزمین بوده بعد از آن مرعی شد و پیران نماید و شجر بر در و دیو عظیم است و منبع آب و ولایت ترکستان جای آن
 که آنرا شجر خوانند و آن آب بریش از آن که بسیاری از ولایت را قطع کنند و خوارزم ریزد و شجر را بعضی ندانند
 و برخی آب شجر و حوض خوانند و کولف سالک مسالک آنرا آب حاج خوانند و چون دارالملک ما و الله العزیز سمرقند است ابتدا
 از آن میناید سحر قمر از بلاد منظم توران است بر جنوب بلند و افتاد و در آثار البلاء و گوید که اول آن شهر را کیکاؤس بن کیه قباد
 کیانی بنامند و پس از آن اسکنند و ذوالقرنین عمارت نمود و کولف هفت اقلیم از خاتمه رفته انضا میگوید که در زمان
 سابق قلعه داشت که مسافت و درش پنجاه هزار گام بود و بجز در نهند گشت و چون جهان پهلوان کثرت شب که از اجداد برستم
 بن زبال در عهد ضحاک و فریدون بوده بدان جا رسیده گنجی یافت و فرمود تا از آن گنج قلعه را ساختند پس از آن گشتاب بن
 لهر اسپ کیانی آن قلعه را آبادان ساخت و دیواری میان ولایت ما و الله العزیز و ترکستان کشید چون نوبت باسکندر بود
 رسید و در وسعت آن افزون و آن بود تا اینکه سمرنامی از سلاطین یمن را اخفا و هیچ از آن شهر را ویران کرد و از آنجا
 اتری نگذاشت بنا بران بسمرقند است و یافقت عرب آن را مغرب شناخته سمرقند بگفت بنزدی ازین حکایت در ضمن
 آمده احوال سلاطین آنجا گذشت و برخی بدین وجه توجیه کرده اند که چون ابو کثرت سمرقند اقریص باو شاه یمن بجانب مشرق
 نرفتند نمود و بهر ت بلده معبد که در آن آبادان آبادی تمام داشت از فرمود و در ویران شهری دیگر احداث نموده که
 ترکان آن شهر را سمرقند گفتندی یعنی ده هم چه کند بران ترک نام ده است بعد از آن بر ویران بسمرقند مشهور گشت و در
 حبیب السیر آمده که در زمان ولید بن عبدالملک قتیبه بن مسلم الباطلی از جانب حجاج سمرقند را محاصره کرد و حاکم آنجا بعد از
 پنج ماه طالب صلح شده خراج قبول نمود و قتیبه بعد از صلح بسمرقند درآمد و مسجدی بساخت و هر چه که یافت در آنجا
 گذاشت

دراورد از آن

دراورد از آن

و در واقعات بابری گوید که اهل سمرقند در عهد خلیفه ثالث عثمان بن عفان مسلمان شده اند و از تابعین فتنم بن عباس
بران ولایت دست یافته بعضی او را داخل صحابه شمرده اند و قبرش در سمرقند است مشهور برادر شاه سمرقند در زمان خواجه
روانی صاحب قهران تنگکاش بود و نوع آبادی شست که بر جمیع بلاد ایران و توران ترجیح داشته بعد از آن الف بیگ گورکان
در آبادانی آن کوشید و در وسط آن شهر در سه رفیع و بناقهای منبع بنا فرموده و در نظام هر بلده ریج بنیانها و تا حال بقادیم
را از آن ریج اخراج نمود و چو قبل ازین ریج ایلخانان که با کورخان بن لولیان بن چنگیز خان باشد بشبه معمول باشد و اینها
در واقعات بابری است که ابتدای صد بستن از بطلای موسس حکیم شده پس از آن در هندوستان را به بکیرا جیت در آرد
و در بارانگری رصدهی بسته که تا سال در مغول آن ریج است و در زمان اسلام اول رصدهی که بسته شده است و در عهد
مامون عباسی بوده آن ریج مامونی گفته اند بعد از آن تا زمان باکو خان و دیگر رصدهی بسته نشده بود و راقم حروف گوید که
راجی سنگه سواحی که خواهد در سالیانت محمد شاه بادشاه گورکانی در شهر چنگیز که از ابنیه و نشین او بوده است و در شاهان آباد
به تمام نماد وارجی نگه میگردید که به اتمام رسید حاصل در سمرقند جاس است که آنرا داشت جلوران گویند از حدیث رسول
صلی الله علیه و سلم آورده اند که در روز قیامت هفتاد هزار شهید از اینجا بر خیزد که هر شهیدی هفتاد هزار کس را شفاست
بکنه چون در آن سرحد آنگاه مسکن کفار بوده حقیقت این حدیث برابر با بکیرا است پوشیده بود سلطان سحر را کاف
فراخیای حجابیت دست داد و خلقه کثیر از لشکر اسلام بدرجه شهادت رسیدند و در زمان مغول نیز بسیاری از مسلمانان در آن
مکان شهید شدند بر آئینه معنی این حدیث بر چکنان روشن گشته و در اطراف سمرقند مرغزارهای نیل است که یکی از آن
کال کل نام دارد که بجانب شرقی سمرقند واقع شده و دیگر سیاه آب که آب رحمت میگذرد و در اطراف آن تمام انگیز است
که سیاه آب از وی گذشته کال کل میگذرد و اطراف آنرا چنان احاطه نموده که بعد از دو سید موضع جای عبور نیست و دیگر
اولانکه غول و کول برس خوانند و آن مغالکی است چه کوسه یک طرف آن واقع شده اکثر میوه در سمرقند خصوص سیب بهی
و ارم و دواگلو و انار و خربزه و سیب ایشود که هر که بپسندیده باشد کشش در جنوب سمرقند واقع شده سمرقند از اینجا است فرسنگ است
و بنا بر آنکه اطراف آن در غایت حصرت و بهر بنری میباشد بر آئینه قبه الحصار و سر بنرش نامند و فواکه اش در غایت خوبه
میشود و از جمله مصاف آن یکی کتاب بر کاهی است که منقطه الراس امیر تیمور گورکان است و امیر تیمور هر چند سنی کرده که
که آن شهر را دارالملک سازد و بنا بر قرب و جوار سمرقند آن مطلب بجمول پیوست پوشیده ماند که راقم حروف میخواند است
که بندی از احوال صاحبقران تیمور گورکان و اولاد و احداثش در تحت کش سمرقند که دارالملکش بود و بقلم آر و بنا بر آنکه بول
آنجناب در یکی از مضافات کش است چنانچه گذشته و نیز مرار صاحبقران بسیاری از اولادش در شهر مذکور است چه مازنا
صاحبقران هر که آنجانی مرفوش او را بکش آورده دفن می کرد و ما چون سلطنت چنگیز خان بیش از سلطنت صاحبقران
بوده بی هر سلفی کمال واقع می شد از آن فریمت در گذشته در اقلیم ششم و زمین ترکستان احوال بنده چنگیز خان صاحبقران
که یکی اندر احوال چنگیز خان و اولادش نوشته و بعد از آن تذکره امیر تیمور گورکان و اولاد و احداثش بر سبیل اختصار
بیان خواهد کرد و بامر التوفیق بسجی لسهف در زمان گذشته معموری موفور داشته و چندی ویران و باز آباد گشته تا اکنون

موجود است و اقرشی در بحیث نیز گویند چون بزبان متوکل قشری یعنی گوزخانه هست و غالب که بعد از تسلط چنگیز خان باین
موسوم گردیده اگر چه کم آب است اما بقاعش نیک بخجسته و در فصل بهار بغایت سرسبز میشود و در مادر النهر طایر
است که ترکان آنرا مرغی فرا گویند چون در قشری آن مرغ بسیار میباشد هر آینه آنرا مرغ قشری می نامند و قشری بخجسته
سمقند واقع شده سمقند شهره فرسنگ است که عطای بن قشغ افراسیابی ساحری ماهر بود و بناسخ قایل گشت و بباد را از
رفت و دعوی الوهیت کرد گفت حق تعالی در صورت آدم علیه السلام جلوه کرد و لاجرم ملائکه را بسجود او امر کرد و همچنین در
صورت انبیا و اولیا و حکما حلول میکرد تا نوبت بالو مسلم مرزوی رسید اکنون در من حلول کرد و او را گفتند پیش از تو کن
دعوی ثبوت کرده اند و بقتل رسیده اند و تو دعوی الوهیت میکنی تا چار بقتل رسی گفت نیکو کردند که ایشان را
بگشتند چه من آنها را بفرستاده بودم با چهل عطا از عجایب و غرایب آنچه نمیتواند یکی آن بود که در تخت چاهی ساخت و
از آن ماهی طلوع میکرد و چهار شهر از پر تو آن روشن میشد و آنرا ماه تخت و ماه مقنع و ماه سیام نیز گویند عوام به پیش
آن قیام مینمودند و مسلمانان قصد او کردند و ماه مقنع بقلعه تحصن شد و چون بر هلاک خود متیقن گشت قدم را گفت من
خواهم رفت پس سربازی ساخت و خود را در آن انداخت که همه اعضایش بگداخت و جز موی و سرش باقی نماند مسلمانان
بقلعه درآمدند و اتباع او را بقتل رسانیدند و از هر یکی پرسیدند که خدای شما چه شد گفت با همان رفت پس کینه ایشانرا
خبر داد که چون کار بر و تنگ شد اقربای خود را بر بر هلاک کرد و خود را هلاک ساخت معادین مسلم سوار که از گداختن قیامند
بود در یکصد و شصت و نه هجری نزد حمیدی عباس بغداد فرستاد و قیام قشری را امیر تیمور صاحبقران گورکان بکمال
پروغی بدست آورد و چه وقتی که صاحبقران به سلطنت خود رسیده بود میان او امیر حسین که خواهرش در نکاح امیر تیمور
بود مخالفت روی داد و در بهشت خود و شصت هجری سلطان مقربان نمودند که هر یک با سه صد سوار از سپاه خود
بیرون آید و در فلان جا بایکدیگر ملاقات کنند صاحبقران با سه صد سوار توجه آمد و امیر حسین شش گمان برد که او را
شخص است سه هزار سوار بر زم صاحبقران فرستاد ایشان در راه بصاحبقران رسیدند و بعد از نرم صحبت تلفظ
یافتند اینچنین بقیه سپاه صاحبقران رسید سپاه متفرق گشت صاحبقران بقیه شتافت و اهل و عیال و سپاه خود بگرفت
و از حیون بگذاشت و ماخان رفت امیر حسین بقشری آمد و امیر موسی را امیر بندگان آنجا داد و صاحبقران ایلیان
نزد ملک حسین کرت والی بهرات و محمد بیگ خان قرانی حاکم طوین فرستاد تا متعلقان او را بجای دهد و راه کار انیان
بگرفت و ایشان را از زمین و اوارا النهر مانع آمد تا آنکه جمعی کثیر از کاروانیان گرد آمدند پس آوازه در انداخت که بهرات میروم
و به آن جانب روانه کاروانیان را راه که در چون کاروانیان بسطی راه رفتند و باز گشت در همان منزل افزوده آمد
کاروانیان بجا و اوارا النهر رسیدند و گفتند که صاحبقران بهرات رفت و در آنوقت سه صد و چهل و سه سوار بود و اندام امیر
در آنده هزار سوار و در جوانی و نواح قشری اقامت داشتند و صاحبقران از حیون بگذاشت و روی قشری نهاد و سنگام
شب به برکت که موضع است قریب بقشری رفت سپاه را باها بجا گذاشت و پیاد و کس که از خندق قشری شتافت
و از قشری که آب بجهار میرفت تا بزا تو در آب و زانند و بجا که زیر رسید و از بهائی قلعه را بدید و از حاکمان قشری ایشان

آگاه شد و بازگشت و بسپاه پیوست و ایشان به تعجیل برآمد و نزد یک بقعه رسید و پیش ایشان گذشت
و صد نفر از همان راه بقعه در آورد و خود با دو صد نفر بر دیار پست و آنانکه بقعه رفته بودند و حاکمان را که است
خواب بودند بگشتند و غنله در حصار افتاد و اهالی قلعه بیرون دویدند صاحبقران بر دیار پستاده بود و هر که آنجا میر رسید
بقتل میرسانید چون در قلعه کسی نماند صاحبقران با همراهمان و زن و فرزند امیر خونی را بدست آورد و امیر موسی ملک
بهادر را در دوزخ سوار کرد که بان خود و اقامت داشتند بمحاصره قلعه قرشی پرداختند صاحبقران دل شخص خود
در دوزی با سه نفر از قلعه بیرون آورده رزمی صاحب کرد و شصت تن از جوانان گرفتند بقعه در آمد و پیش از میانان
جدا شد و بقعه آمدند و صاحبقران پیوستند و بالاخر امیر موسی از فتح قلعه قرشی بایوس شده بر خاسته رفت صاحبقران
بر قلعه مستولی شد و چنانچه از شهرهای معتبر تورانست و در مغرب روی بستمند واقع است و از سمت غربیست و پنج فرسخ
است و بکشت خلاقی بسیاری غله و خوبی نموده مخصوص خور پزده بر تمام ما و الاغله و حجامان دارد و از حدیقه بن ایمان
نقل است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمودند و باشد که در آن شهر شهری مفتوح شود که مردمش مستغرق در عتیه الهی باشند
و بخار را از آن فسخه گویند که روز قیامت بکشت شهر را خرد بیک شهر کنند و از آن شهر با چندان اولیا و غیره برخاسته
اند که به تحریک در نمی آید و در خاتمه رفته الصفا گویند که در ظاهر آن شهر باغ و بستان فراوانست و مردم آنجا عمارت
را در غایت استحکام میسازند و در زمان سابق سوری بگر و بخار کشیده بودند که قطر آن دوازده فرسنگ بود و چندگاه
مردم حملات آنجا با یکدیگر بموجبی در مقام جنگ و معارضه می آیند و لنگ و فلاخن سرور می یکدیگر را خون آلوده
می سازند و آن حرکت را موجب افتخار و مباهاات میدانند و آن شهر را چنگیز خان قتلعام نمود و بعد از آن مسعود
بلوچ آنرا آباد آن ساخت آورده اند که در سینه ششصد و سی شش هجری در موضع ناروات که سه فرسخ بمنزله است
مردمی محمود نام ظاهر شد گفت چنان مرد که از غنچه غیب است خبر میدید و بسیاری با او بگردیدند شمس الدین محمود بن
محمد بخارا با او پیوست پدر من در بعضی مصنفات ذکر کرده که خقرب مردی ظاهر شود بر همه جهان مسوسه گردد و
این است ازین سخن سایر اهالی بخارا معتقد و اتفاق ایشان در بخارا بر بخت نشست و خطبه بنام من خواند
و قرار و غنچه بخارا از شهر بیرون رفت و با طائفه مغول روسی شهر نهاد و محمود و مازندران و شمس الدین محمودی جزو پیش
آمدند مغولان شنیده بودند تیری که باشکوه محمود و اندازند بازه میگردد و مغولان خواستند که بهزیمت رفتند و تن از مغولان
جرات کرده و تیر انداختند و از عجایب اتفاقات هر دو محمود و مازندران و شمس الدین محمودی رسیدند ناگاه غبار و غلغله
شد مغولان که از قتل محمود و مازندران اطلاع نداشتند آن را بکرامات او حمل نموده بهزیمت رفتند بخاریان تعاقب مغولان
نموده بسی را بگشتند و از محمود و مازندران نشانی یافتند گفتند از غیب گرد و باز اندیش برادرانش محمد علی را جانشین
ساختند و دست بپا برداشتند و فرار لومان و و امیر را بفرستاد و تا بایشان مصاف دادند محمد علی را بایست هزار
مرد بقتل رسانیدند و فرغانه ولایتی است در کنار که محمود عالم واقع شده شورش کا شفر و غریزش بر مرقند جنوبش که است
پرخشان و شماش اگر چه پیش ازین آبادانی داشته مثل المانع و الما لون و بانگی که آنرا طراز میگویند اما اکنون چمنه

چنانکه بخارا

و در تمام فرمانها بعد از اند جان از آن دست بر جایست و تا اند جان نه فرسنگ است و قلعه محکم دارد و در اوقات
 بامری نام آنرا خیل نوشته و گفته که در حیدر میره ایست نموسوم میر تیموری که از بخارا خیزه بهتر آنجا میشود ساس
 از شهرهای قدیم است و بنا کسب نیز از شهرها داشته و اکنون بیاسکند و با شکب معروف است اگر چه در عمارت و
 اشواق آن شهر چندان تکلیف بکانه برده اند اما مضافاتش تحت گل دلاله و افزونی آب و جنگلها نهایت زیارت و لطافت
 را دارد و خصوصاً لاله بهفت رنگ که خاصه انوار این است چه لاله زار با سکند و گلرخ بخارا بنین البیور معروف است
 در آن ولایت چاه است که بر کم آب آنرا بیاساید هر خطی که فاسد که در معده داشته شده و غر گردد و اکثر آن آب را بجای
 دیگر بر نهد چون گردد اگر آب فتنه بر نهد چکر گردد و اگر رگوار بخون حیض آلوده ساخته در آنجا افکند صاعقه پدید آید
 که دیوارها را افکند ناله بیرون بکنند شمس السوری صاعقه فرو نشود ایضا چشمه ایست که همیشه مانند دیده ظالم بجای آب
 است و چون اندک سخابی بر روی هوا ظاهر شود بر فور از آن چشمه آب در سیلاب آید و در انتهای آن ولایت کوه است
 که آنرا عیال سقره گویند و در آن کوه چشمه ایست که آب آن لغت باشد و در آن کوه آب آهین و غیره حاصل میشود و همچنین
 قریب آن کوه کوهی دیگر است که سنگش چون انگشت آتش در خود گردد و بسوزد و بجای آن هر چه بشویند سفید گردد
 و پاکیزه شود و آورده اند که چون بن افراسیاب فرزند که از مغارک بقتل رسید بعد از و احضار افراسیاب بن
 حمالک توران متصرف شد هر یک در گوشه بساطت رسیدند و از ایشان اند جان که سالها نادر و النهر و یکتا
 حکومت کردند اول ایشان پسر احماد شهاب الدوله هارون بن سلیمان است و از جانان ترکستان بوده
 و بعد و کاشمیری نشسته چون دولت سامانیان ضعیف شد ابو علی سمجور و خالق از ابرای سامانیان با خداوندان
 خویش مخالفت آغاز نهادند و بغیر افراسیاب تیره را به تیره اوارا النهر تحریص نمودند او بر اندیاری استیلا یافت و در سمنه رسید
 و پشتاد بگری در گذشت و بعد از و ملک عثمان که بقول از خویشان بغیر افراسیاب بوده و علی کلین نام داشته بگری
 نشست و بر بخارا استیلا یافت و با اتفاق قدرخان صاحب ماسلطان محمود غازی فرغی در نزدیکی بلخ زبده
 صعب کرد و به نیت رفت و در چهارصد و بیست و سه هجری در گذشت و یکی از سلاطین اوارا النهر طعجاج خان
 بن محمد خان از افراسیاب و بغیر افراسیاب چون سلطان بنجر سگوتی از گورخان وانی مر خطای به نیت یافت طعجاج خان
 در بعضی از اوارا النهر بگری بر و چون گورخان بدیار خویش باز گشت طعجاج خان و سمرقند بگرفت و طعجاج
 لغت ملوک سمرقند است طعجاج خان بن محمد خان ملکی عادل و راندار بود و نوشته قرآن کتابت کردی و بفرست
 و از ره آن قوت حاصل کردی گویند و بهقانی از و دادخواست او رنج بود و گفت که در و نمانده و بهقان گفت که
 و او داد و او را بداد و آخرین سلاطین آنطایفه سلطان عثمان است که در برابر بغیر افراسیاب است او را گورخان
 وانی از خانای دختر خواست گورخان مضایقه نمود سلطان محمد خوارزم شاه بر غم او دختر خود با و داد آخر الامریان ایشان
 وخت خواست سلطان عثمان بگورخان متصل شده خوارزم شاه لشکر بهر قندرشید و بگرفت و او را بدست آورد و در سمنه
 شمشد و نه هجری بقتل رسانید و بعد از و کسی از خانان بسلطنت رسید و گماشتگان خوارزم شاه و او را در النهر حکومت

کردند بسی بگذشت که فوج چنگیز خان برانیدار دوست یافت فصلی در ذکر بعضی از مشاهیر اقلیم پنجم سلطان آن
 السور ابو الحسن بن محمد رودکی اصل وی از رودک من اعمال بخارا بوده استاد شعر و ترجمه است و اول
 کسی است که دیوان شعر ترتیب داده گویند که سده شاعر و سده دولت آسایش کردند که دیگر انرا میسر نشود رودکی بعضی
 سامانیان و غنصری بدو در غزلویان امیر مغری و در زمان شجریان رودکی راست و پیاپی اسی از گل مشک بود
 توده رنگ از پیر رخ ربوده تو از پیر صوفیه گل رنگ شود چو پیرنج بسوخته همه جو به مشکین گرد و چو صوفشانی همه کو به خوا
 محمد الخالق بن محمد دانی سر دفتر خلیفه خواجهان چشت است آورده اند که چون خواجه یوسف همدانی بخارا آمد و پیوست
 رفته رفته کارش بجا آید رسید که در هر وقت بر اسم نماز یکصد مرتبه گفت گویند در روز عاشورا و جمعی در خدمت خواجه عبد الخالق
 نشسته بودند و در معرفت سخن میرفت جوانی در صورت زاهدان در آمد و گفت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که القوا
 قرصه الیومین فانه یبطل سور الله تعالی بر این خدمت است یعنی بر سر پیر و دانش مسلمانان بدستی که آدمی بیند
 بنور خدای تعالی خواجه گفت که سر این خدمت آنست که ز نار بهی و ایمان آری جوان گفت لغو و باله که مر از نار باشد
 خواجه بخادم اشاره کرد و خادم خرجه از بر جوان بیرون کرد و ز نار سپید شد جوان ز نار سپیده ایمان آورد و خواجه گفت اسی
 یاران بیایند تا با سر بر موافقت این نو عهد ز نار را قطع کنیم چنانچه او ز نار ظاهر بریدند ز نار باطن را که عجب است پیغمبر
 ما چنانچه او از زنده باشد تا از زنده شوم تا یاران بیای خواجه افتادند و بهر توحید و بندگی از سخنان او دست که در روز
 وقت خود را نگذاشتند و در وقت سخن گفتن و هنگام خیر خوردن و گفت و شنود چون سرشکار است و می باید که جویند و شتر
 هر مرغی را دانسته طعمه در خوان میداده باشد شیخ نجم الدین کبری می خواند از کابریا است او را
 ولی تراش گفتندی چو در حالت و بعد بهر که نظر افکندی و بیستی شدی روزی صورت را برید و باز می واپس او بوده و صورت را گشت
 و باز اگر گشت و پیش و فرود آورد و او در بدت عمر خود زیاده اند و زنده صریح قبول نکرد همه ایشان از کابریا بود و زنده
 چون حجر الدین بغدادی و سعد الدین حمیری و غیره حجاز آورده اند که چون سپاه چنگیز خان متوجه خوارزم شدند شیخ احمد
 خود رضی الدین او علی لاری و نجم الدین و ابوسعید الدین حمیری را گشت بر خیرید و بگوشت و دید که آتش از مشرق افروخته
 تا مغرب خواهد سوخت و این نقشه ایست که درین امنست و دیگر چنین واقع نشود و گفت چه شده که بانان آس گفت ما
 اذن نیست اصحاب تحت فرمان بخراسان شدند و چون لشکر مغول بخوارزم رسید کس نزد شیخ فرستادند که از بسیار
 اینجاست بیرون شو شیخ گفت هفتاد سال در زمان غیبی من صاحب ایشان بودم اکنون مخاف مروت نباشد پس
 چون لشکر مغول بکنار شهر رسید شیخ خرجه در پیشید و میان به بست و کعل هزار سنگ که دویزه بدست گرفت و بیرون
 آمد و سنگ برایشان انداخت مغولان تیر باران کردند و شیخ دست پر پرچم کاغذی زد و آن را جمع بگرفت و نگذاشت
 تا که بشمار دوت رسید و بعد از شهادت هر چند که خواستند که پرچم را خلاص کنند نتوانستند ناچار پرچم را بریدند شیخ
 سعد الدین حمیری از مشایخ صوفیه و اصحاب نجم الدین کبری است از علوم ظاهری و باطنی بهره عظیم داشته
 روزی برود لای رسید اسپ او از آب میگذشت گفت آب را تیر کنند و بگل آلوده سازند چنان کردند بگذشت شیخ فرمود

تا خود را میدید ازین وادی مجبور نتوانستند کرد و شیخ محمد الدین مشرفی بن سوره بغداد که خواندنی از اکابر اولیا است
 بعضی بر آنند که پدر او موبدین ابو القح از اکابر بغداد بود و خواندنی شاه از خلیفه طبری خواست خلیفه او را بخوارزم فرستاد
 مجد الدین بعد از پند بخدمت شیخ نجم الدین کبری میگذرانید شیخ او را خدمت تو ضایع نمود و مادرش شیخ پیغام داد که فرزند
 من این کار نتواند فرمائی ده تا غلام ترک این خدمت مامور کنم شیخ گفت از تو که در طب آگاهی این عجب نبود چه پس
 غلبه صفاست این خدمت اگر غلام ترک دهم او شفا نماید و گفته اند که اصل شیخ مجد الدین از خواندنی است و بغداد که
 قریه است و در خواندنی و در جوادى الاخر سمر پانصد و پنجاه و شش هجری مهاجرت نمود و نشو و نما یافت و بخدمت خواندنی
 پیوست و معجز گشت و مالی وافر بدست آورد و ناگاه حجت الهی در دل وی جا گرفت همه را بگذاشت و خدمت نجم الدین
 کبری گزید و ریاضت های شگرف کشید و در پانزده سال شیخ الشیوخ خواندنی شد و پانصد هزار و دینار بر صوفیه وقف
 کرد و گویند هر سال اخراجات مایده خالقاه او دویست هزار و دینار بود و روزی گفت ما بیضه بطوبی و دیم بر کناره دریای
 نجم الدین ما را تنبیه کرد و بیرون آمدیم نگاه در دریای رستم شیخ بر کناره بنام شیخ نجم الدین این سخن بشنید بخشید فرمود
 که مجد الدین در دریای مجید مجد الدین بشنید نزد سعد الدین جموی رفت و تضرع نمود و گفت روزی که شیخ را وقت
 خوش باشد مرا خبر ده با آنحضرت آیم وقتی که شیخ در سماع خالص خوش داشت سعد الدین او را خبر کرد مجد الدین بای
 برهنه طشتی پر آب را پیش بر سر نهاد و پیش شیخ آند بجای کفش بالیتاد شیخ فرمود چون بطریق درویشان عسکری
 میخواست ایمان بسلامت بری لیکن آنکه بهتر بود در دریای مجیدی مادر تو شویم و سر بای سرداران و مادر ملک خواندنی
 بو غنار غبت داشت و گاه گاه بنیارت وی میرفت حاسدان بسع سلطان رسانیدند که مادر تو بنده سب ابو حنیفه بگا
 شیخ در آمد و عا شیندن را بر امانه ساخت سلطان مست بود و گفت مجد الدین را در چون اندازند پس چنان کردند
 و این واقع در پیش اوایل در سینه ششصد و شانزده و اربعه و در ششصد و هفتاد و هجری اتفاق افتاد و شیخ نجم الدین
 آگاه شد و سر بسجده نهاد و بعد از زمانه بر داشت و گفت از حضرت عزت در خواستم تا خون بهای فرزندم مجد الدین
 ملک از سلطان بستاند محمد خواندنی شاه خبر یافت و پیاده بخدمت شیخ آمد و سر برهنه ساخت و طشتی پر از زر و شمشیر کفن
 بپاورد و گفت اگر قصاص خواهی اینک ازین شمشیر من جدا کن و اگر دیت و خونهای اینک ز بشیخ گفت قریب
 او جمله ملک تست سر تو برو و سر با خلاق دمانیز و سر تو شویم سلطان خایف و خاسر باز گشت و عنقریب چنگیز خان
 خروج کرد و کرد آنچه که در خواندنی شاه در ذی حجه ششصد و هفتاد و هجری از چنگیز خان که بران در حریر السکون شده
 در گذشت شو اچه قطب الدین بختیار کاکی او شیخ از اکابر خلفاء خواجه معین الدین چشتی است
 او را سلطان العاشقین گفتندی و او را کاکه از ان گفتندی که ز نش از هم سایه گاه گاه دام گرفته روزی همسایه
 او را گفت اگر ما نباشم کار شما بملکت رسد زن خواجه قطب الدین بر تنجید و سو گند یاد کرد که دیگر روز از او خبر
 کرد و خواجه بشنید گفت بعد ازین بسم الله گوئی و دست بطاق خانه می بر چند آنکه خواهی کرد های کاک بدست
 پس چنان شد و کاکه اشتها ریافت گویند او نیز از دودلیست و پنجاه رکعت نماز ادا کردی و هر شب هزار بار درود

بر رسول صلی الله علیه و آله فرستادی چون که خداوند شب آنرا فراموش کرد یکی از مردیان دی رسول صلی الله علیه و آله را
 را بنحواب دید که فرمود قطب الدین را بگو که هر شب تحفه بهرامی فرستادی سه شب شد که تحفه بستی قطب الدین ز نر
 طلاق داد و به بغداد شد و بصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسید پس غم ملاقات پیر خود معین الدین چشتی کرد
 او به بند رفته بود و لاجرم روی آمد باز نهاد و بکشتان رسید و با شیخ بهاء الدین فکریا و ملتانی صحبت داشت قلعه واسطه
 ملتانی مرید او شد پس خواجه قطب الدین بدلی شتافت و در راه شیخ فرید شکر گنج با و پیوست خواجه بدلی رسید خواجه
 قطب الدین گوید که باغیر از آن مسافر بودیم تا بکنار دریا رسیدیم و گرسنگی در راه اثر کرد و ناگاه گوسفندی در میان خشک در
 دهن گرفته پیدا شد و پیش ما نهاد و رفت و بهم برابر آن گزومی نزدیک رسید و خود را در آب انداخت و گوشت را با
 یکدیگر گفتم درین حکمتی خواهد بود و بهایا ما نیز از دنبال رویم دست بدعا برداریم بفرمان الهی دریا شوق شد و زمین خشک
 پیدا گشت بایان گشتیم و در درختی مردی را خفته دیدیم و در آمد تا او را ملاک کند این گزوم از جای نرفت و آن را ملاک کرد
 در اسب شد مانند یک شدیم تا آن مرد را در یابیم البته کسی بزرگ خواهد بود و دیدیم چشتی خوابیده بر چرخ کرده و افتاده
 شرمند شدیم که این مرد شراب خوار بدلی فرمان او را خدای تعالی چنین نگذاشته باقی آواز داد که عزیزان اگر
 بهمین مصلحان و پارسایان را نگاه داریم نفسان و گناهکاران را که نگاه خواهد داشت و بهرین بودیم که آن
 مرد بیدار شد کیفیت با او گفتم یادم شد و از آن غلظ باز آمد و از دامن چشتی کشت با لجام خواجه قطب الدین بدلی رسید
 و حمید الدین ناگوری که پیش ازین در بغداد بود و دیده بود و بکشتان آمد و سلطان شمس الدین التمس حساب
 و بدلی معتقد خواجه گشت سعید الدین چشتی در اجمیر بود و خبر قطب الدین شنیده آنجا آمد و هنگام مراجعت خواست
 که او را به اجمیر بردا با بدلی چندان جزع کرد که در راه او را به اسب گذار داشت با چیر شتافت و رسید و لایا آورده که او را عید خواجه
 قطب الدین از نماز بازگشت چون بدان مکان که الحال روضه ایست رسید و بایستاد و متامل شد و گفت من ازین
 مکان بوی دل بینووم و در زبان صاحب زمین را طلب داشت و قیمت آن زمین با و داد و فرمود که این موضع مدفن من
 خواهد بود و بیدار گشته در میان حقیقی ادبسان پس بجایگاه شیخ علی سیکری آمد و در آنجا مجلس سماع بود و قوال این بیت
 می خواند که ای حسن و بهوی فرموده و بیت کشکان خیر تسلیم را به زبان از غیب جانی و دیگر است به خواجه را این مضمون
 در گرفت و بجای خود آید بهوش و متحیر شده و فرمود که همین نیست بگویند قوالان همین میگفتند و او را تحیر بود تا چار شایان
 بست پنجم در سه شصت و هجری درگذشت و قبر ایشان در نواح و بدلی که من از قلعه و بدلی نو که شا بهمان آباد بود تمام
 روز علقی کثیر از شاه بهمان آباد بنیارت مقدس میرفتند و پنج شبی بود که از شاه بهمان آباد تا مقبره منوره اش یک
 از امر او غنیان شهر تا مراد شریف او میگرد و تمام شب مردم سوار و پیاده بنیارت می یشتافتند چون در عهد عالمگیر ثانی
 بشاه بهمان آباد رفتیم و از شهر تا فرارش خدایمان راه میروند کسی را مقتدر نگذاشته بود که تا آنجا بشت کس از دست
 حرمیان سلامت بروند چه جای آن تا مراد شیخ نظام الدین اولیا که در شهر بود ایران ده پانزده کس متفق شده میزدند
 خواجه جلال الدین حسین معروف بخواجسته نقشبند از اکابر اولیای عصر بوده و وجه تسلیه نقشبند در رساله بهار

که در مقامات حضرت خواجه است می نویسد که حضرت خواجه فی مودعین پدر بخت کجواب بانی و نقش بند می مشغول بودم
مروم از طلب که ایات گردید گفت که ام کرامات زیاده برین است که با وجود چندین گناه بروی زمین می توانم رفت
سید جلال الدین حسین بن سید احمد بن سید جلال الدین بخاری معروف بمخدوم جهانیان از اکابر اولیای
جهان است در مقصد و هفت هجری متولد شده و چون شش هفت ساله شد گفت چون شش روز از ولادت من بگذر
عورتی مرا شست و شو کرد و زخت و در من پرشید آن حالت در ایاد است با جمله مخدوم جهانیان در علم طاهری و باطنی برآمد
عمرشید و از پدر فرقه یافت و بخار و مصر و روم و شام و عراق و خراسان مادر از انهر رفت و بخند و سید صدر الدین کاش
از مشایخ رسید و چون حج بگذرد و آنگاه بدین مشافت و هنگام زیارت روضه رسول صلی الله علیه و سلم گفت السلام علیک یا جدی
از روضه آذر بر آمد و علیک السلام یا ولری بنده آمد و شیخ نصیر الدین پیراغ دهلوی را در یافت و برادر او سید
صدر الدین را چون قتیان نیز از اکابر بزرگان بوده و از علوم بهره تمام داشته و حضرت جلال برادر غالب بود
در هر که بغضب نظر کردی او بجزوی الاجرم او را قاتل گفتندی و احوال نیره مخدوم جهانیان ابو محمد بدان قطب الدین
شاه عالم بن محمود بن مخدوم جهانیان در اقلیم دوم و قوم مشد خواجه شمس الدین محمد بن محمود و حافظی بخارا
معروف بخواجه محمد یار ساز کبار اصحاب خواجه نقشبند است و از بزرگان اولیای عهد بوده و کلامه اینک اللسان
عن الفضول الکلام نطق مع الله سبحانه و تعالی که ساکت شد زبان از زیاده گوئی پس سخن میگوید از الله تعالی و او
نطق اللسان شکست یعنی و قلیکه بگوئی آند زبان ساکت شد قلوب الی و الله اسم من سماس از بزرگان
وقت خود بوده میگفت از وی که ادب چیست گفت آنست که خود را بشناسی



بیان سید جلال الدین حسین
بیان صدر الدین جوتیان
و شمس الدین
بیان خواجه

پسر را گویند یعنی پسر یافت او بعد از پدر تو اعد رنگداری محمد ساخت و دوسلیک از مالک مشرق طرح اقامت انداخت و از خور
و گیاه خانه ساخت پس خیرگاه اختراع کرد و از پوست حیوانات لباس ترتیب داد و حجر المطر را که بعد از یافت بدست عمر بن
یافت افتاده بود و طلب نمود و عراجابت نکر و میان انسان محاربات اتفاق افتاد و بالا آخر بقوم مقرر گشت و قریه بنام
ترک برآمد و سرنگی بهمان هیئت و رنگ پیدا کرد و نقشها که بر حجر المطر بود بران بکند و پیش ترک فرستاد و ترک وقتی به باران محتاج
شد هر چند دعا کرد هیچ در بگرفت بر حمله و پسر خود مغرور الحرب برانفرستاد و مغرور دست غلبن کشا و اولاد قتل رسید و دشمنی میان
برادران و فرزندان ایشان بنامد و ترک و دبست و چهل سال ملک رانده در گذشت و ترکان اصلی از ذات او نیکو در ایران
بودند و دگ و جنگل و بر سحر و املاق و بعد از و پسرش خود کج حکومت رسید و به ایلخ خان مخاطب گشت بقوله دران
لواح نمک در طعام او پدید آورد و در روزی در شکارگاه طعام بخورد و طعمه از دستش بیفتاد و زمین شور بود و آنرا برگرفت و بخورد
و خوش آمد حکم نمود تا آن خاک برداشتند و بکار بردند و بعد از و پسرش و قبیله یاقوی خان بن ایلخ خان پادشاه
شد لفظ و نسب بر سر که بخت و جاده یاقوی بزرگ را خوانند و بعد از و پسرش کیوک جهان الکا پسرش علیجه خان بسلطنت
نشت و در عهد او ترکان تمول و از دین خویش منحرف شدند و علیجه خان را و پسرش شکم آمد که راتانا را سپ و دیگری را
مغول سپ نام نهاد چون بزرگ شد علیجه خان مملکت خویش را قسمت نمود و در گذشت و دیگر پسر و بنیاد پو شید و بنامند
که چون ملوک توران و و قریه اند که دبی از احصار بن لوح عزم و طالع از اولاد یافت که ترکستان حکومت داشتند چنانچه
گذشت پس از مرور و دیوار و شاه مملکت ترکستان را از اولاد یافت اختر ع کردند تفصیلش آنکه چون فریدون که از اولاد
سام بن لوح عزم بود و ضحاک باران را بقتل رسانید و بسلطنت رسید چنانچه در عراق عروا ت گذشت و فریدون سه
پسر داشت و مملکت را بر سه پسران خویش قسمت کرد یکی نور بن فریدون که نور آنرا بنام او خوانند و او را خ نیز گویند و از
کنار چون با افضای مشرق باد و او را منجر سازد و نور بنان و یار شتافت و استقلال یافت و با اتفاق سوخ خان در گذشت
و نور بر مملکت او نیز استیلا یافت و قوم تاتار ببلاد و جیاد افتادند و بسلطنت آنجا رسیدند و آن در ضمن چنانگفته اند بالجمله
بعد از و پسرش ر و سم و پس از و پسرش یشتنگ بن زاد سم و بعد از و پسرش افرا سیاب بن بسک بسلطنت
رسید محاربات او با سلاطین ایران که از احضار برج بن فریدون اند از منوچهر پانجم و در شاهان فر دوسی طوسی مرقوم است
از سخنان افرا سیاب که بزرگ حریص باشد بازندگان را در از یابند و گفت شجاع را همه کس دوست اند حتی که دشمن بعد از
پسرش حسن بن افرا سیاب بفرمان کنیز و بسلطنت رسید و بعد از و پسرش از حارست بن حسن پادشاه شد و او
آنست که دختران کشا سپ که خواهران اسفند بار بود و ند با بتری پسر و اسفند یار بلباس بنجار بتوران رفت مجوسان
از جنس نجات داد و با بمل از حالت و رنگی از معارک بقتل رسید و بعد از ان احضاد افرا سیاب و مملکت توران بپسر
بگوشه بگومت رسیدند و از ایشانند آل خاقان که سالها با و از انکه ترکستان ملک را پدید و در ضمن ما و از انکه برخی از
از احوال ایشان نوشته اند بالجمله الحجه خان بن کنوک خان به پسران خویش تاتار و مغول تقسیم نمود و هر یک بر حصه خویش
بگومت رسید و قیام نمودند و پس از ایشان فرزندان بدوستی و اتحاد میان خود را امور ریاست را بتجویه بن وجه

بالجمله مغول بر دیار خود استیلا یافتند و یکی از قوم قبایل را با سلطنت برداشتند و بطناً بعد برطن سلطنت میسر و ندر تا آنکه
ملک و رخاں بن سنگلی خواججه میر باسن سلطنت رسید اهل الوتر آباد ساخت و مقرر ساخت و در روزی که اولاد و فغان و
در کسین از پرگنه قول بهیرون آمدند تمام مغولان جمع آیند و دوم آتش در پیش نهند و به عیش و طرب مشغول شوند و در وقت
نزدیک بعد محمد علی آمد علییه و سلم بوده و دختر پسر دوست الاان قوا و خانان مغول از احضاد او آیند و الاان قوا در عقد
ابن محم خود بود و از و دو پسر داشت ملکدی و کجی چون شوهرش در گذشت الاان قوا بکجی بنت اهل والوس رسید شبی
خفته بود و دید که پدری بخانه آمد و بد زبان او فرو رفت و از آن آتشین شد اکابر مغول زبان تشنج کشادند الاان قوا را نشان رزا
جمع آورد و حال باز گفت و چهار برابجوالی خرگاه بنشانند منگام شب نور می که از گردان خرگاه بدزدون میرفت و بران
می آمد ایشان قول او را تصدیق کردند و او را از آن نور سپه پسر آمد اول لومول که فسقی و اربوع و متعین از اولاد
او بند دوم موسی که سالی و قبیله سالیخت از اولاد او آیند سوم لور که خان که خان خانان مغول از اولاد او
مغولان اولاد پسران الاان قوا را که از شوهر پیشین بودند در کسین خوانند و اولاد نور بچرخان و احضاد و برادران حققی
نور بچرخان را بهیرون گفتند بالجمله بعد از الاان قوا پسرش نور بچرخان یافت تا آن شده باد شام شد و او معاصر
ابن سلیم وزمی بوده آن منگام که اتراک ملک طوالف بودند نمه ایشان را بطبع ساخت و بعد از و پسرش لوقا خان
دیس از دو و عین خان بن لوقا خان سلطنت بداد کردند و دو و عین خان نه پسر داشت بعد از و
و عین خان زن از و مغولون بکجی بنت نشست بعد از و طایفه از قوم جلایر از نیم سپاه جاس پناه با و آوردند
و آخر یاد گذر کردند او را با هشت پسر بکشتند و قاید خان بن دو و عین خان که مرد عجم خویش با ختن بن لوقا خان
بداد می رفته بود نجات یافت با ختن قوم جلایر را با نخواست نمود و در سار ایشان بهشتاد مرد را که در قتل مغولون
داخل داشتند بکشتند و اطاعت قاید و خان کرد و در و قاید و خان سلطنت رسید و دو و پسر داشت اول
مالو خان و خانخانان مرگ از اولاد او آیند دوم حرفه بکوم و قبیله یا بخت فرزندان او آیند سوم سحار خان صاحب
از احضاد او آیند سیر و فایر گتر بن پسران حرفه بکوم در سحر اباسپاه تا تار خان و دو چار شده او را بگرفتند و نزد
الیا خالصاحب جامی بزدند الیا خان بفرستد و تا میر خرم خیش از پنج آهین بدو خستند بعد از قاید و خان پسرش یا بکوم
خان پس از و پسرش نومبه خان بن پسر خان سلطنت نشست او نه پسر داشت و از و ایشان نوام بودند
قتل خان که چهارم و چنگیز خان است و فاجوی بهادر که جد ششم امیر تیمور صاحب قران گورکان است سی قاجو
بهادر خواب دید که از بخت قتل خان ستاره بر آمد بعد از و دیگری و همچنین بانوبت چهارم که که لغایت نواله
ظاهر شد و آفاق را روشن کرد و فاجوی بهادر بیدار شد و باز خواب رفت و دید که از بخت او ستاره بر آمد و فرو رفت
و همچنین تا آنکه ششم ستاره در غایت روشنی و بزرگی طلوع نمود و فاجوی بهادر دیگر روز احوال خواب با پدر گفت
بوفیه خان با قتل خان که چهارم پسر بود ششم پسر فاجوی بهادر بدولت عظیم رسید و سارها ملک در فرزندان ایشان
بنامند پس امر کرد تا برادران با یکدیگر عهد بستند که قتل خان یا شاه و فاجوی بهادر سپه سالار باشد و بطن بعد برطن

وصیت کند تا همین شیوه منظور دارند پس در آن باب عهدنامه بخط الغوری نوشتند و برادران داعیان نامه را
خود آن ثبت کردند و لومه خان آن تمغایر آن نهاد آن کاغذ بود تا آنکه علی سلطان از احفاد او کیای قسا آن بن
چنگیز خان آن را پاره کرد و با جمله بعد لومه خان پسرش قتل خان بن نویسه خان بادشاه شد و بدو او چو مهر
سرو سامان و هوشه سروار قوم کنان ال خان والی خراسان که در آن آوان قتل خان و سایر ملوک ترک اطاعت
او کرده اندی و او را نزد خود خواند قتل خان بحامی شتافت و اجار ریافت روزی مس شراب بمجلس ایشان خان رفت
و ریش را در آنکه دراز بود بگرفت و شناسش داد و الناحان از حلیه چیزی نگفت و خواص که قصه از ویست او داشتند بالغ
آمد و روز دیگر قتل خان عذر خواهی نمود و الیا خان او را همی بخواند و قتل خان متوهم گشت و انتقاسی نکرد و الناحان
در غضب شد و جمع را بتعاقب او فرستاد و بتلخان برآستی خواند و نشست و خود را میورب خویش رسانید سپاه الفاخا
از غضب وی در رسیدند قتل خان باتفاق فاخونی بهادر با ایشان رزم کرد و دلفریافت و بعد از قتل خان
قبوله خان بن قتل خان باتفاق فاخونی بهادر بهادر و بعد از تسلط نشست و بعد از دپسرس سرتا خان
بهادر بن قتلخان بکومت نشست و بقوله ادیس قوبله خان بود و چون در شجاعت استهوار داشت لفظ خاسه را
بهادری تبدیل داد و بعد از فاخونی بهادر و رگدشت بر ناخان بر دخی این فاخونی بهادر را سپه لاری داد و بر لاس لقب نهاد و بعد از او
پسین بهو کا بهادر بن بتخان خان بهادر تسلط رسید و در عهد و بر دخی بر لاس گذشت و از ویست نه پسرش مانند بزرگتر بن ایشان سر عوچین بود
و معنی آن گمانه عاقل است و او سپه سالار گشت سوکا بهادر و قند تانار کیسای از قوم تانار گشت و بموختن فراتو قار که از ر و سار انطایفه بودند و سرتا
در آن آوان او را البیری آدیچون موختن اسپه کرده بود و او بموختن نام نهاد و چنگیز خان عبارت از آن اسپهست سوکا بهادر ملک میراندا و رگدشت پس از آن
پسین بموختن که چنگیز خان باشد بن سوکا بهادر تسلط نشست و او بزرگترین ملوک جهان بسفک و باسکی عظیم
داشت و بگناه یک تن خلق را بکشتی و باندک جریمه جز بقتل فرار ندادی و متابعت هیچ دین و ملت نکردی و با شکی
مقتدر نموده از آن تجاوز نمی نمود و آن نوشته اند نام اصل او بموختن است و در پانصد و چهل و نه هجری متولد
و در آن وقت قدری چوب سپرده و مرست داشت و این معنی دال بوده بر شکل و مار و بموختن را برادری بود و موسوم
بجوچی او را از غایت دلاوری جوچی فسا رگفتندی فسا معنی موختن باشد و او چون پهلوی خنقی گمان باره از زیر پهلوی
بیرون رفتی که با و پسر شدی و در پانصد و شصت و دو هجری که پدر چنگیز خان و رگدشت آن سوعوچین را سپه سالار
بوده بر وفات یافت در سنه پانصد و شصت و سه هجری بموختن باتفاق قوم جانشین پدر گشت و فرخار یوما
بن سوعوچین را سپه سالار کرد و مخالفان بر نموختن هجوم آوردند و از وضع مخالفان عاجز ماند و با و ناک خان که
خانان ترکستان بود پیوست قوم شالوچ تانار و دیگر مخالفان باتفاق یکدیگر روی به نموختن آوردند و بعد
رزم نهیمیت رفتند بالاخر او یک خان گفته ساعیان و غمازان از به نموختن دل در گزین کردند و در یافت
و باتفاق سپه سالار خود فرخا تو تانان بن سوعوچین رزم کنان منزه با جماعه قلیل بگوشه رفت و ایشان را
بمناصب عالیه امیدوار ساخت و دودک را که خبر قصد او بکسا باور رسانیده بودند ترخان لقب نهاد و لغت ترخان

از آن وقت ظاهر شد بالجمله پس بسیر جویای افتاد و آنوقت همراهیانش چهارم از و ششصد بودند و طایفه از قبیله فیضیه است بر و جمع آمدند باز میان بنو ختن و اوانک خان محاربه اتفاق افتاد و اوانک خان منهنم با جماعه قلیل بولایت مانانک خان که والی بایمان که از خاندان ترکستان بود افتاد و امرای مانانک خان او را گرفتند و یکشنبه نشست که مانانک خان سردار اوانک خان را در رزم گرفت و روز سه شنبه سبیل منهنم بایر گفت چرا سخن نگویی آن نیز چند نوبت زبان از دهن برودن آورد و آنرا چنان بدیدند و تر و ال داشتند و منهنم نشد و در پانصد و نود و نه هجری بنو ختن بر تخت اوانک خان نشست و مانانک خان بدفع بنو ختن که شنبه و بالا نوس و اسه انگشت نشست **هـ** کنون که الانوس بازمی کند + بنو ختن که جاشهر یاری کند + و بالا نوس در جوانی نکلست و بنو ختن پیوست هر دو روی با مانانک خان نهادند و شاه مرد حاکم کرد و بدینت خاموفه و دیگر خاندان ترکستان به مانانک خان پیوستند و منهنم برادر خود جوی بسیار را در قلب جای دارد و تو بلایان و جبهه بوال را منقلای ساخت و از صبح تا شام رزمی صاحب کرد مانانک خان از جراحت شست گشته بود و بر جان با جماعه قلیل فدائی او را بر صفت بنو ختن حمله آورد و در چند رزم کرد و اندک بقتل رسیدند مانانک خان زخمها خورده در گذشت پس کشتن تک بگریخت و بر و خمس لو بروق خان رفت بنو ختن استقلال یافت و قبله خاموفه را نزد بنو ختن آورد و بنو ختن گفت ایشان با خداوند خود وفای کردند با من نیز نگنند پس همه را بکشت خاموفه را بیدار کردند و در آن حالت او اضطراب نمیکند و منافع حاصل خود با ایشان بنمود و میگفت میخواستم که شما را پاره پاره کنم کنون که بر من دست یافتند هر آنچه خواهند بکنند بالجمله بنو ختن بعد از استعجال مانانک خان غرم رزم بوفیا یکی هت قوم مکر بکرد و بوفیا یکی از مقابل بگریخت و نزد لو بروق خان رفت بنو ختن ببنیک که آنرا فاسمین نیز گویند شکر کشید و منهنم ساخت و بایاری مخالفان را بکشت و در شنبه ششصد و دود هجری قمری قتلش کرد و بر تخت نشست عابدی از مغولان که او را بت مکر گفتمندی و دعوی آن میکرد که خدا با من سختی میکند و گاه گاه با آسمان میروم داد در زمستان برف منخ نشستی و برف از خراسان بگداختی و بنو بر معجزه اش حمل کردند و بنو ختن آمد گفت **هـ** نهادیم نام تو چنگیز خان + در آن پس تو خود را بنو ختن خواند معنی چنگیز خان خاندانان باشد گویند بیت بنکری را بهوس ملک افتاد و رزمی با جوجی قنار و رزمی بحث میکرد و دعوی قنار جلقش را چنان سر که بمرثل از آن چنگیز خان قصه رزم تو بروق خان که برادر مانانک خان کرد او را و دشمنان را گاه بقتل رسانید که سلاک خان از خان عم آگاه شد و باز و شش رفت چنگیز خان سراقه کشید و در وی باز و شش آورد و بوفیا بنیک در رزم کشته شد و کوسلاک خان منهنم بکور خان حاکم خراسانی پناه برد و چنگیز خان غرم خیای کرد و الناحان دالی اخبار را بتابعیت خواند الناحان بایار بر بنجید و غرم رزم کرد و چنگیز خان ظفر یافت الناحان بجال بالیغ رفت و دختر خود چنگیز خان داد و خیایان از الناحان بر بنجید و چنگیز خان پیوستند چنگیز خان فوجی آراسته بجال بالیغ فرستاد تا منهنم ساخت الناحان خبر یافت و زهر خورد و خود را بکشت چنگیز خان متوجه جنای شد و در دس سال بسیاری از مملکت جنای منهنم ساخت بعد از الناحان آنکه معاصر چنگیز خان بوده با برودن

جودون نام داشته در خبا بسطت شست چنگیز خان در شش صد و سیزده هجری معالی کو مانک نام را بقبض
 خبای فرستاد و جود استقلال تمام یافت و رسم قاعده حد که آن را نوره و ماسا گویند بر مقتضای رای خود وضع
 کرد و ام فرمود با اقوام مغول که از خط نوشتن عاری بودند خط الغوری ادخند و آن قواعد نوشته در خراین
 مضبوط ساختند تا به وقت که حادثه روی و بدشاهزاده گان جمیعت کنند و آن طو مار حاضر سازند و بان عمل
 نمایند و اگر خلاف کنند پشیمان شوند و از مایهات او آنست بر شهری که بروز و جنگ دست یابند ابائی آن را
 قتلعام کنند و انواع خرابی بتقدیر رسانند لفاست که چون مار لغان و مشق بگرفت قتلخ لومان گفت بکلم نابینا
 عمل باید کرد یعنی قتلعام باید نمود و مار خان رضاند و پس چون باز گشت ابائی انجام باغی شدند و مار خان
 آنچه کرده بود پشیمان گشت و از نابینای چنگیز خان است که در وقت طلع الطریق را به جو جه زند نگذارند و ایضا
 بهر که چیزی نویسد و را با طاعت خوانند چنین نویسد که مطیع شوند با حال امان یا بند و اگر خلاف کنند باچه دانیم
 خدا داند و این قول کتان است ایضا از قواعد است که نامه بهر که نویسد که مطیع شوند بی الحال مان یا بند و که
 خلاف کنند باچه دانیم و در تعریف او مبالغه نکنند و قتی چنگیز خان بمنشی گفت که بدالدین لو بود و لی موصول را نامه تو
 او را میباید خواند نامه لومان با اتفاق اولش که بشام کشیدیشی را چنانچه رسم است نامه نوشت چنگیز خان از
 مضبوطش آگاه شد و گفت القاب او را از آن نوشته که چون بخواند در باغی که می سنی کند همانا که باباغی اتفاق دارد
 پس منشی بیچاره را بقتل رسانید و دیگر از سازمی او آنست که چون شاهزاده گان مانع هیچ دین ملت نیستند
 شاید و باید که و تعلقیم غلیم و ز و د و هر طایفه مبالغه نمایند و ازین قبیل از ابناسی اولسبیا راست با لجمه چنگیز خان
 بعد از محکمت خبای قتل با استقبال کوسلک خان که در ختن و ملاسا خون کاشف استقلال داشت کوسلک منته
 و گرفتار شد و پیش رسید و چنگیز خان ختن و کاشمیر باللب ساک که عبارت از رودی چون شجر ساخت پس زیر خورشید
 محمد و بلوان را بر سالت و سلاطین محمد خوارزم شاه فرستاد و او را بر خوارزم سلطان با چنگیز خان عهد بست که
 یار و دوست و یار و دشمن و یار و دشمن پس بگذشت که میان ایشان بتا بر گشتن باز رگاران چنگیزی مخالف
 دوست داد و آن بتقریبی در بند او خوارزم در ضمن احوال خلفای بغداد و سلطان محمد خوارزم شاه گذشت با لجمه
 چنگیز خان با هشت صد هزار سوار قصد عراق عجم کرد و بهر شهری که از محکمت خوارزم شاه او سپاهش رسید آنرا
 بمحکمت بکش و و قتلعام نمود و خراب ساخت از آن جمله است قتلعام سمرقند و طوس و اسفراهن و دامغان
 دیار ندران و امل و درمی و قم و قزوین و خوارزم و مد و بدخشان و بلخ و مرو و شاپور و طایفان
 و هرات و بامیان و ریحان و اردبیل و مراغه و همدان و امثال آن در هر شهری بزرگ بکرده بست
 کس با صد و دصد کس نجات یافتند و ابائی شهری که متابعت او کردند از خان امان نیافتند اما مویها بر باد
 و اموال بتاراج رفت و ابائی اکثر از آن بلاد هم باندک جریمه بقتل عام رسیدند چنانکه در محرم پیش شش صد
 هفتصد هجری چنگیز خان به چار اشتافت و ابائی شهر بخندمت آمدند و از قتل محفوظ ماندند چنگیز خان بشهر درآمد

پس بجای رفت تا مقصود عیان باز نکشد و رسید که سرای سلطان است گفتند نه خانه نه روان است
چنگیز خان از اسب پیاده شد بر میز رفت و گفت گاه و محراب نیست شکم اسپان سر سازند مغولان در انبار با بکشاوند
و صید و مهای مدارس از کیب پر داشتند و آخر اسپان ساختند و اوراق مصاحف در میان قار و توراستان داشتند
و افشار تپه را پایان بدست علما و اوند و شراب خوردن مشغول شدند چنگیز خان سوار شد و به عید گاه رفت زبان
بمعاتب مسلمانان کشود و گفت از شما یان گناه بزرگ صادر شده خدا را که جسم اویم بشما فرستاده آنچه دارید بپذیرید و
و گرنه از شما ستانید هر کس هر چه داشت بداد چنگیز خان گفت باید که مردم خوارزم شاه را پنهان بکنند آنگاه ظاهر شد
که طایفه از ایشان در موضعی مخفی اند چنگیز خان در غضب شد و امر فرمود که تا شهر را قتلها مگردند و بسوختن پس از
بخار خراب شد تا آنکه مسعود بلواج آنرا آباد ساخت و همچنین دیگر شهرها قتل و غارت نمود و گویند که مغولان بعد از
محاصره شش ماه بهرات دست یافتند و قتل عام کردند و بجز شامزاده نفر در سرت زنده نماند بعد از مراجعت مغولان
یکی از مردم بهرات یان بیرون آمد و بیکس را ندید و بر دوکان بنشست و گفت الحمد لله بخله و می بفرغت برادر و
پس بست چهار نفر از نواحی بهرات با ایشان پیوستند و پانزده سال خزان چیل کس کس در بهرات نبود مثل آن دیگر شهر
قیاس باید کرد ایضا چند گاه از کنار حیون با آنرا یاد اگر کسی زنده بود بگوشت قاق برده میشت سبک و بالجمه چنگیز خان
بنفع جلال الدین منکره این خوارزم متوجه غزنین شد و آن در ضمن خوارزم مرقوم است دوران دیار و بار بگذشت
و سپاه چنگیز خان نموده تاملتان تعاقب منکره نمود و ملتان را محاصره کرد چون هوای تابستان رسید باز گشت
قاضی غرستان گوید روزی در ایام محاصره بهرات پسر برجه برآمد و از آرد و بام بجا گیر افتاد و مغولان تیرهای چند
بر من انداختند اما بمن نرسید مغولان مرا بگریختند و نزد قول خان بردند گفت دیوئی یا پیری که ازین آفت سالم ماندی
گفتم چون منظور نظر باد شاه بودم نجات یافتم شاد شد و مرا تحسین کرد و گفت قابل آنست که بملازمت چنگیز خان اشتغال
نمای پس مرا نزد چنگیز خان فرستاد و خان ما من عاطفت و احسان کرد که مرا مجلس خاص راه داد و روزی گفت از فیله
که در ولایت سلطان محمد انغری یعنی خوارزم شاه که دم عجب بهر من در میان مردم خواهد ماند روی بر خاک نهادم و
و گفتم اگر امان یا بیم سخنی بهر من رسانم گفت بگوئی گفتم چون همه مردم را بملاک سازند نام در میان کدام مردم خواهد ماند
در غضب شد و گفت نرو از عقلا سید استم لیکن آنگاه آبله بود من در برزینی که سم اسپ سلطان محمد انغری رسیده قتل
و غارت میکنم و با دیگران کاری ندارم من تیر سیرم و بگوشت که ختم بالجمه چنگیز خان در بلاد ایران که در تصرف
خوارزم شاه بود آبادی نگذاشت و خواست که بهر در آید و به بنگاله برود و از آن راه بدیار خویش باز گردد و بسا لغافل
نمود و راه یافت و از آن غریبت در گذشت و بهر تندر رفت قاضی شرف الدین را با سیکه از داعطان بخواند
و عقیده شما چیست گفتند خدا را ایگانه میداریم چنگیز خان گفت چنین است گفتند او ایلیک بطرف هندگان فرستاد
تا بفرموده عمل کنند چنگیز خان این سخن شنید و گفت بنوع اویم هر روز ایلیان میفرستیم اگر او بفرستد و از او بود
گفتند هیچ وقت نماز را فرمود و گفت چنین باید منکه بنده اویم میخواهم که هر روز مردم بسلام می آیند اگر هیچ وقت بسلام

خداوند زنده بید نبود ام کرده سالی یکماه روزه دارند گفت چنین اسپ یازده ماه طعم تنخورند یکماه هیچ نخوردند گفتند که فرموده سالی یکبار زکوت مال بدر و ایشان دهنده گفت نیک کرده چه بان ضعیفان اسوده کردند گفتند که ام کرده که بندهگان اگر استطاعت داشته باشند بخانه خداوند چنگیز خان گفت این خوب نیست زیرا که همه عالم خانه خدا از همه جا با و توان رسید پس هر دورا بازگردانید قاضی اورا مسلمان گفت و اعطای حقه الکابرج بکفر فرمود و راقم حروف گوید چنگیز خان را خمدید مطابق آیه فایما تلو انتم وجه الله بود پس چنگیز خان ایتمه قصاصات باور و النهر را بر لیخ داد که از تکالیف دیوانی معاف باشد گفت سلطان محمد خوارزم شاه از شما طلب آن میکرده گفتند بے گفت دعا چگونه مستجاب شود که دعا گو بناز خواست گرفتار بان پس چنگیز خان از سمرقند متوجه یورب اصلی شد چون یکبار بشنخون رسید حسامی و اکثامی امضار را قتل و غارت کرده با و پیوستند و جوی از دست حجاج در رسید و از جمله پسر سکهای جوی صد هزار اسپ که دولت راست اسپ از ان جنگ یک رنگ بوده چنگیز خان بهما خنجر فلناس نمود چندی از ازمایان خود را بگشت جوی خانرا بدست حجاج باز گردانید و در ذی حجه ششصد و هشت و یک هجری میورب اصلی رسید و بعد از هفت سال احوال را بدید و در صفر ششصد و نوزده هجری که حته بومان و شوبدای بهادر لطف مراعه و غیره رفته بودند بمراعه و همدان و امثال آن قتلغام نمودند و بر کینه و صیغیر التفتان فرمودند و بسامی شدند و هر که را یافتند بگشتند و بفرمان چنگیز خان از راه در بند متوجه در بند یورب اصلی شدند از محمد اسکندر تا آن زمان هیچ لشکر از ان نگذشته بود پس بملکت از آن رسیدند و هر که را یافتند بگشتند و بیپارس شتافتند و قتل با فرا کردند و منظر و منصور بچنگیز خان که در انجای طر رفته بود پیوستند و چون زمستان بگذشت سدر و خالص صاحب بکیسفت که آن را فاسدن نیز گویند پانصد هزار مرد جمع آورد و چنگیز خان متوجه او شده و در میان ایشان قتالی فاحش اتفاق افتاد متولان گویند صد هزار مرد کشته شدند لیلی بفرق سران شد در ان معرکه سه کس از مردان فیلمان لشکر سدر قوله الیتاد بودند چون سه صد هزار کس از لشکر سدر قوله بقتل رسید سدر قوله نمریت رفت و در صلح کوشند و گفت اگر امان یا بیم بخت آیم چنگیز خان امان داد و در خلال این احوال خوابی هولناک بید و از ان رنجور شد و اولاد و احفاد را نخواست و ترس از ترکش بر آورد و بگشت و یکیک می افروزد و می شکست تا بجای رسید که آتش آنرا نتوان شکست آنگاه گفت این مثال شماست اگر بیک بدست دشمن افتند هلاک شوند و اگر متفق باشید کسی بر شما دست نیابد پس که بظاهر اسم سلطنت بر یکی باشد و در حقیقت همه در ان شریک باشد و آنگاه حکومت حدود دیورب خود و حکومت خیالی به برادر خود جوی قشار و داد و اذکیای فارل را بدید و گفت که دانی و فرخار لومان را در المهام ساخت و گفت من فرخار لومان بر عهد نامه قتلخان و فاحوی بهادر در عمل کردیم باید که شما چنین کنید چون جلال الدین منکره که از هند آمده بود در ایران گرد و فر میکرد و نویم داشت خود که فرخار لومان با پختای خان بمادر النهر رود آنگاه عهد نامه مذکور بچنگیز خان داد و گفت چون در گذرم مرکب فرایمان دارند با سدر قوله آنگاه او را بقتل رسانید پس در سید و بست چهار هجری در گذشت چنگیز خان چند ایش و چند کزیک از خدمه مجلس بگست و بهر خدمت چنگیز خان در ان عالم فرستادند

و دیگر از رسوم که در مغلمان بود بجا آوردند و او فن کردند چنگیز خان را از خاتون بهر خوبین چهار پسر پسر و دوازده پسر و بیست و پنج تنای سوم بونی امیر سعید شکار که نزار اترک کبابی بزرگ است بچوبی متعلق بود و او حکومت خوانده شاهی و دوازده تنای باقصای سفین و یلغار داشت و بر عودان و شیا است پنجهای متعلق بود و او از لغور با سمرقند و بخارا و کپات و خرق و بلخ و غزنین و در نهر داشت و پیش ازین بحدود المایع می نشست و تدبیر امور و رای مایه کیای به تهر پسر و دوازده تنای بانشین گشت بر پشت پناه و کمک سپاه و محافظت نزاره سپه سالاری توپخان را بود و او را غیورمان خطاب داشتند پس از آن اکیای قان بصری بر دوازده دیگر خوانین پنج پسر داشته و اقطاعی ایشان بحدود تنای بود و آنرا بهر پسر و دوازده تنای چار بودند و اکیای قان بصری سوم چنگیز خان است و او ملکی عادل و جواد بود و دین و اسلام بهر دیگر از تنای چار یکی از کافران او را گفت چنگیز خان را بخواب دیدیم هر که گفت که قانرا بگری که سلطان را بقتل رسانند قانرا بگری گفت لور ان مغولی و اگه گفت میگفت چنگیز خان خوار زبان مغول نمیدانست و ازین کذب پندار را بهر پسر و دوازده تنای پس بقتلش فرمان داد و در بدو دولت او بموجب با ساعی چنگیز خان کسی ظاهر که سفند را فوج نمیکرد و در آنجا بهر پسر و دوازده تنای خود به شصت و گوسفندی را پنهان فوج نمود و تو ترک آن نمود که از بام خانه آن در آمد پس با تنای چار فرمان داد یکی کیسه پیر و دوازده خرقوم کم کرد و دوازده که هر که آن را نیافته شد با و دید نصف آن با بدو سلطان فی انرا یافته بود و حاضر ساخت صاحب مال در تمام آن طرح کرد و گفت درین کیسه زر ازین پسر بود آنچه گرفته بود کانی ازین پسر و دوازده تنای چوب جاسپ ایندیش بقا آن رسید هر دو را بخواند تا بر طبقی مدعی اند و سوگند خوردند پس گفتند هر دو سینه به سینه که آن را که در ریخته بود و فرمود که کیسه پیر را بر باد ما جش پیر شد که این کیسه زر را برین هر دو نیست خداوند بزرگ را هر دو که وفایده ندانست و همچنین از سخاوتش بسیار حکایات است و از آن جمله است روزی بجزایه رفتنش از آنجا دید گفت از محافظت آنها خرمشقت حاصلی نیست نه گفتند هر که پاش خرابه باید ظالمین روی بخوابه بنام و بهر را بر و در وقتی هست بود یکی بهر طایفه آوردند و بوجو و باد و نیست پاش با و دیند و دیوانشان آن را از سینه پاش دیگر روز حال بعضی رسانیدند گفت سه صد پاش با و دیند ایشان موقوفه داشته اند و همچنین پاش پاش پس ایشان را جمع آورد و گفت در دنیا خبر که جمیل چیزهای باقی نماند و شما اینها پیر را بقیه با و در و غنی را بقیه پاش و دیند کتاب گفتند او پاش نمیدانند که چند است آن وجه را بر و عرض باید کرد و باید اند پسر و دوازده تنای راه بگسترانید قان دید و گفت چیست گفتند پاش است که بطلان و در و پاش پیر دیند گفت بسیار کم است پس آن را منعاف ساخت یکی از شراب فراترم رسید گفت از فارس با و از نو آمده بودم و پانصد پاش از خرق و دوازده نفر و دوازده پاش او را دادند و دیوانیان عرض داشتند فرمود اگر با و پانصد پاش میدادیم آنچنان که محترم بازگشته باشند در روضه الصفا گوید که از هندوستان هر مردم آنجا رفته و از آنجا آمد و بهر هند و بهر بازگشته گویند در سیزده سال که مدت سلطنت قان بود صد و شصت هزار پاش زر بخلق بخشید و یک پاش بقوه پانصد مثقال طلا و یا نقره است و ازین زیاد و کمتر نیز گفته اند گویند قان را با وجود این خود تنای مال بود

که آن برای هوشش باشد تا آن در ایام سلطنت خویش دو کس را از بخشش محروم ساخت یکی گفتن گرفت که بجای کج دیده ام و یکی نشان ندیم مگر بقا آن ظاهر کنم تا آن پسندید و در سلطنت دجای کج از پرسید او گفت بنا بر رسیدن خود بحضرت آن حیل کرده بودم تا رسیده عرض مدعای خود کنم و کج بجای ندیده ام و ندانم تا آن برنجید و او را هیچ نداد اکنون من از احوال سلطنت او بیان کنم چه او گنای تا آن بعد از آنکه اول چغتای را تکلیف نکرد این امر را قبول نمود و بزرگان برسم مغول کلاهها از سر برداشتند و کمربندش افکندند پس چغتای خان دست راست و او یکتا دست چپ تا آن گرفت بر بخشش نشانیدند و بالغ نومان او را کاتبه داشت پس او را تا آن خواندند و شاهزاده گان برسم خویش از دویرون رفتند و سه نرد آفتاب را بر طبقه نرد بازگشتند و مجلس برسم بسیار استند او گنای تا آن در خزائن بزرگشاه و مجموع آنرا بجای بخشید و چهل دختر با حلی و خلل بزرگسپان سوار کرد و در دروغ چنگیز خان فرستاد یعنی بقتل شان فرمان داد و در بخشش تا آن خان بعد از وفات چنگیز خان پس از دو سال اتفاق داد که در آن زمان فوت چنگیز خان تا این وقت که ششصد و هشت و شش هجری است از هر کس گناهی سر زده باشد عفو کنند پس جز باغلو مانرا باسی هزار سوار به فتح جلال الدین منگونی که برادر باجیان و عراق مستولی شده بود فرستاد تا او را متاسل ساخت و در ششصد و هشت و شش هجری با اتفاق چغتای خان و لویخان لشکر پنجاب کشید و چند شهر را بشود و پس خود کموک خان را با ده هزار سوار از پیش فرستاد و ناگاه صد هزار از ازبایان در رسیدند و که لویخان و چغتای خان حلقه زدند و خواستند که همچنان شش بخدمت خان ختایی رسانند لویخان بعمل آمد فرمود لشکر پانش بارانی بر سر گرفته سه روز با زانی عظیم بارید پس شروع در برف نمود و جابیان در نایان آنحال دیده متحیر ماندند و دست شان از کار رفت لویخان حمله برد و طفر یافت و بسیاری را اسیر کرد و از فرزند و تاپان قوم عمل لفظا بجا آوردند خان ختایی این خبر بشنید و آتش افروخت و خود را با زن و فرزند بسوخت و در وجود سلطنت رسید و دو سال سلطنت کرد لشکر او گنای تا آن بر بافتن که آنرا بنگ بس نیز خوانند استیلا یافتند و سوجو اطاعت کرد و بخدمت تا آن بر سر برد تا در گذشت تا آن بر بجای نیز استیلا یافت و تا آن قصر قرطبی در فراخرم و چار دیواره آن دوازده روز راه بود که بچوبه و گل بر آورده و درها بران نشانده چون سرکار خواستی که و فرمانادی تا از کیلماه شکار تا بجای آمدند و تا آن در شکار کردند می را قلم حروف گوید همچنین قایم خان بن محمد خان نیکش باشکار سمری عظیم داشت و در قصبه ایسمی فرخ آباد چار دیواری شکارگاه چند فرسخ ساخته بود در آن تا نمنا شکار میکرد و با بجمه تا آن در ششصد و سی و شش هجری اسیران بلده هرات را بوطن ایشان فرستاد تا آن شهر را آباد ساختند و در ششصد و سی و هشت و شش هجری قریب نامی عظیم کرد و در هشت سال پسش کنوک خان و دیگر شاهزاده گان که در ششصد و سی و سه هجری تزیخ ولایت ارس و خمرکس و بلغار رفته بودند منخر ساخت باز آمد و درین سال تا آن در گذشته بود بعد از منکوبه اش تو را که بان خاتون بسلطنت نشست چه کنوک خان بنا بر تسخیر ولایتی رفته بود و با بجمه خاتون نام عورتی از طوس که با میری افتاده بود و دولت تو را که با خاتون مستولی شد و اکثر کارها را در بخاری نهاد و بالاخر متهم با حره کرد و کنوک خان که تسخیر بعضی ولایت بود در رسید و بر تخت نشست اما که از فاطمه خاتون کینه در دل داشتند کنوک خان را بر این میخواستند

و عملیات ملوی و سفلی را دوخت و در آنش انداختند کیوک خان بن ارکسامی قان آن چون بسلطنت نشست از آن کار مغول
عبد و فطرت گرفت که بعد از و سلطنت بگاه چنگیز خان برادران و فرزندان باشد و بعد هر کس میسر نشد چه حکومت تنگگاه چنگیز خان
به منکو قان آن پسر لولجان بن چنگیز خان نشست و در ترتیب بهار اگوشید ترسیان بزرگ شدند و جنگی از و حاصل گردید
که سلمانان را خصی کنند یکی از ایشان نشان گرفت و از بارگاه بیرون آمد سگان شکاری بادشاه که با و خود میجنگیدند و بنحیر
بگسلانیدند و در افتادند و دو خصمین او را برکنند مثل مشهور است چاه کنده را چاه در پیش است بالجملة ترسیان غریبت در
گذشتند بعد از کنوک خان حکومت تنگگاه چنگیز خان به منکو قان آن بن لولجان بن چنگیز خان و برادران او رسید اکنون چنگیز
از اولاد قان آن که در بعضی از جهان سلطنت یافتند باز گویم از ایشان است قیصر و خان بن کاسین بن او کنای قان آن
که سلطنت نشست و در مقصد و در هجری درگذشت و او کوسه بود و بکارم اخلاق اشتها داشت و این رباعی
او را است رباعی اندر ره حق بنوع و شاه یکبخت به محبوب مقربان درگاه یکبخت به بتخانه شدم و ووش تی را دیدم
انکشت برادر که اندک یکبخت به و اما داد و یکی از بزرگان میل کرد و ازین خبر فتنه و آگاه موی سر و بگرفت و تفاوت آغاز
نهاد و هر دو لکدی بر و زو تا آنکه فرزند که در شکم داشت هلاک شد پیر و اما دلیپ را دست در گردن بسته بدگاه فتنه و فرستاد و
فرزندان فتنه و در قتل او الحاح کردند و گفت از قتل او فتنی نیست پس امر فرمود تا او را صد چوب نه سوزد و در خیمه اشاره
کرد که ده چوب بر هم بندند و ده بار آهسته با و زنند پس پسر آنرا گفت شترم ندارید که بیگانه بر فراس خواهر ساسم آنگاه و ختر
دیگر خود را با و داد و از احفاد او کنای قان آن است علی سلطان که از سوتمیور خان بنیر و چغتای خان مغلیت برالوس
چغتای دست یافته و عهد نامه قتل خان و قاپوچی بهادر که بتوقع کوسه خان بود پاره کرد و امر مخالف او را گشتند و او را نگهشتند
و از ایشان است و انشمنه چه اعلان بن مدد خان که با اشاره امیر فرغن بجو مت الوس چغتای رسید پس
از و پیش سیور عتمش خان در مقصد و هفتاد و یک هجری بفرمان صاحب قران امیر تیمور گورکان بجو مت نشست
و بعد از و پیشش محمود و بفرمان صاحب قران جانشین پذیر گشت و در مقصد و پنج هجری درگذشت و بعد از و کسی از
احفاد او کنای قان آن بسلطنت نرسید و که لولیس خان پسر چهارم چنگیز خان است در سخاوت و مروت و فتوت
نظیر نداشته و غیر در جنگ با فر هنگ بوده بغایت دوستی تا او کنای قان آن داشت و وقتی قان آن بیمار شد ترکان بر عادت
خویش افسون خواندند و زنج قان آن را در کاسه چوبین و شیشه آن را بر آب کردند و گفتند هر که از خود بگذرد و این آب بنوشد
این نمیرد و قان آن سنقا بیاید لولجان از غایت محبت که با قان آن داشت او را بموشید و قان آن در ساعت شفا یافت و کوه
بعد از چند روز بر و این واقعه بر قان آن بنایت صبی نمود فرمود که دیگر کسی نطق لولی بزرگان نیارد چون این را بزرگان مغول
لوس گویند بفرمود تا پس از ان این را گور که گویند و لولی چهار پسر داشت منکو قان و ملا کو خان و اریق نوفا ملا کو خان
و فرزندان بملکت ایران سلطنت کردند و آن سه دیگری به تنگگاه چنگیز خان بجو مت رسیدند اول ایشان منکو قان آن
بن بوسه خان با تفاق مالو خان بن جوجی خان صاحب دست قچاق و اکثر بزرگان چنگیزی بادشاه شد
قوبلا قان پسر بعضی از جنای و برادر دیگر ملا کو خان را بعراق تعیین فرمود امر کرد که از پیروان و لشکر و در نه صد و بیست

هر دو را که با کوفان جمع آمد و ازین لشکر منکوتان قیاس باید کرد و خود و دشمنش صد پنجاه و سه جری با شصت نومان لشکر که شش صد هزار سوار باشد و پنجاه
 نیکساز که با جین و برنجی که چین نامند و در حرکت آمد و به پاچین رسیده جاده قلاع آنها پر داشت و کاری بساخت و در لشکرش و با افتاد هر چند گفتند باز کرد
 نپذیرفت و در شش صد و پنجاه و پنج جری هانجا در گذشت که او کیای ناان منکوتان را عظیم مخرم داشتی یک و او را گفت چندین سال بقه و قلعیم او
 چیست گفت با وجود آن زنده باشی بشی که فرزندان مرا از وجه رسد و آنچه ناان منکوتان و منی بتنه چین و ما چین در حرکت آمدند و هر دو کار را
 بمطاعت جوابی با صواب گفت تا آن روی با و نهاده چنانچه گذشت هر دو خانه فرسوزان رسیده بر امون و سپهران کبک خان را و در آب غرق کرد
 با حمله و چویداد مسلمانان در آمد و شیع یافت چه در ایام سلطنت او ابدی قوت بت پرست و اما در جنگیز خان در پیش نایب بام کشان خود
 در ساخت که در روز جمعه شگام نماز مسجد بر روند و مسلمانان را بکشند و این حدیث بمنکوتان رسید ایدنی قوت را بخواند و پیش نایب باز کرد و
 و امر کرد تا در القبل رسانند و تا آن مسلمان نبود و اسحاق بعد از منکوتان برادر قولا تا آن بن لولیان ابن جنگیز خان در فرار
 خود را پادشاه خواند و میان او و برادرش اربق لوقا که محاربات اتفاق افتاده بالاخر تا چار شده بدست تا آن شتافت قولا تا آن چار دیواری
 از معینان ساخته و اربق لوقا را با خواص و خوانین آنجا فرستاد و در راه خروج و دخول مسدود ساخت اربق لوقا آنجا بود تا آنکه درین
 ششصد و شش و پنجاه و یک روز که در شش لیس قولا تا آن و در نگاه چنان عیشت و طرب یافت که از او اندک خبر نرسید و او را در دیر بود یکی جای دیگر امیر احمد
 نام داشت و بر جای نخبه و خدا امیر احمد کرد و امیر احمد پادشاه گفت تا آن او را بطلبید و زیر خنای از ترس قلع از قلع چین که نیت و حکم
 آنجا متوصل شد تا آن سپاه فرستاد تا آن قلع را محاصره کرد و در زیر خنای از درون قلع پیام داد که اگر تا آن از گناه ما در گذرد و چنان
 کنم که قلع منقرض شود تا آن بپذیرفت و زیر خنای بحلیه از امرای تا آن را قلع به دوانی قلع بگر سخت و قلع بدست اند که نیک در زمان او
 هیودان ایران بعرض ابا فاختان بن ملا کوفان رسانیدند که مسلمان گویند که خدای فرموده قتلوا المشرکین کافه میخواستند که با آن امر
 مسلمانان را بکشند ابا فاختان گفت قولا تا آن از من داننا تراست پس حال با و در خدا داشت تا آن مولانا می با و الدین با و را الهی را
 بخواند و از آن سوال کرد مولانا منی آن آیه گفت تا آن گفت چرا مشرکانرا نکشید گفت ملا قدری نیست اگر شمارانست ما راست پس
 مولوی لا القبل رسانید و خواست که با جمیع مسلمانان همان کند بدر الدین منی از علما و حکما بود گفت مرا نزد تا آن برید و جواب گویم پس نزد تا آن
 رفت گفت قال الله تعالی قتلوا المشرکین کافه خطاب بر رسول و اصحاب او است که مشرکانرا القبل رسانید چون جنگیز خان و اولاد او بر سر
 مرلینا نام خدای میبوسید چگونگی مشرک باشند تا آن از آن غریمت و بگزشت و او پیوسته با علما و فضلاء هر طائفه محبت داشتی بعد خوش
 امر کرد تا آن مجید و توریت و انجیل و در بود کتاب ساکونی را به مولوی ترجمه کرد و بد و بعد از و میرواش تمجود تا آن بجا کشت
 و در بعد او بسیاری از مغولان مسلمان بود و بعد از و در و دیگر آید بن بیضایی بن قولا تا آن پادشاه شد و در عهد او مسلمانان
 در آمد و امتیاز یافت گفته اند که او مسلمان بود و بعد از و قتلگشی تا آن بن برنه بن حکیم بن قولا تا آن پادشاه شد و او مذسب
 لغداری داشت و بعد از و سه تن دیگر از ایشان سلطنت کردند آنگاه با مدعی تا آن پادشاه شد و او در نگاه جنگیز خان و فرم
 بود سلطنت شصت و او از این قاضیان است و بعد او بمقدور در خنای فرمود که در بران مملکت سیلا یافت با مدعی تا آن بگر سخت و
 بخد مت امیر تمور صاحب قران پیوست و مسلمان شد و صاحب قران خواست که او را بملکت موروث برساند لاجرم با شصت صد هزار سوار
 روی به انجانپ آورده و در راه گذشت با و تا آن به قلات رفت و بر فرقه سیلا یافت و در گذشت پس از آنکه زمانی امرای

تو با حال

تو بنی احوال بوده شدند قلاق را نیز از آئینان از سران نموده و بخواران هر که در چار بخش نشستی و او را وید مسکنتان گفتندی و دیگر بپاک کو خان بن لویان
بن چنگیز خان است که اولادش در ایران سلطنت کردند چون برادرش پاکو خان بن پاکو خان را با صد و شصت سوار و بیست و اندک نفر سوار ملک شمس الدین
کرت والی هرات و دیگر والی خراسان و کسین میوستند چون بر جوی پل بسته بگذشت سلطان رکن الدین سلجوقی والی روم و آنرا یک سوار حبیب
فارس بپلازمهت رسیدند پاکو خان اول خاندان ملاحده الموت را بر انداخت و از آنجا حاکم هر قدر که یافت قتل رسانید چنانچه در میان گذشت
و درم چون از سر راه مردان مراجعت کرد و ایلج بر و منعم عباسی خلیفه بغداد فرستاد و پیغامهای درست داد پاکو خان برنجید و باستقبال خواجه
نصیر الدین طوسی روی بغداد نهاد و خلیفه را قتل رسانید و کرد و آنچه خواست و در ضمن بغداد گذشت پاکو خان اکثر از بلا و شام نیز بکشت و
و در ششصد و پنجاه و نه چهر میسان پاکو خان و ترک که خان جوچی خان بن چنگیز خان با دوشاه دشت قباچاق و شصت قباچاق و اکثر ظفر ترک خان
را بوده و پاکو خان بر خورشید چون ماری چید اما فرصت نیافت که بتلافی قیام نماید و او ملکی قاهر بود و در تعمیر عمارت و تعمیر کیمیا اموال را و حرف
که در پنج ایلج را بسته که بناش مشهور شده چه او را خطاب ایلخان بوده و در حیات خویش حکومت مانه در ایران و خراسان با کنا چون
به آقاخان داد و او را و بعد ساخت و بر دیگران سپرد و امیران مملکت ایران و غیره تقسیم نموده و در گذشت تاریخ خویش خواج
نصیر الدین طوسی گوید ریاسی چون پاکو خان فرزند زمرستان که شد و که در تقدیر اول بوقت عمرش آخر به سال پندش صد و شصت و سه
تاریخ رسول که شب نوزدهم در جمیع آخر و بعد پاکو خان سپهرش آقاخان بن پاکو خان اسبطنش نشست و او ملکی بارانی بود
بوده خواجه نصیر الدین طوسی روز جلوس که چند از روی نصیحت بعضی رسانید آقاخان برادر خود بسببوت را بدستور بدرمند فرستاد و برادر
دیگرش اخول را بحکومت مازندران و خراسان و ملککان و لوزان و دیوان برادر سوخان لودان که بد امیر خوجان است بر دم و دریای یونان
را بد برادر مکر در بار سوسمرا خون لوزان را بگنجستان فرستاد و خواجه شمس الدین محمد صاحب دیوان را بدستور امارت و وزارت بغداد داد
و اعزاز کرد و هرات و سیستان را بشمس الدین کرت و فارس با بانگ سامری و خواجه بهاد الدین بن شمس الدین صاحب دیوان را
باصفهان فرستاد و نیز برادر ملک ساخت و چون خان صاحب دست قباچاق با صد و پنجاه سوار و قهر او کرد و آقاخان متوهم از آب کر بگذ
و خیمه قطع کرد و ترک خان عبور مشکل دید و خواست که نفلس و و آنجا از آب بگذرد و در راه مرخص شده و در گذشت و سپاهش بدست باز داشتند
و او را پیش از سلطنت پایراق خان والی ماوراءالنهر زرمی صعب اتفاق افتاد و بآل ظفر آقاخان را بود و آقاخان در ششصد و
هشتاد و از شکار بغداد آمد و بجهان شد و مرخص شده و در گذشت قطع هم چه شصت روز بر آید ماه و پنج روز و در حیرت که بر کس نمیکند اینها
چهارشنبه هنگام صبح در میدان به لبسال ششصد و هشتاد و در گذشت اتفاق و بعد از او برادرش احمد خان متبنی خواجه شمس الدین صاحب
دیوان بادشاه شد و او که در اخول نام داشت چون مسلمان شد سلطان احمد خان ملقب شد و بتجارتها خراب ساخت و مساجد بنا نهاد
و بعد از او رنجو خان بن آقاخان بن پاکو خان و پس از او برادرش کنیا کو خان بحکومت نشست و بر دم شتافت و منظر منصوص بود
و در شش صد و نود و یک چهری تمامی زندانیان را را کرد و بالاخر امر اتفاق یکدیگر بقتل رسانیدند و بعد از او پاکو خان بن طراخان
بن پاکو خان چند ماه حکومت کرد و بر دست عارخان قتل رسید عازان خان بن اخو خان بن آقاخان بن پاکو خان بن لویان
بن چنگیز خان سلطنت نشست و امر کرد که در مقول و القور مسلمان شود و او را قتل رسانید و بر سر کتبوبات بالذکر علی نوسین و طائفه از
امر که کنیا کون را قتل رسانیده بود و در بکشت گویند که تا زمان عارخان و فایر موط تا تاریخ هجری بود و طلب حراج آن میکرد و

و در سال آن سبب پایی سبب پایی میباشد و در سن شصت و نه چندی خواجہ سبب طیب و سحر الدین اوجی که پشت دراز است و شصت و نه سال
 بیمار شش میسوزد ساختن را بجله عار انجان قصد و یار مصر کرد و بر پادشاه ظفر یافت و در آن مصر که ده هزار مرد و بیست هزار اسب دست
 افتاد و فرقه مغولان یعنی تمام از فرات بگذشتند عار انجان در حد و دو خان امرای منظم را چوب با سابق نزد امیر خویان را که گمان شجاعت
 نظیر برسانیده بود و خلعت داد و جنت خوانند بزرگان سرخوب زد و متوجه فردین شد و بعد و دان در گذشت و ابن یحیی که یک قطعه بسال
 چفتند و بعد و سحر جوی از شوال بهر روز پانزدهم وقت عصر میباشد و شد از لواحق تروین سبب جهان عار انجان بدلسوی خلد که ما و انجان از پیش
 و بعد از و برادرش **الحاج میر سلطان** که والی خراسان و بانه بزرگان بود و سلطنت شصت و سلطان محمد زندا بنده لقب یافت و امر کرد
 تا سر در آید و دنا میر علی ولی الله و نیز لاله الله محی رسول الله ساختند و اسامی ائمه معصومین ثبت کردند حکایت بنای سلطانی و
 کردن جمله افاضل و اکابر ممالک را و سلطانی که شصت و از عیال بایات التجانیو سلطان آن بود که دختر بی را هنگام بلوغ در دژها گرفت و بعد از
 چند روز آلت و خصیتین از موضع مخصوصش پدید آمد تا رخ فواید التجانیو سلطان محی رسول الله مستوفی گوید و فرزند و شش و نه ماهه که
 از گاه و گاه سروری شاه گذشت و بعد از و پسش **ابو سعید خوجان** بن التجانیو سلطان پسر و دانه سالگی و در مقتصد و بنده چندی گذشت
 سلطان را امیر خویان و دشت دیگر را امیر سرخ و والی بغداد گرفته بر تخت نشاندند و در آن آوان امرایان بار عایا شد و میکردند و سلطان
 ایشانرا گفت اگر مصلحت داند پند همه عایا را غارت کنید بشرط آنکه هر سوم از بدن نخواهند گفتند فی رسوم شاه نماید و چنان از عمارت و در
 است اگر عایا را غارت کنم غارت و زراعت نماید سلطان گفت هرگاه چنین است در رعایت رعیت سعی کنید و ممالکت معمر نگردانید و در عهد
 سلطنت ابو سعید برادر خان تیمور باشد بن امیر خویان که خاکم روم بود یعنی کرد و سکه و خطبه بنام خود نمود که من مندی آخر الزمان هستم
 امیر خویان با لشکر بسیار متوجه روم شد تیمور باشد بعد پیمان نزد پند آمد امیر خویان او را حبس کرد و بخدمت سلطان پیوست بر رعایت
 حرمت خویان گناهی نداشت و با حبس ایالت روم داد و در مقتصد و بیست و پنج حرمی سلطان ابو سعید مبادی خان بغداد خاتون بنت امیر خوجان
 را که در حباله نکاح امیر شیخ حسن ایلیا فی سپهر سلطان ابو سعید صاحب روم که شیخ حسن بزرگ عیار از دست آنرا بدید و عاشق شد
 و چون در و از بنای جنگی خان مقرر بود که هر زنی را که پادشاه خواهد باید که شوهرش او را طلاق دهد امیر خویان پدر بغداد خاتون را از خان
 آگاهی داد و خویان در غمت شد و جوابی در شصت گفت و سلطان برنجید و بطا هر پنج تنواست گفت و آخر الامر خویان بایان را برانداخت
 و در سال مقتصد و بیست و شصت حرمی امیر شیخ حسن ایلیا فی طرعا و کرد و بغداد خاتون را طلاق داد و سلطان او را بنحو است و از کمال اختیار
 بغداد خاتون طالع زو جان که مانده بود و زبانه بدولت رسید و تا رخ فواید سلطان این بیات است و قطع چون گذشت از سال حرمی
 مقتصد و بیست و شش به از بیع آخرین هم سیزده بگذشته بود و در قراباع از سلطان خطم ابو سعید به دست تقدیر الهی از سرشای بود
 و بعد از و از تاجان که از اتحاد ارباب نوکان و لیسان بود و سلطنت شصت و سحر الدین لقب یافت و در بدولت خود بغداد خاتون
 را به قیمت با که تاملک دست بچاق حاصلات دارد و سلطان ابو سعید را بر سر ملاک کرد و بی تقبل رسانید و در عهد او دولت آن جنگی خان
 شد و امیر علی پادشاه خان سلطان ابو سعید مبادی خان **صوسی خان** بن علی خان بن باندو خان بن طراغی بن ملاک و السلطنت بر
 و از دیار کرد و قدر تبریکه و اربابان روی با ایشان آورد و در و در زم اند با خان و دو غول بتریب داد و در یک خود جای گرفت
 و در دیگری خواجہ غیاث الدین و نیز خوش را جامی داد و هم و لشکر روی بزم آورد و امیر علی پادشاه مکرری اندیشید و سحر الدین و از با

و ساری بقول غیاث الدین که هر که ام از آن دور بود فرستاد و با هر که ام او را بر کشیدند که آن نوح دیگر بخت رفت سپاه از باخان آنرا با و کرد و هر دو خروج
 بنیت رفتند امیر علی پادشاه ظفر یافت و غیاث الدین و وزیر دیگر رفت و بنیاد و مت رسانید پس از آن از باخان بامست آورد و کشت و موسی از آن سلطنت
 نشست و امیر علی پادشاه بنجید و مخالفت کرد و ترو شیخ حسن ایلیکائی صاحب روم رفت امیر شیخ حسن چرخ از آن بنیره زاده ملا کوخان را سلطنت بخشید
 و اسرار ساز را بر قیامت روم گذاشت و مقصد تبریز کرد و ملاقی فریقین دست داد امیر علی پادشاه خواست که بخت کند پس با امیر علی شیخ ایلیکائی نوشت
 که نزاع در میان دو پادشاه است همان بتر که در گذشته قرار گیریم تا آن هر دو با هم رزم کنند هر که اطرف باشد بخیر است و ستایم امیر شیخ حسن قبول کرد و با
 دو هزار سوار جدا شد و بگوشه بالیتا امیر علی پادشاه بر باز فوجی بگوشه رفت و قرار گرفت نوح موسی خان بر لشکر یان محی خان حمله کرده و غالب آمدند
 علی شاه پادشاه شد و خواست که بخیر و وضو کند از اسب فرود آمده بگوشه رفت امیر شیخ حسن ایلیکائی آن بدید و فرصت یافت بر نوح علی پادشاه حمله
 کرد و او را و هم امیرانش اسبخت مظهر و منصور با محی خان به تبریز رفت و در لشکر و خاتون را که محبوس سلطان ابو سعید بهادر خان بود بخوابست و خیال
 بغداد خاتون را بان مبدل ساخت را تم گوید که کرد که بیافت و در سال مقتصد موسی و شست و تخریب امیر شیخ حسن خوبانی المهر و فاشیخ حسن بزرگ
 منظم به تبریز رفت و شیخ حسن کوچک سماقی یکایک است اتجانیو سلطان را سلطنت برداشت و غم رزم شیخ حسن بزرگ کرد و آخر مصالحه
 رویداد و در آن وقت در هر سه سودای پدید آمد امیر حاجی طغیای در دیار مکر و امیر اسان و در بخت از ملا و روم و ملک اشرف بن تیمور ساس
 بن امیر شیخ حسن خوبان و در برجی دیگر از روم استقلال یافتند و پس از آن امیر کراچی بر کرد و اسان و خور اسان و داد امیر شاه و تخریب فارس و
 شدند و سعید جلال الدین میران و عماد الدین سنائی در اصفهان و امیر مبارز الدین محی ظفر که ذکرش در جوف گذشته در ورو ملک قطب الدین
 غوری در کرمان و ملک شجاع الدین در کین و ملک معز الدین حسین کرم هرات و طغیای تیمور خان در مازندران و بعضی از خراسان و امیر
 از بخولشاه و در خوش و سرداران در سپه داند و امیر عبداللہ بن امیر طغیای در قستان فرمان زد و گشتند و ایشان همه از امیران اولاد
 چنگیز خان بودند با کجلا امیر شیخ حسن کوچک و کوفی نداشت طغیای تیمور خان از مازندران بخواند سلطنت بر کرد و طغیای تیمور خان با سپاه بساوه آمد
 و امیر شیخ حسن بزرگ با و پیوست امیر شیخ حسن کوچک طغیای تیمور نداشت که اگر پاس اتفاق کنی ساقی بیگ را در جبال کجک تو در تو روم طغیای تیمور
 نداشت و با و نوشت که من از تو ام باید که خوبانیا ایلیکاسار بقتل رسانید امیر شیخ حسن کوچک همان نامه را نزد شیخ حسن بزرگ فرستاد
 پیغام داد که مرا و شمر به پنداری و آنرا که مازندران بخوانی نامه چنین نمی نویسد امیر شیخ حسن بزرگ حیران ماند و آن نامه را نزد طغیای تیمور خان
 فرستاد و طغیای تیمور خان از غایت الفحال راه مازندران پیشگرفت لشکر خیران از یک میک جدا شد که پیغمبر امیر شیخ حسن کوچک از تیمور بنحیخ بزرگ
 چمان تیمور خان بنیره زاده ایاقا خان سلطنت برداشت و شمس الدین و دیگر یار با و زاده و امیر شیخ حسن کوچک دید که از ساقی بیگ
 سلطنت نمی آید سلیمان خان بن سکی سموت بن ملا کوخان را بر تخت نشاند و ساقی بیگ را در سلاک اندود و او کشید و پیش ازین ساقی بیگ
 را زنا خان در کجک داشت با سجد سلیمان خان به از آن و موعان و اوجان و آذربایجان و کرد و جستان استیلا یافت امیر شیخ حسن بزرگ با سپاه
 عراق حرب و دیار مکر و خور اسان با امیر شیخ حسن کوچک رزم کرد و بمنظم گشت امیر شیخ حسن کوچک ظفر یافت و در مقتصد و چیل و ملک تخریب و طغیای تیمور
 به تبریز نزول کرد امیر سورعان ابن امیر شیخ حسن کوچک خوبانی بخیر است آمد و حکومت عراق و خج یافت و از اولاد ملا کوخان آخرین ملوک
 الموشیروان خان است که ملک اشرف و بهادرش ملک قیصر او را سلطنت نشاندند و گفتند که از اولاد ملا کوخان است و او کردند
 که او را نو شیروان عادل خوانند و خود ظلم و جور پیشگرفت سورعان خوبانی بدیاری بکرد رفت و از آنجا بروست امیر ایلیکان بن شیخ حسن

ايلکاني گشته شد و بعد از دوازده شيردان خان از احتداد و ملاکوخان کسي بسطنت نرسيد و کمر خوي خان احتداد و جوي خان بن چنگيز خان بزرگترين برادر
 بوده الموش خوي که کنون مانوس از کباب مشهور است با و مي پويند و او در ده اندک قوم کترين چنگيز خان که هنوز بدولت رسيده بود عارت کرد و
 و خان لوسي را که حاکم بود با و مي پويند و او در ده اندک قوم کترين چنگيز خان که هنوز بدولت رسيده بود عارت کرد و
 او را خوي نام نهاد يعني همان رسيد و دوران در سبب خوي طعن کرد و دي با ايشان الفتي نداشت چون چنگيز خان دشت قبايق مسخر
 ساخت حکومت آنجا بود و بعد از فتح خوارزم خوي خان از برادران رنجيده بدشت قبايق رفت چون چنگيز خان از مملکت ايشان
 بازگشت بخبر دست آمد چند هزار سبب پيش نمود و بدشت مراجعت کرد شش ماه پيش از پدر در ششصد و سبب و سه چري در گذشت و بعد از
 پيش با تو خان بجوگست و دشت قبايق و بلغار و الان رسيد و او جوي مسخر و داشت نرباني که بدرگاهش آوردند و پيش از آنکه بخارا
 سپار و بدو م بخشيد و نالقه بدو هم دين و ملت نگرد و در عهد کبک بن او کناحي تا آن متوجه ارمين و ژو پيش شده بخمس رفت و متباد
 مزار کس مگشت و آن مملکت را بکشود و آگاه روی ملک را و مشر که به و ترنگ متصل است آورد و نصاري پاچاره صد هزار قصد او کردند
 با تو خان ز رمي صعب که در طفر يافت و بدشت قبايق بازگشت و او آنست که منگو تا آن لوليجان را بعد فوت کبک خان بن او کنا
 تا آن بر تختگاه چنگيز خان نشاند و آن در احوال منگو تا آن در گذشت و او شتر سري بنا نهاد و بلغار و برادرش تتر که خان پادشاه
 شد و او سلطان متدين بود و بر فعال ملاکوخان اعتراض ميکرد و ميانه ايشان دشت خواست چنانچه گذشت و بعد از او پيش منگو تيمور
 بجوگست رسيد و بعد از او لوسي بگذشت که در احتداد و جوي خان مخالفت خواست و بالاخر ملک بفرزندان او و دين خوي خان رسيد
 و ايشان دو فرقه شدند اول سلاطين و دست راست که ارس و بلغار و در تصرف ايشان بوده و ايشان را کول آورده گويند و دوم
 سلاطين دست چپ که اندلغ نام آن ايشان را بود و الطافه را آق آورده خوانند و در و گروي کول آورده اول پادشاه تو قبايق
 بن تو قو بن خوي خان است از غارا خان او را بخان طلب داشت و در مقصد و ده هجري در گذشت و بعد از او لوسي
 طفل خان پس از او پيش او و بک خان بن طفل خان بر تخت نشست و سائر الوس خوي خان را مطيع ساخت پس از
 الوس خوي بنام او استعمار يافت چه ايشان را و بک خوانند را هم گويد قوم او و بک که مشهور اند ظاهر عبارات از خوي خان بن
 خيگه خان است القعه در عهد او و بک خان اسلام دران ديار بغايت قومي شد و بعد از او پيش حالي بکيجان بسطنت
 نشست و حکمش مير تب بود که قومي قاضي حجي الدين از ظلم ملک اشرف نوبان شکايت کرد و حالي بکيجان بکريم و از شير سرامي با صدر سوار
 متوجه او و با بکيجان شد و درين پورش سپاه او را و در و نوبت بر راهات عبور افتاد و کسي کچي نشد از ان شکست و با و بکيجان
 رسيد و ملک اشرف را بگشت و بکريم خويش بازگشت و بعد از او پيش بکيجان سه سال سلطنت کرد و در مقصد و
 هجري در گذشت و پس از او کسي از کوک آورده بسطنت نرسيد و ديگر در گروه آق آورده و ان کو و امشکان لوتقان لومي
 بن آورده بن خوي است و از احتداد و دست قو قهيشش خان بن ابو الخواجه اعلان که با داد صاحب قران امير تيمور گورکان
 حکومت ديار خويش يافت و آخر با صاحب قران مخالفت آغاز نهاد و بکريم را و زرم کرد و نرسيد و گشت تا آنکه در مقصد و
 هفت هجري در غارت و سرگرداني وفات يافت و نيزي از ان در ترجمه صاحب قران امير تيمور بيايد و بعد از او قهيشش خان
 با پانزده کس و بکريم که بعد و بکريمي حکومت رسيدند و از انجا که است براق خان بن قو بکريمي اعلان بن ارس خان

که بر چرخان بن تویش خان خواجه کرد و در شهنشاه و بستان و در چری با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
تجایق باز گشت و در شهنشاه و بستان و در چری با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
بن قاسم خان بن سگ خان عالی بیگ خان بن سگ خان سید و در زمان او اصفهان و شاهرخ بن خوجی خان نوح از زم و با و را و از نهر
استیلا یافت و در سلطنت کرد و اول ایشان ابو انخیر خان است که بر دانه نسب بخوجی جان بن خنکیر خان میرسد بدشت
تجایق نشین داشت و شهنشاه و بستان و در چری با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
و الی اندیا و بستان و استیلا یافت و سلطان ابوسعید گورکان را استیلا نمود و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
شیخ محمد خان سید و در سلطنت کرد و اول ایشان ابو انخیر خان است که بر دانه نسب بخوجی جان بن خنکیر خان میرسد بدشت
به سگ خان که نوح از زم به شهنشاه و بستان و در چری با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
محمد و خان بن لولیش خان صاحب الواس خنقاسی و او آغاز نداد و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
رفت و در نجیب او پادشاه از اندخان در رسید و سمرقند گرفت سگ خان استیلا یافت و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
که سلطان محمد خان صاحب مغولستان و الواس خنقاسی را واقعه افتاد ملک بگز داشت و حکم سابقه بودت با و پناه آورد و مسکن
در بنای نیکویی که با و کرده بود سلطان محمد خان را در کنار دریای خنجر بقتل رسانید و خود در نصد و شانزده هجری در
نرم از دست شاه اسماعیل صفوی قتل رسید و نوح از زم از تصرف او لادش بدر رفت و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
عبد الله خان قوم بن اسکندر خان که چون پدرش اسکندر خان بر بلخ مستولی شد و در نصد و نود هجری در گذشت
عبد الله خان پجاسی پدر و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
و در رعایت احترام ایشان مبالغه کردی و بعد از خولیش با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
و به فریبان لشکر کشید و در نصد و نود و پنج هجری لشکر بخراسان کشید و هرات را محاصره کرد و بعد کیسار قراقرم
بکشید و علی قلی خان شامو و الی انجرا را با جمعی کثیر از قزلباش قتل رسانید و دیگر سال پیشش عبدالنور من خان لشکر مسیحی مقدس
کشید و گرفت و حاکم است خان اسحاق و از کشت و در کشیان نهفته علوی بقتل عام کرد و بسیاری از سادات و اکابر را قتل
رسانید و او منصب بجزر صوفی بوده و قتی در شکار قصد کرد که فرزند عبد الله خان پیش از معرود می چند پیوند ناخواسته
رو می گردان شد و شهنشاه رفت و پس از دفاعی بدر کرد و گفت مدت العیش و شهنشاه بدینگونه بود و هم امر و در بشو می این سپه روان گرفتار
شده ام اسحاق خواهم که از دولت و سلطنت محروم ماند و بالاخر خیانت شد که عبد الله من خان بعد از پدر زاده از چهار ماه عمر نیافت
با عبد الله خان بعد از فتح مسیحی بر پیشانی او و سر و او را کثر خراسان و دست یافت و با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر
از تصرف پدر نهفته بود که شید چه مخی زمان میرزا ابن میرزا شاهرخ بن میرزا ابوسعید که آنجا خرمی کرده بود
منه و با بل که بخت و سید و در خان با و را و از نهر رفت و از میرزا ابوبکر بن میرزا شاهرخ تربیت یافت با و را و از نهر

تیمار تمام شد تاریخ است و بعد از ولایتش عبدالرحمن خان بجای پدر نشست و ظلم پیش گرفت و بسیاری از اعرای پدر را قتل رسانید و بالاخر بعد از چهار ماه دوتن از ایشان هلاک گردید و بعد از پنج تن دیگر بعد دیگر سلاطنت کرد و در پیشین انجامه و آخرین ایشان امام علیخان است که با شاه شجاع و پادشاهان برادر و پدر محمدخان بود و امام علیخان بخود و سخا و شجاعت بسیار داشت و هر چه بدتش می آمد می بخشید چنانچه گویند هرگز در طولیداشتن زیاده از دو اسب نمی نامد و بعضی اوقات ابراهیم می بخشید و دیگر از اولاد جوجی خان که ایشان نیز در خوارزم حکومت رسیدند اول ایشان ایلپار حسن خان است چه وقتی سبک خان بر دست شاه اسمعیل صفوی قتل رسید شاه اسمعیل الیزیری بیگ را ایالت خوارزم داد و ایلپار حسن خان تبعیاق نوزده می داشت به تعجیل خود را بخوارزم رسانید و استیلا یافت و بعد از دوتن دیگر بطناً بعد لطن ریاست کرد و دوتن می یازده می آن کرد و چنانکه پادشاه بن غرت خان است که سلاطنت خوارزم رسید اطاعت شاه طهماسب صفوی کرد و کمر چغتای خان و فرزند آن او چغتای خان پسروم چنگیز خان و الواس چغتای یا و منسوب است و در سن ششصد و نوزده هجری بمشهور و تقسیم کرد چنگیز خان از کنار آب سند بازگشت حکومت ماوراءالنهر و خوارزم و بلاد القوری و کاشغر و بدخشان و بلخ و غزنین او را داد و امر کرده و با ساق با و قنویض فرمود و چغتای خان تا آنکه برادر و برادر بود اما او کنای توان و محبت بسیار می داشت روزی هر دو برادر در شراب میخوردند و بسیر رفتند و پاکیزگی اسب بگردانیدند اسب چغتای خان در گذشت پس هر دو بجای باز و دیگر روز چغتای پایجان ایالت باید آورد و گفت چگونه بودیم با آن گفت یک روز یا دم اسب من در گذرد و دیگر بعد از این چنین گستاخی کنم نوره و با ساق نمای پس سوار شد و برخلاف معمول از پس بارگاه تا آن آمده نشست تا آن کسان بفرستاد و از آمدنش سوال کرد و چغتای خان گفت من و سایر بزرگان میچکا داده ام تا با ساق بروم تا آن خجل شد گفت او آقای بزرگ نیست چنین محقرات را چرا بدل آورد و چغتای خان آنرا نپذیرفت و به سبب لشکرانه پیشکش کرد و با آن گناه او بخشید و نیکبختان گویند که تا آن از شهرت چغتای در گذشت نشست آن بزرگان مغول سر بر خط تا آن نهادند پس چغتای خان از برادر و فرزند خود و بدایر خود شتافت و بجا موت پرداخت تا آن که در مضطرات امور ایلیچان فرستاد می و با او مشورت کرد می و گاه او را نزد خود بفرام خواندی و چغتای خان بکرم صیت پدر را احباب دید و فراخ را بومان تجا و زنبودی را قلم حروف گوید که اکثر مردم هندستان صاحب قران امیر تموری کورکان و اولادش را که تا اکنون سلاطنت هند قیام می دارند از عدم دریافت گویند که سلاطنت هندوستان و اولاد چغتای است و با برادر امیر تموری کورکان را از اولاد چغتای میدانند و حال آنکه در اجداد امیر تموری هیچکس نام چغتای نداشته و اصل این غلطی و اشتباه آنست که فراخ را بومان که جد امیر تموری صاحب قران است چنگیز خان او را اندر المام ساخته ردیف پس خویش چغتای خان ساخت چنانچه در احوال چنگیز خان گذشت که جد صاحب قران امیر تموری کورکان و اولاد او در الواس چغتای را المامی بسجده زدند لهذا عام و خاص از راه عدم معرفت اولاد صاحب قران را منسوب بآن میکنند و آن اصل را در با بجمه چغتای خان پادشاهی صاحب قرانست بوده و شوق عظیم داشته و در امور پوره و تا سابعالقیه نمودی و بموجب آن فرمان داده بود که بر دروات باید و خطا سینه در آب بنشیند و گو سفند بکشد بلکه انرا حبه کنه بدتی و زخراسان و ماوراءالنهر بر علایه کسی گو سفند نتوانست گشت و اولاد میراندا تا آنکه در ششصد

و چون بگریختن او در گذشت و بعد از او بنیره اش قراملا کو خان بن مانگان بن چغتای خان بسی فرار یافت و پادشاه شد و در ششصد و چهل و شش
 هجری بکبرک خان بن اوکنای قان او را غول کرد و گفت با وجود و پس ملک بنیره هر سده پس موینگو بن چغتای خان را حکومت آن الوس
 داد و در ششصد و چهل و نه هجری موینگو وفات یافت و فرار یو مان و دیگر یار فراملا کو خان را سلطنت نشان داد و در ششصد و پنجاه و یک
 هجری و فرار یو مان در ششصد و پنجاه و دو هجری در گذشت و بعد از او پس شمس مبارک شاه بن فراملا کو خان پادشاه شد و مسلمان گشت
 یو مان قان براق خان بنده زاده چغتای را که در گذشت پس بر می برد و حکومت الوس چغتای داد و براق خان در ششصد و هفت و پنجاه هجری
 پادشاه الوس چغتای گشت و مبارک شاه را ملازم خود ساخت و لشکر بچین فرستاد و به تیلایافت و شنبه و یک روز در زیدالحال یو مان بر فراخا بود
 از او برنجید و به آذربایجان رفت و براق خان خرم تسخیر خراسان کرد و خواست که بهر طاعتی سپاه مقرر و بخارا را غارت کند مسعود بن
 بلوچ گفت بهر مملکتی که در تصرف نیست ملک خود را خراب نموان کرد براق خان برنجید و اهر کرد و با مسعود را هفت چوب زنند لکن از آن
 عزیمت و در گذشت و چون براق خان از ابا قان منزم بخارا رسید مغالوچ گشت و اسلام آورد و در گذشت و از انظار ائمه است
 و واهجین خان بن براق خان که بعد از او و بفرمان قندو خان پادشاه شد و اسکر یو مان بن اخل فرار یو مان را دارالملک و الوکر
 چغتای را آبا و دیگر لشکر به هند فرستاد و در هفتصد و شش هجری در گذشت و بعد از او پس شمس کجاک خان پادشاه شد و چون فرزند
 قندو خان که بنیره او کنای قان بودند کهنی بماند کجاک خان مغولستان و سائر ولایت ایشان را گرفت و بعد از او و القیو خان از
 احوال چغتای خان پادشاه شد و اسلام آورد و قندو و لاد و واهجین خان کرد و آتش لوغان و واهجین بنده بگریختن کتاک خان بن
 و واهجین فرار و از انظار بماند و بنحیله که دانست مال یقو خان را در سن هفتصد و بیست و پنج هجری بقتل رسانید پس کتاک خان برادر را از هند
 بخواند انس لوقا خان بن و واهجین خان از هند در رسید و بر تخت نشست و کتاک خان را دارالملک ساخت پس از چندی در گذشت
 و بعد از او کتاک خان بن و واهجین خان پادشاه شد و بنحیله که از عهد خلیفه خان خراب بود معمور ساخت و او پادشاهی عادل بود و
 در هفتصد و بیست و یک هجری در گذشت گویند وقتی در صحرا استخوانی چند بدید تا مل کرد و گفت این استخوان با من میگویند که مظلوم
 پس تحقیق حال نموده معلوم شد که جمیع از قتل اطرافیان را آنجا کشته بودند پس انظار ائمه را بدست آورد و بکشت و آنچه از اموال
 مقتولان نزد ایشان بود بگرفت و به ترکستان پوریه که بقوم فرستاد و برادر زاده کتاک خان است ترمش می خوان بن اینچیکداری
 که بعد از اینچیکداری خان پادشاه شد و مسلمان و متدین بود و لشکر بهند کشید و بهی را محاصره کرد و سلطان محمد لخلق بهر او
 و در ایام فرستاد تا از او بی برخواست و متوجه بجات شد و فانی و افرید و بدست آورد و بجا و راء النهر باز گشت برادر زاده اش داود
 تیمور خان که حکومت خجند که شهر قبلا گشت عبارت از دست میداشت و کافر بود و در سن هفتصد و بیست و شش هجری بر ترمش را
 بقتل رسانید و بعد از او برادرش چغتای که پادشاه شد یک در بنیه و مغولستان و دیگر و راء النهر سلطنت سیم اول خجند
 چنگو خان و بعد از او برادرش لیسو تیمو خان که دوانه بود بکومت نشست و بعد از او قولا خان سلطنت نشست و در عهده
 غی سلطان از احوال او کنای قان جمعیت بر الوس چغتای است یافت و عهد نامه قلجان و حاجونی بهادر را پاره کرد و احرا را
 بکشت و چنانچه در احوال او کنای قان در گذشت و بعد از او پس شمس محمد خان بن قولا خان و پس از او سلطان خان
 در هفتصد و سی و سه هجری در تخت نشست و او لشکر و ظالم و سفاک بود و اگر پیش او دو نفر نشستی اکثر آن بودی که یک را بکشتی و یکا

و یک مجری کامل شاه در پنج قتل رسانید و کمر چاود و دو کمر از احقاد و چنانی که در خسته مغولستان کاشغر و افغنو سلطنت که دند باز گویم لعل خلق تمیز
سور صوف نوسلم چون از قتل تیمور شاه اجلان و اختلال باور ادا الله خبر یافت و در مقصد و شخصت و یک جسمی متوجه آن دیار شد
امیر بایریدر جلایر پادشاه بود و امیر حاجی بر لاش و المی کس بنجر اسبان که بخت امیر تیمور صاحب حقان گوکان اما دور کس بود و در امری کما
رفت و امارت کس یافت لعل خلق تیمور زمان آن سال بمان گفتا نموده تخته باز گشت امیر حسین بن امیر قزاق بن امیر فرغان که یکبار رفت بود
شوجا پادشاه را از الله مرشد و در زم سربان سلور و کرد و امیر صاحب قران امیر حمور می پاد پادشاه امیر سببان سلور و بنجستان
که بخت امیر حسین بنجستان رفت و امیر که تپا و برادر که و و جیلانی را بکشت و در مقصد و شخصت و یک جسمی متوجه آن دیار شد
که پادشاه و امیر بایریدر جلایر و امیر خان سلور و بنجستان و در مقصد و شخصت و یک جسمی متوجه آن دیار شد
تعلق تیمور خان سپاه بدفع امیر حسین فرستاد و کینه و جیلانی با لعل خلق تیمور باز شد امیر حسین یکبار که بخت سپاه لعل خلق تیمور خان تاحر
شد و کس تعاقب نموده باز گشت لعل خلق تیمور خان امیر سببان سلور و بنجستان باز گشت نیکو بخت است لعل خلق تیمور از و جیلانی
لطایب امیر حسین بشتافت و در مقصد و شخصت و یک جسمی متوجه آن دیار شد
بن لعل خلق تیمور خان با امیر حسین و امیر تیمور زرم کرده که قنار شد مغولان که با حقا و جنگیر خان عقد فی عظیم داشتند و از شتابان
از لشکر بیرون کردند الیاس کردند الیاس خواجه خان بمولستان رفت و پادشاه شد و دیگر سال با امیر حسین و امیر تیمور و خوا
با سکندر زرمی صاحب که دو ایشان را لعل بد منتهم ساخت تا سر قند بر آمد و محاصره کرد و پادشاه در رستان افتاد و ناچار بمغولستان
مراجعت نمود و بعد چندی در گذشت و بعد از وفات الدین از کا برادر بود و در حقه استقلال یافت و برادر امیر نو که لعل خلق
و بعد تیمور خان الویس بگه بود و چون توکک در گذشت و بعد از او برادرش امیر لولاجی لفران لعل خلق تیمور آن منصب یافت
و بعد از او لولاجی امیر خداداد بن لولاجی که هفت سال بود لعل خلق تیمور منصب پدرش حواله نمود و قمر الدین بر بنجید و آن کینه در
دل گرفت و هنگام فرصت اهل الویس را با خود متفق ساخت و مستهل گشت و نه زده و شانزده را بیک روز بکشت با امیر تیمور زرم
کرد و پیر میشت رفت و بعد از او استقلال یافت و قمر الدین حاضر خواجه خا لولاجی بن لعل خلق تیمور خان و در قمر مغولستان پادشاه شد و آواره اند
که او خرد سال بود که پدرش در گذشت چون قمر الدین اسیر خداداد حاضر خواجه و مادرش را بکوستان سیان کاشغر و بنجستان
فرستاد قمر الدین آگاه شد قصد او کرد و مادرش را بکوستان چنین بر دس چون قمر الدین باند امیر خداداد او را از چنین بخواند
و بساطت نشانم و در امدی اهل الویس کو شیر و لغرای حواله سکیر کشید و طرفان و قمر خواجه بگرفت و مالی آن مملکت نذا
مسلمان ساخت و سپاه امیر تیمور صاحب قران لعل خلق تیمور زرم نمود و بالاخر سیاه ایشان مصاحبه افتاد و بگرفت
تا پنج رشیدی گوید که چون امیر تیمور قصد حاکم و شتند بهر امد و علوه هفت ساله و او بنج خواجه خان نوشت که آذوقه میسازد
که مملکت نو بر سر راه شت گونی این نامه حاضر خواجه جهان را دقتی رسید که امیر خداداد او را کاسه شراب داده بود و خان کاسه گرفت
و بگرفت و در وقت خداداد و با گفت کاسه بنوش و بگره را بستی چون بهر اندازیم ناف و آند خداداد که چه شود و درین سخن بود و ندک
از کناره اردوی مردی با جامه سفید و اسب پاه و در رسید همچنان سواره پیش خان مرکب بر آمد و آواز بر کشید و برادر گذ
بر رفت کس ندانست که او که بود و بعد از چهل و پنج و زحرفات امیر تیمور تحقیق پیوست و نزد بعضی این سخن درست نیست چه حاضر

خواجہ در شہت قصد و دو چہری فوت از انطا لکھ بہت اولیس خان لیس تیرہ خضر خواجہ خان کہ لیس از ہمار کسل سلطنت نشست چہ قبل از
سلطنت دولوت با والی قلماق مصاف داد و گرفتار شد و نجات یافت بار سوم خواند خود را قدر بد و اما در اسلامان کرد و بعد از خود
لشیر محمد اعلان سلطنت رسید و در عہد او خداداد کہ نو و سال امارت کرد و پو و تمام کاشغر و چین و افسو و غیرہ با میر خداداد قتل
داشتند و لیس خان را بدست خود پر تخت خود نشاندہ کج رفت و بگذارد چون منزل چند بار گشت گفت نشاید کہ زیارت دینیہ سنوہ ناکردہ
روم لیس جریہ بہر دینہ شتافت بعد از یارت بدو سنوہ لغری و حال او پیدا شد ہمان شب بگذشت و متقیہ ہفتون گشت و ہمان
زرتش و پو و زب خود وفات یافت با بچہ بعد اولیس خان لیس کر تیش لیس کو فاقا خان بن الیسیان با لیس سلطنت نشاندہ و برادر
بزرگش پو لیس خان بر بنجید و بجاوراء النہر نزد میرزا لغ بیک رفت السالو فاقا خان انشو کج گاہ ساخت و با جانی بیک خان و
کو رہنجان او زبیک کہ از جیم البو انجیر خان کہ نخبہ بمغولستان آمدہ بود بدو دوستی آغاز نہاد و ایشانرا اقطاع داد بعد وفات البو انجیر خان
لیسیاری از الوس او زبیک با ایشان پیوستند و فقط او زبیک فراقی ہران قوم اطلاع یافت و پو لیس خان بجاوراء النہر لو دما اگر سلطان
ابو سعید گو رکمان اورا بالشکری عظیم بلیغی خلکت میدوئی فرستاد الیسیان و فاقا خان در کاشغر ہر دو کاشغر لکھ داد و ظفر یافت و در
مقتصد و شخصیت و شش چہری و بگزشت بعد از او لیس تیش و دوست محمد خان بن السالو فاقا خان سلطنت نشست آن زمان
پیش منقذہ سال بود بر حرم پدر عاشق گشت و از علما فتویٰ خواست و از منقذہ تثن از ایشان بکشت مولانا محی عطا از ہم خان
فتویٰ داد و دست محمد خان حرم پدر را بچہ است شہید پدر را بچہ اب و باید کہ گفت ای لیس بعد از نہ سال از اسلامی کافر شدی و بسا
ساختی دوست محمد خان از مہل آقا قہیدار شد و لیس خان گشت و غسل بر آورد و دو دیگر روز ہمار شد و بگزشت بعد از و شش پو لیس خان
بن اولیس خان سلطنت نشست روح اعلان بن البو انجیر خان کہ از احتاد جو جی خان بن چنگیہ خان بودہ حدود ترکستان پوز
داشت و با شہت ہزار سوار ابغا کر دو ہر ہزار و سی پو لیس خان آندا و لشکار رفتہ بود و طالعہ از مغولان کہ در از و بود و دوم
در کشید و از خانما پیران نیاندہ روح اعلان بمنزل پو لیس و را آمد و پر تخت نشست و طالعہ لکھ ہر کہ ام بچانہ مغولان فرو دادند
پو لیس خان خبر یافت با بلیغا بہ شش ہزار سوار یکسا بہ بخون رسید و لفر لہ اخت زبان از و آوازہ شنیدند و بر او بکی کہ در خانہ بود
بگرفتند روح اعلان خواست کہ بر کشید و بدو و کثیر کان پو لیس خان در او و چند و بگزشت تا آنکہ پو لیس خان در رسید و او را قتل رسانید و از ان
بست ہزار مرد و چہرہ دیوی نجات نیافتند پو لیس خان و خمر خود و قلعہ نگار خانم را و در شہت قصد و شش چہری بمیرزا شیع بن سلطان ابو سعید گو رکمان
والی فرخانہ داد و از و با ہر پادشاہ متولد شد با بچہ آخر میان میرزا شیع و پو لیس خان مجاریہ اتفاق داد و میرزا ظفر یافت و پو لیس خان
اسیر شد او را بشو و عیش و شہر برد از جای برخاست و استقبال کرد و پو لیس خان خواجہ نصیر الدین عبداللہ خان اخر از میان ایشان
دوستی اتفاق افتاد و ابھکام یافت و پو لیس خان بدیا رخویش پو دما اگر در گزشت و بعد از او لیس تیش سلطان محمود خان
بن پو لیس خان در شہت قصد و دو چہری پادشاہ شدہ و دولوت با و زبیک فراق محار بیکر دو ہر بار بہر میت رفت و بعد از
وفات خسر خود سلطان احمد خان ابن سلطان بر ابو سعید و ما و را و النہر طبع کرد و با میرزا ابوسعید بن سلطان محمود زب بن سلطان
ابو سعید مصاف داد و منہزم بمغولستان رفت و محمد خان سالی المعروف بسک خان کہ فکرش گذشت و او در ان مہنگام
با سلطان محمود لیس تیش بر و را و لیس تیش فرستاد او سمرقند و ما و را و النہر بگرفت و استقلال یافت و قصد مغولستان کرد

سلطان محمود

سلطان محمود به اتفاق برادر خود سلطان احمد خان و راجی مصاف داد پس هر دو گرفتار شدند سسکان بنابر حقوق سوابق ایشان را
 اغوا کردند و به مغولستان فرستادند و خان مغولستان که تختگاه اولو در سیدانا و اوچندان شوی که نماند تا اسکندران و دستش بیرون رفت
 با درازند سسکان آمد سسکان خان او را با سایر فرزندان بکنار آب خمند در نهند و چهارده هجری قمری قتل رسانید و برادرش احمد خان
 بن یونس خان و در عمر پانزده خولیش کرد با قلاق رزم کرد و بسیاری از ایشان بکشت و به الاخی خان اشتبار یافت یعنی خان کنده و
 در عمر برادرش سلطان محمود خان در سن نهم و دوازده و دویست و یک گذشت و بعد از فوت سلطان احمد خان پسرش منصور خان
 بن سلطان احمد خان در افسو پادشاه شد و چهل و سه سال ملک راند و در نهند و پنجاه و دوم هجری در گذشت و بعد از آن پسرش
 شاه خان چندی سلطنت کرد و پس دیگر سلطان احمد خان سلطان سعید خان بن سلطان احمد خان در معرکه سسکان
 با پدر خود زخمی شده کجا کجا رفته و اسیر گشته زمانی یافته بالاخر هم زاده خود یا بر پادشاه بکابل رفت و بعد از قتل سسکان با پدر
 یا بر پادشاه به اندجان آمده مستولی گشت میرزا ابابکر بنده امیر خداداد و امالی کا شفر که از امرای اعظم خضر خواجه خان بود و با
 سوار روی با و آور و سلطان سعید خان با هزار و پانصد سوار با و رزم کرد و طفر یافت و در نهند و بیست و هجری کا شفر بگرفت
 و بار کند نیز منسخر ساخت و بعد از آن و پس پسرش عبدالرشید خان پادشاه شد و سیصد و پسر داشت پس از و حمله کرد و خان
 بن عبدالرشید خان و بعد از او و لادش در کا شفر و چین و مغولستان سلطنت کردند و در احوال بعضی از وزرا و
 امرای چنگیز خان و اولادش محمود بیگ بلوچ خواندنی و زیر چنگیز خان بوده در زمان او کنایه ای تا آن بجا که است حبار سید
 و هانجا در گذشت و پسوست برهان الدین مسعود بیگ که در عهد کونک خان و منکو تا آن عامل ما و االنهر و ترکستان
 بوده چندان مال و جابه داشت که در شعبان سن ششصد و پنجاه و سه هجری هند کو خان را که با سه صد هزار سوار متوجه ایران بود
 در کا کل چهار روز نگه داشت و در آن ایام همه سپاه او را نزل داد و احاطه کس را از او و چنگیز خان خدمت کرد و در تبر
 وزارت رسید از آنجمله براق خان را و زیر بود چون براق خان غریمیت خراسان کرد و خواست که بهر فرسویات سپاه هم قند و
 بخارا را غارت کند مسعود بیگ بخارا رسید و پیشتر سعی و سایر بلاد ما و االنهر آبا گشت او در نهند و دوازده و یک هجری در گذشت
 نوروز بیگ بن امیر ارغون آقا بعد از خان امیر الامرا بود و دهم و هجری او چندان بر خراسانیان مستولی بود و اگر کسی آب
 بخوردی گفتندی مگر در آب عکس نوروز دیده خواهی شمش الدین محمد صاحب دیوان و ششصد و شصت و یک هجری وزارت
 بلا کو خان یافت و در زمان اباقا خان عظیم معتبر گشت و برادرش عطا ملک حکومت بغداد و پس پسرش بهاء الدین محمد اباقا خان
 داشت اولیای متبکر و متهور بود و در ضبط ملک و سیاست جهل بلوغ داشت روزی در اصفهان با نخل تمام برای پسر فوت
 یک بر عادت عوام در می نگرست بگوید تا چشمش را بر دل آورد و ندو گویند که او بسعی بهاء الدین محمد را در اصفهان یافت
 و بعد از او باز از رکیان اصفهان شبها در کان خود را با انواع امتعه و اتمشه بی محاطت بگذراند و ششصد و پنجاه و یک هجری
 و کس را مجال نبوده که در آن تصرف کند عیسی مقداری خود را از و کان بگرفت و بهای آنرا و چند آنجا گزاشت و دیگر وز
 صاحب مذکور کان آگاه شد و دیگر آنهان داشتند انحال نداشت بخیرت بهاء الدین شد و باز گفتند که بهاء الدین بفرموده عیسی
 بخلق در آوختند چه سودای مالک چرا که از اتمشه غلامی را فرستاد تا بفرموده عیسی بخارا را بفرستد و باز آید و در آنجا

[illegible]

چونک خاتون خوانند و ولایت روند اجازت باشد نوروز و مسعود با والده اش ملازم باشد اگر از املاک چیزی محبت کنند بستانند و بان محبت
 کنند خرم بجا نهند رفت و هم آنجا بر سر مرمت دیگر مومنه خان نوهر کر آسایشی ندیده اگر خواهد شوهر کند فرج الله والده اش با تا مابک هم باشد
 و اگر بار املاک پادشاهی بامیر لوفان داده ام او را با و نمایند و دیگر املاک را عرضه دارند اگر چیزی رد کنند فدا و الا قناعت نمایند
 باری تعالی بر بار محبت و بر شتابت کند و رین زمان خاطر هم با حضرت ایزدی بود و همین قدر پیش تو اتم نمود و نقلست که گفت بنده آزاد را بیکو دارند
 و بر خانه نسبت غریبه را فراموش نکنند با آنچه دست دهد و السلام آگاه در روز و شب چهارم شعبان ایشان در فرا باغ اولش
 رسانیدند و پس از آن فرج الله و بچی و مسعود را از پی روان کردند و از مناقب دانست که روزی خواست که سوار شود و در ولایت
 ناپهنا با خطر اب می آمد و میخواست که سخن بعرض رساند و خواجه توقف کرد تا در رسید و ناله سر غصه و زبانش جا گرفت و بر زمین
 رسید پس او را آورد و بخانه باز گشت و موزة دیگر پوشید و سوار شد و دیگر روز صاحب فراموش شد و روزی در حوز آب
 نشسته بود و ندانید بجای رفته با و داد و این رباعی در آن نوشته بود در رباعی عالم چو محیط است و کف خواجه لفظ به پیوسته نکرده
 لفظ میگوید و خط به پرو و نه که نه و نه و در آن دو شرط به دولت ندهد خدای کس را لفظ به خواجه و دیگر این رباعی بگفت و در طهر آن
 نوشت رباعی سه صد و نه سفید چون مضیقه لطیف بروی زیبایی بنویسند و قطع از کله خاص مانده از جای غلط به چوبان بدست
 دارند خط به بدر گرفت و بر ما بگیرد و قتی خواجه دستاری با بالاضد و نیاز مصحوب شمس الدین حسین به شیخ سعدی شیرازی
 فرستاد و صد و پنجاه دینار از آن صرف کرد و شمس الدین رسانید شیخ قطعه خواجه نوشت که آنست قطعه ای که پس از هم فرستادی و
 مال به مالیت افزون باد و دشمن پایمال به هر چه دیناریت سالت عمر مباد و تا بجای سه صد و پنجاه سال به صاحب دیوان از
 بند ناپهنا شمس الدین حسین آگاه شد لیکن بر روی او هیچ نگفت تا آنکه روزی صاحب دیوان را دعا کرد و ندک بالاضد سالت
 عمر باد و خواجه بخندید و گفت اگر شمس الدین حسین صد و پنجاه را از میان ببر و شمس الدین منفعل گشت و توبه کرد و خواجه حاج الدین
 گیلانی بعد از آنجا نوب سلطان البشر است خواجه رشالدین طبیب در نمرود و در عهد سلطان ابوسعید بهادر خان بعد از قتل
 خواجه رشالدین طبیب استقلال یافت و در گذشت از وزرای او لاد بلا کو خان خرا و کسی تا حال طبعه در گذشته چه دیگران
 همه قتل رسیدند را قمر حروف را از دست خال شعری بیاد آمد شعردم پادشاهان اسید است و هم به گسی با سموم و گسی با سموم
 همین ترمی به نیست شمشیر به کنارش مگر گاه زخم به میره طالع که در زمان سلطنت چنگیز خان با طاعت این دو دیوان سلطنت
 رسیده اند و ضمن احوال سلطان بعضی از آن با خضار تمام مرقوم گشته از آنجمله اند لوک ایپا کانه ایشان با سر ایپا کانه
 جلایر منسوب اند و از اعظم امرا بی بلا کو خان بوده و بعد از او پیش امیر توقا امیر الامرای کجانون بوده و پس از او پیش
 امیر حسن داماد و چون و حاکم خراسان بوده پس او است امیر شیخ حسن ایپا کانی خواهر زاده ابجانیو سلطان و او داد امیر
 خویان که بعد از خاتون و ختر امیر خویان و در جاکه کجاک او بوده اول کسی است که از ملوک ملکانه او شیخ حسن بزرگ گویند و شیخ حسن
 کو بیجا عبارت است از شیخ خویانی و ذکرش بیاید با بجمه شیخ حسن بزرگ و در عهد سلطان ابوسعید بهادر خان حکومت مردم یافته
 و بعد از وفات او سلطان محی خان از سلطنت برداشت و میر موسی خان و علی پادشاه طغر یافت و بر آذربایجان و عراق و عرب
 و خدیوستان مستولی شد و بعد از آن تخت گاه ساخت و لشکری خاتون منکو حه سلطان ابوسعید بهادر خان را بنحو است چنانچه

خوباسان را بنواخت و باز بامارت رسانید و از ایشان بود امیر شیخ حسن خورانی بن تیمور باسن بن امیر خوبان که شیخ حسن که چک
مشهور است او در هفتصد و سی و هشت هجری خروج کرد و او را با امیر شیخ حسن بزرگ گاهی میوافقت و گاهی مخالفت داشت و دست میزد و
و طغان تیمورخان را که امیر شیخ حسن بزرگ بعد از خورشید طغیانه بود و امیر شیخ حسن کوکای کتاب فکرات لشکر را که در میان ایشان چنانچه گذشت
و آخرین طایفه خوبان میان ملوک اشرف است که از طلم او اکابر و باسیان جلای وطن اختیار کردند و ششم از احوالش در ضمن جوانی
حالی بگنجان پادشاه دشت تجاق مرقوم است و که ملوک طغای تیمورخان از اتحاد و جوی فساد برادر چنگیز خان است چون
سلطان ابوسعید بهادرخان درگذشت و او بر جرجان مستولی شد و در هفتصد و پنجاه و هجری خواجه سخی سرزند او را بگریفت و
بکشت و بعد از او امیر ولی بن شیخ علاء قوشچی که در خدمت طغای تیمورخان مرتبه عالی داشت و در هفتصد و پنجاه و هجری خیزد به پیشاپوش رفت و در
هفتصد و شصت و یک هجری با سربازان بکشت است و عدل پیش گرفت و ملک معمر را ساخت و لقمان امیر طغای تیمورخان که در گذشته کشته شد
سجود از دست بخت نشانند چون لقمان سجد و استرا با در سید امیر ولی آن از کرده ایشان گشت با و پیغام داد که بجای دیگر رود و پس گشت
از غولستان طغای تیمورخان را که دانست از ملک براند و استقلال عظیم یافت و بسیاری از ملکها مانند داسغان و نظام و شمنان
و فرور کوه و غیره بگریفت و باری مسخر ساخت چون امیر صاحب قران تیمور زکوری کان روی باندیار باز نهاد و مخالفت کرد و ببالا فر
از اسب سپاه صاحب قران اسیر باد بگذاشت و تبر و شمشیر داشت و در هفتصد و شصت و شش هجری بمیوست
و امیر صاحب قران لقمان طغای تیمورخان را بنواخت و بابت استرا با و او امیر ولی با سلطان احمد ایلکانی بود و بعد از آن هر دو بکمال افتخار
خواجه محمود کلان سراسر احوال او را بگریفت و بفرمان صاحب قران بقتل رسانید و پس از لقمان احکام امیر با و پسش میرک پادشاه
بن لقمان بن طغای تیمورخان بکجه صاحب قران جانشین پدر گشت و در هفتصد و شصت و شش هجری با امیر زکوری مخالفت آغاز نهاد و او در هر
زخمی شده و در هفتصد و شصت و شش هجری درگذشت و بعد از او کسی از اولاد طغای تیمورخان اسباب طاعت نرسید و دیگران
منطقه که در زمان سلطانین چنگیز بکجه است عراق و عجم رسیده اند و آن در تحت اقلیم چهارم و در ضمن خوان که مستقط المراسل بعد
اول منطقه است مرقوم است و ایضا ملوک کمرت اند که در سلطنت او لا و چنگیز می بماند و بعضی از آن رسیده اند و کمرت از
فرزندان سخر سلجوقی بوده و ملک شمس الدین کمرت خواهر زاده رکن الدین مرغی اول ملک کمرت است چون چنگیز خان خراسان
بگریفت رکن الدین اطاعت چنگیز خان کرد و او را پسری نبود و رکن الدین که در هشتصد و پنجاه و شش هجری درگذشت ملک
شمس الدین محمد کمرت جانشین شد منکو تا آن او را امارت مرآت و خور و جغتای و اسفر و فراه و سیستان داد و در خدمت
کرد و استقلال یافت و از طایفه است ملک صخر الدین حسین کمرت که بعد از پنج نفر بکجه است و او ملکی عادل و قاهر بود
و در سن هفتصد و سی و شش هجری بعد فوت سلطان ابوسعید بهادرخان خطبه و سکه تمام خود کرد و دانست که سردان را را
بعد از رزم به رحمت داد و بعد از این فتح ملک پس مقرر شد و آمد خود و سرخاران را غارت کرد و و اطراعی از لات و غره جمع آید
و در باد عیش با و مصاف دادند ملک طغی یافت و بسیاری از ایشان بکشت باز ماندگان با و در آله نهر نزد امیر فرغن رفتند
و گفتند قطعه گستر چنگیز خان بر قتلگاه که کس گوید شاه ناز و بیا و به چنان عجزه شد و غوری بدگره که بر خود نیار و کسی نظر
امیر فرغن در غضب شد با اتفاق الساجیه سلطان متوجه مرآت شد ملک حسین در ظاهر شهر با و مصاف داد و منزه شهر تحکیم گشت

و چهل روز متباد کرد پس مشکبش فرستاد و با برادرش سلطان باز گشتند و ملک حسین ملک میراندا آنکه در مقصد و مقصد و یک بجزی در گذشت بعد
از و پس بر پیش ملک غیاث الدین میر علی و در هرات سلطنت یافته بموجب فتوی علما هرات غم ستیصال سبب داران کرد و بنا بر آنکه
در گذشت بیام غلامی شد روی به نیشاپور آورد و محاصره کرد کارسی نساخته باز گشت و دیگر سال باز آمد و از بانات و عمارات اثر
نگذاشت و اطرافش غارت کرد و هرات مراجعت نمود و بسال سوم باز به نیشاپور آمد و در خرابی کوشید و روی یک از نیشاپور یا
را بدید چون میدانست که مذہب تشیع میدارند گفت یکوی که بنای مسلمان هر چند خواست نیشاپوری گفت و رند مذہب غیاث الدین
والی هرات بر سر چیز علات مسلمانان را چرانیدن و کار بر ناپا داشتن و درخت بریدن ملک غیاث الدین منفعیل شد و هرات باز گشت
و بالاخر در مقصد و مقصد و شش بجزی با اتفاق و سکندر بنی اوسجی او بر نیشاپور استیلا یافت ملک غیاث الدین را اسکندر بنی ایست
نیشاپور واد و هرات مراجعت نمود و در مقصد و مقصد و لبست بجزی امیر صاحب قران تیمور کو رکابان ایلمچی را هرات فرستاد و مقر رنور
که ملوچ قتلغ آغا مست شیرین آقا را در سلک از وروج ملک ناده به محمد بن غیاث الدین بر علیه منکر و چهار کوه در عایا از ظلمش کجای
آمدند و نزد شیخ رکن الدین ابو بکر بنالیدند شیخ هر چند اورا نصیحت کرد و در نگر فت مولانا بر بخیر و فرمود که ملک از ملک ظالم
بگریز و قهری را بخشیدم و بسی بگذشت که صاحب قران بر هرات مستولی شد و کرامیر غور صاحب قران گورکان بکشی
نماند آنچه در اقلیم ششم بندی از احوال چنگیز خان و اجداد و ولدش بر بنی از اهر و وزیرای آن و دومان کسانیکه در زمان سلطنت
چنگیز خان بدولت و حکومت رسیدند لقیلم آمد اکنون سطرعی چند از اخوان صاحب قران امیر تیمور گورکان بکشی
می آرد امیر صاحب قران قطب الدین امیر تیمور گورکان ابن طراغای لومان بن اسکر لومان بن امیر انجان لومان بن
امیر فرخار لومان بن سوخو حجن بهادر بن ابزو فنجی بر لاس بن فاخونی بهادر بن لومیر خان بن بایسفر خان بن قندو خان بن
دوین خان بن لومانیان بن نور بجر خان بن نالابقا صاحب قران و چنگیز خان و دلبومیه خان بهم پیوند و لوسب همه ایشان به
یافت بن نوح علیه السلام میرسد و صاحب قران اعظم سلاطین جهانست در ان باب شاعری گفته قطعه سلطان تیمور آنکه شل او
شاه نبود و در مقصد و مقصد و شش باید بود و در مقصد و مقصد و یک کرد و جابوس و در مقصد و مقصد و عالم بدیده
و گورکان تبرکی داد و اگر او نیچه او خواهر زاده امیر حسین بن امیر قلامی بن امیر فرغن در جباله کلاخ داشت و در الوقت و حجه
امیر حسین از صاحب قران بزرگ و عالی بود و مخفی نماند که بومیه خان وصیت کرده بود که بعد از و پسش فیل خان که چنگیز خان
میشود پادشاه باشد و پسش فیل خان که چنگیز خان وصیت کرده بود که بعد از و پسش فیل خان که چنگیز خان
که همین طریقه اولاد ایشان مستمردارند و موقع خود بران نهاده چنانچه در احوال بومیه خان گذشت با بجمله چنگیز خان بموجب
نوشته در عهد خویش و را خاریو بان را سپه سالار ساخت و چون ترکستان و ماوراءالنهر به پس خود چغتای خان و افغاریو بان
سپه سالار الوس چغتای بود و تا آنکه اسکریو بان بن اجمبال لومان در عهد سلطنت و و حجن خان بن براق خان بن بو فرارین
بن چغتای خان امیر الامر و دارالامام گشت و بعد از و فرزندانش با بارت کس قناعت کردند و انجا اقامت نمودند و ولادت
صاحب قران در مقصد و مقصد و شش بجزی در کس اتفاق افتاد و درین سال سلطان ابو سعید بهادر خان که ذکرش گذشت
وفات یافت چون صاحب قران لبست و پنج ساله شد مطابق سن مقصد و مقصد و یک بجزی پدرش امیر طراغای لومان در گذشت

و کرامیر غور

و هم درین سال صاحب قرآن خواهر امیر حسین را بخواند و اکثر میان صاحب قرآن و امیر حسین بموافقت و مخالفت میگذاشت که تفضیلش از مدعیان زیاریاد و اما از جمله آن یکی نیست که در گرفتن قلعه قرشی در شهر سلف مرقوم است و پس از آن میان هر دو در صلح و دست و او کارهای بزرگ امیر حسین بحسن معی و رزمهای صعب از دست صاحب قرآن برآورد صاحب قرآن را شمار سیدین اعلوم تنه سلطنت بسبب حاکمات واقع شده و از آنجمله است وقتی الیاس خواجه خان پادشاه حبیب و مغولستان از احفا و چغتای ابن چنگیز خان روی بزم صفا و امیر حسین او را از جمیع تاشام رزمی صعب اتفاق افتاد و روز دیگر سپاه حیدر که در دبارانی عظیم بارید و امیر شمس الدین از امرای حیدر در آن روز رزمی صعب کرد و بر مدینه امیر حسین ظفر یافت چون شب شد الیاس خواجه خان بگریخت صبح دیگر او از لوق امیر شمس الدین در معرکه ندید آمد امیر حسین و صاحب قرآن روی بزم او نهادند امیر شمس الدین مقابل عظیم کرد لشکریان امیر حسین و صاحب قرآن باز اول و در کل فرو رفتند و ده هزار مرد از ایشان قتل رسیدند امیر حسین و صاحب قرآن انگشته فاحش خود زد و دیگر در ده بدخشان است چه امیر حسین سپر خود جهان ملک و امیر تیمور را از پیش فرستاد و جهان ملک بعد از فتح از اتفاق منزه شد صاحب قرآن خبر یافت و بر کوه رفت با سیزده کس بر بربرای تنگ که مریخ افغان بود و با ایستاد و رزمی صعب کرد و ایشان ششصد و سی کس را از سپاه جهان ملک که بدخشان بنا گرفته باشند از صاحب قرآن منقول است که مدت عمر جنگ بآن صلیب ندیدیم با حمله وقتی امیر حسین با صاحب قرآن اراده نمود کرد و صاحب قرآن دریافت و مخالفت آشکارا کرد و روی به بلخ نهاد و اکثر از امرای امیر حسین به صاحب قرآن موافق گشتند چون بحد و دیر رسید هر که از عظامی سادات مکه بود و جمله تاج حرمین نزد امیر حسین آمده التفاتی یافت نزد صاحب قرآن آمده طبل و علم پیشکش کرد و صاحب قرآن آنرا بقال نیکان بگریخت و تمامی اوقاف بلاد تفویض فرمود میان سید و صاحب قرآن الفتی پدید آمد چنانچه بعد از وفات در یک مقبره آسودند با حمله سید صاحب قرآن بر مقدمه امیر حسین بعد از رزم ظفر یافت صاحب قرآن سورعش بن و لشند چه اعلان بن نور خان بن ملک بن او کتاسی تا آن را سجالی برگرفت و بسیاری از امرای امیر حسین نزد صاحب قرآن آمدند امیر حسین در بلخ ایستاد و آن حضور شد صاحب قرآن عهده کوزه بجامه پرواخت و بالاخره امیر حسین عاجز آمده و امان خواست تا بکه رود و صاحب قرآن عهده کرد که قصد او نکنند و کس را تیه بوباند پس چون شب شد امیر حسین بادی و نوکران از قلعه بیرون آمد و راه کم کرده بشهر کمنه افتاد و نوکرانش از او جدا شدند امیر حسین ترسان بر مناره مسجد جامع رفت و از غریب اتفاق آنکه یکا پس می کرده بود بر مناره برآمد تا با ظراف بنکر و دیگر از اسب نشان ماند امیر حسین را آنجا دید و بشناخت امیر حسین مشتکی گوهر بدو داد و تا آنکه سخن را پوشیده دارد و فرزند صاحب قرآن رفت و حال باز گفت صاحب طالع را بفرستاد امیر حسین ایشانرا بدید از مناره برآورد و در سوراخ دیوار مسجدی بگریخت مردم آنرا بدیدند و او را بگریختند و نزد صاحب قرآن بردند صاحب قرآن گفت من مالو بعضی بر مناسک پس از مجلس بیرون بردند امیر کنیز و خیلانی که پیش ازین از امرای حسین بود آخر از در بنجیده رفیق صاحب قرآن شده بود گفت امیر حسین برادر من کی قباد را کشته است او را بقتل رسانم و دیگر او را بگوشه چشم اشارت کرد و ندکه امیر کنیز و از پی امیر حسین شنیدند او را جانی بیک بقتل رسانید صاحب قرآن قلعه بند و آن حراب ساخت و خزاین و خزاین امیر حسین بدست آورد و در رفقه چند و پنهان و یک مجری روز چهارشنبه و دوازدهم رمضان صاحب قرآن با اتفاق بویان سائر امر او سید بر که حکومت داشت

و بپاورداء النهر شد و یکس شتافت و سمرقند تختگاه ساخت با ستود و لوقیش خان خوشی برادر الویس خوشی لشکر کشید و بالآخر او را بکجاست
الویس میبکمان گردانید و صاحب قران در مقصد و هفتاد و هجری روی بخت و مغولستان نهاد و از شجوان در گذشت کباب تیمور بخدشت
او پیوست صاحب قران از گشت کباب تیمور مخالفت آغاز نهاد و صاحب قران سپاه بدیع افرستاد و الساری کاری ساختند باز گشتند صاحب قران بنفس خویش
حرکت کرده با سکر لغان بر رفت و باز گشت و در راه امیر موسی در بد چشم و دیگران با اتفاق یکدیگر عذر اندیشیدند صاحب قران دریافتند چه جسم را
بگرفت و یکشت و دیگر آنرا بخشود چون از ضبط مادر النهر و بلخ و الویس چغتای فراغت یافت علقه لواحق را نزد حسین صوفی و الی خوارزم فرستاد
که کات و حقوق الویس چغتای متعلق است آنرا با کد حسین صوفی حوالی بگفت صاحب قران در مقصد و هفتاد و هجری روی بخوارزم نهاد
حسین صوفی بعد از رزم منظم لشکر متخصم شد و بجای گردیده و در گذشت و برادرش یوسف صوفی بجای او نشست و اطاعت نمود و بعد از چند
مخالفت گشت صاحب قران در مقصد و هفتاد و چهار متوجه خوارزم شد یوسف معزرت نمود تا باز گشت و در شعبان سن مقصد و هفتاد
و پنج نوبت سوم غرم مغولستان کرد و مقصد صاحب قران باقر الدین امرای حیه تمام روز رزم کرد و شب بقر الدین خان بهز میت رفت
سپاه صاحب قران الویس اورا قاتل کردند و خاتون امیر شمس الدین نومان و دخترش ولسا و خاتون آغا را اسیر ساختند صاحب قران
ولسا و خاتون را بچو است و باور کند رفت و تخریب شتافت و در مقصد و هفتاد و دیگر بار متوجه خوارزم شد بعضی از امرای صاحب قران
مثل سارلوعا و غیره یعنی کردند صاحب قران از خوارزم باز گشت مخالفتان بعد از رزم منظم بگرفتند و آخر بقر الدین پیوستند
با اتفاق ایشان به اندکان شتافت براره فراق از میرزا عمر شیخ که الی فرغانه بود جدا شده با و پیوستند و مرزا عمر شیخ بکوه
پناه برد و صاحب قران آگاه شد و روی بآند یار نهاد و بقر الدین باز گشت صاحب قران او را قاتل کرده باز گشت و همچنین در
مقصد و هشتاد و یکست سپاه صاحب قران روی بچیه آوردند و باقر الدین رزم کرده غالب آمدند و سمرقند باز گشتند
و این پنجیم بار بود که سپاه صاحب قران بچیه رسید پس دیگر بار صاحب قران غرم مغولستان کردند و محمد بیگ و غیره را بمقدمه
روان کرد و بقر الدین باز با ایشان مصاف داد و بهز میت رفت صاحب قران در مقصد و هشتاد و هجری رزم و سمرقند و سمرقند
صوفی که هنگام اقامت او سجده و سفیاق بر مادر النهر آورده بود شتافت یوسف صوفی متخصم شد و در ایام محاصره در گذشت
خواجه لاق صوفی از مانع صوفی مغلوب شده گریخت و صاحب قران پناه آورد و صاحب قران روی بقلعه آورده قراقره بگرفت و
سیادات و جنبا و مشایخ و بازاریان خوارزم را که چانیده بکس فرستاد و دروغی خوارزم شیخ علی بهادر داد و او بکس باز
و در مقصد و هفتاد و یک هجری ملک غیاث الدین کیرت صاحب برات را بقرمانی خواند و قبول نکرد و بالآخر اهل منو و علی بک
پسر امیر ارغوشاه خالی فرمائی بخدمت صاحب قران پیوست و در عهد کیرت که در سفر برات ملازم باشد پس بطوس باز گشت
صاحب قران در مقصد و هشتاد و دو هجری روی بخراسان نهاد و ملک محمد برادر ملک غیاث الدین کیرت و الی میر حسین بخدمت
پیوست و علی بیگ حوالی صاحب قران از و وعده فراموش کرد و صاحب قران بکوه رسید و بیابا و نزد مولانا زین الدین ابوبکر
بانبای روی رفت و گفت ملک خود یعنی ملک غیاث الدین را چو از شرب خمر منع نمی کنی گفت کردم و نشد امیر و تعالی ترا برود
اگر تو تیر نشنوی و دیگری بر تو گمارد و صاحب قران باز رفت تمام برخواست و متوجه برات شد و در راه قله و سمرقند را فرستاد
بگفت و برات ملک غیاث الدین لشکر متخصم شد و رزمهای صعب کرد و بالآخر امانی شهر و رزم سستی کردند اسکندر سخی

که از مازندران گریخته با و پناه آورده بود ملک را گفت که می ملک امانی محالات لبخند کرد که نمیکنند یکی را بکش تا سخن بشنوند ملک گفت خون ناحق
 نتوان کرد و اسکندر گفت پس سپرگاه فتوان داشت با تا فرغ غیاث الدین مضطرب شده پسر خود میر محمد و اسکندر شنجی را بخدمت صاحبقران
 فرستاد و خود نیز بخدمت پیوست و آنسر دیگر یافت صاحب قران خراسان بخوریان بدست آورد و حصار قدیم و جدید هرات را با زمین برابر ساخت
 و این واقعه در مقصد و مشتاد و سه اتفاق افتاد پس فوجی بنیشت پور و سرور و فرستاد و خود متوجه طوس و کلات شد علی بیگ جانی فرمانی از
 کرده استغفار کرد و بخدمت آمد و خواجه نجم الدین علی محرم پیوند سردار صاحب سرور و بنیشت پور بخدمت آمد صاحب قران گفت چه خبر
 و ارجی گفت الناس علی دین ملوکهم خداوند را در تعظیم سادات سبالت هست و مرا نیز بالیشان حسن اعتقاد هست پس صاحبقران بنیشت پور
 و از انجابه استقرارین شتافت و سرسوار بی قلعه مسخر ساخت و بسیاری از امانی استقرارین بکشت امیر ولی صاحب استقرارین و استرآباد
 اطاعت کرد صاحب قران میرزا امیرانشاه را بحسن گذاشت و حکام خراسان را بپساکن الیشان رخصت فرمود و بسپردار بازگشت
 و عنقریب با هم علی پیوند سردار و در رسید که علی بیگ جونی فرمانی حاکم طوس و امیر ولی را استرآباد و غرم سرور و دارند صاحب قران
 در زمستان آن سال از جیون بگذشت و آواز غزیت مازندران افکند و ناگاه بکلات تاخت برد و غنیمت بسیار گرفت آنجا
 میرزا امیرانشاه و ملک غیاث الدین از حسن و هرات بخدمت پیوستند صاحبقران بمحاصره کلمان پرداخت علی بیگ جونی فرمانی
 از مهابی صعب بکرد و با لآخر یک روز محمد شیخ جو مانی فرمانی را با دست خود که تا فرود شانه زاده محمد سلطان بود بیرون فرستاد
 و دیگر روز بخدمت آمد و راهی که بسبب آن امانی قلعه مضطرب شده بودند بر آورد و بوجها رفت مخالفت از سر گذشت صاحبقران
 از و کلات برخاست و خواهر زاده خود امیر علی بن امیر شریک از لاب را بمحاصره کلات باز داشت و تفرقه قلعه و قلع که میان آنرا
 و کلات است فرما و داد و قبله بر سر رفت ملک علی سیدی که از قتل ملک غیاث الدین کربت کولوال بر سر بود و اطاعت نمود
 و در می صعب نمود و بالاخر پان پیون آمد صاحب قران او را بخواست و بجاراء و لهر فرستاد و تا قلاع سرحد ترکستان می
 بماند پس سبایق آنکه را از قتل میرزا امیرانشاه ایالت بر سر داشت و پس متوجه استرآباد شد امیر ولی شکم فرستاد و تا
 سرحد ترکستان تا بازگشت امیر علی که به محاصره کلات مشغول بود شبی از بر تحقیق عمرای قلعه با چند کس نهفته بر سر کوه رفت امانی
 قلعه در رسیدند و او را بگریزند نزد علی بیگ جونی فرمانی بر وند علی بیگ او را شیخ آورد تا صاحب قران از سر خویش در گذشت
 امیر و تا او را با سوار امرای جونی فرمانی و ملک غیاث الدین کربت بسپردار بردند پس حکومت هرات بملک غوری پسر ملک غیاث
 بکرت و بسپردار بازگشت با لآخر ملک غوری را نیز چس فرمود و پاندهان فرستاد و ملک محمد بن فجر الدین کربت را که بطلاکت
 بنیگد برانید حکومت غوری داد و مخالفت در زید و در مقصد و مشتاد و چهار با اتفاق ابو سعید شهید غوری متوجه هرات شد
 و بسیاری از او باش باو پیوستند ملک محمد به هرات مستولی شد و از مغول هر که را یافت بکشت میرزا و میرانشاه و رکنار غرات بوشیخ داود
 امیر حاجی سیف الدین و میرافق و ابراهیم فرستاد و مخالفان منظم ساختند و میرزا امیرانشاه از لی هرات رسید صاحبقران از آن واقعه خبر یافت
 فرماندا ملک غیاث الدین کربت و بسپردار میر محمد غوری و علی بیگ جونی فرمانی و سوار امرای خراسان را که در سر قند مجبور بودند بقتل رسانیدند
 صاحبقران در مقصد و مشتاد و پنج حجر می و مغولستان فرستاد و الیشان از قمر الدین بنهم بازگشتند صاحبقران فوجی دیگر باندای فرستاد و الیشان رفتند
 و از قمر الدین اثری نیافتند بازگشتند و در آخر این سال صاحبقران از دست سوم متوجه امیر جاکو بر لاس حاکم کابل در کناره فرغات

نجدت پیوست صاحبقران متوجه هرات شد و با سفر شتافت و قراقرم را بگذرآباد را گرفت و بسیاری از انالی اسبها را بکشت
 پس متوجه سیستان شد سیستانیان رزمی صعب کردند قطب الدین والی سیستان بعد از رزم عاجز شد و بجدت پیوست سیستانیان
 با وجود آنکه پادشاه ایشان در لشکر بود از شهر برآمده رزم کرد و در چند آنکه زخمی ماست صاحبقران رسید و بالاخر منظم لشکر قتلند
 صاحبقران شهر گرفت و قتل عام نمود و قطب الدین را مقید لب قند فرستاد و بلبست شد و گرفت و بقتل رسانید و مسخر ساخت
 و بعد از آن زابل را ضبط کرد و لب قند بازگشت و در سن مفتقد و مشتاد و شش عزم تسخیر باز نذران کرد و چون بجنگل باز نذران
 رسید هر روز نیم فرسخ جنگل می برد و می رفت تا آنکه باز نذران رسید و مسخر ساخت و در می بکشد و بپاد را را الله مر اجبت نمود
 تا بستان و در سمرقند و زمستان و در پنج سرای لب بر بود و در مقصد و مشتاد و مفتت بجزی بو قیش خان و دشت بچاق و دوز
 شاهزاده جوچی شرا و را با صد هزار سوار به تبریز فرستاد تا هر آنچه خود شنیدند و کردند و بازگشتند صاحبقران در مقصد و مشتاد
 بجزی بو قیش بو رش سه ساله روی بایران نهاد و در آن لب برش بسیار فتوحات و پیرا دست داد و با گر حیان رزمی صعب کرد
 و مظفر یافت بقتلش گرفت و متوجه عراق بکشت و انالی اصفهان از مفسد می خویش بقتل رسیدند صاحبقران متوجه شیراز شد
 زمین العابدین والی شیراز که از آل مظفر بود بکشته گریخت و سلطان عماد الدین والی کرمان و شاه بجزی صاحب یزد و والی سرخان
 و حکام لار بجدت پیوستند و در حال این احوال بو قیش خان والی دشت بچاق با خواهی قمر الدین با شاهزاده های جوچی شرا و
 قمر الدین را با سپاهی که آن بجا لک صاحبقران فرستاد قمر الدین و ران و یار خرابی بسیار کرد و این خبر در مقدمه روز از شهر
 بشیراز رسید صاحبقران جوچی لب قند فرستاد و ولایت فارس و کرمان برآل مظفر منقسم ساخت و بمقتضات و پیش از وصول
 او سخا لغان بازگشته بودند پس خبر رسید که طائفه از شاهزادگان جوچی نیز او ستوز در خوا رزم آمد صاحبقران در مقصد و نود
 متوجه خوا رزم شد و سخا لغان بدشت گریختند صاحبقران خوا رزم چنان ویران کرد که یک کس در آن نماند و آن مملکت سه سال
 همچنان خراب بود و آنگاه آباد گشت و در آن آوان بجا پیران سر برام که دختر صاحبقران را در جباله کج داشت و واسطین
 خندان بود و عصیان و برزید منرا عمر شیخ روی پا و آورد و را بگرفت و با برادرش ابو الفتح بقتل رسانید و درین سال سور
 و در گذشت صاحبقران لب برش سلطان محمود خان را بجا می او بجالی گرفت و در او اخر این سال بو قیش خان با سپاه بچاق و صلیقا
 و قمر کس و سایر ممالک جوچی خان روی بپاد را و الله مر نهاد و صاحبقران روانا آورد و بر مقدمه او بعد از رزم ظفر یافت و در
 به بو قیش آورد و بو قیش بچنگ بدشت بچاق گریخت و در آن ایام حاجی بیگ ابن عم بیگ جوچی فرمانی بن امیر ارغوشاه جوچی
 فرمانی والی طوس بگمان آنکه صاحبقران از بو قیش خان منظم شده در طوس بنام بو قیش خان خطبه خواند و یوسف خواجی سپهر
 قمر الدین را که آنجا محبوب بود و بیرون آورد و با بارت نشانند طائفه از سزندانان با و پیوستند و فیو و غیره امرای صاحبقران
 که در هرات بودند طوس را محاصره کردند صاحبقران آگاه شد میرزا امیر الشاه را بخواسان باز کرد و انید میرزا پیشا پور شد و
 سزداران را بخرمیت و او متوجه طوس گشت و فیو و غیره بجدت پیوستند حاجی بیگ جوچی فرمانی از قلمو بگریخت و گرفتار شده
 بقتلش رسیدند امیرزاده هزار کس از انالی طوس بکشت و شهر را ویران کرد و در سن مفتقد و نود و دو بجزی صاحبقران
 بجزی رزم بو قیش خان سپاه کرد و لبست هزار سوار بخته فرستاد و ایشان از اکالیغ بگذشتند و شنیدند که قمر الدین گریخته

بر بعضی رفته که از آنجا سمور و قاقم می آرند اهل چندی را از آن آب بگزارانید تا ایشان را غم و تمنای بر درختان چمنو بر که در انعام بود و
 نهادند و بعد از شش ماه بسم قدر آمدند پس همدین سال صاحبقران متوجه بوقیمیش خان شد و امر فرمود که هر کس یک کمان بی تیر یا تیر کش همراه آورد
 و فرمان بفرمود که در این حکم نمود که سیان یکس یک پیکر کتلی باشد و هر کس یک کلمه و یک واس و یک آره و یک تیشه بر و صد سوزن و یک و رشت و
 نیم من ریسان و یک چرم و رشت و یکیک برک با خود آورد پس بر آب خجندیل بسبت و بگذشت و زمستان در تاشکند سلاق و در گرفت
 و در صفر مفتصد و نو دوسه مجری روی بدشت بخاق آورد و در راه بیابان بوقیمیش خان رسیدند و اسپیک شتار آورد و در دواز
 جانب او معذرتها کرد و در پیچ و در گرفت صاحبقران کچک طاق رسیدند و به الخ طاق رفت و آنجا نهار ساخت و سکر اسنان تاریخ
 وصول او را بران کنند صاحبقران متوجه با آنکه چند ماه راه آبادی دور ماند و در لشکر قحط افتاد و بهای گو سفند بصد و نهار
 رسید و یکمین غله بسنگ کلان که ده من شتر غنیمت بصد و نهار کنگر رسید لشکریان و ران بیابان بشکار و غلف روزگار میگزارانید
 صاحبقران بفرموده تاشکار جمع آورد و مدتی بان قناعت کرد و نگذشت و ران صحرا شهاباوشان از سوراخ بیرون آمدند و آنجا
 بلبل سرانیدند پس صاحبقران از آب نوبل بگذشت و دران بیابان یکپس ندید هیچ داد و در کمان بر حسب فرمان یا همی بخاک
 رفت و چند جالوران در صحرا بید آنها گرفته بخدمت رسانید صاحبقران از اخبار بوقیمیش خان پرسید و میزد تا آنکه در بسبت و نیم
 جمادی الثانی تو رسید و نگذشت آنجا خبر یافت که مخالفان نزدیک اند پس در غره رجب السال بکنار آب نیک رسید و آنجا شنید
 نشسته است لشکر عظیم جمع آورد پس آنکو تیمور بر لاس را بخر گری فرستاد و او بسپاه بوقیمیش خان
 بملک بن یادگار بر لاس و رمضان خواجه از لالت لقتل رسیدند و دیگر هم میانش بخرختند و
 آن شش ماه بود که بجانب شمال میرفت لشکریان بر بعضی رسیدند که قتل از خوب شفق انجم
 با السال صاحبقران در موضع مندرجه بر بسبت سپاه پرداخت و مفت غول مرتب ساخت
 با جوی نرا و چون باس تیمور اعلان سبک یاری و ایتیش اعلان و جیه اعلان و امرای ان لوس
 یقرات و عیسی بیگ و فو فو سی روی بر زم گاه نهاد پس محاربه عظیم اتفاق افتاد بوقیمیش روی
 بکر و صاحبقران خود متوجه او شد بوقیمیش خان بگریخت و از شانرا دکان جوی نرا و کوه
 میش خان در گوشه های سپهر بر دند بخدمت پیوستند صاحبقران سپاه بقاغب مخالفان فرستاد
 جی خان گزرا نیده باز گشت و در فلقیده السال به ابراز رسید پس بسم قدر رفت و میرزا
 عدو و نو و جیار بجای حکومت شمال و غرین تاجد و دند بمرزا میر محمد جهانگیر لفقیش نمود و در
 یران شد مورخان از ان بویزش الحیاله تعبیر میکنند با بجمه صاحبقران باز نذران رسید سپه
 تخصر شد صاحبقران بمحاصره پرداخت و بالاخر سید کمال الدین رسید رضی الدین امان
 چون بدشت بدشت معاتب شدند صاحبقران سید کمال الدین را بخوار زم فرستاد و بسپاه
 بفتح لقتل رسانید و در محرم مفتصد و نو و پنج مجری بسامیان کوه بسبتون و در قوالت شش
 شتر و او و قلعه سفید بکشود و بشیر از رفت شاه منصور از اولاد مظفر و الی شیراز بمقابله

که بوقیمیش
 و جیار
 صاحبقران
 ظاهر میش
 و بوقیمیش
 چون سلیم
 میرزا اعتر
 و قتل تیمور
 بسبت شدند
 و آنجا سنا
 رجب السال
 کمال الدین
 خواستند
 از نذران
 و محرم و سبت

پیش آمد و قتل رسید صاحبقران تمامی آن منطقه جمع آورد و بکشت چنانچه در جوانی گذشت پس صاحبقران با صفهان بجهان
 شد و قرامچر ترکمان را که در کوهستان نشسته و رایتها بسته بود و به تعجیل بر سر او رفت و همه همایانش قتل رسانید و در رمضان
 آنسال المچی سلطان محمد ایلیکانی صاحب بغداد شد سلطان جسر برید و بگریخت صاحبقران کشتی بدست آورد و از آب بگذشت
 سلطان احمد از راه کر بلا بدمشق رفت حافظ لوزالدین عبداللہ المشهور بجا فظ اینزد گوید صاحبقران روزی مرا گفت در آن روز
 از من تقصیر رفت اگر چنانچه بر دجله رسیده بودم به آب روه میگذاشتم سلطان احمد را و سگهای من و هم باجای صاحبقران چند می بخور
 بسر برد و در آخر آنسال قلعه نگریت را فتح کرد و بکشت و در مفتحند و گوید و مفتح بجزی دیگر با بر عزم رزم بومیش خان کرد و روی
 بدشت قبیاق نهاد و عرض سپاه دیدار اب تیمور که در وامن کوه البرز است تا وریای قلعه من که پنج فرسخ است سپاه بالیتا و در
 خلال این احوال سلطان احمد ایلیکانی بر بغداد استیلا یافت باجای بومیش خان لشکر کرد و در زمی صعب نمود بهر میت رفت صاحبقران
 او را تعاقب نمود و لشکر صاحبقران با اطاعات غارت کردند صاحبقران قومی خان اعلان را که همایش بود از آب اتل بگذراند
 و حکومت بدشت قبیاق داد و میرزا میر محمد بن میرزا عمر شیخ متوفی را بشیر از بازگردانید شمس الدین عباس و غیره را بسمت و نشان
 ایشان بشیران آمدند و خبر یافتند که فرایوسف یا بسیاری از پادشاهان طاق آمده میرزا میر محمد بمقابل داشت و فرایوسف
 منظم گشت میرزا میر محمد بشیر از نشان داشت صاحبقران متوجه بر وس گشت و بهت بر ضبط بدشت قبیاق است و مشکور را که از اعظم بلاد و
 است رسیده تا راج کرد و بجهار از رقی شد و بگریخت و متوجه کوه البرز شد و بسیاری از کافران آنجا را بکشت الگه بشیر سرای
 رسید و خراب کرد و بدشت قبیاق فتوحات بسیار دست داد پس در بهار سن مفتحند و گوید و بکشت بجزی براه در مندر اجبت نمود
 با استحکام قلعه و در بند که از آن براه بدشت قبیاق رفته بود و فرمان داد و میرزا میر الشاه را تحت هلاک و خان داد و آن عیادت است از
 و رند با کور تا بغداد و از حد همدان تا سرحد روم پس میرزا میر الشاه را رخصت کرد و بسیاری از باغای بقایای آن
 و رند بکشت و بجهار شد و نهادند بگریخت و بسوخت و افواجش بشیر از شد و تا بلاد و سواحل و کمرات بکشد و صاحبقران
 با و را دالند شد و بسیر قند رسید و خراج سه ساله آن دیار بر عیایا بخشید و در مفتحند و گوید و در سمر قند باغ سعال طرح انداخت
 و عمارات آنرا دجل و پنج و ز با تمام رسانید و حکومت خراسان و سیستان و مازندران تا حد و کمر از شاهزاده تقوایض فرمود و
 و رین سال المچیان مغو خان از حد و حمای نیامدند و رخصت آنطرف یافتند و درین سال پیر محمد جاگیر محاصره کرد و صاحبقران
 خبر یافت و بالشکر بسیاری روی بپای نهاد و به اندراب رسید از شهر هزار مرد بگریخت و کافران کبوتر و سپاه بوشان شتافت
 و به وضع جادول رسید سواران پیاده شده بر کوه رفتند تا آنکه قناب در برج سلطان بود و بر قناب بسیار یافتند و ز قلیل جبال
 لطباب فرود آمدند و بهر صاحبقران بجزی از چوب ساختند و طنا بهایران بستند صاحبقران تا چند می در آن شسته و فرود
 و یک فرسخ پیاده رفت پس چند اسپ را طنا بهایر گردان و اعضا بسته از کوه بریر آوردند و اسپ سلامت بر رسید صاحبقران
 سوار شد و دیگران پیاده روان شدند و کوه مخالفان رفتند کفار کتور مقابل عظیم کردند و بغداد از سه روز امان خواستند
 و بخدمت پیوستند و مسلمان شدند صاحبقران ایشانرا خلعت داد و باز گردانید و آنها عهد بکشد صاحبقران و دیگر روز
 روی بالیشان نهاد و بکوه رفت و هر که یافت بکشت و امر کرد تا کیفیت آن فتح را بر سنگ نقش کردند پس بکابل شد

ایلیچیان حکام حیه و منوستان و اربکستان بخیرت رسیدند صاحب قران سلطان محمود خان و میرزا رستم را با سپاه سرالبنار به بندوستان روان کرد و با چند هزار سوار از پی متوجه شد و در شهر قصد و یک هجری برکنار آب سبز بوضع رسید که سلطان جلال الدین منگرنی با چنگیز خان انجرازم کرده بی کشتی برآب رده گذشته بود پس پل بست و بگذشت و به بلخی شد و غارت کرد و پس بکنار آب سپاه رسید و ضربت کرد و بعد از رزم منظم گشت ایلیچ سکنر شاه والی کشمیر برکنار آب سبز بخیرت رسیده بود و چندی در اردو بماند میرزا پیر محمد جانی که ملتان را بمحاصره کرده بود و بعد از شش ماه بکشت و در کنار آب سپاه بخیرت پیوست صاحب قران چون اسپان لشکریان او تلف شده بودند سی هزار اسب و در نایک روز با ایشان بجبهه رسید پس به اجویین رفت و قلعه را تصرف کرد و آبکش و دو پا خاک برآید ساخت و ده هزار کس بکشت پس سرخی و قلعه فتح آباد و اهر و بی بگرفت و کلنل رسید و آنجا سلطان محمود خان که بیشتر تباراج بعضی ازان دیار آمده بود بخیرت پیوست صاحب قران تبریت سپاه پرداخت و مینه و مسیره و قلنگاه و سراول چند اول بسیار است او را بکس سپاه با سر دیگر شش فرسخ و دو میل بود و از آب چمن گذشته و در وی بندگی نهاد سلطان محمود بن سلطان فیروز صاحب دهل و دلاو اقبال خان غرم رزم کرد و در ظاهر از امانی هند که در لشکر صاحب قران مجبوس بودند گفتند انیک پادشاه تا قصد پادشاه شما کرد و زود باشد که خلاص شوم صاحب قران از آنکه مبادا هنگام رزم دارد و فساد کند صد هزار کس از مجبوسان بکشت و دیگر رزم سلطان محمود و دلاو خان با ده هزار سوار و چهل هزار پیاده و صد و بیست فیل از دهل برآوردند سپاه صاحب قرانی را از فیلان توهمی عظیم بود تا خدائی کنند و در پیش ان گامیست ها پهلوی نه اشتند و پای های ایشان را بچرم گام داشتند و خاری خشک در راه بکشان ریختند و انگاه مقابل عظیم اتفاق افتاده و بالاخر ملو اقبال خان با بیدلان از قلنگاه حمله آورد و سپاه صاحب قران بر حجم آمده و بلبانان را بر خاک انداختند ملو اقبال رزمی صعب کرد و با سلطان محمود منظم بشهر گریخت و همان شب سر خود گرفت و دیگر روز صاحب قران لشکر رفت و شهر دهل با ستم سلطان محمود و صاحب قران و لیدر میرزا محمد سلطان ترتیب یافت صاحب قران چند فیل بفرستد و همچنین دیگر جاها بولایت خویش فرستاد و از اهل صناعت اهل حرفه هر کرا یافت از دهل کوچانیده بسم قدر روان کرد و پانزده روز در دهل بسر برد پس رو بقلعه میزبانه نهاد و قمر که آبکش و دو قلعه نام نمود پس بکنار رود گنگ رفت و موعه فتوح شد و بگرفت و بکنار دریای گنگ از طرفی که دریای مذکور بحر جان یافته بود و میرفت تا بجای رسید که سنگی بشکل گاوی ساخته بود و در اتم گوید هنوز آن را کوکله نمینند که آب گنگ از آن بیرون می آید صاحب قران لشکر را تا بخت اطراف فرستاد پس ایشان را جمع آورده متوجه کوهستان سلو که گشت ایلیچ اندیاز بخمال سافحه پناه بردند صاحب قران در مدت یکماه در کوهستان سلو که شخصت نوبت با کفار مقابل کرد و عتایم موفور بست آورد و بسیاری آبکشت و متوجه جمون شد و در آن دیار دیار بگذشت و خضر خان را که از امرای هند بود و از پیدسار تک خان که خیرت بخیرت پیوسته ایالت ملتان و اولیس رو با و را از هنر نهاده و در شعبان آنسال بسم قدر رسید و سازنکیان اسیر شده بود تا دوفیل نزد میرزا محمد سلطان که در حد منوستان بود و فرستاد و در سمرقند ببارت مسجی جامع قرمان داد و در شهرت هم محرم شد و در هجری دیگر بار متوجه ایران شد منو خان را از ان یورش و در سن هفت ساله تعبیر کند و در ان ایام خضر خواجه خان پادشاه سمنان در گذشت و میرزا اسکندر تا آنکه پانزده سال بود و با اتفاق امرای صاحب قرانی روی بمنوستان آورده و بخد و کاشغر رسید و بسیار کندن را غارت کرد و با فتوح ستافت و استقلال یافت بسیاری از منوستان بگرفت و غریمت چین کرد و امانی آنجا اعطی

کردند شهر سپید در میرزا اسکندر چنین فبدا کرد و یکجا شتر بازگشت و درین سال صاحبقران بگرهستان شتافت و در بسیاری ازان دیار دیار
 بگذشت و دوران ایام سلطان احمد ایکافی که بار دیگر برانداخته شد و استولی شده بود از امرای خویش متوهم گشته یکیک از ایشان را طلب
 میکرد و میکشت و متنبه شدن او از سخن فرارش سبب از نیل بازداشتن و بسیاری ازان اهل حرم را در آب غرق کردن اینهمه در نفس بهین اتلیم
 بعد از احوال جنگی و در ذکر مالوک ایکافی میفرمودم سبب باجمله سلطان احمد از بغداد باشتش سوار پیش قراوه سف رفت و او را با تمامه که
 بشهر آورد و از بیم صاحبقران آنچه توانست برگرفت و بروم شد و در راه میان او و قراوه سف از تخلف کرد و سلطان احمد ایکافی
 نزد قیصر روم ایلدرم تاثیر نداشت و قیصر با استقبال او شتافت و از اسب پیاده شد امیر طبرین والی آذربایجان بخدمت پیوست
 و کلاه و کمر صحر و علم و بوق و نقاره یافت و بازگشت صاحبقران از دیار بلخ بگرهستان رفت و پانزده قلعه برگرفت ملک گرگین
 حاکم گرهستان بگره خجست آخر بایان بخدمت آمد و دوران نشانیلدرم با نیرید امیر طبرین والی آذربایجان را بمبتلاعت خود خواند صاحبقران
 نامه داد نوشت او را ازان منع کرد و قیصر شنید و در مخالفت صاحبقران بالشکر فراوان روی لبواس نهاد و در راه امیر طبرین
 بخدمت پیوست صاحبقران در محرم سن شصت و سه هجری قمری قراوه اسواس برگرفت و هزار مردانه و میان زنده بگذر کرد و در آن
 حصار با خاک برابر ساخت و بطلو استان برگرفت و در ویشام نهاد و امانی طوطی قلعه بسیر کردند و امان خواستند صاحبقران در
 نهم ربیع الاول بجز و حباب رسید بهرون و تیموری باش با عساکر ششام از شهر بیرون آمدند صاحبقران ترتیب سپاه کرد
 و مقدمه را بقبیلان کوه پیکو پیار است و روی بزرگگاه نهاد و شامیان بعد از نهم بنیمت رفتند صاحبقران شهر حلت برگرفت
 و درون و تیموری باش قبلوال پناه بردند و بالاخر امان خواستند و قلعه سپردند صاحبقران ایشانرا حبس فرمود و احوال و
 اقبال را در قلعه جلب گذاشت و سید بدالدین شاه شامان سیتانی را بجا فطت آن لقین نمود و بکار رفت و بکشت و پس
 و بعلبک شتافت و مسخر ساخت و متوجه دمشق شد ملک فرج والی مصر از مصر بدمشق آمد و دو خدای را در صورت رسولان نزد
 صاحبقران فرستاد و اوصاف یافته بروی نمایان صاحبقران را خواجه مسعود سمیالی ازان کید آگاه ساخت صاحبقران هر دو را میکشت
 و لقبیل سدون و تیموری باش برسانر اسیران حلب فرمان داد میرزا سلطان حسین دختر زاده صاحبقران باخواهی مقصدان زار و برانده
 بدمشق رفت شامیان او را مقدمه نظر انگاشتند صاحبقران بجز و دمشق رسید و در غریب ان نزول کرد و دوه روز بماند چون
 در آن حار و از علف اثر نماند کوچ فرمود و بالفوط و مشتی بود و شامیان آنرا بر ضعف حمل کردند و از شهر بیرون آمده لغائب کردند
 صاحبقران بازگشت و زرمی معب کردند شامیان منظم بشهر بازگشتند میرزا سلطان حسین که سردار همیشه شامیان بود و بر دست
 سپاه شاهرخ گرفتار شد و بحکم صاحبقران مجبور گشت پس او را چوب باساق زدند و بگذاشتند صاحبقران دیگر روز رو
 بقلعه دمشق نهاد و هنگام شب ملک فرج حباب مصر از دمشق برانده بمصر گریخت صاحبقران بدمشق بجهتلیا یافت و در روز جمعه
 بر سر بری ایامه بنام او خطبه خواند مولانا ای جلال الدین و مولانا ای سلمان طیب بر ایا جمیع پیشه واران آنجا کو جانیده بسیر کردند فرستاد
 و دو قبیله از شک سپید بر سر قریب امیر المومنین ام سلیه و ام حبیبیه لبافت صاحبقران در شعبان آنسال بتاخت و مشق او فرمود
 لشکر باین هر چه یافتند بگریفتند و هر که اویدند اسیری برون و در دمشق خریک بگذاشتند پس آتش در شهر زدند و بچندین طایفه
 و دیگر شهرهای شام را و حلب را غارت کرد و از آب فوات بگذشت و حکام اقلع اطاعت کردند صاحبقران بقلعه نصیرین شد

و سواران را خراب ساخت و میرزا سلطان حسین و میرزا ابیر محمد بن محمد شیخ و میرزا ابابکر امیر شاه جهان را به قتل رسانید و قلعہ
 بکشور و دیگر حصن را سوزاند ملک گرگین اطاعت کرد تا باز گشتند صاحبقران بموضع صل شافته و روی بفرار نهاد و عراق را با میرزا شاه رخ تبریز
 فرستاد و فرج که بعد از رفتن سلطان احمد برادر او مستولی شده بود و شصت گشت سپاه صاحبقران بجا صحره پر داشتند فرج بر کشتی نشست و بگریختن
 و در راه غرق گشت صاحبقران بعد از او بگریخت و قتل عام نمود و بر صحره و دیگر ویرانه ها و نیز انبارها و غنای آنرا غارت نمود و جمع عمارات را سوزاند و
 و اوایل سن شصت و چهار هجری متوجه آذربایجان شد که گویند که در آن ایام صاحبقران لبشام بود و ایلدرم بایزید با تمام قلمه سواران
 با وزیر بایجان آمد و قراقرم را گرفت و لشناعت سلطان احمد را بیکانی امارت آنجا بدستور و امیر طبرستان را داد و وزن و فرزندان او را بلیون
 فرستاد و خود غلام لشکر آذربایجان کرد و صاحبقران متوجه تبریز شد و از آنجا مراجعت شد و امیر طبرستان از آنجا بخدمت پیوست صاحبقران
 متوجه صحرائی نمیکو گشت ملک گرگین والی کرخستان بزرگ خود را با تحفه و هدایا بدرگاه فرستاد و میرزا محمد سلطان بموجب فرمان که از قتل
 متوجه اردو شده بر و جمع آمدند میرزا ابابکر و امیر جهان شاه بموجب فرمان روی بفرار نهادند و ناگاه در رسیدند سلطان احمد
 با پسرش سلطان طاهر بجله رفت و از آنجا نیز بگریخت و در فرابع ایلیچیان قیصر روم در رسیدند و چون از صلح گفتند صاحبقران گفت
 قرا یوسف را از ملک برانند و یانزد و فرستاد و بقتل رسانند و گویند که در آن زمان که امانده باشند پس بفرمان داد و در سیزدهم
 رجب آن سال متوجه روم شد و بلیون اسکی و رسید و به الدقاق شد لشکریان را از رویان هر اسکی عظیم بود و پیشینند که ایلدرم
 بایزید و از ده هزار سنگ بآن دارد و دیگر چیزها را باین قیاس میکردند و با حجاج صاحبقران از الدقاق ایلیچیان نزد ایلدرم بایزید
 فرستاد و قلعہ کماج طلبد شصت پیغام داد که چون قرا یوسف از روم گریخت بود و فرزندان او در آن درین فرستاد و میند زایلچی بگریخته بود
 که صاحبقران با وزیر بایجان رسید و میرزا محمد سلطان بقلعه کماج که بهفت فرسخ آنست فرستاد و میرزا محمد سلطان قراقرم را بلیون
 ساخت صاحبقران آن قلعہ بامیر طاهر الدین داد و بحد و سمواس شد ایلیچیان از روم در رسیدند و منی لفت قیصر عرض دادند
 صاحبقران عرض سپاه دید و ایلیچیان قیصر را باز گردانیدند و چون شنیدند که قیصر بالشکری غیظم به بویخات آمده صاحبقران اراق
 عدول نمود و از سواستش روز بقیصر و از آنجا بجا بزرگ و بفرستاد و از آنجا به سه روز به انکوریه رفت و قلعہ بکوبه را محاصره کرد
 و هنوز منکره بود که قیصر نزد یک رسید صاحبقران بار دو بار گشت و دیگر روز سوار شد و در قلب جامی گرفت و میرزا شیخ
 تحلیل سلطان و امیر سلطان و امیر یار کارا بد خودی درستم طغای طوغا و سونجیک بهادر و دیگر اماران بمیرزا فرستاد و میرزا سلطان
 و غلام سلطان لواحق بود و میمنه به میرزا امیران شاه و امیر نوالدین و امیر زندی به لاس و علی قوجین امیر طبرستان و شیخ ابراهیم میرزا
 سپرد و قبل ایشان میرزا ابابکر و امیر جهان شاه و فرامان تانبا بود و نزد یک بقلب بدست راست ماسمور اعلان و حسن الدین
 المالیق و بر جانب پسر جلال اسلام و اسکندر بنی و شاه شان سیستانی جامی گرفت و در پیش امیرزاده محمد سلطان و میرزا ابیر محمد
 عرشه و برادرش میرزا اسکندر و امیر شمس الدین عباس امیر شاد ملک بودند و قیصر نیز صفایا راست و سپر خود سلمان جلای را بر
 میمنه و سپر دیگر را بر میفرگماشت و سپر دیگر محمد جلای را با عطای امر چون مال فوج با سپاه علی پاشا تیمور باش و خواجہ فیروز
 پاشا و عیساییک تحلیل پاشا و صرادر پاشا و وزیر پاشا و امل بومان و سپهری منش را پیش شاه باز داشته بودند و سپر لاس فرجی
 که برادرانش بود باسی هزار سوار از مردم و بلیون پیش قول جای داد ایشان همه سپاه پوشیده بودند و بر عادت خود سرتاپا

زین که بسیار می از فرانشان در کیهن آنرا برپای کرده و در دوازده پایه داشت و چندان وسیع بود که در سایه اش دوازده هزار کلبه ایستاد
 نشست پس در آن ملک آفاق جمع آمدند و در آن اوان والی ایستاد و در آنجا نشست و پیغام داد که سلطان احمد و قزاقان و ایلی
 بهر جمع فرمان نهاد با ایشان عمل کند صاحبقران ایلیچیان سلطانین مصر و روم و شام و دشت قجاق و سهند را باز گردانیده و میرزا محمد و میرزا
 و میرزا میک احمد را بقصد بار روان کرد و دو مکتوبی بهیض رسد که در طول مقدمات که آن بآب زل زده شده بود و در دایره لایهای عبداللہ کسی بمصر
 فرستاد و پیغام داد که سلطان احمد جلای را بدرگاه فرستند و قزاقان و سهند را بنزد اکترا لکاه حکومت باسکندریه و سرزمین و حیدرآباد
 حنای بمیرزا الف بیگ و اندکان و در شکست فطرز و کاشغر و نوچی چنین بمیرزا ابراهیم سلطان تفویض فرمود و ایشان را بان و نیاز
 فرستاد و فرمان داد که سپاه و رکن جمع آیند پس طائفه را که در یورش گذشت به همراه بودند صد و شصت و دو نفر و شصت و
 دوازده هزار بود و در میان پنج رشیدی مسطور است که صاحبقران قصد حنای کرد و شصت هزار مرد را علاوه هفت ساله داد
 و آن پنج نفر خان نوشت و در احوال شمر خواجہ خان گذشت القصد سپاه شایان دکان و بنیر بنیر و دکان صاحبقران زیاده بر علوفه
 خوانان صاحبقران بوده اند یا بجای از غول شایه را در سفر گذشت و بآباد و باندی قانان بادشاه حنای که از بختور خان خرد
 منفرم شده بخیرت صاحبقران آمده مسلمان گشته بود و چنانچه در ضمن فرزندان لولینان گذشت و در حجازی الاول غم حنای
 و از ششون که پنج بسته بود و بگذشت و دوازدهم به ابرار رسید و در شنبان مرلیض شد و چون دانست که مرض موت است فرزندان
 و امیران را وصیتها کرد و دوازده نفر را خلافت اولاد خود بخیر نمود و گفت از روی نماید تا ملاقات فرزندم شایخ که در خراسان است
 پس گفت و لمیر میرزا میر محمد بن جهانگیر است پس در مقدم شنبان آنسال در گذشت و در سمرقند فون گشت و سی و شش
 پس و بنیر و بنیر زاده باز ماند و چهار پس و داشت اگر و قایل تمام اولاد و اخاد صاحبقران را بنویسد و قریب باید نیازان
 از آن گذشت و بد که بعضی از آن باختصاص می میرد و آنرا که میرزا جهانگیر میرزا غیاث الدین جهانگیر بن امیر متوکر گورکان و بعد
 و بنیر گترین برادران بوده بعد از پدر و در گذشت و پس بزرگ او محی سلطان و لمیر گشت و نیز وفات یافت صاحبقران بعد از
 برادرش میرزا میر محمد بن جهانگیر را و بعد ساخته و بگذشت حکومت بلخ و قندار و بلخان و کابل و خد و سهند و میداشت فکر
 میرزا عمر شیخ که پیغمبر صاحبقران است لفرمان بایر ایالت فارس داشته از اولاد و میرزا عمر شیخ سلطان حسین بالفرا میرزا بن میرزا
 غیاث الدین بن میرزا بالفرا بن میرزا عمر شیخ از مشایخ سلطانین روزگار است و بعد از او و پس از او بدیل الزمان و میرزا مظفر حسین
 میرزا بشیر گشت پادشاه شدند و در یک سکه اسامی هر و نقش کردند و ولایات بالناصفه قسمت پذیرفت هر چند امیران گفتند که و
 پادشاه در یک ملک صورت نمیداد و هیچ در نه گرفت و مدتی سلطنت کردند و اخاد ایشان و در آخر از آسیب سپاه قزاقان و بعد
 بهایون پادشاه به سهند افتاد و در لبس بر و د و سجاوت و شجاعت اشتباه یافتند و که میرزا امیر الشاه پس سوم صاحبقران است و تحت
 ملاکو خان را که عبارت از عراقین و آذربایجان ماحد و روم و شام است در تصرف است و میرزا خلیل پس میرزا امیر الشاه است که بنو
 و بر سمرقند بر تخت نشست و دوست بزدل کشاد و خزان صاحبقران را و در اندک زمان بخلان بخشد و چون میرزا شایخ پس میرزا مسعود
 شایخ بران رفت و آنرا بی یافت ناگاه سر عصبی او بدیدی رسید آنرا میگرفت و در جنب افکند و گفت همین یکدم از گنج پدریافتیم و بنیر
 میرزا شاه سلطان البوسید میرزا است که از عمر شیخ میرزا از اساطین سلطانین روزگار است چون میرزا لطیف میرزا بن ابوالحسن

میرزا ابن شاهزاده ابن صاحبقران در خراسان پادشاه شد سلطان ابو سعید میرزا در آخر عمر عبد اللطیف میرزا از سمرقند بخارا رفت و در او غلبه بخارا گرفت و حبس کرد و چون عبد اللطیف میرزا قتل رسید متوجه سمرقند گشت و بامیرزا عبد اللطیف بن میرزا ابراهیم سلطان بن میرزا شاهزاده صاحب انجا رزم کرد و منفرم تبرکستان افتاد قلعه در حدود دیار ما و راه را از انهر بدست آورد و فوجی از سپاه میرزا عبد اللطیف را که بگریخته بودند بکشتن بکشت میرزا عبد اللطیف بنفس خویش قتل کرد و سلطان ابو سعید از ابو انجیر خان او رنگ استمداد نمود ابو انجیر خان با دوست سلطان ابو سعید از پاشلیک و خجند لشکر جمع آورد و بامیرزا عبد اللطیف رزمی صعب کرد و ظفر یافت و او را بگرفت و بکشت و در سمرقند بر تخت نشست آورده اند که در عهد سلطان ابو سعید در خراسان مخصوص بهرات تحت افتاد سلطان سپاه از قتل سپاه او آگاه گشته با اتفاق گیر گیر روی با و آورده اند سلطان ابو سعید میان هر دو میحسن با و مصاف داده و مینه و میسه سلطان ابو سعید قلاب ایستاده بود چون مخالفان تباراج مشغول شدند حمله آورد و ظفر یافت و در شهادت مقتدا و یک مجری بدخشانرا سینه ساخت و شاه سلطان محمود پشتری را که از اولاد اسکندر رومی بود و مع فرزندان قتل رسانید و آن در صحن بدخشان گذشت بسوی بگریخت که دولتش را بطلان شد چه در ماه شعبان سن شصت و هفتاد و دو و مجری هر گاه که ماه در عقب بود متوجه عراق شد حسن بیگ آن قومیلو را می آنجا اظهار اطاعت کرد و قبول نیفتاد حسن بیگ عرض خدا داشت که هنوز آفتاب از مغرب نبرآمده و در توبه باز نیست اگر گناه هست که رفته ام بخیر شد و چند آن فرصت دهند که در مستان بگریزد و برنش کم گردد و در اقیانصاف شود تا نایب خود کرم سلطان قبول نکرد و در جواب گفت که رایات غالیات متوجه القصب است هر چه صلاح باشد خواهد شد را تم خروف گوید از سخنان کنه خیر است که بزرگترین خطاها آن است که کارزار کنی با کسی که صلح خواهد چنانچه شاه عالم ثانی پادشاه و شجاع الدوله وزیر بایدا میر محمد قاسم متوجه عظیم آباد شدند و انگر میمان هر چند صلح خواهد شد شجاع الدوله پذیرفت بالاخر در رزم منفرم گشت با بچه حسن بیگ نامشید و تختی زرین نهاد و میرزا یادگار میرزا بنیره زاده میرزا شاهزاده را بر تخت نشاند سلطان ابو سعید بحد و قرا باغ رسید و بسبب قتل خود دینی متوجه محمود آباد شد و در راه لجه اسی رسید که علف آن زهر بود هر چهار پاشی که بخورد و سلطان ابو سعید را بر محمود آباد رسید مقام حسن بیگ برادر و یک بود راه با ضبط نمود و طالع را که از فارس و عراق بار دوی سلطان میر قند حسن بیگ مانع آمد و همچنین روزی از شعروان هر چند کسی خوردنی بار دوی بردند و شاه را تهدید نوشت شرو انبشاه مخالف سلطان آشکارا کرد و او را بر دین خوردنی بار دوی سلطان ابو سعید مانع آمد و سپاه را از قلب لواطت نماند و متوجه اردبیل شد و در راه حسن بیگ یاسه هزار سوار در رسید و پانصد کس از امرای چیتیای را بکشت و دیگران بزمیت رفتند سلطان ابو سعید عاجز آمد و صلح خواست حسن بیگ شیراز صلح باز آورد و ایچی باز کرد و اشد و از پی آن لشکر حسن بیگ در رسید سلطان بزمیت رفت خواست که از ان مملکه بیرون رود و پیش پای می نهد او سلطان آنروز بر اسب سوار بود که چهل فرسخ در یک روز میرفت و آن اسب بر زیر او سستی کرد و یک از التشن گفت این همان اسب است که روزی چهل فرسخ میرود پس سپ خود را سلطان داد سلطان بر پشت و خود بر اسب سلطان سوار شد چنان از ان مملکه بیرون برد سلطان گرفتار گشت حسن بیگ اول شرا لوط قلعیم سلطان بجا آورد و پس شکایت آغاز نهاد و او را باز کرد و انیده خواست که اسب با و برساند اما گفتند اگر او خلاصه یابد و بخراسان رود از او امن نتوان بود پس او را بامیرزایا و کار محمد سپردند او لقصاص جاد خویش آماده شد و قتل رسانید

و او ده سپرداشت و از آنجا که است میرزا شایخ که با بر پادشاه سپرد است و میرزا شایخ بن سلطان ابوسعید حکومت فرمات و از دجان
 داشته آنولایت را بمنوعی ضبط کرد و که یونس خاکی صاحب مغولستان و ندان جمع از آن برگرد و میرزا شایخ سپرد داشت میرزا بابر
 و میرزا جاکیر و میرزا ناصر میرزا بابر سلطان هند رسید و احوالش مع او داد و احقاد و راقیم سوم و دشمن شاه جهان آباد مرقوم است
 و که میرزا شایخ معین الدین و الدین میرزا شایخ سپرد چهارم صاحبقران است و خور و ترن برادران و بزرگترین پادشاهان جهان
 بوده و در سلطنت خویش کارهای بزرگ کرده و از مردم ناحی و از مهندنا طبرستان بنام او خطبه خواندندی و رایات عالی خضرخان
 والی و خطبه بنام او خوانده بعد از حکومت خراسان داشت و بعد از او در بهرات و درین شهرت و مهت جری بر تخت نشست و
 ملک میراند تا در گذشت لفظ ششم تاریخ وفات او است بعد از او پسرش میرزا الغ بیگ سلطنت نشست و در حد کسبت و آن بر سر
 گورکان و الغ بیگ مشهور است و بعضی از این تاریخ و وفات او است بعد از او پسرش میرزا الغ بیگ گفته بود و در که ترا از پسر عبد اللطیف
 میرزا ابدیش و خضرخان صاحب میلی نیز اینی را از منجهان در یاقه با نوشته او و بالاخر از دست عبد اللطیف میرزا الغ بیگ
 بدیدار رسید و آنجا که او با جی حضرت داد و در راه هر دم فرستاد تا بقتل رسانیدند و در سپاه ابدی گشت را قهر را با
 میرزا اسد اللہ خان عمر ناده میرزا قاسم خان که در فن تاریخ مهارتی تمام داشت و باب استخراج شوره حکایتی به بیان رفت چه کنم که
 در کتب طب مینویسد که شوره را سالوس حکیم صنفی چه تحریک اشیا القیاده و تعمیر معادن استخراج کرده دهم شوره را بار وومی نامند
 شوره اسم اصطلاحی اهل عراق است اسد اللہ خان گفت بالفعل بار و در کسبت از شوره و گوگرد و زغال و بانی آن میرزا الغ بیگ
 بن شایخ است که آنرا بساخت و ضبط کرد و فرنگیان از آن مطلع شدند و آن مرکب را بنوعیکه توانستند بدست آوردند و بعد ازین
 بفکر خود تفنگ و پس از آن توپ ساختند و عالمی را از آن خبر بریز و بر نمودند و کپتان جو ناتمان اسکاٹ با راقم حروف میفرمود که
 از خبر ارسال زیاد که گذشته که چینیان آنرا اختراع کرده اند و اکنون قریب دو صد سال میشود که فرنگی بارت طبع آنرا اتحاد کرده و سبب
 اتحاد آن در کتب فرنگ مع سال و ماه مرقوم است یکی معروف و دیگر آنکه اگر توپ تفنگ انداخته سردند و از آن کند و دیگری آتش متعل
 شود و لغیر آخرین راقم حروف پیش محمد ابن رومی دیده که او بساخت العبد المردی با جمله میرزا الغ بیگ ملک میرزا تا آنکه با شایخ
 پسرش میرزا عبد اللطیف و سپاه عباس نامی بقصاص خون پدر خود و بر راه که بقتل رسانید میرزا چو عباس کشتش بر تن بقاء
 بود سال تاریخ عباس کشت و او در فنون هندسه ماهر و در ریاضه و گفته اند قریب پنجاه بیگی بعلم هندسه یافت بود
 و در هر آن مدرسه و بعد از او پسرش میرزا عبد اللطیف و عافیت در او را و الدین بر تخت نشست و در شهرت و مهت جری بر تخت نشست
 رفت و در آن ایام اکثر به سیر میر رفت و روزی در ویشی و ولیده موسی نظام شد و بر جمعی خواندن گرفت که بدان این بود و منید
 این همه طراک کن فیکون و در شهرت و اهل جنون و بعد از آن خواندن این بیت غائب شد و میرزا انکشت شراب مرخص شد
 و در شهرت و مهت و یک جری و در گذشت او بسجاعت و شجاعت موصوف بوده هر چه بدشتش آمدی بخشیدنی از نایت بود او
 قلندر گفتندی و آخرین پادشاه از احقاد میرزا شایخ میرزا یار و کار همی است که در بهرات بر تخت نشست و است که چون
 امیر حسین اق توتیلو سلطان ابوسعید را گرفت و او را با میرزا یار و کار محمد داد و تا بقصاص جزویش بقتل رسانید چنانچه خنجر بکشت
 و بعد از آن کسی از احقاد میرزا شایخ سلطنت نبرد و کان و ملک فی خمس و سبعین و شمایند و کمر طالع و زرا و امرای

اندر

امیر تیمور صاحبقران و فرزندانش جلالت اسلام و زیر صاحبقران بود و وقتی مغول گشته بود و سواره مبتلا گشت محصلان لشکر کشیده آنچه شربت
بگریزند و باز لشکر کشیده و دنداد کار و یکی بگریخت و بر لشکر خود و دود میبوش افتاد و بکرم صاحبقران جراحان اجلاج او را نیکاکرد و دند خواجه
عماد الدین مسعود و همپایان و زیر صاحبقران بود و وقتی ایلیچی از مصر بیاید خواست که با صاحبقران مصافحه کند و خواجه گفت که در مصر
مدای بسیار است و دستور نیست که با دشمنان با ایلیچی مصافحه کنند پس احتیاط کردند و دند حرجی از آستین آن بیرون آورد صاحبقران گفت
ایلیچی فرمانداد امیر علی که کشتاش از امرای میرزا شاهخ زرقی و دافعی و مرگ میرزا شاه رخ میباید کرد و می این حدیث بمیرزا رسید
او را عتاب کرد و امیر گفت ایچند اند این از ان میگویم که قرضه داران و دوا هم عمر تو از خدا خواهد میرزا منترانش منفرود را اقم خروف گوید
امیر علی که در تواریخ این و انش را که از وزیر فریدون سر زده بود و دیده بعمل آورد و همچنین مطالعه تواریخ فائده بسیار دارد و امیر علی
از مشاییر زمان است برادر رضاعی سلطان حسین میرزا بود و بالاخر امیر الامر گشت و از طرف و خوش طبع بود و فضلا و علما و شعرا را دوست
میداشت و ایشان را بی نیاز ساخت اگر چه تصنیف و تالیف تمام او نوشته اند و مساجد و معابد و خوالقی و مدارس و در باطات بسیار یادگار
گذاشت و وقتی با ندر بیان گفت سخنی گویند که مشتمل بر چهار معنی بود و هر یک فکر رفتند ناگاه علی شیر مبارک که نامی غلام را آواز داد و ندیدی گفت
که سخنی بخاطر رسیده اگر امیر نرنجد بگویم گفت بگویم گفت ریش مبارک شما و کون مبارک شما امیر بخندید و او را اصل جز علی حساب او
روزی در حمام فوطه او از عقب کتاف او شد و بر روی بلبست و لبس نگر نیست ندیدی بر در حمام ایستاده بود و امیر گفت که تو هم دیده باشی
ندیم گفت در سنت امیر بخندید و او را اصل داد و از سائل امیر علی شیر است از زنی آید که منش معند بالمش فرستادم خود بر آمده بمش
اند منند که جو جو حساب است قاراب اسم و لاتی است و در منیه آن گذر بام دارد و صاحب مسالک محالک آورده که طول و عرض و لایت
قاراب یکمیزل و یکمیزل است و کعبه گفته اند که قاراب شهر لیت بالایی ساس نزدیک پلا و صاعون و معروفش شانه زده است
صید محال خراب است که شتر ولایت است و در غایت لغارت و غارت حد شغالیش که همای متولستان است و از ان جبال رود
خانها بجانب جنوب روان است و حدی لباس و اند و حدی بطرفان گذشته بر زمین فالماق و روی آید و الطرف را بغیر فالماق کسر
ندیده و ارساس با طرفان صحابه راه است و حدی غریبش هم کوهی است طولانی که کوههای متولستان ازین کوه منبعت میشود و ازین کوه
نیز رود خانها از مشرق بمغرب روان است و در خانه که وضعت الصفا میبوسید که کاشغر از بلاد شتر است و این سعید گوید که کاشغر
قاعده بلاد ترکستان است و از سیاهان شنیده شد که کاشغر شهری مختصر است و تمامی ولایت کاشغر و چین در این کوه مذکور
افتاده و حدی شرقی و جنوبی شهر است که تمام جنگل و بیابان و بشیرهای رنگ روان است و در زمان قدیم و در ان بیابان شهر مذکور
که از ان جمله خوشه را نام باقیست که یک را قوب و دیگر را کنگ گویند و باقی در زیر یک پنهان گشت آورده اند که شیخ
جمال الدین ترکستانی از اولیای زمان بوده و در شهر کنگ اقامت داشت و در جمعه بعد نماز و خط گفت که حق تعالی برین
شهر بلائی نازل فرموده و سی لقمه را مورا هم لبس فرود آمد و موفد که معتقد اول بود و نزد شیخ که از شهر بیرون رفته بود رفت
و بنا بر کاری لشهر باز گشت خواست که باز نزد شیخ رود و بمسج رفت و وقت نماز خفتن شده بود با خود گفت ترسم فریاد بانگ نماز
گویم لبس بر بنابره رفت و بانگ گفت و دید که چیزی از آسمان می بار و خواست که بنه بر آید و راستوار شده بود باز بنابره رفت
و جالی باز گفت و احتیاط کرد که رنگ می بار و لبس چون ساخته بگذشت زمین را از رویک دید و خود را بریرا نگذاشت و ترسان

نزد شیخ رفت و حال باز گفت از غصه بآبی و در می شهر پس شیخ بافتو رفت و مقیم گشت و شهر کتاب خبر میرد یک نماند آفتاب و ارام ملک کا شاعر
 برد اسن کوه غری افتاده آن کوه بر آبی که فرو می آید تمام صرف زراعت و عمارت و ازان آنها یک مین تمام دارد که در زمان سابق
 و در میان شهر کا شاعر میگذاشته و میرزا ابابکر که یک از سلاطین آل ولایت بوده آن شهر را خراب ساخته بر یکجانب آن شهری بنا نهاده و آن
 و آن آب آسمان از کنار شهر چسبیده می پاییز و در شهر کا شاعر قهر می است و سوراخی در آن گذاشته که اهل آن دیار صاحب قبر را
 ملاحظه میفرمایند و در جلد موسی آن احاطه میفرماید راه نیافته میرزا حیدر و تاج خود آورده که علمای کا شاعر را هرگاه مسئله
 مشکل شود حقیقت را بر کاه غری نوشته و در آن سوراخ گذارند و در دیگر کاغذ را بیرون آورند و جواب آن بر خاسته ضمن
 آن نوشته ببینند و دیگری پاره کنند است آن نیز در زمان قاجار شهر حی عظیم بوده و گنجها از آن شهر یافته شده اما بتدريج رو
 سنجاری نهاده که وجوش در آن مسکن آشیانه دارد و میرزا ابابکر آب و دیوارش موافق طبع افتاده آنرا دارالملك ساخته و وجه پهای
 آب چار سکه گردانیده چنین گویند که در زمان میرزا ابابکر در اصل شهر و مصافات آن دو آندوه هزار بارخ احداث
 شده الاضا حصار می در آن شهر ساخته که ارتفاع دیوارش سه دره است و در تمام کا شاعر بحسب انهار و اشجار و باغات بهتر
 از بار کنه چاهی نیست و آبش بهتر از آبهای دریا است و از عجایب آن یک آنست که اول بهار که وقت زیارتی دیگر آب است
 قلت و کمی دارد چون آفتاب بشارت می رسد غایت علی که رسیده امینکند و سنگا شیت و درین آب بسیار یافته میشود و با وجودین
 صفات همواره گذر می و عیار می بر هوای باز کند و شو بهشت و سما لاک کا شاعر آبهای نیک میدارد و بیماری در آن دیار کم بحصول
 می میوند و در سر است اگر چه نو که در میوه اش فراوان است اما از گنا عشت و رعایت مشقت و حجت بحصول می پیوندد و در شش تقسم
 به چهار قسم اند اول بومان که مراد از دریا باشد و دوم قوچین که عبارت از سپاه باشد سوم اطاق که باز در گانان و امثال آن باشد
 چهارم مندریش شرعی و متدیان انقیاض خست از بار کند بالا خوف که سه منزل است انهار و اشجار و بسیارین ازان گذشته پانچم که در ورز راه
 است بغیر از منازل معهوده و دیگر آبادی نیست پو شیده نماد که قبل ازین ملوک کا شاعر از نسل افرا سیاب نبیره پور بن فریدون بوده از آنجمله
 سالوق ابر خان شهاب الدوله که در طایفه مسلمان شد چون سلطنت رسید تمام ولایت کا شاعر را مسلمان ساخت و چند نفر از اولاد او در
 کا شاعر و اراء الله سلطنت کردند چنانچه ذکر شد و خجند که از شهرهای ماوراء النهر است گذشت از اولاد افرا خان کوه خان و اخای مملکت
 را بگرفت و پیش از استیلا می چنگیز خان که ملک پس مانا خان از چنگیز خان که خجند با ملک از اولاد کوه خان و اخای متزع نموده و کوه ساک
 را چنگیز خان بگشت و آل ولایت را متصرف گشت و در تعلق تمپور و پسش خضر خواجه خان اولادش که از اخاف و چغتای خان بن چنگیز خان بوده
 ایالت کا شاعر باز کند و اخاف و خجند و غیره با در خداداد و پسش امیر می نبیره نبیره زاده اش امیر میر علی و میرزا ابابکر و غیره بوده تا آنکه سعید خان
 بن سلطان احمد خان چغتای میرزا ابابکر را بقتل رسانیده و این دیار متصرف گشت چنانچه شمر ازان در احوال اولاد چغتای خان
 گذشت ختن از جمله بلاد مشهور بوده که نیکو که اکنون چندان آبادی ندارد و در ختن دور و خانه است یکی ابرافاس و دیگری
 باورنگ باس موسوم است سنگ شیب ازین دور و بحصول می پیوندد و در میان اهل ختن شود و معامله بحسب اکثر بکر با من ابریم
 و بکنم میشود هر متاعی را کم و زیاده این سه جنبش برخی نهاده و در روز جمعه قریب بسبت هزار مردم از اطراف ختن جمع گشته
 بدین پنج سودا می نمایند بقول مولف هفت تألیف در ختن عطر شده باشد اگر احیا نماند و بقال بنیست که پیوندد و زبان سابق از ختن

تا نحمای و عرض چهارده روز میرفته اند این بابین نوعی آباد بود که مردم را احتیاج به برای قافله نبوده احوال آن راه بواسطه حسام طلاق
بسته شده و راهی که احوال متعارف است صد منزل است متاع آل ولایت یک سنگ شیب است که بغیر از ختن و کاشغری و دیگر سیدانمیشود و اقام
حروف گوید شاید آن کجابه باشد و ایضا سنگ نسان است از سپید و گلگون که در هر باطن افامی بر بند و از غراب آند یار یکی شتر صحرانیت که آنرا
نوعی بقید آرند که آنرا سی با و شرسد بار جزواری شود و دیگر قویان است که در هر یک همای آل ولایت بسیاری باشند و ضرر او نه یاده از خط و
ضاره است چه شاخ زدن و لک زدن و لیسیدن او تمام مملکت است میرزا حیدر در تاریخ رشیدی آورده که وقتی او بیست و سه چنان میرفت
بست و یک کس بودیم در راه قویان را بکشت که چهار کس بسجی بسیار معاد شکسته آنرا بیرون آوردند و بجا از آن انجماعت چته خود
چند آنکه توانستند از گوشت آن برداشتند منور ثلث آن باقی مانده بود و مولانا قطب الدین در شرح کلیات قانون نقل میکنند
که مولانا جلال الدین محض با فرزند سی بود و آمد که سرش چون سر آدمی و پیش چوین مار بود و ده ماه بزرگیت و در آن هنگام شیر مادر
خورد و بعد از سرگشتن خود مادر و محض آسید که در آن خانه بود و انداخته و چون ماهی شتاد و سی کرد و ده ماه گرسنه شدی نزد مادر
آمدی و شیر خوردی و راقم حروف گوید که اکثر شیخان افغان ساکن مراد آباد که شهر مذکور آراسته است و از بگرام و این راقم گفت کرده
بست مشرق واقع است حیدر شیر خان و محبوب شیر خان از احفاد اکبر شیر خان که با راقم حروف ملاقات میداشتند و میگفتند
که در ولایت زده چهار بار اسپری آید تو احم که یک لشتل آوم و دیگری بر صورت مار بود و مادرش آنرا میان مونا نام کرد و هر دو را
شیر میداد تا مار و در ششماه بزرگ و قوی شد و با برادر خویش بازمی میگردد و بغایت الفت داشت و هر جا که میخواست و بخانه و
بیرون خانه میرفت چون گرسنه میشد پیش مادر می آمد و شیر میخورد تا آنکه نه ده ماه شده آنگاه او را شیر گرسنه در پیر میاد و در روز
هنگام شام پیش او نه آمد و درش جستجو نمود و با خط اب کرد و شب خویش بر سر در و دیگر بر سر در و دیگر که یک خاسته از سر بر آورد
که میان مونا و راکش تنور سوخته مثل خلخال بیخ پیچ شده مانده و در حباب خالص شده چه علامت و من و دم آنرا کثیر مشاهده
کرد و بر داشت پیش خاتون آورد و گفت که میان مونا و تنور سوخته چون نیک نماییستند از سر تا دم همه طلای خالص دیدند
و مادرش دید و بگریست و مردم را از آن عجب آمد که این مار از آن آتش اضطراب و حرکت نکرد و همچنان نشسته و با آنکه پیش
از فروختن آتش باطل طبعی مرده باشد و میگفتند که مادر دم از اولاد آن گشتم که با مار متولد شده و مادر دم را مار نگذاشت و اگر بگذرد
هرگز اثر نه کند و آن طلا تا اکنون در میان ما موجود است اما متعشوش بر یوم ما و یان را رسم است که اگر زنی از قبایل خنجر کج
آریم او را از آن حلقه مینی از آن طلا بسیاریم که از گزیدن ما محفوظ باشد اگر زنی از خویش بطلبیم غیر بعدی و هم آنرا احتیاج
نباشد مخفی نماید که پیش ازین سلطنت ختن در نسل افراسیاب میرزا بوزین فریدون بوده چون ارجان که لقب خاص فرخنامی است
و معنی آن بزرگترین خانان باشد اول کسی که از قوم فرخنامی سلطنت نشست و بان لقب داشت و منقرطی ایفو بود و او ندیب
مافی نقاش داشت و فرخانیان از امالی حشامی بودند از وطن خویش بجز و فر فر افتادند و با صحرانشینان آند یار منازعت آغاز نمود
و نه آمل و آندند و شهر سی آباد کردند و چهل هزار خانه دار از اهر اک با ایشان پیوستند که در خان بریاست قوم رسید حاکم
ملا صاعون که از احفاد و خویشانشان افراسیاب بود و زیاده شوکت داشت و قوم دشت قبیاق و قافله مملکت را غارت میکردند
ایلی نر و گوز خان فرستاد و التماس قدم او نمود که در خان در پانصد و بیست و دو مجری بسلا صاعون رسید و نام حوالی از نیر

افراسیاب برگرفت و او را ترکمان خوانند و آن بزرگ آن لو اسی را بطریق سامانی فرمود پیش نایب اطاعت او کرد و در آخر لشکر یکا شمر
کشید و یکشود و بر محمد خان والی ماوراءالنهر طغری یافت و در پایتخت و سی و شش چری و در دوسم قدر با سلطان خجندیه رزم کرد و طغری
گشت و ترکمان خاتون زوجه سلطان را اسیر ساخت و بعد یک سال با عزاز تمام نزد سلطان فرستاد و غم خوارزم کرد و پس خوارزم شاه
سوی هزار دینار خراج بپای برد و چون کورخان بمرد و جانش کورخان کجک بیست و شش ساله بود و با اکثر بزرگان قوام نمود
او را یکشند و کورخان برادر کورخان را سلطنت برگزید و کورخان را نزد پدر از نانی پادشاه شد و قطب الدین سلطان محمد خوارزم
شاه که او و پدرش با کله از بود و خراج باز گرفت کورخان بانیکو تر از اچرب او فرستاد خوارزم شاه طغری یافت و در شش صد و ده
کوسلک بن بابا ملک خان حاکم قوم بایگان از اسپ جینگیز خان پادشاه آورده کورخان او را دختر داد و کوسلک خان خواند و بعد از
کورخان کوشلک خان بن بابا ملک بن شایخ خان و در کاشغر و چین و بلاد و ساعون استقلال یافت و والی را بشکاکه که لقب سائید
کوسلک خان بت پرست بود و زلفش دین نصاری داشت هر دو خلق را بدین خود و عورت کرد و آن کوشلک کوسلک خان یکا شمر شد
و مسلمانان را بت پرستی امر کرد و امام علما و دالین محمد حبی در ترجیح دین محمدی و دلائل اسرار بسیار گفت کوسلک و غضبش بسیار بود و او را
سخنان بر زبان آورد و امام گفت خاک بود و آن لویه کوسلک او را حبس کرد و خواست که بت پرست شود و امام قبول نکرد و شهادت
رسید و بعد از این از آن دیار رستم بانگ و نماز برخواست و بسی بگشت که جینگیز خان بد بخانیه شتافت و کوسلک را بکشت او و اولاد
بر آن دیار مسلط گردیدند و آورده اند که چون جیه بویان شهید شد جینگیز خان کوسلک را بکشت و مهادی کرد و بر کس بر دین که خواهد باشد
طرح از در عهد سابق شهری با نام بود و آنرا اما یک نیز خوانند اکنون بنا بر خود او رتک خراب است چکل کلبه حم و کافی از آبنیه چکل
بن برک بن یافت بن لوج علیه السلام است و مسکن خود بر دین بود و شکش سهیل و خور و نبات لغش را بمعبدی می پرستیده اند
و خود او دختر نزد ایشان حرام نموده خنای و لایق است و بیع که اکثر شهر را آبادان دارد و در شرقی این اقلیم واقع است و از شهرهای
ولایت خانیکو و خجندیه و سواست و همه آن لغات و دیجات و کثرت خلایق و تجارهای عظیم آراسته و بتان زرین و سیمین و در دین
در رعایت بزرگی که خجانه گز و زیاده بران طول مناسب آن عرض میدارند به اشکال متنوعه و آراخا نهاده و در شر خجندیه بتی است
برنجی در رعایت عظمت و گویند صدر هزار خرو از برنج در آن صرف شده و آنرا اصطلا ساخته و آنرا الیسا ده گذاشته اند جلد و است
در رعایت آراستگی و کافی و پیش ازین تنگگاه سلطانین حنا بوده و نزد یکایان شهر قویلا و آن شهر جدید که بجان نالیغ اشتباه دارد
او بنا نموده تنگگاه خویش ساخت چنانچه در شانها مزرگان گویند و پیش بفرسی می خوانند تنگگاه و در شاه قویلا چو بر چرخ ماه
القصه مسکن قوم بانار است و تا مار در جرادت و خصوصیت و خونریزی و در تمام عالم مشهور و معروف اند بجمال و جواهر خندان عقیدت
و زبان مخالفه ترک میدارند و آفتاب را بخدای می پرستیده اند و احوال تا ناز خان و مقول ملک لپران ایلخان که پیش به ترک بن
یافت بن لوج غم می پیوندد و در ضمن ترکستان گذشت و آنجا نیز برنجی از احوال اولاد تا ناز قوم میشود و پیوسته همانند که سوخ خان
با تار آخرین ملک تا ناز است او با اتفاق بوزن فریدون تحمل ملک با قوم او قتل رسانید و مملکت او را ضبط کرد و بسوی گذشت
که سیوخ خان در گذشت بوزن فریدون بر مملکت او نیز استیلا یافت چنانچه در ترکستان مرقوم است پس از آن قوم تا ناز و بلاد
خنای افتادند و آنجا سلطنت رسیدند و لقب پادشاهان خنای التا خان است و از ایشان آنکه در خنای خان بود

را القتل امر فرمود و بعد از آن ایلیچیان را پانزده گز از دور ایستاده کردند و مولانا حاجی یوسف قاضی که از امر ای محراب پادشاه خنای بود پیش ایلیچیان آمد و گفت
 بحسب تاجیه ختم کنید پس از آن شصت و سه روز معین نهند ایلیچیان و دو تا گشته سفر خود آورند و سجده و نکر دهند و پیش رفته مکتوبات شاه صبح و دو نیکران که در یارچه
 سجده بکردند و دست خواجده سر که بالاسی تحفه ایستاده بودند و اندا و مکتوبات را بکشاد و بایست پادشاه و او مکتوبات را بآب زرنه شسته بودند و بدیدند
 و بخواجه سربازان داد و پس از آن سه هزار جامه و هزار و چهارصد تاج و اقرایان خویش و پیشکش و تحفه بخش کرد و هفت کس از ایلیچیان پیش خواند اول از
 ایلیچی شاه صبح میرزا محمد رستمی میرزا پیر سید و بعد از آن از مرغ غله و نعمت ملک شاه صبح میرزا اسفند کرد و شاه صبح خواجده گفت غله و نعمت همه فروز نیست
 فرمود چون پادشاه عادل و دلش با جدای آسمان راست باشد نعمت بسیار باشد پس از آن از دیگر ایلیچیان پرسید بعد از آن فرمود اکنون شما از راه
 و راز آمده بر این ستمید خدایان ایلیچیان را با جاجاعت ایشان که تریب و در هزار کس از خادوم و مخدوم بودند و در اقتصادهای اول بودند و پیش یک
 از مخدوم و دوله و پیش خادوم بسیار نهادند و لبس بریان ایشان خوان باشد که بران طرام گذاردند با بجهای و از طعام خوردن بموجب فرمان بسیار
 رفتند و آنجا کوشکهای متعدده در کمال آراستگی دیدند و در هر کوشک لعیری و بالکنی و لبایسی از پارچه نفیس و کفش از مخمل زر کار و دیگر
 اسباب ضروری و طلا و نقره و نوا و آنجا هر یک بیاسودند و بر روز و کس را از خود و خدمه میراس گوسفند و یک قاز و دو مرغ و دو تن
 از بوز و مرغ و یک کاسه نرنگه از ترنج و دو ظرف نیکو پر از خلوصی و دیگر که خنای و دیگری از غسل متعافا و ایضا سیر و یاز و بقول متنوعه معروف
 و نیک و یک کوزه شیراب و سرکه و یک طبق نقل و مقرر شد و روز دیگر خم و یا خجری بدستور هر روز حشمت و شوکت پادشاه زیاده بران مشاهده رفته چیه
 قریب به صد هزار کس از سپاه با آراستگی تمام خدمت بفرمایند و پادشاه باشکوه بر تخت نشسته و نخل نیاری از کاغذ خنای و اوراق زر و سیم
 و صحرای و عود و سوزنهای تمامی آن فضا رونق بهشت می نمود و مرغیان و مطربان خوش اسحان و لیس و از صاحب جمال از چپ و راست تخت پادشاه
 در رفص و صرد و در قاضی از ازارای شکر و عخل و در آن خیره بماند مشاهده میرفت ششاه و در آنجا لیس بر و بند و همه اسباب طلسمی و حشمت
 را هر روز و ترقه و ایچونان غیر مقرر می دیدند و هر چه در روز اول از طعام و شراب و لباس و خیره و طعمه با ایشان داده بودند و دیگر
 بی نقصان می رسید و در هم عید الضحی ایلیچیان با جماعه مسلمانان و مسجدی که پیش ازین بموجب حکم پادشاه با تمام قاضی موصوف نماز
 عید تعمیر یافته بودند رفتند و نماز گذاردند بعد از آن روزی پادشاه بطریق سیر سوار شد و بهت شکار چند روزه از شهر بیرون آمد و نخل
 اردو شد و روزی براسی که میرزا شاه صبح با میرزا شاه بود و سوار شد اسب تیری کرد و پادشاه پیفتا و بر دستش خرنی سبک رسید و
 پادشاه خنیا که گشت و امر فرمود که ایلیچیان را القتل رسانند بالاخر یکوه بمولانا حاجی یوسف قاضی از آن غریت و در گذشت و حجاب الای
 سایل دیگر مجوسه از خراجین پادشاه بر روز دیگر و فون کردند و از آنجا تا قریب الفصاعه از آسمان و در صحرای پادشاه که نواح را شاه
 طول و عرض و بیاض و باریکیت تمام بود و هر ستون آن در آغوش سه مرد و گنج می افتاد و تمام بسوخت و آتش تابان از دیگر هر چند که مردم
 ایلیچیانها کوشش کردند و آتش فرو نشست و خدمه پادشاه تلفت بآن نشاند چه آن روز در مذمب ایشان هیچ کاری مشغول بودند
 منع بود پادشاه در بخانه رفت و تفریح پر و اخت و گفت خدای آسمان بر من غضب کرد و در نگاه من بسوخت تا آنکه من کار بکردم و احم
 و دیگر دنیا و در این راهی حاصل مدهم هیچ مخرج معلوم نشد که خالون متوفی را چگونه دفن کردند اما خدایان میگفتند که در حجاب که بسته
 معین است چون یک از ایشان بمراد و از بدان کوه بر نند و چیم لیسند پس خاصه اش را در آن کوه ریا کنند تا لیس خور و خورند و کسب شرف از ایشان
 نشود و دیگر اطراف آن و صحرای آن بسیار از دختران و خواجده سربازان را آتش و طوفان سال زیاده بران داده

قیمتی ساخته که بران با چهار صد مجله می کشند و در حوضه را حسی با ایشان می جمع می کنند و این امر را قبیله تمیداند و پادشاه ایشان هرگز از تخت
 پایان نمی آید هرگاه اراده سلطنتی می نماید اسپ را پیش تخت کشند و از بالای تخت بر اسپ سوار شود و در وقت فرو آمدن بدستور بالای تخت
 فرو و آید و خود را بغیر از مجسمه داشتن و شراب خوردن و نشاء کردن کاری دیگر ندارد و در دم نیک ایشان بخدمت باعث شستن اغتیا می نمایند
 را کرده نمی شمارند و کنان آید یا را نام باشند خصوصاً کنان وارا ملک دروس و در محنت اقلیم حنیف رسید که وارا ملک آن کنان نام دارد و او که
 شنیده بیشتر که مسکه وارا ملک دروس است معلوم نیست مسکه وکنایه یک شهر است یا علامه و دیگر از شهرهای روس که بسیار مشهور است و در
 و دیگر می حرف است مگر آن جهت اقلیم می نویسد هر که در سیان بیاید شوق او را از آبادانی بیرون می برند و قدری آب و نان پیش او می گذارند
 اگر حصه یا نیت بخانه بازمی آید اگر کثرت شد سباع و وحوش او را بخورند و اگر شخمی کرده خوشیش وافر باشد بسیار داشته باشد بدستور سوار
 بر و در هر چند روز مردم از دختر میگیرند و چون بفر و او را میسوزند بدین نوع که اول او را در روز و در قبر میگذارند و مال را قسم می کنند
 میسازند یک قسم از آن برای دختران و زنان و یک قسم برای جامه که جهت پوشش است یکار می برند و یک قسم برای شراب که درین
 به روز شراب بخورند و صحبت می دارند و کینه کی که خود را خواهد سوخت درین فیه روز شراب بخورند و عیش میکنند و بان روزی که خود را
 می آید و باز نیت تمام بر مردم جلوه می دهد و در ششم کشتی آورده و در کناره دریا نگاه میدارند و در میان آن کشتی گنبدی از چوب
 راست میسازند و آن قبه را با انواع اقمشه می پوشانند و در دهم آن مرده را از قبر بیرون آورده و در میان آن قبه میگذارند و اندو قسم
 و در یازدهم و بیست و یکمی بر بند و خلاق بسیار از مرد و زن جمع میشوند و سازان را نوازند و هر یک از خولیشان مرده در اطراف قبه می
 قرار میدهند و کینه که که خود را آراسته ساخته اند اول بقبه می خولیشان مرده میرود و صاحب هر قبه یک تبه بدان کینه که صحبت پیدا
 و بعد از مباشرت با او از بلند میگوید که ای صاحب خود خواهی گفت که من حق یاری و دوستی بخدا آوردم و همچنین صاحب تمام قبه را بعد
 از فراغ جماع با او از بلند میگویند پس از آن مسکه و نصف کرده در میان کشتی و خروسی را و دوباره کرده بخین و بسیار کشتی می اندازند و با آن جمعی
 که با کینه صحبت داشته اند دستهای خود را برش کینه یک بسیار و با کینه پای خود را بر کف دست آنها انداده بالای کشتی میرود و با آن
 با کینه بدست آن زن سید بنات را بر او را کند و در کشتی می انگزند و قرحی شراب خور و سخنان میگوید و رتبه پایان می آید و همچنان با کینه
 انجاعت نموده بر کشتی میرود و چیزی بخورند و در آن قبه که شوهرش را گذاشته اند میروند و شش کس از خولیشان متوفی نرو و یک شوهرش
 بدین قبه رفته یکی بعد دیگری در حضور مرده بان زن مجامعت میکنند و با آن زن هر زنی که باعث او آن جماع ملک الموت است رفته
 زن را بملوئی شوهرش میجو با اند و از آن شش نفر و کس هر دو پای آن کینه را میگیرند و دو کینه دیگر و دست او را و پیر زان چادر را
 بآب داوده و زگر و آن می انگزند و بدست و نفر دیگر میدهند و ایشان را تا بیدارند که جان آن کینه از بدنش بیرون میرود و بعد
 کشتن کینه و کس آلتی در کشتی میدهند و کشتی سه سوخته و خاکستر کرده و اگر در آنوقت باومی پیدا شود که آتش را تیز کرده و خاکستر را
 بر ایشان سازد و آن مرده بهشتی است و الا درگاه آنقدر را مقبول نمیدانند و از جمله اشتباه می شمارند و دیگر رسم و انجاعت است که هرگاه
 میان دو کس خصومت و نزاع قائم شود و پادشاه ایشان از اصلاح عاجز آمد حکم میفرماید که بشمشیر با یکدیگر جنگ کنند هر که غالب آید حق بجای
 او بود و کشتن جوانان آن کس که ظالم را اتم حروف میفرمود که این رسم و عا و اشد مرده صحیگاه در روس نبود و نمیدانم که مورخان
 شما از کجا این را نوشته اند که کنان که سن بکیرار و یکصد و نود و پنج هر لیست در بلاد روس زنی پادشاه است که بسیاری ملک

انقاد و ترکش را اخروی بدر و آید بران خواند و در آید و مخصوصه و قوت بر صورتیکه مشایخ او باشند بباله بر نور و رحمت یا بدو پیشیده و نماز که ملکات
 روم و رسوایان ایام ملک عجم را بوده چه وقتی که فریدون بساطت داشت رسیده ایالت آنرا باریس خود سلیم از رانی داشت چون او را منور بکشت
 کلدانیان نهمی که در دوبران ملک استیلا یافتند و نمرود از گروه کلدانیان بوده و ذکر کلدانیان و تحت و کفر و غیره در مایه قریوم شسته
 و پس از کلدانیان اولاً عیسی اسحق بن ابراهیم عزم سلطنت روم رسید و بر دایمی پدرش آمد. از احفاد عیسی علیه السلام است و بعد
 از ایشان یونانیان بکجاست آمدند و بر دایمی از ایشان بوده فیلقوس رومی پدرش آمد و بعد از فیلقوس پسرش آمد
 با و پناه شد و در کیش و ایمان گذشت و بعد از او طالع از امرای اسکندر در آن دایره سلطنت رسیدند و آنگاه قیصر بران
 سلطنت مستولی شدند و اول از ملک قیصره اعطیطوس است و او اول کسی است که لقبیصر می ط گشت گویند که مادرش در حین
 زایش شکمش را آینه بگذاشته باشد و او بعد از او بران اسکندر است که بوده و عیسی عزم در سال پهل و سوم از سلطنت او متولد شده
 تا پنج اعطیطوس از زمان سلطنت او گرفته اند و از آن تا هجرت رسول صلی الله علیه و سلم شش صد و سی سال است گویند بر عیطوس
 بنیست بود و شکم بر شام کشید و اطالیه را نیز انداخت و قیصر و از آثار او است و بعد از او بطیار نوس قیصر با و شاه و در عمار
 عیسی علیه السلام خرمیج کرد و پس از او تلفاوشش از امرای آن دایره سلطنت نشست او و فرستاد که دو باد خرمیج را بر سر است
 می نمود و تا رفقه بچشم آوردند و او را بکشتند و پانزده سال کسی را با و شاه میزدند و پس قیصر و پس از قیصر رسید و بعد از
 اشیا نوس لقبیصری رسید قیطوس باب الرشکجه ملک کرد و عاقبت دیوانه گشت طیطوس پس امیر و سلطنت نشست و پس از
 طیطوس شخصت هر کس از انصار می بکشت چون پدرش بر و طیطوس پس بن سفیان با و شاه شد و بعد از او برادر دیگرش و وسطا
 قیصر شد و بعد از او که حواریان عیسی عزم جماعتی کثیر از علمای انصار می از روم اخراج کرد و بعد از او بارون والی سرکسالی را که از علمای
 انصار می و وسطاس اخراج کرده بودند باز آوردند و پس از او قیطوس قیصر شد و معاصر سالورس از سر دیک بوده و او اول
 قیصری است که دین عیسی عزم کرده و بعد از هفت سال رومیان که دین بودند بهر هجوم آوردند و او را بکشتند و بعد از او
 کس لقبیصری رسیدند آنگاه و قیبا نوس با و شاه شد و ملک اصحاب کف است و قیصر اصحاب کف چنان بوده که قیبا نوس
 لشکر فروش که آنوقت دارالملک روم بود می نشست و او را شش تن از اشراف اولاد آن دیار خدمت میکردند مخصوصاً در مقرب خدمت
 گشتند و قیبا نوس دعوی الوهیت کرد و ایشانرا تکلیف پیش خویش نمود و ایشان با و نکرده و از او بگریختند و در بیابان رسیدند
 رسیدند سنان از احوال ایشان آگاه شد و ایمان بخدا آورد و با ایشان روان گشت و سکه سپان نیز همراه شد و بهر سنان
 بر و در غاری آمدند و در آن خریدند و بخراندند پس از آن که و قیبا نوس بر و در غار رسیدند که در آن غار فرستاد و ایشانرا از غار
 و باز گشت و خواب کران اندگویی مرده اند و قیبا نوس امر فرمود که در آن غار لشکری کوچ محکم بنهند چون بیدار شود از غار
 بیرون خواهند آمدند و قیبا نوس بعد از رفع عیسی ایسا ایسی و ساز شده و صحابا الکف و الرکیم که در قرآن مجید واقع است
 رقیم نام قرنی اصحاب کف بوده یا نام آن غار است و اصحاب آنست که رقیم آنجا آمده اند که چون فرمان قیبا نوس در غار رسد و
 گردید امامی و القاب و یارنج از ایشان از و قیبا نوس بر سر گشتش کرده و بر و در غار نصب کردند و القصر بعد از و قیبا نوس و تن
 دیگر با و شاه شدند آنگاه قیسططی رومی قیصر شد و قیسططی بناندا و آنرا دارالملک ساخت و مبروص گشت و اشفقه با و

سلطنت رسیدند تا آنکه رومالس سلطنت رسید و در سده سیم و پنجاه هجری درگذشت یعقوب انصاری که از اکاکیرو
بود و پیشتر بدست اسلام داشت بنیابت الیشی بن رومالس و قسطنطین بن رومالس که یکصد و بیست ساله
بود و حکومت داشت و در ایشی از اطو عا و کربا بنحو است و قسطنطین بن رومالس که در صد و بیست و نه ساله بود و
رسید و ایشی را به یوغت و بسیاری از مسلمانان و ران هنگامه از لشکر هلاک شدند پس قریب پنجاه قلعہ گرفت و حلب بکشت و قتل
نموده و جمعی قتل و قلعہ حلب متحصن شدند یعقوب بروم با گذشت و خواست که ایوان رومالس را خصم کند و در ایشی با اتفاق
ابن اسماعیل که از اکابر امروا و ابر القتل رسانید و بعد از او ابن اسماعیل بنیابت لیسان رومالس حکومت رسید و در سده صد و
هجری روم بلاد اسلام نهاد و حلب را گرفت و بعد از او سبیل بن رومالس استقلال یافت و ولایت روس بکشت و پس از او
قسطنطین و بعد از او دماش از مالکوس بنیابت زن حکومت یافت و زنش بر لیسان نام عاشق شد و شوهر را بکشت
و بعد متحامل و بعد متحامل بنیابت زن قیصر شد و بعد از او خواهر نراده اش که او نیز متحامل نام داشت پادشاه شد و بعد
و اما دماش که از احفا و قیصر بود و قیصر شد و بعد از او مالکوس قیصر شد و در وی بلاد اسلام آورد و سلطان الپ ارسلان بخو
با او مصاف داد و قلعہ یافت قیصر اسیر شد و خراج پذیرفت و دیگر بار سلطنت روم رسید و در چهار صد و بیست و چهار هجری
درگذشت و بعد از او متحامل قیصر شد و بعد از او دولت قیصره ضعیف شد و سلاطین بر بسیاری از روم استیلا یافتند و بعد
از او کمر الکس در بعضی اندیاز حکومت رسید و در پانصد و یازده هجری درگذشت پس کوسیا جانشین شد و بعد
از او سلاطین بر سائر بلاد روم مستولی شدند و بعد از آن طائفه از قیصره و در فرنگ سلطنت رسیدند و از ایشان بود
فریدون کوس و او قسطنطین سلطنت داشت و در اسطوس گفتند که نایب تاج بر سر نهادی و بعد از او کوس قیصر پادشاه شد
و او امیر بولندیه بود و بر سائر بلاد فرنگ دست یافت و در عهد او لشکر مغول از راه دشت قبیاق و بعضی از فرنگ درآمدند
قلعه عظیم بکشتند و بعد از او روم لقس قیصر شد و در عهد او سپاه اسلام عسکار و طراس و اکثر بلاد ساحل سام بگرفتند و بسیاری
از ارضار را بکشتند و بعد از او طالع قیصر شد که صد و بیست و شش اعطوس و او شد و در ولایت هزار مسلمانان را با مقام بکشت
و او معاصر عارنخان بود و بعد از او بر طوس قیصر پادشاه شد و او معاصر سلطان کوس باب بود که در صد و دوم خلیفه
از خلفای عیسی عمر سلاطین که بر روم سلطنت کردند جدا ایشان شهاب الدوله قیلش بن اسرئیل بن سلجوقی ابن سلطان
طغرلک سلجوقی است چون بلنگ عراق را فتح استیلا یافت قلعہ کرد و کوه قتلیمس تفریض نمود و در پارس سلطان چون پادشاه شد
خواست که اولاد قتلیمس را بقتل رساند و اوج نظام الماک وزیر شفاعت کرد و گفت سر او از نیست که نامش نراده که
از ایشان برگزید و به سالاری اطراف ولایت فرسند و سلطان را که خواهر را به پسند و سلیمان بن شکمش را
نشد که بعضی از بلاد شام فرستاد و او در چهار صد و هفتاد و بیست هجری اطائفه را پیش ازین فرنگیان اطافیه گرفته بودند
بگرفت شرف الدین علی که از قتل سلطان ملک شاه والی حلب بود و فرنگیان اطافیه بر ساله باو خراج میدادند از سلیمان
طلبان وجه نمود و سلیمان گفت اکنون که مملکت را مسلمانان دارند خراج نباید خواست و بعد از او پسرش داود حکم
سلطان ملک شاه بکشت و باقیصر روم که قصد بود باقی داشتند و داشت روم کرد و طغرلک یافت اقامیه از بلاد

روم بگرفت و آنجا بر تخت نشست و بعد از او برادرش قوج خان جانشین شد و چهار صد و نوزده هجری که قزلباشان الظاکیه داشتند ظفر
 یانت و حزان و سر و جگر گرفت و از الظاکیه است سلطان علاء الدین که یقیناً و خلاصه سلاطین آن بلده بوده و او آنست
 که با سلطان جلال الدین منکره رزم کرد و وظیفه یافت چنانچه در ضمن خواب رزم گذشت و پس از آن علاء الدین اطاعت او کنایه تا
 نمود آخرین الظاکیه کتیباً و بن قلاهر است که حکم خان از خان والی روم شد و لغی کرد و تا ما خان او را بگرفت و در شش صد و
 نوزده هجری بکشت و دولت سلاطین از روم بسیری گشت و بعد از او امرای اجناد و ملاک و خان جگر است روم رسید پس بگرفت
 که از ملوک عثمانیه بر آنند یار استیلا یافتند و کمر سلاطین عثمانیه ایشانرا از روی تعظیم خواندند کار خواند اول الظاکیه سلطان
 عثمان بن امیر طول است که او را عثمان حق گویند جدا و سلیمان شاه از احفاد او و در خان بود و در قرب مغول از وطن بروم
 رفت مدتی با قزلباشان و یار بجایه قیام نمود و در فرات خرق گشت پس از آن و جدا در آن او خرم وطن کردند و در نیمه طول بن سلاطین
 از سزادان و اعمام جدا شده بروم باز گشت طائفه از قوم یا او مرا حجت کردند و سلاطین علاء الدین کتیباً و سلجوقی و حصار
 و طوئالاع به ایشان مسلط و فلان داد امیر طغرل آنجا اقامت کرد و در زمان بعد پس بسیار شد و در میان خ جهان آرامست
 که او شبی در موضع نزول کرد و تخت نشست صاحب خانه بیدار و گفت تو آن پس نیست آمد طغرل برخواست و بدو را بگفت
 و تمام شب بعبادت گذرانید و در میان خواب و بیداری آوازی شنید که چون این ادب بیا آوردی سلطنت با و لا و لا و لا
 و ایشتم داد با تو عمر یافت و در شش صد و شصت و هفت هجری در گذشت پس از آن عثمان بن امیر طول بعد از مدتی طغرل ملک
 پرخواست و فرا حصار استیلا یافت بدو عثمانیه تاریخ است و پس از آن بر صابر مستولی شد و خطبه بنام خود خواند و بسیاری از
 روم ضبط کرد و در سوم و چهارمین زمان و در فرزندان و حیت کرد و گویند تا اکنون سلاطین روم بر قوانین او عمل کنند و
 بعد از آن پیش از آن سلطان علاء الدین پادشاه شد و بسیاری از روم بگرفت و پس از او پیش سلطان مرا و قار
 پادشاه شد و علاء الدین را تکریم نام کرد و کلاه زر و زری بر سر ایشان نهاد این رسم تا اکنون در آن دیار شایع است و
 و حکایتی از اقبال او آنست که قائم لولیت را که به نیکری با قدری مشهور است محاصره کرد و چون کاری از پیش برفت باز گشت
 و در زیر درختی متفکر داشت که که خبر رسید که یکجانب حصار بیکبار فرو برد سلطان آنکه شاهین را بفرستاد و تا آن حصار
 را منحر کرد تا آنکه در هفتصد و نود و یک هجری بحرب لا و فرنگی رفت و غالب آمد و بر شش سیصد و نه نظاره میکرد و یکی از
 مجربان فرنگ افتاد و خیزان آنجا رسید خواص پادشاه خواستند که او را و در کنند سلطان گفت بگذارید که شاید
 خبری داشته باشند پس او را پیش خواند فرنگی آن پادشاه را بیک ضرب بشهادت رسانید و بعد از او پیش سلطان بایزید
 بن سلطان مرا معروف به المهرم بایزید پادشاه شد و برادر خود یعقوب خلجی را بکشت و فقر و محاسبه که تا آن غایت
 در میان ایشان معمول خود با شاره و اخیل و فرار رسم وضع کرد و او پادشاه عورت و قهار بود تا بعد از او اهل عثمان از ملاحظه
 علاء الدین شهاب بخور و نداد و جلایه مجلس بزم آمد است و در زمان او را باب دولت پس از آن امر از بیم راه داشتند
 و پس از آن رفته رفته این رسم در اندیا و شایع گشت با بچه سلطان بایزید ملکن بدرجه بلاد فرنگ گشت قزلباشان روی با و
 آوردند سلطان ایلتار کرده با و به شهر اسوار و معسکر ایشان رسید پس از آن طغرل با است بهر اسوار با و چون است و قزلباشان

زیاده از چهار صد هزار بود و در سلطان بایزید بسیار بر برایشان بد داشت و خود را کمینگاه قرار گرفت و فرنگیان حمل آوردند و او را طغزل را
از جامی برداشتند سلطان بایزید از کمینگاه بیرون آمد و متبصری و با خود را بر ایشان زد و طغزی یافت پس از آن او را ایلدزم بایزید
گفت و ایلدزم تبرکی برقی تندر را گویند او در ایام دولت خویش بسیاری از بلاد و کشورها چون دولتش کمال رسید معز و گشت و در شهرت و
پنج مجری با امیر تیمور گورکان مصافق او گرفتار شد چنانچه در احوال امیر تیمور صاحب قرآن گذشت فوت ایلدزم بایزید تاریخ وفات او
و بعد از او چهار تن از پسران او و اخفاء او و سلطنت رسیدند الگه سلطان محمد بن سلطان مراد بن سلطان محمد بن ایلدزم بایزید
پادشاه شد و در جمادی الاولی سنه ششم و پنجاه و هفت مجری سلطان طغزی را که استنبول مشهور است بتدبیرات خیمه از فرنگیان گرفت و
و از الملک ساخت و کیتان چون اتمان اسکات میفرمود که در سال هزار و چهار صد و پنجاه و سه حسینی سلطانان سلطان طغزی را
از فرنگیان انزع کردند و آن زمان از طبقه و سلطنت فرنگیان و در آن شهر کنیز را و یکصد و بیست و سه سال گذشت بود و بعد از او پسر
سلطان بایزید پادشاه شد و برادرش سلطان از خشم از فرمان رومی با و آوردند و منضم به مصر گشت و از اینجا بفرنگ رفتند
سلطان بایزید جمادی را بفریب آنجا فرستاد تا به استر و زهر او دشمنش تبراشید سلطان نجم در گذشت و پس از آن قانون
هر که پادشاه شود برادران را قتل رساند الفقه سلطان بایزید بسیاری از ملوک فرنگ گشت و بعد از او پسرش سلطان نجم
در چهل سالگی پادشاه شد و سائر برادران و برادرزاده گانرا بکشت و بعد از خورشید بسیاری از جهان بکشد و برادر
سلطانین عصر غالب آمد و پادشاهی مدبر عاقل و شجاع و کریم بوده و در عهد خویش لشکر با ایران کشید و در موضع خالداران
با پادشاه اسمعیل صورت زدنی کرد و طغزی یافت با منبر برآمد و باز گشت و در قصد و است و در مجری بر شام استیلا یافت
و متوجه مصر شد و آن دیار از تصرف خزاکیه بیرون آورد و خلفای مصر را که نام خلافت داشتند بر انداخت و در حرمین شریفین
بنام او خطبه خواند و بعد از او پسرش سلطان سلمان پادشاه شد خداوند ملکه سلمان تاریخ جلوس است بعد از خویش بسیاری
از ملوک بکشد و از بلاد آنکروس فتح کرده و در قصد و چهل مجری شهر کیه احداث نمود و بعد از سه دین دیگر پادشاه شد و در
هر سه را با سلطانین صفویه مصاحبه کرده و بعد از او سلطان احمد بنیه زاده سلطان سلمان و در سنه هزار و چهل مجری پادشاه
روم شده بود و بعد از او معلوم را قلم حروف نیست که کدام کسلی با پادشاه شده و از سنه هزار و یکصد و نود و چهار مجری
مست و الا صفات چون اتمان اسکات اگر نزدیک تقریب با قلم میفرمود که اکنون در بلاد روم سلطان سلیم نامی آن
عثمان پادشاه است و در دیار روس که زنی با منبر سلطنت می برد و از او بسیاری از مملکت روم را در تصرف خود آورده
جزیره ثورانیه جزایر دریای روم است و در آن صد قریب است ساکنان آنجا در علوم غریبه مثل طلسمات مهارتی عظیم
دارند جزیره الطیور از جمله جزایر روم است و در آنجا طیور ساکن اند و موسی لبنایت باره و برهم دارند و اصناف
طیور در آنجا قریب صد و سی صنف باشد جزیره فالطیور نیز در بحر روم است و در آن جزیره غیر از گوسفند چغیری دیگر
نباشد و آن گوسفندان لبنایت بزرگسازند و تجارت را چون گشته در آنجا رسد و گوسفندان بسیار بی مانع بکشد جزیره
ابیح نیز از جزایر بحر روم است و در روی معادن نقره باشد لهذا آنرا به سیاض نسبت کرده اند و متعلق به بسیاری در آن
حاصل میشود از طلا کیه شهر است از بلاد روم و در نهایت بزرگی و شگرت و شمشیرهای گرانه و از او بانای مصری و رومی

[illegible]



این اقلیم بقیم منسوب است و لون عامه ساکنانش میان صغرت و بیاض باشد و جدا اول این اقلیم از اینجا است که
 و از ترز روز پانزده ساعت و ربعی باشد و وسط آنجا که طول روز شانزده ساعت تمام باشد و حد دوم آنجا که ارتفاع
 قطب چهل و هشت درجه و ثلثی رسد و بقولی آخرین این اقلیم آنجا که طول روز شانزده ساعت و ربعی باشد و ارتفاع
 قطب پنجاه درجه و ثلثی برسد و ابتدای این اقلیم هم از مشرق است و بر بلاد یا جوج با جوج گذشته بر بلاد کنیا و
 و الان و شمال بلاد خلیج گزرد و بر جنوب بلاد ترخان که عبارت از دریای خزر است رود و طول این اقلیم هشتاد
 و هشتاد و هفت هزار و سیست و یک فرسخ و ثلثان فرسخی است و در این اقلیم عمارت کمتر است و در تمام این اقلیم است و شهر
 و دو کوه و چهل نذر و باشد و بقولی پنجاه شهر بزرگ و هزار شهر کوچک و دو کوه عظیم باشد با طوق بلده است از بلاد روم مرمر
 آنجا بیکدیگر مشتق و محسوسان باشند و چون کسی بدزدی و یا اسیری و بگریه متهم شود قدری آهن گرم کنند و چیزی از آن بخیل بخرانند و
 متهم آن آهن را بر دار و دومی چند رود و بیندازد و دیگر اگر دستش آلوده گشته است و الا بیگناه با طوق اگر روم موضع است که
 جمعی از اهل نصاری اینجا مستوطن باشند و با یکدیگر دوستی دارند و از ایشان هر که بگناه متهم شود دست و پای او را تبه در آب اندازند
 و اگر به آب فرو نرود گناه ندارد و اگر فرو رود گناه است و او را بسزاسانند و از شهرهای مسلمانان این اقلیم که بلغاریست متصل رود
 و شهر مذکور از امنیه بلغاریه کیمال بن یافت است در اقلیم ششم اشارتی بآن فتره و از غایت برودت در آن موضع اشجار نرزد و شهر بلغاریه
 بعضی از نهایت شمال و قشده و با عتقا و مؤلف جمع الانساب باین مغرب و شمال است نزدیک قطب شمالی و در اوایل فصل

ساتان شفق در آنجا غایب نمیشود و کوتاهی شب بچهار ساعت میرسد و روز نه بهشت ساعت باشد و باز لعکس میگردد یعنی روز بچهار ساعت
 و شب بهشت ساعت رسد و در راجه بلغار مرغیت که نصف متقارن غلای او شاه بجانب یمن میل است و شاه بجانب یسار مثل لام
 الی و وقت اکل بهم شامل میگردد و گوشت او اکثر امراض را نافع است خصوصاً سنگ کرده و مثانه را و اگر برفیه او بر برت گذارند گدازه
 شود از ابو حاد انیسوی مر دیت که در بلاد بلغار شخصی دیدم از نسل او بیان که بغایت طویل القامت بود و در خدمت پادشاه بلغار
 تقرب تمام داشت و در هر لشکری که او بودی فتح میسر میشد و اهل بلغار جمله مسلمانان اند و مذہب قسطنطینی دارند و باعث یزید چنین گفته اند
 که وقتی یکی از صلی که در طبابت شایسته داشت بدان دیار وارد گشت قضا را پادشاه آن ناحیه را عارضه بیماری بوده و اطبای آن دیار
 از معالجه آن بجز معرفت بپوهه انداخته و صلاح گفت که اگر سلطان غمخیز نماید که بعد از نصحت مسلمان شود من معالجه کنم پادشاه قبول کرد
 و بعد اوی آن شفایافت و مسلمان شد و بتدریج مردمش نیز مسلمان گشتند و سقلا ب عرلی آقلم ششم را نیز دارد و سقلا ب از انیسوی سقلا ب
 بن یافت بوده چنانچه بعضی شوب با کرده اند اما بنیر سقلا ب که نامش نیز سقلا ب بوده آن شهر را ساخته و تفصیل این احوال از تاریخ مجسم
 صادق الکیم چون سقلا ب بن یافت را فرزند آن بسیار شد و بعد از کثرت اولاد و اعتقاد گرفتار شد یکی از پسران که مادرش در طفلی فوت کرده
 او را بشیر سگ پرورید و او میان مردم محبت و ادرا پیری اند سقلا ب نام و آن پسر بعد از فوت پدر یاریست قوم رسید پس سقلا بیان که بسیار
 بسیار شده بودند قصد دیار روس که در جوار حر بود کردند و پورت یعنی مونی جهت سکونت خود را خواستند و میان گفتند جای ما
 تنگ است و شما جمعی کثیر چگونه جاسه اقامت بشما و هم ایشان از کمال حرص پورت خواستند و همان جواب شنیدند نگاه بر زم
 پیش آمدند و متهم سجای افتادند که آنجا رودت هوا در غایت شدت بود و در زیر زمین خانه ساخته اقامت کردند و
 آن ملک بسقلا ب موسوم گشت و بعضی از ایشان در آن طرف آقلم ششم یعنی بیرون از حدود آقالم توطن میدارند و سقلا بیان
 چند قوم اند از غایت محولت و تنور هر قوم را پادشاه علی هدیه است و همواره میان خود و قتال و جدال است اگر اختلاف در میان ایشان شود
 هیچکس طاقت مقاومت ایشان نداشتی و انجاعت بعضی مذہب نصاری دارند و بعضی آقلا ب را بخدای می پرستند و پسران ایشان چون بکار
 بلوغ رسند تیر و کمان گرفته از پدر و خویشان فرصت خواهند تا بهر خوش معیشت بهر سانند و دختران ایشان سر و پا برهنه بیرون می آیند
 و در کوچ و بانا سیر میکنند هر که از مردان میله بهم رسد معجزی آورده بر سر دختر اندازد و نام زنی بر او گذارد و آن روز آن دختر از منزل
 خویش بیرون نآید و در مذہب ایشان تابست پنج زن جایز است و در نزدیکی ایشان قسوت که قوم آن موضع از صفت یا حوج و با حوج
 اند چنانچه یک گوش را بجای فرش بر زیر خود دارند و بگوش میگیر خود را میپوشند و قی ایشان کثیر و نیم است و مانند سباع چنانکه ادا دارند و چون
 کنند محضی نمائند که یا حوج و با حوج با اعتقاد بسیاری از اهل شهر از اولاد منسوخ بن یافت بن نوح علیه السلام اند و بعضی گویند که از اولاد حوج و با حوج باز
 یافت بن نوح علیه السلام اند چنانچه در حسن ترکمان بنیله زان گذشت و در عیسای المعانی گویند که آدم علیه السلام محکوم شد و قی او بخاک آلوده گشت
 حق تعالی از آن یا حوج و با حوج را بیا فرماید این روایت نزد اقم چندان اعتبار ندارد و با حوج هر یک از نسل یافت قطری از اقطار زمین برفته و
 سکونت نمودند و آغاز زرعیت کردند یا حوج و با حوج با اعتقاد ارضی مشرقی بجاییکه ذوالقرنین اگر رسد قمر نمود و پیغمبر گشتند و از نسل ایشان خلقی
 کثیر بوجود آمد چنانچه عبد الله بن عمر گویند که بنی آدم ده جزا اند از جمله جزو یا حوج و با حوج و یکجزو سایر اهل عالم بانست و قول بعضی یا حوج و با حوج و با حوج
 اند و هر طایفه چهار صد و شصت و شصت نفر از ایشان میر و پادشاه هر کس از نسل خود بنمید و تمام طبقات یا حوج و با حوج بحسب مہمات منحصر در خدمت اند

جامعتی اند که طول و قامت ایشان صد و بیست گز بود و عرض بدن بر آن مشابه نباشد و صفت و دهم را طول قامت و عرض بدن صد و
 بیست گز بوده باشد و صفت سوم را طول و قصر قامت از یک شتر تا چهل گز باشد و این صفت را حکیم کوس گویند و فیصله کردن
 تا بقایفه مقاومت نتوانند کرد و از اجناس و خوش و سبله صناع هر چه بدیشان باز خورد و نجات نیابد همه را طعمه خویش سازند
 و هر کس که از ایشان بمیرد و گوشتش را بخورند و دیگر طعام ایشان و انچه خوراک است که در آن سرزمین بسیار میدانی دارد و از قهر و
 در کتاب عجائب المخلوقات دیده که تین با نورست که در شکلی پیدا شود و بزرگ گردد و حیوانات خشکی را خورند و کبر و بغایت
 عظیم الجثه شود و چنانکه اگر در دریا یا غلظت آب دریا فرسنگها بشود و وزیر و بالا شود حیوانات آبی در دفع آن بحضرت غراسمه
 آنس که نمایند رزاق مطلق آنرا به تجزیه بر ساطل آن بلا و یا حوج با حوج واقع است بر اند و میکنند و آلتایفه آن را شکار کنند و بخورند
 و هر روز در آنجا هزار بار برسد و طعمه یا حوج یا حوج شوند و کتیان جوانان اسکا می فرمود که در بعضی شهرهای فرنگ که بر ساطل
 دریای شوراند آنجا بمین را فرنگیان شکار کنند و فی الواقع بغایت عظیم الجثه باشند و آن از جمله شکار است و گوشت آن بکار
 نمهند مگر روغن از آن بگیرند که بسیار بکار آید یا بجه یا حوج و با حوج را در بعضی وطنی نباشد و مانند حیوانات معاش کنند و تفسیر
 حسنی این چند ابیات و در صفت ایشان می نویسد شاید که از شاهنامه ترکان باشد و ابیات بخواجه شیخ حیفه جوی باشد
 بخوش دراز اند خندان برده گوی تا سبکام فرصت بخشد و بر یک کوش بالا و دیگر بر بره تنگ بر تنگ باشد و بر وی شکار
 کشان بریش تا زیر زانوی شان با برون آمده و شکار کشان چون که از به شکم بین و با خرد و گردن و از آنها جو یوز میکان
 آمده در وجود و هفت زرد و رخ سرخ و چنان که بود و نذرند و جز خواب و خواب بکار و بخیر و بیک نام نمیند هزار احوال و فقرین
 و سبک است و جمیع مورخان بر آنند که شتر یا حوج و یا حوج را ذوالقرنین اکبر سببه و بر می گویند که ذوالقرنین صخره که عبارت است از سنگ
 رومی است و از احفاد عیسی بن اسحق بن ابراهیم علیه السلام و الاقل هو الصبح و او معاصر دارین و ارادت ملک بعجم و زمانه او
 بعید تر از طوفان نوح علیه السلام بوده و ذوالقرنین اکبر از اولاد بانی بن نوح علیه السلام است و زمانه اثن توپ بر بعد از طوفان
 نوح بوده و پیش از هود و صالح علیه السلام ظاهر گشت و آنجا از اینجای هر سبب است و از جمله معجزاتش می آن بود که بزبان هر قوم عار
 بود و وقت آن جناب در قرآن مجید در آخر سوره که گفت واقع است و راقم حروف باهام و مشاهد از آن آیات شریفه نسخ و نسخ کسیر
 بتبادل مع اجزاء و اوزان بر آورده و در صفای و طایف که لوح محفوظ نیز نامند و آن شمله نواید کثیره است تا بیست کرده و شتر و حایان
 نموده اما از اتفاقات و بدست آمدن معجزه مذکور بعل که آمد با حجه چون ذوالقرنین از مشرق بمغرب شافت و تا غایت بلاد ترک سید سجا
 بر آمدن آفتاب که طلوع می نمود و بر سر گردی که ایشان که هیچ پوششی و لباسی نداشتند و ایشان از اولاد سقلا ب بودند که در آنجا اتفاق
 داشتند و زمین ایشان از غایت مستی و ترحم بنا نگاه نمیداشت و شدت برودت هوا بر تبه بود که ایشان در سمر وایه با سمر بر دزدی
 ذوالقرنین در امتضا ایشان شده نزدیک کن یا حوج یا حوج که رسید که در الملک سقلا بیان بوده با شاه آنجا بخت آمد ذوالقرنین
 شریعت بر عرض کرد و بر سقلا پذیرفت و گفت که چون با یان از دست برد و یا حوج و یا حوج در عرض ملک گویان و به آن کرده
 شدی بندی که مانع خروج و دخول آنجا نمیشود باعث مزید حکام اطاعت باشند ذوالقرنین قبول کرد و طلب پاری از آن بانی
 نمود پس از آن بفرمود تا در میان دو کوه که مسدود یا حوج و یا حوج بود و حفر کرد و در چند آنکه به آب رسیدند پس شکار

عظیم نماهند و بازین برابر ساختند و ششهای آهن برابر یکدیگر چیدند و مرتفع ساختند گویند میان آن دو کوه فاصله چهار هزار
قدم بود که شد کشیدند و عرض شد شصت پنج گز و بقولی پنج میل و طولش صد و پنجاه فرسخ و ارتفاعش دوهزار و شش سدها و شش زیاد
بران اندر که برابر فاصله هر دو کوه گشته و از ششهای آهن که برابر یکدیگر چیدند یک بر دیگر نهادند و مرتفع ساختند تا چون مساوی
شد میان هر دو کوه پس بفرموده ذوالقرنین کوره ها در میان آن نهادند و مردم در میدند چون آن ششهای آهن بزرگانش
سرخ گردید بالای آن فطر العینی سفرای روی گذاخته بختند تا سوراخ ها که مانده بود استحکام یافتند و پیر روی
فرشی که آویخته بود بر روی حلقه ده میخ زدند و بقول مؤلف هفت اقلیم و در آن سدها ساخته اند و بخت دارد و عرض هر شتر
شصت گز و ارتفاع هفت گز و ضخامت هر دو پنج گز که از روی ریخته اند و گفته بران در زده که طول آن هفت گز است و یک گز
نیز قد هفت گز بآن آویخته و بست و چهار دندان دارد و هر دندان یک گز در خورد سنه تا دن و باد و شام آن حواسی هر روز جمعه
قرار داده است که جمعی کثیر از مردم بر آن در حاضر آیند و یکبار گز بر بران در زنند تا دلالت بران کنند که این پاسبان
دارد پس نتوانند با جوج نابجج که بالا روند بر آن سدها و یا از سوراخ کنند بیش کپان جوانان اسکا این سخن ظلمات
بعد از ساختن آن سدها بجهت شکریه و گفت این شش شش است از پروردگار من پس چون بیامد و عده آفریدگار من را
این سدها بازین همواره و هست و عده خدا درست و راست چنانچه در قرآن مجید از ان خبر داده و گویند که آن نزدیک
قیامت خواهد شد که با جوج و با جوج سدها شکافند و بیرون آیند و عالم و عالمیان را خراب و ویران کنند و از کتاب سالک
سالک نقل است که واثق خلیفه عباسی خواب دید که سدها جوج و با جوج کشاده گشت و بقول آنکه آن خواب بنیدخواست که امر حل
مطلوع شود و بنا بران سلام ترجمان را با پنجاه کس فرستاد تا تحقیق نمایند سلام از سامرین ارمنه و از انجا بلاد از ان و از ان
موضع بیابان و از انجا بولایت خرز رفت و باد و شاه خرز که ترخان نام داشت گسان همراه سلام گردانید سلام و غیره
از ولایت و برآمد و بست و پشت روزه راه رفتند تا زمینی رسیدند که بوسه ناخوش همیشه بمشام ایشان میکرد و روزه را
و بیکر قطع مسافت کردند تا بجای رسیدند که کوهی بنظر درآمد و جماعت خصی در و بودند اما آب و می بنود سلام از ان
منزل نیز در گذشت و هفت منزل دیگر رفت تا بعضی از ان حصون رسید که نزدیک آن کوه شاد با جوج و
با جوج در شعب آن بوده اگر چه ملا و شش اندک بوده اما همه صحرا و اما کن سهنداک داشت و در ان سده زمین حشنی بود
بنایت مستحکم که محافظان شد انجا ساکن بودند و دین اسلام داشتند و زبان عربی و فارسی میدادند اما از جو
خلفای بنی عباس چنین بر بود و بدید بر تقدیر سلام را روز دیگر نزدیک سدها بر وند سلام کوهی دید و روزه
بزرگ که عرضش صد و پنجاه گز تخمینا باشد آب نداشته و بران کوه هیچ رسمی از گیاه و هیچ دسه حیات بنوده
و باره بنظرش درآمد که از شش پخته در ان رموز آورده که زیاده بران گنجایش نداشته بعد از ان سلام از انجا حرکت
کرد و دست رفتن و آمدنش از رسا که سلام از روز و ناگهی انه بعد از او تا باز آمدن نزد خلیفه منزل منزل
منع بجای بنی عباس راه که مشاهده کرده و تفصیل مرقوم نمود و دو سال و چهار ماه بود با جمله ذوالقرنین بعد از طو
حیان و بستن شد به اراضی اسکندریه رسید و شش ماه و نیا عمارت کرد و در دو صد و پنجاه سال عمارت اشهر

با تمام رسیدند و از قرنین نرسد و داد که گردان شهر سوری از صاف و کیشند و آنرا چنان شفاف و بیض ساختند که
که ساکنانش جهت محافظت چشم بدقی نقاب می بستند و در یک گوشه شهر مناری بود و ششصد گز در آن سوراخ ها
گذاشته و آگینه ها در آن نصب کرده که از آن بر دریا نگاه میکردند هرگاه لشکری حازم آن شهر شدی امانی اینجا مطلع شد
سامان جنگ کردند و آن شهر بنابر و پانصد سال مغرور بود و بعد از آن هر سال دیگر خراب ماند پس از آن سکندر که
عبادت از ذوالقرنین اصرار است هم بران صفت که از تواریخ پیشین معلوم کرده بود اینجا شهر را بنا نهاده و اسکندر را
کرد و چنانچه در اسکندریه گذشت با جمله ذوالقرنین بعد از فراغ این و آن سکونت اختیار نمود و سپاه را اجازت
انصراف بمساکن ایشان داد و بدو نه اجندل بعبادت پرداخت تا آنکه رحلت نمود و مدفنش بقوسه جبال بهنام مدینه
ملکش بقوی چهل سال و روایت اصح ششصد سال و او زنبیل باقی و قوت خود از آن حاصل کردی و اینچه زیاده مادی
تصدق کرد و شهرت و قلمه متین برقرار گشتی دارد و وسعت آنکوه میرتبه است که کنجانش تمام ایست
آن نواح دارد و در دم در آن نواح بسیار از نزدیک آنقلعه کوهی دیگر است که سرور هوا کشیده و صعد و بر تله آنکوه
بست دست و هر و باس قرنیزی از بلوسات معرون آن دیار است سوکاهی مدینه عظمیست و جانب شمال
ماتار واقع شده و بحر خزر که رود اتل نیز گویند در جانب شرق جنوب این شهر جریان میدهد و دیگر سراسر می
رود اتل از جانب شمال است و آن شهر است که تجار از طرف دریاتار و بلاد ماتار اینجا بسیار میروند و صواب و قیام
شهرت که در وامن کوه واقع است و زمین آن شهر گستان است بر ساحل بحر قزقم آبادی دارد و مردم آنجا مسلمان اند و تجارت مسافران
بر آن سبزی و آینه و اکثر سگان آن شهر نصاری اند و شققا قودینه است جلیله و میان آن شهر و بحر محیط یکروزه راه باشد
و دیگر از شهرهای این قلمیم بلاد اندلس و مدیر و افریقیه و طریه و حرمیه و غیره از بلاد مغرب اند و آمده اند که چون سلاطین باطن
بر بلاد یونان است یافتند امانی آن دیار به اندلس که از عظم بلاد مغرب است رفته اقامت گزیدند و در آن قوم حکما بسیار
بودند حکمت در آن مملکت شیوع یافت و آن بلاد آباد است و در هر گوشه یک دعوی سلطنت کرد از ایشان پادشاهی بود
که دختر جمیل و داشت ملوک اطراف بخواند و نگار می او برخاستند و در گفت ملا و جعفر ملک کنیم نشاید در متن از آن جمله گفتند که با حکم
ملک گفت هر یک از شما را بکاری ابر کنم هر که اول از عهده برآمد بمصاهرت مقرر کرد و پس یکی را بفرمود تا آب از کوه
بر آورد بان آشنا گرداند و بدگری گفت بر زبان اندیشان دشمن اند بر کنایه بجز طلسمی باز تا چون قصد آن دیار کنند مغلوب شوند
هر دو بکار خود مشغول شدند آن یکتا ببیرون آورد و آسیا ساخت و دختر را خواست و آنکه طلسمی ساخت آگاه شد و خود را
بالاک ساخت آنکه یکام رسیده بود و بعد از پدر زن سلطنت داشت و طایفه دارالملک ساخت و اینجا خانه بنا نهاد و بیت حکمت
نام کرد و حکما را جمع آورد تا در آن طلسم ساختند و در خانه را بستند و قفسه بران روئند و بعد از هر که از او آواز
بخشش قفسی بران از خودی تا آنکه بست و شش قفس بران بر دند زرق پا و شایسته و قفسه بود و چون بر تخت نشست گفت اینچ
را بکشایم و بنگرم که در آن چیت بر گان عهد گفتند این موجب خرابی ملک و پادشاهی است لرزق التفاتی نکرد و قفسها
بکشید و اینجا جو آن مرغ بجا هر دید که بران نوشته بود و ناما مده سلیمان بن داود و تا بوسه از زحام یافت

بز اطراف آن صورت جمعی از اعراب بر اسپان عربی سوار و عظاما بر سر و شمشیر با در دست کشیده بودند و این بعینه صورت
 مسلمانان بود که مہدیان ایام برآمد و مس مستولی شد و در عجب ترا کجایان زد که لرزق آن در کشاد از نایب آید که در زیر بودیم
 در رسید که طایفه باین ہیئت بملک در آمدہ اند و بسی نگزشت کہ موسی ابن نصر کی بر آن و یار دست یافت چه عجب را از این سوار
 بن لرست کہ از ایمان تابعین و مردمی عاقل و شجاع و فیر و جنگ منتهی بودہ و پیر را و نصر از یوانی بنی در عهد معاویہ بن ابوسفیان
 ایست خرئس داشت چون معاویہ عزیم و رزم علیہ السلام کرد نصر از و مخالفت نمود و گفت ستم بخلافت حق است
 با او حسرت نتوان کرد و گفته اند این نصر همان است کہ نصریان با و منسوب اند موسی ابن نصر بعد از پدر پیش فلانی پذیرفتہ
 گشت در ہشتاد و نہ ہجرے ولید بن عبد الملک اورا با نیچاہ ہزار سوار بفتح اندلس فرستاد موسی سخت افریقہ بخشود
 و شصت پنج ہزار سیر گرفت و ران ایام در افریقہ قحط افتاد موسی خلق را بنماز و روزہ بخیرین نمودہ و با سپاہ خود و اہل
 افریقہ و اصناف حیوانات بصحرا رفت و یکدہ ہاے جانوران از آنہا جدا ساخت و با سپاہ گبریہ وزاری برداشت و حیوانات
 نیز بندگان در آمدند و چنان در تاج منقول است کہ چون یونس بن مغیر علیہ السلام بنا بر توقف عذاب موعود از قوم خویش حکم
 آسے ہجرت کردید حق تعالی اورا در شکم ہای مچوس ساختہ او بخافہ گرفت بعد از آن ایزد تعالی عذاب بر ان قوم فرستاد و بادشاہ القوم
 مقدمہ عذاب منزله را دیدہ یونس را الفحص نمود تا با او ایمان آرد چون آن حضرت را دریافت با جسرا بنوہ بصحرا رفت و
 بچہ ہای حیوانات را از آنہا جدا ساخت و چند شبانہ روز گبریہ وزاری برداشت حق تعالی بر بہشت عذاب را از ان قوم و با آخر یونس علیہ السلام
 انکسار ہای آورد و بادشاہ با قوم خود بر دست آنحضرت مسلمان شد الحاصل موسی تا ہنگام استوار و صحرا با ندیس خانہ بگذارد
 و وظیفہ خطبہ خواند و نام ولید و خطبہ نہ برد گفتہ شد چنانام امیر المؤمنین نہ بر می گفت امروز روزی است کہ جز خدا نام و گیر
 نتوان برد و مہنوز در صحرا بود کہ بارانی غلیظ بارید موسی اشک کرد و سخت قصد بر کرد و بکشود پس طبعہ گرفت و غلام خود طارق
 زیادہ بر بزرگے لطایفہ از اعراب و نو دہ ہزار مرد بر بیان کہ ایمان آوردہ بودند و طبعہ گذاشت و با فریقہ باز گشت پس
 طارق را بفتح اندلس امر فرمود طارق با دوازده ہزار سوار از دریا عبور نمودہ و بگریہ خضر از اندلس رسید و در نو دہ ہزار
 بجزی بکوی کہ اکنون بخیاں طارق مشہورست صعود کرد و برق والی طلیحہ یا مہتا و ہزار سوار رزم او شنافت موسی آگاہ
 شد پس خود عبد اللہ را و افریقہ گذاشت و متوجہ آن دیار شد و پیش از آنکہ بطارق پیوندد طارق سپاہ خود را گفت
 پیش دشمن و پس دیار است گر خجتن صورت نہ بند و خوشید تا ظفر یا بند پس رزمی و صعب کردہ ظفر یافت و لرزق بقتل
 رسید و موسی بطارق پیوست و بر تائی بلاد اندلس استیلا یافت و تا ساحل بحبہ محیط براند و ما یہ و سلیمان علیہ السلام بہ
 آوردی و آن جوانی زرین بود و چنانکہ گزشت و بر دوزان مدکس تو نہشتی نشب نمود و ولید را بفتح اندلس خبر یافت بموسی
 نوشت کہ در اندیا رفیران سلیمان علیہ السلام دیوا شہری از پس ساخته اند و انرا مدتیہ الخاس خوانند و گفته اند کہ مالی آن
 ذوالقرنین بودہ باید کہ در انجا بنشتابی و انجہ منی اعلام غامی موسی گرفت و چہل شبانہ روز بیامان قطع کرد و بان شہیر
 حصتی بی دریکہ دیوارش تمام از مس بود و گویند چہل و پنج چار صد و ہشتاد و گز ارتفاع داشت گفتند قتب زیمہ و تائم
 پس چنان کردند و دیدند کہ اساس باب رسیدہ موسی امر کرد تا پہلوی آن برخی ازان دیوار را ارتفاع شد صد گز بسا

و بران زو بانی صد و هشتاد و گز تر قریب و اندر پس گفت هر که بالا رود و بشیر و زگر و از حال اعلام نماید هر از شغال طلا بایر گئی
رفت و نظر کرد و دو تپه بزرگ و خود را بچهار انگشت از حصار غوغائی عظیم بر خاست و تا سه روز استراحت یافت چهارم روز موسی
دیگر بر افتاد و احوال او نیز بدستور کرد و دید موسی گفت دیگری بر دو چو ن کسی از نفت مال را مضاعف کرد و چون گرفته بآن غیبت
کرد و گفت ریسمانی بر میان من بندید تا چون خواهم که خود را بچهار انگشت بخارید پس چنان کرد و در هر دو وقت و خود را و حصار خود
که بینگذا آنکه ریسمان بست میداشتند بقوت تمام بر کشیدند تا منتهی دو پارچه شد و منتهی بر دهن انداختند بدرون حصار افتاد و موسی
دانست که از حال درون حصار آگاه شدن متعذر است لا جرم با سحر و جادو و در راه تو حمای شگ بسیار دید که اسامی
انبیاء و ملوک بران نوشته بودند از حیدر لوی برای بدید که بران نوشته بودند از انجا در گذری که پلاک شوی موسی را
عجب آمد و برای امتحان دو سوار به انجا بنیستافت ایشان چون اندک راهی رفتند جانوران بر هیئت موران
از میان درختان برون آمدند و هر دو را با سپان پاره پاره کرد و در موسی استخر با نذ و حرا جست نمود و در نو و پنج بجری
در گذشت و بعد از دو حکومت افریقیه و بلاد قریطه و اندلس بنی امیه رسید و آل انطاکیه اندلس بواسطه عبد الرحمن
از اختار مردان بن حکم است که در تخت مر و ان تار بسری روی و چون مردان حار بقبل رسید عبد الرحمن به اندلس نشست
امرای آن دیار اطاعتش کردند و او سالها سلطنت آن دیار کرد و در یکصد و هشتاد و یک هجری در گذشت و صفایه در حوالی قریطه
از آثار اوست و بعد از او وادش یک بعد دیگر و در آن دیار حکومت کردند و آخرین انطاکیه امیه است که در چهار صد و است و
هشت هجری در گذشت و دولت بنی امیه از آن دیار سپری گشت و پس از او امرای بنی امیه ملوک نطوائین در آن دیار پدید آمدند و
بعد از ایشان ادریس که کنش با هم حسن علی بن علی السلام میرسد حکومت اندلس رسیدند و اول آن کرده ابو عبد الله ادریس است که در
صد و شصت و نه هجری بعد واقعه فتح اتفاق افتاد و در آن واقعه بسیاری از آل بیت رسول علیه السلام شهیدات رسیدند و
ادریس اندلس گریخت بمنبر بخت و بطح شتافت و خلق را دعوت کرد بسیاری از بر بریان به او پیوستند و او بطح و انحرود
مستقل گشت بارون رشید را و دشمنان را بآن دیار فرستاد تا خدمت او کردند و منتظر فرصت می بودند تا او را بقبل رساند روزی او برین
از در و دندان شکایت کرد و دشمنان او را بر چیزی داد که در دمان گیر دآن خود زیر بود و سی بر نیامد که ادریس در گذشت امر اتاج بر سر گذشت
که از و حمله بود و سبب داند بعد از چهار ماه سپه متول شده و به ادریس موسوم گشت ادریس بن ادریس اول کسی است از
سلطانین اسلام که پیش از ولادت سلطنت یافت و بعد از او واد و انجا حکومت گشتند و هم چنین طایفه از امرای بنی
عباس بن فرقیه حکومت کردند و چون منصوره و انبی عباس بران دیار دست یافت غالب بن سالم متنبی را به انجا فرستاد و اغلب با فرقیه رسید
و بر دست خواج گشته شد آنگاه امیه سی دیگر ابو خالد بر بند ثانی لقب بران منصور حکومت افریقیه رسید و سی
نگذشت که آل غالب بن سالم در افریقیه حکومت نشستند و ابراهیم ثانی از ان طایفه است که بسیار از بلاد
حسیره مقبله کشید و آخرین ان گروه را یوده البکیت که در عهد ابو عبد الله مهدی اسمعیلی علوی با فرقیه حرج کرد
افرقیه را از زیاده اند گرفت و دیار او را بدیگر گریخت و بعد از خلفاء اسمعیلیه سلطنت آن دیار رسیدند و اول ایشان ابریک
بن صنادیمیر صلیبی است که از طرف اسمعیلیه حکومت افریقیه و مهدیه داشت و بعد از او پسرش ابو الفتح ملکین سلطنت

عبداللہ بن مروی کہ فصیح و بلیغ اور عبداللہ بن عثمان کہ گفتند سے محمد تو مرے اور ازادہ خود مطلع ساخت و گفت خود را
 بخلق گنگ خاص کر کن و سخن کو سے تا الگاہ کہ حاجت اقترا نشان لب از سخن بہ بہت و محمد تو مرے باہر امان ہر اکس رسید
 و بعد یہ نزول کرو و بر عادت خویش زبان طین لکوک کشود کہ در غایت صد و شیع مشاہدہ میکنند این حدیث بہ ابو الحسن
 علی بن یوسف بن سفیان صاحب مرا کس رسید اور انجو اندواز گفتہ باز خواست کہ وقاضی مریمہ بچہ تو مرے گفت کہ سخن
 ناحق و در باب لکوک بے سبب چرا میگویی محمد تو مرے گفت کہ افترا میکنم انچہ راست است میگویم کہ اگرچہ عادل و عالم توان
 گفت کہ در شہر انجو در بازار ہا میفروشند و خناریہ و شش مسلمانان میکنند و ازین نوع بسیار بشمر و ابو الحسن علی از غایت
 حیا سر بر انداخت تختی اندبے کہ مردے عالم و دانا بود و در خدمت ابو الحسن اعتباری تمام داشت گفت ای ملک
 اگر سخن من شنوے پشیمان نشوی و آن اینست کہ این مرد را وظیفہ مقرر کن تا در شہر تو باشد و بگوشتش بیند و اگر چنان
 شود کہ خزینہ ہائے تو در پس کار او صرف شود ابو الحسن خواست چنان کن و وزیرش گفت زشت باشد کہ گویند ملک از
 درویش تبرئید نہ فرما آہست کہ اورا خراج از ملک خویش نہ اسے ابو الحسن چنان کرد محمد تو مرے با عثمان رفت و آنجا
 دوستی داشت با دوسے در کار خویش مشورت کرد او گفت کہ بہ یسین بل باید رفت کہ اہلے آنجا رو بہ گردند محمد تو مرے
 بد آنجا بشتافت اہلے عیال یسین بل اورا در لباس علمادیدند معزز و شہتہ بدتے آنجا ہماند روزے ایشان را گفت
 از حق نیستید فرزندان شما چرا از حق چشم ہستند ما رعایاے ابو الحسن علی بن یوسف بن سفیان ایم ہر سال مسلمانان او
 بہر خواستن خراج می آیند و در فائدہ ہائے ما نزول مے کنند و باز انانہ انچہ خواہند بکنند تا اطلاق دفع ایشان نیست محمد
 تو مرے گفت ازین زندگانی کہ شمار است مرگ بہتر بود اگر ازین بلیہ شمارا نجات دسم مرا چہ دہید گفتند مال و جان خود
 نہار کنم محمد گفت سلاح جمع آرید و چون غلامان بیامند ما را مطلع کنید بعد چندے غلامان بیامند و ہر کدام بچانہ سیے رفتند و
 شراب خوردند و باز انانہ ایشان بفرانجام بختند محمد تو مرے با ایشان گفت کہ چون ساعتی از شب باقی ماند
 بر ایشان تا فتن بر آید و مہر القتل رسانید ایشان چنان کہ غلامان کہ از خود خبرند اشتند اکثری براہ عدم رفتند و بعد و جب
 از غلامان ہر اکس گرختند و ابو الحسن از ان حال اعلام داد و ہاوسپاہ دفع القوم فرستاد محمد تو مرے گفت تنگی ہای کوہ
 را حکم کنید و دل قوی دارید پس لشکر مرا کس بکوہ رسید کوہیان بقتلہ پیش رفتند و زرمی صعب کردند سپاہ مرا کس از
 تنگی ہاہ کاہی نکرده منہزم گشتند و انچہ با ایشان بود بہت یاران محمد تو مرے اقتدا ایشان باکن معزور شدند محمد تو مرے
 گفت کہ غنیمت جمع آرید کوہیان چنان کردند محمد بفرمود تا غنایم را بسوختند پس عبداللہ بن یسین را کہ گنگ جملے بود اشارت
 کرد کہ بسخن آید عبداللہ بن یسین چون دیکوہ روز از خواب بیدار شد گفت بخواب دیدم کہ دو فرشتہ از آسمان بیامند و دل
 مرا بر گرفتند و ہر از علم کردند اہلے حبیل کہ اورا گنگ میدانستند این را حمل بر معجزہ کردند محمد تو مرے گفت اکنون ما را از کار
 ما گاہ کن نہ سینے گفت تو مہدی ہستی و قائم با مر خدا ہر کہ بیعت تو کند نیک بخت است و ہر کہ مخالف تست بہلاکت
 قریب است پس گفت اصحاب خود را برین عرض کن تا مطلع سازم کہ کدام ہشتے و کدام دوزخیست محمد تو مرے اہلے کوہ
 را جمع آورد نہ سینے ہر کہ با او مخالفت داشت گفت از اہل نارا است و قتلش فرمان داد دیگران بفرمودہ او عمل کردند

وایشان را بکشتند محمد را در بلین بل مخالفه نمود و عرض یاران ندیده هزار مرد و شمار آمدند پس خود آنجا بماند و عبدالمومن و عبدالمومن را با سپاه جبار بمراکس فرستاد و در محاصره مراکس عبد الله بن مسری بقتل رسید و عبدالمومن بهزیمت رفت محمد تو مرے در نماز بود چون ازین حالت خبر یافت گفت چون عبدالمومن بیاید با او بگویند که غایت ظفر تر است در طلب ملک سعی کن پس در همان دوسه روز که سعی و نه سال از عمر محمد تو مرے گذشته بود در پانصد و بیست و چهار هجری وفات یافت و او مردی متقی بود و بمال و دنیا رغبت نکرده و در لیسان با فیدے و بفرجته و اندک اذان بکار برده و باقی را تصدق کرده بعد از وفات محمد تو مرے عبدالمومن بهتین بل رسید و بموجب وصیت محمد تو مرے الی بلین بل با وصیت کردند عبدالمومن با سپاه متوجه وهران شد و گرفت و بر ملتحمیان و فاشس استیلا یافت و بمراکس رفت و بعد از یازده ماه فخر اشراف مراکس را از آل یوسف بن صفیان گرفت و مستقل گشت بر افریقیه و اندلس با قضاے مغرب فرما شد و در پانصد و چهل و دو هجری با امیر المومنین مخالف گشت و بعد از ولایتش او یعقوب بن یوسف بسلطنت نشست و دنا نیر یوسفیه با و منسوب است و پانصد و بیست و شش هجری با صد هزار سوار با بلیه رفت و دالے آنجا اطاعت کرد و امیر یوسف قصد طلیطیه کرد و ارقوس فرنگی دالے آنجا تھم شد امیر یوسف را کار سے پیش رفت با بلیه باز گشت با در سر دیس و الی مرسیه و اسبلیه و اندلس با یکی از لشکر بلیه سر و کار داشت از پسر تو هم نمود و او را بر سر ملک کرد و بعد ازین واقعه امیر یوسف بر مرسیه و غیره استیلا یافت و برادران مرویس را بنواخت و بنو اسریشان را بنحو است و بیست و نیکه گشت که دولت آل مرویس پسرے گشت و بعد از امیر یوسف پسرش ابو یوسف یعقوب بن یوسف بسلطنت نشست و دنا نیر یوسفیه با و منسوب گشت و در عهد او علی بن اسحق از بقایای یثیمین قوی شد و سنیامه گرفت یعقوب بیست هزار سوار بر مریم او فرستاد و در پانصد و هشتاد و سه هجری خود نیر روان شد و در پانصد و هشتاد و شش هجری بمراکس مراجعت نمود و از قتلش قصد دیار اسلام کرد و دوشهر شلب گرفت یعقوب آن شهر از فرنگیان گرفت و چهار شهر دیگر که پیش ازین بچهل سال فرنگیان از مسلمانان گرفته بودند قهر اشراف بکشت و از قتلش پنج ساله صلح کرد و چون مدت منقضی شد طالیف از فرنگیان روید یار اسلام آوردند یعقوب قصد رزم ایشان کرد و در راه مریش شده باز گشت و در پانصد و نو و سه هجری دیگر بار رو بفرنگیان آورد و ایشان صلح کردند یعقوب بعد از وفات علی بن اسحق یثیمین با فریقیه شد و آنجا شهر می بنام نهاد و در باط الفتح نام گذاشت و بمراکس رسید و در گذشت و او با و شاسه زاهد و عابد بود و در عهد خود بر ترک فروع فقه امر کرد و فرمود که فقها تابع هیچ مذہبی نباشند و خبر کتاب مجید و سنت عمل نمایند ملا جرم از ان دیار جمعی برخاستند که تابع هیچ امامی نبودند چون ابو الخطاب این دخیه کلبی و برادرش عمر و شیخ محی الدین غزنی و غیر هم پس از عمر بن ابراهیم بن یوسف بکومت نشست و ابو العلاء ادریس بن عبد الله بن یوسف بن عبدالمومن او را بهزیمت داده بر تخت نشست و در شصت و هشت هجری مرین بر او خروج کرد و ابو العلاء در ظاهر مراکس با او مصاف داد و قبل رسید و دولت آل عبدالمومن سپری گشت و در بنی مرین اول کسی که بسلطنت رسید سلطان یعقوب بن عبدالحق مرینی بود و او در عهد ابو العلاء ادریس بر او خروج کرد و ابو العلاء را بقتل رسانید چنانچه گذشت و بر بلا و مغرب استیلا یافت و هفت ده سال ملک زاند و در ششصد و هفتاد و پنج هجری خاند و هفتاد و یکم گشت از اخفا و بنی مرین عثمان بن محمد

که آخرین حاکم مغرب گشت و هشتاد سال بزیست و در شصت و نود و سه هجری درگذشت کپتان جوان تهمان اسکاٹ از نایب
 فرنگ بار اقم نگاشت که در سال هفتصد و سینصد و از قول عیسی علیه السلام مطابق نود و یک هجری که زمان خلافت عبدالملک مروانی
 بود مسلمانان بر ملک استنبول که اسپین سرس گویند از دیار مغرب و از ملکه های فرنگیه مستولی شدند و در سال یک هزار
 و چهارصد و نود و عیسوی علیه السلام مطابق سن شصت و شصت و نشت هجری محمد صلی الله علیه و آله و سلم در آخر زمان احفاد ملوک
 بنی مزین فرنگیان اسپین متفق شده مسلمانان را از دیار اسپین برانندند مسلمانان از آنجا برخاسته نیا را فرقه سکونت گزیدند و
 آنجا حاکم شدند و اکنون که سن یک هزار و هشتصد و هشتاد و عیسوی مطابق یک هزار و یکصد و نود و شش هجری است مردم اسپین بدیار
 خویش با استقلال میگرددانند و جایگاه شهرست در نهایت مغرب و اهل شهر از اولاد عاد اند که بمرد و پسر از حجاز و شام رفته
 بد آنجا مقیم شدند و یهودان اعتقاد دارند که چون اولاد موسی علیه السلام از بیت المقدس هنگام خجسته نگر تاختند حق تعالی ایشان را
 آنجا نب بابلجا انداخت ایشان در آنجا سکونت گزیدند جزیره النار در اقلیم هفتست و در آنجا شمارد نیست از حجر خالص و ارتعاش
 گز و معدود بران پدید نشود و بر بالای آن صورت شش طلسم ساخته اند که دست خود سبحان بجزایب دراز کرگویی بر جبه
 اشارت نمیکند و ایضا در آن جزیره کعبه لیت از سنگ تراشیده و سبجی مقابل آن ساخته از دوعای در آنجا اکثر سحاب
 میشود و بر سر قبه اکثر صورت طلسم ساخته اند هر کسی که بد آنجا رسد آن صورت آواز دهد که مهانے آمده است پس در آنجا کعبه
 کشاده شود و طلا نمیکد محتاج او باشد از آنجا بیرون آید و باز در سرد و دشت و هر چند که مسافران در آنجا رسند نایب فرنگ
 او از آن صورت آواز میدهند و همانقدر طعام از کعبه بیرون من آید پیوسته حال بر نمینوال باشد و کس سر آن ند اند
 و بعضی از عقلا در تخمین سخنان باطل دارند و ازین نوع عجایب و غرایب المخلوقات و غیره تالیفات مخصوص در کتب هند یان و
 اسلامیان و دیگران بسیار است مثل سفت طلسم در شهر بابل در عهد نرود و آسیا در دیار چین که سنگ اعلی ساکن و سنگ
 اسفل متحرک که هیچ عاقل آنرا نداند و خداوند که مولفان تحقیق بلیغ کرده نوشته اند و یا بر کعبه سباحان تالیفات را بعهده
 علی بن ابی طالب و آفته تحریر کرده اند را قم حروف بطریق اصلاط مرقده سطره چند از کتب نقل نموده تا دانند که اسلاف آیین حکایات
 در کتب خویش مرقوم ساخته اند و عارف و محقق قطری قدرت قادر خستار هیچ عجب و محال نیست چه هر چه خواهد کند که حکم
 او را است + گویند که حق تعالی بر محال قادر نیست بدانکه ازین قبیل بتجلی اسم بدیع و ظاهر بجز عینه ظهور آوردن نزد او تعالی
 شان غیر و محال نیست اما محال است که ثانی و مثل خود پیدا کردن نمیتواند بزرگ گوید سه اول همه چیز را مهیا کرد هم + دولت این است
 آخر همه را برگ میگردد هم + همت این است او همچو خودی فکر و پیدا قابل + مقدر و نداشت + من چو بری ز خویش
 پیدا کرد هم + قدرت نیست چیزی که بر تانی نیز در اقصای مغرب سنت و عمارات غربی بران جزیره منتهی میشود و از آنجا
 بر تانی نیز گویند و بطاعر محله نیر دیده شد کپتان جوان تهمان اسکاٹ بار اقم فرمود که جزیره بر تانی مسکن فرنگیان اگر نیز است و ذکر آن
 در ضمن احوال دنیا نموده گفته آید -

فصل در ذکر برخی از مشاهیر اقلیم هفتم

شیخ علی بن محمد معروف بابو الحسن شیروانی از کبر بزرگان معروف و شایخ زمان بوده و بد مناطی نشت و او سالها

بجوئے منظمہ مجاورت نمودہ از سخنان اوست القیوٹ مع الواروات وقال من ترک تدبیر سے معاشا طیبیا وقال تافث الناس لا اله الا الله
 یعنی صوفی با و اوست نہ باد را وی یعنی انجیل کہ بالہام دریافت نماید بران محل میگاہی و طایف وقال من ترک الے آخرہ و گفت کسی
 ترک میکند تدبیر کار ہائے خود را زندگانی میکند پاک و پاکیزہ و گفت نیست آفت مردم مگر بیزدوم شیخ ابو مدین سعید بن حسن
 مغربی از اکابر مشایخ صوفیہ است شیخ مغرب بودہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ متفق بودہ شیخ محی الدین عربی نے مرید
 ابو مدین بود و در فتوحات یکے نقل کردہ چہ خلق بحبت تمیم و تبرک دست و پای او می رسیدند اورا گفتند و نفس خود
 از ان اثر سے می پایے گفت ابیا و اولیا حجر الاسود را می یوسند آن حجر پہنچ اثر نمے یابد مرا نیز بھان حکم است یکے از
 اولیا و ابلیس را گفت با ابو مدین در چہ کار سے گفت چون چیز سے بخاطر او سے باید مثال آن کہ کہ در دریا سے
 محیط بول کند و گوید از ان نکردم تا ناپاک گرد و روز سے بکنند و دریا رسید فرنگیان اورا اسیر کردند و بکشتی بردند جمعی از
 مسلمانان نیز امیر بودند فرنگیان با زبان کشیدند تا روانہ شوند کشتی از جاسے بجنید با ہم گفتند شاید این از نہر مسلمانان است
 کہ الحال در کشتی در آوردہ ایم پس اورا گفتند لسلامت از کشتی بیرون رو گفت بیرون بروم تا ہمہ از مسلمانان بگذارند
 بر تنگیان چارہ نہ داشتند ہمہ را بجات دادند الگاہ کشتی روان شد باب ابو مدین باز بحسب و من کلاما اذا اظهر الحق
 ثم سبق معہ وغیرہ یعنی وقتیکہ ظاہر شد حق باقی نماند با و غیر او وقال القلب سوائے وجہہ واحدہ فاسے وجہ وجہہ
 حجتہ من غیرہ یعنی گفت نیست مریض را سوائے وجہ واحد یعنی بگوشدن پس اگر بکلیف متوجہ شد محبوب شد از
 طرف دیگر شیخ ابو بکر محی الدین عربی حاتم طائی اندیشی شیخ موجدان و بزرگ زمان بودہ و در مذہب متابعت کسی
 نکردی نسبت خرقہ او در تصوف بیک واسطہ بخضر علیہ السلام و نسبت دیگر بپواسطہ بخضر علیہ السلام میرسد بسیاری
 از علما کمال او قایل بودہ اند اکثر سے از علما اورا کیفہ کردہ اند اورا گفتند فی الصبر عذاب یعنی آیا در صبر عذاب است
 گفت الصبر کل عذاب یعنی صبر تمام عذاب است ہم کتاب خود و فتوحات مکی مینویسد کہ یکے از برادران من یکجہ بن لقمان
 بادشاہ ہمسین بود و بپوشیدہ بود از خلق منقطع اورا ابو عبد اللہ نوسیے گفتند کے روز منی مبین میرفت یکجہ بن لقمان
 با خیل چشم در راہ باد رسید و جامہائے فاخر و بروشت بر و سلام کرد و گفت ایما الشیخ با این جامہ کہ پوشیدہ ام
 نماز مایز است شیخ بجنید و گفت از نادانی حال تو بحال سگی ماند کہ در مرداری افتادہ باشد و سرتاپا سی او بخون
 و نجاست آلودہ باشد و چون بول خوابد کند پاسی بردارد تا قطر بول با و نرسد و شکم تو از حرام پر شدہ و منطالم
 زندگان خدا بر گردن تو جمع آمدہ و می پرسی کہ نماز با این جامہ را دوست یکجہ بگریست و از اسب فرود آمد و سلطنت
 بگذاشت و ملازم شیخ گشت شیخ اورا بجانہ برد و چون سہ روز بگذشت ریسما نے آورو با و داد و گفت ایام میہمانے
 بسر آمدہ اکنون بر خیز بہیزم بکش و میفر و شش یکجہ بہیزم فردشی پیش گرفت بہیزم بر سر گرفتے و بپا زار سہر کہ سلطنت
 در ان کردہ بود و بیک و بفر و ختے و از وجہ آن اندکے قوت سلطنت و باقی را تصدق کردی و ہر گاہ کسے از شیخ التماس
 دعا کردی گفتے از یکجہ خواہند کہ او سلطنت گذار شدہ بزند آمدہ شاید اگر من مبتلا بودے بزند دنیا می دیگر در لغتات
 مذکور است کہ شیخ محی الدین عربی را یکی از مشایخ گفت کہ دختر فلان بادشاہ کہ اعتقاد بشما دارد میماہ است آنجا فتم

شوهرش بر بالمش او بزد او در حالت نزع بود چشمه آبش او و شیخ مسلم کہ گفتہ شد کہ اگر کسی از این جنس است
 است آنکہ مالک الموت کہ نازل شود و عالمی باز نمیکند و دو چارہ نیست از دوزخ تا اثر از دوزخ نماند کہ و انہم این زمان حق خود
 از امیطنید و بار خوار گشت مگر آنکہ جائے قبض کند و در زندگانی تو مطلق را فایده است و مراد حقیر نیست کہ دو دستہ ترین
 و قرآن قسمت آنرا اند اسے تو میبینی پس ازان روی بملک الموت کہ دو گفت تا آنکہ جائے نیری نزدیک پروردگار خود
 نمیروی پس جان و حق را بگیر بدل و سے کہ ویرا از حق تعالی باز خریدیم بعد ازان شیخ نزد حق و رفت و با او گفت
 الیفرزند روح خود را بمن بخش زیرا کہ تو قائم مقام و خیر بادشاہ هستی و رفع بخلی رسانیدن گفت اسی پدر جان من
 حکم تست پس ملک الموت را گفت جان این و حق کہ صحیح البدن است بگیر و حال و حق شیخ بیفتاد و ہر دو پس شیخ میگوید
 کہ نزدیک ما نیست از آنکہ چیزے بد مند و جان مرخص را باز خرید چارہ نیست و لازم نیست کہ در عوض جان جان دیگری
 بد مند زیرا کہ با خود این مشاہدہ کردہ ایم کہ جان کسے را کہ باز خریدہ ایم در پیچ جان در عوض ندادہ ایم را قم گوید شیخ
 جائے دیگر چیزے دادہ جان مرخص را خریدہ باشد اما درین حکایت عوض جان و خیر بادشاہ جان و حق خود دادہ جان
 او را خریدہ چنانچہ گذشت و کلام شیخ کہ چیزے بد مند و جان مرخص باز خرید موافق حدیث شریف است چہ آنجناب
 علیہ السلام فرمود بیمار ان خود را دو انگید بہ صدقہ پوشیدہ نیست کہ از شیخ محی الدین عربی منہاسے ثابت
 و قست کہ لغیر علماء در نیاید چہ جائے دیگران بنابر ان ازان نوشتہ مگر بضیانت طبع و انایان یک دو کلمہ ایراد نمایند
 چہ شیخ محی الدین عربی قدس سہ حق تعالی را وجود مطلق گفتہ علماء بر آن شہر ورا بخطیہ گرفتہ و تکفیر نمود و بعضی
 گفتہ اند کہ بخطیہ و تکفیر راجع بدان حسی است و شیخ علاء الدولہ از کلام شیخ فہم کردہ و بان معنی کہ مراد سخت و پیچیدہ بسیاری
 از علماء ترا تکفیر نمودہ اند و بعضی مصلحتاً بطاہر مثل شیخ عبدالسلام و شفی رحمۃ اللہ علیہ او را زندقہ گفتہ روزی بارش
 گفتندے خواہم کہ قطب را بہ بنیم عبد السلام اشارہ بشیخ ابن عربی کرد گفتندے کہ تو او را زندقہ چنانچہ خواہی گفتہ
 بہر نگاہ شدت ظاہر شرع است و شیخ در فصوص الحکم و در فصوص ہودے گفتہ اند لعالم صورت الحق و ہر روح العالم
 المدبر لہ ہو الانسان الکبیر یعنی عالم صوت حق تعالی است روح عالم است و حق تعالی مدبر عالم مدبر صورت خود است پس حق تعالی
 مدبر صورت خود باشد کہ عالم است پس حق تعالی انسان کبیر است کہ شامل است و محیط مر عالم صغیر کہ بید را
 مانند دریا احاطہ و یاقوت را بکوارہ آب و انسان کبیر را اسم کل موجود است و انسان عالم صغیر بطاہر و در معنی
 کبیر است و مراد ازان انسان کاملست و نیز او قدس ہرہ گفتہ مات فرعون طاسراً و ظہر اظہاراً دایمان فرعون
 را از انیکہ متکلمان کفر فرعون ثابت نمیکند و این آیتہ نیست فلم یک نفع ایمانہم لا را و باشد یعنی نباشد انیکہ سوگند
 ایشان را ایمان و گردیدن ایشان بہنگام کہ دیدند عذاب بار او ہاس یعنی عذاب سبب د شیخ میگوید کہ ایمان ہسنگام
 عذاب است فلعنہم آنکس را معنی چنین است یعنی ازان شخص در دنیا این عذاب را بر نمیدارد و دور نمیکند تا آنکہ در آخرت
 فایدہ مذہبہ میفرماید کہ ایمان مثل چراغیست و کار چراغ آنست کہ ہر گاہ در خانہ تاریک گذارند آنخانہ را روشن میکند
 پس چنان کار ایمان مظهر گردانیدن کافر آنست از انجاست کفر ہر گاہ کہ بر زبان رانند و بزد و بشتن عذاب در دنیا شرط

نیست چنانچه گذشت را تم گوید که در عهد پیغمبر صلی الله علیه و سلم بسیار کسان از ترس جان و جلاسی اوجان و اکثر سبیلان و
 غنائم ایمان آوردند و از ایشان مؤلفه قلوب گو یا نیند و در دنیا و عقبی نمانی شدند هر چند که ایمان لطیف و خوف شمشیر بود اما آنچه
 نجات داد یعنی گویند که ایمان منافی بر نیست نیست این را از حکایت عبد الله بن اسبج مبلول منافق که در ضمن اقلیم دوم
 در وقایع سال نهم از هجرت شفقها بحضرت صلی الله علیه و سلم درباره او مبد و دست فهم کند و دیگر موافق کلام شیخ ابن
 عربی اکثر احادیث و قصص و از جمله قصص من قال لا اله الا الله محمد رسول الله فدخل الجنة بلا حساب یعنی هر کس که
 گفت لا اله الا الله محمد رسول الله پس داخل بهشت است بجهت حساب و حساب و ایضا و مشکوه از عثمان رضی الله عنه
 بن عثمان مسلم روایت میکند قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من مات وهو تعلم انه لا اله الا الله فدخل الجنة یعنی از عثمان
 روایت میکند که فرمود رسول صلی الله علیه و سلم کسی که مرد حال آنکه او میداند تحقیق آنکه نیست سزاوارندگی مگر خدا و اهل
 و اهل میشود آنکس بهشت نظر کند در معنی آیه شریفه که در حق پیغمبر صلی الله علیه و سلم وارد است ما ارسلناك
 الا رحمة للعالمین الحمد لله و المنة که بمساعدت توفیق ازلی و معادنت سعادت لم یزلی احوال هفت اقلیم است تلمیذ قدیم قدیم
 در کتاب حدیقه الاقالیم بر سبیل اختصار و در سلک تحریر کشیده آمد و الحال صحایف اوراق را با احوال تقسیم جدید هفت اقلیم
 معاصر مرقه که دانیان فرنگ چهار قسمت مقرر کرده اند می آرید و همان خامه را به بندگی از احوال امر که عبارت از دنیا
 نو است و فرنگیان حال آنرا ظاهر و پدید آخته اند و در حیطه تصرف می دارند میکشاید یا الله التوفیق بر ضمیر ارباب
 بسایر مخفی نماند که چون کتاب حدیقه الاقالیم پیرایه اختتام پوشید بنظر کیمیا اثر کیتان جو با تها ن اسکا ث که در فتوح و مرث
 و دانش و پیش بر اکثر مردم عصر رحمان می دارد و در فن سیر و تواریخ فارسی سرآمد و نگار است گذشت بعد از تحسین
 بالغ فرموده هر چند این نسخه از عجایب و غرایب امصار و حکایت سلاطین روزگار و مشاهیر هر دیار مشحون مماوست اما از
 احوال دنیا می نویسد و غاری و غاطل است گفتیم که در تاریخ اسلام میان احوال دنیا می نویسد و غاری و غاطل است گفتیم که در تاریخ اسلام میان احوال دنیا
 کشتی جهت دریافت عمارات ماسوائی معصومه و در اخبار اسکندر رومی بغیر از شهر های بزرگ و کوچک در اقلیم
 بعد اشارت رفته و مورخان کمتر از ان بیان کرده اند و اکثر افراد گذشته اما شرح و بسط این خصوص احوال دنیا می نویسد
 در کتب فرنگ میر است اگر تیر جری این پرازدند مناسب این کتاب یادگار انتخاب بماند پس بر حسب آن آرنش را تم
 از کتاب مخیم که بزبان ایشان بود اقتباس شایسته بطریق اجمال بزبان فارسی ترجمه نمود چنانچه فصلی که می آید بنام نامی
 اوست بدانکه اکنون دانیان فرنگ بر طبق تفهیم خود تقسیم اقلیم سبج بر چهار بخش نموده اند و این پس از بیان سبج سیاره
 نموده اند نوشته می شود اما فهرست بر چهار بخش اصحاب این است بخش اول پورپ نام دارد و امصار پورپ ملک
 الیمان ملک اسپین ملک فرانس و ملک پرتگال ملک بربک که عوام دنیا مارگویند و بارودی ملک سویدن ملک روس ملک
 پولاند ملک نیلس ملک خلیفه مابا که ایلی عبارت از دست ملک و لندیز ملک سوله لاند ملک قطیعه ملک انگری جزیره انگلند
 جزیره ایرلند و یب سار جزیره کارسیک جزیره سار دنیا جزیره سید بخش دوم ایشیا و آن عبارت از ایران و توران
 و هندوستان بلکه اکثر از امصار هفت اقلیم گفته است چون احوال امصار هفت اقلیم قدیم در حدیقه الاقالیم نوشته شد

بنابران ازان در گذشته بخش سوم از ریفه اصمرا و فرقیه ملک مرافه ملک الحیر ملک توس ملک نری لوبی ملک نار که
 ملک بلاد الحزید ملک زار و ملک سبک و لیدر ملک کنهی ملک لوانکو ملک زنگبار ملک مولو موتا ملک سفله ملک موبنی مولی
 ملک تراونات ملک کفاریه جزیره باب المبدل جزیره زنگیره و حارون جزیره مدکر جزیره یو برین جزیره سنبلیله جزیره کبیر
 جزیره مدیری که شراب آنجا را مدبره نامند بخش چهارم امصا بخش چهارم امرقه جنوبی ملک کسکو ملک بره فرد ملک پسر
 ملک خیر ملک لیلان جزیره اسپاهوله جزیره پوتو ریکو جزیره مارکارینا جزیره حوان فرما میر ملک برازل امرقه شمالی ملک کشاده
 ملک اسکاتلاند ملک نوا لکلاند ملک نو بارک نیلونیافری لاند لجنیا کارولینا قوریدا جزیره حیمیک جزیره سراد و راصاف
 وحدود امرقه ملک الککلاند که جزیره ایست و سکن اصلی انگریزان و شهر لندن پای تخت پادشاه انگریز است امان
 بر زمین عمارات و آبادی آن شهر و ضوابط پادشاه انگریز و احوال سلاطین انگریز و شهابان ایشان تا سن یک هزار
 و هفتاد و عیسوی مطابق سن کینزار و یکصد و نود و شش هجری احوال کیشی اکاف تا نری برانکه کیتان چونان تهران اسکات
 میگویند که بقول بطلمیوس حکیم بیان میکنم احوال این دنیا را که عبارت از هفت اقلیم گفته است چه حکیم موصوف ابن دنیا
 را هفت بخش نهاده و هر بخش را موسوم با قلمی ساخته چنانچه در میان مردم به هفت اقلیم مشهور است و احوال هر
 هفت اقلیم بر طریق دانایان سلف یازده و فادار شیخ آل باربلگرامی و بر صفحه بیان نگاشته اند و دنیا را نو ملک است
 وسیع و آبادی بسیار و زراعت بسیار دارد و چنانچه در اکثر خبرت از ملکهای هفت اقلیم قدیم ترجیح دارد و این ملک
 یعنی دنیا را نو پیرون از هفت اقلیم گفته معروف است و اصل مردم پیشین بآن سبز زمین نرسیده اند ملک او را ن جزیره شمشاد
 چه اطلاق بران و رسیدن بان و یار و تسخیر نمودن این از فرنگیان شده چنانچه بیان کرده خواهد شد باید دانست که
 دانایان حال از فرنگ و یونان بعد از فکر بسیار و تحقیق نوشته اند که این دنیا یعنی سکن ایشان و غیره را که کوه ارض یافتند
 یکی از سیارهای سیاه است و مثل سیاره های سیاره بر دایره خود میگرد و ادانجا که این قول خلاف حکما
 سلف و اسلامیان است لهذا این کسایه را انکسار نموده اند چونان تهران اسکات فرنگی از قوم انگریز چندین از کتب
 فرنگی در باب حرکات آسمانی و ترکیبات آن تقسیم کرده ارض بر ارض اطراف و دست یکرنگ و رفیق بود بدل
 شیخ آل باربلگرامی بنویسد امید که اندوستان قبول فرمایند تا مقصود دوستدار حاصل شود چه نشان دوستی مسلمان
 و فرنگی قایم ماند معلوم باد اول کسی که کتب در باب ادوار آسمانی و ترکیبات این دنیا نوشت حکیم تالیوس و پاتالیس
 یونانی بود و او اول کسیست که حقیقت و سبب کشوف و خسوف دریافت کرده بود و بعد از او پس از پنجاه سال
 حکیم فیشاغورس پیدا شد و او از همه سلاف در قول خود تفرقه میدارد و فیشاغورس اول کسی است که قایل گردید
 که ارض ثابت شدن آفتاب گشت لیکن کتب فیشاغورس سالیج نشدند لهذا قول او در نیاب در میان حکما
 جهان چندین رواج یافت و بعد از فیشاغورس یکصد و سی سال قبل از تولد عیسی علیه السلام در شهر اسکندریه
 حکیم بطلمیوس که تالیوس نیستش گویند احوال دنیا و ادوار آسمانی بطوریکه تا حال در کتب واقوال دانایان
 فرنگ و غیره نوشته میشود و شایع است و در سال کینزار و پانصد و سی از تولد عیسی علیه السلام حکیم کوبریکوش فرنگی

در ملک پولاند کتابی در باب مذکور است و احوال او بهجتان فیشاغورس بسیار موافق اند و چون اقوال کوپرنیکوس
 شایع گردید که کار فرنگ اقوال مذکور را اقوال کوپرنیکوس نامیدند معلوم باد که بقول کوپرنیکوس آفتاب در وسط همه سیارات
 بر مرکز خود نشانیده شد و همه سیارات گرد او میگردند حال بموجب قول حکیم مذکور اوصاف و حرکات هر یک سیارات و
 گردش آنها گرد آفتاب بیان کرده میشود تا اهل دانش تفرقه از قول بطليموس و کوپرنیکوس معلوم شود اگر حال انهم خوانندگان
 باید وقتی یادخواهد کرد و این خاکسار قولهای نویسنده اما دلیل درستی آن آوردن در اراده نبود که طویل بود و انقدر برای
 تصحیح و درست یک رنگ مرقوم گشته تا دانسته شود که حکما و یونان و فرنگ و هند و اقوال خود با چنین و چنان تفرقه میدارند و
 اقوال راست و دروغ هر کس بر وجه او و بدلیل رسانیدن آنها بر عمده کوشش کنندگان بخوبیان و اهل علم هیچ در صد و غیره
 میگذارد باید دانست بقول کوپرنیکوس که آفتاب ششوی بخشیده و ثابت بنده همه سیاره است لهذا در وسط آنها نصب کرده شد
 و آن همه گرد آفتاب میگردند و آفتاب از کره ارض در طول و عرض در پرده گرد و در دایره درجه کلان تر است و یک حرکت
 بر مرکز خود از مشرق تا مغرب می دارد و آنچه حکما و سیلف گفته اند که آفتاب در فلان و فلان برج می رود و محض خیال است
 چه این کره ارض از برج تا برج گردیده و قتی که برابر یک برج می رود و نظر آنکه میان برج و آفتاب ایمن چنان می نماید که آفتاب
 در میان آن برج میگرد و چنانکه اگر کسی بر شستی شسته در وقت جلدر روی نظر بر ساحل زمین بند و چنان بیناید که کنار
 زمین ارمی و دو دایره سخن نزد دانیان دلیل قویست که آفتاب ثابت است و کره ارض و دیگر سیارات گرد آفتاب
 می گردند و الله اعلم کسی بر آسمان نرفته که سنگ انسان را حل کردن تواند کره زهره بقول کوپرنیکوس از همه سیارات
 با آفتاب نزدیکتر است و بعد از آن عطارد و این کره ارض و ماه و مریخ مشتری و زحل درجه بدرجه دورتر از یکدیگر گرد
 آفتاب میگردند چنانچه زحل از بالا و ماه از پایین به سبب دیگر سیارات از آفتاب دورتر اند و کره زهره از کره ارض
 هفت درجه خردتر است و یکبار در هفتاد و هفت روز و بست و سه ساعت و شانزده دقیقه بخومی گرد آفتاب میگردند
 کره عطارد و در صد و بست چهار روز و هفتاد و سه ساعت بخومی گرد آفتاب میگرد و دوری آواز آفتاب سی و چهار روزه
 لکن کره هندی خواهد بود و کره زهره از کره دنیا قدر سه خمره و تر خواهد بود و کره ارض یعنی این دنیا در طول و عرض از
 آفتاب خردتر خواهد بود و چنانچه گذشت و دوری آن از آفتاب نود و سه ده لکن یعنی هفتصد و سه لکن
 کم سزار لکن و هفتصد و بست و شش سزار و هشتصد میل و یک میل نیم کرده هندی نزد اهل فرنگ باشد و میل نزد مسلمانان
 یک کرده مقرر است که دو میل اهل فرنگ باشد و کره ارض در سه صد و شصت و پنجر و پنج ساعت و پنجاه و پنج میل
 بخومی گرد آفتاب یکبار میگرد و در بست و چهار ساعت یکبار در مرکز خود میگرد و پس از گردش کره ارض گرد آفتاب
 سال و فصل و از گردش بر مرکز خود تفاوت روز و شب حاصل میشود که ماه از کره ارض یعنی و در بسیار خردتر است و
 دوری ماه از دنیا شصت و بست سزار کرده خواهد بود که ماه سه حرکت دارد یکی بر مرکز خود و دیگر گرد این دنیا که کره
 ارض نامند و دیگر گرد آفتاب یعنی همراه دنیا گرد آفتاب میگرد و کره مریخ هشتاد و چهار خمره از کره ارض باشد و از
 آفتاب یکصد و چهل و سه ده لکن و شصت و پنجاه سزار میل و در خواهد بود و در سه صد و بست و یک و در چند ساعت

اگر در آفتاب میگردد و در یک ششتری از کوه دنیا دوازده صد و هشتاد و یکبار دوازده سال گردد آفتاب میگردد و
 و دوزخی آواز آفتاب چهار صد و چهل و هفتصد و هشتاد و دوازده سال خواهد بود و ششتری چهار ستاره گرد
 خود میدارد که بخوبی میان آنرا قندیل سے خوانند و ستاره های مذکور همراه او گردد آفتاب میگردد و مذکور رحل از همه سیارات
 دیگر کلان تر است و یکبار در سی سال گردد آفتاب میگردد و قندیل او از پنج ستاره است که همراه گردد آفتاب میگردد
 معلوم باد که سوائے این سیارات مذکوره سیاره های گردند و دیگر هستند که گاه با در نظر مردم مآدم آتین میمانند و گاه
 مذکوره همین گردش اند اما سر ایشان گردد آفتاب مقرر است و بخوبی میان و در حد بدان جهان می نویسد که اکثر اوقات
 گرد ستاره مآدم وار بر کوه ارض یعنی دنیا یا گرد و دیگر ستاره در گردش برسد و بخوبی بر سر بسیار است که کوه آخرین
 از کوه اولین سوخته شود چرا که کوه ستاره دم دار که بسیار نزدیک با آفتاب میگردد و خصلت آتش بر میگردد پس
 هر چند بان چند سوخته خواهد شد اما حافظ حقیقی بالبطو همیشه گرد و بار در حدود و کوه گاه پشته است که مرضی خود آفرینش خود
 را نگاه خواهد داشت و دیگر معلوم باد که ستاره های ثوابت بسیار اند اگر چه بخوبی میان سلف بر اے حساب خود چند
 را نام و نشان میدهند اما از روی که دو به بین های فلک سیر و فرنگ اختراع شده اند شش پشته است که دقیقه بیان
 از دور بین مذکور ستاره های نوین یافته اند و در ستاره های ثوابت از ما جهان دور اند که دوری این در حساب
 نمی آید و دیگر معلوم باد که در چنانچه انسان بر زمین و فرج در بر او ماهی در آب زندگانی میدارند یک چیز است با هم
 طبیعت که از قوت و زوای این آفتاب و ماه تاب و آب زمین و سیارات و ثوابت و ستاره های دم دار و تمام آفرینش
 بجا های خود بجا اند و بقیه تصور نمائید و علمادین باب جلد بنوشتند اند اما هر قدر غور در دریافت این بکار بردند اند
 زیاده از این گفتن نتوانستند که فلان چیز فلان طبیعت میدارد و چنانچه سنگ زمین قایم ماندن و حرمان آب از او را نشوی
 شست نموند گویند که در بدن طبیعت میدارد پس تمام آفرینش همین طور کار خود را می کند و طبیعت بر اے سر کار میدارد
 و اندک اعلم بالصواب باید دانست که کوه ارض بصورت گوی مدور است اما بطرف هر دو قطب اندک سطح و دین است
 و مدور شدن کوه دنیا سبب مقرر شده چه در سال یک هزار و پانصد و نوزده عیسوی یعنی از تولد عیسی علیه السلام
 چهار س از بند فرنگ بطرف مشرق روانه شد و مایل بطرف شمال و بر هیچ طرف نشد زمین کنار زمین گرفته معرفت
 در یک هزار و یکصد و ست چهار روز بعد از سه تمام دنیا باز بهمان بند رسید پیش و انایان این دلیل قویست که دنیا
 مدور باشد دلیل دیگر آنکه دنیا یعنی کوه ارض یا چند سیارات گردد آفتاب میگردد و بنوشتند و نمائند که چون قدری از
 اقوال حکماء فرنگ در باب کل آفرینش بیان کردم اکنون تفصیل ارض را بطوریکه ایشان دنیا را تقسیم کرده اند
 مینویسم تا معلوم کنند که این کوه ارض یعنی مسکن ایشان و مخلوقات که هست یک از سیارات که مقرر کرده بودیم حالا
 تفصیل اجزای دنیا را بیان میکنم باید دانست که حکماء فرنگ اول تمام دنیا را و بخشش کرده اند یک از آن آب و دیگر
 زمین و هر بخش را و بخشش های دیگر تقسیم میکنند چنانچه هر یک ایمان کرده خواهد شد اما اول در تفصیل بخشش های آب
 سه پرد از هم آب که تمام دنیا را فرو گرفته او را دقایق نوس می نامند و شانی از آن که یک ملک از ملک و دیگر جدا کنند آن را

بزرگوارانند و شاهی از آن که اندرون او ملک میریزد آنرا دریا می نامند و بر آستانها و خرو و مانند ناله که ایجا و آنجا می رسد
 نامها می جدا جدا بود و بجا و مکان بود و آنرا باید از ناله ها جدا کرد و آن ضرورند و چه نام هر یکی در ناله ها مستغرق می شود و از ناله
 اما اجزای زمین عبارت است از کوه و بیست و یک کوه فارسی بود و از ناله و فتح و نون بنون زده و فتح و نون بنون زده و جزایر و
 شمس و کوه های باشد اما اول باید دانست که کوه نیست عبارت از حصه زمین که در آن ملکها می گمان کلان و با شمشیرها
 جدا جدا می باشد و پاره کلان از کوه و قیاس و سنجیده و محیط در میان آنها میریزد و براسه رفتن از یک بلکه و دیگر راه شکی
 هم باشد و سفر بحر ضرور بود و جزیره عبارت است از زمین که هر چهار طرف آن آب باشد و آنرا هیچ کوه و پند و بستی در آنجا
 نتوان رسید و نتوان براید و آنش عبارت است از قدری زمین که در میان دو کوه نیست می باشد و یک یا دو کوه دیگر
 پیوسته می کنند بدین مانند معلوم باید که برین کوه ارض دو کوه نیست هستند و در یک کوه نیست است بخش کرده ارض واقع
 شده که آنرا حکما سلف مفت اقلیم می نامند و در دیگر کوه نیست یک بخش از کوه زمین و اقلیمت و آن عبارت از
 ملک است که امریقه پیشترش گویند و آن عبارت از دنیا و نون است که بمرور سلف معلوم نبود و این هر دو کوه نیست را
 شرقیه و غربیه نیز نامند و حکما و حال این هر دو کوه نیست را چهار بخش مقرر کرده اند نام بخش اول پورب دوم ایشیا
 سیوم و افریقیه چهارم امریقه و امریقه را دنیا و نون نیزش خوانند چه حالا آنرا دریافت آنجا رسیده اند و اکنون هر یک
 ازین بخشها را چهار گانه بیان می نمایم اول بخش پورب و آن عبارت از تمام فرنگ و بعضی از قوایع روم است
 اول تفصیل ملک فرنگ مرقوم میشود ملک المال طولش سه صد گز و عرضش دو صد گز و ده و دار الخلافه و بخش
 و آن شهریت در غایت خوب و آبادی موفور و همه چیز در آنجا موجود است و سوا می این شهرها کلان کلان بسیار اند
 با و شاه الیمان را و دیگر با و شاهان فرنگ و در مرتبه از خود بزرگ می شمارند و او را جانشین با و شاه روم قدیم میدانند که پیش
 ازین همه فرنگ و اکثر از ملک افریقیه و ایشیا در تصرف او بوده اما حالا بر ملک موروثی قایم است و عظمت او همین است
 که اگر چند با و شاه از مملکت فرنگ در مجلسی جمع آیند از همه با و شاهان بالا و بلند تر به نشینند و مردم الیمان اکثر عالم
 و فاضل و بفرغ غلبه می باشند و با و شاهان الیمان صد هزار سوار و پیاده میدانند که در هر وقت موجود و حاضر می باشند
 و هنگام رزم زیاده از دو صد هزار سوار و پیاده فراهم کردن میتوانند ملک سپین طولش سه صد گز و پنجاه گز و عرضش
 دو صد و پنجاه گز و ده و دار الخلافه و بخش شهر مار و دشت فرمان روا اسپین هم از با و شاهان کلان است و در هر وقت هفتاد
 هزار سوار و پیاده موجود میدانند و در هنگام رزم یک لکنه و ده هزار سوار و پیاده جمع کردن میتوانند و سوا می این جهان
 جنگی بسیار دارد و بسیاری از ملک و قیاس که امریقه نامند و ذکرش خواهد آمد در تصرف با و شاه اسپین است ملک فرانس
 در طول سه صد گز و ده و در عرضش دو صد و پنجاه گز و ده و دار الخلافه و بخش شهر پارس است و آن شهریت در غایت لطافت
 و نزاهت و در نهایت آبادانی و فراوانی اشیاء و اجناس ممتاز از اکثر امصار است شراب انگور می آنجا فراوان پیدا
 میشود و پاهش در همه وقت دو لکنه سوار و پیاده حاضر اند و در بعضی اوقات چهار صد هزار سوار و پیاده
 در میدان رزم فراهم آورده و سوا می آن جهان جنگی بسیار میدانند و ملک ترکمان ساکنان آنجا را بر نگیرد و نامند طولش

یکصد و پنجاه گروه و عرضش پنجاه گروه و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و همیشه سبست و شست هزار سوار و پیاده و مدام
 لازم او هستند و چند جهاز جنگی نیز می دارد و در امر قتلک بسیار می دارد و اول فرنگیان که بر جزایر ملکیت هندوستان دست
 یافتند بر تنگیان بودند ملک سویدن طولش چهار صد گروه و عرضش دو صد و پنجاه گروه و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و همیشه
 در غایت آبادانی و کلائی بار و نفع تمام و بادشاه آنجا پنجاه هزار سوار و پیاده مدام و چهل جهاز جنگی می دارد و دیگر ایام
 جنگ سپاه فراهم کردن می تواند ملک دیگر که ماروی طولش شش صد و سبست کرده و عرضش دو صد و چهل گروه و آن
 دو ملک اند که بادشاه آن یک باشد و دار الخلافه شش بن بگیرم نام دارد و آن شهر لیست بسیار خوب و آبادان و بعضی
 از آن ملک بسیار سرد و سبست است اما آبادی بسیار می دارد و بادشاه آنجا همیشه سی هزار سوار و پیاده سواست جهاززات
 لازم می دارد و ملک روس در مرفت اقلیم کنده مرقوم است طولش مئصد و پنجاه گروه و عرضش پانصد و پنجاه گروه و دار الخلافه
 آن اکنون بلخیز یک نام دارد و بیاضی فارسی مکه و شهرهای بسیار آباد است و بادشاه آنجا بسیار از ملک توران و دیگر از
 توابع ایشیا نیز در تصرف می دارد و اکنون بادشاه روس از آن است و مذمب نصاری می دارد و اما در دلاوری از مردان
 فوقیت دارد و از بادشاه قسطنطنیه آل عثمان بسیار از ملکیت از توابع روم متصرف خود آورده و چند پنجه
 مولف حدیقه الاقالیم در بیان دولتی که مرقوم نموده و اکنون از بادشاه روم محبت و آنچه از دیار روم گرفته بود
 هیچ از آن بادشاه روم باز پس نداد بلکه در رزم از وضع شده بود و همه از بادشاه روم گرفت گوی صلح برین
 قرار داد واقع شده و سپاه مدامی بادشاه روس و صد هزار سوار و پیاده است و در سنگام رزم آفتور مردم از توران
 و تاتار و ایک و قلماق و کرد و لرستان و قزاق و غیره که در توابع اوست جمع میکنند که در حساب آن ملک نولاند که پولید نیز شش
 گویند طولش سه صد و پنجاه گروه و عرضش سه صد و چهل گروه و دار الخلافه آن در شمال نام دارد و آن شهر لیست که تنها
 هر کس در آنجا موجود است و بادشاه نیست آنجا در خاندان یک کس نیست و نمی ماند چه وقتیکه بادشاه آنجا می رود
 بادشاه فرنگ سواست سپر کلان خود را می کشد را آنجا به دیگ و دول میفرستند اما آن ملک جمع شده کی را از آن شاهزادگان
 فرنگ تجویز کرده بر تخت می نشاند و او آنجا سلطنت میکند و دیگران مراجعت با و طمان و دیار خویش میکنند و هرگاه
 که آن بادشاه می میرد باز بدستور بقی شاهزادگان فرنگ میروند و ارکان سلطنت آنجا یک را از آن میان
 بیا و شایست می نشاند و در آنجا بادشاه متوفی مع اجمال و انقال خویش کو چیده بوطن خود می رود و الحاصل گوی
 آنجا هر حکم اند و هر کس را از امر او آندیار مثال راجه های هندوستان ملک را در تصرف خود با می دارند و سپاه این
 ملک یک لکه و هفتاد هزار سوار و پیاده است بآید نیست که تمام سپاه سلاطین فرنگ از ایمان تا پولاند مرفت لکه و چهل
 و شست هزار سوار و پیاده حاضر الوقت و لازم اند و کسانیکه بر جهازات مامور اند خارج از حساب اند و نیز سپاه بعضی از بادشاهان
 داخل حساب نیست چنانکه بادشاه ولندیر که سپاه خشکی کمتر و جهاز جنگی بسیار می دارد و جمله سلاطین فرنگ در وقت جنگ به یاور
 لکه سوار و پیاده بلکه بر آن فراهم کردن می تواند ملک سلیس طولش یکصد و چهل گروه و عرضش سه صد گروه و بادشاه آنجا
 پسر و دم بادشاه اسپین می باشد گوی ملک مذکور بطبع بادشاه اسپین است ملک خلافت پایا طولش یکصد و سبست کرده و عرضش

لیکد که در دیار سبک تخت آن شهر روم قدیم است که سابق در ایام سلطنت و ارث خلافت سلاطین روم بوده و پیش ازین پایتختی نامی
 خلفاء بعد از سید بادشاهان اسلام را بنام روم و سبک خلافت سلطنت میدادند و چنان پایا که خلیفه عیسی علیه السلام است همه
 بادشاهان زننگ را که عیسوی اند سبک بادشاهی میداد و باج و خراج بابت قسام دین عیسوی از بادشاهان زننگ میگرفت
 و در آن زمان هرگاه که یکی از بادشاهان زننگ قریب بمردن میرسید پایا را بمید سبکجات اخروی و آنکه از وعای او سبک
 خواهم رفت یکد و صوبه زننگ خود بطریق نیازی پایا میداد ازین جهت بسیار ملک و صوبجات در تصرف پایا بوده و پادریان
 که عبارت از مردم فقها و مشایخان دین عیسوی که دایر و سایر در همه بادشاهیست زننگ اند تا بیان پایا اند و ایشان
 نیز گروه نصاریست ظاهر که در ده و ده پایا نایب خداست پس هرگاه که گناه نمیکرد و رعایت معذب خود اندیش و هر کس را
 که معاف کند بر بخت خود اندیش پس تمام مردم اکبر بادشاه خود را در هر عملی که خلاف مرضی پایا است شریک شوند
 از وعای پادشاه و در هر وقت پس مردم هر بادشاه را اینچنین نرسانند و قتیکی یکی از بادشاهان حکم پایا قبول
 نمیکرد و یک لعنت خلیط و تخت و آنکه این بادشاه و در خیمت معرفت پادریان ملک او و دیگر آن شهرت سید او
 این بادشاه چار و پنج از خوف عاقبت و رسوای و در خلق نرسید بمالبت پایا می پرداخت اگر برین هم نافرمانی پایا
 میکرد مردم ملک او از وی بریدند و فرمان بادشاه نمی بردند پس برین آیین رفت و رفت حکم پایا در تمام زننگ نافذ بود
 اما همه سلاطین زننگ و برابطن از دست پایا برنج اندر بودند و ایضا پایا حکم داده بود که کسی کتاب حکمت و قواعد هیچ مطالعه
 نکند و غیر از قصه و سبایل دین عیسوی و معجزات و باخشد آن چیز که بخواند و اگر چنین نکنند در عذاب ابدی گرفتار خواهند
 شد و در دنیا آنکس را و آتش می انداختند تا فصل مردم زننگ مثل شتران و بار پایا در بنی انداخته شتر قطار
 کو را نه را می رفتند تا آنکه در سن یکار و پادشاه و سبک و بهشت عیسوی بادشاه انگریز در مقامات راسه ممتاز عصر خویش بود
 امر او انامان ملک خود را گفت که پایا در لباس شرع غیر از حکم رانی خویش بخواهد اگر شما با ما اتفاق کنید و اینها و با ما که
 آبا و اجداد شما سپرد پادریان کرده اند من از ایشان سبک و ساختن شما میبهم و ظاهر است که پایا بر نوشته آنجناب
 خویش می رود و اما اختلاف بسیار در دین پیدا کرده است مردم بطریق است و او زمین و مال با بادشاه متفق گشتند و عهد
 بستند بادشاه یک ناکام نام خلیفه یعنی پایا از خطبه بیگانه و خود را رئیس دین عیسوی در گروه انگریز مقرر کرد و حکم نمود
 که در تمام قلمرو انگریز و دیگر و یک وقت همه مردم امصار بر پادریان تاضن کنند پس بموجب حکم زال و اسباب ایشان
 ضبط گردید و در هر چه که عبارت از پرستش خانه نصاریست است دوران قضا و عیسوی علیه السلام و مریم و دیگر بزرگان
 دین عیسوی که پادریان بخلاف شیخ آناه و او در لباس نفیسه آرسته و در حجاب نصیب کرده بودند و کسان را
 به پرستش قضا ویر که نوعی از بت پرستی است امر فرموده بودند همه آنها را بر انداختند و در بجا آنها آتش اندید و درگاه بادشاه
 رسانیدند و اکثر پادریان که متابعت حکم نکردند و در اوان اموال و غیره توقف نمودند کسان بادشاه خامسای ایشان را
 ضبط کرده مفسد و ارباب چهار نشانیته نزد پایا فرستادند پس از آن بادشاه بموجب قرارداد خود زمین و اسباب ضعیفی پادریان
 را حصه کرد و بیک جهت خود و دیگر بامیران و سپاهیان خویش و سومی پادریان و اهل دین عیسوی داد و از مردم

شرح سوگند گرفت که نام پاپا و خلیفه بگیرند و تصویرات که در معنی بصورت تباران باشند در گریه بنهند و دیگر حکم فرمود که پاپا و خلیفه
یونانی و توریت که بزبان عربیست در انگریزی ترجمه کنند تا همه مردم از دین و آئین عیسوی با خبر شده چندان محتاج پاپا و پادریان
نشوند و از رسم پاپا و پادریان نواحدت که پاپا بپایان نهاده بودند دوست از آن باز دارند از حسن تدبیر آن پادشاه
اینکار ساخته آمد و رونق سلطنت انگریز روز افزون گشت و قتی که پاپا این قضایا بشنید برنجید و بدوست معتمدی از
پادریان مکتوبی بشت تبریکت و نصیحت پیش پادشاه انگریز فرستاد و پادشاه آنخط را زیر پای خود بمالید و معتد را اولیل
کرد و پیش پاپا فرستاد و پاپا از بخشنه چون بار بر خود پیچید و دیگر پادشاهان فرنگ نامه نوشت که پادشاه انگریز کا فرشته و
از دین برگشته شما همراه من شده با او غزا کنند و الا از شره افعال پادشاه انگریز آتش از آسمان خواهد بارید یعنی پادشاهان
مثل پادشاه اسپین و یرمنی و دیگران با پاپا رفیق شدند و اکثر در دریا جهاز فرستادند و جنگ کردند و کار از پیش نبردند و
حریف مرو میدان نشدند چه مقدورند و گریه پادشاهان فرنگ مثل ویرک و روس و غیره ترقی سلطنت انگریز و
و انیکه بموجب گفته پاپا از آسمان آتش باریدند عذاب الیم رسید سر از اطاعت پاپا باز زدند و پادریان را از ملک پاپا
خویش بدستور انگریز و مجلس کرده برآمدند و بر آئین انگریز آبادی ملک و مسانیت دین عیسوی کوشیدند و شریک انگریز
شدند و ملوک که رفیق پاپا شده یا پادشاه انگریز رزم کرده بودند بدینجمله که پاپا آن از آباد اجداد ایشان یافته بودند و
لصرف خود آورده و یک چیزه و طیفه مقرر به پاپا و پادریان مقرر کرده و اند چنانچه اکنون کار پاپا غیر از تعویذ و نقوش نویسی
و دعا از دیار و عمر و جاه و در طلب فرزندان و مانند آن هر یک که از وی دعا کنند چیزه و دیگر نیست چه بدستور سابق دخل و ملک
فرنگ نمی کنند اما در ملک اصلی خود که عبارت از شهر روم قدیم و توابع آنست ریاست و سلطنت میکنند و آنجا خطبه پاپا خوانده
میشود و رسم و آئین پاپا و پادریان و دشنام آنهمه موقوف گردید مگر بر السعده یعنی جهان که مفتون عجایب و غرایب بیرون از قیاس
و عقل اند نیست اما اینقدر آئین تا هنوز در میان پاپا نیست که در سالهای کروز معهود به پرتش خانه میرود و تمام مردم از خود
و بزرگ آنجا جمع آیند و بر این عیسی علیه السلام نماز و پرتش میکنند پاپا دست بدعا برداشته میگویی که لعنت باد بر آنها که در دین
عیسی و روش او آئین او نیستند از یهودان و مسلمانان و بت پرستان و غیره و بعد از آن فی الفور که لعنت بر زبان را انداخت
بدعا میگویی که معاف کرده شد و حالا خدا این کرد و هر چه میخواست را بر راه راست پیار و دانا و روش پاپا و بخل و
نشتن او چنان است که هفتاد و دو امیر کلان هستند که ایشانرا بزبان فرنگ کار و ده نال بکافت تازی می نامند و ایشان
برگزیده گروه متفرقه پادریان هستند و هر گاه یکی از ایشان بمیرد پاپا یک کس و دیگر را بجایه متواضعتر میکند پس در هر وقت
و هر زبان هفتاد و دو امیر قائم و برقرار میمانند و قتی که پاپا بمیرد این هفتاد و دو کار و ده نال بعد از تجنیز و تکفین پاپا و یک عمارت
بزرگ که هفتاد و دو کوچه می پوزد و در آنجا رفته خدا را در هر یک کوچه می نشیند و تا که کسی پاپا مقرر نشود حکومت آن شهر
باختیار چهره امیر که ازین هفتاد و دو کس نباشد مقرر نمیشود و این چهره امیر کلید پاپا کو شری نرود و خود می دارند و پاسبانان
از طرف خود بروریک کو شری می نشانند و پاسبانان را طعام و شراب آن هفتاد و دو کس را از راه و ریچه و سوراخ و در
شماره و زنی که بر تیر ساند و شتر طست که بچکس سنجی پاسبانان کو شری از پاسبانان نگویند و اگر کسی بنید مجرم بدستند پس

بعد از چند روز بهمان چهارامیر بر دهر کوتهارفته از هر یک کس از ان بهفتاد و دو تن یکی یک کاغذ که بران نام آنکس از گروه خود نوشته
 که آنکس پاپا باشد می ستاند و نادیده و در یک صندوق می اندازند پس وقتیکه کوغذا از همه گرفتند ان چهارامیر می نشینند و آن چند
 را یکسانند و آن شخص را که نام او زیاده برین کوغذا از دیگران نوشته شده انرا خلیفه و پاپا قرار میدهند و تعیین مدت شستن
 کارده نالان در کوتهر میا مقرر است و قتی تا ده ماه و بهفتاد و روز و گاهی کمتر از دو ماه میباش چه ایشان میگویند و قتی که مالم
 میشود که نام فلان در کاغذ نویسی آن زمان مینویسم تا مالم شدن همه کسان هر وقت که حاصل شود در کوتهر می نشیند و مانند
 پس آن چهارامیر بر کوتهر می آنکس که پاپا قرار یافته میرود و در وانه راسته شکند و سجده تهنیت میکنند و میگویند که عمر خلیفه
 دراز باد و بعد از ان دیگر کارده نالان را از کوتهر می بر آرد و همه ایشان خلیفه نور اسجد تهنیت کرده او را بر تخت نشاند
 بر دوشها خود گرفته بدار الحاق می رساند و بر تخت خلافت می نشاند و مردم از اطراف و جوانب بزیارت خلیفه نومی آیند
 و نذورات می گذرانند و پاپا را اعتیاج فوج نیست چرا که کسی بر دوفوج کشته نمیکند اما سه چهار هزار کس چته تحمل نگاه میدارد
 و اگر مال خود را در زینت و آرایش شهر روم قدیم که تحت گاه اوست و دیگر در آراستگی گریه و خج می کند و پادریان مذہب
 پاپا کے خلافت رسم پادریان انگریز و غیره زن میگیرند و اگر زن کنند و ظاهر شود بهما وقت در آتش انداخته میشوند و بالاقوم
 شده که پاپا و بهفتاد و دو کارده نال موصوف از گروه متفرقه پادریان برگزیده هستند اگر شبانهزادگان فرنگ سواے پسر کلان
 که بولیمیدی مقرر است و دیگر پسران امیران بچنین از ارازل و اهل حرفه هر کس که خواهد خود را از دنیا کشیده بطبع آن خدمت
 و مرتبه یعنی کارده نال و پاپا شدن در سلک پادریان کشیده اوقات میگذرانند پس گاه باشد که یکی از شبانهزادگان پاپا
 میشود و گاهی یکی از مردم کمتر که بدانای خود را بر مرتبه کارده نال رسانیده رفته رفته آنکس پاپا میشود و چنانچه دو سال است که بعد
 از فوت پاپا بسرا میگیرند بر چه پاپا کے رسیده و در متانت رای و تقوی و علم مثل آن کسی نبوده و او را تمام فرنگ و دست
 میدهند حتی که انگریزان هم بر حوبی و دانای او تحسین میکنند و بعد فوت او دیگرے پاپا شد و اکنون همانکس بر جاوه خلافت
 نیوسوی قیام میدارد و نام نسل و حکومت شهر و لند نیز و حکومت و بطولش بهفتاد و پنج و بیست و پنج پناه کرده دارالملکش امیر و ام
 عام دارد و آن شهر بجای آبادان و در تمام شهر نهرهای آب جاریست و نهر بارانقدر عمیق ساخته اند که جهاز در ان نهر شده
 بر در وازه های سوداگران آن شهر میرسد و هرگاه که اسباب از جهادها بر میگردد آن زمان جهازها را بجاییکه برای ایستادن مقرر است
 میفرستند و هر اطراف انها و در حان کلان میوه دار سایه در نشو و نما دارند و دیگر عمارات عالییه بسیار وارد و همه ساکنان آندیا
 و شهر تجارت میکنند حتی که امیر انجا علانیه تجارت قیام مینمایند و فخر خود میدارند ملک ایشان در طول و عرض از دیگر مملکت
 فرنگ کمتر است اما بنا بر تجارت در آبادی و دولت ترجیح بر بسیارے از ملکه های فرنگ میدارد و طریق ریاست و حکومت
 ایشان چنین است که باو شاه نمیدارند و ملک ایشان بهفت حصه است و در هر حصه مردم مملکت یک امیر معتبر و دانشمند
 هر سال بر اے ریاست خود مقرر میکنند و این بهفت کس جمع شده در شهر دارالحکومت که شهر امیر و ام است می نشیند و مشورت
 یکدیگر لکار و بار ملک می پردازند و تا که همه ایشان بر یک حکم متفق نمیشوند ان حکم جاری نمیگردد و سواے این بهفت کس یک امیر
 دیگر است از همه بزرگتر که در مجلس با آن بهفت کس امیر می نشیند و اما دخل در کار نمیکنند و بزرگے آن هر چه آفت که در زمان گذشت

اجساد او کارها بنام کرده چنانچه این مملکت را از تصرف بادشاه اسپین برآورده اند اما اکنون مروج اند بار اولاد و
 احفاد او را در مرتبه بزرگی میدارند و وظیفه معتبر و شسته اند تا بفرع احوال و گوی مانند سلاطین اما در مرتبه اندک کمتر از بادشاهت
 میگذرانند و آن بر هفت امر ادا در آخر سال مروج مملکت را میگزیند و دیگر از اربابا که ایشان را نشانده اند اما آن یک
 امیر عظیم ایشان که مذکور شد بحال و برقرار میماند و ملک و لندیز بسیار بر زمین بیست است چنانچه دریا که سمندر در اول دوم
 و سوم هر ماه بعد از آن تاریخ سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم هر ماه طغیانی میکند و قبل ازین اکثری گنات که بر سواحل دریا بود
 در آب غرق می شدند و آبادی خراب میشد و سکنه آنجا میگریختند و بالاخره برای دفع طغیانی آب یک بند در عرض
 قریب نیم مایه و در طول آنقدر که آن آب به گنات و آبادی ساحل سمندر را محافظت باشد بر بستند چه آن زمین را صد گز خراب
 کردند و آنرا از آهین و سنگ و گچ و خوب و غیره و نیاشته و نیاستی استحکم با ارتفاع صد گز چنان بنیاد نهادند و برین بند اکثر عمارت
 معماران و موزوران هزاران هزار تعمیر یافته اند و مردم در حال و سه وقت و محافظت آن بند میمانند و هیچگاه از آن کار
 غافل نمی شوند تا آن بند استوار بماند و ملک را از آب سمندر و طغیانی آن آب سپین نرسند و لندیز را سپاه جنگی کمتر و چهار جنگی
 کلنگی بکلیل سکن کلنگی بر است و فقط کلنگی که بریل معروفست و او اکثر آن در لندیز پادشاهت قناعت کشیده و بجز میگذرانند
 و آن ملک و در طول یکصد و سی و دو عرض پنجاه کرده است و دار الحکومت آن بزین نام دارد و بقایات آباد است و همگی چهارده
 پیرگند دارد و مردم آنجا رئیس مانند و لندیز می دانند و از پادشاهان سابق ملک سولیم لاند و در تصرف بادشاه الیمان
 بود و سکنه آنجا قریبان برادر او بودند و مردم و در ملک الیمان شخصی از خاندان او سیدیه که یکی از امراء خود آن ملک بود
 اما بعد از او از قدیم امارت آنجا را رسیدند و قبایلش را سیدیه به تراجیح نهاد و چنانکه به ترتیب سلطنت رسید و تمام الیمان
 متصرف گشت و بالاخره دست تعدی بر رعایای آنجا را بلام و در از گم و ساکنان ملک سولیم لاند از جو رشتن بجان آمدند و در قلع
 آن سامی شدند و را به سیر و در غلال این احوال حاکم شهر القلعه و فتح و قلام زده طاهره بکله براسه مملکه زده و نعم فاعودی
 سفاک و بک باک بود و وزی و در قنای و سیر بر جوی و از کلاه خود را بپوشید و او امر کرد که یک یابین خوب بگذارد و آب
 یابین کلاه بجا آورد و وزی و ولیم تل ناسه که در شجاعت و تیر اندازی بسیار آرد زانند بود و بران کلاه و خوب یک دست و آداب
 بجا آورد و مردم بسج حاکم رسانیدند حاکم بر خیزد و ولیم تل را زخم نمود و گفت این را زیر شمشیر گذارم و گفت که او مردی
 تیر انداز و صاحب شهر است چنین کس را را یگان نباید گشت حاکم گفت اگر چنین است پس بر سر او برگی بزنند و او
 آنرا بر تیر زد و ولیم تل قبول نکرد و حاکم خشمش شد گفت که پدر و پسر هر دو را بکشند مردم بولیم تل میمانند که آخر کشته میشوی پس
 آنچه حاکم میگوید باید کرد و اگر تیر بر بدنت مراوشن نرسد شاید سوز و شعله از سرخون شما و گذرد و ولیم تل تیر در گمان کرد
 و بکشد و تیر پنج را از سر برید و تیر زده بطار گناتان حیران ماندند و آفرین خواندند و ولیم تل سوا که آن تیر تیر سکه و دیگر دست و دست
 حاکم از ویر رسید تو حکم اندازی چرا تیر دیگر سیداری و ولیم تل گفت باندیشه اگر بر من از تیر خراب کند و به پد من رسد و او
 گشته شود آن زمان تیر را بر سینه بکینه تو بزنم و قصاص خون پس خود بستانم حاکم ازین سخن در غضب شد و بهم برآمد و امر
 بزند آن ولیم تل قرار داد و جاسه محکم براسه منس او مقرر نمود و یک قلچ در میان جیل که هشت کرده و تخمینا طول و دو کرده

عرض میداشت برای حبس او مقرر نمود و از راه حرم و بدگمانی که گاهی او را در راه بندر با او کسی نیست و بسوی قلعه روان
 شد چون سبانی راه قطع کرد و گاه بادی تند و طوفان عظیم از برق و صاعقه برخاست و بارش بزرگ قطره باریدن گرفت و قریب
 بود که کشتی عرق شود و مردم کشتی با حاکم گفتند که وایلم تل مردی قوی نیکی و زور آور است اگر او را از بندر با کنی شاید چیزی نبرد
 نمایان کرد که باعث نجات حیات با مردم ازین طوفان شود حاکم که دست از جهان شسته بود دست و پای وایلم تل بکش و
 و را کرد وایلم تل بشجاعت و پیردلی که داشت از کشتی خود را در آب انداخت و نام کشتی را بگرفت و یکبار خدا کرد و آنرا کشتیان
 بهمانی رسانید و خود از آنجا بگریخت و دوسی آن شد که حاکم ظالم را از میان بردارد چون مردم از ظلم حاکم بجان آمده بودند گریست
 با وایلم تل بگریزد وایلم تل با حاکم رزم کرد و ظفر یافت و او را نهیمیت داد و همچنین رفته رفته اجتماع خلایق بر وایلم تل شد چون شور
 وایلم تل بسبح باد شاه الیمان رسید سپاه بسیار بدفع او فرستاد وایلم تل با قوچ شاهی رزمه صعب کرد و ظفر یافت سپاه
 بادشاه الیمان با قوچ و جی منظم گشت بادشاه الیمان مکرر بر مردم سولیسر لاند افواج حمله شمار فرستاد و مردم سولیسر لاند مردانه
 بکوشیدند و زمره را صعب و قتل‌های فاحش کردند هر بار سپاه الیمان را نهیمیت دادند و این قضایا بطول انجامید تا چهل و
 پنجاه سال کشید چه پیر و شاه که بر تخت الیمان می نشست فوج کشته بر ملک سولیسر لاند میکرد مردم سولیسر لاند مرده میگوشتند
 و زمره را زخم میزدند تا آنکه تمام دیار سولیسر لاند از تصرف بادشاه الیمان بزد و دزد و مکرر شمشیر چنانچه از ایشان حاکم
 و رئیس و ملک سولیسر لاند مقرر نیست و کثرت سپاه آنجا بیشتر است تا آنکه ایشان را از کس جنگ نیست و بر ملک دیگر نه
 بهرزم ملک ستانی نمیروند و هر رعیت آن ملک در وقت بکار سپاه نیست که در حفاظت ملک خویش میگوشتند و بر اندک مملکت
 قناعت نموده اوقات بیهانه روزه میگذرانند و توبه با و شاهان نهیمیت میطلبند سپاه خود را بکرایه میفرستند و بعد از دو سه
 سال طلب میدارند و عوض آن فوجی دیگر تعیین میکنند تا سپاه اولین ملک خود بپاساید و بیشتر ایشان را ضابطه است
 چنانکه بکرایه میروند و خواه خود بموجب قرار باه بماند و اگر اندک خلایق قرار و تقابل بماند آید همانوقت از وجود میشوند و
 هرگز نمیباشند و در وفاداری و دلاوری بچنان ثابت قدم اند که اگر نیز و طرف مردم سولیسر لاند باشند هنگام رزم و حاکمان
 رزم میکنند و مردانه میگوشتند و دیگر خطا بعینه بزرگ که از آنجمله نمان و بهرست و میل و سودینه و سوه و دین و جزوه و
 لشکر اینهمه از خطه مانس کلان اند و دیگر کوچک و خرد و این جمله را وایلم پورب الفاطلیکه ترجمه آن پیران فارسی را فرستاد
 نه نامند همه آن آبادی و شهر مانس بسیار خوب و آراسته میدارند و در ساء آنجا خود را با و شاه میگویند و بیست بعثت
 کنند بادشاه نمیکند اما سکه بنام خود میزنند و بطور بادشاهان میگذرانند و دیگر وزیران ملک پوری است و این کافه بنامان
 که همه در تصرف عثمانیه بود و اکنون بسیار راسه ازان در تصرف او هست و بعضی ازان را بادشاه روس متصرف شده
 و این ملک را بسیار آباد اند و در همه این ملک مسلمانان و پیروان و نصاری میکنند دارند اما از آنجا که بادشاه این دیار
 مسلمانان است بسیار سکونت میدارند و دیگر ملک الکیمی است طولش یکصد و پنجاه کرده و عرضش صد کرده و پاسبان تحت
 او نبوده نام دارد و این ملک در تصرف بادشاه الیمان است پس همه مملکت فرنگ تفصیل بیان کردم اکنون طول عرض
 و حدود آنرا باجمال میگویم بدانکه طول مملکت فرنگ دو هزار و پانصد کرده است و عرضش یک هزار و دویست و پنجاه کرده و مساحت

این سمنج بستم است در حد شقی آن بخش ایشیا است و سرحد جنوبی آن سمنج مختصر است که آن سمنج بخش افریقیه را از پور
یعنی فرنگ جدا میکند بطرف مغرب و ریای سمنج کلان است که آن سمنج و جنوب مابین فرنگ و افریقیه که دنیا کے نوع عبارت
از دست حدی فاصل است پوشیده نمائند که در پورب جزایر بسیار هستند از انجمله جزایر انگلند بکاف فارسی و آنرا بریزان
و برطانیه کلان نیز نامند و جزیره مذکور در طول سه صد و سی کرده و در عرض دو صد و پنجاه کرده و پای تخت این جزیره
شهر لندن است و بادشاهت آن جزیره انگلستان یعنی انگریزان میدانند و مرقوم خواهد شد و دیگر جزیره ایران است
که طولش یکصد و چهل و دو فوئیک کرده و عرضش یکصد کرده است و پای تخت این جزیره شهر ولین است و در آنجا نایب
بادشاه انگریز میباشند و دیگر در ریای شمالی فرنگ بعضی جزایر هستند که در تصرف بادشاه و میرک اند و دیگر مابین مشرق و شمال
ملک یورپ جزیره های ویند و دیگر جزیره های در تصرف بادشاه و میرک است و متصل این جزیره ایلند و البند در وحی است
و دیگر جزایر در حکومت بادشاه سویدن اند و در میان سمنج بطرف جنوب که ملک فرنگ را از بخش افریقیه جدا کنند جزیره امریکه
و محار که بکاف های فارسی و این در تصرف بادشاه اسپین اند و دیگر دیت لیارد در تصرف انگریز است جزیره کارسیکه در حکومت
فراسیس است جزیره ساردینیا آنجا بادشاه علامه است و آن را بادشاه ساردینیا نامند جزیره نیلی نگر سین اول در تصرف
بادشاه نپس است جزیره بوسینیه و کوفو و سفایونیا و زیت و لوکا و یه بکاف تازی مجموع پنج جزیره در تصرف مردم و نپس است
و دیگر جزیره کنده بکاف تازی در روس کمپنس و بندس و بکین و سیودت و سامس و پارس و سرکوسی برس که آنجا
درخت سرو بسیار پیدا می شود و شیرین و غیره که همه آنرا ملک لوبان میگویند که تجله در تصرف سلاطین عثمانیه اند و مردم این جزایر که
لوبان نامند همه مذحبه نصاریه دارند و جزیره سلاطین عثمانیه میدانند امصار جزایر فرنگ که پورب است تمام بخش و هم ایشیا است
که عبارت از ایران و توران و دیار هندوستان و ملک کرجهان دارمنی و بعضی ملک روس ملک تمام هفت اقلیم که پیشتر چون
اکثر امصار هفت اقلیم که در ریای و فادار مولف حدیقه الاقالیم از کتب متعدده مثل کتاب هفت اقلیم و غیره نوشته بنا بر آن اند
و زنگنه بخش سومی که پر از بخش سوم افریقیه که مشتمل است بر ملکهای بزرگ و اکنون آنرا تفصیل بیان میکنم مرافه که در
تیرش گویند طولش دو صد و پنجاه کرده و عرضش دو صد و چهل کرده و دارالریاست این شهر فس و بادشاه اینجا مسلمان است از اینجا
خلفای مصر و دیگر آنجا که طولش دو صد و چهل کرده و عرضش پنجاه کرده و دارالخلافت این ملک سیمه انچه نام دارد و حاکم اینجا پیشتر
از طرف سلاطین عثمانیه بود و اکنون بر آن خود است اما حصه بنام عثمانیه میخوانند و بلج و خراج هیچ نمی دهد و ساکنان اینجا مسلمان اند ملک
یونس طولش یکصد و دو کرده و عرضش هشتاد و پنج کرده و دارالریاست نیز یونس نام دارد و پیش ازین اینجا از طرف عثمانیه حاکم می گشت و
اکنون پسر خود است ملک تری پولی سه صد و پنجاه و عرضش یکصد و بیست کرده و دارالخلافتش نیز تری پولی نام دارد و حاکم اینجا فقط خطبه بنام
سلاطین عثمانیه میخوانند ملک بادر که طولش دو صد کرده و عرضش دو صد و پنج کرده و دارالخلافتش تولی نام می دارد و آن شهر بیست و بزرگ است
اینجا لطیف خطبه و سکه سلاطین عثمانیه میدارند این سرنج ملک از مرافه تا آنکه از ملک بربر بخوانند و دیگر در بخش افریقیه ملک مصر است و طول
این سه صد و عرضش یکصد و بیست و یک کرده و دارالخلافتش راقه سیریه نامند و این شهر بر ساحل دریای نیل واقع است و احوال مصر مولف
حدیقه الاقالیم و ضمن اقلیم سوم نوشته است و اکنون در آن دیار از طرف سلاطین عثمانیه و الی روم باستانی نشینان بالفعل عمل سلاطین

[illegible]

بوده باشد تا از طرف مغرب بسواری جهاز بخوبی شده و بنشیند و ستان می توان رفت و قول اصح آنست که قطب نما
اختراع شخصی دیگر است و آنکه آنرا ساخته زنانه او و کلنس از آن گذر گرفت چه کلنس منصوبات خود را با دلائل قوی بر اثبات
دعوی خویش بزرگ قدری بنویشت و بنظر سرداران حیوه گذرانید و در خواست چند جهاز و مدد خرج بر اے رفتن خود و هندوستان
نموده و در آن موصوف نامیده از آنچه گایه نشینده بودند و منقشند و آنرا خیال باطل و دیوانگی اندیشیده بچشم
حقارت و تمیز بر کلنس بگریختند و بسبب کین وجه در خواست او را رد کردند و کلنس بر نادانے قوم خود بگریست و گفت
که شما دوسه عظیم از دست دادید و من آنیک از شما جدا می شوم تا با دشمنانے زیرک بدست آرم و این دولت نصیب او
گرد پس او پیش پادشاه فرامیست رفت و دانسته بشیر عرض داشت و رومی نیافت از اینجا جزو پادشاه انگریز رفت
او بخیل بود و بنابر آن التماس او را قبول نکرد و بعد از آن پیش و آنسے پر تگال رفت و بے نیل مقصود باز گشت کلنس آنچه
که در دست در خواجه آمد و از وقت و نزد و درین وقت که در وقت کارش بعبسرت کشید و بالاخر جزو پادشاه زنی عاقله
بود احوال او بشنیده و او را پیش خود طلبید و بنهر منصوبات و دلائل او بشنید و به پسندید و از شوهر خویش اجازت گرفته
قیلے از جهاز خود فروخته سه جهاز مع اثبات و مژدم کار آمدنی بکلنس بخشید و رخصت فرمود و کلنس در سال یک هزار
و چهار صد و دود و عیسوی بر جهاز موار شد و در پی مقصود و برانید و در چند روز مردم سمرایه ای که گاسے کنار د زمین را از
نظر گذاشته بودند و جهاز را از کنار دریا دورتر بزدن نمیتوانست چه تا الوقت سیر و سفر دریا همین طور بود و چون یکبار خود را
را در میان سمندر که دریرش آب و بالا آسمان باشد بدیدند و سناصل و زمین از نظر ایشان ناپدید گشت چون از جهاز تفر
بنداشتند که درین بحر بے پایان کجا و کلام منت میزدند و دیگر با دانه تندر و طلاطم امواج که بنویدا میشد تبدیل و خراسان
گشته و دست از جان شستند و از کلنس بے ادبانه گفتند که ما مژدم را با زنجار ناپسندید و الا شما را بدریا خواهم انداخت
کلنس با ایشان گفت از مرگ نمیترسم اگر چنین کنید کیست که شما را بوطن رساند باید که روزے چند صبر کنید پس اگر بسا
نرسید هر چه خواهید بکنید مژدم خود را گفتند که اگر این را بیاک میکنیم گوی تو بملاک خود کو شیدیم پس طوعا و کرها روانه بشیر
شدند و بعد از سی و سه روز زمین بنظر ایشان درآمد و آن یک جزیره بے نامی بود و کلنس از کشتی فرود آمد و تماشا را
بشهر نمود و حیران شده با خود گفت که این آن هندوستان نیست که در پی بحس آن این همه محنت بکشیدیم و ساکنان
آن جزیره همه سیاه رنگ و عریان بودند از اکل و شرب هر چه داشتند بیواضع پیش آمدند کلنس محقرے از تحالیف رنگ
با ایشان داد و چند سے در اینجا استقامت گردید باز بار سفر بر جهاز کشید و از مغرب پاره راه بطرف جنوب رفت
و بجزیره کلان رسید و همه اسباب ضروری از ماکول و مشروب و ملبوس ترتیب داد و ساکنان آن جزیره
بسیار خوشنوی و طبع و نرم گوی بودند با حاضرتواضع شدند و تحالیف آنجا چون مروارید و ریزه های یاقوت سرخ گذرا میدند
و کلنس بسیار از حق و خوشنوی گشت و دانست که غنچه یب سرشته مقصود یعنی سیر و تماشا بهندوستان میشد و آنرا چند کسان
خود را در آن جزیره گذاشت و بملاک سپین عنایت خواست کرد و دوسه کس از ساکنان آنجا را همراه گرفت و از زر و مروارید و سلیم
آمده باز و دیگر کار خجالت و زیورات و دیوه جات و آنچه در آن جزیره پیدا میشد اندک اندک همه از آن با خود گرفت و بهین آمد

و بجایست باو شاه پیوست و آنچه آورده بود بخیر بادشاه در آورده و احترام یافت و بعد از دو ماه مقصد چهارم و یک هزار پانصد مرد که
در انبیا ن بعضی از صاحبان عالم تیره و متول بودند از بادشاه رخصت شد و بر چهار شست و هجریه اسپا بنوله رسید
و سه صد کس آنجا گذشت و آن ملک را بی جنگ تصرف بادشاه اسپین در آورد و چند قلعه براسه استقامت و محفلت
مردم عمارت فرمود پس از آن لطیف جنوب شده بجزیره کلان بکاف تازی رسید و آن جزیره را بسیار آبادان یافت و
بعد از آن در آنجا بسیار بود و بدست کسکه آنجا بی جنگ محکوم و طبع او شدند و آن جزیره را با اسم از بله میگیم یعنی باغ بگیم
موسوم ساخت و چند کسان خود را در آنجا گذارشته باز با سپاه بنوله شتافت و در خلال این احوال بعضی از دشمنان که
از اقبالش حیرت میخوردند و در حضرت او را بخود راه و خیال ریاست متوهم ساختند بادشاه جاسوسان پیش او
فرستاد و گفتش از اینجای خبر یافت و مزاج بادشاه را از خود مطمئن ساخت و بدستور مقرب آنحضرت گشت و حسب احکم
بادشاه با سپاه بنوله شتافت و در سال دیگر در جهان را سوار شد و مقصد چهارم و هجریه اسپا بنوله رسید و باز به سمت
پشت حمل رسید آن از جزیره با مرقه جنوبیت اقد رسیه و دیگر بطرف مغرب رفت و دو جزیره دیگر یافت و باز به سمت
مغرب روان شد و بالاخر کینا ملک امرقه رسید و از جهاز فرود آمد آن جزیره بسیار آبادان یافت و مردم سفید
پوست مایل به سرخی خوب صورت بودند و کلاه با از پر اسه رنگین بر سر داشتند و لباس مکتف ساخته در بر کشیده سب
عورت کرده بودند و حلقه زنجیر و اید و هر دو گوشش میداشتند و زبان آنجا حلقه زر با مروارید در هر دو گوش و بینی کشیده بود
بنا و پت و قوا جمع تمام باز و مروارید پیش کفش آمدند و کفش نیز پیشتر تحلیف فرنگ با ایشان تواضع نمود و فیما بین را الطود و
استحکام یافت و کفش بعد چندی با سپاه بنوله مراجعت نمود و بعد از آن استاد دیگر بادشاه آن فرنگ احوال کفش شنیده سر دارا
خود را به جهان با پهلایش زمین نو فرستادند و دم پر تگال مملکت که یکی از ملکاها امرقه است دریافتند و اگر نیران میدادند
او امریکس نامشخص بود اگر شمر فلارس دیگر دیار بسیار ملک پیدا کرد و آن مملکت بنام امریکس با امریکه موسوم گشت و از عجایب
روزگار آنکه کفش در تلاش ملکاها تواریج و لغت کشید و هیچ یک از ملکاها نام او مشهور نشد نتیجه آن همه محن و خرابی و بد حال
الضیاع او گردید و چون آن از باز آنحضرت بادشاه او را بهوس ریاست و مثل آن متهم ساختند و در آن باب غلو کردند بادشاه
او را اطلاع بدید و نزد آن فرستاد و کفش در سن کینا اید و پانصد و شش عیسوی در حبس مروارید به تدبیر صایب و خوش خلقی و شیرین
زبانی این همه ملکاها را به جنگ در تصرف بادشاه اسپین در آورده بود بعد از او ناظمین و حاکمان دست تقدی و تطلم بطبع
رز و جاده بر کسکه اسپا بنوله در آن گردید و در ابتدا سال قریب شش کس را بکشته و مردم آنجا را از شکان درنده شکار گزینان
تا آنکه از ناکان اسپا بنوله کس را آنجا نماند و نیک پروا خسته شد بعد از این قضایا پس از یکد سال از طرف بادشاه اسپین حاکمی
میسفر ناند و کار تر با ششصد پیاده و پیشرو سوار و چند ضرب توپ فرود آمد و به سمت نام زد شد و با این فوج قلیل غریبت با حاکم
انبر و کاوند تازی که بادشاه پیست بسیار کلان و آبادان مملکت امرقه که از امریکه پیشترش خوانند نمود و پاس تحت کسکه شهر
بود و بغایت وسیع و بزرگ در وسط کولابی عظیم و راه آمد و شد در آن شهر بران کولاب که بر چهار طرف آن کولاب مراطها
سنگین و رغایت متانت ساخته بودند و عمارات آن شهر همه سنگین و رفیع و دکا کین آراسته و چهار سوی بازار ترتیب دار و سنگی

تمام تعمیر یافته و تمام شهر را از نو و تفره و جواهر و آلی ابدار بشمار و تمامی شهر کس در ان شهر در هر وقت باشد که ترو و موجود و مکان
 اینجا بکثرت و از دوام تمام در غایت جمعیت و فراغیالی بے زحمت و رعیش و کامرانی شب و روز میگذرانند و بهشت است اینجا
 که از دے نباشد کسی را کسی کار سے نباشد و در حاق وسط شهر عمارت بادشاه در غایت مهانت و آراستگی تعمیر یافته
 چه ستونهای آن همه از سنگ بسم گوناگون پیرداخته و گنبد و منبر های با کار های طراوت و نقشهای رنگارنگ
 و تفره و غریب و عجیب زینت یافته و بادشاه آن ملک که نامش موسی روم بود و بادشاه بود کثرت و شوکت بیغایت
 که صد هزار پیاده هر وقت به پاسداری و حراست او قیام داشتند و هنگام سواری بر تخت مرصع کار سے سوار شده و امیران
 عالیقدر آنرا دوشن و دوش خود را یک شیند و فخر خود میداشتند و اولو جود و سخاوت و عدالت و انصاف داشت و در سخاوت
 و شجاعت گو سے از بادشاهان عصر خویش ربوده و اکثر ملکه اطراف را از دور و نزدیک تسخیر کرده خلافت و در طاعت طفت
 آن بادشاه با سودگی و رفاه میگذرانید و اسلحه سپاه آن ملک تیر و کمان که بیکان تیر از سنگ چقماق و یا آتخون و غار باقی
 که در تیر بقیه میکرد و دیگر نیزه خرد که بر جبهه باشد از نر و چوب که سر آنرا بر سنگ باریک میکرد و هنگام رزم آنرا بر مخالف
 سے انداختند و از آهن چون شمشیر و دیگر اسلحه ساختن نمیداشتند و از بار و دود و گو له و توپ و تفنگ مطلق خبر نداشتند و اسب
 در انداز بر که بنود و گاسه منظر آن کرده اند و آمده و ندیده القعه فرماید و کار نیزه با فوج قلیل که بسبب حرب توپ و تفنگ
 با وجود کثرت کمیک کس فرنگی صد چندان بودند و توابع ملک کور سید اول چند کس از باشندگان اینجا توابع و خلق پیش
 آمدند و اسباب ضروریات از ناکول و مشروب و ملبوس و غیره حاضر آوردند رئیس فرنگی نیزه با آنها توابع و مدارا کرد و چند
 اینجا سکونت ورزیده با آن جماعه اختلاط پیدا نمود و چند آنکه فی الجمله بزبان ایشان آشنای گشت و احوال ملک ملک سید
 کسان اینجا کیفیت ملک کسکو و شهر آنرا از آبادی و وسعت و لطافت و تربیت و وفور زرب و اسباب بیان کردند و باستماع
 آن فرماید و کار سران آن شهر سیر و تفریح آن در دل از یکی میدشد و کسان اینجا از آمدن مردم نو سفید پوست بفریوس که در
 دل خود یک جانور میباید شکل قیاس میکردند و بادشاه کسکو خبر داد و اندر از لطافت و اخلاق فرنگیان که در باره خود
 مشاهده میکرد و بادشاه گفته فرستادند و آنکه در کتب ما و سیه سیه مایان از سلف نجافت شنیده ایم که این مملکت
 پر دست کسانیکه پسران آفتاب خواهند بود و مسخر خواهند شد همانا که این مردم پسران آفتاب اند که باین شکل و صورت و
 اخلاق پسندیده متصف اند و چون مردم آن ملک گاسه جهاز و صورت این مردم ندیده بودند بقیاس خویش میگفتند که چهار جانور
 زنده بر روی آب روان و انیکه ده یعنی مردم از شکم این جانور با تصویرت میباید برآمده اند و وقت سر دادن توپ که هنگام
 صبح و شام موافق ضابطه بر چهار سر میدادند و بر غم خویش میگفتند که این جانور یعنی چهار جانور میباید است که در هر چهار پا
 انس و شکم از شکم خود بیرون میداد و دیگر چون اسب ندیده بودند هر گاه سوار اسب دیدند میگفتند که این عجب آدمی است
 که مثل دیو چهار پا و دیگر اعضا میدارد چه آنجماعه اسب و سوار را یک میدانستند و همچنین از دیگر حرکات فرنگیان متعجب
 و همه کیفیت به بادشاه خویش میرسانیدند و فرماید و کار بر چندی و توابع ملک کسکو مانده پیش بادشاه اینجا که مولی رونیه نام داشت
 شتافت و با او ملاقات کرد و بر دوستی و باخت و بالاخر بهوس تسخیر مملکت و در دامنش جای گرفت و بادشاه را بدعا قید کرد

و سیمه نیل نامند و تنباکو و اقشام خورش از نباتات البقول جنوب و آنجا بخوبی پیدا میشود و بوقور کیو طولش پنجاه و عرضش
 بست کزده است هر چند که خرد است اما همه آباد است و بر دیگر جزایر آبادی رجحان دارد ترند و در طول چهل و پنج در
 عرض نمی کرده و در آبادی از دیگر جزایر کم نیست بار کار نیاطولش بست و عرضش یازده کرده اگر چه خرد است لیکن همه
 آباد و ساکنان آنجا از دریا شور صدف مروارید می یابند و می فروشدند جوان فرماندیز بسیار کلمان و لایق تر زراعت است اما
 مردم اسپین آنرا یاد نموده اند لیکن هر سال کاوان جنگلی هزاران هزار از آنجا گرفته می آرند و سوا س جزایر مرقوم
 دیگر جزایر بسیارند و مردم بسیار اسپین بدان رسیده و دیده اند اما حال در آن آباد نشده اند لیکن آن همه وجوه
 قابل کشتکار و آبادی را می شناسند معلوم باد که چون دیگر فرنگیان دریافت کردند که مردم اسپین ملکه های وسیع در امر قه
 پیدا کردند و حاکم بر آن گشتند و زو نقره و جواهر از معدنیات آنجا بدست آوردند و دیگر قواید بسیار از آن ملک و دیار
 آنجا رسیده بود و در امر قه و در سر هر قوم فرنگی جاسه گرفت فرنگیان پرتگیان و انگریز و فرانسوی و ملاندر که دلتا بزرگویند
 فوجها و جهازها بر تماشای ملک و جزایر مرقوم فرستادند فرنگیان پرتگیان بزرگ پیدا کردند و متصرف گشتند و ملک مذکور بسیار
 آباد است پرتگیان طولش یک هزار و دویست و پنجاه و عرضش سه صد پنجاه کرده میگویند و سر جدا و طرف شمال و مشرق
 سمند و سمت مغرب ملک لیلانه و جانب جنوب دریای عمان جریان میدارد و اهل پرتگیان با ساکنان اصلی آنجا موافقت
 کلی کرده اوقات بخوبی میگذرانند چه با یکدیگر نسبت دختره و پسر می نموده نکاح و شادی میکنند اما ریاست و سلطنت
 آنجا بدست پرتگیان است و بادشاه پرتگیان را که پرتگال بنیرش گویند هر سال از اندیز نایده خبر می رسد و کان الماس
 آنجا بدست اهل پرتگیان در سن یک هزار و پانصد و پنجاه و نه از توابع عیسای علییه السلام از فرنگ در آن ملک رسیده اند و بادشاه آنجا
 رزمه ها کردند و آخر و سار بر ازل بانج و خرج به بادشاه پرتگال پذیرفتند پرتگیان با ایشان صلح کردند از آن تا اکنون که
 قریب دویست و پنجاه سال میشود و فیما بین بنا بر مصالح قایمست و هر دو فرقه در آن ملک وسیع باغش و عشرت میگذرانند
 انگریزان در سن یک هزار و پانصد و هشتاد و سه عیسوی با فوجی شایسته و چند جهاز آراسته بدست امر قه روان شدند
 و ملکه رسیدند که از یک سو دغیره بسیار بایل بشمال و قسمت اندک آنرا که دانا بنده و اسرقه شمالی با امر قه جنوبی پیوستگی دارد
 متوصل یک ستمش یعنی پاره زمین که در طول زیاد و در عرض اندک مانند پیل در میان هر دو امر قه که شمالی و جنوبی باشد
 و اسطو برنج است که از امر قه شمالی با امر قه جنوبی براه خشکی میتوان راد یافت و استمش مذکور را آتش دارین می نامند
 بالجملة انگریزان بصلح و جنگ اکثر از دیار و امصار امر قه شمالی را متصرف خود آوردند و شهرها و آبادیها بر طریق
 خویش ساختند و ساکن گردیدند و اکنون انگریزان امر قه شمالی و هم همسری با انگریزان فرنگ بنیرند و از بادشاه
 باغی شده آتش پیکار با انگریزان فرنگ مشتعل میدارند و بلکه امر قه شمالی یک کشتاد است طولش چهار صد
 و عرضش صد کرده و هوایش بسیار خوش و دلکش و اقشام فواکه در ملک گرم سیر و سرد سیر حاصل میشود و در آنجا
 پیدا می آید و در جنوب و غله از هر جنس در آنجا کشتکار میکنند و امصار بسیار آبادان در آن ملک است و هر چه برای
 عیش و آرام انسان ضرور است در آن ملک موجود است و پیش ازین کناد و در تصرف فرانسویان بود و انگریزان

از فراسیسان کجنگ بگرفتند ملک تو اسکا بت لاند طولش کیصد و هفتاد و پنج و عرضش کیصد و بست و پنجاه و است و پهلو
آن درخوبی از هوای کنا و اکثر است و تیر خندان آبادان نیست و آنجا یک بنات در کلانے مثل درخت پنبه
می باشد که از آن پارچه بسیار خوب و پار یک می بافتند و تجارت مردم آن ملک ازین پارچه است ملک نو در طول
دو صد و هفتاد و پنج و در عرض کیصد کرده و هوایش بغایت خوب و آبادی بسیار دارد و اسباب خورش و پوشش
در آنجا بخوبی و ارزانی بدست می آید ملک قدیم طولش کیصد و پنجاه و عرضش هفتاد و پنجاه و است و هوای خوش و شهر آباد
دارد و خوب ماکول و بقول و درختان و نباتات مغنیه و گار آمدنی در آن و یار فراوان می باشد و قاره در طول کیصد و
پنجاه و عرضش کیصد و بست کرده است و آن از دیگر ملکها بسیار آباد است و اسباب طرب و نشاط در آنجا
نیک بحصول می پیوندد و لاند طولش کیصد و بست عرضش کیصد و پانزده کرده است و هوایش خوش و آبادی بسیار می دارد
متوسط طول سه صد و پنج و در عرض کیصد و بست کرده بدستور میرسی لاند هوای نیک و آبادی بسیار می دارد و تکر در طول سه صد
پنجاه و در عرض کیصد و چهل کرده آب و هوای ساذگه و آبادی بسیار می دارد و جزیره لاند و هفتاد و صد و بست کرده است
این ملک قابل زراعت است اما چندان آباد نشده است باید دانست که سوای این ملک با جزایر بسیار متصل امرقه در تصرف
انگریزان است اما آنجا جزیره سلمه طویل و عرضش شصت کرده است و نیشکر آنجا بوفور پیدا میشود و ساکنان آنجا از جزیره
شکر مردم انگریز و فرنگ بسیار متمول می باشند و قاره در طول بست و یک و در عرض چهارده کرده است آنجا نیشکر و زیتون و تخم
و پنجه بسیار میشود و مردم آن جزیره آن چیزها تجارت بسیار میکنند و سوای آن جزایر بسیار از جمله تصرفات انگریز سیوه
جزیره مثل برباد و در بسیار آباد و دوابانی چندان آبادی ندارند و باید دانست که سیر فراسیسان و بلاطیران ازین ملکها جزیره
بر امرقه تصرف میدهند اما چند سال است که اکثر تصرفات ایشان بدست انگریزان ماند و اکنون چند جزیره خرد تصرف
اوشان هستند پوشیده نمائند که ملکهای امرقه و جزایران در کل تفصیل مرقوم شده اکنون بطریق احوال بعضی اوصاف
امرقه و حدود این قلم می آرد و مختصری نمائند که ابتداء امرقه بطرف شمال منراقل است و شهر مذکور دیار امرقه را از مملکت فرنگ و
افرنقه جدا می کنند و ابتدای امرقه طرف مغرب آب مسنگه است یعنی دیار امرقه بر ساحل غربی یعنی الطرف دریای ماسنگه
واقع است و این طرف دریای مذکور مملکت اسپاصپ کوی دریای ماسنگه میان امرقه و سیاحدی فاضل است و برون
جنوبی امرقه دریای جنوبی است و ابتداء امرقه بر ساحل شمالی منراقل است انباران بهمت شمال تا حال معلوم
نیست که تا کجا است اهل فرنگ هر قدر که بطرف شمال رفت اند سر حد آن نیافته اند اما تا بنوز دست از تلاش برند شش
و قیاس آنست که امرقه بطرف شمال از ملک روس و با چین اتصال دارد و هر سال چهار بار بنابر دریا زین را از روانی شوند
لیکن تاب و توان شدت سرما که بطرف شمال می شود و ندارند بنابران مراجعت می نمایند چهار و پنج بته شود و چراغ شور بماند
و تیر متر دین براه خشکی روان می شوند اما اوشان هم و قشکیه طرف شمال می روند از شدت سرما و همیشه و وشت سمناک
بسیار میل مقصود باز میگردانند اما امید میدارند که راه یافته شود و بر آنکه مملکت امرقه بسیار دراز و کلان است هر جا که دورتر
از خط استوا واقع شده است در اثری روز و شب و فصول و پیمایش نباتات و حیوانات تفرقه میدارند و گرم

واعتماد ال سیمه در آن می شود و امر قد و کثرت و کفایتی نیز با سیمه شیرین و خوشگوار بود و در میان کار آمدنی برای ساخت عمارات
و شجره های دو کجش و نباتات خوش مزه و کله های رنگین و خوش منظر و خوشبو و معدنیات از جوهر و نقره و در مملو و دیگر متصرفات مثل
سیماب و کبریت و زرنج و غیره بر ملکهای نیاس که هفت اقلیم پیشین است اعتبار و برتری میداد و اکنون بنیاد فتنه طبع
ساحان و خوانندگان بنده از احوال ساکنان اهلی امر قد می نویسد چه وقتیکه مردم اسپین اول با امر قد رسیدند در ملک ملک
و یزد آبادی بسیار دیدند و در سر و ملک با و شاه علی و با شکوه و حشمت تمام بوده و همه ایشان آفتاب پرست بودند و بعضی
از مردم دشته و شهری تبارک و تعالی بنیاد ساختن می کردند و در میان ایشان کتب و کتابت نبود و اما کتب بقا و
بسیار میدادند و هر چه میخواستند در قصه و تاریخ و دیگر چیزها که میخواستند میخواندند و نقشه همه احوال بر تخته میکشیدند
و بجای رنگ بر سبزه رنگارنگ زرد کرده از کوندر تخته می چسباندند و لون اکثر مردم ملک کبود و گندم گون یا بل سبزی بود و
در اخلاق بنیاد نواضع و لباس ایشان از پارچه پنبه و غیره و چرمهای نفیسه و بر نای خوش رنگ که باز و جوهر بر پارچه مثل
کاپو و زرد و زنجیر پانصد و غذای ایشان از گوشت جانوران هر جنس و حبوب ماکوله بود و از خزان و نوشتن عاری بودند اما
بطور خود بخوبی تمام میکردند و فرنگیان آنچه کثرت و ازدحام مردم در شهر کبود و دیدند در دیگر ممالک امر قد مشاهده نکردند و فتنه
و ساکنان اکثر عالمی این ملک مثل مردم دست غرب و تاتار و رکیا قایم نموده گاه در اینجا دوست و صحرا سیکنان خانه بردوش ببری بودند و
ایشان از مردم شهر کبود بسیار سیاه و علم در میان ایشان مطلق نه و بت پرست بوده و بتها بشکل قبیح بت که از مالک شرفی نامیدند
می پرستیدند و میگفتند که حق تعالی مالک نیکی است و پرستش بخیر و بد پرستش بد است اما از مالک شرفی ترسم و او را از چالو سی پرستش
میکند تا او را از ضرر رسانیدن باز دارم و لباس این مردم صحرا سبزه و دشته از پوست جانوران شکاری که گوشت از این خوردند و پوست
از آن لباس میکردند و شراب ایشان آب شیرین و گوشتکار گندم میکردند و خانه های ایشان از چوب و نی بوده و مردم صحرا سبزه و دشته
چنانچه بودند و حالانیر هستند چون تواریخ در میان ایشان نبود و هیچ احوال مردم امر قد از صل و نسل معلوم نیست اما عقیده و علوم
نیست که مردم کبود و سایر دیگر ملک امر قد بلند تر بودند و در اخلاق و اطوار میگفتند که اجداد ما از مشرق زمین آمده بودند و انایان قیاس
میکند که این زمین فرخ و مملکت وسیع که اکنون پیدا شده است و این در فهم و قیاس حکمای سلف و انایان پیشین نبوده احتمال
میداد که بطرف جنوب کرده ارض زمین بسیار خواهد بود که ما حالا از آن خبر نداریم اما هر یک که بگوید که ارضی نظر خواهد کرد و خواهد دید
و از آن خبر است و دیگر دلیل بر بودن زمین دیگر بطرف جنوب آنست که هر سال جزایر نو در بحر جنوب یافته میشود و در آن جزایر مردم
آبادند و ایشان میگویند که اجداد ما از جنوب و مغرب آمده اند و صورت شکل این مردم از دیگر مردم امر قد میداد و چنانچه سیاه فام و کثرت
منظر اند و اطوار ایشان که از اطوار ایشان از اطوار و رسوم دیگر مردم جدا گردید و اخلاق و خورش ایشان بخوبی میداد و عاقلان را نظر اخلاق
است نه بر منظر و رسوم چه هر رسم خط است از قلم تقدیر بحد پنج سال می شود که فرنگیان جزیره دیگر بطرف جنوب پیدا کرده اند و ساکنان اینجا
از زن و مرد و طفلی روی خود پلک تمام چشم را از کار و دوسوزن ریش کرده رنگ سرخ و نیلگون و مانند این در آن قبیله می کنند و علاج بسیارند
چنانچه در هند هم زمان از آن دست و پا از سوزن ریش کرده و همه در آن معینه میکنند و چون پیشوایان آنها می نمایند و از امور جلال
میدادند و در هند آنرا گوشت بخفای داومی نامند و در آن جزیره همه را این آرایش باشد و احوال این جزیره عالی درین کتاب که بفارسی جمیده

بنوده چه این شش پدید آید که در این جزایر پیشین است که گلشن فرزند و کاتر و دیگران پیدا کرده اند اما اکنون که کتاب مرتب خواهند نمود در آن
جزیره و هر چه که دیگر خواهند یافت خواهند نوشت مخفی همانند که بعد از حقیقت چهار بخش دنیا بخاطر این حق العباد گذشت که بندی از احوال
ملک انگریز نوشتن خالی از افزاده نخواهد بود و پیش دوست گیرنگ یعنی مولف حدیقه الاقالیم دیگر اهل هند پذیرا و پسند خواهد افتاد چرا
اکنون در هندوستان فرنگیان انگریز بر بعضی صو بیات متصرف شده در مخفی حکمرانی می کنند البتة در دل و نشاندن این احوال انگریزان
در یافتن خواهش بود و بنا بر این بقیافت طبع طالبان سخنهای راست سباده از الفاظ اعلاق می نویسند چه این کم باشد که ستمه رقم عبارت
رنگین و الفاظ دقیق مشقت اند که شیده نویسندگان شیرین بیان هند و ایران است سخنان خود را بر این الفاظ دقیق و لباس رنگین
نمیگویند و پشیمانند اما وعده میکند که سخن خالی از رستی و قوی نخواهد نوشت و اغلب که نزد نشاندان مدعا فهم سخن رست و صاف از نیست
جهانی بهتر خواهد بود و کارکن کار گیر از گرفتار باید دانست که ملک انگلاند یعنی مسکن انگریز جزیره آید است از جزایر فرنگ و آن را بر بانی و پرتان
کلان نیز نامند چنانچه جزیره بر بانیه مولف حدیقه الاقالیم در ضمن آخریم اقلیم مقوم نموده است چه جزیره مذکور مسکن اصلی انگریزان است
و آن در طول یکصد و شصت و نه در عرض یکصد و پنجاه کرده است و اطراف این سمندر است انداز جزیره نامید شد چه بی سواری چهار
از پنج بر آمدن و یاید انجا رسیدن میسر نیست و این جزیره تا اکنون از حوادث و انقلاب زمانه محفوظ مانده است و در دولت و جمعیت
بر اکثر ملکه های جهان بمرتبه افزون تر است و جزیره مذکور از فرنگیت اما چون متصل ملکه های فرنگ واقع است لهذا آنرا از اضلاع
فرنگ بشمارند و در از ترین روز در جزیره انگلاند میفرستند ساعت و سی دقیقه بخوابی میشود و هوای این جزیره گاهی سرد و گاهی گرم اما
سرد و به نسبت دیگر ملکه های شمالی مایل باعتدال است و فصل بهار اینجا از داخل شدن آفتاب در برج حوت تا آخر جوزا و تابستان از
تحویلی آفتاب به برج سرطان تا آخر سنبله و فصل خزان از داخل شدن آفتاب در برج میزان تا آخر عقرب و فصل زمستان از وقت
رسیدن آفتاب به برج قوس تا آخر دلو میباشد و در هر چهار فصل طالع میشود چه اکثر بعد سه چهار روز و سه کمری می بار و ازین سبب
همین زمین سرسبز و هوای گرم می ماند و در زمستان برف می بار و پنج بسته شود و سردی بسیار می شود و در تابستان اگر چه گرم
می شود اما احتیاج دور کردن لباس و بادکش نیست تا تابستان اینجا مثل آخر زمستان و اول بهار هندوستان میباشد و در انگلاند
و اضلاع آن چند نهر آب شیرین بر زمی و از رود آن باعث و فور زراعت و آبادانی آن ملک است و دیگر ترای خرم و بسیار اند
که صرف زراعت و شرب حیوان می شوند و اکثر کشتکارانی پنج گندم و جو و پنبه و فواکه بهر قسم چون شغال و زرد الو و سیب
و ناسپاتی بکثرت و بهتر میشود و سوای این میوه نباتات گوناگون و نباتات مفیده چند و چند که نام و نشان آن در هند دیده و ندانم که در
هند و نشان آنها را چه می نامند تفصیل و تشریح این از مقدور این عاجز با صلاح و زبان هند بیرون است و دیگر از اختراع صاحبان
باز یک بین جست پیدا کردن میوه های گرم سیر می در آن ملک آنست که در باغات سرد و بهار میسازند و اندران آتش می افروزند و دیگران
و بر صفت سردانه فواکه و نباتات گرم سیر میکارند و باغبانان اگر می گرم و زیاد و موجب طبیعت این کاشت می دهند تا آن نیک باشد
و نیک بخت می شود و همین طور میوه تابستان در زمستان بحدول می پیوندد و در انگلاند هر چه از نباتات و حیوان و گل دریا حین که سبب
پرورش و تفریح انسان در آن است بخوبی و کثرت پیدا می میدارد و شایا متنوعه هند و احراف و بوم و شام و چین و ایران و دیگر
ملکه های جهان که تجاران هر دیار و هر قوم بر چهار بار کرده بسیار می آرند همین بارزانی و آسانی بدست می آید و مردم انگلاند از کثرت

نویسنده

تجارت و بیع و شری اشیا و ملک خود و امصار دیگر اکثر متحول و صاحب دولت میباشد و اکثر چیزهای ملک انکارند یافت خصوص بانات از
هر رنگ و آتش و شیمی و ساده و زرد و توپ و تفنگ و شمشیر و امثال این آنگونه های کلان و قصاص ویر از قلم سیاه و رنگ آمیزی گوناگون و ظروف
شیشه های و بلور و درین خورد و بزرگ و ساعت فرنی که عوام گه می نامند آنگونه بجز بزرگ و جویسیازند و در تمام ممالک می فروشد و زرد
اشیای مطلوبه هر ملک عوض آن می ستانند و در ملک انکارند اسپ و گا و خوب بشود و بز و میش و آهو و دیگر جانوران چند و پرنده بسیار
با وجود پیدایش گاو و قلبه رانی و کشتکاران از اسپان میکنند و در آنجا از حیوان ضاره از جنس سباع و دوزایش هرگز نیست گویند در زمان
گذشته گرگان بسیار بوده آن همه را بشکار می کشیدند و از حشرات ارض اینها هیچ نیست و از موام کس هم آنجا کم است و ملک انکارند بلور
آب و دی است که اگر تفصیل بپردازد و فایده تر متب شود می ترسد که مردم هند و غیره اعتبار نکنند بآبر آن از تفصیل احوال ملک انکارند گذشته
عنان خانه در بیان احوال بکر و شهر کلان معطوف بسیار و بعد از آن ابتدای احوال انگریزان و سلطنت ایشان خواهد نوشت
بکر در خلافت و مستقر السلطنت انگریز است و این شهر است بر ساحل نهر تندی که در عرض برابر گنگ که در بکر کان متصل چهار رود می شود
و آبادی این شهر بر دو ساحل نهر است و برای آمدن و رفتن سه صراط از سنگ سفید ساخته اند که فیت عمارت این شهرت بخشی
بنندگان است و طول این آبادی از هر دو طرف دره زیاده از چهار کرده و دور یعنی گرد آن قریب ده کرده و درین شهر سه صد و پنجاه
دو گرجا یعنی عبادت خانه از سنگهای سرخ و سفید که با سنگ مرمر و شیش و عقیق و غیره آنرا ساخته اند و در شرفه شفاخانه بسیار بسیار و دیگر عمارات
باوشاه و ارکان دولت با رونق و آراستگی تمام است و همه عمارات این شهر از خورد و بزرگ از خشت است و فرش راه این شهر
در هر کوچه و بازار از سنگ سفید است و هر دو طرف راه برای پیادگان جدا مقرر است و گا و می و بهل و اسپا بین می و دوندان
و آفت پیادگان نرسد راه سواران از راه پیادگان جدا باشد و نهر آب در آن شهر بزرگ جاری است و حکم است هر کس که قاذورت
و نجاسات و کک و لک و نجس میش دروازه خود نماید آنرا در نهر با گل کنند و دریا بخت شود و آب نهر محض برای صاف داشتن شهر ساخته
و نهر دیگر جهت آب و غیره اختراع است چنانچه در هندوستان آب از خزانه براسه فواره کجوس میرسانند بچنین از دریا پوشیده
شاخه های سرب که زیر زمین تا نهر یک خانه شهری رود و آن آب از دریا بچانه های هر یک ساکنان شهر میرسد و در جیاض میرد و این
آب که در غلافهای شلخ سرب میرود از نجاسات صاف می ماند و آب اندرین شاخه های جار است و برای سباحت و مرمت این
بچینه ساکنان شهر موافق قدر و طاقت هر سال بدو بار و گمان نهر قدس میرسانند و بر احوال و شستن راه های شهر و وقت شستن روز چهار و پنج کشتان بقرانند که سر و دراز و بکر
صحیح نجاست که در راه افتاده باشد از بار گا و باز کرده برون شهر ببرد و دیگر بر آتش روشن و آتش در وقت شب فانوس آنگونه بر ستونهای شرفه قریب
یکدیگر نصب کرده اند و در هر فانوس چراغند کلان نهاده اند و شب تمام تا صبح چراغها از فروخته میباشد و جهت فانوس چراغها از نهر و شیش و شیشه
و شیش ایشان مثل خمر و نهر و نهر مقرر است و بر آکا نیر و در وقت مقرر است که مشعلچیان تابع حکم اویند و بلا شاک اگر کسی بیگانه که ازین راه و در
واقف نیست وارد آن شهر شود از دیدن رونق چه در آن افروخته قیاس کند که سبب این غیر از جشن نخواهد بود این
روشنی شهر شب که میباشد کسی را شگفتی عجز سواران برون احتیاج نباشد و کسی نمی برد و سواران در آن شهر بر گا و می و بهل و پالک
که بوجه می نامند می شود بعضی کسان آنرا از خود میدارند و کسانیکه بدارند بکرایه باستانی بدست می آرند و در ملک انکارند بچانه و در بکر
که آنرا کوتهی نامند و در هر یک ازین کوتهی شهر بکرگان شهر کافور و قضایات و در میان بسیار و همه آن بازی نیست تمام آبادانند و تفصیل انکارند سال

بسال هنگام جمع هفت کرد و در وقتها دو پنج ملک رویه بنی پیش از آنکه یک کر و دست ملک رویه مرقه خاص با و شاه مقرر است
 و دیگر خرج برای حفاظت ملک را جز از اسرار قوا و اعدا سلطنت مقرر است و بادشاه بکے مشورت مشیران سلطنت زیاده از صرف فانی
 خرج کردن نمیتواند و دیگر در وقت کارم قدر زیاد و از تحصیل مقرر برای خرج سپاه و جهازهای جنگی در کار می شود تحصیل میکنند
 اما بطوریکه هیچ ایدابر ملک نرسد چنانچه درین سال که یک هزار و هشتاد و دو و عیسوی علیه السلام مطابق یک هزار و یکصد و نود و شش
 هجریست برای خرج جنگ که اکنون انگریزان با فرانسویان محاربه دارند می کرد و رویه تحصیل شده است تحصیل باین نوع مقرر است
 در سال آینده که جنگ واقع خواهد شد خرج آزاد آمدنی آخر سال حال شخص و تجویز کرده تحصیل میکنند بنابر آنکه بسبب زیادتی تحصیل
 بر رعایا تصدیق میشود و بادشاه و مشیران ملک مبلغ مشخص شده را در شروع سال از مهاجران بطریق قرض میگیرند و چون قواعد
 سلطنت بنایت درست است مهاجران بخشی خویش را بر قرض می دهند و نفع مهاجران از آنچه که او اندر صد بخیر و بیه در ماه
 مقرر است از برده های آسانی از رعایا تحصیل کرده میشود و دیگر در سال جنگ و یا سواری این اگر بادشاه خرج زیاده از صرف
 حاضر خود میکنند مشیران ملک حساب میدهند اگر چیزی خرج غیر موقت باشد که پسند مشیران نباشد در سال آینده تحصیل صرف فانی
 کم میدهند برای دریافتن ضوابط سلطنت انگریزان بسیار اندک که خلاف سلطنت مهند است بلکه اکثر ملک بها است نوشته اند
 و دیگر باید دانست که پسران کلان بادشاه و لیعهد میشود و هرگاه که بادشاه فوت کرد و او سلطنت می نشیند و اگر از اتفاقات
 پسر کلان در زندگانی پسر میرود و او را پسران بودند پسر کلان او یعنی پسر کلان بادشاه بعد از مردن بادشاه فرمان روا میشود
 و این برای درستی نسل و نسب و رفع خونریزی مقرر کرده اند چنانچه یکی از پسران خود بادشاه متوفی دعوی سلطنت کند
 یک کس از سپاه و رعایا موافق با و نخواهد شد پس مملکت از فتنه و فساد شاهزادگان محفوظ میماند و برای خرج شاهزادگان وظیفه
 فراخور حال ایشان مقرر است بخونی میگذرانند و آن از تحصیل ملک بادشاه بایشان میرسد بآنکه مردم شاهزادگان بر مواضع
 رفته تحصیل کنند شاهزاده های خود را بر سر گز با حکومت سلطنت کاریست و اگر نخواهد شد متعهد و رنج بادشاه بگیرد و الا در خانه خود
 بعدگی نشسته و دو وجه مقرر میگذرانند و اگر بادشاه را پسر نباشد دختر کلان بادشاه بعد از فوت پدر بان نشین میشود و اگر آن
 دختر باشد کسی بادشاهزاده نکاح کند شوهر او را در سلطنت هیچ تصرف نیست و سلطنت ملک انکار اندر سیدن نمیتواند اما پسر
 کلان او که از شکم آن دختر پیدا شده است بعد از فوت پسر و یا شاهت میرسد و بادشاه انگریز زیاده از یک زن که بادشاهزادی
 باشد نکاح کردن نمیتواند و اگر از سر به او او باشد او را اعتبار نیست و این قاعده برای آن مقرر شده است که نسل و نسب
 سلطان خراب نشود و در صورت نبودن پسر و یا دختر از زن منکوحه بادشاه متوفی برادر دوم بادشاه متوفی اگر در حیات
 باشد بادشاه میشود و بعد از او پسر کلان او و اگر برادر بادشاه که بادشاه شده است و او را فرزند بنامش برادر سوم بادشاه بود
 فوت او بادشاه میشود و بدستور پسران او شان بموجب ضابطه مرقومه سلطنت میرسد و باید دانست که سلطنت انگریز
 عبارت از سه طاقم است یک بادشاه دوم مجلس امیران معظم و سوم مجلس مردم رعایا و عمده که عمده رعایا مانند پسر بادشاه
 انگریز به مشورت امیران و عمده رعایا حاکم خود جاری کردن نمیتواند لهذا ملک و آبادی آن در امن میماند و اگر یک کس
 ازین سه طاقم که بادشاه مجلس امیران و عمده رعایا باشند خواهند که زیادتی و ظلم بر بزرگان و مستان میکنند نمیتواند کرد و اگر رعایا نکتند پیش

نمیروند و اگر از اتفاقات بادشاه ظالم باشد از سبب آن و مجلس کار که خلاف ضابطه ملک و موجب سبکی باشد کردن نمیتواند
و اگر بادشاه خواهد که مبلغ زیاده از وجه مقرری از ملک تحصیل کند و در آن باب استرضای سپه و مجلس بطلبند و آن سپه و
بحکم بادشاه راضی بشوند حکم بادشاه جاری نشود و ضابطه مجلس امیران چنان باشد و قتی که کار عمده در پیش آید همه
امیران در دربار خود جمع آیند و در باب نیکی و بدی کار مذکور با یکدیگر مباحثه کنند و هر چه و ردل آید میگویند و یک امیر برای
اینکار مقرر است که با هر یک امیر می باشد که تو ازین کار راضی هستی یا نه اگر راضی است میگویند که راضی هستم و اگر
راضی نیست گوید راضی نیستم و امیر پرسنده نام هر یک امیر جدا جدا در کتابی مع جواب می نویسد و چون از پرسیدن و
نوشتن فارغ میشو آن کتاب را می بیند اگر نامهای امیران راضی شده زیاده از نامهای امیران ناراضی شده در کتاب می آید
انکار در آن مجلس در تحت جاری شدن باشد پس چند امیر معظم برای اینکار مقرر اند که بحضور بادشاه رفته عرض دارند که
برای اخذ اسامی فلان کار مجلس امیران راضی شده اند و دیگر باید دانست چنانچه مرضی بادشاه و امیران برای
اجرای کار ضرور است همچنین مجلس عمده الرعا یا نیز ضرور است چه بمرضی ایشان جاری میشود و مجلس عمده الرعا یا
عبارتست از پانصد و پنجاه هشت صاحبان نجیب الاجداد مالک المال که رعایای هر یک در شهر و هر قصبه بکنار دولت
سال از طرف خود برای نشستن در مجلس و نگه داشتن آبرو و سلطنت تجویز میکنند و طریق تجویز کردن ایشان
چنین است که رعایا و ساکنان شهر و هر یک در یک مجلس جمع آیند و صاحبان که داعیه اینجاست داند حاضر می آیند
بعد از آن یک کس که برای اینکار حاضر و مقرر است از رغبت میگوید که فلان و فلان صاحب سیخو اهد که و کالت شما
در مجلس عمده الرعا یا بگیرد پس تو از و کالت کدام صاحب راضی هستی آنکس جواب میدهد که برای وکیل بودن فلان
صاحب راضی هستم پس نام آنکس زیر نام آن صاحب که قبول کرده است می نویسد و قتی که نام همه رعایا نوشته شود
پس آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب در و کالت او مقرر میشود و تا هفت سال آن صاحب
و کالت او می نماید و این صاحب را عمده الرعا یا نامند و اگر کسی از عمده الرعا یا پیش از تمام شدن هفت سال بمیرد رعایا
جهت تجویز کردن دیگر عمده الرعا یا بر آن سه هر قدر روز و ماه که در هفت سال باقی مانده است جمع میشوند و بطریق مرقومه یکی را وکیل
میکند باید دانست که طریق مباحثه کردن و صلاح کردن و رضا طلبیدن در مجلس عمده الرعا یا همان پنج است که در مجلس امیران
مذکور شد و دیگر باید دانست که سه ماه در سال این مجلسها هر روز برای اجزادادن کار سلطنت و در دربارهای خود در شهر لندن
جمع میشوند و هر یک ازین دربار در تجارت عالی که متصل دربار بادشاه است آنجا جمع آیند و گاه باشد که تمام سال نمی نشینند
تا حکم بر حسب در باب اجزادادن کار سلطنت مقرر کنند پس قتی که بادشاه خواهد که حکم تو جاری کنی یکی از امیران خانگی و نزدیک را
پیش مجلس عمده الرعا یا برای اجرای حکم بادشاه راضی اند چند صاحبان از مجلس خود و مجلس امیران میفرستند و ایشان از امیر
میگویند که بادشاه از نام مردم و فلان کار رضای خواهد و ما برای جاری شدن آن راضی ایم پس مجلس امیران چنانچه مذکور
شده مشورت میکنند و رضا یکدیگر می جویند اگر مجلس امیران هم راضی شدند بادشاه میگوید که مبارکست پس بادشاه آن
کار جاری می نماید و الا فلا باید دانست که از بودن اختیار در دست هر سه فایده ظاهر است چه اگر سه می نوشتی نشوند کار جاری

و در وقت مشورت هر سه بنابر پاس مرتبه خود در باب حق از باطل جدا کردن بکلمه و فوراً اندیشی سخن میگویند باندیشه یکدیگر مبادا که از سخن نالایق از مرتبه خویش بشنیم مردم چنان حقیر نشینم و دیگر باید دانست که خلاف شرع عیسوی و قواعد سلطنت نمیتوانند کرد چه شرع و قواعد سلطنت در قیاس مردم و ملک از حکم بادشاه هر دو مجاس بزرگتر است بنابراین کار لایق بای از خیال خود نمینهند کرد و بادشاه امیر و فقیر همه در قید قواعد سلطنت و شمع می نامند و بدون نمیتوانند رفت و دیگر باید دانست که سوا کسی بادشاه کسی از شاهزادگان و وزیر کشتی و امیران بزرگ و خرد و سپاهی و سلاطین و کور و دشتین نمیتواند مگر بعد از چند سال خدمت نگاه میدارند که از وزیر و امیر و سپاه کسان در قید حکم بادشاه میمانند و قواعد ملک بحال و برقراری ماند و دیگر همه سپاه در حکم بادشاه اند اگر بادشاه سپاه کار خلاف شرع و قواعد سلطنت فرماید کسی قبول نمیکند ازین سبب آئین ملک و دین درست می ماند چنانچه در ملک انگلاند کسی زیر دست و راجه مقدور دارد که یک پرگاه از زیر دست بگیرد و القصد ملک انگلاند در غایت رونق و کمال آبادیست چه بچاکس از خرد و بزرگ پای از خرد و بیرون نمی نهند اکثر انگریزان بسیار خدا ترس و رحم دالند و کمتر نتیجه خدا پرستی آنست که اکثر ایشان بمالهای دور دست منتظر و مشغول میشوند و مشغول نیست که مردم انگلاند دین نصاری میدارند و شمع ایشان از کتاب توریت و انجیل است و اگر در بعضی چیزها از مسلمانان خلاف اند اما در خبر او سر دادن بندوبست دنیا مشا بهت میدارند چنانچه برای هر پیدی بدی است و برای قتل قصاص مقر است و برای اکثر کار طریق و بندوبست چنانچه اسلامیان دارند آنجا هم نمایانست و تفصیل مسایل و غیره از کتب فقه عیسوی فرصت نبود حالا بوجوب وعده در بیان ابتداء آبادی جزیره انگلاند و بادشاهان آنجا که در زمره انگریز است بطریقی چند تحریری آورده اند که در باب ابتداء آبادی جزیره انگلاند اقوال مختلف اند و هر یک قول فقیر است غریب و عجیب منقول اند که از بیان کردن آن از مطلب باز میماند اکنون سلاطین آنجا را مع بندی احوال ایشان مینویسد که بر تواریخ اعتبار تو اند شد باید دانست که پنجاه و دو سال پیش از تولد عیسی علیه السلام جوسن قیصر بادشاه روم قدیم که در آنوقت همه فرنگ و روم و شام و اکثر از ملک افریقیه در تصرف او بوده چنان جهاز با فوج جنگی بنا بر تسخیر انگلاند تعیین کرد و مردم انگلاند در آنوقت بهت پرست بودند و رئیس بادشاه در میان خود میباشند اما از علم و رسمیات و نبوی چندان واقف نبودند و اکثر مشغول و کار ایشان شکار بوده و مثل صحرائیان عرب تجارت و دیگر معاملات نمیپرداختند لباس ایشان پوست جانوران و خانه های ایشان از سنگ سبزه گچ و اونیاع و اطوار بی پروا و عدم تربیت اخلاق بود و قتی که سپاه قیصر روم در ملک انگلاند رسید اگر چه بر انگریزان ظفر یافتند اما باندان ایشان در آن ملک مقدور دیار نبود بعد از چند سالی از بادشاه انگریز صلح کرده بروم مراجعت کردند از وقت رفتن الفوج تا سال پنجاهم پس از تولد عیسی علیه السلام کسی از بادشاهان روم بر ملک انگلاند شکر نفرستاد و در سال پنجاه و یک عیسوی کلاودیوس قیصر یکی از سپهسالاران را با فوج بسیار جهت تسخیر انگلاند تعیین کرد و آن سپهسالار اکثر از اضلاع و نواح و مملکت انگلاند بدست آورد و در میان در آنجا قلار و امصار تعمیر کردند و استقامت گزیدند پس از آنوقت تا سال چهارم و چهل و هفت عیسوی ملک انگلاند در تصرف قیصر روم ماند و در غیر حد ملک بنیایت آباد شد و انگریزان و رومیان با یکدیگر آمیخته شدند پس از آن بادشاه روم قدیم از انقلاب زمانه خراب شد و در تمام فرنگ ملوک طواغیت گردیدند و همچنین

در آنکامه هفت با و شاه شدند و سالها همین طور بماند تا آنکه در سال هفتصد و شصت و هفت عیسوی یک از پادشاهان
 مستحکمان آنکامه در هفت صد و شصت و هفت عیسوی مطابق یکصد و شصت و پنج هجری پانزده سال از خلافت مهدی عباسی
 باشد منصور و الفی عباسی گذشت بود هر شش سلاطین آنکامه را بر انداخت و بر تمام مملکت آنکامه تصرف گشت و خود را
 با و شاه آنکامه خواند و با شکوه و رونق تمام تاسی سال را ند و در سن هشتصد و هشت عیسوی در گذشت و بعد از و پسر
 کلانش بن اکبرت پادشاه شد و نوزده سال سلطنت کرد و بعد فوت او پسر کلانش بن ایلولف سلطنت رسید و پنج
 سال ملک را ند و بماند و او را هم پسر بود و برادر و گیرش جانشین شد و در هشتصد و چهل و هفت عیسوی در گذشت و بعد
 از و پسر کلانش بن اکر و پنجاه و یک سال بار و رونق تمام سلطنت نمود و اکثر قواعد ملک که تا اکنون جاری اند اختراع
 کرده است و بعد از و پسر کلانش در هشتصد و نود و هشت عیسوی پادشاه شد و بیست و چهار سال ملک را ند و نماند
 و بعد از و بر تخت نشست و پس از و یک بعد دیگر سلطنت کردند و در گذشتند و پس از و نیز بر تخت نشست و بعد از و کنوت
 پادشاه شد و نوک بروث کرشید و او را از ملک بر اند و خود بر تخت آنکامه نشست و پادشاه گشت و با و اولاد و قبایل خویش
 بر چهار سو ارساده بملک وانش پناه گرفت و بهما بخا و در گذشت و ملک آنکامه از سن یک هزار و هفت عیسوی در تصرف کنوت
 و اولادش ماند تا آنکه در سن یک هزار و چهل عیسوی عطا و درین با و مید مملکت آنکامه را از پادشاه و ترک باز گرفت و پادشاه
 شد و بعد از و پسر کلانش و پس از و پسرش تا آنکه آخرین ملوک این طبقه است با و شاه شد و در عهد او در سن یک هزار
 و شصت و شش عیسوی ریگ و حاکم بار ماندی بر و خروج کرد و بر مال و طفر یافت و با استقلال بست و یک سال ملک
 را ند و بمرد و بعد از و پسر کلانش که نام داشت بجگو مت نشست و سپرده سال سلطنت کرد و در شکار بر خم تیر یک از امر
 خویش که بر او انداخته بود خطا کرد و بر چشم او رسید و از آن زخم بعد از یکدو ساعت در گذشت و او اولاد نداشت برادر
 خورش سلطنت نشست و سی و شش سال ملک را ند و او نیز اولاد نداشت بعد از و همشیره زاده اش نوزده سال
 سلطنت کرد پس از و دوم از خویشان او سلطنت نشست و سی و پنج سال ملک را ند و نماند و برادر و دیگر بر تخت نشست و
 او خیرات سخاوت هم داشت و فوجی برای دفع مسلمانان به بیت المقدس و نواح شام بر و یا صلاح الدین رزمهای صحب
 کرده و جاهای بسیار را و گرفت و آخر صلاح الدین از و صلح نمود و در سن یک هزار و یکصد و نود و عیسوی از و یار شام بملک
 خود مراجعت نمود و پنج سال دیگر بار و رونق تمام سلطنت کرد و در گذشت و ذکر شروت و قنوت او در بعضی تاریخ عربی در
 ضمن احوال صلاح الدین دیده ام و بعد از فوت او برادر خورش سلطنت رسید و او بغایت زاهد خشک بود چه خود را غلام
 پایا میخواند و جاگیرات سیر حاصل بسیار بنیایان پایا داد و بنا بر آن امر از و رنجیده سرکش شدند و پادشاه ترسیده پایا را
 پایا را از ملک خویش بیرون کرد و آنچه امیران خواستند قبول نمود و بهیز و ده سال ملک را ند و در گذشت و بعد از و پسرش
 سوم سلطنت نشست و او اخلاق حمیده داشت بار و رونق تمام پنجاه سال ملک را ند و نماند و بعد از و پسرش بر تخت
 نشست و سی و پنج سال سلطنت کرد و در گذشت و او مردانه و عالم و فاضل بود و در عهد او رعایا با آرام تمام زندگانی
 کردند و پس از و پسرش ثانی سلطنت نشست و بعد از چند طبعش از راستی و انصاف برگشت امر او رعایا و را

از سلطنت خلع کردند پسرش را طفل بود بجای که پدرش نشانی داد و پنجاه و یک سال پادشاهت کرد و ملک بسیار از فراسیسیان گرفت و در تمام بادشان فرنگ مشهور و نام او را بود و بعد از او نبیره اش صاحب تخت گردید اما مثل پدر و جد خویش نبود که از خویشان او بر و خروج کرد و طفل یافت و او را پسر و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش ده سال سلطنت نمود و کارهای بانام کرد که دیگران بسا لمان دراز نتوانستند کرد و چون تمام در تصرف خود آورد و بعد از او پسرش که طفل شیر خواره بود در عمر نه ماه بگهوار سلطنت آرام گرفت و آنچه گفته اند که افسوس بر آن ملک که طفل باشد بطور آمد چو خویشان پادشاه برای نیابت سلطنت در میان خود فساد انگیزند و بایکدیگر رزم نمودند و پادشاه گاه در دست هم و گاه در دست عسکرها و درین قضایا ملک فراسیسیان از دست رفت و در ملک انگلاند فساد عظیم پدید آمد اما با انیمه شورش مهنری سی و هفت سال سلطنت کرد و در خلال این حال یکی از خویشان ابد و در نام بر و خروج کرد و او را اسیر ساخت و بر تخت نشست و خود را مهنری هشتم لقب نهاد و بیست سال پادشاهی کرد و بمرد و پس از او پسر کلانش که طفل هفت ساله بود بر تخت نشست و بعد از چند ماه از مخالفت عم خویش قتل رسید و غم او بسطنت نشست امیران ملک از او رنجیده بیش مهنری که با دختر پادشاه اندر و در محرم منسوب بود و پناه جستند و او با آن قابل جنگ کرد و او را بکشتید اما او بیاد شاهی نشست و خود را مهنری هشتم خواند بیست و چهار سال ملک را نمود و در سن کینزار و پانصد و نه عیسوی در گذشت و بعد از او پسرش پادشاه شد و خود را مهنری هشتم خواند و او آنست که خود را از مکر و فریب پایا و پادریان را بیند و سر از اطاعت ایشان باز زد و ریاست پایا بر انداخت و تفصیل این قضایا در بیان احوال پایا در ضمن روم گفته شد و مهنری هشتم سی و شش سال بار و نوق و عدالت حکومت کرد و در گذشت و بعد از او پسرش به سلطنت نشست و مقتدره سال ملک را نمود و نمانداد و فرزندش گذاشت و او را مهنری نام بر تخت نشست و شش سال بریاست پرداخت و بسوی عدم شتافت و چون سر را پس و دختر بنود خواهرش به سلطنت نشست و چهل و هفت سال پادشاهت و رعیت پروری سلطنت کرد و در عهد او انگریزان اول برای تجارت برآمدند و در بندر سورت مسکن گرفتند و او زنی عاقله و فاضله بود چند کتب شتم بر قواعد سلطنت و جهان داری تصنیف نمود و او را هر چند که امیران ملک بنا بر حصول فرزند حبه روح گرفتن عرض کردند اما یکی از پادشاهان فرنگ مناکحت کند قبول نکرد و گفت که ملک من شهر نیست پس چگونه شوهر کنم و دیگر آنکه اگر شادی کنم فرصت برای تنظیم امور سلطنت کجا خواهد بود و این را در عمر مقتدا سال که از آن جمله چهل و هفت سال سلطنت کرد و در گذشت و بعد از او خواهر مهنری هشتم بود و بر تخت نشست و او نه نیک بود و بد با آرام بیست و سی سال پادشاهت کرد و او ایلی پیش جهانگیر پادشاه هند با تحف و هدایا فرستاد و در خطوط درخواست مکان برای عمارت کوئی تجاران انگریز نمود و جهانگیر التماس او را قبول کرد و بجای در شهر سورت برای سکونت انگریزان بداد چنانچه ذکر آن در تاریخ محمد قاسم فرشته در ضمن بیان سطور است و بعد از فوت حاضری پسرش جانشین پدر گشت و بیست و چهار سال پادشاهت کرد و در سال آخر از جلوس او اکثر امراء نمک حرام در میان

خود خیا لما بستم میگفتند که هر دو هم در فرمان یک کس بودن خلاف حق است پس خروج کردند و با و شاه را گرفت بکشند و
اطفال و عیال آن شهید از ملک بیرون کردند و خود ستون شدند و اطفال شاه مظلوم در ملک فراموش پناه
گرفتند تا بعد از ده سال مردم ملک از ظلم امراء و محکوم بعضی کشته شدند و برخی بملک دیگر گریختند و او با و شاه نیک
ساز و عیالش و طرب دوست بود سی و پنج سال سلطنت کرد و در گذشت و پسران بسیار از و باقی ماندند
اما هیچ یکی از بطن با و شاه نیکم نبود لکن بموجب ضابطه سلطنت انگریز برادر خورشید سلطنت نشست و
او خوب سیرت بود اما عیبی در شست که از ارتکاب آن سلطنت از دست داد چه پیش ازین مرقوم شده
که پاپای روم سلف در اکثر ملک فرنگ بنا بر آنکه مردم او را پیش رو دین عیسی شمزدند حتی که او را از کسبی و شاه
ناخوش میشد رعایای ملک جبهت پاسبان خاطر پاپا بآن با و شاه بدو شاکه میگرفتند چون هنری هشتم با و شاه
انگریز بهمت بر وفق استیلا و ظلم نابایسته بود و پادریان پاپا از آن ملک انکارند بیرون کرده خود را خلیفه دین عیسی
در قلمرو خود مقرر نموده بود و این قضایا بگذشت چون تمام سلطنت هنری هشتم در جنگ و جدل پاپا و پادشاهان
که رفیق پاپا بودند گذشت و بدستور ایام سلطنت هر دو دختر او در دفع سرباپا صرف شد چه در هر جنگ رفقا
پاپا خراب و پاپا مال گردیدند و آخر از شرارت خود باز آمده در ایام سلطنت حامض اول و حارلیس اول و حارلیس
دوم مقدور نمود که سر لیسنا و پروارند اما وقتیکه حامض ثانی که ذکر او حالا بیان کرده میشود بر تخت برادر مرحوم
جوسس گرد آمدند پاپا و فیهقان او باز از سربا و سربا شد چه حامض ثانی در ایام شاهزادگی خود از پادریان
فریب خورده در مذہب پاپا گردید ازین سبب امراء و ملک با و خود صلحت کرده پیش برادر او حارلیس با و شاه فریاد
بردند که حامض حالا مذہب پاپا گزیده و فکر اجر اسے آن در تمام ملک میدارد و چون حضرت با و شاه پسر شرعے
ندارند که بعد از حضرت بر تخت نشیند پس حامض وارث ملکست خداوند که سلطنت او چه فساد و فحشاء است و مردم
پاپا از روز با و شاه هم دین خود و مذہب پاپا جاری کرده سر غرور خواهند برداشت اگر با و شاه او شانرا حمایت کند همه
قواعد سلطنت اشرار گردد و مملکت لطمه پاپا باز گرفتار شود لکن انداخته فرامید حارلیس با و شاه بر احوال برادر
خود و گریست و گفت هر چه شما گفتید پندیده است اما حامض برادر منست و بعد از من بجز او اولادش کسے دیگر
وارث تحت و تاج بنا شد و دل منخواه که بنا بر متابعت پاپا او را از ملک بیرون کنم اما تدبیرے اندیشم که او هم با و شاه
شود و قواعد سلطنت نیز از سربا و محفوظ ماند چه اولاد حامض را تبریت خود بگیرم تا که دین پذیر خراب نشود و دیگر از
حامض سوگند بگیرم که اگر بعد از من با و شاه شود متعرض دین کسے نگردد و خدمات عمده کسے که دین پاپا دارند و چون
حامض این را قبول کند و خود تنها بر مذہب پاپا ماند از دین یک کس قواعد سلطنت اشرار نشود و بعد او که اولاد
سلطنت خواهد رسید بطریق ما خواهند بود امراء تدبیر حارلیس پسندیدند و اولاد حامض را بطور دین مملکت
تربیت دادند و نیز حامض سوگند خورد که من تنها بر دین پاپا پرستش کنم و در باب دین و آئین کسے متعرض نشوم چون

حاریض درگذشت حامض بر تخت نشست و دو سال برقرار خود قایم ماند و کسی را در باب تبدیل دین و آئین مسترض نشد و در سال سوم از جلوس خود بگفته پایا و پادریان فریب خورده و مناجش بنوع دیگر متغیر گشت و در خلال این احوال از بلین بادشاه یکم پسر متولد شد و سواک این طفل او را پسد دیگر در حیات نماید کرد و دختر بود و ندکه بموجب قرار برخلاف دین پدر تربیت یافته بودند و هرگاه که شاهزاده پیدایش را از حامض گفت که شاهزاده را بر طریق و آئین ملک تربیت کنم بمات سلیم فرمایند حامض برنجید و قبول نکرد و خدمات عمده مشی و وزارت و غیره از او شان استزاع نمود و بدینسان و هم مذہب ان خویش تقویض نمود و قصد نمود که حال آنکه بدین ماسک و دیگر در خدمت نمایند و نیز در مفضلات غیر از مہدین خود دیگر میرا نخواهم فرستاد امر اچون این سخن بشنیدند متفکر گشتند و دل بر ملک نهادند و بر اے دفع شد بادشاه با اتفاق یکدیگر کمر بستند چه خواستند که ولیام و انا بادشاه حامض را بر تخت نشانید و شاهزاده نو پیدار ابدست آرند و بمردم متدین ملک بسیار زند تا تربیت کنند و هرگاه شاهزاده پس تمیز پیدا و بادشاه کنند ولیام شوهر دختر کلان حامض با شاره امر ابر حامض خروج کرد و دوران بنگام حامض خواست که با ام ابانغی در ساز و آلتها بس آنها قبول کند امیر ان قبول نکرد و ندحامض ناچار شد و پسر خود را همراه گرفته بے جنگ بر جہاز سوار شده بمملک فراسیسیان گریخت و اما دوشیام نام بخت نشست حامض مکرر جہازهای بے شمار با سپاہ بسیار از بادشاه فراسیس گرفته بچنگ داماد خویش آمد و منہزم باز گشت و با آخرباس زہر پوشید و و ملک فراسیس گوشه غزلت گذرید و یازده سال بسر برد و در گذشت القصد بعد از حامض دامادش ولیام بنیابت زوجہ خویش که دختر حامض بود بسلطنت نشست و او بادشاه با سمیت و شوکت و در قواعد ملک داری و پرورش رعایا سرآمد روزگار بود و رونق تمام سمیرده سال سلطنت کرد و او را اکثر فتوحات بر فراسیسیان دست داد و در سال یکہزار و مہتصد و یک عیسوی درگذشت و چون او را پسرے نبود و زوجہ اش پیش از وفات شده بود و خواہر او که دختر خورشامض بود بر تخت نشست و او زنی عاقلہ و نیک خصلت بود و در عہد او ملک ابرونق بسیار شد و عالمان و فاضلان را بسیار پرورش میکرد و سمیرده سال سلطنت نمود و در سنار و مہتصد و چہار ہدہ عیسوی درگذشت بعد از وجارح کہ دختر زادہ حامض اولین بر تخت نشست و در ابتدا بسلطنت پسر حامض اقواسج کہ پیدایش ہمراہ خود بمملک فراسیس ہدہ بود و بر دین و آئین پایا تربیت کرد و بود و خروج کرد و بے نیل مقصود ماند و حامض در سلطنت متقل گشت و در سن یکہزار و مہتصد و شش و شش عیسوی کہ دوازده سال از سلطنتش گذشتہ بود در گذشت بعد از و پسر کلانش جاسج ثانی سی و چہار سال باستقلال سلطنت کرد و در سال یکہزار و مہتصد و شصت عیسوی درگذشت و بعد از و نیزہ اش کہ پسر کلان بود پیدایش مرده بود و بر تخت جد خویش نشست و ملقب بجارح ثالث گردید و او بادشاه صاحب عدل و داد و رعیت پرور بودہ و اکتونکہ یکہزار و مہتصد و شصت و دو عیسوی مطابق سن یکہزار و یکصد و بنود و شش ہجری باشد نسبت و دو سال از جلوس جارح ثالث گذشتہ و در تصرف این بادشاه سوای جزیرہ الکماند کہ ملک اصلی و سکن انگریزان است لکھاے وسیع و بسیار آباد و در ہر بخش زمین است چنانچہ

ذکر اقصای یک در امر فیه هستند بیان کرده شد و آنچه در هندوستان است بیان آن نیز سجاها می خویش گذشت امیر از خراب
 خدای غریب آن دار که باو شاه عادل باقل دوست نواز دشمن گداز را بار و نوق و شوق تمام تا سالهای دراز و حفظ
 امان خویش نگا دارد و پوشیده نماند که دست یک رنگ شیخ آله یار بلگرامی از من پرسید که کیننی چه معنی دارد و بنا بر ضیافت
 طبعش سطر چند در آن باب بنویسد که لفظ کیننی بزبان انگریز عبارت از جماعه فرودست و آن خواه و نفر باشند و یا
 صدکس از تجارت باشند و کیننی انگریز که اکثر بر باد و هند حکومت میدارند عبارت از گروه تجاران است و اصل کیننی همین است
 که گذشت پس چند سوداگران کلان اموال و خزاین خود را بدست چند کس گردیده از شهر خویش که از بیع و شری هندستان
 واقف اند سپردند و از بادشاه انگریز فرمان گرفتند و بجزاوشان کسی و یکدیگر انگریز بطرف هندوستان برای تجارت فرود
 و حتمه حصول فرمان چند لک روپیه سالیانه ببادشاه انگریز میسر سازد و نیز رخصت یافته اند که در هند هر جا که خواهند قلاع ساز
 و سپاه برای حفاظت آن نگا دارند و هر قدر ملک از هند که بخواهند خود دارند و بیع معهوده بخترانه بادشاه انگریز رسانند
 چنانچه کیننی انگریز یعنی سوداگران انگریز اکنون کسین یکبار و یکصد و نود و شش شجریت از بنی و مندر راج و از کاهله
 و بنگاله و بهار و غیره و یار هند را از بادشاه انگریز بعضی مبلغ سی و شش لک روپیه سالیانه اجاره گرفته و در معهوده
 بخترانه بادشاه انگریز میسر سازند و دیگر از مال تجارت هند از هر جنس فی صد چهار روپیه بطریق محصول ببادشاه میدهند
 با بجهل کیننی تجاران فرنگ گماشته های خود را بجازات مع مال فرنگ از نقد برای خرید و فروش هندستان میدهند و کیننی
 در وقت سلطنت نورالدین محمد جهانگیر بادشاه در هندوستان مقرر شد و از آن بادشاه چند عمارات برای
 سکونت گماشتگان خود در بندر سورت یافتند و بعد چند می بفرمان جهانگیر بادشاه چند مکان از فرنگیان ترنگین
 گرفتند و رفته رفته در بنی و مندر راج و دیگر بنا در چند کوه های باساختند و در عرصه سلطنت از رنگ زیب عالمگیر بادشاه
 رخصت لخمیر کوشی و بنگاله یافتند چنانچه کلکته ناهنا و نندتا که ناظمان هند بادشاه متصرف نشدند گماشته های
 کیننی مثل دیگر سوداگران مبلغ محصولات بخترانه بادشاه هند میسر سازیدند بنگالامیکه صاحب ناظم ارکا شته و سراج الدوله
 بمیره و مهابت خنگ که روروی خان ناظم بنگاله براهشان ظلم کردند و تجاران استغاثه ببادشاه انگریز کردند و بباد
 فوج شاهی مستظهر شد و برار کاهله و کلکته متصرف شدند و رفته رفته بنگاله و بهار نیز استیلا یافته قدم حرات پیشه نهادند
 فصل در دشمنی که از برای خدای بود و هر که مطیعان او دوست دارد و برای خدای تعالی جل شاناه بضرورت کفار
 و فساق و ظلمه را دشمن دارد و از برای خدای تعالی که هر کسی را دوست دارد و دوست وی را نیز دوست دارد و
 دشمن وی را دشمن دارد و اگر مسلمان باشد برای مسلمانان وی را دوست دارد و اگر فاسق است برای فسق وی را
 دشمن دارد و میان دوستی و دشمنی جمیع نامقدار معصیت مخالفت و دشمنی نماید و مقدار طاعت و دوست دارد و
 چنانکه کسی که سه فرزند آن دارد و یکی زیر یک و فرمان بر دارد و دو می ابله و نافرمان بر دارد و یک ابله و نافرمان بر دارد
 اول را دوست دارد و دوم را دشمن و سوم را از وجه دوست دارد و از وجه دشمنی و از این در مقابل میدهند
 یا بیکه اگر ارم کند و دیگر را امانت کند و اعدا ص و در حق ظالم متابعت پیش کند مگر شکست

که ظاهر خاص روحی تو کند از عفو و احتمال نیکوتر بود و سیرت سلف مختلف بوده است گروهی متابعت کرده اند
 و در دوستی برای صلاحیت دین و سیاست شروع و گروهی برای چشم رحمت دیده اند و نظر ایشان از توحید
 بود و همه را در تفسیر بود و سیرت سلف مختلف بود و سیرت سلف مختلف بود و سیرت سلف مختلف بود
 که بگردن و مال بزدن و امانت کردن خشم گیر و و هم چشم شفقت نگه و چنانکه رسول علیه السلام را دندان
 مبارک شکستند و خون بروی فرو میرود و می فرمود اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون فقلت که
 در دیشی را خطای منست زود رویش گفت ترا کلفت رسیده باشد معذور داری گفت من ترا
 منت زدم و تو اعتذار میکنی گفت از حاکم رسیده که ظلم و غلط را با نجباب راه نیست و تو در میان از
 فرمان برداری پیش تستی و چون در حق خود متغیر گروه و در حق خدای تعالی خاموش بود این اتفاق
 و حماقت بود و لیاقت تو حید ندارد و هر که فسق فاسق را دشمن بگیرد و دلیل ضعف دوستی ایمان وی بود
 چنانکه اگر کسی دوست ترا بدگوید و تو خشم گیری دلیل آن بود که دوستی اصل ندارد و بداند که درجه مخالفان
 حق تعالی متفاوت است خشم تشدید با ایشان باید که همچنان متفاوت بود و درجه اول کفار اند اگر از اهل حق
 باشند و دشمنی با ایشان فریفته است و معامله با ایشان گشتن و نیک گرفتن است و درجه دوم اهل ذمه اند
 و دشمنی با ایشان نیز فریفته است و معامله با ایشان آنست که ایشان را حقیر دارند و اگر ارام نگرفتند و راه
 بر ایشان تنگ دارند و در رفتن و دوستی با ایشان بغایت مکرده است که رسول علیه السلام فرمود
 است هر که بخدای تعالی و بروز قیامت ایمان دارد و با دشمنان خدای تعالی و دشمنی با ایشان را
 عمل فرمودن و بر ایشان اعتماد کردن و بر مسلمانان مسلط کردن استخفاف مسلمانان بود و این جمله کباب است
 و درجه سوم اهل بدعت است که خلق را بدعت و دعوت کنند و دشمنی وی نیز مهم باشد تا خلق را
 از وی نفرت افتد و او را تران بود که وی را سلام نگویند و سلام وی را جواب ندهند و درجه چهارم
 معصیت بود که در آن رنج خلق باشد چون ظلم و گواهی بدروغ و بیجا کردن و شرع و عیبت کردن ازین قوم
 و عراض کردن و با ایشان در شتی نمودن سخت نیکو بود و دوستی با ایشان مکرده است لیکن بدرجه
 حرام نرسد در ظاهر فتوی درجه پنجم آنکه کسی بود که خمر خورد و فسق کند و کسی را از وی شکی نباشد
 کار و سبیل تر باشد و با وی ملامت و نصیحت او باشد اگر امید قبول بود و اگر نه عراض باید کرد
 اما جواب سلام باز باید داد و ولعت نشاید کرد و فصل در آنکه دوستی را تا ایدانگاه برای دین گفته
 یا کسی چون دوستی خواهی کرد و او را بخشم آورانگاه کسی را پنهان بود و نفرت تا حدیث تو کند
 اگر تیغ سر تو آتشکارا کرد و دوستی را نشاید و گفته اند صحبت با کسی کن که هر چه حق سبحانه تعالی
 از تو بپسندد و چنانکه خدای تعالی بر تو پوشانیده است سرت پوشانید بر تو و خجاست
 به پسر خویش عبد الله رضی الله عنهما را گفت که عجز خطاب ترا بخواند بخود نزدیک میدارد

و بر سر آن تقدیم میکند زنده را تا هیچ نگا بداری هیچ سستی آشکارا نکنی و دم در پیش و کسی را غیبت کنی و با وی هیچ
 نگویی و هر چه فریاد خلافت کنی و باید که هرگز از تو خیانت نه بیند و بررگان گفته اند که چون برادر خویش را گوئی بر خیز گوید
 تا کی او من صحبت را نشاید بلکه باید که بر خیز و ویران کنی توام صحبت موافقت است و هر چه موافقت توان کرد
 صحبت با آن کسی باید داشت که در روز تو فائده دین بود و یا ترا از ویرانی و کس صحبت و دوستی را نشاید بلکه
 صحبت با کسی باید کرد که در روزی که خصلت بود اول عقل که صحبت احق فائده دهد و آخر بوخت کشد که محق
 وقتی خواهد که با تو نیکی کند یا بشد که کاره کند بجاقت که زیان تو در آن باشد و او خود نداند سفیان
 ثوری رحمة الله علیه گفته که در روزی که حق نگر نیست خطیاست و شیخ حسن بصری رحمة الله علیه فرمود که برین
 از حق سوختن با حق است و احق آن بود که حقیقت کار با نداند و چون با و گویند فهم کند خصلت و دم
 خلق نیک که از بد خوئی سلامتی نبود و چون خوی بد بر و میخیزد حق تو فرو نهد و پاک ندارد خصلت سوخته آنکه
 اصلاح باشد هر که بر معصیت مقرب باشد از خداست تا لای نه ترصد هر که از تو ترسد اعتماد را نشاید چنانچه قوله لعل
 ولا قطع من غفلنا قلبه عن ذکرنا و اتبع هواه یعنی اطاعت مدار کسی را که از ذکر خود ویران غافل کرده ام و در پس هوا
 خویش را و ست از مبتدع دور باید بود که بدعت و سیرت کند و چون صاحب شرع مومن را با آنست مبتدع
 فرموده است چگونه صحبت را نشاید و هیچ بدعت ازین عظیم تر نیست که اکنون پیدا شده است که گروهی میگویند
 که با خلق خداست و او را باید کرد و هیچ کس از من نیست و معصیت یا و نباید داشت که ما را با خلق خداست نیست
 و در ایشان تصرف نیست و این سخن تخم ریخت است البته باین قوم مخالفت نباید کرد و انهم حق خداوندی
 عنه فرمود که با هیچ کس صحبت ندارد در اول با و روح گوئی که در و روح گوچون سیرت است که چیرے همیشه یاد و ترا
 بدان میفرماید و در حقیقت هیچ نیست و دم با حق که از و فر است سوخته خیل که اگر سالها بد و پیوندی در حال
 اختیار روحی از تو بگرداند چهارم فرمود که در حال حادثه بیعت خلاص خود ترا بدشمن سپار و پنجم فاسق
 طامع که ترا بلیغ فرستد و نزد اهل تحقیق صحبت حقیقی نیست که مقرون نبیصحت و تقوی بود و هر صحبت که بتقوی
 مقرون نباشد آخر سر بعد از او کشد که الا خطایوئمت بعضی بعضی عدو للمؤمنین و حاصل مباحثه انحرار و مجانست
 فجار و موقف فشرع که بر حجب و الیست یعنی وینک بعد المشرقیین نخواهد بود و در حشر قیامت حشرت مذمت
 یا یعنی ائمه از فلان تا خلیفه فائده دهد و گفته اند که خلق سجنس اند یعنی چون غذا اند که از صحبت ایشان حیاست
 و آن را باب غلب اند که وجود شریف ایشان مجموعه علم و تقوی است و اول غافلان که مرده است صحبت
 ایشان زنده شود و یعنی چون وارد اند که در بعضی حال با ایشان حاجت افتد و یعنی چون علت اند که هیچ وقت
 با ایشان حاجت نیست و چون صحبت دشمن را و اگر با ایشان مبتلا میشود و تحمل و مدارا کند یا بر بد و بیگانه
 دوستی نکند که این چهار لای رضی الله عنهما میگوید در معنی این آیت و میزدون بالحقه یعنی که محض را
 مدارا و سلام متقابل کنند و عا لیسنه رضی الله عنهما میگوید که مرنده و ستور س خواست تا نزد یک محل

علیه السلام آمد فرمود دستوری و بید که او بدیدم راست در قوم خویش چون در آمد پنداران مراعات او
 مردی کرد که پنداشتم که وی را نزد یک منزلی است چون بیرون شد گفتم فرمودی که پدرم دوست و مراعات کردی
 فرمود یا عایشه بدترین مردمان ترو حق تعالی در قیامت کسی است که بیسم شروی مراعات کند و در خجرت
 که هر چه بداند عرض خویش از زبان بدگویان نگذاری آن صدقه نباشد عایشه رضی الله عنهما می فرماید بسیار
 کسی اند که مادر روی می خندم و دل بروی لعنت میکنند و فرمود عقد اخوت و دوستی را حقوق است
 که معرفت آن شیوه به اهل و فاقیام با دمی آن نتیجه اهل صفاست درین بعضی فصول ذکر کرده آید
 در تقدیم حاجت دوستان و بدل مال بر ایشان بدانکه درجه بزرگترین آنست که حق دوست را تقدیم کند
 و مهم او را بر مهم خویش مقدم دارد و قال الله تعالی ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة حق تعالی
 میگوید بر آن کسان که با وجود احتیاج آنچه دارند ایثار میکنند برادران دینی قال رسول الله السلام مثل
 دو برادر مسلمان مثل دو دست که یکدیگر را میبندد و اگر حق و می تقدیم کند باید که وی را هیچ خوشی نماند
 دارد و مال میان خود و میان وی مشترک شمارد و درجه باز پسین آنکه وی را چون غلام و خادم خود
 اند و در انجام حاجت وی سعی بلیغ کند پس آنکه وی را باید خواست و چون بخواست گفتار حاجت
 وی کند این از درجه دوستی بیرون باشد که اندیشه و بیاری از دلش برخاست این صحبت عا و سب
 این قدر نباشد عقیده رضی الله عنه را دوستی بود و گفت مرا اینجا هزار درم از تو حاجت است گفت بیا
 دو هزار درم بستان از وی اعراض کرد و گفت شرم نداری که دعوی میکنی که در مال خست می و رزی
 و فتح موصلی و رخانه دوستی شد و می حاضر نمود و کنیز را گفت تا صبر بروی آور و هر چه خواست گرفت
 چون باز آمد و نشست شاد شد و از شادوی کنیز را آواز داد و این عمر رضی الله عنه را گوید یکی از
 صحابه را سر می بران فرستاد و گفت فلان برادر من بدان او را ترست و بومی فرستاد آنکس نیز برادر
 دیگر فرستاد چنین گفت بغایت باز اول سید و امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه میگوید که سی صد درم
 بدو ایشان بستم و دست در حق بر او می صحت کنم این بیست و درم دوست تر و درم از آن سیصد درم
 و میان مشرق و شمس و دوستی بود و هر یک و ام کران داشتند این و ام او داد که و چنانکه او داشت یکی
 نزدیک ابوهریره رضی الله عنه آمد و گفت میخواهم که با تو عقد برادری کنم گفت دانی که حق برادری چیست
 گفت نه گفت آنکه بر زریسم خود را از من امانی تر نشناسی گفت بدین درجه نرسیده ام گفت پس برو که
 این کار تو نیست و رسول صلی الله علیه و سلم در پیشه شد و دو مسواک راست کرد یکی راست و یکی کج
 و یکی از صحابه رضی الله عنه هم که با وی بود آن راست بودی و او کج گرفت گفت یا رسول الله این نیکوتر
 است و تو بدین او را ترمی فرمودند که هیچکس کیساعت با دیگر صحبت نکند که نه ویرا مسواک کند از حق
 صحبت که بگذاشت است یا ضائع کرده است و این اشاره است بر آن که حق صحبت ایثار است

و در مثل گفته اند تمام این نفقه موازین الحیثه یعنی بدل کردن مال خود را در رضا و محبوب میزان محبت
 اوست زیرا که حق تعالی مال را محبوب خلق گردانیده است و آدمی با این علاقه فدای دعوی محبت می
 میکند پس نشان صدق محبت آنست که محبوبیات فانی را فدای محبوب باقی گرداند نقل است که
 سفیان بن عتب رحمت الله علیه را از پدر خود پنجاه هزار دینار میراث رسید همه را بدوستان و برادران
 دینی نفقه کرد و گفتند چرا محبت عیال چیز از آن ذخیره نکردی گفت من از حق جل و علا از برادران بهشت
 میخواهم محقر دنیا را چگونه از ایشان دریغ دارم این نشان صدق و محبت است و باید که قیام نماید بهمت
 دوست بدل خوش پیشانی کشاده و سلف چنین بوده اند که برادر ساری دوست هر روز میشدند و از
 احوال اهلخانه می پرسیدند و آن هنرمندان و شاعران و سخن و آنچه در کار باشد خبر داری و نزد کار ایشان
 از کار خود مهم میداشتند و چون بدان قیام میکردند منت نمیداشتند حسن بصری رحمت الله علیه
 میگفت برادران برادر من تر اند از اهل و فرزندان که ایشان دین پیاد ما و هند و زن و فرزندان دنیا و دنیا
 و بعضی از علمای سلف بعد از وفات برادرین چهل سال بر در خانه برادرین تیر و دو کردند و تعداد
 اهل و اولاد و بر خود واجب دانستند و نگا داشت حق صحبت را و باید که مقصود تو از صحبت آن باشد
 تا خلق خود را من باب کنی با احتمال کردن از برادران یعنی نه آنکه نیکو می از ایشان چشم داری ابو سعید
 رباطی گفت یا عبد الله اگر می انبار شدم در باره گفت امیر من باشم با تو و درین راه گفته تو باشی گفت باید که
 هر چه من گویم آنرا رد نکنی و اطاعت من را مرا می گفت سمعنا و طاعتنا پس ز او را حله و جامه هر چه داشتیم گفت
 سمعنا و بر پشت او خیمه و می برد و هر چند گفتیم مرده که نمانده شدی گفت گفتی که امیر توئی تو فرمان بردار باش و دیگر
 شب باران آمد و باروز بر پانی ایستاد و گویی بر سر من میداشت تا باران بر من نیار و چون حدیث کرد
 می گفتی امیر هم تو طاعت دار تا با خویش تن گفتم کاش که ویرا امیر نکردی و تعلیم و ارشاد بر او دینوی دینی
 بر خود لازم داند که وے را از آتش نبرد و اشتن ادا کی ترست از آنکه از برای وے رنج دنیا کشیدن پس
 در تعلیم علم دین سعی بیشتر نماید اگر میاموخت و بدان کار نکرد باید که نصیحت کند و بتدوید و او را از خدا عزوجل
 ترساند و لیکن باید که این نصیحت در خلوت کند تا از شفقت بود که نصیحت در ملافتیست بود و آنچه گوید لطیف
 گوید نه بعنف و فصل و در سیر محبوب برادران دینی و اجتناب از غیبت ایشان بدانکه بی عیب خداست
 و در سرشت آدمی عیبات اگر دوستی طلب کند که در وے هیچ تقصیر نبود هرگز نباید از صحبت خلق
 بیفتد و نوع انسان را در انساب بطالب و اجتناب از سب و استیفا لذات و استیفا خیرات از مصداق
 چاره نیست و در خیر است که مومن همه عبودیت و منافق همه عیب باید که بیک کوئی ناده تقصیر بپوشد
 رسول علیه السلام و الصلوة فرمود و سجد بر پناهی از یار بد که شر بے بیند آشکارا کند و چون خیری بنشیند
 بپوشد پس باید که از دوستان افشا کنند و عیوب ایشان پوشیده دارد و در خیر است که هر که

در بخان شهر کندی مسلمانان حق تعالی و قیامت گناهان او را شکر کند و اگر نخواهد که خدای تعالی گناهان شما را بخشد
 شما نیز گناهان مروان بن مروان بن یوشید مصرع پرده کس را ندیدی تا کس نبرد و پرده تو به چون پیش سلطان برسد چاره نباشد
 از اقامت حد و رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود هر که گوش دارد و تا سخن مروان که بی وی میگویند نشنود پس
 روز قیامت سرب که آخته و گوش وی ریزند و اگر کسی دوست را بدی کند یوی میگوید که او رنج وی را رسانید
 بود و چون نیکوی کند از وی پنهان نزار و که آن از حسد بود و اگر در حق وی تقصیر کند گناه کند و معذرتش دارد که معذرت
 باز اندیشد که در اطاعت حق تعالی میکند و هر نصیبی را که عذر تو آن نهاد عذر نهد و بوجه نیکو حمل کند
 و گمان بد نکند که رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود که حق تعالی از مومن چارچین حرام کرده است مال
 و خون و غیر حق و آنکه بر وی گمان بد نکند که چون اطلاع دادند دوستان را بر عیوب و در معنی ستر عیوب است
 باید که دوستان را از عیوب نفسانی آگاه گردانند و از قول سید و انجالی قبیح باز و از اذکتاب مخالفان
 و از ملکات شہوات ملکات منع کنند در حالت نصیحت و ارشاد و طیفه اسرار و لطیف را رجایت کنند
 امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ گفتی رحمت خدای بر آن باد که عیب من در پیش من آمد و چون
 سلیمان در پیش وی آمد گفت یا سلیمان راست گوی تا چه دیدی و چه شنیدی و از احوال من آن را
 آگاهی ده گفت شنیدم که بر خوان تو و زنان خورشید بود یکبار و دو و پیر این داری یک شب را و دو و نیم روز
 گفت این نیز مرد و نباشد هیچ و یک شنیدی گفت نه و اینچنین دوستان و برادران دینی که عیب این کس را
 بی شایسته غرض و حسد کما هو حق او اکند کم یافت و نادوست و باید که نقائص دین خود را از زبان
 احدی باز باید که نظر دوست عیب پوشد و دیده دشمن در عیب کوشد و امر و نوبت بامثال با هو
 پرستان تیره روز کار رسیده است که دشمن ترین نزد ما آنست که ما را به عیوب ما بینا گردانند و خواهند که
 ما را از گرفتاری ابدی باز رها نهند و چون برادر مشفقت عیب تو در خلوت با تو گفت باید که مست داری و
 خشم نگیری که همچنین بود که کسی ترا خبر در اندرون جامه تو ما رسد یا کز دمنی است ازین خشم نگیری مست
 داری همچنین عیوب و زادی ما و کز دمنی است و لیکن رقم آن در گور بدید آید و بروح بود و آن صعب
 تر از مار و کز دمنی است که رقم وی بر تن بود و هر مومنی که از برادر عیب ببیند که آن عیب بدین تعلق دارد
 و او را از آن آگاه نکند در وین و خجالت کرده باشد و بر که ماصح را دوست ندارد و رعونت کبر وین و عقل او
 غلبه دارد و اگر عیب پاک بود که در حق تو تقصیر کرده باشد و او را دانسته از کجاشتن
 بشرط آنکه دل متغیبه نشود و دوستی و اگر شود عتاب کردن در سر او لے ترست تا صفای خاطر شود
 و هیچ چیز دوستی را تباہ نکند مگر مناظره و خلاف کردن و هر حدیث و معنی را ذکر و سخن بر دوست
 خویش آن بود که دس را حقت و جاہل گفته باشی و نحو و عاقل و فاضل و برومی تکبیر کرده باشی و
 چشم حقارت در وی دیده باشی و این شمنی نزدیک است که اگر کسی غیبت دوست کند جواب ندهد و بخان انکار

کہ وہی در پس دیوار می نشیند و در غیبت و حضور یکسان باشد و خلل و خطا که در سخن برادر واقع شود عمارات و مجادله پیش نماید و علامت صحت محبت وینمی و مودت حقیقی آنست که مومن لایزال مراقب و مراقب عیبی عیب برادر وینمی باشد چون جمیع قصد غیبت او کند بد آنجه ممکن بود از تقدیر بعین و تصریح و تملیظ منع کند و در مخالفت رو لغت نمیکند و سکوت و تحمل و اندر وقت او رضی الله عنه گوید عذاب قبر سه قسم است یکی از غیبت دیگر از سخن چینی و دیگر جامه را از بول نگاه نداشتن و در خبر است که عیسی صلوٰۃ الله علیه و آله و سلم از غیبت فرمود چون برادر شما خفت باشد و ببینید که با و جامه او را میکشد و عورت او را میکشاید چکنید گفتند باز شویم و لکن بے ننگ عورت و سے را کشت کنید گفتند یا روح الله این چگونه بود گفتند چون از شما عیب از برادر می بیند یا بشنود و آن را آشکارا کند این زشت است و مثال کسی که غیبت برادر وینمی می شنود و دیگر خاموشی می باشد همچنانست که یکے برادر وینمی را می بیند که در میان سکان آدمی خوار افتاده است و سکان او را میخایند و پوست و گوشت او را می درید و او را آدمی بیند و هیچ شفقت بر او نباشد باعث او نمی شود که آن حضرت اذان برادر وینمی را که در وقت است که تمزق عرض و آبرو می نرشد و شوار تر است از تمزق گوشت و پوست و از نجا است که حق جل و علا غیبت را با کل میت تشبیه کرده آنست که فرمود ای صاحب احد کم آن یا کل لحم اخیه مینا و در خبر است که غیبت از زنا سخت تر است و این چند وجه است اول آنکه زنا کناه پنهان است و غیبت آشکارا و دوم آنکه زنا تسلیل الوقوع است بسیار کس از وی سالم باشند و غیبت کثیر الوقوع است کم باشد که از وی کسی سالم نماند سوم آنکه زنا بداعیه شهوت بر آدمی غالب آید و غیبت بداعیه شهوت واقع می شود و چهارم آنکه آلت زنا میزدن میبرد و زنی بر زنی واقع نشود و آلت غیبت بغیبت فتور پذیرد و غیبت بر غیبت واقع شود و پنجم آنکه ساعت زنا در دل مومن و کافر و صالح و فاسق ممکن است و از استحلال و استحقاق بغیر است بجلالت غیبت که بر وجه حکایت در مجلس واقع شود و بعضی مردم او را شنیدند نه انکارند معاذ الله در معرض استحقاق افتد و استحقاق معصیت کفر است رسول علیه الصلوٰۃ و السلام فرمود هر چه گوئی کسی را اگر آن نشنود که می شنید غیبت است اگر چه بدست بود و اگر دروغ گوئی پنهان باشد و هر چه دلالت نقصان کسی کند غیبت است اگر چه در نسبت محامه و تن و سیرت و فعل بود و در نسبت چنانکه گوئی حسن و سچ است یا حجامت و مانند آن و در جامه چون دراز آستین و دراز دامن و در زن چون دراز پا و یا اگر به چشم یا احوال و سیرت چون متکبر و بدخو زبان و دراز و عز و عز و دل و فصل چون در و بے نماز و جامه پسید و حرام خوار بسیار خوار و سچ و تمام نمیکند و قرآن بخفا میخواند و غیبت همه بزبان بود و پاک بدست و چشم و با اشارت همه حرام بود و عاقلان رضی الله عنه گوید که بدست اشارت کردم که زنا کوتا و آنست که رسول علیه السلام و الصلوٰۃ فرمود

تجربت کردی و اگر نام بر غنیمت نبود مگر آنکه حاضران دانند که گرامیگویند و اگر بذل کاره بنود و بزبان گوید
 خاموشی هم فضاقت است هم غنیمت زیرا که سامع شریک است و بداند که بهر غنیمت حسنت و سعادتیوان
 او نقل کنند تا او غلس بماند و فصل در اظهار محبت بدوستان و عفو از تقصیر و ذلت ایشان بدانکه شفقت
 در دوستی اظهار کنند رسول علیه الصلوٰۃ والسلام فرمود واجب احدکم فلینجبر حین دوست دارد یکی از
 شما کسی را و میرا خبر دهید و برای آن فرمود تا دوستی در دل می نیرید بیدارید و مودت مضاعف شود پس باید
 از همه احوال بزبان پرسید و اندوه و شادی بوی نماید که باو سه شریک است و اندوه و شادی و می چون
 اندوه و شادی خود و داند چون و میرا آواز و بدنام نیکو خواند و عمر بن خطاب رضی الله عنه گفت دوستی برادر
 سه چیز صافی شود آنکه وی را بنام نیکو خواند و سلام ابتدا کند و در نشست می را تقدیم کند و ازین جمله آن بود
 که در غنیمت بر دهنی شنای گوید و بر جای که دوسه دوست دارد و نه نشیند همچنین بر اهل و فرزند و اخوان می
 و هر چه تعلق بوسه دارد و ثناء گوید که این در دوستی اثر عظیم دارد و در غنیمت و می را نصرت کند و سخن متعنت
 بر دهنی رو کند و جفا عظیم باشد که در پیش کسی که سخن می گویند انگشت خاموش بود که زخم سخن عظیم تر
 است بخت اینجه زخم زبان کند بامرد و بد زخم شمشیر جان ستان نکند و بدی میگوید هرگز از دوست
 سخن نگفتم که نه تقدیر کردم که دوسه حاضر است بشنود یا آن گفت که خواستم اگر وی شنود و اگر در ذلت و تقصیر
 و معصیت از دوسه پدید آید و میرا ملطف و نصیحت کند تا دوست از و بدارد و اگر باز نایستد نا دیده انکار و اگر اصرار
 و بدادست نماید صحابه را درین مسئله خلاف است که چه باید کرد و مذہب بود رضی الله عنه آنست که از دوسه باید
 و بگوید که برای خدای تعالی ویرا دشمن دارم و امیر المؤمنین عمر رضی الله عنہ و ابوالدرداء و جابر بن
 از صحابه رضوان الله علیهم اجمعین بر آنند که قطیعت نیاید کرد که امید آن باشد که از آن بگریزد اما در ابتدا و همچنین
 اخوت نباید بست و چون بسته شد قطع نیاید کرد که برادر می ناکردن خیانت نیست اما قطع محبت خیانت است
 و ابراهیم نخعی میگوید رحمت الله بگناهی که برادر است بکند ویرا مجبور کن که امر فرزند و قوم و اتوبه کند و دست از و بدارد
 و زخیر است که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که حذر کنید از ذلت عالم و از وی بگریزید و چشم میدارید که زود
 از آن باز گرد و حکایت برادر بودند درین از بررگان یکی بر هوا و دل بر مخلوقی مبتلا شد و آن دیگر برادر گفت
 که دل من بیمار شد اگر خواهی که عقد برادری قطع کن گفت مساؤا و اندریک گنا از تو منقطع کنم با خویش عهد کرده ام
 که هیچ طعام و شراب نخورم تا آنکه حق تعالی ویرا از آن عاقبت و بد تا چهل روز هیچ نخورد و پس پرسید که
 حال تو چیست گفت همچنان آن برادر بران صبر کرد و اگر سنگی میکشید و میگذاخت تا آنگاه که بمر و پس گفت
 خدای تعالی کفایت کرد و من از آن عشق بگریزید پس می طعام نخورد و ابوالدرداء را گفتند برادری
 که معصیت کرد ویرا دشمن بداری گفت معصیت وی را دشمن دارم اما وی برادر نیست و یکی را گفتند که برادر تو از راه
 دین برگشته است و در معصیتی افتاده و دست از دوسه بداد گفت دست از وی چون بدارم که دست گیرم تا ویرا

و

تبتلف از دین و فرج برانهم پس طریقت بود و سلامت نزدیک ترست اما این طریقت لطیف ترست زیرا که
 بسبب استمالت بشقیقت و رفیق و صحبت برآوردی غالباً اورا بخجالت و حیا و توبه آورد و تقاطعت بسبب
 احزان او گردد و توبه بملک انجامد اما دفعه آنست که عقد اخوت قرابت معنوسیت و نشاید قطع رحم کردن بسبب
 معصیت و برای این فرمود حق سبحانه تعالی همان عصی که نقل آنے برای محالعلون اگر عشرت و خویشاوندان
 تو عاجز شوند در تو گویند از ارم از عمل شما نگفت بزارم از شما باید تقصیر است که در حق تو کند عفو کنی و چون عذر
 کند اگر چه داند که دروغ میگویی باید پذیرفت که رسول علیه السلام فرمود هر که برادر و می عذرخواهد بگوید
 بپذیر و بزره و سبب میجو باشد که کسی که در راه از مسلمانان باج ستاند و رنجبردست هر که برادر و می را
 عفو کند جز عذر نرساند و بزرگے ویرانمیزاید رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که مومن زود بخشمت گردد و
 زود خوشنود و بشو و ایو سلیمان و اده فی بمرید خویش گفت چون از دوست خطا بینی عتاب مکن که در دنیا
 سختی شنوی که از جفا عظیم تر بود گفت چون بیانه موم و همچنین دیدم محصل و حقوق مسلمانان بدانند
 حق هر کسی بر قدر نزدیکی و می بود و نزدیکی را اورجاست است و رابطه قومی تر برادر و می خطا می ست یعنی برای دین و
 حقوق آن مذکور شد و با کسی که دوستی نبود و لیکن قرابت اسلام باشد این نیز حقوق است حق اول آنکه هر چه
 بر خویشش نه پسندد و هیچ مسلمان نه پسندد که رسول علیه السلام فرموده اند مثل مومن جمله چون کی تن ست که
 اگر عفتوی را رنجی رسد عفو و می بگر گاهی یا بند و همه رسول شوند رسول صلی الله علیه وسلم فرمود هر که خواهد از
 دوزخ خلاص یابد باید که چون سرگ و می را و یابد بر کایه شهادت و یابد و هر چه نه پسندد که با وی کند و می نیز هیچ مسلمان
 کند و صحت سبی صواته اند علی بنیاء علیه گفت یارب از زندگان تو که عاقل تر فرمود و آنکه انصاف خویشش بپذیر
 حق دوم آنکه هیچ مسلمان از دوست و زبان و می نرسد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود مسلمان است که از دست
 و زبان و می سلامت و امین باشند و مهاجر آنست که از کار بد بریده باشد و رسول صلی الله تعالی علیه آله وسلم
 فرمود حلال نیست کسی را که یک نظرت اشارت کند که مسلمان برنج و حلال که خمرے کند که مسلمان بررسد
 و میجا هر چمتو اند میگوید که خدای تعالی خارش و کبر ابل و دوزخ مسلط کند تا خویشش را همی خازند چنانکه
 استخوان ایشان پدید آیند و صفا می ندانند این رنج چگونه ست گویند عظیم صعب ست گویند این بد آنست که در
 دنیا مسلمانان را میرنجانید و حق سوم آنکه بر هیچ کس تکبر نکند که متکبر اند او دشمن دارد و رسول صلی الله علیه
 وسلم فرمود که وحی آمد من که تو اضع کنیدی و هیچکس بر هیچکس نخش نکند و ازین بود که رسول صلی الله علیه وسلم ازین
 میوه و مسکین میرفتی تا آنکه حاجت ایشان روا کردی و نباید که در هیچکس چشم حقارت نگرد و باشد که آنکس را حق است
 باشد و وحی نداند که خدای تعالی اولیا خود را بجهان کرده است تا کسی راه بایشان نبرد و حق چهارم آنکه سخن تمام
 بر هیچ مسلمانے نشنو و که سخن از حد بپیشید و تمام فاسق ست و و رنجبر است که هیچ تمام در پشت
 نشود و باید و آنست هر کس را که پیش تو بد گوید همچنین بدی ترا پیش دیگران گوید از وی دور یابد و دورا

دروغ گو باید دانست حق تعالی هیچ آنکه هیچ مسلمان و عده خلاف کند عیت دست و قادر کمر محمد کن بد تا نشوی عید
 شکن جهر کن بد و در خبر سنت از رسول صلی الله علیه و سلم که سه چیز در هر کس که بود منافقت اگر چه نماز گذار
 و روزه و حرامت اول در سخن دروغ گوید و دوم و عده خلاف کند سوم امانت را خیانت کند حق ششم آنکه حرمت هر کس
 بدرجه وی وارد هر که غیر تریب و میان مردمان ویرا حرمت پیشتر دارد و تقاضاست که عایشه رضی الله عنها در سفر بود و
 سفره بنا و در ویشی گذشت گفت قرصی بوی بد بپزد و سوارے گذشت گفت ویرا بنخوانید گفت تو در ویشی را
 بقصری گذاشتی و تو نگرے را خواندی گفت حق عزوجل هر یکی را درجه داده است و ما را نیز از حق آن درجه نگاه باید
 داشت در ویشی بقصری شاد شود و در شت بود که با تو نگرے چنان کند بلکه آن باید کرد که وی نیز شاد شود و در حرامت
 که چون غیر قومی نزدیک شما آید ایشان را عزیز دارید ویرا حرمت دهید و هر که دکان رحمت کنید و رسول
 صلی الله علیه و سلم فرمود موی سفید اجلال خدای تعالی است عزوجل و فرمود موی و صلی الله علیه و سلم هیچ
 جوان پیری را حرمت نداشت الا بحق سبحانه تعالی بے جوانی را بے نیکی زود در وقت پیری تا ویرا حرمت وارد
 و این بشارت بجز در آنکه هر که توفیق تو فی مشایخ یابد آن بود که به پیری خواهد رسید تا مکافات این بنید حق مقیم
 آنکه چون میان مسلمانان وحشت باشد جهر کند تا میان ایشان صلح و بد که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود بگویم شما
 که چیت که از نماز و روزه و صدقه و حج و زکوة افضل است نزد خدا و رسول او آن صلح افکندن میان مسلمانان است و
 انس گوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه و سلم روزی شسته بودند بنجدید عمر رضی الله عنه گفت
 پدر و ما ویرا خدای تو با و از چه خندیدی و فرمود دوم و از است من بزانو پیش رب العزت و را افتند یکی گفت
 بار خدا یا بر من ظلم کرده است انصاف من از وی بستان خدای تعالی فرماید که حق وی بدید بار خدا یا حسن
 من بنجیمان یا بر و ندما هیچ چیز نماند پس خدای تعالی منظم را فرماید که چندانکه هیچ چیز از حسن بنده نیست گوید بار خدا یا
 معصیتها من همه با وی خوارت فرمائی پس معصیت و همه بر وی نهند هنوز منظمی بماند نگاه حق جل و علا
 فرماید در نگر راجه بینی گوید بار خدا یا شهر یا بنم از زور و مرصع بجا هر و مر و اید یا این کدام پیغامبر راست یا کدام صدوق
 راست یا کدام شهید را حق سبحانه تعالی فرماید این کسے راست که بخرو و بها و بد گوید یا این که تواند داد و فرماید
 که تو گوید بار خدا یا بچه فرماید یا آنکه از برادر خشنو و مشو و عفو کنی گوید بار خدا یا عفو کردم فرماید که بر نخیز و دست و گیر
 بر و در بهشت شتو ند حق ششم آنکه از راه تمت دور باشد تا اول مسلمانان از گمان بد و زیان ایشان از غیبت
 صیانت کرده باشد بر که سبب معصیت یگری باشد و ران معصیت بهتر یک بود که رسول صلی الله علیه و سلم میفرماید
 چگونه باشد کسے که با و روید و خویشش شام و بد گفتند این که کند یا رسول الله فرمود کسی با و روید و دیگری را و شام
 و هر که با و روزه باشد فرمود صلی الله علیه و سلم در آخر ماه رمضان با صدقه سخن میگفت و مسجد و دوم و بر وی
 بگذشتند و هر یکی ایشان میگفتی که این نیست صدقه گفت یا رسول الله اگر یکسے گمان بد بر ند تو بر ند فرمودند شیطان و ترن قومی
 روانست چون خون در و سے عمر رضی الله عنه مردیرا دید که باز نرفی و راه سخن میگفت ویرا پاره زود و گفت این

نست گفت چرا سخن جامی گوئی که کسی نه بیند حق نهم آنکه اگر ویرا جا ہی باشد شفاعت و یرغ نزار و در حق
 بیچس که رسول صلی الله علیه و سلم صحابه را میفرمود که از من حاجت خواهید که در دل و ارم که بد هم و تاخیر
 میکنم تا کسی شفاعت کند از شما و ای را فرود بود شفاعت کنید تا ثواب یا بدید فرمود صلی الله علیه و سلم
 هیچ صدقه فاضله از صدقه زبان نیست گفتند چگونه یا رسول الله فرمود سخن کنی شفاعت کسی رسد یا رنج از وی
 وقع گردد حق دهم آنکه چون بشنود که کسی در مسلمانان زبان دراز میکند یا جمال وی قصد میکند و وی غایت
 نایب آن غائب باشد و در جواب و رفع ظلم از وی که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ مسلمان نیست که
 نصرت کند مسلمان را بجا آنکه سخن بپوشی گویند و حرمت و فرمودند که نه حق تعالی ویرا نصرت کند آنجا که
 حاجت مند تو بود و حق یاز دهم آنکه جبر کند یا شادی بدل مسلمان را رسد و حاجت وی قضا کند که رسول صلی الله
 علیه و سلم فرمود هر که حاجت مسلمان را روا کند بخیران باشد که همه عمر حق تعالی را خدمت کرده باشد فرمود
 صلی الله علیه و سلم هرگز در حاجت مسلمان نی یک شب بگذراند از روز از راست حاجت وی بر آید یا نه وی را
 بهتر از آن باشد که در آن سبب و و ماه معتکف نشیند و فرمود صلی الله علیه و سلم که برادر خویش نصرت کند اگر ظالم بود
 یا مظلوم گفتند یا رسول الله اگر ظالم بود چگونه کنیم فرمود که باز داشتن از ظلم نصرت وی باشد فرمود صلی الله
 علیه و سلم که دو خصلت است که هیچ شر از وی نیست یکم ترک آوردن بخدای تعالی دوم خلق را بجا
 و دو خصلت است که هیچ عبادت و رای آن نیست یکی ایمان آوردن بخدای تعالی دوم راحت رسانیدن
 بخلق الله تعالی فرمود صلی الله علیه و سلم هر که اندوه بر مسلمانان نیست از ایشان نیست حق دوازدهم
 آنست هر که رسد سلام ابتدا کن پیش از سخن وی نزد رسول صلی الله علیه و سلم شخصی آمد و سلام نکرد و فرمود که برو
 و باز و رگ و سلام کن آنس میگوید رضی الله عنه که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود یا انس طهارت تمام کن
 تا عمرت از شو و و بهر که رسی سلام کن تا خیر و رخانه تو بسیار شود و مبتدی سلام را ثواب بیشتر است حق
 سیزدهم آنست نشست و خاست با درویشان و ابر و از مجالست تو انکاران حذر کن که رسول صلی الله علیه و سلم
 فرمود که با مردگان نشینید گفتند آن کیانند یا رسول الله فرمود تو نگران و سپیدان صلاوة الله علی نبینا و علی
 در مملکت هر جا که مسکنی را و بدینی با و نه نشستی و فرمودی مسکنی یا مسکنی نشستی عیسی صلاوة الله علی نبینا و علی
 هیچ دوست تر از آن نداشتی که گفتند ما مسکنین ام رسول صلی الله علیه و سلم گفتی بار خدایا ازنده واری مرا مسکنین دار
 و چون بمیرانی مسکنین بمیرانی چون حشر کنی با مسکنیان کنی و موسی صلاوة الله علی نبینا و علی گفت بار خدایا ترا
 کجا طالب کنم فرمود نزد یک شکسته دلان حق چهار دهم آنست اگر کسی را عطسه یا الحمد صد رب العالمین گوید
 و این مسعود رضی الله عنه گوید که فرمود صلی الله علیه و سلم ما را بیا موخت که کسی را که عطسه آید باید که بگوید الحمد لله
 رب العالمین و شنونده گوید بر حمت الله چون بگفت وی گوید یغفر الله له و لکم و اگر کسی بگوید مستحق
 بر حمت الله باشد فرمود صلی الله علیه و سلم را چون عطسه آمدی آواز فرود داشتی و دست بر روی نهادی

شہر و سحر و جادو و فوہن این امر با ستا و کند کہ وہی وانا ست بطبع او و طالب علم یا از اخلاق و سیمہ اعتدال
کہ اخلاق و سیمہ کلاب معنویہ اند و فرشتہ رحمت پنخانہ کہ کلاب است نزول نفر باید و تکلیف ایشان نباشد نہ شرف
است و نہ ہر خواہد کہ پسر او عالم گردد و باید کہ رعایت غرہ و طعام و لباس کند اگر پسر او عالم نگردد و حافد او گردد و
حق عالم بر جابل چنانست کہ حق ہستاد و بر شاگرد تقدیریم بر کبیر و مثنی مورث فقر است و تعلق پسندیدہ نیست مگر
برای معلم و موید و معلم پنهان و آشکارا و عار کند و خام و زامر او باشد و تشعیب رضی اللہ عنہ گفت
کسی کہ من چار حدیث از وسعہ نویسم بندہ او ہم نامیم و متشاخ گفتہ اند کہ توبہ عتق و الدین را محو کند و عتق
او ستاد وین تہو بہ محو نشود یعنی استاد و شریعت و استاد طریقت بدانکہ فرمان شریعت عوام را فاصلو اہل
الذکر انکنتم لا تعلمون و چون کار فرمان عالمان شریعت و سالکان کند ہر چند خطا بود و ماجور و مشاب باشد
و اگر فرمان خویش کند ہر چند ضرورت بود آثم و معاقب گردد و ہر چند کند فرمان پیر کند کہ در شرع و فقی ہو کہ
واجب حرام کہ فوہن ہو کہ حرم جب گزینی کہ در حرم است فوہن ہو کہ خوردنی واجب گردد و روزہ ماہ رمضان
فرض است و فقی ہو کہ داشتن و بی حرام گردد و اگر تعالیم کمال اند کہ بروزہ داشتن ہلاک شود و ہر چہ
از اصحاب قلوب حرکات و سکانات مختلفہ یعنی باید کہ تراوان ہیچ اسکار نبو و بدانی کہ ہمہ راست است
و ہمہ صواب و اگر نفس یہ پیش آید و شیطان و وسوسہ کند فتنہ موتی و خضر صلوٰۃ اللہ علی نبینا و علیہا یا
کفی عجب یکے سیر خورد و خوش بخشد و یکے روزہ دارد و شب بخشد یکے با ہمہ در او یزد و یکے از ہمہ
بگرہ یزد و یکے حال ہو شد و یکے آشکارا کند و یکے از خلق چہرے خواہد و یکے چہرے نخواہد چہنہ ہمہ
افعال از صاحب دلان ہمہ صواب است و اگر کسی بخود کند ہمہ خطا و معصیت است از اینجا معلوم شود کہ پیر
شرط راہ است و اگر پیر چہرے فرماید کہ خلافت دین نماید نگویید کہ این خلافت دین است چون کفر
و اعتقاد او دران چنان باید کہ وحی منزل داند و گرنہ مرید مراد خود ہو و نہ مرید پیر فزین را کہ رسد کہ
کہ طبیب را گوید کہ این و او خورم و آن نخورم نہ کہ مملک است بسا علت ہو کہ طبیب آنرا در کار بند و علتی
کہ بدارومی حلال صحت نہ پذیرد و معالجہ کردن آن بدارومی حرام فقر و رت مباح است طبیب داد و در خوردن
کند بعضی را تلخ و بعضی را شیرین و مثال اولیا مثال طبیان است و مثال خلق مثال بیمار است و مریدان ہو کہ
خود را در پیر باز و دیگر پیرا و اختیار کند و ترک اعتراض کند و اقوال و افعال او را بوجہ نیکو حمل کند و ادا
ترک ادا و پیر پیشتر مرید پیر است باید تا خدایرست تو اند و من بطیع الرسول نقدا طلع اللہ اشارت
برین است مرید صادق و مخلص باید صدق اینست کہ تعظیم باشد بخدا می توا بے ظاہر و باطن و پنهان و آشکارا
و بہ تن و نفس و دل طالب حق باشد و اخلاص اینست کہ بحیث حرکات و سکانات و قیام و قعود و افعال و اقوال
و می از پرامی خدا ہو و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خدای تعالی مرید را بدین تلکینی و جدنی و مود طلبی
غیر سے لم یجہد فی و طالبان را درین و دریش را چہا تعلیم است بدانکہ خیر و شراخ از لوازم طریق نیست بلکہ

از استحضار است و اعتبار صحبت و اقتباس علوم است و از جناب عالی عالم شریعت مسالک طریقت مرشد حقیقت
شیخ ابوسعحاق اوام اند ظلاله علینا و علی روس الطالبین روز سه پر سیدم که نسبت خرقه مشایخ چه صورت دارد
فرمود از لوازم طریقت نیست معرفت ظرف ساوک و اقتباس علوم از صحبت مشایخ اعتبار تمام دارد و شیخ مذکور
که امارت ظاهره و احوال فائز و کمال تصرف دارد و بیان فضایل مناقب او منقدر است و برای افاده طلبه مقید با عطا
خرقه نیست بلکه طلبه از صحبت آنحضرت مستفید میکرد و فصل در حقوق همسایگان اهل قرابت رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که همسایه
است که وی را یک حق است و آن همسایه کافر است و همسایه است که او را دو حق است و آن
مسلمان است همسایه است که وی را سه حق است آن مسلمان خوشنود است و رسول صلی الله علیه
و سلم فرمود که جبرئیل همیشه مرا در حق همسایه وصیت میکرد تا چند ایشتم که دمی را بشارت خواهد رسید و گفت هر که بخوار
و قیامت ایمان آورد گوئیم همسایه خود را گرامی دارد و فرمود صلی الله علیه و سلم بوسن بود کسی که همسایه وی از
رنج آید بود و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که فلان کس بر در روزه دارد و شب نماز گذارد و لیکن
همسایه را برنجاند فرمود جای وی در دوزخ است و هر که سنگ در شک همسایه انداخت وی را برنجاند و
چهل خانه نزدیک همسایه باشند و زهر ارضی الله عنهما گفت که چهل از راست و چهل از چپ و چهل از پیش و
چهل از پس و بدانکه حق همسایه نه آن بود که وی را برنجانی و بس بلکه با وی نیکی کنی که در خبر است در قیامت
همسایه در ویش در همسایه تو نگر آویزد و گوید یا خدا یا ازین پیرس که چرا این نکوئی نکرد و در سر ای بر من بیست کی
از بزرگان از موش در رنج بود و گفتند چرا گریه نداری گفت ترسم که موش آواز گریه بشنود و بخانه همسایه من رود
آنکه خیر من بر خورده پسندم وی را پسندیده باشم و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود حق همسایه آنست اگر از تو یاری
خواهد یاری دهی و اگر اوام خواهد و ام دهی و اگر در ویش باشد مدد کنی و اگر یاری باشد عیادت کنی و اگر اندوهی
رسد تعزیت کنی و اگر بمیرد بجا زه روی و اگر شادوی بود تهنیت کنی و دیوار خانه خویش را بلند بدارد می راه
بار از وی بسته گردد و چون میوه خوری وی را فرستی و اگر توانی فرستاد پنهان خوری و نه پسندی که فرزند تو
دست گرفته بیرون رود تا فرزند وی به بیند و بدو چشم و وز و بدان خدای که جان محوید قدرت اوست
که بحق همسایه برسد الا کسی که حق تعالی بر وی رحمت کرده باشد و از جمله حقوق وی آنست که از بام خانه
خود بخانه وی نگرسی و اگر چوب بردی او را تو نهد منع کنی و راه نازان وی نه بندی و اگر خاک پیش در سر ای
تو افکند خجسته کنی و هر چه از عیبها خبر یابی پوشیده داری و چشم از جرم او نگداری بود و رضی الله
عنه میگوید که دوست من رسول صلی الله علیه و سلم مرا وصیت کرده است که چون طنجی کنی آب بسیار درو
کنی و همسایه را از آن بفرست و یکی از عبد الله بن المبارک پرسید که همسایه من از غلام من شکایت کند
و اگر وی را بے جتنی بزنم بزه کار شوم و اگر نزنم در حق همسایه چه کنم گفت وقتی که علامت
بزند وی کند که مستوجب ادب باشد آن ادب را تا خیر کن تا همسایه گله کند پس انگاه

وے را ادب کن تا حق بر دو نگاه داشته باشی حق اهل قرابت است که خدا می تعالی میفرماید هر که خویشی بپوشیده کرد
 بوی پیوندم و هر که بریده دارد از وے بر م و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هر که خواهد که غمزدی و راز و رازی وے
 فراخ گرد و گو که با خویشاوندان نیک باشد و باشد که اهل بیت بهشت و نجات مشهور بود چون جمله رحم کند مال فرزندان
 ایشان از بزرگشان افزاید و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ فاضل تر از ان نبود که بخویشاوندی مدعی که با تو
 بنحیست باشد و پیوستن رحم آن باشد که چون ایشان قطع کنند تو به پیوندی و در خیر است که حق برادر کلان بحق
 پدر نزویست فصل در حقوق اولادین و اولاد بداند که حقوق مادر و پدر عظیم است که حق تعالی آنرا بعبادت خود برابر
 فرموده است قضی ربک ان لا تعبدوا الا ایا و بالوالدین احسانا حضرت جلاله میفرماید که خداوند و پروردگار
 شما ایچ حکم کرده که بندگانی که بغیر جناب کبریا و رانندگی نکنید و در حق مادر و پدر نیکی می کنید و بعد از شکر نعمت آنحضرت
 شکر ایشانرا بر فرزندان واجب گردانید که اشکری و لوا الیک فرمود و اولاد را در رضی الله عنه گفت از رسول صلی الله
 علیه و سلم شنیدم که میگفت شما پدر بزرگ ترین در مای بهشت است بخوای که بدین در محافظت نمائی و رسول
 صلی الله علیه و سلم فرمود که دعای مادر و پدر مستجاب میگردد و از پدر گفتند چه گفت زیرا که مادر و پدر بزرگ ترین و عانی محراب
 رو نمیشود و یک نرویک رسول صلی الله علیه و سلم آمد و گفت یا رسول الله هیچ حق مادر و پدر برین مانده است بعد از آنکه
 وفات یافته اند فرمود رسول علیه السلام بی دعای خیر برایشان و آمرزش خواستن ایشانرا و وصیت ایشان بجا آورد
 و دوستان ایشانرا گرمی و شستن گفتند که با ضیاء در مصراعت بود که هر بادشاهی که صحبت احترام کسی بنجاتی
 گفتندی که او از سر ملک برخاست و او را از سلطنت عزل کردند چون یعقوب معلوالة الله علی نبینا وعلیه بدین
 یوسف علیه السلام آمد یوسف خواست که بر غیر نگذاشتند و گفتند درین برخاستن خطر ملک است یوسف علیه السلام
 نیز خواست حق تعالی جل جلاله یوسف و جی فرستاد که ای یوسف صحبت مصلحت ملک فانی حرمت پدر فرو گذاشتی
 بعزت و جلال تا که بعد ازین از پشت تو هیچ پیغامبری بیرون نیاریم رسول فرمود صلی الله علیه و سلم که یوسف
 بهشت از پانصد سال راه آید و عاق و قاطع رحم کشید یعنی عاق مادر و پدر چنان از رحمت حق دور باشد و رفیاست
 که از پانصد سال راه به پیرامن بهشت راه نیاید و بیشتر علما بر آنند که طعمای که از شبه باشد و محض حرام نباشد اگر مادر
 و پدر بخورن آن نر باید اطاعت باید داشت باید خورد که نشنودی ایشان بهم ترست از شبه خدر کردن و سفر
 بیستوری ایشان نشاید مگر آنکه فرض عینی بود چون علم نماز و روزه چون آنجا کسی نیاید و سچ نباید شد بی دستور ایشان
 که تاخیر آن مباح است اگر چه اهل فقهیه است و حق تعالی می فرستاد بر موسی علیه السلام هر که فرمان مادر و پدر بر و فرمان من بزر
 و پر فرمان نبوسم و هر که حقوق بزرگی من بجا آورد و در حقوق مادر و پدر تقصیر کند او را در کاران نبوسم و اگر از فرزندی فعلی
 صادر شود که سبب ایدای ایشان گردد و چنانکه خود در باب آلات مناسپی بشکند و یا خمر ایشان بریزد و یا جامه حرام از ایشان
 کشد و بخیانندش و یا مال عصب از خانه ایشان بیرون آورد و مستحق نماند اگر چه ایشان بدین افعال اشتغال نبینند و هیچ نیست
 که فرزند بدین افعال عاق نشود و چشم ایشانرا اعتبار نماند زیرا که او از حقوق فرمان حضرت جل و علا بر حقوق ایشان مست

و از آنجا است که در قرآن مجید حضرت حق جل و علا میفرماید یا ایها الذین امنوا لا تنفروا اجمعين و اما بگویم و انما انکم اولیاء ان سجدوا
الکافر علی الایمان یعنی امی آنکسانے که ایمان آورده اند بدوستی نگیرید و ازان و پدر ازان خود را چون باطل را بدوستی
اختیار نکنند و از فرمان حق که در پنجین کس خرام رضی الله عنه گفت که از رسول الله صلی الله علیه و سلم پرسیدم که با کی یکی کنم
گفت با او که گفتم پس ازان با که گفت با او که گفتم پس ازان گفت با پدر چون با وجود ضعف و عجز و ابله
و شقیقت حمل و رضاعت و تربیت و شفقت و محبت از محبت و پختنست مرا بنیة حقوق او بر حقوق والد و متضا عصب
و حق فرزندان بر پدران نیز هست که یکی از رسول صلی الله علیه و سلم پرسید که نیکوی با که کنم فرمود با او و پدر گفت ایشان
فرموده اند فرمود با فرزندان که همچنان که حق پدر راست هر فرزندان نیز حق است و رسول صلی الله علیه و سلم فرمود و رحمت کند
بر پدری که پس خویش را بنا فرمائی نیار و و میان فرزندان در عطاء و شفقت و در همه نیکوی برابر دار و و کو و ک خود را و اوقات
و بوسه دادن سنت است و رسول صلی الله علیه و سلم حسین رضی الله عنه را بوسه داد و بی واقعه بن جانیس رضی الله عنه
گفت یا رسول الله مراده فرزندانست کسی را بوسه نداده ام فرمود و هر که رحمت کند بروی رحمت کند و یکبار رسول صلی الله
علیه و سلم نماز میگذاشت و در چون بسجود شدند حسین رضی الله عنه با می بگردن مبارک در آور و رسول صلی الله علیه و سلم
چندان توفیق فرمود متا صحا به نیکو شدند که مگر وحی آمده است که سجود را ذکر و چون سلام داد پرسیدند که وحی آمده است و سجود فرمود
نه لیکن حسین مرا شتم و خود ساخته بود و نحو شتم که بروی بریده گفتم بنی الکاف رضی الله عنه روایت کرد که رسول صلی الله علیه و سلم فرمود فرزندان
روزی بنم تحقیقه کنی و عوی او را پاک کنی و چون بشش سالگی رسید او را ادب کنی و چون هفت ساله شود جای خواب و جد کنی و چون نه
ساله شود و برای او زنی خواهی پس بدوست او بگیر و بگوید ترا ادب کردم و تعلیم کردم و تزویج کردم نیاه میگیم بنجد او را و جل از فتنه او و دنیا
و از عذاب او و آخرت فصل حقوق زوجه بر زوج و حقوق زوج بر زوجه بدانکه کج از محاسن او را وین مصداق است از شیاطین و سبب
ایقار و فوج و انا م است بر جمیع مسلمانان معرفت نشرا و حقوق آن واجب است رسول صلی الله علیه و سلم فرمود کسی که بر وین امانت
و می مر شمارا اعتماد بود و از شما طلب نکاح کند قبول کنید یعنی اگر چه چنین کس در ویش بود و از ویش تنگداری و تقوی بود و امانت در
غنیمت شمارید و آنچه طالب حق را در رعایت حقوق نکاح از او استحقاق عمل کردن بدان چاره نیست بهفت شرط است که شرط اول
معاشرت است قال الله تعالی و عاشروهن بالمعروف یعنی با زنان زندگانی کنید به نیک و خلق خوش و آخرین و بیست و یکم
رسول صلی الله علیه و سلم فرمود در حالت وفات این بود که بر شما باد که نماز برپا می آرید و بر بنده گان شفقت کنید و از خدای
پرسید و حقوق زنان رعایت کنید که ایشان اسیر اند در دست شما و از حقوق معاشرت اهل بزم و است که اهل خود را بخت
قول فعل اید از سرانند بلکه بدعوی و سکی و از افعال ناقصه ایشان از تقوت حلم و صبر تحمل کند و درش و می نباشد و روایت است که رسول صلی الله
علیه و سلم عایشه را گفت ای عایشه من خوار ترا از غضب میانیم عایشه گفت از کجا بگوید رسول فرمود صلی الله علیه و سلم هرگاه که از من ششم بیاشی
سیکوی بخاری اگر هم عایشه بخندید گفت است گفتی و زخمی است که حالش رضی الله عنها یکبار در خشم شد و دست بر سینه میزد
رسول صلی الله علیه و سلم از او گفت تو عوی میکنی که من پیغمبر خدایم رسول صلی الله علیه و سلم بنم کرد و از رعایت کردم و حرمت از آن کس
پس مومن آباد که در معاشرت نموانست با اهل اقبه و بدان حضرت که و یکما عیبه فخرج خاطر ایشان را خوش گرواند



پیشیده نمائند که چون کتاب حدیقه الاقالیم از تحریر و تقریر هفتم حروف و اصحاب و الاساقب کپتان خوتمال
الحکام با انجام رسید خواست که هماره و جزایر که اکنون اهل فرنگ یافته اند و از ادبیای نو قرار داده اند در پیشینان حبس
سپس در شیخیت پس از اینها و سالی مطابق سن یک هزار و دویصد و دویجری محمدی در ماه ربیع الاولی البیبر کتب پر و ختم
مانند البیبر علوه نمود چه در ربیع سکون ازان آثار سے بیافت خواست که از اندوخته اقتباسی که عرض ازان بحر از تذکره
عجائب و غرائب قدرت قادر مختار نیست و در حدیقه الاقالیم در ضمن هر تسلیم تحریر آرد چون کتاب حدیقه الاقالیم متعدد و
مجلد شده اکثر جاسیده بود متولست ردیف هر قلم ساخت بنابر ان در آخر حدیقه الاقالیم پس از تقریر و گفتهای صاحب
موصوف که مناسب آنجا نمود مرقوم ساخت باشد التوفیق

بدانکه حکما و دقیقه شناس خط استوار ادراک مجاری روی زمین از شرق تا مغرب فرض کرده اند و ابتدا اے آن
از شرق جزیره یا قوت و جنوب ارضی است پس بر جنوب بلاد چین و جزیره سراندرپ و شمال جزیره سنگلیه جزیره
و جبال القمه گذرد و بر جنوب بلاد مغرب گذشت بهر اوقیانوس شتی شود و دیگر خط معدل النهار اعتبار کرده اند و آن
از جانب شمالی مرور کرده در خاق وسط خط استوا گذشت به جانب جنوب می رود و بر هر دو کناره خط معدل النهار قطبین که
از قطب شمالی و قطب جنوبی است واقع اند و باتفاق حکما کرده ارض سه است پس از قطبین مذکورین تقاطع روے
سه و در ارض و سما بر چهار بخش از فوق تا تحت التری می شود اما نصف ازان که در بر جرقیانوس استور است
و نصف دیگر در عالم نمایش منظر بصورت بهینه که در آب آینه پس نصف کرده ارض مستور تحتانی و شمالی و جنوبی است

مشرق تا مغرب مقاطر نصف کره ارض کشوف فوقانی شمالی و جنوبی از مغرب تا مشرق باشد و این نصف کره ارض
فوقانی که کشوف است نصف ارض در جانب جنوب خط استوا افتاده و بر آن است اما بقول بطليموس در ربع غربی آن
اندک عمارت است چه در خبر انیامی گوید که در پس خط استوا در اطراف پنج و شصت تا مسافت شانزده درجه و شصت دقیقه
عمارث یافتیم و در ربع شرقی پس خط استوا جزیره یا قوت است پس نصف کره ارض که جانب شمال خط استوا افتاده است
آن معمور است و در آن کوه ها و بیا با نهاده و دریا ها و نهر ها هم بسیار است و نهایت بجانب شمال آن تیراب دارد و تنجا
برودت هوا بر تیره است که حیوان در روزندگانی متواند کرد و نباتات نرود و غلات چنان رفته است که این قشره را بجز نصف کره
جانب شمال خط استواست از این مسكون می گویند و انچه ای ربع مسكون از جانب شمال خط استواست و انتهای آن
در نهایت طرف شمال بجائی که قطب شمالی آنجا برست اگر اس بود و در آن موضع شش ماه آفتاب بر روی زمین و شش ماه
در زیر زمین باشد یعنی تمام سال آنجا یک روز و یک شب باشد اما نهایت عمارت خصوصیت که عرض شمال آن شصت و شتر
درجه و نیم باشد و روز و در آنجا است و چهار ساعت بود و در آن موضع شش موضع که از اول حمل تا آخر سنبله است یک بار
طلوع کند و شش بروج دیگر که از اول میزان تا آخر قوت است بطریق باقی معموره مهوده طلوع و غروب کند و باین نهایت
عمارث تا نهایت ربع مسكون بروج هر چهار قسم شود یک قسم از سه بهنور که همیشه ظاهر شوند و قسم دیگر ابدی انفسا که
هرگز ظاهر نشوند و آنجا که شش فلک بروجی باشد یعنی آنجا آسمان مانند آسمان بگرد و قسم سوم بطریق مهوده طلوع کند و
قسم چهارم مسكون طلوع کند مثلاً آخر حمل اول طلوع کند و پنج است تا آنجا باشد که قطب شمالی برست اگر اس بود و
آنجا یک شب از روز یک سال تمام باشد چنانچه گذشت و جایی که قطب شمالی برست اگر اس بود درجه از کره ارض فوقانی
بطرف خط استوا که عمارت از ربع مسكون نیست منتهی شود و دیگر بود درجه کره ارض فوقانی که جانب جنوب خط استوا
است و انتهای آن خصوصیت که قطب جنوبی آنجا برست اگر اس باشد این جمله یک صد و شصت تا درجه کره ارض کشوف که فوقانی
نیز مانند نیست و همچنین بود درجه کره ارض بجانب شمال خط استواست و نو درجه کره ارض بجانب جنوب خط استواست که جمله
یک صد و شصت تا درجه باشد این نصف کره ارض در رب استوار است که آنرا ارض مقاطر نامند تحتانی نیز شش گونی پس مجموع کره
ارض از کشوف که فوقانیست از کشوف که تحتانیست سه صد و شصت درجه باشد اگر کسی مثلاً بر زمین مقاطر بایستد و یا بر زمین
کشوف نسیم یا بین قوس ها و قوس های آن کس از زمین بروج و حایل باشد و نیز نکات و سرهای سوی آسمان بود و وقت که آفتاب از
ماهورم که خود را بر زمین کشوف فوقانی شماریم نهان شود یعنی زیر زمین رود و از شب بود و آنجا نیست بر زمین مقاطر که تحتانی
نامند روز شود پس نسبت آنرا بر ارض تحتانی اند و ما بر ارض فوقانی ایم و همچنان نسبت اوشان ما بر ارض تحتانی ایم و اوشان
بر ارض فوقانی اند و نزدیک مسكون یک درجه و شصت و دو فرسخ و دو فرسخ مقرر است و بقوله یک درجه نوزده فرسخ است
و طول معموره عالم از مشرق تا مغرب تا چو ایزد خدایت یک صد و شصت و درجه فوقی را ارض است و همین قدر تحت الارض
قیاس با یکدیگر و خبر این حالات برست ارضی شصت است و آن شش ازین معمور بوده و اکنون در آب غرقست و عرض معموره
عمارث است از بعد و در روی هر بقاع که از انچه ای خط استوا بجانب شمال باشد و عرض معموره بقولی شصت و شصت نیم درجه است

و متفق اند بر آنکه هر شهر و ناحیه بر خط استوا و قریب تر بدان بود آنجا شب و روز مساوی باشد الا در اقصای آن آورده است که عرض
عمارت نزدیک سن ششاد و درجه است و پنج دقیقه است بدین نوع که تا عرض جیل و هشت درجه جنوبی با عرض نجاه و درجه
و کسری عمارت هفت قلیم است و بعد از آن عمارتی که است آنرا ماسوای الاقالیم و الدنيا گویند و از بکار و مشهور
ماسوای الاقالیم یک شهر است اهل بلغار و بخارا بخارا روزی دو دیگر بوزه است که ساکنان آنجا به اسم اندازا و شسته
صفت باشد و بامروم است دیگر چون بخارا و بدیع و شراک و بطریق بلاد یونانی شود و آن حدیقه الاقالیم در قلیم
اول و ضمن بلاد یونانی گذشت و کلاسی شهر است و بوز و سیاحت و معروف بود و این محله در عرض نجاه و چهار درجه باشد و بر
با شصت و یک درجه بود و روز در آن درجه موضع خیره و نوزده ساعت رسد و دیگر در عرض شصت و سه درجه
عمارت بزرگ است از تواریج بلغار لیکن خارج از قلیم شهر و داخل عمارت ماسوای الدنيا شهرند آنرا و را می بلنار باشد
سه ماه مسافت از بلغار دارد و آنجا هم تجارت میرود و بیع شهری یکست و شهر بوز و کند و ساکنان آنجا از شهرت شهر
شش ماه در حاتم با سیر بر روز در ایشان یکست ساعت رسد و در عرض شصت و چهار قومی باشند که هر یک چیزند
کسی نشناخته اند و از جمله صفایه باشند و روز در ایشان یکست و یک ساعت رسد و در عرض شصت و پنج و کسری
عمارت عظیم باشد و اهل آن موضع را قاصت پنج شهر و روی ایشان سیاه باشند و در آن نقطه مانع از دو سیاه بود
و جمعی دیگر از ایشان جناح دارند که بدان طیران کنند انا از مقام خود بیرون نموندند اگر بیرون آیند بیرون
روز در آن موضع یکست و در ساعت باشد و در عرض شصت و شش درجه و کسری قومی باشند که در طبیعت مانند
و خوشن اند و هرگز تیره در میان ایشان نباشد چه غور و زیدین مثل حیوانات باشد و مانند حیوان معاش کنند و روز
در آنجا از آن بویست و سه ساعت رسد مخفی نمایند که نزد دولت بدیع الاثار ابتدا ای عمارت از طرف شمال خط استوا باشد
ماور الاقالیم شصت و شش درجه و نیم تمام است و خاتمه و فته اصفافی نویسد که در عرض شصت و هفت درجه و ربع
یک روز برابر یک ماه باشد و همچنین رفته رفته در عرض هشتاد و هشت و نصف درجه یک روز برابر چهار ماه باشد
و با بعضی هشتاد و نیم درجه غرض معلوم اقصای جانب شمال خط استوا عمارتی عظیم و غیر عظیم است و بعد از آن عمارت
نیست و چون عرض ربع سکون هشتاد و پنج درجه رسد یک روز آنجا برابر پنج ماه باشد و در عرض درجه یک روز
شش ماه بود و یک شب شش ماه باشد یعنی شبان روزی آنجا یک سال تمام باشد و قطب شمالی آنجا است و اگر
نود و نود درجه که ارض فوقانی جانب شمال خط استوا با تمام رسد و مقبول بطیلموس از کتاب جغرافیا عمارتی که جانب
جنوب خط استواست و آنرا اهل بیت خط استوا گویند و آن در ربع غربی فوقانی جنوبی خط استوا قریب شانزده درجه
و کسری عمارت است و از شهر با سه معروفه این بدیع میره است که معدن کافور آنجا بود و فرست و دیگر کوک و عقیقه
و سوقی الاکتم و غیره غریزه لیک پابوس که اهل غریزه مردم خوارند و بخارا خود را سح کرده نزدیک آن غریزه روند
و این بدیشان فروشد خریداری کنند و دیگر غریزه سنگد یک که پدماوت دختر راجه آنجا بود و راجه رتن سین و سله
چتر از تواریج اجمیر مناسر سلطان علا و الدین بلخی و الی و الی و او طبر بر چهار شصت و مغرب باطل جنوب شصت

و برآه دریا بمن تمام سنگی پ رص و بدماوت را بجهت و لب را بلبیا رکتور آمد این حکایت را ملک محمد عالمی بزرگان
 بندری لنبو ان شایسته نظم در آورده و دیگر بجزال الفکر که قمار می در آنجا بسیار است و اینجنان منبع رونق است از جبال کوه
 برآید و از جنوب بجا شمال که زرد و نهری بزرگ از رود نیل نهری دیگر در سموره عالم نیست اول به بیابانهای منرب مرور
 کند و ماصد و زنگبار رسد و از آنجا به بیابانها و صحرائی که یونیه ممتد شود و از آنجا به ریاض مصر رسد تا آنکه بد ریاض روم بریزد و
 و ایضا خیزه قمر است و در آنجا جماعتی باشند که آدمی را رسید کنند و معاش ایشان بدان گذرد و دیگر نامیه است که اهل نامیه
 مسخر نوریکان اند و خراج به بوزرگان گذارند چه هر روز مبلغی معین صحیح طعام بآکنند و میاد از زرد تا ایشان بیایند و بخورند
 و اگر در آنجا نوریکان یک روز تا خیر شود مضرت برسانند و رقصه گو یا گوزن توابع او ده سر و رقصه لعل سیر که متصل شهر است
 و دوسه گز می روز مانده هر روز نوریکان جمع آیند حاکم آنجا چندین بخود به بوزرگان دهد و اگر در آن قصور شود بوزرگان از نام
 خانه مردم شهر را برچه آنجا بیایند ضایع کنند و مطبلان آزاد دهند تا اکنون شنیده می شود که از چند سال حاکم آنجا بوزرگان را
 چند روز متواتر به تیر کشتی بر دماغ کشتند و دیگر شهر حفظ و سیلاب و خرابی خون و رعایا و رعایا و غیره ذکر هر یک از این
 بلاد و خرابی مر قومه متصل است بر قضبات و دیهات و این مصار از شهر ریاس بزرگ ربع غربی جنوب خط استوا است پس دو
 ربع کوه ارض فوقانی جانب شمال خط استوا است از مشرق تا مغرب و یک ربع فوقانی غربی جانب جنوب خط استوا است
 و در دو ربع چار ربع فوقانی جنوبی خط استوا که طرف مشرق است متصل است بر جزیره یا قوت و آن بر جنوب خط استوا است
 و جزیره سرانند بر طرف شمال خط استوا که در افتاده پس خط استوا ما بین این هر دو جزیره که جزیره یا قوت و آن بر جنوب
 و اکثر از آن در میان بحر مظم افتاده و در وی انواع یا قوت زرد و سیخ توان یافت و درین جزیره نوسه از جو اهر است
 که آنرا در بلاد مشرق از یا قوت بهتری دهند و گران بهایند موزنین گویند و گفته که حق سبحانه تعالی آدم را بیا فرید و ملائکه
 را بعباده او امر نمود و بپس از یک سجده نکرد و بخت ابدی گرفتار گشت حق تعالی آدم را بهشت جایدا و و آن بقوسه
 جنت الما و او بر دایره بوستانی بوده بر کوه جزیره ایست و ارتفاعش چند آنکه بصود و بر آن مکنشیت آدم آنجا سکونت گزید
 و باکل شجره منیه عاصی گشت و از آنجا بکوه سرانند که جانب شمال خط استوا متصل جزیره یا قوت است نزول نمود
 پس درین صورت در هر دو بخش فوقانی کوه ارض جنوبی خط استوا است مسکن ایشان شده و هست و اهل فرنگ که اکنون
 امصار و جزایر یافته اند و آنرا دنیا سے نو نامیده اند و امر قه میرش گویند و مصار امر قه شمالی را انگریزان یافته و امر قه
 جنوبی را مردم اسپین بدست آورند و همچنین دیگران گویند که آن ارض وسیع و برابری نامی گفته است که ناید آنجا رسیده ایم
 چنانچه گذشت گفته که در فوجیت هماره و شت گفت که شاید فرنگیان در نصف کوه ارض تحتانی که مقاطر فوقانی
 است یافته باشند اگر گویند که در ربع جنوبی خط استوا جانب غربی مصار و جزایر یافته می تواند شد اما امر قه شمالی در ارض
 فوقانی یافته می شود چه احوال کوه ارض فوقانی جانب شمال و جنوبی خط استوا از ابتدا ای تا انتها از روی کتب اسلام مرقوم شد
 آنچه گفته که احوال کوه ارض فوقانی و تحتانی که کثرت دستور عبارت از دست ربع یعنی مصار و جزایر ماسوای الما قالم که
 جانب نهایت اقلیم مشرق آید و بدستور برین مصار و جزایر جنوبی خط استوا که آنرا ماسوای الما قالم نامند مرقوم نمود و



میداد آن موضعیت از مشرق تا شمال جریره یا قوت و عرض دو هزار و ده درجه و چهل دقیقه باشد یعنی بعد و دوری میداد از
 اقلیم اول از طرف شمال خط استوا و دو هزار و ده درجه و چهل دقیقه است و در از می روز در میداد اقلیم اول دو هزار و ده ساعت
 و چهل و پنج دقیقه است و جایی جنوبی اقلیم اول یعنی طولش از مشرق تا مغرب سه هزار و نهصد و شصت و شش فرسخ و شصت و شش
 و جانب شمال از سه هزار و نهصد و چهل و شصت و شش فرسخ و در یک از طرف شرقی و غربی دو صد و شصت و شش فرسخ است
 و ساحت سطح این اقلیم ششصد و شصت و دو هزار و چهل و چهار فرسخ و نصف فرسخ است -

بیک شهر است از توابع مین و آنجا غنایت که از آن زیر قاتل می گیرند و ضبط می نمایند و در هیچ موضع آن درخت
 نیست چنانچه درخت تاسان در دیار مصر -

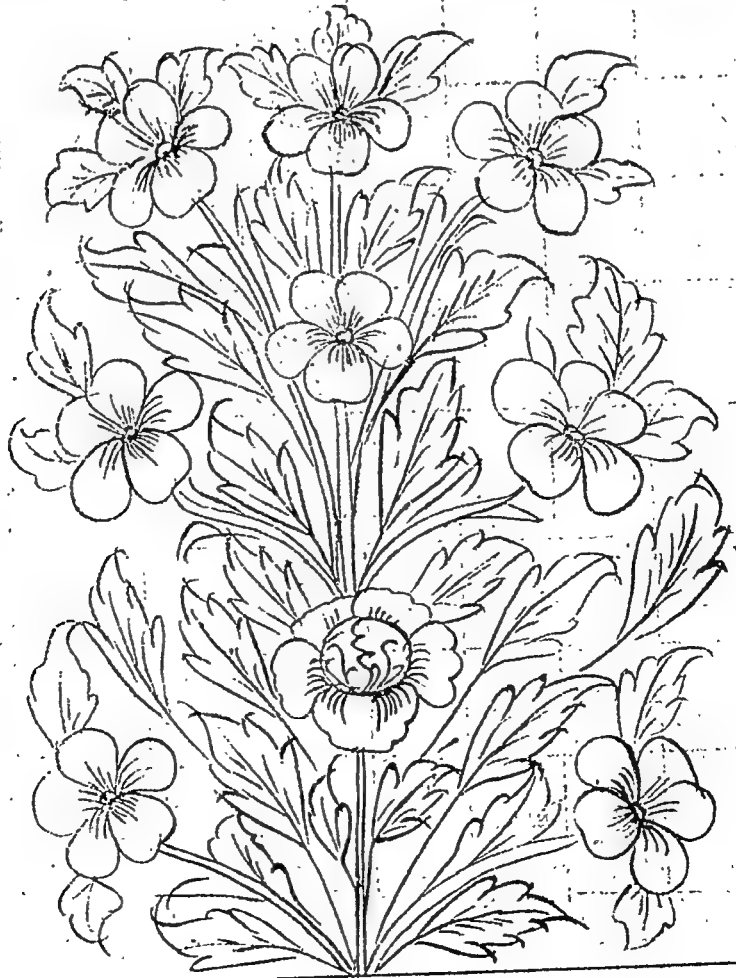
مقتار شهر است نزدیک بحر محیط سوار آن شهر و دیوار خانهای ساکنان آنجا همه از نسل است و درهای ایشان نیز از طلاست
 بزرگ است و در آنجا آن همه شوره زار است و باغ و درخت آنجا نباشد و عجب آنکه آب چاه های آنجا همه شیرین است
 و نمک از آنجا شهر سودان برند و قیمت تمام فروشند -

مکر و در هر یک بزرگ از بلاد سودان و مردم آن شهر بعضی کافرانند و بعضی مسلمان و کفار آنجا همه از مردوزن برهنه باشند
 و مسلمانان آنجا جامه های دراز پوشند و بر وجهی که خادمان داخلی نامی ایشان گرفته همراه روند و آنجا حیوانیت که از پوست او
 سیرازند خایش است که آهین بر آن گذارند و راقم معروف این چنین سیر در سلطه خانه عمده الملک امیر خان دیده -
 جزیره نسا در بحر چین است آنجا همه زنان باشند و مرد نباشد و گویند که زنان آنجا از باد استن شوند و بوقی

آنجای درختی است که چون از میوه آن بخورند بدختر است بدن شوند و بر دایه آنجا چشمه است که چون زن از طهر در آن
عسل کند اکثر التین نیت شود

سلاجیه شهر است بزرگ در جنوب مغرب نزدیک بلاد سیوان و نهری عظیم دارد و بر کنار آن نهر باطین و خسر
بسیار است و از فنی که در آن زرع می شود از هر جانب دوازده فرسخست و در هر سال نیمی از آن زرع شود و اکثر
زیاده آن زرع کنند محصولات آنرا که نمی خورد و اکثر مردم آنجا مقبول باشند

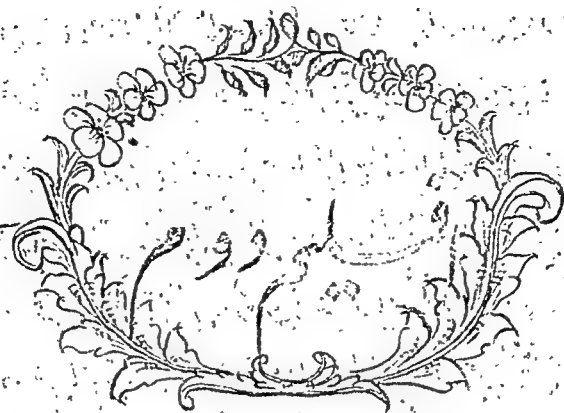
سقاییه شهر است در نهایت بلاد یمن و آن غیر متقلب است مردم آنجا مگس خوانند و گویند که دایه است بر آن باغ است
سندریل از بلاد چین است ستمف مال و آنجا است قطر آن سافت یک روزه راه است و ارتفاع سور آن نوزده
درع است و عجب آنکه بر سر نهر عظیم است و آن شصت بخش می شود و هر بخش از آن از بالای یک دروازه میریزد
و نصفه از آن آب در خارج شهر صرف زرع و باغات می شود و نصف دیگر در شهر در سه آید و هیچ خانه نیست
که در آن آب روان نیست و آنجا خاک و انواع طیب و جوهر بسیار می باشد و گمانه خانه ناسه آنجا همه از چوب
پایه بس است و اکثر ساکنان آنجا کافرانند و گویند که غلامان خرد و بر لطفیان وقت کنند و از داخل سخاوت دارند
و شمشیر قریه است بر زمینین از عجایب آنجا شقی است نافه هر کس که والد الذی باشد نتواند که از آن شوق بگذرد
شمالا از بلاد چین است آب و هوای نیک دارد و مرض کم باشد و اگر بیمار در آنجا آید صحت یابد چون
آب بر زمین آنجا ریزند بوسه خیر آمد مردم خوب صورت و در آنجا است و مگس و زنبور و سایر هوام آنجا کمتر باشند



مدتیته الاقالیم
جدول اختراع را قلم حروف و معرفت اسمی و عمر آدم علیه السلام و اولادش تا شام بن نوح و تولد شدن پسران
در عمر پدران و همه عمر آدم علیه السلام در تولد شیث و دیگران نوشت و ایام دعوت و نزول صحایف و مضمون آن و
شماره بیت و اختراع معجزات و قوم و نسب و بدفن هر یک

جہدِ اول و تسلیمِ اول

[illegible]



بیشتری جنوب است و چهار او شش از آنجا است که درازترین روز به سیزده ساعت و نصفی رسد و چهار دوم آنجا که ارتفاع قطب بیست و چهار درجه و نصف و به سس بود تقریباً و اجزای این اقلیم از مشرق بود پس بر وسط بلاد چین و شمال سرانند پس در بلاد هند و قندهار و وسط بلاد کابل و جنوب بلاد کرمان گذرد و بعد از آن بحر فارس را قطع کند و بر وسط بلاد رفته و افریقه و شمال بر بزر جنوب فردان و وسط بلاد بر نایه گذشته به بحر اوقیانوس منتهی شود و مسافت سطح این اقلیم پانصد و هشتاد و دو هزار و شصت و شش فرسخ است و هفتاد و هفت شهر و بلقوی سه صد و پنجاه و دو هزاران جمله یکصد شهر که داخل دیار عرب و هند است گفتا کرده میشود و دیار عرب که مدینه و یامیه و بادیه شام و مصر است و از آنکه بزرگترین است که دویست و سی فرسنگ گرفته اند جزیره عرب است و ایضا ما بین بحر فارس و بحر حبشه و در بله و فرات نیز داخل جزیره عرب است و ازین مسافت نیکی تعلق با قلم دوم و نیمی با قلم سوم میدارد و چون کسیه جایز که است و خانه خدا در بیت هر زینیه شروع از آن شهر بنیاید که معطی که تمیم عبارت از آن است و آن شهر نقطه الراس محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و ابوبکر و عثمان و عمر و علی و اکثر صحابه که ام رضی الله عنهم است و آنجا رنجاب و خلفای راشدین دوازده امام در مدینه منوره مرقوم قلم کرد و دو که بنای موعده موقع خانه کعبه را گویند و اطراف مکّه تمام کوه است شل ایشان در شب و بلخ و ابو قیس از عبداللّه بن عباس مروست که اول کوی که بر روی زمین مخلوق گشته ابو قیس است و قبر آدم صلی علیه السلام بقوه در آن کوه است و شوق قمر نیز در آن کوه واقع شده بود گویند هر که دو گله گو سفند بر سر ابو قیس خورد و دام الحیات از در سر این باشد و عقب ابو قیس خیل جندمه است که در آنجا قبر هفتاد و نیمی است و ایضا صفاء و مرده است آورده اند که صفاء و مرده و وزن اند که در خانه کعبه به امر زنا سازد نموده بودند حق تعالی ایشان را سنگ گردانید مردم همه عبرت هر یکی بر کوی نهاده بودند و آن دو کوه بنام ایشان موصوف گردید و صورت ایشان تا زمان محمد صلی الله علیه و سلم بوده در وقتی که لشکرتن تبان مامور گشته و آنها را سر شکسته و دیگر کوه خراست که محمد صلعم پیش از وحی در آنجا بخلوت می نشست و جبرئیل عسم فر آنجا وارد میشد و دیگر جبل ثور است که محمد صلعم از غار آن کوه بمیدید طیبیه هجرت نموده و بدایت جبل ثور از میان مکّه و مدینه معظمه است و تا شام مقید شود و بی دو حص رسد و از آنجا به انطاکیه کشیده بر دریای طرستان گذرد و بر نواحی دیار دیالمه و کیلان قورین و رمی و جرجان و دامغان و طوس و نیشابور عبور کرده تا حرد و غور و خجستان و بلخ گذرد و از آنجا بحر خیره سرانند رفته به بحر محیط منتهی شود

و بعضی را اعتقاد است که کوه قاف عبارت ازین کوه است و خانه کعبه ده نوبت نباشد اول ملائکه زمین ابرسوده حضرت رب العالمین در میان
 بیت المعمور خانه ساخته اند که هرگاه ملائک آسمان بیت المعمور را طواف کنند ملائک زمین در بیت المعمور هم طواف بجای آورند و مدت نیاس
 بیت المعمور بعد از نیای بیت المعمور چهل سال بوده و نیای دوم نیای آدم علیه السلام است که بتعلیم جبرئیل آدم و حوا زمین را بر سر کرد و در آنجا
 از گل خانه ساخته و خانه سیاه سیاه این عمارت تا زمان بناسه ملائک دوازده هزار سال بوده سوم نیای اولاد آدم که در زمان شیش
 علیه السلام خانه از گل و سنگ ساخته که تا طوفان نوح علیه السلام باقی بوده چهارم نیای حضرت ابراهیم علیه السلام پنجم و ششم نیای جبرئیل
 و عاقله است هفتم نیای قنبر و کعبه است هشتم نیای قریش است و قریش ارتفاع خانه را نه کوه از بنای ابراهیم بلند گردانیده است و هشت دره
 ساخته بودند و در الوقت محمد خاتم بیت پنج و بقوله سی و پنج سال عمر داشت نهم نیای عبداللہ بن مرثد است که چون هنگام محاصره نمودن حصین بن
 نمیر سکوتی در عهدیزید بن معاویه بواسطه سنگ بختیغ خلقی به ارکان خانه راه یافته بود هر آنکه عبداللہ بن مرثد از فوت یزید خانه را دیران ساخت
 بر طریق بنای حضرت ابراهیم بناماد و هم نیای حجاج است آورده اند حجاج ابن نمر بن القتل رسانید و بعد از ملک مردان نوشت که بن نمر
 چیزی در نیای کعبه افزوده که در زمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوده عبداللہ در جواب نوشت هر نوع که در وقت جا بایت بوده آن
 چنان بساز حجاج در سنه هفتاد و چهار هجری آنچه ابن نمر داخل کرده بود بیرون نموده باقی را چنانچه بود بگذرشت و خانه کعبه مربعه شکل واقع
 شده و طولش هشت و چهار و پیا هشت گز و دوازده رسن و هجری است و عرضش بیست و سه درعه و شش و در ارتفاع بیست و هفت درعه بوده
 و دوازده رسن جانب مشرق است و حجر الاسود که استیلام آن از جمله فساد است چ است بر رکن شرقی است بر در خانه موضوع و در عیال الملک
 از عبداللہ عباس منقول است که هیچ چیز از بهشت بر زمین نیست مگر حجر الاسود و مقام ابراهیم سنگ است که ابراهیم علیه السلام در وقتی که مردمان
 را کج میخواند بران می ایستاده و اثره منق قدیم آن جناب در آن سنگ بهشت اصبع است و دیگر جایه زمزم است که از برکت قدم اسمعیل علیه السلام
 ابن ابراهیم علیه السلام پدید آمده و آنچه هم مجاذبی در خانه کعبه است و آب آن تشنه را سیراب سازد و گرسنه را از جوع اطمینان دهد و هر قدر
 که بردارند کم نشود و خوردن و غسل کردن آن فائده دهد و الفیاسی الحرام است که طوشش را بعضی سه صد و برخی سه صد و هفتاد درعه
 گفته اند و عرضش راسه صد و پنجاه درعه و چهار صد و سی و چهار ستون دارد و خانه کعبه در وسط مسجد واقع است از عبداللہ عباس منقول است
 که نه استه ام که شهری را که یک نیکی را در روی صد صاحب گفتار بگرید و گفته اند که داخل حرم جهت ادای حج و عمره این است که از عقوبات حرام
 که قبل از حج کرده باشند و بقول اصح منظور است و اولیا هر شب در حوالی آن خانه حاضر شوند و جنیان سینه رسم طواف بجا آورند و هیچ پند
 بر بام خانه کعبه نشینند و بر بالای خانه طران نکنند و آن همه کیوتر که در حرم باشند هرگز بیخال در اینجا نمانند و از نزد سلطان سلمان ابن
 سلطان سلیم والی روم در هند و چهل هجری نمره بکاه ایشان نموده این مصرعه تاریخ است حج گفتم سوی مکه آمد آب غفرات
 و اخراجات مکه عظمه از بادشاه روم تعلق میب دارد و تاریخ ثبت است که اسمعیل فوج ابن ابراهیم خلیل الدین جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ
 وسلم بعد و شام متولد شد و در طفلی ببلای هجرت مبتلا گشت چه ابراهیم علیه السلام او را با مادرش با جره ببا بر رشک بردن ساره زوج
 خویش با شاره او در بیابانی آب بر زمین خراب که پیش از طوفان نوح در آن موضع خانه کعبه بود بگذرشت و بر رفت و در اینجا از زمین قدم اسمعیل
 علیه السلام چشمه آب که زمزم نامند پدید آمد و طائفه از قبایه جبرئیل و قبایه فطور ساکنان من آنجا به اجازت با جره مقیم گشتند و آن موضع را
 به آبادانی نهاد و اسمعیل در قبایه جبرئیل متولد شد و نمایافت و بقیه عربی بیا موخت و در سالی یکبار ابراهیم علیه السلام بدینش آمدی و همچنان

سواره ساختی توقفت نموده بازگشتی چه از طرفت سازه با مور فرد آمدن بنود و اسمعیل بعد فوت مادر و دختر از قبیله جزمیان بخوار است و آخر او را
 بوخط ابراهیم طلاق داد و زنی دیگر از ان قبیله بنکاح آورد و بچایه خویش جا داد و ابراهیم علیه السلام با مربی النان خانه گنجینه بنامه داد و کتاب
 حج از پدر یا موخت و ابراهیم علیه السلام تولیت آن خانه یا اسمعیل داد و اسمعیل علیه السلام بریاست که رسید و ابراهیم علیه السلام بشام
 بازگشت و بعد چندی در گذشت اسمعیل بزیارت مرقده پدر بشام رفت و بعد از ان بدعوت عمالقه مبعوث گشت و صنعت وی سر تراشیدن
 بوده و بشکار شریک تمام دهشتم و او را دوازده پسر بوده بعد از فوت او پسرانش قید از وثابت بحرم اقامت کردند و دیگران در دیگر بلاد
 عرب توطن کردند قیدار بعد از اسمعیل در مکه بریاست قوم رسید و نور محمد صلی الله علیه و سلم از اسمعیل به قیدار انتقال کرد و بعد از قیدار
 پسرش حمل بجای او نشست و همچنین ریاست از سلف بخلیف میر رسید تا آنکه عثمان بن عفان رئیس شاد و اولاد قیدار و قایم بسیار شدند و مکه
 را گنجایش نماند لاجرم طائفه از حرم بیرون آمدند و هر که از ایشان سفر گزید می سنگی از سنگهای حرم با خود بردی و بزیارتش بختی تا آنکه با عوا
 شیطان رفته رفته آن کار به بت پرستی کشید و ایشان با وجود آن در تعظیم حرم و سنا سب حج دقیقه حمل نگذاشتند و سی بالجه عدنان از اجداد
 محمد صلی الله علیه و سلم است و آن جناب چون نسبت خود را به عدنان رسانید می فرمودی که کذب النسب لولن من فوق عدنان و نسبت عدنان
 به قافل پسر بزرگ بود و علیه السلام می پیوندد و بعد عدنان پسرش معبد بن عدنان بریاست قوم رسید و همچنین از سلف تا بخلیف مور
 ریاست رسید تا آنکه نصر بن کنعان از اولاد معد جانشین گشت لقب او قریش است و قریش دانه است بجر مکه مستولی است ترددت
 بحر چون او به سب عرب استیلا داشت لهذا او را قریش گفتند و بعد از او پسرش مالک بن نفیره پس از او پسرش قهر بن مالک بریاست
 رسیدند تا آنکه عبد مناف بن قحط بن کلاب رئیس قوم شد و نور محمد صلعم به عبد مناف انتقال کرد و عبد مناف را دو پسر توأم آمدند هاشم
 و عبد شمس که پیشانی ایشان بهم پیچیده بود آن را بشمشیر جدا کردند حاضران گفتند این علامت است که اولاد ایشان با یکدیگر عداوت برزند
 و میان ایشان خونهای ناحق ریخته شود بالاخر چنانست و عبد مناف را دو پسر دیگر بودند مطلب و نوفل و بعد از عبد مناف پسرش هاشم
 بن عبد مناف بریاست قوم قریش رسید و هاشم عمر نام داشت و هاشم لقب اوست و قتی در سال قحط از مکه بشام رفت و از آنجا مال بسیار
 بکمه آورد و نان خشک می شکست و عوب را به یزید ضیافت میکرد و از ان به هاشم شتهار یافت و هاشم در لغت شکستن نان باشد و اول کسی
 که نان در اسکنه شکست و بنو هاشم با و مشوب اند و برادرش عبد شمس که توأم بوده جدایی سفیان و سعاده است بالجه هاشم و قتی جوانی
 و سلمی را که از اشرف مدینه بود بنکاح در آورد و پدر سلمی محمد کرد که هرگاه او حامله شود بمدرینه اش فرستند تا فرزندانجا متولد شود و نشوونمایا
 پس چون سلمی حامله شد بمدرینه رفت عبد المطلب آنجا متولد گشت و هاشم در آخر عمر بشام افتاد و در گذشت و وصیت کرد که کمان و علم اسمعیل علیه السلام
 که از آبا و اجداد میراث رسیده برادرش مطلب نگاه دارد و چون پسرش از سلمی متولد شود آنرا باورساند و هاشم شش پسر داشت و از ایشان
 است اسید پدر و مادر علی علیه السلام بالجه بعد از هاشم برادرش مطلب بن عبد مناف بریاست قریش رسید و پسر هاشم که از سلمی بود
 آمد با ابوالحارث عبد المطلب بن هاشم موسوم گشت و او بمدرینه نشوونمایاقت می بود تا آنکه یکی از قریش بمدرینه رفت او را که خرد بود دید که
 می انداخت و میگفت که اما ابی هاشم آن مرد بکه بازگشت و مطلب گفت که برادر زاده آنرا به مدینه دیدم پریشان حالی بود مطلب از مکه
 سوار شد و بمدرینه رفت و بی وقوف مادر و خویشان او ابوالحارث عبد المطلب را دیدن خویش ساخت و روی یکانه نهاد چون ابوالحارث
 جامه های آنرا سب داشت هر که از مطلب می پرسید می گفت که این غلام من است لاجرم بعد از مطلب شتهار یافت و بعد از عم ابوالحارث

عبدالمطلب بن هاشم بر است قوم رسیده طائفه از غلامی از اوست پرست شکار و دامیه گویند آب آفتابا کافر نباشند و در لیل و نخل
 سطور است که او بمجاد قایل بوده و از آثار اوست حفر چاه زمزم چه در وقت لغت بن کنعان و یا مالک بن نصر شش قبیله جرهمیان از راه
 حصد چاه زمزم را انباشتند و ازین هموار ساختند و آن ناپدید بود و بعد المطلب بر طبق روی آن را حفر کرد تا آنجا پدید آمد بقول است که چون
 از بهرینه والی بین بصرم بزم خانه کعبه با فیلان کوه پیکر بدان و در رسیدن المطلب نزد او رفت ابرمه او را اعزاز کرد و به پهلوی خویش جا داد
 عبداللک گفت شتران مرا لشکران تو گرفته اند بفرمای که باز دهند ابرمه بر بنجید و گفت تو سیر قریشی و شتران ایشان کعبه است و من بویرا
 کعبه آمده ام از انبختن گفته و شتری چند که قبتش معلوم است در خودستی آنجا نه را پر در دگا رست و اما دو آنکه محافظت آن نمایم بن خداوند
 شترانم مرا ازان سخن باید گفت ابرمه بفرمود تا شتران او را باز دادند عبدالمطلب باز گشت ابرمه و لشکر یانش بزم سنگ طیر ایامیل مالک
 شدند و عبدالمطلب در سال هشتم از ولادت رسول صلعم وفات یافت و او بقول ده پسر داشت یکی از ایشان عبداللهم پدر محمد رسول
 صلی الله علیه و سلم است و او قبل از تولد محمد صلعم در گذشت و دیگران پیش از بعثت رسول صلعم در گذشتند مگر چهار کس که زنده ماندند ابو طالب
 که پدر علی علیه السلام است و ابولهب و حمزه و عباس و ازین چهار کس دو کس حمزه و عباس و بقول امامیه ابو طالب ایمان آوردند و ابولهب در
 خلافت کفر نمود و دیگر عبدالمطلب را چهار دختر بوده و ازان جمله است صفیه که نیک که صفیه روزی نزد رسول صلعم رفت و با گفت که دعا کن تا من بیشت
 بروم رسول فرمود که زنان پیر بهشت نموند صفیه بگریست رسول فرمود تا من بیانش که زنان پیر اول جوان شود آنگاه به بیشت روند قال شتر
 تعالی اما انشا ما من انشا فنجعلنا من ابکار خاله بن سنان النبی برایت مؤلف صحیح صادق از اولاد اسمعیل و از انبیا سیر است دختر او محمد صلی الله علیه و سلم از اولاد
 اسمعیل کی پیغمبری بر حقست و او در ذات که بخار خاله علیه السلام از او محمد صلعم است بعثت شد و معاشر فرشتگان بود و حق تعالی عظمی که از چهار ماه در دیار عرب مشغول بوده
 نبد از دفع و سیت تاسه روزه راه در روشنی آن مردم نفع ازان رسد چنانچه در روز سوسه و دویتری ازان نمودی بالتاس قوم آخیناب آنجا
 رفت آن سبیل را انصافی خویش زد و آن خاموش شد پس گفت اجل من نزدیک رسیده بعد از درگ من پس از سه شب کور خرمی بر قبه من آمد و من
 با گنگ کنه باید که آن را بکشند و شکنش شکافته بر قبر من زنم تا از خاک بر آیم و شما را از حال دنیا و آخرت خبر دهم و این حکایت را شیخ محب الله
 آله آبادی در شرح قصه فصیح الحکم شیخ محی الدین غری در حق خالدهی به عنوان خوب شرح کرده با لحاظ موجب گفته او کور خرمی و بانگ کرد خویشان
 خالده نافع قوم شدند چنانچه بران که اکثر از قبر بیرون میاید این مار انگ و عار باشد و گویند دختر خالده علیه السلام در کسین نزد محمد صلعم آمد آنجا بایست
 مبارک خود بگشرد و او را بر آب نشاند و گفت مرحبا و سورة اخلاص از محمد صلعم شنید گفت پذیر من این را بسیار قرأت میکنم و درین شهر
 در از منته سابق شرب نام داشته چه پیشرب بن قاهران را بنا نهاده و رسول صلعم آن را مدینه خوانده بر اینینه بمبارینه شتر مار یافت گستان فدان
 دارد و جویش بسیار گرم است و آب روان دران شهر توان یافت آورده اند که در میان مرقد و منبر محمد صلعم قطعه است از قطعه با سبب منبت
 ویر شمال مدینه کوه احد است و بر جنوب آن جبل بربه و بر بطنه که در باب آن احادیث دارد و در دیده در اصل بکره واقع است و هر مردی
 و غلیل که ازان آب بخورد غسل کند البته شفا یابد و دیگر بزم المسک چا هست که محمد صلعم آب دکان خود را دران چاه آنگاه و بیماران آن شهر را تا
 اکنون از استعمال آن آب شفای کلی حاصل است و ایضا سجد رسول صلعم همس آنجا است و قتیکه آنجناب از مکه هجرت فرموده بدمیه طیبه رفت و منبت
 که اکنون مسجد است زمینی ساده بود رسول آن مکان را بخیرید و مسجد خانه ساخت از چوب خرم و خشک خام بعد ازان عثمان بن عفان بران بزم
 بیفزود و دیوارش از سفقت بر آورد و بهشت را از چوب شاخ ساخت و ولید بن عبد الملک مروان در عهد خلافت خویش شمارتی دیگر ختم کرد

در تفسیر

و بعد از خلیفه عباسی آن را وسیع گردانید و مأمون عباسی در عهد خویش متصرف آنجا شد و آن
بقعه گشت و این حواریان در عهد خویش کسان بدین فرستاد تا در جنوب مسجد و در سه حمام ساختند
و پیش ازان در آن بلده حمام بنمود با حمله در فضیلت مسجد رسول صلی الله علیه و آله و سلم احادیث بسیار واقع
است و گویست آن بقعه در مشرقی شهر واقع است و ابراهیم ولد آنحضرت و نبات آنحضرت و عباس و
ابن عبد الملک و امام حسن و امام زین العابدین و امام مجرباقر و امام جعفر صادق و بسیاری از صحابه
رضی الله عنهم اجمعین در آن مقام مدفون اند و از جمله خواص مدینه آنست که هر که آنجا برسد بوسه خوش
شود و غبطه در آن شهر بیشتر از موفیع دیگر بوسه دهد و هرگز بد آنجا طاعون نباشد و دیگر از بیم
معمومین بغیر از امام موسی کاظم که در سنه ۱۷۰ که میان مکه و مدینه واقع شده و امام محمد باقر
که در سال ۱۷۰ که در مدینه در آن بلده بوجود آمده اند از پوشیده روایت است که در مدینه طبعه در نه
شش صد و چهل و نه هجری آنرا از عظیم برنشال رعده که از دور آید ظاهر شد و آن گاه که گویا
زیاده می شد و در روز بدین طبعه لایق گذشت و از عتب آن زلزله عظیم آمد و آن شب زلزله مکرر شد
و سه شبانه روز برین منوال ماند و بعد ازان هنگام چاشت از دشمنیه آتشهای ظاهر شد که از ارتفاع
سه سار و طوشن مقدس از چیل فرسنگ و عرضش یک فرسنگ و ازان دودی سفید برخاست
و بر بنشال ابر سفید بر آسمان نخته بست و کوه کوه زبانه میزد و اشتعال آن بر تپه بود گویا در آن
از بیوت مدینه شعله افروخته اند و چند روز برین منوال ماند بعد ازان چون سیل روان شد و بر سنگ
که می رسید آن سنگ چون سرب سیگد اخت و مادام که گرم بود سرب رخ می نمود و چون سرد می شد
مانند خمیر پخته بود و مادام النار که این آتشها ازان منبعث می شد در فرقیه بود و او سر چون در در آن
روان شد غلایق را گمان آنکه مقدس حذاب مردان و زنان و عریان غسل کردند و استغفار خواندند
و این احوال با درت جسته آنست بدینگونه گذشت و چون سیل آتش روان شد زلزله باهست و بر آن
مطالع کشته گان پوشیده نمائند که چون پاره از احوال آتش نوشته آمد بحال از اخبار محمد صلی الله
علیه و آله و سلم که در آن شهر استقامت داشتند و اخبار حالت فرمودند نوشته می شود و اخبار
سرور انبیا محمد صلی الله علیه و سلم در ولادت آنحضرت اقوال بسیار است را تم حروف ازان یک وقت
اکتفا می کنند که آن جناب بعد از گذشتن چهل سال از سلطت نوشیروان عادل در مکه معظمه متولد شد
و از زمان بعثت عیسی علیه السلام تا ازان ولادت آنحضرت بروایت ابن عباس از سیر طایعین ششصد سال
گذشته در سال عام الفیل که عبارت از سال است که ابرهه واسه لایق تخریب خانه کعبه آمده بود بروایت
ابو المعین روز دوشنبه دوازدهم ماه ربیع الاول مطابق ستم ماه نیان اتفاق افتاد و قتی که محمد صلح برادر
چهارده نکره از سر قاپ ایوان نوشیروان بافت و شکسته فارس شد و در دوازده شک گردید

در آن جناب فتنه کرده و نافرمانی بریده بوجود آمد بر کشتن عبدالمطلب او را محاکمه نام کرد و شش مایه لقب اوست و لقبی محکم
 نام پیش از آنحضرت زیادد بر شد تن نبوده بالجمله آن حضرت خاتم انبیا است و خاتم از اولی العزم احسن باشد لقب
 آنجناب را اول مادرش آمنه بشیر داد و چند روزی توبه کنیزک ابی لب و بعد از ولیمه تا مدت رضاع شیر داد و در
 سال ششم از ولادت آنحضرت آمنه مادر آن جناب وفات یافت و در سال هشتم از ولادت آنحضرت عبدالمطلب و
 نوشیروان عادل و خاتم طائی که در سخاوت باو مثل زنند بمردند و در سال سیزدهم از ولادت آنحضرت ابو طالب
 عزم تجارت شام کرد و آن جناب بحسب استماعش بشام برد و در سال بیستم از ولادت آنحضرت زبیر بن عبدالمطلب
 همراه خود بین برد و در راه خوارق عادات از آن جناب بسیار مشاهده کرد و در سال بیستم از ولادت ملائکه بر آنحضرت
 ظاهر شدند و در سال بیست و پنجم آن حضرت از طرف خدیجه تجارت شام رفت و باز آمد و همدان سال خدیجه را که
 چهل ساله عمر داشت بخراست و آن جناب اول باور رسید و ابو طالب بیست سه مایه و لقبی که با لفظ درم و بروی
 چهار صد شقال طلا مهر او کرد و در سال سی و پنجم از ولادت آنحضرت جناب روسای مکه خانه بکیه را از بنو بنیاد
 نهادند و همدین سال بروایتی فاطمه زهرا از خدیجه متولد شد و در سال سی و هشتم از ولادت آنحضرت از غیب آنجا
 می شنید و روشنائی می رسید و در اوایل سال چهل و یکم از ولادت مطابق سال بیست و هفتم و یا نوزدهم از سلطنت
 خسرو پرویز نزول و معی اتفاق افتاد از آن جمله شش ماه و سی و پنج خواب می آمد بعضی از محققان در تائیل روایاتی
 صالحه جزوین السیئه و اربعین جزوین النبوت گفته اند چندی است و سه سال بود چنانچه گذشت پس خواب صالحه
 برین حساب یک جزو باشد از چهل و شش جزو نبوت چرا که بیست و سه سال چهل و شش حصه باشد بهر حصه شش ماه
 است و بعد از آن بوسیله جبرئیل علیه السلام نزول وحی در بیدارست میشد و اول روزیکه وحی در بیدارست
 فرود آمد روز و دوشنبه ماه رمضان بود که بر سر کوه حرا جبرئیل علیه السلام آمد و آن جناب گفت اقرا آنحضرت
 فرمود که من امی ام جبرئیل آنجناب را بیشتر دو گفت اقرا باسم ربک الذی لا اله الا هو اعلم ان جبرئیل پاشنه بر زمین
 زد چشمه آبی ظاهر شد خود و فرمود و محمد صلی الله علیه و سلم را تعلیم نمود و پیش رفت و آن جناب با و اقتدا کرد
 و دو رکعت نماز گذارد و پس تا آنکه نماز پنجگانه فرض شد گاه گاه دو رکعت نماز گذارد و بالجمله آنجناب به نبوت و
 غفرت مبعوث گشت و از بعثت تا سه سال خلق را خفیه و غوث میکرد پس با ظهور آن مأمور گشت و اول کسی که
 بر رسول ایمان آورد خدیجه کبریه بود و بعد از او علی و زید بن حارث و بعد از او ابوبکر تصدیق کرد و ایمان
 آورد و گفته اند که در میان آوردن خدیجه اول زمان و علی اول صبیان و زید بن حارث اول مولی و ابوبکر اول
 رجال احرار اند و بعد از ایشان عثمان بن عفان و زبیر بن العوام پس صفیه بنت عبدالمطلب که ذکرش گذشت
 و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و طلحه بن عبد الله که از جمله عشره مبشره اند و دیگران بعد ایشان
 ایمان آوردند و همدین ایام اخیه و شیاطین از صعود آسمان ممنوع شدند و در سال خیم از بعثت
 یازده مرد و چهار زن از مومنان مکه بایر شدند که بایر شدن کفار به حبشه هجرت کردند و عثمان بن عفان باز و جده

خود رفت بنیاد رسول صلعم از آنجا بود و در سال ششم از بعثت حمزه بن عبد المطلب و عثمان فاروق بن الخطاب
ایسان آوردند و در اوائل سال دهم از بعثت ابوطالب عم رسول صلعم درگذشت اباسیه گویند که او به ایمان آورد و بعثت
علما گویند که کمتر از چهار نوع است اول کفر انکار که حق تعالی و محمد صلعم را نشناسد نه بدل و نه بزبان و دوم کفر جود که
حق تعالی و محمد صلعم را بدل شناسد اما بزبان اقرار بکنند چنانچه کافران یهودیه محمد صلعم سوم کفر لفاق آنکه بزبان
اقرار کنند اما بدل اعتقاد نکنند چهارم کفر عناد که بدل خدا و رسول صلعم را نشناسد و بزبان اقرار کنند اما اعتقاد
نشود مانند ابی طالب و مقرر است هر که متعصب به یکی از این انواع اربع باشد از مغفرت الهی خارج است بالجمله
بقول بعد از سی و پنج روز از فوت ابی طالب خدیجه کبری درگذشت او افضل اموات مؤمنین بوده است
تا او زنده بود محمد صلعم زنی خواست بعد فوت او همدین سال غایب شد ابوطالب و سوده را بخوارست و غایب
در الوقت شش ساله عمر داشت و زفاف او بعد از سه سال اتفاق افتاد و در سال یازدهم از بعثت برتقا
مؤلف میر معارج النبوة محمد راج روئے نمود و در روایت حق تعالی که محمد صلی الله علیه و آله و سلم شده است
که چشم سر دید و یا به چشم دل دید از امام حسن و مالک و عکرم نه روایت است که به چشم سر دید و شیخ سعید
گوید که محمد صلعم را با روح و جسد در بیدار کسی با سمان بردند و حق تعالی را به چشم سر دید و امام ابوالکلام
در تاج المذکرین گویند که حق تعالی جمیع احساسات از محمد صلعم سلوک ساخت و از چشم مبارکش نور
کیفیت را برداشت و بعد از آن در کسوت نور بردل آنحضرت ظهور فرمود تا آنکه نور سلطان را مشاهده
کرد و سر در ویش از گروه صوفیان گوید که هر کس که سر حقیقتش باورش شد به جود پهن هزار سر
پیدا و شد ملا گوید که بر فلک شد احمد به سر گوید فلک با احمد و شد به بالچله در معراج به انوار سوخته
علیه السلام سجاده و قتیله و قتیله از رسید که فخر و طهر و عطر و مغرب و عشا باشد همدین
سال فارسیان بر وایتی در سال دهم بر روم غالب شدند اندرین باب کفار بر مسلمانان طعن کردند
و گفتند بر رومیان که صاحب کتاب انجیل اند فارسیان که صاحب کتاب نیستند غالب آمدند ماینه کتاب
ذاریم بر شما که صاحب کتاب یعنی قرآن هستیم غالب آیم درین باب نزول سوره الم غلبت الروم و کرد
بنین ابوبکر با کفار هر آنکه در سال بفتح سمنین که عبارت از سه یا نه سال باشد رومیان که صاحب کتاب
انجیل اند بر فارسیان غالب آیند و دیگر ایمان آوردن جنیان در تواریخ به شرح و بیست ثبت است
همدین سال بقول ملامحین که مؤلف معارج النبوة است در سال دوازدهم از بعثت شش نفر
از اهل مدینه که از قبیلہ خزرج بودند بوضع حقیقت بخیرست رسول صلی الله علیه و سلم آمدند و ایمان آوردند
و بر وایت مؤلف تاریخ صبح صادق در سال دوازدهم از بعثت و او زده کس از مدینه لطراف کعبه
آمدند و ایمان آوردند و همدین سال سی و دهم از بعثت مسلمانان بنا بر شریعت اضرار
کفار بموجب امر آنحضرت از که متعاقب یکدیگر بمدینه هجرت کردند تا آنکه با محمد صلی الله علیه و آله و سلم جز ابو بکر و

علی عرم در که کسی از اصحاب نماند و بروایت مؤلف صبح صادق در سبت و ششمین صفر سال چهارم و هجری
 بعثت محمد صلعم ابی بکر از که بمیدینه هجرت کردند و در ماه ربیع الاول بمیدینه رسیدند پس از سه روز علی علیه السلام
 که بموجب امر آن جناب صلعم بنا بر بیعتی نفس خود را فدای محمد صلی الله علیه و سلم نموده بپسندید از که بمیدینه هجرت
 کرد و بخدمت آن جناب پیوست و کتبان جوانان اسکاٹ از کتب فرنگ باز اقسام میگفت که در سال
 شش صد و بیست و دو که از تولد عیسی علیه السلام گذشته بود محمد صلعم از که بمیدینه هجرت فرمود
 و قالیح با آن سنون هجرت رسول صلی الله علیه و سلم و قالیح سال اول در سال اول از
 هجرت آن حضرت علیه السلام در محله قبا بنام ساد و درین سال نماز طه و عمر و عشا که دو رکعت
 بود چهار رکعت مقرر شد و اذان یقین فرمود و اذان بخواند و او در آن سال که تکی زبان هم داشت درین
 سال فاطمه را و ام کلثوم و ام المومنین سوخته را از که بمیدینه طلب نمود پس از آن عبدالعزیز بن ابی بکر
 بکه رفت و عایشه و اتباع پدر را بمیدینه آورد و بمیدینه سال آنحضرت میان مهاجر که عبارت از کسایت
 که از که بمیدینه هجرت کردند و انصار که عبارت از مومنان ساکنان مدینه است عقد مواخات نمود که یکدیگر
 را معاونت کنند و میبایست برند و این ستم بوده تا آنکه در غزو بدر بموجب آیت منوخ که در درین سال
 سلمان فارس بخدمت آمده مسلمان شد و قالیح سال دوم درین سال تحویل قبله از بیت المقدس بطرف
 کعبه و فرض شدن روزه ماه رمضان و تغییر دین سجد قبل بطرف کعبه و عقد فاطمه را بر ابی طالب علیه السلام
 بر صد اقی چهار صد مثقال بفرموده و امر به جهاد و قتال با کفار شد و آن جناب اول تیره به هشتاد کس
 بر ابو سقیان که بادولیت کس که از که بمیدینه و آن آمده بود با علم سفیر فرستاد و بدیه آنست که سخا
 بموجب حکم متوجه قومه شوند و غزوه آنکه محمد صلعم بنفس خویش در سپاه بود با مجبسه ابو عبد الله
 عبد المطلب رئیس مدینه با فوج خود بکفار رسید و یک کس را بقتل رسانید ابو صفیان بکه
 گر بخت درین سال غزوه بدر کزای اتفاق افتاد و اندران غزوه سه صد و سیصد و مرد با محمد صلعم
 بودند و هشتاد و دو اسب و سه پیر و هشت شمشیر و شش زره در آن شکر بوده و بقوله کم و بیش در آن سینه
 واقع است و در شکر کفار از نهصد زیاده و از هزار کم مر و جنگ و هفت صد سپر و صد اسب و سواران همه زره پوش
 بودند و در آن رزم ای چهل با هشتاد کس از کفار بقتل رسید و محمد صلی الله علیه و سلم ظفر بخت
 و عباس عم رسول صلعم و عقیل ابن ابی طالب در جماعت امیران به دست مسلمانان افتادند
 و دو کس از اسیران بموجب حکم محمد صلعم بقتل رسیدند عباس مسلمان شد از دیگران فدیه
 گرفت و نجات داد و از مسلمانان شش نفر از مهاجرین و هشت نفر از انصار در آن غزوه
 شهید شدند محمد صلعم از غنائم غزوه نذر خمس را برگرفت و بر شتر سوار ای ابو جهل و شمشیر
 بسته ابن الحجاج که آن را ذو الفقار نامند رقم اختصاص گشتند و آن شمشیر را در غزوه احد و تنه که شمشیر

علی غم شکست و باز در غره خندق به علی عزم و از آن پیش علی و اولادش بنور و بر ویت مولف جمع تا دق رفته رفته آن ذوالفقار
به مادی و مارون رشید خلفای عباسی رسیده و چون یزدین بن یزید بنی امیه بنی عباسی بعد از آن معلوم شد که بیست که ام افتاد
با حمله بافی غنائم را بر اصحاب غنیمت نمود و گویند که در آن شهر از در این از آن عباسی غنیمت داد و آنکه بنابر غار طه در مدینه
مانده بودند از آن حمله عثمان بن عفان بود که بعارضه بیماری نه فرقه خود فرستاد و بنیت محمد و زید مدینه را فرقه و در چند روز از آن سرخس در گذشت
و قصه آنکه از آن غنائم غنیمت و بهره داد و بعد ازین سال در غره بنی قبیله با نژاده شبان روز حصار های یهودان را محاصره
کرد و یهودان اسوار و اسلحه در قلع گداشته و سجد و شام زبند و محمد صلعم از آن غنائم دو کمان و سه نیزه و دوزره بر چید و
خمس جدا کرد و باقی را بر اصحاب غنیمت ساخت و در غره سولای بنی سفیان به جنگ گریخت و محمد صلعم و اراغاب
نمود ابو سفیان جهت سهولت رفتار بنان های سولای که با جود و شجاعت جنگند و مسلمانان آنرا برداشتند و آن غره را
غره سولای خوانند

بیان در غره غار طه
سی و یک علی و کمال

وقایع سال سوم از هجرت

درین سال غنیمت و ده قرقر را که در غره اسرار اتفاق افتاد و اینها گشته شدن است یهودی بر دست قبیل و سول
و از ابو رفیع یهودی بر دست خزرجان که چند کس برسم فرای و حصار آنها گرفته به قتل رسانیدند و بعد ازین سال محمد صلعم
بکشتن و غنیمت دیگر خود را که که پیش ازین در و حیت عیبه بن ابولیب بود و او را طلاق داده بود بعد فوت رقیه نکاح عثمان بن
عنان داد و آنکه از آن غنیمت عثمانی غنیمت بنی النور بنی قبیله و بعد ازین سال شتر به قرقر بوده که صد هزار درهم از کفار به دست آید بن
حارث رئیس جماعت شتر به که صد نفر بودند افتاد محمد صلعم بیست هزار درهم و دو نخمس از آن جدا کرد و باقی را بران صد نفر
قسمت کرد و بعد ازین سال زینب بنت خدیجه و حفصه بنت عمر فاروق و نوحه بیست و بعد ازین سال در نصف رمضان امام حسن
عزم از فاطمه زهرا در مدینه متولد گشت و بعد ازین سال غره و احد اتفاق افتاد و چه ابی سفیان با سه هزار مرد و هفت صد کس از آن
زره پوشش بودند و سه هزار شتر و دویست اسب از کله برآورد و قصد مدینه کرد و آنایان محمد صلعم گفتند که در مدینه جنگ کنیم محمد صلعم
جوانان بغر و جوفی عرض کردند که کفار حمل بر شتر ما خواهند کرد و محمد صلعم به که بیست سلاح بر تن راست کرد و بیرون آمد و جوانان
از آن منفصل گشتند محمد صلعم فرمود که آن وقت شمار کشم از مدینه بیرون رفتن صلاح نیست قبول نکرد و دید اکنون از آن است که چون
به بیست سلاح پوشد و بار بیرون آمد پس بیست از مدینه فرود آمد و در لشکر هزار مرد که چندان زره پوشش بودند و دو
اسب بزرگ و بیست و شش در مگاه بار است مونسان با کفار که ابوسفیان پدر معاویه رئیس القوم بوده بحرب برخاستند و آنها را
بشکستند و دست بتاراج در آن کردند و مقدمه بکس کرد و پدر و نژاد محمد بن علی و ابو جانه انصاری و سبیل بن حنیف و طلحه بن عبید الله
بیست کس از اصحاب نماز گویند که علی ابو بکر و خدیجه بن الحارث بن عوف بن سعد بن سلبه و قاضی و ابو عبیده زبیر بن العوام و طلحه بن عبید الله
بن ابی جراح ابن هبشت نفر از مهاجرین و جناب بن اسد و ابو جانه انصاری و سبیل بن حنیف و رشید بن نصر و سعد بن مساز
و سعد بن سبیل و حارث بن هشام از انصار این جمله چهارده اصحاب یا محمد صلی الله علیه و سلم در آن روز که ثابت قدم

کرده نبرست رفتند و بسیاری اسیر گشتند و بریه بنت حارث و در سهم ثابت بن قیس انصاری افتاد و نهایت اورد و ابو محمد و او محمد
 اورا سنجوست صحاب گفتند که شاید اقربا به قوم محمد اسیر گشتند پس همه را واکردند و بعد ازین سال گشتن کردن بنده عایشه
 بود که محبت آن منافقان بر دشمنان سبقت بخوان گشتند و آخر در پای کی و عصمت عایشه آیتها نازل شد تا محمد از آن مشهور
 گشت و منافقان که چهارتن بودند یکی از آنها عید انشد بن ابی سلمی منافق یوده محمد به یک رزم نشاند تا باز به خدمت برود و در
 سال غزوه خندق اتفاق افتاد و چه ابوسفیان با چهار هزار مرد و هزار و پانصد شتر و یک صد اسب از مدینه آمد و ابو موسی
 قرطبه که با محمد عهد داشتند عهد نامه باره کرده با ابوسفیان متفق شدند محمد یک هزار مرد و از مدینه بیرون آمد و در این کوه رشک گاه
 ساخت و بصلح مسلمانان فارسی خضر خندق امر فرمود ابوسفیان و لشکر یان او تسبیح رسیدند و خندق را دیدند و تعجب کردند
 و در محاصره آن بودند و کار بر مسلمانان تنگ شد روزی عمر بن عبدود که اورا در قبایلی عرب و شجاعت و فطرت بر او برتر
 مرد و عمر دند از خندق بگذشت و مبارز خواست و ابوسفیان و دیگران بکنا خندق آمد و ستادند محمد چون دید که کسی برزم و دیند
 فرمود که آیا کسی هست که من را این را کفایت کند علی عزم اجازت خواست و بعد بر مرتبه حکم یافت و نزد او رفت و گفت که مسلمانان
 را که و دیگر فرمود که دست از محاربه مسلمانان باز دار قبول نکرد و دیگر گفت که پیاده شو تا با تو مبارک کنم پس بدو گفت که بنابر آن
 گشته اند ام که چنین التماس کنند باز کرد که خود نهایی دوست همید ام که بروست من گشته شوی علی گفت من دوست می دارم که بروست
 من بقتل رسی عمر برفت و از اسب فرود آمد و اسب را بی کرد و پیش بر فرق علی زد و بر شش شقی شده و سر علی بجز گشت آب گاه
 علی بیک ضرب ذوالفقار او را بچشم فرستاد و روز دیگر کفار با اتفاق بیهودان بنی قریظه روی برزم مسلمانان آوردند و تا شام
 جنگ کردند حسین مقابل نعیم بن مسعود بن عامر عطفاتی نزد محمد صلعم آمد و ایمان آورد و گفت اگر فرماست بنا بر تفرقه کفار بر خود اجماع
 با آنها بگویم محمد صلعم رضاداد و فرمود اگر بفرموده نعیم نفیرب دیگر سنگ تفرقه و میان بنی قریظه و ابوسفیان انداخت گفت
 مسکن ماست خود رفتند و محمد صلعم بعد از آن امر کفار بدین آمد و نماز ظهر خواند و چهار ان ساعت بوجب وصی بر قتل بنی قریظه رفت
 و نماز عصر آنجا سنجو اند و محاصره چهار پر دخت بیهودان گفتند که ما نیز چون بنی نصر میبای و وطن افتاد که محمد صلعم هیچ وجه ایشان را
 امان نداد چون در قتل عاجز آمدند بفرمان محمد صلعم از قلعه پست شتافتند و آن هفت صد کس بودند محمد بفرمود تا دست نامه
 همه را بکشند و ضبط اموال ایشان کرده بکند بر دو تن و آن هفت صد کس انقبیل رسانیدند و در نزد کجی سال محمد صلعم
 ابو عبیده بن جحش را با طائفه بجانب سیف لجز فرستاد و در آن سفر او و احباب فرما بود و کار ایشان در آن سفر بجای رسید
 که بر که ام روزی نیم فرماید خوردند آیز و قنای مایه از در باب اعلی از خست کام مندر فرمایا که گوشتان خور و ندر

من
 نزول یافت و
 قریظه را فرستاد
 قریظه

وقایع سال ششم از هجرت

درین سال محمد صلعم سر بر جرب نبی کلاب و طائفه کینه فرستاد و ایشان منظر و منصور با غنائم بکندید آمدند و درین سال غزوه
 بنی قیسان واقع و بنی قیسان بگریختند محمد صلعم بکندید مر حبت فرمودند و بعد ازین سال غزوه وی غزوه اتفاق افتاد و بعد ازین سال
 بکندید قحط افتاد محمد علیه السلام با بار ماسه کینه بهجرا رفت و بی از این واقامت و و رکعت نماز گذارد و در خانه باران برخواست

در ساعت ابری برناخت و باران باریدن گرفت و درین سال آید و انوار بچ و ابوالموثره نازل گشت و محمد صلعم نیت عمره
 گذاردن متوجه مکه شد و فرمود که بجای سلیح با خود بگیر و قادیان گفت از ابوسفیان این ستم سلیح باید گرفت آنجا بفرمود
 گشت است آن حمل سلیح عمره پس روی بکند نهاد و نزد یک خدمه رسید و آنجا فرود آمد و عثمان بن عفان را ایکی فرستاد
 تا از ابوسفیان خلعت و غول مکه حاصل کند میسر نشد و عثمان در مکه موقوف داشتند و در مسکه شهرت یافت که عثمان در آنجا
 کردند محمد صلعم زبردور خسته نشسته بود پشت بآن و از او صحابه را دیدند و عوات فرمود ایشان بفرموده عمل کردند و این صفت
 صفت المصنوعان نامند و صحابه آن بقول اصم بن مرار و باصفه بن ابی و در پیش چندی از فرشتان سجد و در سکه محمد صلعم آمدند و اگر
 از صحابه بدست آمدند محمد بن سلیمه طلبه بود ایشان را اگر گشت از نزد محمد صلعم آورد و بفرمائش محبوب گشتند سهل بن عمر از نزد
 برسانت آمد و آن حماد را خلاص کرد عثمان که با ده تن در مکه محبوس بودند فرستادند و با آن فرمایان محمد صلعم و فرشتان صفا
 اتفاق افتاد و مقرر گشت که آن سال رسول باز گردود و مادوم سال سرای در میان نباشد و پس از صلعم که سال بکر مسلمانان
 بکند آید کسی فراخ ایشان شود و زیاده از سه روز در مکه نماند باجماعه معلیانه بعد از اطله چند که در تب تواریخ مرقوم است نوشته
 شد محمد صلعم در همان موضع ششمران را قربان کرد و در آن موضع سوره را نماند مالک فقیه اسینا نازل گشت و رسول صلعم
 بدست هر جهت نمود

سیدان نبوت و شرف
 که بیست و نه روز
 شهرت در راه
 درین سال محمد صلعم ملک عصر تا نماز نوشت و با کلام و عروت فرمود اصحاب گفتند که ملک نامه بی مهر اعتبار
 نمکند پس گشتند بر آن از فقره یک گفتند و بر آن محمد رسول الله نوشت کردند و بر نامها هر کردند و آن گشتند می با خلفاء و اصحاب
 بودند آنکه در محمد عثمان بن عفان از دشمنان بجاه افتاد و بر چند حب شد کمتر یافتند باجماعه آن وقت نامه بودند یکی بخبر و بر و بر
 باوشاه ایران دوم به بختی و الی حبش سوم به هر قل ملک روم چهارم گشتن شش سلطان اسکندریه پنجم به حارث
 صاحب شام ششم به جوده حاکم امانیه هفتم به منذر حران و واری سده و یه خمد و بر ویز و نامه نام محمد صلعم را ابالی نام
 خود و بر شرفت و نامه را بار کرد و جواب نوشت محمد صلعم فرمود که بفرستد که بیست من بجزا الله فانی ملک او را شد و
 به یاران و الی من نوشت که جمعی بدیده فرست تا آنرا که در کوی نبوت می گشتند و نزد عثمان از نزد یاران و کس از اجداد و شرف
 ایشان محمد صلعم گفته که خبر و تر خواند محمد صلعم گفت که فریاد است که مصلحت نیست گفته و کردند آنکه در روز پنجشنبه ایشان فرمود
 که خدای من خرد و پر ویز ابر و دست بشیر و پیر و یقین است باینکه بر ویز و باران بگوید و بگوید از نزد و سیم ایشان شریفان
 پیش یاران آمدند باران گفت آنچه او گفته است است و در حال این حال نامه سر و پر و یاران رسیده که بخبر بعضی سنان یاران
 ایمان آوردند و آنجانی فرست و ابالی بن ایمان آوردند و بختی من و مران پیش نیز ایمان آوردند و هر قل ملک روم و جوه
 گفت که اگر بیم نوال ملک نبودی ایمان آورد می چه باقی و جرم منورند و فید قتل من کنند و شوقش حاکم اسکندریه جواب
 بکتوب تا بینش آید نوشت و چهار کنیز و هزار شقال طلا و ششتری که آنرا او کدل خواندند می او و دیگر اجناس و یک خواجه

وقایع سال هفتم از هجرت

درین سال محمد صلعم ملک عصر تا نماز نوشت و با کلام و عروت فرمود اصحاب گفتند که ملک نامه بی مهر اعتبار
 نمکند پس گشتند بر آن از فقره یک گفتند و بر آن محمد رسول الله نوشت کردند و بر نامها هر کردند و آن گشتند می با خلفاء و اصحاب
 بودند آنکه در محمد عثمان بن عفان از دشمنان بجاه افتاد و بر چند حب شد کمتر یافتند باجماعه آن وقت نامه بودند یکی بخبر و بر و بر
 باوشاه ایران دوم به بختی و الی حبش سوم به هر قل ملک روم چهارم گشتن شش سلطان اسکندریه پنجم به حارث
 صاحب شام ششم به جوده حاکم امانیه هفتم به منذر حران و واری سده و یه خمد و بر ویز و نامه نام محمد صلعم را ابالی نام
 خود و بر شرفت و نامه را بار کرد و جواب نوشت محمد صلعم فرمود که بفرستد که بیست من بجزا الله فانی ملک او را شد و
 به یاران و الی من نوشت که جمعی بدیده فرست تا آنرا که در کوی نبوت می گشتند و نزد عثمان از نزد یاران و کس از اجداد و شرف
 ایشان محمد صلعم گفته که خبر و تر خواند محمد صلعم گفت که فریاد است که مصلحت نیست گفته و کردند آنکه در روز پنجشنبه ایشان فرمود
 که خدای من خرد و پر ویز ابر و دست بشیر و پیر و یقین است باینکه بر ویز و باران بگوید و بگوید از نزد و سیم ایشان شریفان
 پیش یاران آمدند باران گفت آنچه او گفته است است و در حال این حال نامه سر و پر و یاران رسیده که بخبر بعضی سنان یاران
 ایمان آوردند و آنجانی فرست و ابالی بن ایمان آوردند و بختی من و مران پیش نیز ایمان آوردند و هر قل ملک روم و جوه
 گفت که اگر بیم نوال ملک نبودی ایمان آورد می چه باقی و جرم منورند و فید قتل من کنند و شوقش حاکم اسکندریه جواب
 بکتوب تا بینش آید نوشت و چهار کنیز و هزار شقال طلا و ششتری که آنرا او کدل خواندند می او و دیگر اجناس و یک خواجه

در این سال

و در از گوش که آواز معنوی گفتندی برسم بدید ارسال و شست و صد شغال طلا و پنج جاسه به طالب که نامه رسول برده بود داد و از آن
 چهار کنیز یک یک بارتجیلینہ مادر ابراهیم ابن محمد مصطفی صلعم و عمارت و ابی شام آلوده حرب رسول شد و هر قل باوشاه روم اورا
 مانع آمد عمارت صد شغال طلا بشجاع که نامه رسول آورده بود داد و وجوده و ابی المامیہ در جواب نوشت که ز نام حل عقد یعنی از
 و یا خود ملن گذار تا ساعت کتم محمد فرمود که یک غورہ خرماکہ بر زمین افتاده باشد و از دروغ اہد اورا ندہم و نذر و ابی بخران ایمان
 آورد و درین سال فتح خیبر پیروان آنجا دہ ہزار مرد مقابل جمع آندہ بودند اتفاق افتاد و در دیوان علی عرم نبویہ کہ خیبر موضع شست
 سجائز کہ میان او و مدینہ از طرف شام شست بریدہ سافت و اردو بر بریدہ چہا فرخ شست پس مجموعہ سی و دو فرخ کہ نو دوشش سال
 شست گذرہ باشد و خیبر مفت قلیدہ است آورده اند کہ محمد باہر اردو چہا رصدم دارند و خیبر توجہ نمود و مطاب و سق از قلیدہ یہ خیبر
 مفتوح ساخت و قلیدہ قوس کہ حکم ترین قلاع خیبر بود بر دست علی مفتوح گشت گویند کہ علی را از دیار یک حصار بتوض بر پیودان
 از قلیدہ بر آمدند و چند سی از مسلمانان را شہید ساختند و قصد علی کردند و علی با ایشان رزم کرد و نہایت دوا ایشان متوجہ قلیدہ شد نہ
 علی متعاقب ایشان پردخت یک از پیودان باز گشت و ضربت بردست علی زد کہ سپہ رشتش با فتاد و پیودی سپہ برگشت و
 بگر گشت علی شہناک خود و ابد حصار رسانید و در این حصار بتوض را بقوت سپہ ہزار تن بود بر کند و سپہ خویش ساخت از علی اسلام
 مرویت کہ فرمود از ابقوت روحانی گذرم نہ بقوت جسمانی بعد از ان کہ بر زم فرخت کہ دو آن دوا از پیش شست خود مقدارت شستاد
 دست و در فگند و بعد از فتح بتوض اہالی دیگر قلاع خیبر امان یافتند محمد باہن شد ط آنان داد کہ یک آثار طعام ہر رومی از ان
 دیار برداشتہ بیرون روند و خیبر آن ہر جہ باشد باز گذارند علی بس بشکر باز گشت محمد اورا استقبال نمود و در کنار گرفت و صفیہ
 بزوجہ کنان پیودی و ابی انجار رسول بخوات بموجب و سہ رین فک را بہ فایمہ داد و دیگر فتوح و غنیمت بسیار از ان دیار بدست
 آمد ہمد رین سال عمرہ بقضا اتفاق افتاد آورده اند کہ چون محمد بکدینہ آمد بموجب امر اصحاب بیت الرضوان و شش صد تن دیگر کہ
 مجموعہ دو ہزار و یک صد کن شہند رواست کہ صد اپ حبیب محمد بن مسلمہ و اسلمہ بشہ ابن سعد دادہ با طائفہ از پیش روان
 ساخت اصحاب گفتند کہ یا رسول اللہ از شرط صلح این بودہ کہ با سلاح یکہ بنامی مگر شمشیر و غلات فرمودہ آنہا را
 بحریم نمی بریم و بنا بر احتیاط است کہ اگر مخالفان عمدہ شکنند اسلحہ با ما باشد پس یکہ آمد و بر نافہ قصوری سوار شد و مسجد اکرام درآمد
 و سوارہ ظوفا سجا آورد و آنوقت مشرکان بر قلل جبال رفتہ بودند و کدہ اخیالی گذشتند بلال حبیب فرمان بر بام کہید شد او
 با ناک نماز گفت و محمد بعد سہ روز بموجب عمدی کہ در صلحنامہ مدینہ کردہ بود متوجہ مدینہ شد و نذر و داد کہ بچاکس از اصحاب
 در مکہ نماز ہمد رین سال آنجناب نامہ بخندہ بن ابیم عثمانی حاکم سام نوشت و او مسلمان شد و ہمد رین سال غزوہ شمرین عمر کہ از
 طرف ہر قل و ابی ملقا بود مسلمان شد و ہر دو ہد ایا بکدینہ فرستاد

وقایع سال ہشتم از ہجرت

در اوائل این سال خالد بن ولید و عمرو عاص با جماعہ مسلمانان سالم و غانم از انجا بکدینہ آمد نقل است کہ محمد رسانیدند
 کہ در ان سفر عمر عاص را در می نماز باند او بیخانت گذارند محمد از او بازخواست کرد و او گفت کہ آنروز سرباسی را بود از ہلاک خود

در سیم غسل نکردم قال الله تعالی لا تقوا یا یدیکم الی التلک یعنی گفته است خدا تعالی که سیم را نیز دستها سے خود را
 در تملک محمد تبسم نمود و فرمود در گزید که هر خود مخلص پیدا کرده و بعدین سال غزوہ نبویہ اتفاق افتاد و آن قریہ از بلخارت مسجد و
 شام که از آنجا بیت المقدس و در مرحله است گویند که سرخیل و الی آنجا نامہ بر آنجا برفت و بگفت و گفته اند که از سرخیل
 و بنیا خبر او کسی نداشتہ محمد با ستماء این خبر سہ ہزار مرد و بدہضوب تعیین فرمود و وزیر بن حارث را امیر ساخت و گفت کہ اگر کوہ شہ
 جعفر بن ابی طالب و اگر او شہ شد و عبد اللہ بن رواج امیر باشد و اگر او شہ شد و سلمانان ہر کہ از او ہند امیر گردند و ہند ہند
 در ان مجاہدین حاضر بود و گفت ای محمد اگر دروغی نبوت صادق و ہر کہ انام بر دی شہ شد و وزیر کہ ابناسی بنی اسہیل اگر
 صد کس انام بردندی آنہا قاتل رسیدندی با بجز رسول بود و اصحاب رفت و وزیر سپاہ بر آمد و بجد و دوسویہ رسید سہ ہزار
 ہاشم عظیم ہمسلمانان رز سے غلوت کرد و برادرش قاتل رسید و او در قلعہ محصور شد و بسیاری از مشرکان عرب ہمد و او
 رسیدند سرخیل ہاشم عظیم از قلعہ بیرون آمد و رز سے صعب کرد و آن ہر سہ اصحاب یکی بعد دیگر سے علم گرفتہ شہید شد اند
 بعد از ان خالد و یسیر مسلمانان امیر افتند اما نہ ہمت رفتند خالد اشیان را بجنگ خواند فائدہ نکرد و کافران تعاقب
 کردہ بسیاری را شہید یکی از مومنان گفت و سر کہ شہ شد ان بہتر است کہ در گریہ مسلمانان با گشتند تا شب جنگ بگردند
 و دیگر روز خالد و شعیب سپاہ را غیر دادہ بہ استاد و مخالفان گمان بردند کہ لشکر بعد از اشیان رسیدہ تیر رسیدند و دیگر نچند خالد
 بسیاری را بگست و ظفر یافت مورخان این اغزوہ نوشتہ اند یا آنکہ محمد در ان جنگ حاضر نبود اما اغزوہ برای ان
 نوشتہ اند کہ چون مومنان با مخالفان در سر کہ موتہ بزم پر و افتند از و تعالی حجاب برگرفت و آنچه در ان رزم می گذشت
 رسول آنرا میدید و یاران را مفصل از آنحال در مدینہ آگاہ می داد پس گویا کہ بنشین خوشی و آنجا حاضر بود و بعدین سال آن
 مکہ اتفاق شد آفرودہ اند کہ در صلحنامہ قدیمہ یک شرط آن بود کہ توجرت کہ در امان آمد اغزوہ تیر نکرد کہ در پناہ قبائل قریش اند
 اگر با خود با جنگند کسی از دوستان آہیاد و اشیان نکند روزی در کہ یکے از تیر نکرد زبان بخجور رسول برگشا و چراغی سرور سے او
 شکست و دیگر با تمام اوربختند و از قریش استمداد خود استند نکرد تہ بن ابی جہل و دیگر قریشیہا ان شکستند و قباہما ہر دو گرفتہ
 بعد و دیگر یان پر و افتند و بسیاری از از بنو جراحہ را بہ قتل رسانیدند ابو سفیان از مخالف آگاہ شد و بہ مکہ آمد و دیگران ملامت کرد
 و بعد ان چند روز روی مکہ نہ ہما و در دست صلح بنیز اید اما پیش از ابو سفیان چند کس از بنو جراحہ مکہ نہ رفتہ صورت حال را
 برض آنحضرت رسانیدہ بودند سخن ابو سفیان را آنحضرت کسی از اصحاب جواب و نعم دادند و او را تو قیر سے بگردند ابو سفیان بخیر
 بکہ آمد محمد صلح چند روز قنائل نمودہ محافظت طرق کہ کہ خبر وجہ بکنار کہ رسید ان فرمود و با ہفت صد مرد از مہاجر کہ در میان اشیان
 سہ صد آپ بودند و از انصار چہار ہزار مرد کہ با با قصد آپ و شہید و همچنین از ہر قبائل فوجے آرستہ از مدینہ بر آمد و تا سید
 در پطران وہ دو از وہ ہزار مرد و اسبان بسیار و صلح بیشمار در سر کہ بودند آنجا نزول فرمودہ و حکم فرمود کہ کسی کہ آشی از و تیر شد
 کہ از آنجا خبر نہ شہند بدیدند و عظیم ہر رسیدند ابو سفیان از کہ بخیر گیری بر آمد و عباس از لشکر بیانوں بر آمد و ابو سفیان را
 و بعد و بگشت قریشی ہوا کردہ نزد محمد صلح آورد و محمد گفت کہ ایمان از او انتہاء نمود عباس گفت اگر ایمان بسیاری عداقت تیر قبائل
 ابو سفیان تیر رسید و ایمان آورد و محمد اورا فرمود و قریش ابایمان خواند عباس گفت کہ او بکہ رو و متر گرد و اول فرار

مسلمانان بر دوش کن تا از ہم مرید نشود پس عباس اور ابو صفیہ کہ مرفوح بود باز دشت چند آنکہ طبقات چشم از پیش او گذشتند
 ابو صفیان نیز بجانب او ایستاد و بیکه آمد اما لی مکہ از و پرسیدند کہ از پی تو این عبا چیست گفت وای بر شما محمد است قریش چون از رسیدن محمد
 آگاہ گشتند عکرمه بن ابوجہل و دیگران روی بر زمین نهادند خالد و لیہ مقدمہ اسلام بود با ایشان مصاف داد و وزم کنان بدر مسجد
 رسیدن مخالفان بر قتل خیال کریدند خالد بنفثا دین از گرخیگان گشت گفتند کہ خالد را آنجناب از قتل بنی کردہ فرستاد پیام
 مایہ و رسانید کہ محمد صلعم فرماید کہ کافران را بقتل رسان خالد بنفثا دین گشت چنانچہ گشت پس نزد رسول آمد آنجناب
 از خالد پرسید کہ چرا بفرمودہ عمل نکردی گفت کہ فرستادہ تو چنین گفت آنجناب از دیار خواست کہ گفت کہ یا رسول اللہ
 خواستم کہ بفرمودہ عمل کنم شخصے را دیدم کہ سرش با آسمان و ماںش بر زمین بود و بر سر سینه من نهاد و گفت کہ خالد را بقتل امر کن
 و الا من ترابہ قتل رسانم آنجناب امر و انرا خدا ہی است کہ در پس مسجد احرام در آمد و علی را بفرمود تا بان را شکست و تان
 کہ بر بلندای بودند و دست با منامی رسید علی عمر را بفرمود تا مایہی برکت آن جناب بنماید و بان را بر زمین زد و کلیتہ خانہ کعبہ
 بطریقہ و در کشود و اندرون رفت و در کعبت نماز گذارد و پس اما لی مکہ طوعا و کرہا ایمان آورد و محمد صلعم بفرمود کہ پانزدہ
 مرد و شش زن ہر کجا کہ یابند بہ قتل رسانید و از ان جملہ کہس بہ قتل رسیدند و شہادت نفرت شفاعت اصحاب اما ان یافتند و
 ایمان آوردند و از ان جملہ بود عکرمہ بن ابوجہل کہ شہادت آمد و ایمان آورد و دیگر وحشی غلام قاتل حمزہ بن عبد المطلب کہ شہادت
 و آخر ایمان آورد و او است کہ در عمد خلافت ابو بکر کاری بزرگ کرد چہ سکہ کذاب کہ دعوی نبوت کردہ بود در زم قتل رسانید
 و از ان شش زن یکہ ہندہ زوجہ ابو صفیان بود و یکہ دیگر کہ ایمان آورد و دیگر چہار کہ بقتل رسیدند و ہمدین سال غزوہ
 حنین اتفاق افتاد آورده اند کہ بعد فتح مکہ معطلہ شہادت موران و یقین گفتند کہ اکنون محمد جایز آوردہ ایمان بہتر کہ پیش
 کنم پس مالک بن عوف رئیس سوران و کنان بن عبد و عہ امرای یقین باشی بالاخر و بچنگ چین نهادند محمد صلعم با
 پانزدہ مرد و شہادت شہادت ابو بکر انبویہ شکر اسلام دیدہ گفت باین کثرت سیاہ مغلوب نشویم محمد انرا شنید و نگاہ شہادت
 بر ان سبب حق تعالی بحسب اسلامیان را منہر م ساخت و بالاخر بطرف او شمشیر ہزار ہزار و شہادت چہار ہزار شہر و
 جہل ہزار از اوقیہ نفرہ و جہل ہزار گو سفند در ان سرکہ غنیمت بدست آمد مالک بن عوف قبلہ طائف پناہ برد رسول غنام
 را و موضع حصر ان نگاہ شدہ بطایف شتافت و قلعرہ را محاصرہ کرد و در ہما ہی صعب اتفاق افتاد و قبوسے بعد از ہندہ روز
 بفتح قلعرہ مقید شدہ کوچ نمود و موضع حصر ان رسید و دست عبا بر کشاد و طائفہ از مسلمان کہ یولفت اقلرب مشہودند علی
 و اقربا ایشان فرستاد چنانچہ جہل اوقیہ نفرہ و صد شہر با بوسفیان و ابو صفیان گفت پس من نہ پدر را چہرے ہندہ آنجناب
 ایمان قدر او را بداد و باز گفت کہ پس دیگر معاویہ را بے نصیب نکرد ان رسولی چندان اوراد ابو صفیان گفت بخدا ہونکہ
 کہ کہ بے ہم در جنگ و ہم در صلح و ہمین سبیل دیگران را عطا فرمود و نقل است کہ انروز عباس بن مرد اس را بہر شہر داد
 عباس مہر و شد و تنی چند از روی غلبہ گفت محمد گفت بر خیز و زبان اور قطع کن علی دست اورا گرفت و بجای شہر ان آورد
 و گفت از شما شہر بگیر کہ رسول بقطع زبان تو بدین وجہ حکم فرمود عباس گفت پدر ما در ہم فدای شما با و چہ گرم و حلیم آید
 شہر گفت کہ رسول ترا چہا شہر داد کہ ہاجرین و انصار زکات اگر خواہی از یولفت اقلرب تا سہ صد شہر بگیر عباس

همان چهارشنبه برگرفت آورده اند که آن روز از شمار گشتند چون محمد بن قنوم خویش رسید از ما فراموش کرد و خبر ایشان را
 شنوید و مال خبر ایشان اندک می شنید و شمار را جمع آورد و گفت که کدام یک بخوابد از مکتب بایستد و بامال ششمین
 بخانه بروید و بار رسول خدا مرخص نماید شمار بگریستند و غدر خوشتند و در آن منزل جمعی از قبیل سوروان بخدمت آمدند
 و ایمان آوردند و طلاق اسمیران خود خواستند رسول آنها را آزاد کرد و مالک بن حوف آگهی یافت و از حصار طائف نجات
 پیوست و ایمان آورد و جناب اموال و عیال او را باز داد و صدقه شمر و دیگر او را عطا فرمود و در دوازدهم ذی قعدة از قصران
 احرام عمره پشت بیکه شد و جناب بن رشید را الهارت مکه دارد و ابو عبیدان بن حرب را بر حیران از بلاد مدین و الی سبخت
 و محقران مرخص نمود و بنی غنایم را قسمت فرمود و در خرداد سه قعدة بخارینه رسید و درین سال ابراهیم ابن رسول
 از مایه قبطیه متولد شد

وقایع سال شصتم از هجرت

درین سال بعضی را بر اخذ زکات بقبائل عرب فرستاد و علی را بقبیله فرستاد و علی تجانهای آنها را
 خراب ساخت و دختر حاتم طائی را با سیری گرفته بکینه آورد رسول او را نجات داد و عدی بن حاتم طائی کز شام که بنشیند
 بکینه آمد و سلمان شد و در سال پنجم سلیمه عام که زده کرده بودند و درین سال غزوه تبوک افتاد و تبوک موضع و قلعه و چشم
 است شام سیح محمد بن سعد که ملک شام قصد مدینه دارد و مقدمه بشکر او به بلقاء رسیده و در آن سال هر یک از مهاجر و
 انصار از آنجا که خود را بر ابراهیم حساب الامم رسول در ساختگی مهمات آن غزوه صرف کردند چنانچه ابوبکر شام را خود را پیش محمد آورد و
 فرمود که برای طفلان چه داشتی گفت خدا و رسول او و آن چند است علی را در مدینه بقیعه ساخت و بایست هزار مرد و بنوی بشتاد
 هزار مرد که از آن جمله ده هزار سوار و دوازده هزار پیاده بودند و ابوبکر رسید و دو ماه آنجا ماند و از آن غزوه مسلمانان را از
 دویزداد و نوشته و شربت گریه بود و ابی آبه عرب بسیار رسید که گویند آب بزمه کباب بود که مردم شهران رزمی گشتند و از
 رطوبت امواجشای آن دهن با سه خود را زخمی ساختند چون از مخالفان در آن مدت اثری نیافتند آنجناب بکینه محبت
 نمود و درین سال در ماه ذی قعدة آنجناب قصد حج کرد و چون شنید که شرکان بپشم جالبیت عربیان و بر بنه طواف خانه کعبه
 می نمایند از کربت اختلاط با ایشان منفوت فرمود و اول ابو بکر و عقب او بوجوب حجت علی را بکجه فرستاد که بقوم رساند
 هر که ایمان آورده و شهادت در آید و دیگر بر بنه بکاس ج نهند و اینها بعد ازین سال بکاس از کافران و مشرکان
 حج بکجه آورد و دیگر آنکه بعد ازین کار که مسلمان نشود خویش بدر باشد ابو بکر و علی بکجه آمدند ابو بکر ناسک حج بمردم آموست
 و علی تنگ از نیام بر کشید و تبلیغ رسالت نمیداد تمام بجای آورد پس بر دو بکینه بازگشته و درین سال عبداللہ بن ابی سہل
 منافق نمازش محمد نبیادت او رفت و بحسب التماس او سیر این خود را که ملحق بدین شریعت بود و حجت کفن او را داد و او گفت
 که بعد مرگ برین نماز گذارد و دعائی استغفار بر او خواند آنجناب قبول فرمود و در روضه الاجاب بنظر اقم رسیده که بعد از
 دفن او را از گور بزبون آورد و سرش در کنار نهاد و آب دمان مبارک از انگشت خود در دمان او کرد و منافقان و دیگر عجزینا زنده

وقائع سال دہم از ہجرت

وقایع سال یازدهم انجمن

قد ادايل آن سال محمد صلعم مريض شد و صحت يافت خبر فرزند چهارشنبه بخت و ششم صفر يا زيار شد و هر روز مرض در
ترايد بود و قتي در شدت مرض با اصحاب فرمود که و است و کاغذ و قلم پاريده تا وصيتي بخويسيم که شما بعد از من گمراه نشويد
خاروق گفت رسول را عليه مرض فراغت دارد قرآن درميان ما سجد است يعني گفته اند که تمام دو وقت و کاغذ بايد داد
و ريخته گفت آوريد يا ايند شد رسول چون بهوش شد را که گفت نشايد که پيشتر ميخيزد او را کنند از سر و پا بر خيزد اين اول چشمها
که در دست امير بيدار ميرود انبيا مسير طالعين و بعد از آن انصاف شده اند که خودشان نموده و نگردند چاه چاه و در آنها راه و در سوختن است

یک دیگر و فاطمہ و علی عرم را وصیت نمود و بپای مرضی استنداد یافت عباس با علی گفت بیات پیش محمد رویم و در امر خلافت استفسار کنیم اگر
از ما باشد فہما والا التماس کنیم تا ما را با وصی ہارش کند علی قبول نکرد و عباس گفت اگر حال اورین محل بدخل کنیم دیگر گز خلافت ہما رسد
علی گفت کہ من ہرگز از ان حضرت سوال نکنم و دنیا نطلبم بالجملہ شدت مرض بانحضرت بسیار شد و آخرین سخن این بود
انصلوات الصلوٰات و حال بران حضرت متغیر گشت و رحلت فرمود علی و عباس و قثم و فضل و اسامہ بن زید و
صالح مولای آنحضرت آنجناب را غسل دادند و تکفین کردہ بر سر بر نہادہ بیرون آمدند اول ملایکہ بر آنحضرت نماز گزاریدہ
و بعد از ان مردان صحابہ بے امانت و پس از ان زمان بدستور نماز گزار دند و رہا ہما کجا کہ قبض روح پرتوح شدہ بود یعنی
و حجرہ عایشہ دفن کردند رحلت محمد بقول اکثر و از دہم ربیع الاول آن سال بود و سن شریف شصت و ستہ سال الانحدر
چون چہل سال شد بہ نبوت و دعوت مبعوث گشت و سپردہ سال در مکہ ماند پس بدینہ ہجرت فرمود و دودہ سال در مدینہ سپرد
و دوران دہ سال کہ در مدینہ بود پنجاہ و ششش سپہ بر سر دشمن فرستاد و ولست و ہفت بار با مخالفان دین غزا کرد و در نہ
غزوہ نفس نفیس خویش مقابلہ فرمود و ہجرات از آنحضرت بسیار است از انجملہ یک شق القہر است و اقوال از ان جناب نیز بسیار
است و آخر احادیث نامند از انجملہ است من لم یقدر علی کتب الفضائل فلا یکن قصیدہ ترک الزکات قال ملاک امشی فی شکیب ترک العلم
و جمع المال و بر تقوی سپہان رسول چہارتن بودند قاسم و ابراہیم و طیب و طاہر ایشان از خدیجہ بودند و پیش از بلوغ بکدہ گذشتند و ابراہیم
از ماریہ طیبہ بود و بکینہ و خردی فوت کردہ و بروایتی دو سپہ بودند کہ طیب و طاہر کہ نیت ایشانست و چہار دختر بودند و ہر چہار از خدیجہ متولد شدہ بودند
زینب و رقیہ و فاطمہ و ام کلثوم زینب رجا کہ ابوالعاص ابن ربیع بودند از دو سپہری و دختر بی فوت کردہ و دخترش را علی عرم بعد تو
فاطمہ بموجب وصیت او بنجو است و ام کلثوم و نکاح عتبہ بن لبہ لب بودہ عتبہ و را باغواہی کافران طلاق داد و رقیہ رسول صلعم
عثمان بن عفان دادہ بود و او در گذشت رسول عرم ام کلثوم را عثمان بن عفان داد و از ان ہنگام عثمان ہندی انورین ملقب شدہ
و عثمان را از رقیہ سپہری یو چو کہدہ بود و عبدلہ نام چون دو سالہ شد و گذشت و بعد از رقیہ را دیگر فرزندش و از ام کلثوم نیز فرزند
یو چو دنیا مد و اباسیہ گویند کہ رقیہ و ام کلثوم و دختران رسول نبودند و پدر ایشان شوہر پیشین خدیجہ بود و صاحب و فتنہ الاحباب گوید کہ ان
ہر دو از صاحب صلعم یو چو آمدند و دختر حارمی فاطمہ ہر دو رجا کہ نکاح علی علیہ السلام بود و فاطمہ یکہ سپہ داشت و ستہ و دختر سپہانش
حسن حسین و محسن محسن و خردی فوت کرد و دختران رقیہ زینب و ام کلثوم رقیہ بطولیت در گذشت زینب و رجا کہ نکاح عبدلہ
آمد و ام کلثوم را عمر فاروق بنحو است و بعد از عون بن محمد بن جعفر طیار را و ر اخطیہ کرد و در از ولج رسول و ایات مختلفہ رفتہ است
کہ خدیجہ نکاح کردہ بعضی را طلاق دادہ انچہ کہ بودند ایشانند اول خدیجہ کہ بری زینب بنت خرمیہ این ہر دو زمان رسول فوت کردند و ہنگام حلت
و حائضہ زن سکا سپہری کہ ان بتولی چہار اند و حیات بودند و اسما ایشان نیست عالیشانہ بنت ابی بکر کہ با کردہ و شیرہ بودند و دیگر صبیہ چون
سودہ و حفصہ بنت عمر فاروق و ام حبیبہ بنت ابوسفیان خواہر معاویہ و ام سلمہ و ام کلثوم و جوہرہ و صفیہ و جہولہ و خیرہ و سمونہ از سخنان صحابہ
است اگر گفتند کہ کس کے نیکو باشد گفت انکاء کہ ہذا و دیگر است گفتند کہ کی بدکار باشد گفت انکاء کہ ہذا و دیگر کار است بالجملہ بعد از
رسول علیہ السلام اسبے بکر بن لبہ فحافو سمی القہر شہی بخلافت شست لقب او صدیق است و نسب او با محمد و مرہ بن کعب
سپہست پیوند و ابو بکر اول کسی است از رجال احرا کہ ایمان آوردہ و اول کسی است کہ اورا خلیفہ خواندند و اول کسی است و

اسلام کو اور صدیق خواندند و اور خلافت خود یا زورہ امیر و سپہ سالار و بہ جانب فرستاد و اعدا بر قتل و زور ایشان کیے
خالد و ولید بود و خلافت او سلیم کہ کذاب کہ در پیامیہ دعوی نبوت میکرد و خلق کثیر باو گردیدند و بعد از زرم صعب بدست خوشی غلام
القبیل رسید و خالده ظفر یافت و بسیاری از لشکر مخالفان عراق و عجم و شام خلافت را بگو بگزینم و شکستہ شدند و او مدبرض شد و گرد
و گویند کہ زور از ہر داوران سپہران او بنید محمد بن ابی بکر و عبدالرحمن و از سخنان او است کہ سہ چیز یافتہ میشود در سہ خبر دولت بہ آرزوی
و جو انے بنجمناب و صحت با و وہ و گویند کہ علی عرم بعد از چہل روز و لقبوے پس از شش ماہ بعد از فوت فاطمہ با ابوبکر بیعت
کرد و امامیہ گویند و بیعت نکرد بعد از و عجم و ابن الخطاب عدوی القریشی بخلافت نشست و لقب با و قاروق است و
نسبتش محمد و کعب بن لوی بہم می پیوند و بعد ایمان او عدو مسلمانان چہیل رسید و او اول کسی است کہ اورا امیر المؤمنین خوانند
و اول کسی است کہ بتار الشکست و اول کسیست کہ باشارہ علی تاریخ ہجری وضع کرد و اورا امتحاح الامصار گفتندی چہ در خلافت او
شہر باہی بسیار مفتوح شد و از ان جملہ است اکثر بلاد شام چون دمشق و طبریز و فلسطین و عسقلان و بعلبک و حمص و حلب و قیسریہ
قنبرین و الطاکبہ و بیت المقدس این جملہ بردست ابی عبیدہ بن الجراح و سائر عراق عرب بردست سعد بن ابی وقاص و امواز
بردست موسیٰ اشعری و اسکندریہ و مصر و طرابلس غرب بردست عمرو غاص و مصر و صقلیہ و دیوار و طبرستان و کرمان تا حدود
دیگران بردست دیگران و گویند کہ در عہد خلافت فاروق نہرا روی و شش شہر با توابع مفتوح شد و چہار ہزار سی ہشتاد و دو اورا ابو بکر و فلک
مغیرہ ابن شعبہ لقب رسید و او بعدالت موصوف بودہ قتی سپہرش عبدالرحمن خمر خور و عمر بن و حارون فرمود و ہنوز حد تمام نشدہ بود
کہ عبدالرحمن بکمر و عمر لغیر مودت با بنیش زدند چندانکہ حد تمام شد و عمر را شش سپہر بودند و از ان عبدالمدین عمر و عاصم بن عمر و قیدیا
ماندند و از سخنان عمر است کہ دامت چہار نوع است اول دامت روزہ و آن چنانست کہ کسی نا ہار و نا خوردہ از خانہ بیرون
می آید و دامت سال آنکہ ترک زراعت کند و وقت آن و دامت عمر آنکہ ز ویش غیر موافق باشد و دامت ابد آنکہ ترک کند حق تعالی را یعنی
فراموش کند پروردگار را و گویند کہ علی عرم با و بیعت کرد و بعد از عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف
القریشی و او اول محمد سال سبت و چہام ہجری بخلافت نشست و او علوم و حیا معروف بودہ جامع آیات قرآن شریف بودہ و ذی النورین
لقب او سبت چہ و و خرم محمد یکو بعد فوت دیگر بنی بعد کجاک و را و رود معاویہ بن ابوسفیان را کہ در خلافت عمر بد مشق عامل بود بدستور اورا
بر ملک شام بحال نشست اکثر از عمالان عمر اغزل کردہ دیگر امر انصب نمود و در عہد خلافت عثمان گنجہ و برو و خراسان بیلقان و شروان و
طوس و پرات و بختمان و نیشابور و سمرخس طایفان فاراب طلیس مفتوح گشت نیز و جز و شہر با عجم از سپاہ او بخراسان گریخت و بکمر و افتاد و بجا
و گدشت قسطنطنین بن ہرقل لے روم از لشکر سلام نهم سہرہ قہاد و انجا بردست سپاہ خود قتل رسید و بیکار از ملک اطراف کہ بعضی
از ان ایمان آوردند و بر بنی خیر قیضال کردند و در زمان او فتوحات بسیار و دست داد و مال بسیار شد و او در خلافت حجاب ہوا
بروز نشاند تا خلق را از دخول ہیجا با مانع آمدند و انگستری رسول کہ بر نامہا و مناسبتہ بنحین کہ عبارت از لے بکو و عمر است مہرمی نہاد
بجاء افتاد و ہر چند کہ آنرا جہتند کمتر یافتند و در آخر خلافت او میان او و اصحاب رسول مخالفت افتاد و خلق کثیر قتل او فراموش
و خانہ اورا محاصرہ کردند و در حین محاصرہ علی چند مشک پر آگہ کشید بسیار سچا و او فرستاد و بالاخر مخالفان سچا نہ او و آمدند و
آنروز جمعہ و دوازہم ہجری سال سی و پنجم ہجری کہ بود او را شہید کردند و او انوقتہ ملاوت قرآن شریف میکرد و خوش برین آیت

بیان خلافت عمر فاروق
حدیثیہ الاقلام

بیان خلافت عثمان
حدیثیہ الاقلام

بیان خلافت ابوبکر
حدیثیہ الاقلام

افتاد و سبب فیکم الله و هو السميع العليم و رسید ان بودند غیر از بنات رسول چون خالد بن عثمان جدر اقم حروف است و عبد الرحمن غمائی
از اولاد اوست و ذکرش در قلم سوم و ضمن بگذرد هر قوم است و بعد از عثمان علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم
الدعوی انفرشی بن عید مناف بن لانت است و قبش است الله و در قس علی است از سنا قبش کتا بنا معلومت و علی غم را
در خلافت خود با سب طائفه اتفاق محاربه افتاد اول با صاحب جمال که ام المومنین عائشه سرگروه آن جماعت بود خویش آنکه چون
محمد بن ابی بکر و دیگر رفیقان علی عرم و در قتل عثمان شریک بودند عایشه بنابر سواد مزاجی با علی از عهد رسول صید غشست و دیگر از قس
طلحه و زبیر و غیره مخالفان علی دعوی خون عثمان از علی کرد و هم مجاری به اینجا مید و عایشه بر شتر سوار شده با علی از زم کرد و شتر
به شتر مید علی بدید غشست و در ان حرب پیروده هر کس از سیاه عایشه و نهضت کس از شتر علی کشت میشدند و دوم محاربه با معاویه
بن ابی سفیان بوده که علی خواست که معاویه را از حکومت عزل کند عایشه گفت اگر چنین کنی او ترا بقتل عثمان متهم سازد و علی شنید
و معاویه را پیوست خواند و همان پیشین آمد که عایشه گفته بود معاویه بر زم پیش آمد یا نه و سیاهان فریقین بهنگامه زم بوده و در نه راه با
محمد ام که دومی فتنه و دومی حجه و محرم و رجب اند شفا بدست که زدند و جنگ سلطانی بنا بر خوف احتیصال رضا نمیدادند لیکن با
بودی که هر دو جانب محبت میداد شتر فتنه می و چه ان زم کردندی که یک کس از ایشان بازگشتند می و گفته اند که در ان
شتر که شصت هزار و بقوه کشتاده هر کس به قتل رسیدند و هفتاد تن از اصحاب بدریان که در فوج علی بودند به قتل رسیدند
بالاخر علی بر طبق استر ضامی معاویه و دیگران به اکر راه را ضعیف ساخت و هم معنای محمد را بر حکم ایشان رضا داد و هنگام صلح
مردی از بنی اسیر اسیر شدی میسر تمام بر شتر که معاویه حمله کرد و چندین کس را کشت و باز کشت و چند می از اصحاب علی
را به قتل رسانید و گفت که من از علی معاویه بنیر ام که بگو رضا دادند پس آنم خور ابی شتند اول خارج بود که به قتل رسید
و خوارج عبارت از ان جماعت آمد که از هر دو نیزار اند و آن گروه بسیار شدند و ذکر ایشان بنیاید یا بگو محمد از تحریر صلح
علیه اسلام بگو و معاویه شام هر حبث نمودند و صلح میان بد و م استند لیکن معاویه گفت که از طرف معاویه
این بود موسی اشعری که از جانب علی حکم بود و بفرست چه موسی اشعری گفت که مصلحت نیست بایان صلح هر دو اتفاق نماید
و ام خلافت را با شعر ای اند ازیم و بعد از ان روز دیگر به صلح یک و یک ر است عایشه خلافت دائم حکم کنیم موسی پسند
عمر عاص را اول بدین فرستاد تا حکم کند موسی اشعری بر بنیر رفت از طرف عمر عاص علی را از خلافت خلع کرد و فرود آمد
پس عمر عاص بر بنیر رفت و گفت که موسی اشعری امین علی صاحب خود را از خلافت خلع کرد و ما که از طرف معاویه
امین و حکم ایم معاویه را از خلافت مقرر داشتیم از ان امر شعری عظیم در خلاق بدید آمد جمعی از حاضران گفتند لا حکم الا الله و
شکر اتوال اینها شدند عمر عاص پس از ان بدین رفت و خلافت معاویه سلام کرد اما لی عراق زبان طعن و لعن بر معاویه
و عمر عاص و تابعان او بکشد اند معاویه شنید و امر کرد که علی و عیین و ابن عباس و دیگر شیعیان علی را بر سنا بنیرا گویند
و ابتدا می سب گفتن و سالی سی و نهم هجری بدید آمد علی عرم بنرم شام کج لشکر روان داد و در خلال این احوال هم خوارج
پیش آمد و بان بدوخت گرده خوارج چهار هزار و بقوه شصت هزار مرد بودند و همیشه به قتل رسیدند مگر
شده کس از ان قتل رسیدند و بیرون رفتند که از ان بخیره و دو تن بهستان رود کس بمجان و چهار کس سبایای دیگر از ان

و

ن

خواجه ملک بایشان منسوب اند و از ایشان این قوم باشند و همچنین از فضیلت آن که وقتیکه تابان زید شهید بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی علیه السلام در عین برزم اورا گفتند که از ابوبکر و عمر و عثمان و آلا از جده اشولیم زید شهید ابابکر و پس از جده اشون زید گفتند فتنه
پسین انقوم را فتنی خوانند و این واقعه در یک صد و دوازده هجری که زید شهید بر شام بی ملک مروان خروج کرده بود اتفاق
افتاد با حمله چون آنجا آمد از زید جدا شدند و زید جنگ میکرد تا آنکه شصت و شصت نفر بشمارت رسیدند انقصه علی بعد از قتل خواجه
خوست که لشکر شام شد و در آن دو ساله روز عبد الرحمن بن طح در نوزدهم رمضان سال هجری بیست و نهم بر فرق علی زد و دست و کم
رمضان همان سال از آن زخم حلت نمود از سخنان علی است که عاجزترین خلایق کسی است که دوستی بدست آورد و از و عاجز
تر این که چون بدست آورد و اربابان که ملائحتی بکنند از نقلی است که اعرابی روزی مسجد رسول آمد و به تعجیل تمام نماز گذارد و در عایت
از کان نماز بجا نماند و چون خواست که بیرون رود علی عرم بانگ برآورد و تعلیل برداشت که پراورند و گفت آن نماز محسوب
اعرابی نماز از سر گرفت و شش و هفت و نهم و تمام بگذارد و علی فرمود که اکنون بگوئی که آن نماز بهتر بود یا این عرابی گفت زیرا که
آنرا از سرش خدا می تواند کرده بودم و این را از بیم تعلیل علی بخندید و او را انوارش فرمود و خبر زید ان علی علیه السلام بدست
تن بودند یا زنده از انات و دوازده از ذکر و از جمله ذکر حسن و حسین از فاطمه زهرا و محمد که منصفیه مادر او بود و او محمد بن حنفیه
معروف و مشهور بوده و او لقبوت باز و و تعلیم و معرفت بوده نقل است که وقتیکه ملک روم در تن نز و معاویه فرستاد و نوشت
که مانند آن بهر سان یک لغایت بلند بالا و دیگر که در قوت باز و نظیر مذشت معاویه محمد حنیف را بخواند او بیاد گفت روم
اگر بخواند پیش من اورا دست گرفته بر خیر اتم و یا من نشینم و او مرا بر خیزاند روم جلوس اختیار کرد محمد دست او را گرفته
بر خیزانید و دیگر قیس که لغایت بلند بود و حاضر آمد و با معاویه گفت که مرا با سیادت و برابر رومی خود نیک می آید از خود با و
ویم تا پیش از از با سینه رومی رسیده بود از سخنان محمد حنیف است هر که عزت نفس خواهد دنیا در نظرش خوار گردد و دیگر از
فرزندان علی عرم عمر است که با مختارین عهده انقطفه خرج کرد و بر دست سپاه عبد الملک مردان شهید شد و انصاف از فرزندان
علی عرم عباس است که در کربلا همراه امام حسین شهید شد و دیگر عثمان و جعفر و خیره و دیگر از سیادت نسب باین کسان میرسد
از اسید علوی گویند و هر که نسب به امام حسین و امام حسن میرد ایشان را اطلاق سید می نامند حسین باشند و یا حسن با جمله
بعد از علی علیه السلام امام حسن بن علی عرم خلافت نشست و او اول کسی است که باین نام موسوم گشت زک لقیب
دوست او شبیه ترین خلایق بر رسول بوده بعد علی عرم شش ماه خلافت نشست و از آنکه دست حرب در باران خود شامده
کرد و واضح آنکه رسول صلعم فرموده بود که بعد من سی سال خلافت بر خلفا عادل خواهد ماند و پس از ان طالمات و ستمکاران
خلیفه خواهند شد چون ایام مهود آخر شد امام حسن بعد از عامر امیر معاویه پیغام داد که خلافت بمعاویه باز رسد گذارم
بشیر ط آنکه انا لے عراق و میوه علی از در امان باشند و ترک سب علی کنند و بی مشورت من و لے عهد نکنند و بی هشتم
را بر خود ترجیح نهند و هر ساله دو صد هزار درم نقد و مالی دارا بجز و او از من فرسند معاویه همه قبول کرد و دیگر ترک سب علی
نکرد و لیکن گفت که علی را در حضور امام حسن ناسزا نگویند و هشتم حروف گویند ناسزا و سب گفتن از ان هنگام تا سال نبود و
هجری در میان خلفا سنی امیر شام بوده چون عمر عبد العزیز بن مردان بن حکم خلافت نشست آن رسم نگویند و را

بر انداخت و ارم فرمود کہ پنج کس برابر بیت طاہران نشان بشنام تا سزا نکشت اید ازان وقت بالکل موقوف شد اینست مذہب
اہل سنت جماعت کہ کسی را سزا نگویند و علی عرم و اہل بیت رسول صلعم و اصحاب اور حرمت کنند و امام پیشوای خود دانند
اما روایتی دیگر وہ شیعہ کہ تا اکنون زبان بشنام اصحاب ثلاثہ و تابعان ایشان و اہل کمونین عایشہ می کشاید و میان ایشان
حاکم صاحب ضبط برخواست و یاد آنکہ روز داشت کہ ان رسم نگویند بر طرف شود ازان است کہ تا حال جاری است خصوص اور
نہر شیعیان او بکشد و ممالک ایران و اکثر بلاد ہندوستان کہ از غرہ محم باعتر اول آن ہر سال دوران غلو زیادہ از حد
بکشند و زویشان اصحاب و غیرہ را سزا گفتن از بجا عبادت حسد ورکنے ازارکان مذہب ایشان است با بجا از امام حسن عرم
معاویہ بکبر و فربہ بچیت گرفت و امام باکرہ و پیشکش پذیرفت چنانچہ در تواریخ مرقوم است بعد ازان معاویہ با امام حسن گفت
کہ حسین نیز بامن بیت گیر و امام حسن گفت کہ اور انکلیت مکن و بیت نخواہد کرد معاویہ ازان در گذشت و ازان است کہ چون
یزید بن معاویہ بخلافت نشست از امام مظلوم بیت خواست و او ابا و کرد و سپاہ یزید کہ رئیس شجاعہ عبداللہ بن زیاد بود امام حسین
را اور کر بلا با خویش و اقربا و رفقا شہید ساخت و باید از اہل بیت طاہران کوشید گویند کہ چون معاویہ خواست کہ سپہ خود
یزید را ولے عہد کنند با خود گفت تا حسن زخمہ است این امر صورت نہ بند و چہ با و عہد بختہ بوم کہ بے مشورت امام حسن
ولے عہد نکنم پس امام حسن را بفریب مسموم ساخت و فرزندان امام حسن علیہ السلام از ذکور و نرثہ تن بودند و ایشان
اند زید بن حسن و حسن ثنی و دیگر امام زادہ قاسم و عبداللہ کہ در کر بلا بر کاب عم خود امام مظلوم حسین علیہ السلام شہادت
یافتند و دیگران در کر بلا بودند بعد از امام حسن علیہ السلام امر خلافت بر معاویہ ابن ابی سفیان و جفا و دشمنی با اہل بیت
مقرر گشت احوالش بر سبیل خفقار و دشمنی و شقاق کہ تحت گاہ سلاطین بنی امیہ است نوشتہ آمد اما اینجا شمرہ از فضل و
علوم رتب و عمت و دوازده امام علیہ السلام و مذہبی از احوال اولاد و جفا و دشمنی ان بقمے آرد از تاریخ صبح صادق معاویہ
روایت است کہ علی علیہ السلام بر قلب علی عرم بودہ و عبدالرحمن بن لخم اورا شہادت رسانید چنانچہ گذشت امام حسن
علیہ السلام بر قلب رسول صلعم یوسف و معاویہ بن ابی سفیان اورا بکبر مسموم ساخت امام حسین علیہ السلام بن علی
عرم زمان حاشن شش ماہ بود و حضرت یحیی بن زکریا علیہ السلام پنج فرزندے شش ماہہ زمین نیامدہ او اول کسی است
کہ با اسم حسین مسموم گشت و پیش ازین از ارم تا ابن وقت کسی را این اسم نبودہ و او بر قلب اسمعیل علیہ السلام بود
ایزد و تعالے عوض اسمعیل عرم اورا بقرابانے پذیرفت و فدیناہ بنج عظیم مراد اوست نہ گویند و اورا ابن زیاد و بفرمان
یزید بن معاویہ و دیگر بلا شہادت رسانید

جدول کیفیت و نام اشکال نقش نگین و خلافت ایام عمر از محمد صلوات الله علیه تا امام حسن عظیم السلام

کثرت	نام	اشکال	نقش نگین و نگین	الوزیر	خلافت	مدت
ابوالقاسم	سید	سفید رنگ گندم گون ایضاً پیشانی باریک و پشیمان سیاه بلند بینی گرد و ریش کشاده و دندان هر دو دست دراز باریک انگشتان راست و چپ در بدن او موس نبو و مگر خطی از سوز سینه نا نواف	سید رسول الله	سید علی السلام ابوبکر و عثمان	بست و یک سال و یازده ماه و بیست روز و یک روز و یک روز	نقش و یک سال
ابوبکر	عبد الله	سفید میسن نیکو رو	با شد نعم ابقا و	عثمان عفان	و بیست روز و سه ماه و دو سال	نقش و نقش و
ابو حفص	عمر	سج و سفید	کعبه با کعبه و اعطای بانی	نید بن حارث	بیست روز و پنج ماه و دو سال	نقش و نقش و
ابوبکر	عثمان	سیاه قد یعنی نه کوتاه و نه دراز	با شد است	مروان حکم	و بیست روز و پانزده ماه و یازده سال	نقش و دو سال
ابو حفص	عمر	چشم فراخ گندم گون	الملک الحق	حسن بن سید	و چهار سال و دو ماه و دو سال	نقش و نقش و
ابوبکر	حسن	گندم گون	اسد رسول الله	عبد الله بن رافع	نقش ماه و پنج روز	چهل و شش سال

امام زین العابدین علیہ السلام بن امام حسین بن علی بن ابی طالب
امام محمد باقر علیہ السلام بن امام زین العابدین بن علی بن ابی طالب
مردان لقب مان پذیرند و او

امام محمد جعفر صادق بن امام محمد باقر بن علی بن ابی طالب

امام موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق بن علی بن ابی طالب
حضرت امام حسن انصاری بن امام موسی کاظم بن علی بن ابی طالب
زهراد امام علی نقی بن امام موسی رضا بن علی بن ابی طالب
بود و برگ طبعی در گذشت و آن حضرت می فرمود که اسم عظم هفتاد و سه حرف است و یکی از آن نزد حضرت بن بر خیا و زبیر سلیمان
عزم بود و هفتاد و یک حرف از آن نزد من است و یکی از آن بر خدای تعالی نذر اندازم حرف گوید که حرف تبه است و هشت
حرف باشند و یک حرف از آن نزد من است و یکی از آن بر خدای تعالی نذر اندازم حرف گوید که حرف تبه است و هشت
بود و در سال دویست و هشتاد و یک برگ طبعی بر در سامه در گذشت و از جواد امام مهدی علیہ السلام صاحب الزمان فرزند
نماند امام محمد مهدی بن امام حسن عسکری بن علی بن ابی طالب و بقول بنی بر خدای تعالی نذر اندازم حرف گوید که حرف تبه است و هشت
و یا بر قدم فلان است است که فیض حق تعالی بر او از یک جنس است و امام مهدی امام دوازدهم است و ولادت آنحضرت
در سال دویست و پنجاه و پنج هجری از نصف شعبان در آخر خلافت مغرب باشد محمد بن متوکل عباسی اتفاق افتاد و به قول امامیه
در سه و اربعه سال دویست و شصت و پنج هجری در خلافت معتز علی بن احمد بن متوکل عباسی غائب شد و گویند که آنحضرت
در غیب هشت و نیم سال و یک روز و یک شب صغری سفر آن بودند که حاجات و سوالات شیعیه را با و می بردند و آن سفارت بر سر
بن محمد ختم شد و وفات علی بن محمد در سال صد و بیست و شش هجری اتفاق افتاد و اخبار آنجناب شطوط شد و شیخ علاء الدین
منه نانی گفته که امام محمد مهدی بن عسکری در وقت انقضا از اهل الان بوده چون قطب از زمان در گذشت قطب شد و نو زده سال
قطب بود و بدین وقت یافت و اهل سنت و جماعت گویند مهدی که رسول صلعم باد شارت و بشارت داده و هنوز نوزده و چون
قباست نزدیک آیه مهدی پیدا شود و عیسی عزم از آسمان فرو آید و جبال و دیگر اعدای دین محمدی را بر دو با اتفاق بکشند چنانچه
شماره از آن در اخبار عیسی در اقلیم سوم در سن شام هجری است و کسی که به امامت محمد حنیف قابل اند گویند که مهدی موجود است
و او زنده است و یک و رضوی تقیم است و در آخر زمان ظهور کند و چنین کسی که به او لاد علی عطا و می دارند از احفاد و و از ده امام
و دیگر پس از آن علی عزم را مهدی موجود می دانند و هر یک از آن گروه بنام آن امام منسوب است و از آن جمله است زید بن امام
زین العابدین که زیدیه یا منسوب اند و روزی نزد هشام بن عبد الملک رفت و سلام گفت سلام علیک زید گفت ای تقی الله
هشام گفت تو مرا امری کنی زید گفت کسی که تقوی امری کند از وزیر گسترین زیادت هشام گفت که گمان برم که خیال خلافت و اری
و مادر تو کنیزک و از آنکه مادر درم خرید و به شد شامی خلافت نبود زید گفت آن عیسی نیست مادر اسمعیل عزم نیز کنیزک بود هشام بر بنجد
و او را از مجلس بیرون گردانید و بگوشت شافت و در سال یک صد و دوازده هجری خراج کرد و یوسف بن عمر بن اسمعیل بن نایب

هشام رومی رومی با و نهاد کوفیان زید را گفتند که از ابو بکر و عمر تیرا کن زید ابا کرد و گفت رفتن ولی کوفیان از و جدا شدند زید
با جمعی قلیل با یوسف رزم کرد و شهید شد چنانچه شمره از ان بفریب و دشمن احوال علی علیه السلام گفته شمر و یوسف شمر بن زید
بعد پدر و رومی حکومت و یوسف خروج کرد و شهادت یافت زید به که فرقه شیعیه اند به امامت امام زید قابل اند و او می گویند
از امام حسین فرزند بی نماند و از فرقه شیعیه مگر از یوسف امام حسین زین العابدین و او فرزند عیسی نداشت مگر از دختر عم خود امام حسین
عمر که نامش امام محمد باقر بود با جمعی چندی نزد یوسف همدی موعود اسمعیل بن امام جعفر است و آن گروه را اسمعیلیه گویند و اولاد اسمعیل
سلطنت مصر رسیدند اول آنها عبداللہ شد و بعد یوسف و دشمن سلاطین مصر مرقوم است و همچنین بسیاری از اولاد علی عرم و یوسف
حسین عرم سو اسی نه تن از و از و امام از امام زین العابدین تا امام محمد همدی یفتواست امام چهار گانه غفر چون امام یاسر
و امام عظیم خنفسه کوفی و در زمان خلفا سنی امیه و بنی عباس خروج کردند و با اتفاق دیگر اهل خروج مثل مختار عبیده بن جعفر که از دعای
امام محمد صلیت بود و او پنجاه هزار کس بقولی پشتا و هزار نفر از بنی امیه و رتبه اسی خلافت عبدالملک بن مروان با آن کسانیک
در کرد و امام حسین عرم را شهید کرده بودند قتل رسانید و همچنین دیگر از خلفا و علی عرم بعضی بعضی اتفاق اعانت دیگران
خروج کردند و بشهادت رسیدند از ان جماعه واقعه فتح است و همچنین بوده که حسن بن علی بن امام حسن بن علی عرم اهل
بیت شیعه بنی هاشم بوده و در عهد نادمی عباسی خسر و کرد و والی مدینه او کشت و بمکه شتافت نادمی محمد بن سلیمان عباسی را
باشکرت عظیم بدفع او فرستاد حسن بموضع فتح از منافات که با و رزم کرد و کما بسیاری از علویه بشهادت رسیدند سر او را نزد پادشاه
فرستادند و بقولی شهادت او و بنی همدی بن نادمی اتفاق افتاد و از امام محمد بنی مروان است که بعد از واقعه که بلا یسج واقعه بر
اهل بیت سخت تر از واقعه فتح نگذشت با جمعی چندی از اولاد و خلفا و علی عرم در هر همدی که خروج کردند بنی نعل مقصود بشهادت رسیدند
و بسیاری در حبس خلفا و بنی امیه و بنی عباس کما قتل یافتند و کسبی از ان نجات یافتند و اکثر در حبس بودند و کسب با قتل و عالم
پراکنده شدند و بنی از آنها سبکوست بعضی و یار مثل مصر و غیره رسیدند چون احوال فرزندان حضرت عبداللہ عرم بسیار است
و این اوراق تحمل تفصیل آن نمی شود بنا بر ان در غایت اختصار بطریقه چند بقیه آمد

مایه و لایه است منسوب به مایه ثبت مرده و آن جدی به بحرین و جدی به عیلمان و جدی به جبر در اردو سگانش و در
 غایت حسن و ملاحات می باشد و قدتگاران و آن دیار بعد از اردویناریس و شری می شود و در دیگر که در حبسیت طاسا رس
 که آنرا بینا المایه خوانند و از غایت شکر می آید و را به خود می فروشند و زیاده انعام نیز با نام است و از مردم بسیار به
 مسلمیه که از آب و در سال دوم از چورت نجد است محمد معلم آمد و ایمان آورده و چون بازگشت و عوی نبوت کرد و در
 در جنبه و نیز سجات مایه بود و از آن جمله است که تخم مرغ را در حل خمیر کنه نهادی تا نرم شدی و آنرا چون لیس آن کشیدی و در شیشه
 انگشتی و گشته معجزه من است و دیگر در برابر آیات بنیات و فرخات ترتیب می داد و از آن جمله است که در برابر سور و قیل کنیه نقل
 تا نقل که قیل و قیل و خرطوم طویل و آن دانگ من ریا بعلیل با کجمله بعد از حلت محمد معلم کارش بزرگ شده و بقوس
 بعد از آن اعراب با و پیوستند و در آن آوان سخنان بخت خارج مقرر شد و عوس نبوت کرد و در
 حج کشیر با و دیگر دیدند سیب بن الربیع مودن او در بانگ نماز می گفت شهیدان سجا با می باشد شجاع بفرم رزم مسلمیه

نمایید شد و چون بان حد و در سید میان ایشان بمیدان اتفاق افتاد و با آنکه بقتل رسید و در آن مردم گفتند هر توبه مقرر کرد و شجاع گشت
 هیچ نگفتند زشت باشد که زن بی مهر شود که شجاع سید میان یازگشت ام کرد و مانند او در او زد که سید رسول نماز و یقین را بر هر شجاع
 از تو هم برداشت و سید بن الریج و رشک کاوش بر همان نداد و او یازان شجاع از آن منکر گشتند شجاع تو هم نمود و پیوسته
 رفت و گویند که سلمان شد و کار سید بعد از مرگ شجاع بزرگ شد خالد بن ولید یفرمان او بیکر روست با و نهاد و سید از آن
 بیرون آمد و صفت قتال بسیارست خالد با و زنی مصیب کرد و شب نیز و معرکه گشت و یک روز خالد سلمان را از آن بیرون
 حمله آورده و ظفر یافت سید که سخت و منتهی قاتل شهید آنرا رفته اند و عتبه با و رسید و او را قتل رسانید هر هر از اهل کتبت
 بحر فارس است از دشمنان یگان بر ساحل و دریا شهر است بافت و به هر فر موسوم گردانید چون از هر و روان و عتبه از آن
 بران راه می نیت هر آنکه ملک قطب الدین نامی که حاکم آنجا بود و بنده خردون که اسما را به هر عیار است دوست رفته متوطن گردید
 و در هیچ آنجا سب می نویسد که ایاز نام ترک از علما مان امیر محمود قلای بنده خردون را آورد از ملک ساخت و چون سلطان
 شهاب الدین بر سنده حکومت نشست و ظلم آغاز نهاد و در پیش نورالدین مکر و در نصیحت کرد و موثر نیفتاد و لاجرم نورالدین شمس
 را نزد فرنگیان کوه فرستاد و ایشان را در کوفتن بنده خردون انحراف نمود و فرنگیان این منتهی غنیمت دانسته با وجود موثر بر کنار
 در پاس خردون آمده و در یک روز قلعه بنا نهادند و اهل هر فر خید که است جنگها کردند کاری از پیش تو استنند بر و لاجرم قطع متعلق
 کرده و بنده گسم که سینه فرنگیان بر بندر هر فر مستولی گشته بنابر صانع وقت با و شاه هر فر طلب داشته شمس علی که حامل آنجا
 سه حصه فرنگیان و یک حصه هر فر یا نه ای باشد با و شاه از رضای ایشان به تاجا خردی نماید بعد از آن هر فریان سلطان
 محمد بن سلطان سعید الدین بن سلطان نورانشان را که در آن زمان سیادت بر داشته بودند و هر فر سکونت
 نمودند و از آن زمان فرنگیان اینجا مستقر شدند و ملوک آن دیار را بر نامی است سلطنت نمایند و دولت هیچ صواب گوید که در
 سنواتی ایام جزیره هر فر حکام فارس را بود چون اتابک سلجوقی شاه سامری صاحب فارس در گذشت -
 سلجوقی شاه که اول ملوک هر فر است و پیران او در آن دیار اعتبار می عظیم داشته و دشمنش صد و هشتاد و یک بجز
 محمود سلجوقی که قبل از سلجوقی شاه ایالت هر فر وقت خردون کرد و سلجوقی شاه را گرفت و استیلا یافت و بعد از او در شهر
 نصیر شاه دالی شد و برادر دیگرش رکن الدین سعید نصیر شاه را به قتل رسانید و حکومت نشست شهاب الدین
 و یار غلام سلجوقی بر شاه و بر سر خردون نموده او را کشت و تمام جزیره خردون را از ترکمان بنی قیس که دایه آنجا بودند تخریب
 و در هفت صد و یازده چهره در گذشت و بعد از او که و آن شاه که کشتش از بدریه نبود و فرم داد و در آنجا بنیان می پست
 و بعد از او پیش قطب الدین حسین سلطنت رسید و بعد از او پیش نورالدین جانشین شد و بر سر ملوک تاج بر سر
 نهاد و چهره گشت و با و شاه شجاع دالی فارس که از آن ملوک بود دوستی گردانید و بعد از او برادرش محمد شاه دالی
 گشت و طاعت امیر پیور کرد و رکان نمود پس از او پیش فیروز شاه سعید الدین ابن فیروز شاه و برادرش نوران شاه
 و شهاب الدین ابن نور شاه و سلجوقی شاه بن شهاب الدین و نوران بن سلجوقی شاه فرنگیان و نصیر و سنده و هجری بر خردون
 استیلا یافت و بعد از سلجوقی شاه پیش نوران شاه حاکم شد و در زمان او فرنگیان مستقر شدند و در تمام سلطنت با و

نگذاشتند و بعد از وفات پادشاه محمد شاه را که از آن دو وزیر بود و حاکم کرده بود و بعد از وفات پادشاه تمام حکومت یافت و در هر روز
 و در هر روز در گذشت و بعد از وفات پادشاه تمام حکومت بر دیگر می نهادند و آن خبری و در وقت فرنگیان بود تا آنکه شاه عباس صفوی
 در هر روز و سی و هجری آن خبری را گرفت و پادشاه و چهار پسرش و آن دیار تغییرت کاستهای صوبه در آن کشتان جو نامتوان بهکارت از
 کتب فرنگ بار اقم حروف گفت که شاه عباس پدر و دیگر از آن آن خبری هر روز فرنگیان بر نکال گرفت و محسول اخبار را با نگرینان
 و حاصل کتب کار بجزایه شاه عباس میرسد و کن مملکتی است که در حیطه ولایتش از بهر حجت و بنا میرسد و در دکن سیمصد و شصت قلمو ریغ
 است و هر کدام سر اوج فلک کشیده و در مملکت و کن عبارت است از صوبجات هندوستان که نسبت جنوب دریای زبرده و آن
 و بر بدین صوبی حاصل است باین صوبجات از صوبجات شمال هندوستان چه مالوه و احمد آباد و گجرات که بر طرف زبرده
 سمت شمال واقع است خارج از دیار و کن است یعنی غلطه مالوه و احمد آباد و گجرات را از متعارف دکن شمرده اند و در میان است
 چرا که گجرات هم این طرف زبرده است و دکن شش صوبه دارد و صوبه دولت آباد که متصل شهر اورنگ آباد از بهر عیالگی پادشاه
 است دوم صوبه کلکنده که در حوالی آن شهر حیدر آباد و عرف به باگ نگر تعمیر یافته سوم صوبه کرناٹک که سمر راکاشه حاکم کشمین
 آن صوبه است چهارم صوبه برار و دیگر محمد آباد بندر و ششم خاندیس و برهان پور و این صوبه شهر نو احمد شاه است یعنی بنامند که
 ملک هندوستان ششتر است با قلم اول و دوم و سوم و چهارم و در قلم اول از چند جریه سه اندیش است و دکن در گذشت
 و چون دکن و گجرات و دیگر ولایات داخل قلم دوم است و بند از دکن کرده شد باقی متعارف هندوستان را در ششتر چهار قلمی
 که متعلق بر آن قلم دارند و در کور خواهر ساخت بمولف صبح صادق می نویسد که تمامی ساکنان مملکت دکن از اولاد همدین جام بن
 قورم اند چه پسرین جام چهار پسر داشت اول را نام پورث و او ولی عهد پیر بوده و دوم ملک که مملکت نیک بنام او بوده سوم دکن
 و چهارم نروان و اکنون این شهر را بنام ایشان منسوب اند احوال نیک همدین قلم در مملکت بنگاله و احوال پورپ در قلم
 سوم اند و یکی گفته اند پسر سوم دکن بن هند پسر پیر بوده و مرث و تلنگ و کرناٹک امالی دکن از اولاد ایشان اند و چهارم
 بن هند نیز پسر داشت نروان و کنانب و ماراج هر یک بنام خوشی نهری به نروان ساختند و در اینجا استقامت گزیدند و اول
 کسیکه از سلاطین دلی بر ولایت دکن دست یافت سلطان علاء الدین بنی بود اول بر دیوگیر که عبارت از دولت آباد است
 تاخت برد و در آخر عهد سلطان محمد شاه بن تعلق شاه بر مملکت دکن که متصرف شده حسن کانگوی است که از جمله ملازمان سلطان
 محمد شاه در زمره امرای عده بوده اتفاق امرای چند و دکن سر بر کرد و بران استیلا یافت و ایشان را سلاطین کلکه و بنیر
 نیز گویند و او خود را از اولاد همدین بن می شناسد یا برین که کشناسپ شمر وی اند ایشان را بهیسه گفتندی و گفته اند بهیسه بر بهیسه
 که نخریف یافته حسن کانگوی بهیسه بعد تعلق شاه صاحب دلی که کانگوی بر بهیسه بنجم سلطان محمد شاه بن تعلق شاه
 پسر بر دی روزی نزد کانگوی رفت و از قلب حال شکایت کرد کانگوی فرمود خفت کاوی با و او حسن آنجا قلبه بر اند
 روزی قلبه بر زمین است حکم حسن زمین بکند و ظرفی پر از زبریاخت و شسته از آن نزد کانگوی برد و حال باز گفت کانگوی
 بر بهیسه برو بانت او ازین کرد و آن سخن سلطان محمد سامیه و او به پدر باز گفت با و شاه او را بنوخت و امیر چند دست
 روزی کانگوی اور گفت که از بنجم معلوم می شود که خنجر پسر سلطنت رسی با من عهد کنی که وزارت بهیسه و اولاد من و بهیسه

و دفاتر خوشان من باز گذاری و نام من و نام خود کنی حسن با دمی عهد کرد و پیمان روز خود را حسن کانگوی بهینه خواند
 پس نزدی سلطان اشلخ نظام الدین اولیا رفت نظام الدین اولیا رفت همان کشته سلطان محمد شاه بن تعلق شاه از
 خدمت بیرون آمد شیخ گفت سلطانی رفت و سلطان من می دید پس باینکه بر قطار خوشین بناده بودند نگشت نهاده
 بکن داد و بان بصورت چتر نمود شیخ فرمود که این چتر نیست که ترا بدکن بر حسن دل بر سلطنت نهاد و بعد فوت تعلق شاه پسر
 محمد شاه پیوست و سلطان محمد شاه چون بر کن رسید قلع خان از حکومت دولت آباد و حسن را با دیگر امرای چنده باو
 بگذاشت و در آن ایام که سلطان محمد شاه ایران چنده بگراقی را به قتل رسانید و امرای چنده و کن را با شکر خواند حسن
 کانگو و دیگر امرای چنده از بیم جان و عهد لایحین را که بفرمان سلطان ایشان را بگجرات می برد و در هم راه می بستند و بدو
 باز گشتند بسیاری از امانی و کن از بیم سیاست سلطان کسین پیوستند عماد الملک سیر قمر ترکمان که داماد سلطان
 بود و حاکم بر اروغاندیس قصد ایشان کرد و سپاهش که از سلطان در هر اس بودند با امرای چنده و بایرند عماد الملک
 سلطان پور باز رفت لشکر یان عماد الملک سلطان پور را غارت کردند و کسین پیوستند عالم الملک حاکم دولت آباد
 بر قلعه حصن شد امرای قلعه عالم الملک را بگریختند و بیرون آمدند و با امیران چنده اتفاق کردند پس سمیل شیخ افغان را که وزیر
 امرای چنده بود و برادرش ملک بل که بفرمان سلطان ایالت مالوه داشت سلطنت برگرفتند و مملکت را میان یک دیگر
 قسمت کردند حسن کانگوی بگریخت که قتل یافت سلطان محمد شاه از بگریختن قصد ایشان کرد و ملک بل افغان و امالی مالوه و عماد الملک
 سیر قمر بدست پیوستند امرای چنده با سلطان رزم کرده نه نیست می پیوستند حسن کانگوی بگریخت که سمیل شیخ بدست آباد که بختند سلطان دولت
 آباد را محاصره کرد و عماد الملک بگریخت که فرستاد و بالاخر فوجی را بمحاصره قلعه دولت گذاشت بگریخت مر حبت نمود و عماد الملک
 سجد و بند بر سید حسن کانگوی از راجه بنگالند و خواست راجه با پیر ده هزار سوار کولاس نزد او فرستاد و حسن با عماد الملک
 رزم کرد و تلف یافت و او بگریخت و ملک سیف الدین غوری را بمحاصره قلعه بند رو قند مار که تبصره کاسته نامی سلطان محمد
 شاه بود باز داشت و بدولت آباد فرستاد و امرای سلطان که دولت آباد را محاصره کرده بودند و سلطان بگریخت رفتند
 شیخ که سلطان ناصر الدین شده بود پس استقبال کرد و امرای او رفتند گفت که شما بیسته سلطنت حسن است ایشان نیز بان بنهاد او رفتند و در
 چیل و پشت بهجری تلج بر سر نهاد و چتر سیاه برسم بنی عباس برافراشت و خطبه و سکه و طغرائی خویش را بر آن موجب داشت کمتر بنده
 حضرت سجانی علاء الدین کانگوری بهمن و بگریخت که رسید و از تشنگی ساخت و حسن آباد و نام کرد و وزارت و دفاتر کانگوری بهمن و خوشان
 او حواله کرد از آن هنگام تا اکنون و دفاتر و کن بر خلافت دیگر پادشاهان هند بر بر همه تعلق دارد و اسمیل افغان را بسبب
 غدری که ملک سیف الدین غوری خسرو سلطان محمد شاه بن حسن کانگوی اندیشیده بود بگریخت و پسرش بهادر خان را بکشت
 او نصب کرد و مبارک خان بودی اینک زمانک و تشاد و تربیشمار علاء و انه دو سبب نیز از نوله علاء و دو سبب قیل و نیز از کشیک
 رقاص گرفته باز گشت و در پشت صد و پنجاه و سبب بهجری از بگریخت که دولت آباد شد و با پنجاه هزار سوار غم گجرات کرد و از راه
 باز گشت و از مناسبت تو به کرد و حسن آباد و بگریخت که بملک سیف الدین غوری و دولت آباد و به برادر خرد و جاهد محمد بن سلطان
 و بند رو قند مار و کولاس با عظم بهایون بن سیف الملک لاهور را بگریخت و بعد در خان سیستانی سپرد و پادشاه بنده محمد شاه را

ولی آمد کرد و در غرض بیت الاول هفت صد و پنجاه و نه سحر می در گذشت و بعد از و پسرش سلطان محمد شاه و پسرش شمس و اول
عادل و شجاع و جواد بود و در زمان خویش قوای و امین نهاد و ملازمان را انتخاب نمود و نام با مخصوص ساخت و چون باردار
و سلطان را و خاصه فیصل و امثال آن و حاکم دولت آباد رسید عالی و دوائی هزاره مجلس عالی و امیر الملک و چند را اعظم
همایون و نائب گلبرگه بجای پور الملک نائب خضاب داد و امر کرد که پنج نوبت زدند و چون در آن ملک صرافان زر را بسکه
گزار روان بپیدا و در بسیاری از ایشان را بگشت و آن رسم بر انداخت و پس از آن در نهاد و در کن از اسلامیان رواج
بود تا آنکه در عهد محمود بیست و دیگر بار چون بخفای داد که سلوک بنام رایان بجا نگر است و رواج یافت با تجمد چون محمد شاه بیست
با و شاه امر کرد که هر چه در خزانه است بیکر بزر و هر تزیین تزیین در شش استخوان و هندیس چهار صد من طلا و هفت صد من
نقره بوزن در آمد امر گفتند خزانه تهی بنمایید که در سلطان درین باب از ملک سیف الدین که خورشید بود مشورت خواست ملک
سیف الدین گفت که خزانه تهی بنمایید که در اما لیکه از خزانه نیست استخوان بر آمد و باز بناید که در انید سلطان گفت بهت گفتی
پس آن مال با ما در خویش ملکه جهان بیک فرستاد و بیک رفت و باز گشت در قتال این احوال در میان ملک و بجای پور باغوا ای امر
سلطان بر نه از ملک او را در خواست سلطان مدتی رسولان را باین باز داشت و در آن ایام امرای متافق را بگشت و
موقوفان را بنوخت پس رسولان رایان گفت خرابه را حاکم کردن ام باید که پیشکش یابی لایق بفرستد رای ملک سپرد خود
ما که گویند و بکل پیغمبر که اس فرستاد و رای بجای نگر است پسر اسوار بید و او روان کرد و سلطان محمد شاه امیر الامر نهاد و خان
بن اسماعیل بیچ افغان و اعظم همایون بن سیف الدین غوری و مجلس عالی صفدر خان سیستانی را بر زم ایشان فرستاد و بهادر خان
یا ما که اند مقابله کرد و ظفر یافت و تا در کل بر آمد و یک ملک هون و بست پنج فیصل پیشکش گرفت و باز گشت گویند که
شصت از سوار خجده است آمده عرض کردند که اول مال رایان را ما که بود در دین بین از ما که گفت سلطان همان روز سوار پر دو بیرون
فرستاد و روی بدین پسر نهاد و روزی بر فیصل سوار می نشست یک از ندیمان گشت بعد از چند روز بدین پسر بدین پسر ندیم گفت اگر
چنین رویم سال دیگر اینجا باشم سلطان بخندید و روز دیگر بر پیشکش و یک سوار سوار اینکار کرد و با بنیر سوار بدین پسر
رسید خود را بشهر فلند و ما که بود را بگرفت و آتش عظیم بر افروخت و او را بنیست نهاد و در شش فلند و بدین پسر بنوخت با گشت
رایان بنیک را و بر و گرفتند سلطان جنگ کنان متوجه تخت گاه شد و درنگی در محارک زنده گشت و منظر و متصور به
گل که رسید رای بنیک بکین سپر سلطان فیروز و اولی و بنی را بختی و کن خسر بصر کرد و سلطان محمد شاه آگاه گشت و روی
به ملنگ او را و اعظم همایون رایه کا کند و حذر خان سیستانی را به در کل فرستاد رای ملک سیر و ملک هون و صدر
فیصل و دولت اسب پیشکش نمود و شهر گلند و را بجای از زمان سلطان سپرده و تخت مرصع که برای سلطان دینی ساخته بود
و فرستاد و سلطان باز گشت آن تخت را تخت فیروز و نام نهاد و در هفت صد و شصت و هفت رای بجای نگر قصد دیار
و غامیان کرد قلعه مدکل کشود و هشت صد تن از سواران گشت سلطان بشنید و روی بر زم رای نهاد و از رب کبیران
بگرفت و ناگاه بار دوی رای رسید رای که غافل بود و بهر همت رفت و بهتاد پسر کس از چهار هیئت به قتل رسیدند
سلطان و در هر فیصل و سه صد ضرب نوب و هفت صد و پنجاه و نه نوبت یافت و بر رات در مدکل گذرانید و روی بجای پور

نهاد پس ای وانی بجا نگه مسووم ۱۲ ای با چهل هزار سوار پنج لک سپاه میآید بر سر سلطان فرستاد و مقدمه سلطان بادر زرم منصب
 کرد سلطان آنوقت بجز و شش سپه بیرون مل ای زخمی شده بگرخت پس ای بیجا نگه سپاه بر سر سلطان بجا مسره بردخت چون
 فتح و شوار بود خدعه کرد چه از پای قلمو برخاست رای اور انجا قبا کرد سلطان باز گشت و بعد از زرم فخر یافت گشتن راست
 بگرخت و عاصم آمد تاج و خراج پذیرفت سلطان به حکم که مرخت نمود درین اثنا بهرام خان مازندرانی سپه خوانده سلطان
 علاء الدین حسن کاکلی قلعه و دولت آباد بنا کرد سلطان توجه دولت آباد شد مقدمه سلطان در مدور دین با بهرام
 زرم کرد و فخر یافت بهرام خان بد دولت آباد گریخت و اشیخ زین الدین دولت آبادی مشورت خواست شیخ گفت با عیال
 و اطفال ازین شهر بیرون رو بهرام خان چنین کرد سلطان بد دولت آباد رسید و این مدتی شنید برنجید و با و سپاه داد شنیده ام
 که مراد پشتمن گشت کتی اکنون باید که بمجلس من حاضر شوی و با من صحبت کنی که اشیخ دکن با من صحبت کرده اند شیخ فرمود
 که سیدی و عالی و محشمی بروست کافران اسپهبدان کافران پشتمن را بیخانه بردند گفتند بیت را حیره کنند و گریه شمارا بقتل
 می رسانم عالم گفت قال الله تعالی لا تقنوا ما یدرکم ای الله که پشتمن را بقتل رساند و سید متا بیت او نمود مختصبت گفت
 نه علم دارم و نه سپاه و نه پناه آن گریزم و بیت را سپرد و نگر و ویه شهادت رسید اکنون مثل من مثل همان مختصبت بمجلس
 تو حاضر شوم و با تو صحبت کنم سلطان گفت که از شهر من بیرون روی شیخ بر تربت بر مان الدین عرب و دیلوی نشت و نشست
 و گفت اکنون هر دو باید که مرا از اینجا بر خیزاند سلطان پشیمان شد و این مصرعه به سجده نوشت سه من زان توام تو زان من باش
 شیخ فرمود که اگر محرم غازی و حقاقت بخرج کوشد اور از من دوستی نمی باشد و این رباعی در جواب نوشت رساند
 ما من نیرم بجز کوشه نکتیم به جز نیک و نه و نیک جوئے نکتیم به آنها که بیامی من بدی ما گردند به گدوست سید بجز کوشه نکتیم
 سلطان شاد شد و لفظ غازی که بر زبان شیخ رفته بود بر القاب خویش بنفرد و در هیئت صد و هشتاد و هیئت هجری در گشت
 و او بر گریه سلطانین بهینه بود بعد از و پشتمن مجاهد پشتمن و زوز و دسا لگی با دشا شد و گلبر که روی بیجا نگه نهاد
 و گشتن ای را حقاقت زرم او ماند و بیجا نگه سپاه بر سر سلطان بنار اسپه رسید و سجده رای که سلطان علاء الدین بیج صاحب
 و بی بیجا ساخته بود تعمیر کرد و بیجا نگه سپاه بردخت رای از شهر بیرون آمد و زرم منصب کرد و منظم به قلمو باز گشت
 رای سیلان در ای بسا که اطاعت را بیجا نگه کرد و دند به دوا و سپاه فرستاد و سلطان فتح قلمو متعذر و دیده از
 از ناپه شهر کوچ کرد و هشتاد هزار کس از کافران اسپه گشت و چون سجد و دکل رسید باداد و دجان که غم سلطان بود و دیگر
 امر بشکار رفت و او و خان بعبه آنکه روزی اور سلطان فرستاد و او بود و شیخ بجز کاش در آمد و سلطان رکبت صفه خال
 سیستانی و اعظم هایون بد دولت آباد و بر لکه انطباع ایشان بود رفتند و چون مجاهد شاه را فرزندش بود و دیگر امر بخیر مت
 و او و خان پیوسته و او را هیئت صد و هشتاد و پشتمن به بادشا خواندند و بعد از و در اول مجرم سن هیئت صد و هشتاد
 بهر سلطان محمود شاه بن سلطان علاء الدین حسن کاکلی بهینه را بسلطنت نشان داد و بسلطنت نفس خلق و لطف طبع
 موصوف بوده از بیج واقعه تمکین نگشته و خطانیکو کوشی و قرآن و از خوش خواندی و فارسی و عربی فصیح گفته و به عیش و
 طلب بر و آتود بیج جانب لشکر می کشید می پس فخر تار و باره و مطو تبسیر کرد و دند و او پیش را بسلطنت در ای کس بسلطنت کرد و دند

و در ایام سلطنت خواجه ابوسعید سنه پنجاه و شش و گشته با و شاه امین خزانده آبی است زیاده تر از میان خود صرف نتواند کرد و در عهد
او میر فاضل الله انجوتلانده مولانا سید الدین قنقازانی خواجه حافظ شیرازی را بدکن خواند خواجه بکشتی نشست و در راه
با و مخالفت ورزید خواجه بهر سان گشت و شیرازی باز گشت و عصبه میر فاضل الله فرستاد از انجوتلانده پس بان می نمود
اول غم در پای بودی در غلطه کردم که خوش یک بعد تن درستی آورد میر فاضل الله خان سلطان عرض داشت سلطان گفت
کز شاید که عصبه بماند پس هزار تود طلا خواجه فرستاد با جمله محمود شاه قاتلان محمد شاه بکشت و رای بیجا نکرد بکشت
او کرد سلطان بر بنای مسجد و مدرسه و خوانق و محوری ملک پرداخت بعد از و غیاث الدین و پس از و شمس الدین
و بعد از او ابو مظفر فیروز شاه و وزیران و فزون میشد سلطان و او و شاه و بن حسن کاکاگوی بهمنی بکشت نشست و او کا بکشت
تو و دمان است و از رای بیجا نکرد و خبر گرفت و نامه مرصع بدو فرستاد و اسامی بر سر نهاد و در بنه روز شنبه و دوشنبه
و چهارشنبه شرح مقاصد و تعلیمات و دیگر کتب ادرس کردی و از منیبات بهر شهر با و اجتماع اهلان جناب نمود
و گشته که نغمه مراند که حق مشغول می سازد و شراب و نفس من فتنه نمی انگیزد و از منجم زمان شد حی عظیم نشست روزی گفت
که و شرح زیاده از چهار زن مایه نیست اگر پیش ازین خواهم چاره چیست میر فاضل الله انجوتلانده که او ستاد و وکیل او بود ملک نمای
خطاب بکشت گفت متوجه درند و باما میه حلال است و آن در عهد منیم صلح را و ابو سلطان در یک روز سه صد ان رفته کرد
و شهر فیروز آباد را بنا نهاد و که شکامای عالی ساخت و هر کوشک را مخصوص یکی از ازوان گردانید و امر فرمود که هر کدام
زبان خوش خوش سخن گوید و خود زبان عربی و فارسی و ترکی و کنی و ری و یونانی و فرنگی و خطای و افغانی و بنگالی و
گجراتی و بلوچی و کشمیری و هر چه نیک دانستی و با هر کدام زن زبان او سخن گفتی و در نشست صد و یک هجری دیواری و پس
بیجا نکرد باسی هزار سوار و نه لک پیاده خرم تخیر بد کل کرد و در سنگه رای و اسلحه قلعه که به باغرای حکام خاندیس و مالود
تاج و تاجور تاخت آورد سلطان اکثر سپاه بیضا آن دیار فرستاد و خود باد و هزار سوار متوجه دیواری شد و یک بار
آب رسید چون دیواری آن طرف بود و غیور شهنشاه قاضی سراج که از امر ای چیده بود گفت که اگر مرا اجازت دهی از آب
بگذرم و دست بروی تمام سلطان اجازت داد و قاضی با هشت کس در لباس فقر از آب گذشته و با لشکر دیواری رسید
و با مطرب اظهار عاشقی کرد و در می طرب خواست که نزد سپر دیواری که و لیعهد ر بود و در قاضی گفت مرا نیز به با خود گفت تو آسنا
را و نیاب گفت از موسیقی آگاه ام و مثل خوب می نوایم مطرب او را با خود برد و قاضی سراج در مجلس رای سرود گفت
و مثل نوخت دست فرصت یافته را براده را بکشت و بیرون آمد و هم پناش که بیرون ر بودند چند کسان را بکشتند و
با او بگوشه رفتند و در آنجا به هم برآمد و آواز در نهاد که سلطان از آب گذشته و شجون آورد سلطان فرصت یافت
و با سپاه رسید و با که و خرم گاه که رفته بود از آب گذشته و دیواری را محال اقامت خبر میت رفت سلطان تا مدد و
بیجا نکرد تماقیب ضرر و زیاده که در آنجا شش گرفته و بکلیه که باز گشته و یفرم گوشمالی بر سنگه رای و ای که در متوجه هزار
سده بر سنگه رای پاشک کند و در آنجا که سلطان غالب آمد میر فاضل الله بعد از نه روز به شیر میشت آمد و آواز داد که
سلطان در رسید بر بنیان با اتفاق ملکه نمودند بر سنگه رای خبر میت رفت و در قلعه که گشتن شده و هزار مرد از لشکر پاشکر

گشتند و پیش از گشت میرفضل شد بحاصره قلعه که بر دخت نرسنگه را می مبارک سلطان که در ایل بود بود و استغفار
 کرد و دختر با و داد و چهل نعل و پنج من طلا و پنجاه من نفقه پیشکش نمود سلطان او را بنوخت و مدار الملکات بازگشت و در شت
 صد و چهار چرخ میرفتی گشتند انجودانا و میرفضل شد از راه دریا با تخت و بدایا نزد امیر نیور صا بمقران مرستاد صا بمقران
 او را فرزند خواند و در جواب نوشت که سلطنت و کن و بگرت و مالوه تبارزانی و شتم و کمر و شمیر مرغ و چهار سب سباه هزار
 مرستاد سلاطین بگرت و غیره از حال آگاه شدند و متوجه شدند و دیو را می و ای بیانگر انفرستید تا با دی مخالفت آغاز
 نهاد و در آن آوان مجبوس از انالی مدکل دختر می نوشت پرتمان نام که در حسن نظیر شد است پدر هر چند خواست که او را بشوهر دهد
 و دختر قبول نکرد این حدیث بدیو را می رسید برهنه بامالی و از فرستاد تا او را بدست آورد و دختر هیچ وجه را نمی شد برهنه بامالی
 بازگشت و دیو را می با سپاه روی بدکل نهاد و پنج هزار سوار پیش فرستاد تا او را بدست آورد پیش از رسیدن ایشان بد
 زجهان او را گرفت و بیکر سخت لشکر بیاورد و ملکت سلطانی را تاخته بازگشتند سلطان آگاه شد و روی بیجا نگر
 نهاد و روی بقلعه پناه برد و بالاخره به شفاعت میرفضل علی و و لکه هون و پنج من مر و ارید و پنجاه نعل و دو هزار کنیزک مستقیم پیشکش
 کرد و دختر بر سلطان داد سلطان چهل و زبیری بنگر بشوهر پرداخت و متوجه تخت گاه شد و پرتمان را بدست آورد و در حسن ا و
 حیران ماند و گفت من پیرام و او جوان پس پشانه زده حسن خان او و شت صد و یازده لشکر بکند و ار کشید و صد صد قتل
 غنیمت گرفت و در شت صد و یازده هجری سلطان فیروز شاه شاهزاده حسن خان را که مروی عیاش صاحب عیش بود
 ولایت عید و اردو و غم شتیر با کل که بگلندره شهسو است که در چون مقصد رسید در شکرش و با افتاده دیو را می فرست یافت
 با جمعی انبوه روی با و آورد میرفضل شد سلطان را بر حجت اشاره کرد و سلطان به پذیرفت و زر و صوب کرد و میرفضل شد
 شهادت یافت سلطان منظم بازگشت و دیو را می بسیاری از ملکاتش را برگرفت سلطان به بند رسید و در بخورش غلامان
 خود و بیار عین الملک و بیدار نظام الملک را مدار الملک ساخت و وصیت نمود که بعد از حسن خان را سلطنت گشاید و ایشان را
 گفتند تا که احمد خان باشد اینجا پیش نزد سلطان خواست که احمد خان را بیل کنند او را یافت و با سپه خود و علما و الدین نزد
 سید محمد کیو در از رفت و حال بازگشت سید محمد دستار خود را و پاره کرد و بر سر ایشان بست و بر دور انوید سلطنت دارد
 احمد خان همان شب با چهار صد مرد روی نوادی فرزندنا و خلف حسن میر به باخرا و او را راه دید و همراهی او گزید و دیگر روز
 فرزند شاه از کار برادر آگاه شد عین الملک و نظام الملک را با چهار هزار سوار بتعاقب او فرستاد احمد خان در راه بقاض
 رسید که سه صد سب و دو دانه هزار کا و غله و سپند بشاره خلف حسن باخرا ایشان را گرفت و پیادگان را سوار ساخت
 و بر هر گاو سه علی نصب کرد و روی برزم عین الملک و نظام الملک نهاد و در سایه درخت بنجواب رفت و درویشی را
 دید که تلخ سر و دانه برگ در دست داشت احمد خان او را استقبال کرد و درویش تاج بر سر نهاد و گفت که تلخ سلطنت
 است بهر نو فرستاده اند احمد خان بیدار گشت و شاد شد و برزم گاه شتافت جمعی از لشکر یانش موجب موضع باکادان
 از گزشت پدید آمدند و آوازه در انداختند که فلان فلان که با ما اتفاق داشتند و رسیدند و عین الملک و نظام الملک عملی
 پدیدند و هر سب رفتند احمد خان ظفر یافت و سجد و بند رفت فیروز شاه که مرغی بود بر پالکی سوار شد و بیرون آمد ناگاه

خبر فوئش شهرت یافت اکثر ارباب احمد خان پوئشند و طائفه دیگر غیر و زشاه را که از پوئشس رفته بود و قلعه برزند احمد خان بر غایت اوست
تغایت نمود و غیر و زشاه متعجب شد و حسن خان را بخواند و گفت که سلطنت با اتفاق سپاه توان کرد و ایشان نیز هم تو متفق اند همان
سبب که ملک با گذاری آنگاه بفرمود که در ماسه قلعه باز گردند و احمد خان را بخوانند و احمد خان بیا این بر آورد و دیگر سبب غیر و زشاه
گفت شکرت خداوند که در زندگی ترا با و شاه دیدم سبب پدری عیشت آن بود که فرزند را و سبب عیشت کنون ترا بخداوند و سبب زنده
حسن خان را تبو سپردم سلطان شهاب الدین احمد شاه بمن و زشاه صد و سبب و پنج سبب سلطنت شست و بعد از آن بفرمود
روز غیر و زشاه در گذشت احمد شاه و در غرض رسید محمد گیسو در از کوشید و در توپیم ساد و غلبه با غلبه کرد و غلبه حسن ملک
لقب نهاد و پوئشیا رعین الملک را امیر الامرا ساخت و طغ نام الملک را حکومت دولت آباد و و برادر خود حسن خان
را غیر و زشاه و افضل داد و مقرر نمود که تا چهار گره و سبب آن بشکار بر آید حسن خان استخراقت و بهش مشغول شد احمد شاه متعجب
بشکار شد و در احمد در نکل بدیوار سبب نبشت سلطان ایغار کرد و ناگاه پایشان رسید رای در نکل بگریخت و دیوار سبب
نزدیک نیکر از فتنه بود سپاه سلطانی شیکر افارت کردند و او را بدست آوردند و گمان بشکریان آن بود که فرار
است پس شکار شیکر بر پیش نهادند و پیش خود بد و امیدند و یواری ایشان را غافل کرد و بگریخت و سپاه خوش بوست
به بیجا نگر بخت سلطان ملک او را و سپاه بنارت و تاسراج با طرات فرستاد و قتل عام فرمان داد هر گاه عدو کشتگان
ببست بنر رسیدی در نمر که رسید بهشت سه روز توقف کرد و نقاره بپاشت نبوختی انالی بیجا نگر سبب
رسیدند و پنج نهر کس با یک و دیگر بگر هم رسبند و قصد سلطان کردند و او را با طائفه قلیل و شکار گاه یافتند سلطان
به محوطه پناه برد و ایشان بجاسره پرد و فتنه و نزدیک بان شد که آنرا بشکار فتنه و در آن در نهر ناگاه عبید القادر پسر عماد الملک
سر تبر که از امرای سلطان بود پناه نهر در رسید و بر آن جماعه حمله آورد و طغ یافت سلطان همان روز عبید القادر را
برادر جهان بخش و یار حق گذار و جانمجان خطاب داد و حکومت برادر تفویض فرمود و برادرش عبید لطیف خان را عظیم التیون
لقب خواند و امارت ملنگ و ادخان جهان عمره در از یافت و چهل سال در برار حکومت کرد و عبادش صاحب برادر
غلام زادگان اوست با حمله سلطان از آن تملک سجات یافت و شهر بیجا نگر را محاصره کرد و یواری صالح خواست سلطان گفت
خراج چندین ساز بر فیلان بار کن و با نقاره و قرنا و غیر سپه خود و تا بد رگاه آورد و یواری چنان کرد سلطان پیرا و
در بر گرفت و عدوت و کمر خنجر مرصع داد و بخت گاه باز گشت و در آن سال قحط غلبه پدید آمد و پاره آن بنارید شایخ بدعای
استقرار فتنه و نو مید باز گشتند و خلق سلطان را شوم خواندند سلطان شنید و تنها بصیرت و روی بر خاک نهاد و تضرع
کرد و مآ آنکه ابره پدید آمد و سبب بارید سلطان گفت از جست آلهی نگر نرم و چنان استاده تر شد غلایق فریاد بر آوردند
که اے احمد شاه آبی ولایت تو ما را معلوم شد اکنون باز گرد سلطان باز گشت و پس از آن وزیر با حمد ولی استهاریاقت و
در زشت صد و سبب و سبب بحر رای در نکل را در زرم بخت نهر مر و قتل رسانید و بد نکل آمد و خزان را بایان استجاب بدست
آورده مر حبت نمود و بال دیگر بجا پور و کلم شد و کان الکس را که در تصرف والی کند واره بود بدست آورده و خواست
که مالوه و گجرات پشاید سلطان پوئشنگ والی مالوه آگاه شد و دو مرتبه لشکر به برادر فرستاد هر دو مرتبه منفرم باز

و بعد از این بر دست خانزمان حاکم سیما پور قتل رسید و پورای چهل قیل و مال وافر خیمت فرستاد و سلطان با کشت
 و در شصت و پنج و چوبی ملک استخار و مالی دولت ابا و بموجب فرمان روی بقتضای رایان کوکن نهاد یکی از ایشان نزد او
 آمد و سلطان شد ملک استخار و او را میل ساخت و می رفت تا بعد از سه روز جنگی چون که رسید و در میان بگرفت و در ای سنگلاخ
 خیمه کرد و او را با یک بسیار ریاضت و ملک استخار را با با قصد تن از میان ویت و بسیاری از مسلمانان کشت و کمتر از سپاه را که
 یافتند و مرا می دانست که ملک استخار جنگی در نیامده بود و سلطان نوشته که ملک استخار با اتفاق مغلان در خلافت و شت
 و اجرم از وید شمسیم و با و رسید و پنجه رسید و اکنون جمعیه که از آن مملکت نجات یافتند سرین و از سلطان شیر الملک و کشته
 و نظام الملک غوری را بدین لشکران فرستاد و مغلان را چار و در قلعه جا کشته شدند شیر الملک و نظام الملک و دو ماه
 بمحاصره پرداختند پس نامه نوشتند که شما را مان سست هر جا که خواهم بر وید ایشان از قلعه بر آمدند شیر الملک و نظام الملک ایشان
 را بیضیافتد و از آن سبب آن قتل که اکثر در آن جماعت سادات بودند بجز قاسم بیگ و صفی شکر خان و قرآن کرد و هر یک
 یکبار از نزد و کینان رفتند و کینان چهره داشتند قاسم بیگ و غیره را احمد با و نذر رفتند مخالفان قاقب قاسم بیگ و غیره جنگ
 که آن سه نفر رفتند تا به هر کسی که نذر رفتند سلطان دریا رفتند و حال باز گفتند سلطان گفت تا حال چه عرض شست و نکر و گفتند
 نکر و نوشتند بودیم بر گمان و در گمان و کشته اند و رسانیدند سلطان و کشته را که غرض ایشان ظاهر نکرده بودند بکشت قاسم
 را ملک استخار نام نهاده بدایا لغت و لغت و آبا و فرستاد و اکثری از افراد اینی و کشته را که باعث این فتنه بودند بکشت و نظام الملک
 و نظام الملک را فرستاد کرد و شیر سبب ایشان مبر و من شده در گذشتند و او را و ایشان بجای شادمان در باز از شستند گویند
 که سلطان از ورنه بیست و شش و خطبه خواندی و خود را با این القاب بتا شش کردی سلطان احوال و کیم احوال و علی بهادر
 است و بن اعظم السلطانین شهاب الدین احمد شاه ولی ایشان بنی و در آغری که اسپنی چند با و فروخته بود و بهانیا فتنه و مسجد حاضر آمد چو
 سلطان القاب خود را تمام کرد و آغری فوست و گفت لا و شد بیست و احوال و لا کیم و لا کیم ایها الظالم و لکن بقتل الذریه
 و طاهر و بیکم مبنده الکلمات علی بنابر ملک سلطان متاثر شد و زار زار بگریست و نیت اسبان او را و گفت نجات نیابند
 از غضب الهی اما که چون نیر به مراد نام کرد و نیر سبب نجات و بیرون نیامد تا آنکه جازه اش را در شست و دست و دو بهر
 بیرون آوردند و بعد از ویرش بیرون با و شاه ظالم بن سلطان علا و الدین بن احمد شاه ولی اندر بنی با و شاه شد و او
 مردانه و قزاق و مدبر بود لیکن در ظلم و کینه جوی از نکاب محاسنی که شیدری و این عیوب هنرمای او پوشیدی لاجرم ازینها گفتند
 فرخاستن تمام نهادند و او گناه کاران را با انواع عقوبت پلاک کردی و بسیاری از اکابران را کشت و هر که او را شت ملک
 یافتند بقتل رسانید و دست قتل بر عیال و اطفال مرم و از می کرد و بغیر موده او و غرض از میان راه گرفته بجرم مرا
 آورده اند و از این کارش کرده بخانه شوهرش فرستاد و اهل جرم به موجب بکشتی و بقولی اهل حرمش از بیم جان با یکدیگر
 اتفاق کرده و در وقتیکه بستر حرم مشغول شده بود و در گمان چندی او را به قتل رسانیدند و بعد از ویرش نظام شاه در عزم
 سنگی و مادرش محمد و بهمان که خود تکیه قائل بود در ملک کشت و در بد و و نش او را به اتفاق رایان تلنگ شکر
 به کین شید و نیریت رفت و بدستور حضور شاه و حاکم و روی ملک او آورده نظام شاه بعد از نیرم بنهرم بغیر و آبا و

[illegible]

وخواجہ جهان را آنجا گذشت و بولایت نرسنگه آمد و خرابی بسیار کرد و در سیست صد و هشتاد و پنج هجری مرگشت نمود و در پنج صفر
در سنه هشت صد و هشتاد و شش هجری خواجہ جهان را به قتل رسانید تنفیصا شش آنکه خواجہ جهان محمود کاوان بنید امارت خویش در
فوانین حسن کاگو پیچھے تصرفات کرده بود از ان جمله آنکه حسن کاگو پیچھے چهارم شکر داشت والی دولت آباد و سرحد و حاکم ہزار و یک
گلبرکہ و بیجا پور و والی لیلیک و خواجہ جهان ملک را بہشت قسم کرد و از برادران کا و پل پیچھے افتد عماد الملک و ماہور اسخداوند خان
پیچھے سپرد و و سرحد و دولت آباد را بہ توان بیست عادل خان و خیر و ملکوان را بہر الملک کہ از خوشیان خواجہ جهان ترک بود
و او از گلبرکہ و بیجا پور را بہر رود کل بہ گشتگان خوشی حوالہ نمود و گلبرکہ و ساغر و سولاپور بہر پیر و بیجا خواجہ ہراسی پیچھے
و او از دینک تا دہ بندہ رمی و گلکنده بنظام الملک بحری و ذر کل بہ اعظم خان سپرد و دیگر آنکہ بہشت قلاع و در تصرف سرحد
بود خواجہ جهان امر کرد کہ خرباک قلعہ پشیان نہ گذارند و حکام دیگر قلاع از رگاہ روز نہ بنظام الملک بحری چون ہاشم خان
بہر و پلک سرنک انہ شدہ بود کہ عداوت خواجہ جهان بر میان بست و بمقتل جہشی و ظریف الملک با و بارش نہ و با غلام
جہشی کہ بہر و از خواجہ بود و سافتنہ و در محاسن ہراس اورا بہر نفیقتہ با ہر خواجہ بر کاغذ سفید نہاد و ظریف الملک و ساسی پیچھے
آنرا از نظام الملک بحری روز نہ بنظام الملک از زمان خواجہ جهان بران کاغذ نامہ مہراجہ اور پیچھے نوشت کہ روی بران مندرست
از کہ بنویسند و سلطان را بہ قتل رسانم و ملک میانہ خود قسمت کنم پس در وقتیکہ سلطان است بود و ظریف الملک و مفتاح
پیچھے آن نامہ با و داد نہ بنظام الملک بمعوضانہ پشیان گفت تا سلطان خواجہ جهان را بخواند و فرستادہ نرو خواجہ آمد و حال با نوشت
و پشیان خواجہ گفتند کہ سلطان است است و رین وقت بنا بد رفت خواجہ گفت از قسمت نمی ترسم پس نزد سلطان شد سلطان گفت
زیرا کہ قصد و لی نوشت کند چہ باید کہ گفت بہ قتلش باید رسانید سلطان نامہ با و نمود گفت این مہر من است لیکن خلع من نیست سلطان
گفت کہ اکنون انکار سو و نہار و پس ہجرم سرمای رفت و جوہر پیچھے را بہ قتل او شہارہ کرد و پشیان اورا با کسد خان گویا نہ کہ از
خوشیان بود و ہشتند سلطان روز دیگر نظام الدین حسن گیلانی را کہ خازن و محرم ہراس خواجہ جهان بود بخواند و مال او را
نظام الدین حسن گفت خداوند مراد و فرزند است یکی خزانہ سلطان گفتند و دیگرے اخوانہ و روشیان نامندی خراج سپاہ و قیل و
اسب و مطیع و مایینا سہینہ از خزانہ سلطان شدی و در ان سہ ہزار لاری و سہ ہزار سہت و خزانہ و روشیان خاصہ ایشان
بودہ و در ان سہ صد لاری ہبہر او سہ سہای ضبط اموال خواجہ جهان گردید خیر آن وجہ دسی ہزار کتاب و اندکی فراہشیانہ و
آلات مطیع خیرے نیافتند نظام الدین آہ بر شید گفت ای سلطان اسد چون خواجہ جهان کاوان قدا سی تو یا و اکنون چہ
حقوق اورا منظورند اسی و حامل نوشتہ اورا کہ آنرا ترور اسی اورا پیچھے بر بخوانی تا گوہرے و ہر و کفران نیست او خلق را
معلوم شود و نہ از ظلم نسبت کنند سلطان از کشتن خواجہ پشیان شد و از محاسن بہر داشت و ایل نامہ از ساعان و رخواست و
کردن از ان نکر بہر سہ اسی فرستہ و روز سوم شہانہ را در محمود خان را بہر یارست مرقہ خواجہ جهان فرستاد و ولید از و سلطنت سلطان
در نزل انقاد و امر اندیشناک گشتند و در شہر ہا بیرون آمد و قرار گیرفتند سلطان بعد از شہ ماہ از غایت غم مرغی گشت
و در گذشت مخفی خانہ کہ خواجہ جهان نجم الدین محمود کاوان گیلانی صاحبش از قریہ کاوان گیلان است آنش خواجہ کاوان
گفتند اجدادی از سلطانین گیلان بودند و یکے از ایشان ولایت رست داشت و در عہد سلطان علاؤ الدین بنی بترت

برشته و سلسله پاتی آن از مرز واریه بود و بر پاشی کردن چون توب ملک سیدان را سردار و نذر امران بر خاست و بر سنگها نشست
 و سیدان را هم شاه بر او کلمه بود و حالان سنگها شده گریختند و رام سراج اسب گشت و قتل رسید و در تواریخ آن وقت
 گفتند و سیدان سبب است خوب و اقی گشت قتل رام سراج چه نهایت نقشه قتل رامان جمع است اگر خفت گفته بطلب ببول بودند
 و به کلمه سیدان سیدان نامید و بر پاشی نکردند و برادر رام سراج داشت که پس از آن به بیجا نگر هرج مرج پدید آمد در امان خود و مانند
 و در گیر و میان بر باد اسلام رسید سلطان اسلام با خنایم بسیار پیدا و خود را باز گشتند و چند بی بیاسودند و در بنمید و هفتاد
 و چهار هجری علی عادل شاه با اتفاق مرثیه نظام شاه شکر بر کشید و خرابی بسیار کرد و باز گشت و بر و بر پاشی پور مصار
 بنامند و در بنمید و هفتاد و هشت هجری که کشور جان بدست مرثیه نظام شاه به قتل رسید و نظام شاه بر دمار و ز سببلا یافت
 و با آفرینان بهر و دواش صلح شد و در بنمید و هشتاد و یک هجری عادل شاه روی بیجا نگر نهاد و قلعه پور کل را پنجاه محاصره
 کرد و نگذشت و در بنمید و هشتاد و یک هجری که کشور را قهر و کیشود و سر ساخت و ببال و دیگر منطقه خان را بجید رکولی گذشت و بیجا نگر باز
 گشت و منطقه خان بنیت و پنج هجری از انان بیجا گشت گشت و مقرر نمود و هر سال ملک پنجاه هزار آهنگ بخراند
 رسانید علی عادل شاه و دیگر بار متوجه بیجا نگر شد و یان آنجا بنیت آمدند چند کس از حکام آن دیار را مان بودند علی عادل شاه
 امر فرمود که محبست بگرفتند و فرمودند که لباس زنان پوشند ایشان گفتند که ملک بشیر گرفته ایم شاید که محبست زنانه
 علی عادل شاه بر ایشان آفرین کرد و محبست بشیر چه را بنوخت گوئید اکنون سرداران دیار زمان و اسل اند و شوهر ایشان چون
 سایر امران دست بکنند با بچک چون علی شاه را فرزند بود و برادر زاده خود ابراهیم طایف را و سید کشت و در گشت و نفولی از خواج
 سز میل بگشت کرد و کار روی با خود داشت بر علی عادل شاه زد و در بنمید و هشتاد و هشت هجری که در گشت و او با دواش بی فلیق و بنیت
 طبع سو سو ف بده و خط فلیق و نسق و رفاع خوب نوشتی و در روی منطقات نام خود را بنویس و بنویس که علی صوف قلندر در بنمید
 علی عادل شاه و نویت اطمینان محمد اکبر باد شاه بیجا نگر آمدند بعد از برادر زاده ابراهیم عادل شاه و زن سالکی بخت نشست
 و کامل خان برادر ملک ستولی گشت و بر در شش و را بیجا نگر بی بی زوجه عادل شاه باز گشت و ابراهیم عادل شاه است که بر
 خلاف هم و پدر را نشیخ پیران و دهاعت شاهزاده و اینال و شاهزاده محمد مراد بن محمد اکبر باد شاه نمود و در عهد سلطنت شاه جهان
 باد شاه خرافتن بنیت و نوشت و بنیکشما سه لایق فرستاد و در سنه هزار و سی و یک هجری در گشت و سید شمس سلطان محمود
 عادل شاه بگوشه نشست بر ستور پیر متابعیت شاه جهان باد شاه نمود و آخرین باد شاه از عادل شاه بیان سکندر شاه است
 که از اسپاه اوزک نزیب عالمگیر و قلیبی بیجا پور زامره کرد و با آخر و یک هزار و نود و هشت هجری پیام صلح داد و سید عالمگیر
 باد شاه آمد و مورد عرصه باد شاه بی گریه و خطایب سکندر بن ستار نشست و قلیبی بیجا پور و غی و در بنمید و هشتاد و یک هجری که نزیب عالمگیر
 در آمد مخفی ماند که از دنیا افتاد بیجا پور رسید و نام بیجا پور سید زینب زینب کشتان خوانده ان اسکات بار اتم حروف می گفت
 که سید و در کرنا ملک با ایا که بنیت و در کرنا ملک مایهین ششمین گاه حکام آنجا است و در ایام سوابق زینب در اسبنا
 بیجا نگر ملک که در جوانی بیجا نگر را بهر و سید را با دوشمیر سید بهر و سید و اولاد بیجا نگر خراج می داد و در عهد عالمگیر باد شاهزاده
 بیجا نگر با ملک که در پشیمانش گزید و نیزه و عنایت باد شاه بیجا نگر تا آخر شایسته نظام الملک شایسته باه طبع ماند و بعد قوت

اصحفت چاه در سه اکثر دوسای دکن بوی ای سینه پیچید مبدین اثنا ملک مشهور معروف حیدر علی مشهور بحیدر نایک در آمد و هند اسے
 احوال حیدر نایک نوشت که پدرش فتح نایک سرنگی کم مایه از دما قین بیجا بود و نایک در مصطلاح آن ویا ر قویست از ازل ترین
 مسلمانان که جاہل باشند و نیز گترین آنجا که بر در کاپریا دگی اعتبار دارند با تہلیلہ فتح نایک مدتی ملازم سعادت اشک خان نامظم
 ارکات بود بعد نقصانی و تشخص در کوتاہ بطن گزیده قبلش روزگار با و پس خود سوار و حیدر علی برآمده در سہ واران
 ملازم راجہ مندراج زمیندار سیور شد و بعد چندی جمعہ اسے صد پیادہ گشت و پس از چند سال در گذشت پس کلاش شہنشاہ
 پیشہست حیدر نایک سہ درہ از بزار حیدر شد ملازم سرشتی خان جاگیر دار کور شد چون شہنشاہ خان نایک در گذشت حیدر
 نایک بطبع ریاست موروثی لشکر یک پٹن آمد بر اراجہ انجا بر حقوق پدر و بر او تشخص کرده از معتقدان خویش گردانیدہ نگامی کہ در سہ
 ہزار و یک صد و شصت و شش دیوان کلا جورین بدینایت راجہ سیور در شہنشاہی نکلونک محمد علی خان ابن نور الدین اسے خان
 گوپاوی آمدہ بود حیدر نایک ہمراہ دیوان بود چون دیوان موصوف از شہنشاہی مرحبت شہر یک پٹن نمود مردم سپاہ بنا بر تنخواہ
 شورش کردند حیدر نایک کہ آنوقت سردار ہزار پیادہ بود قضیہ سپاہ را بر تصفیہ تنخواہ انفصال داد و از ان روز اعتبارش افزون
 گشت حیدر نایک مردم سپاہ را با خود متفق ساختہ وقت فرصت دیوان کلا جورین را گرفت و جس کرد و راجہ را بطریق نظم بند
 بر بند ریاست گذشت و در اندک فرصت بر تمامی دفاٹن و خزائن راجہ تصرف شد و بتالیف قلوب سپاہ در عایا پرداخت و در
 اندک ایام در شصت و جو انگریز ہرہ اتفاق گشت اما صفاتش اکسانیکہ ہمراہ بودندی نبود

حیدر نایک مرد سبت امی پر شد و سنیہ خوشہ و جو را ان بیٹا ہر سلمان و بیاطن شیطاں میل نماز و روزہ ندارد
 جنوبی شہر یک پٹن ملکیت وسیع بنایت آبادانی انجا زنیست لقب بہ نکتی رانی و دوران ملک بتخانہ است کلاں و افضلترین
 نذر آن بت نبی مرد است کہ بد انجا بنا زن کنند چنانچہ جلاوان از طرف رانی هنوز بلکار اند تا از وارہ صادر و باشندہ انجا
 بنہ را بقدر معین بدعا و قرب ماضیل کردہ و جیل شکار مے کنند و در عوض آن انعام وافر از زونی می گیرند حیدر نایک رانی
 انجا اتحادی ہم رسانید و شاکت و سعادت آورده این شہر مسمودہ سبب بہود خود دست عالمے را موقوف و لالہ
 ساخت چہ کفارہ برگناہ یعنی بریدن قرار داده بوتے شکر نیش تکلیف مالا بطاق بہ رنگ آمدہ را فرار گرفتند و گرفتار
 شدہ خجہش آمدنیشی مای ایشان را کسیر بریدن فرمود و سالیبندی بریدگان علیحدہ قائم نمود و شہر نوشی بنایت روح
 و دوحسن نامہ از جملہ ستہ ضروریہ انکاشت و رسم کاج در میان برداشت و از اوایل را بطلم گرفتہ از اول
 بکارت مے کرد و بعد ان ہر چشیش انجا یک سنین عمرش شصت در گذشتہ و قوی فتوری تر شدہ بود و از جملہ اختیار اوست ستر و از
 موسی تمامی بدین چشم و ابر و دہرہ ہر روز مقرر شدہ و دیگر شہنزان کہ در رزم بدست مے آمدند مردان جوان تبعینہ باز گیران
 اسطبل و زنان پاکیزہ تا از الہ بکارت و داخل محل و صبیان خواہد تا لیل در زمرہ جلیہ ما و از جملہ عصمتیان بود کہ وہ اوکسانی را
 کہ فرقیہ سپاہ ہرگز نیند و قیمت ایشان چہنوی مقبرہ تر تنخواہ پاکشین و فتح می کرد و انجہ از شہنزان کسے نمی گرفت معرفت و لالہ
 ضرورتہ از داخل فرما نہ مے نمود و از انکار راجہ الالہ کبر با جلیہ مای ہم سن قطع نظر از کفو و نسب و ملت خرقہ جفت مے کردہ و مکارانہ
 کہ لب مخلوق اند برای مصاحبت و خجہش مزان آن قدر کہ تابہ نور ایمان کہ نہ از اسطبل وغیرہ را شہو ہر زین و پالان بکار

بے برد و یا بدست کاغذ یا بنے فروخت و ملازمان خود رخصت نمی داد و مراوش سرکناری نهاد و می گفت که اہل خانہ
 بطلیند و ہمین جا کخذ انخوند و حفظ ستادون با قطن و خربزہ این ہمہ مقصود بودہ ازین قبل بسیار است اما در جو انگریزی و شجاعت
 و لشکر کشی و قواعد رزم جوئی و ملک داری و عسکت پروری و عدالت سرآمد روزگار بودہ بر سپاہ و رعایا حکم نافذ می داشت
 با سجد چون از نظم و نسق نشور و غیرہ مطمئن شد ملک بدر نور کہ ملک استہ سبب و زرقین نامی مدد و سیور کہ رہاست آنجا نرسنے
 مشترک سلم بود حیدر نایک الملک را بہ تبریر صائب از و انتراع نمود و از غنائیم آنجا مرز و سفر و گشت در ضلال ابن احوال
 محمد محفوظ خان برادر کلان محمد علی خان گویا موسی خفیه با حیدر نایک دوستی ہم برسانید و بحکیم غریب طوط بیت اللہ
 محمد علی خان رخصت گرفتہ براہ کشی روانہ گردید و بنواح سہرین پٹن رسید حیدر نایک با استقبال شتافت و ضیافت نمود و در
 رواج فرنگیان انگریز کہ از کرناٹک با محمد علی خان متفق بودند مشورت خواست محمد محفوظ خان کہ اول نظام الدولہ بن نظام الملک
 را ہم کرناٹک تخریم داده با اتفاق یکدیگر لشکر کشی نمودہ آید چند نایک محمد محفوظ خان را جاگیر است لک روپہ داد و از طرف
 خود با تحت و ہدایا پیش نظام الدولہ فرستاد محمد محفوظ خان در حیدر آباد پیش نظام الدولہ رسیدہ در خلوت عمر ضی نمود
 چہ انگیزان کہ در ملک کرناٹک محمد علی خان را بلغ نسیر نمود و ز کشی نمایہ صلاح دولت است کہ با اتفاق دولت خدایان مشیر
 حیدر نایک و مرہٹہ ملک کرناٹک را متصرف باید بود نظام الدولہ نے انور خیمہ بیرون کرد و مرہٹہ را طلب نمود محمد محفوظ خان را
 موصلت مایہی و مرہٹہ و خطاب فتح جنگ بر اسی حیدر نایک رخصت آن طرف دارد و در سن یک ہزار و یک صد و ہشتاد و ہجڑ
 نظام الدولہ با اتفاق مرہٹہ و حیدر نایک متوجہ ارکاٹہ گردید محمد علی خان با اتفاق انگریزان در میدان بر تامل رزمی صحیب نمود
 نظام الدولہ مشیات اورزید حیدر نایک سپاہ را شکستہ دید نظام الدولہ را از رزم گاہ بر آورد و خود بہ حفاظت
 نہایتیان پرداخت محمد علی خان ظفر یافت نظام الدولہ بحیدر آباد رسید بعد چندی محمد علی خان و انگریزان بر شریک بن غریب
 کردند و اکثر قلاع شل کشن گدہ و بریل و غیرہ متصرف و را آوردند بعد بین اثنا محمد علی خان بیمار شد و سنانہ مرہٹہ نمود حیدر نایک
 سے و پنج لک روپہ نذرانہ قبول نمود با انگریزان صلح کرد و انگریزان قلاع اور آباد و داند و داخل میل پور شدند حیدر نایک بتعاقب
 و انگریزان بہ ارکاٹہ شتافت و در راہ بازیندہ ارکان و قلاع چچکس متعرض نشدہ راہ راست بمیل در میدان گردہ در خورد و
 بنا بر محبت و ست بنارت اطراف در از کرد و ملک خوشی مرحبت نمود و محمد علی خان بفرغ خاطر در میل پور گدہ اشد و تمام فوج
 خود را بر طرف نمود این ہمہ پیشین یہ رنایک رفتند و نوکر شدند و در ضلال الدین احوال در سال دوم از صلح نامہ در صد و شریک پٹن
 مرہٹہ تا تحت آورد و حیدر نایک بر طبق صلح نامہ استعدا و ملک از انگریزان نمود ایشان انتظار کو سل نمود حیدر نایک ناچار بہا مرہٹہ
 صلح نمودہ کرد و در سن یک ہزار و یک صد و نو و یک ہجری قمری سیان از دست انگریزان و محمد علی خان پناہ بہ ہیلوے بندر
 کہ قلعہ استوار دار و بردند و از رزمنا فراسیان بامان برآمدند و قلعہ و شہر انگریزان خراب کردند بعد خرابی ہیلوے موسی لاسے
 فراموش رفاقت ملاقات جنگ بن نظام الملک متع باہ و قیثار کرد و بعد چندی بحیدر نایک پیوست حیدر نایک ابواب
 رسل و رسائل با بادشاہ فرانسس معرفت و مفتوح ساخت و فوج از بادشاہ فرانسس با بد و حیدر نایک تمیز شد حیدر نایک
 با انگریز مسترد و رسل کہ گورنر خطاب و شہت پیغام جنگ فرستاد و گورنر وکیل خود را مع نقل صلح نامہ شریک بن فرستاد حیدر نایک

حکم نمود که دکیل با جماعه خویر و ن شهر خمیه زند و مردم این جانب با محتاج از انقیابت رسانیده باشند و ملاقات وکیل بنویسند و کور و حیدر نایک رسانیده تحویل آنکه انکس سبقت جنگ شکست چنان درشت از چاره است حیدر نایک در جواب گفت که شتر گمان من آن بود که استی و فای حیدر بر انگریزان ختم است اکنون بر خلاف آن شده رفت چه در جنگ مرثیه که غلب ملک نمود و بنیت من گذرانید ندانم که ناچار شده از مرطبی صلح کردم و بار از مصاحبه شهادت حاصل چه که کار هرگاه ملک خواهم بغیر از فتوی و حکم کوسل قدری پیش نهند و بر تقدیر حکم کوسل بقیاسه خرج از محمد علی خان می شنوند و کوسل بر درخته آخر بعد منراولی بسیار جناس و جواهر خود را بحضارت تمام فروخته بشماره و بد آن زمان تباری اسباب روز با صرف نمود و خمیه بیرون زنند و آهسته آهسته یک کوچ و دو مقام تاحد و داین جانب رسید این دار و گیر امدتی طویل می باید و ما که فوج سواره داریم که ناده فرسنگ تا فتن و باز آمدن میباید دارند و خزانه و سامان بسیار داریم که بهما ت سالد کفایت کند پس موافقت نماید بین منی تواند شد این گفت و جواب مکتوب بنویشت و دکیل را رخصت نمود و در سینه هزار و یک صد و نود و چهار هجری حیدر نایک با سوار و چهل هزار پیاده متوجه کرنا ناک شد و هم حربه سنگه کور بالا ای کلمات بشور کرده اکثر قلاع توابع ارکات را متصرف شد و نصیر الدوله بپادشاه محمد علی خان متحصن قلع چنور بود با عیال و اطفال گرفتار آمد و مجبوس گشت گورنر مدرس این خبر شنیده کلنل یکی را روانه آن سمت نمود کلنل بیله را روانه آن سمت نمود کلنل در میدان بلول خمیه زو حیدر نایک با تمام سپاه خویش و فراسین با او رزمه معصب گردنا گاه از بان حیدر نایک انشع بر بارود خانه انگریز افتاد و شیرازه جمعیت ایشان از هم سخت سواران حیدر نایک از اطراف و جوانب محله آوردند و بسیاری از سپاه انگریز یک سینه کلنل بیلی اسیر گشت حیدر نایک ظفر یافت و روز سوم متوجه ارکات شد و مسدود پناه ارکات را محاصره کرد و راجه بر سر بریا محمد علی خان در ارکات متحصن شد و ملک از محمد علی خان رسیده راجه مسطور بعد دو ماه با حیدر نایک صلح کرد حیدر نایک قبله در آمد و هر چه یافت ضبط کرد و ناموس سکنه آنجا را تلف نمود و لایه بیلی را ام را یاد و هزار سوار بتیافت اطراف فرستاد و در آن دیار ویا رنگه داشت و عمارت را بسجقت قول حیدر نایک رست گشت که میگفت من قهر فرمایم که متعجب مردم کرنا ناک نازل شده ام بعد ازین تحقیق ایام محمد علی خان مع اجمال و اطفال و متعلقان خویش بدار کرده آمده اقامت گزید و چون طریق آمد و شد در خشکی از تاخت فوج سواره حیدر نایک منقطع شد و در تری از تحالفت هوا که آن وقت بجهار موافق نبود و ممنوع گشت روسای کوسل بهوب غله را از فروختن فرق و منع نمود و ملتوسلان کپنی از ذخیره سوار کابریج رتب می تقریک آثار مجراسه و فی رویه و دوازده آثار معتبر نمودند در آن خط عالمی هلاک شد بعد چند ماه غله بسیار بر جهار است شرقی از بنگاله متواتر رسید و در آخر شوال سده یک هزار و یک صد و نود و چهار هجری خبری بر اپر کوت که پیش ازین در کرنا ناک کارهای بانام کرده بود بکلم پشین گورنر صاحب کلان کلکته برآه در پادشاه رسید و قریب چهار هزار تنگه بفاطت شهر پناه مدرس گذاشته با دوازده هزار تنگه و چهار هزار ترک سوار در آخر محرم سده هزار و یک صد و نود و پنج هجری که از فرنگی گده کوچ نموده متوجه سپاه چندر نایک که قلعه دیو اسی را محاصره داشت بجنگ بر فاسته رفت خبر کوت بانظار فوج بنگاله و جهازات و لایه در جنگ متوقف بود و باستحکام فلاح دنیا در مقبوضه خویش می گذرانید روزی از محمود بنبر کوچ بنزده متوجه سلیم گردید حیدر نایک با تمام فوج خویش متجیل مقابل خبرل شد و بارش کوله و بان چون

شکرگ نموده سپاه جنرال مروانہ کو شہید قتالی قاضی و نوو حیدر نایک منہزم باشکر خود آمد جنرل کوٹ ظفر یافت و در اہل سلمہ
شد و در آخر سال کور قریب شش ہزار پیادہ کسب کردگی کلنل تاس وین پرسن زنگالہ براہ خلی روانہ شد و در بارہ جلا
عبور کردہ و مردم تہا سجات شل گنجا م محلی بندر و غیرہ براہ گرفتہ باز و چہم شعبان سنہ مذکور باخیرل کوٹ ملاقات کرد و بمصلا
یک دیگر در عرصہ فرنگی کوٹ شکر گاہ ساخت آن وقت بہت ہزار تنگہ ہمد جنرل کوٹ کلنل تاس بود جنرل متوجہ قلعہ ہمد
شد و آنرا قہر اکتیو و ولست دوم شعبان سنہ مذکور سپاہ کو پچہ شستر متوجہ سلطان خلعت حیدر نایک بانہار
سوار بطریق فراوانی بمفاصلہ شہ کردہ پیش فرج حیدر نایک نے رفت تا انگریز پیدا ان کول کہ پیش ازین جنگ آہنا شدہ بود
رسید حیدر نایک آنرا مبارک دانستہ صفت قتالی بیارست انگریزان رزے منصب کردند موسی لانی فرانسس بہریت
رفت و حیدر نایک عقب و بگرفت انگریزان شفر یافتند و دیگر روز رسد ہمد ارکس رسانیدند و آنچنین در
اوایل شوال سنہ مذکور سپاہ حیدر نایک بہریت دادہ رسد ار در قلعہ دیور رسانیدند ہمد ارکس باز آمدند و چہنیں در ہزار
جہول در از ولایت انگریز بہ بندر شبنی گرسندہ با سرداران ہمد پورہ حیدر نایک کہ از مدت قلعہ دیور راکہ از مدت ہمد و شکر گاہ
بود محاصرہ داشت رزم کردہ بقتل رسانیدند سپاہش منہزم رفت و قریب ہزار سپاہست تنگہ ہاسے انگریز افتاد۔

و کربیشا ہمچہ کہ بہ پدر حکومت کردند اول ایشان قاسم بربد است و او غلامان سلطان بہمنہ است و در عہد محمد شاہ
شکر می بہ انجان کشید و بکنار مرہ ظفر یافت و در عہد سلطان محمود بہمنے بر امور سلطنت ستورے گشت و خبر نامے بر محمود
نگذاشتہ بالاخر در قلعہ اورشیر و قندھار بہ تجویز عادل شاہ و نظام شاہ بنام خود خطبہ خواند و بعد از وی پیش امیر بربدین گدھام
جانشین شد گویند کہ او شبے در زمستان شہر اب سے خورد آواز شنال شنید گفت کہ شبہا چرا آتشالان فریادے آمد گفتند از
سہ ماہ سلطان ظلمے نمایند امیر بربد حکم کرد نامہ ہزار غلات پر از پنہ و صحرایا و باغہا بربد گفتند تا شغالان زیر آن روند
و از سر نا امین باشند و بعد ازین دیگر آواز شنید گفت کہ حالا چرا آوازے گفتند گفتند کہ شکر نعمت می کنند امیر بخندید و بعد از وی پیش
علی بربد شاہ بہ حکومت نشست اول کسی کہ خود ابرید شاہ خواند نظام شاہ در عہد او قلعہ کلیان و اورشیر و قندھار را از و
بگرفت و بجز بندر و نواسے آن کہ حاصلش زیادہ از چار لاک ہون نبود با و گذشت بربد شاہ را خوشوقتے خواند و در سن
ہزار ہجری در گذشت آخرین آن ملائفہ امیر بربد شاہ در ہزار و ہینزدہ ہجرے والی شد و ہی نگذشت کہ ہمد نصرت
عادل شاہ میان در آمد۔

چند شکر از انجلیہ احمد نظام شاہ بربیت کہ در حد و دواغ نظام شہرے بناماد و تخت آن شہر صافست آب دہوا
و کوہ و صحرا و بی انجار از جمع شہرے و کن شتی است و دواغ ہر شہر صدقات جاریہ پیوستہ حرمان و در دواغ باغات آبنا
یک باغ و کاغذ فرخ بخش است و در وسط باغ حوضے ساختہ اند در کمان و ست در درون آن ترکہ عمارتے رفیع بنامادہ اند
و بربک موضع شہر قلعہ در فانت حصانت است و بروہت مولت صبح صادق ملوک نظام شاہ بہ در احمد مکر و مرہت و دولت آباد
حکومت کردہ اند و اول آن کردہ نظام الملک حسن بربیت بہر یونام دہت چرا از اعیان بجا نگر بود چون احمد شاہ بہمنی شکر
بیجا پور کشید اورا سیر ساخت و حسن نام نادا و کسین شہر نوشہرت یافت بحرے بہر نوست کہ بخریت یافتہ و گویند کہ

که محمد شاه شکر می بنیست جبری فاعله خود با او سپرده بود از آن اورا جبری گفتندی و محمد شاه بسیاری در عهد خویش اورا شرف الملک
 بهایون نظام الملک بجز لقب نهاد و دیالیت بملک فرستاد و نظام الملک بعد از قتل خوانه کاوان اعتباری عظیم یافت به ملک
 نائب می گشت و شبت صد و نود و یک جبری در عهد سلطان محمود بنیست بر دست بندگان به قتل رسید و بعد از او پسرش ملک
 احمد نظام شاه خود را نظام الملک خواند و در خوی استقلال کرد و جبر برگرفت و نام سلطان بنیست از خطبه بیگانه و نام خود خواند و خواجه
 جهان دکنه و دیگر امران پسند نظام الملک نام خود را از خطبه بیگانه و بدستور جبر برگرفت و گفت این بعد است سلطنت است
 ملک به دفع حرارت آتش است اما اگر گفتند که اگر چنین است هر که خواهد جبر برگرد نظام الملک بان رضاد او پس هر که خواست
 بهر خویش جبری بخواند و در تمام دکن این شایع شد و قسم حروف گوید اکنون روسای دکنی که جمعی ارسای و بیجا کس هستند
 از طرف خداوندان خویش سرانند و آن مشهور به افتاب است بالاخر به دست و خطبه بیام خود خواند و خود را نظام شاه
 بجز لقب نهاد و در قعر خود بملک و حیدرانی قلمه و دولت آباد و دهر سپیدی آمد ملک شرف برادر و حیدر از راه دکن
 زن را با پسرش و برادر خود گشت و بر دولت آباد و دهر سپیدی یافت و طاعت محمود بنیست و گجراتی خود را نظام شاه و شبت صد و
 نود و نه بجز دولت آباد را حیدر که در چون شمشیر متوزر دید باز گشت و در دهر و بارغ نظام شهره بناندا تا اینجا سکونت کند
 و پیوسته بر دولت آباد تا شبت بر او پس آن شهر را احمد نگر نام نهاد و از مرست استقلال نیت ملک شرف سلطان محمود بنیست
 گجراتی را بشیر و دکن شمس و دهرانی بگزاشت و در نظام شاه که در با اتفاق عماد الملک عماد شاه عادل شاه خاندیسی غم
 رزم او کرد و ایلیان بگزاشت اما بفرشتت ناشی قیل را که نزدیک سراییده شایسته بود را که دند شورشی عظیم در شکر
 گجرات افتاد و گمان بردند که نظام شاه شخون آورده سلطان محمود گجراتی از اردو و برون رفت چون شکر متفرق شده بود با
 مخالفان خود و بگزاشت باز گشت و بیست و یک گشت که ملک شرف در گشت نظام شاه بر دولت آباد و دهر سپیدی یافت و
 در قصد و چهارده در گشت و او بیست و یک حیدر موصوف بوده بهرگاه که سوار شدی سر بر انداخته رفتی و گشتی ملوک چون سوار
 شوند عزم اند به پیشش نشستند که اگر نظر بر بدین و بسیار بر نامحرمی افتد و این نگویند بود و با وجود این صفات بسیار
 درست آید چون در شمشیر باری مایه بود خلق را با نیکو تر غیب است نمود تا آنکه بسبب آن میان جلوان نزاع پیدا آمد و ایشان
 بهرگاه یک و دیگر برتری بنیست می نزد او رفتندی تا میان ایشان حکم کند او در حضور خویش هر دو را بشمشیر باری فرمودندی و هیچ
 روز نبود که در بارگاهش چند کس به قتل رسیدی و از قبائل پنج کس باز خواست نکردی و رفته رفته آشکار جهان شایع
 گشت که در کوچه و بازار هر که خواستی بان استمال نمودی و هیچ کس مانع نیامدی و اکنون گویند که آن عمل نزدیک دکنان
 بعضی جاشایع است و از آن یک رنگ گویند و بعد از او پسرش بر بان نظام شاه در شبت سالکی جانشین گشت فیض جادیه
 تاریخ جلوس او است در پیر و دیش کمال خان بر امور ملک و مال ستولی گشت و در قصد و چهار جبری بر بان نظام شاه
 بر بانوسه امیه عاشق شد و کمال خان هر و کالت پیش پاوشاه نهاد و گفت تا خداوند خور و سال بود ویر و ختم اکنون چون
 شد بکار ملک تواند پرداخت بر بان نظام شاه هر چند گفت قبول نکرد و شیخ جعفر دکنه بود کالت رسید و در قصد و شبت جبر
 شاه طاهر با جی نگر آمد و اعزاز یافت چون بر بان نظام شاه از سلطان بهادر گجراتی بمنزله گشت و در قصد و سی و شش خطبه

از سر با پیوست سیاحت الملک حسین نظام شاه در آمد حسین نظام شاه و قاسم بیگ حکیم را از و فرستاد و او را بخواند سیاحت
 حسین الملک گفت که کتب شرط سنجید است ایام او آنکه حسین نظام شاه مر استقبالی کند و بیستم آنکه وقت ملاقات از سپید فرو دنیا می
 و سوم آنکه با من بازگردم نو در اردوی من پیش یا اگر حسین نظام شاه غدر از پیشه یاران من ترا ملاک کنند قاسم بیگ بیست و
 نزد حسین نظام شاه رفت و پلاور در خود مالیده تا سر و رویش را کس کرد و بخانه بیعت عین الملک و او را بخواند و او را در و
 خود باز در و پیش نظام شاه بر و فرستاد و او را به آن حالت بدید و حال بعین الملک باز گفت عین الملک را اجل فرا
 رسیده بود آن شرط بگذشت و روی قلبیه احمد نگر نهاد حسین نظام شاه با استقبال شتافت عین الملک و دستگیر شد و
 خواهر از او شش صلابت همان قبل رسیده حسین نظام شاه و نه صده و هشتاد و دو و چوبی با اتفاق سلاطین و کس است و
 شده و در ام راج و اسب بیجا نگر گشت چنانچه و ضمن احوال عادل شاه بیان گشت و در بیجا نگر نیز پدید با حمله بعد از شش
 هزار ام راج حسین نظام شاه با احمد نگر رسیده و در همان سال بگذشت آفتاب و کس شد تاریخ است و او و سپه و شش مرتفع
 و بر بیان بعد از و سپه کانش مرتفع نظام شاه با و شاه شد و در عهد او فرنگیان رگزیده مسلمانان را اندامی رسانیدند قصد ایشان
 کرد و محاصره نمود و خلاص و فرما و خان پیش از فرنگیان رشوتها گرفتند و آنچه نوشتند لقلبه فرستادند ناگاه شتی مسلمانان بد
 رسیده فرنگیان آنرا اگر گفتند و دو جوان غریب و کشتی بودند رستم خان و شمشیر خان نام فرنگیان آثار ساجت در بیان دیده
 لقلبه بردند و در زم سپاه مرتفع نظام شاه امر کردند ایشان در یافتند که حبشیان و سایر امر با فرنگیان متفق اند پس نوشتند
 بر سر تیری بستند و بمکر مرتفع نظام انداختند و مرقوم نمودند که از سپاه اسلام برک و ترک همه تمام چوک می کند پس هنگام شب
 برستم خان که بخینه نزد مرتفع نظام شاه ماندند و مرتفع نظام شاه و داد و اخلاص جان را حبس نمود و برگ و ترک را جنگیر خاله
 خطاب داد و پیشو ساخت و با احمد نگر باز گشت و در نه صده و هشتاد و دو و مرتفع نظام شاه بر بیان محامد و عا و سخنان و
 عمار و ایا پیش شمشیر الملک گشت و بر پیری صاحب خان نام عاشق شد و صاحب خان جنگیر خان عدوت گشت
 و بر مرتفع نظام شاه گفت که او را سیاحت است و در آن ایام جنگیر خان بیار شد مرتفع نظام شاه شربت مسموم با حکیم
 مصر پیش او فرستاد جنگیر او را بخورد و از حال آگاه شد و در حالت نزع این عرقینه نوشته نظام شاه فرستاد و در گشت
 مخلص دولت خواه سپه گشت برگ شد که آفتاب عرش شصت و رجه طے کرده معروض می دارد و شدتی که باب حیات سرشته
 بود و کشید و چشم از مشاهده اعتبار به پوشید چند آنکه مرافقا گشت شاه را بقا باد و التماس آنکه مر حبا و میا از و و خوانان
 شمرده استخوان مار اکبر بلا علی نفرینند و سید مرتفع سبزواری و شاه قلی صلابت خان غلام مرسله شاه ظهاسپ
 صفوس و مرتفع نظری و امین الملک بنیسا پوری و قاضی بیگ طبرانی را از نوکران کار آمدنی شمرده لغت خاطر بگوشتند
 و آن قدر فعل که در سر کار من اند میان صلاح و ازان جمع نمایند مرتفع نظام شاه رفته بر خواند و از کرد و پیشان شد و بر مجلس
 خویش نفرین کرد و سید مرتفع را حکومت بر اردو و حکیم محمد مصر را که پیشو ساخته بود عزل کرد و قاضی بیگ را پیشو
 ساخت و گفت که فرزند رسول خدا هست و او را وکیل خویش ساختم اگر در قیامت ازین پرسند که چرا در ملک تو کسی بر
 کسی ظلم کرد گویم از قاضی بیگ پرسید پس از آن عزلت گزید و در قلعه احمد نگر منور می گشت و پاسبانی خود شاه قلی صلابت خان

سپرد و حکم کرد که خبر صاحب خان بمشوق که پیش او بنیاد و شاه نزد سال ضروری بماند خلق او را دیوانه گفتند
 و در آن مدت خبر یک دو تن که پیش او نشسته بزرگان دولت را چون کاری بزرگ پیش آمدی عریضه نوشتند که و آنچه
 در جواب نوشتی بدان عمل کردندی محمد اکبر با شاه از حال او آگاه شد و سجد و دعا و اله و آید قاضی بیگ رتبه نوشت مرستی
 نظام شاه در نهایت پالکی خواست و سوار شد و امر کرد تا اطراف او را بپوشند پس روی سخا ندیسی نهاد و اکبر با شاه
 به اکبر آید و با گشته بود مرتضی نظام شاه در دولت آباد رفت و جانی در ویشانه پوشیده و بقدر زیارت نمود و بقوی اخشب سوار
 بیرون رفت چنانچه صاحب خان نیز اطلاع یافت اعیان دولت آگاه شدند و کجاست خویش شتافتند و او را بیت آوردند
 و بمبالت تمام باز گردانیدند مرتضی نظام شاه با حرم نگر شد و در باغ بیست بیست ضروری گشت صاحب خان بسیار
 از خوشی آن خود را به امارت رسانید و همه روز با تین و پیا رسید و هر روز مردم جماع خوشی در کوچه و بازار میگشت و زنان و پسران
 مردم را بر و ز می شنیدند امر از آن حالت به تنگ آمدند صاحب خان که پیشتر حسین خان سخت گمان بر سر می که امرای برابر بود پیام
 فرستاد که نام خود را تغییر ده حسین خان بآن رساند و صاحب خان بیایران خود بخانه او رفت و منظم باز گشت و نزد مرتضی
 نظام شاه بیرون آمد و گفت فرمان با شاه است که مغلاز القبل رسانید و کمینان و شبیان خواستند که بفرموده عمل نمایند
 امرای مشغول جمع شدند و غم رزم کردند صاحب خان مرتضی نظام شاه را گفت مغلان سینه خواهند که تر القبل رسانند مرتضی
 نظام شاه پیاده از باغ بیرون آمد و چون مغلان را بلخ دید بر قبیل سوار و کمینان و شبیان بمقابله او فرمود سید مرتضی سوار
 و قاضی بیگ همراهی با امرای مشغول پیغام دادند که با خداوند خود حرب استوان کرد و چنانی خان و بهای جان از یک حسین خان
 سخت گمان بر سر می و تیر انداز خان از سب فرود آمدند و از دور پیش با شاه و سرفرو و از نزدیکان راه مالک
 عادل شاه و قطب شاه پیش گرفتند صاحب خان بیایران شبر می رفت و هر که از مغلان یافت کشت قاضی بیگ رتبه
 به یاد شاه نوشت و صلابت خان حال عرض شد شاه گفت شبر و صاحب خان را باز گردان صلابت خان را
 بطوعا و کرها باز گردانید صاحب خان قصد صلابت کرد و صلابت خان بگریخت مرتضی نظام شاه خبر یافت و او را بخواند و که
 نمود و در آن ایام قاضی بیگ بجنایت منسوب شد اعیان از با شاه اجازت خواستند که از بازخواست نمایند با شاه
 در جواب گفت و نوشت که هرگاه سید محمد چیز از خزانه تبه کند مروت نباشد از و بازخواستن و اگر قتل او را با عیال و
 اطفال کشتنی نشاند و طش بفرستید چنان کردند صاحب خان از مرتضی نظام شاه جهت آنکه صلابت خان را اولد ارسل
 کرده بود برنجید و چند شتافت اما که بند چند ضرب نوب را کردند و چندی از همریان او را بکشتند با شاه و بیالکی سوار
 از بی صاحب خان روان شد چون بحد و آند یا رسید او را پیش خود خواند صاحب خان گفت صلابت خان را از پیش خود بران
 و پدر را بگیر و با قطع من ده تا نزد تو آیم با شاه صلابت خان را بهر که اطلاع او بود فرستاد و پدر را حاضر کرد و در آن اثنا
 شنید که برادرش بران که در قلع حیر بود خروج کرده متوجه احمد نگر است با شاه با احمد نگر شد و صلابت خان را بخواند صاحب خان
 دیگر بار برنجید و با شاه توبیجی نکرد و با احمد آید شتافت و در باران بهر کان عطاری رسید و گفت داروی داری که دیوانه را
 سود دهد گفت از ای صلابت موجود است با شاه گفت ندانم که من دیوانه ام که تا مرا در سلطنت می خواهم و با برادر

مستحسن شد مرتضیٰ نظام شاه سوگند با و کرد که از سب زد دنیا بد تا قلعه کشاید پس با سپاه یورش کرد جمعی از لشکر بانش به
 تیر و تفنگ و توپ هلاک شدند و چند تفنگ بجوش باوشاه رسید و کورخان بزخم تیر و زار آمد مرتضیٰ نظام شاه قلعه گرفت با کلبه
 بعد از و پیشش حسین نظام شاه بن مرتضیٰ نظام شاه باوشاه شد و جمعی از سفلگان امارت داد و رسوم نموده پیش گرفت
 شبها در کوچه باکشی و هر که ریافتی کشتی میرزاخان را اگر گرفت و ابراهیم و اسمعیل سپهان برهان بن حسین نظام بن برهان نظام شاه
 را بخواند و اسمعیل را که کشته بود و سلطنت برداشت جمال خان و جمعی کثیر از کنبیان و شیعیان برین سخن انکار کردند و در قلعه احمد نگر
 شدند و گفتند حسین نظام شاه کجاست میرزاخان گفت او قابل سلطنت نیست و باوشاه اسمعیل است جمال خان گفت شاه
 مرا بگذارد مرزاخان حسین نظام شاه را بکشت و سرش بر نیزه کرد و بر برج داشت و گفت که اگر جنگ بهر دست اینک به قتل
 رسید جمال خان و غیره چون این حال بدیدند پیش از پیش در کشتی و قلعه کوشیدند و هنگام شام قهرامه را بکشودند مجتهد خان
 و جماعت خان و امین الملک را بکشتند و بقتل افغان فرمان دادند میرزاخان بگریخت و میرزا محمد تقی نظری و مرزا صادق
 و دیگران گرفتار شده به قتل رسیدند و دیگر روز جمال خان اسمعیل نظام شاه را بکشت نشاند و میرزاخان بعد از چهار روز
 گرفتار شده به قتل رسید و جمال خان بر دولت اسمعیل نظام شاه مستولی شد و او ممدوی بوده و اسمعیل نظام شاه را
 ممدوی ساخت و در زند و نو و نسبت صلابت خان که بفرمان میرزاخان در کمره محبوس بود و خرج کرد و در دوسه با محمد نگر
 نهاد و عاقل شاه نیز اینجا بود قصد الملک کرد و جمال خان با صلابت خان رزم کرد و ظفر یافت و صلابت خان از وایان
 خواست و همان سال در گذشت و جمال خان با عاقل شاه صلح کرد و برهان که در خدمت اکبر شاه بود عرض کرد که در کون باوشاه
 صاحب جو دست اگر متحد و دشوم شاید بدولت رسم اکبر باوشاه او را اجازت داد برهان پور شد و با اتفاق
 راجه علی خان و الی خاندیس و می با محمد نگر نهاد و بسیار می از امرای برار با و پیوستند جمال خان در زند و نو و ندره
 با برهان راجه علی خان رزم کرد و با خداوند خان ممدوی به قتل رسید اسمعیل نظام شاه اسپر شد و او را نزد پدرش آوردند
 و برهان سردار بنوخت راجه علی خان را با تاجیست بخاندیس باز کرد و امید و برهان نظام شاه بعد از و سپه خود اسمعیل شاه
 باوشاه شد و هر کجا ممدوی یافت بکشت و خطبه بنام آله اثنی عشره خواند و در هزار و یک لشکر نگذیده فرستاده بسیار
 از فرنگیان بکشت و دیگر سال فرنگیان غالب آمدند و بسیاری را از مسلمانان بکشتند و بعد از و پیشش ابراهیم نظام شاه
 چند ماه حکومت کرد و بعد از و احمد نظام شاه بجز بیس میان منجهو بادشاه شد و در محمد اوسپاه نظام شاهیان چهار گروه
 شدند و بیج جماعت نمی کردند اول میان منجهو و او با احمد نظام شاه و قلعه اوسه خطبه بنام اوسه خواندند و دوم چاند بی بی
 و شمشیر خان و قلعه احمد نگر بنام بهادر خطبه خواندند و صلابت خان در حد و دولت آباد مرقی نام طفلی را نظام شاه می خواند
 چهارم انیک خان جسته داد و در حد و نزدیک بود شاه علی بن برهان نظام شاه بجزیر که قریب هفتاد سال عمر داشت و از
 بیجا پور خوانده بود خطبه بنام اوسه خواند و همدان آوان سلطان مراد ابن اکبر بادشاه و خان خانان عبدالرحیم خان سپهسالار
 احمد نگر محاصره کردند و چند جانقب کرده هر چه بزرگ بدید آوردند چاند بی بی بر قله برسد و قلعه و سلخ در دست گرفته بر سر
 رخنه آمد احمد نظام شاه هشتاد ماه بود و بعد از و بهادر نظام شاه بیس چاند بی بی در احمد نگر بادشاه شد و در هزار و

شش هجری اکبر بادشاه بنزاده دانیال پنجابی شاهزاده مراد که فوت شده بود با خان عبدالرحیم بنخیر دکن فرستاد و
 وزیر یک خان حبشه که قلعه احمد نگر را محاصره داشت پیچتر رفت و شاهزاده دانیال بنام احمد نگر پرده داشت حاکم سلطان حبشه خان جوهر
 که از امر اسے ادب و گفت قلعه را با ایشان باید داد و بدولت آبا و فرست با امر گفت که حاکم سلطان با مخالفان تفریق شده قلعه منتقل
 شما در پس باتفاق یک دیگر در غره محرم یک هزار و نوبه هجری آن شیرین رکبیت بعد از چند روز شاهزاده دانیال قلعه را اقرار
 بگرفت و حبیب خان و غیره را به قتل رسانید و بهادر نظام شاه را اسیریت اکبر بادشاه فرستاد و بهادر مجبوس گشت و بعد از
 فتح احمد نگر امرای نظام شاه سی مرتبه نظام شاه بن شاه علی را در دولت آباد بادشاه خواندند و ملک غیر حبشه غلام ببرک و مرگ
 الخطاب بچنگیز خان عظیم مستقل گشت و ملک نظام شاه سی از سر کشان صافی ساخت و شهر کمر که در شش کرد و حبشه دولت آباد
 بنام داد و بعد از نظام پیشش بریان نظام شاه را اسطنت نشاند و در هزار و سیست و نوبه هجری امرای اکبر شاه سی را از بالا گماشت
 بر آمد نور الدین محمد چنانکه بادشاه شاهزاده جهان شاه را بقل و حج او فرمان داد و لشکر به بالا گماشت فرستاد و ملک غیر بنیت
 رفت و خراج پذیرفت و چون غیر در گشت پیشش فتح خان بن ملک غیر بریان نظام شاه خواست که در امور ملک و عمل
 بدین فتح خان برنجید و در هزار و سی و نوبه هجری بریان نظام شاه را به قتل رسانید و پیشش که خور و سال بود نظام شاه خواند
 خا خنمان و مهابت خان و هزار و چهل کس از بریان پور روی بدولت آبا و نهاد فتح خان و قلعه محصور شد مهابت خان شهر
 دولت آباد استیلا یافت و در تفتیق حصار کوشید یا قوت جان حبشه باشکر انبوه قصد مهابت خان کرد و مهابت خان
 طائفه را بقبضه دولت آباد بازگذاشت و از شهر بیرون آمد و با قوت خان رزمه مسبب نمود و ظفر یافت یا قوت خان
 به قتل رسید مهابت خان بدولت آباد بازگشت و قمر اقر قلعه را کشید و فتح خان و نظام شاه و تمامی اولاد نظام شاه بیاز
 را به دست آورد و مظفر منصور به بریان پور بازگشت و فتح خان و نظام شاه را بدرگاه والا فرستاد نظام شاه غیبه
 مجبوس گشته صوبه دولت آباد که مریت عبارت از سوت و مریت با کنان آنجا باشند در زمان سابق بدو گزشت و شدند
 و پیش از ظهور اسلام همیشه دارالملک بوده و مردوش ساخت اند و آن فن را نیک و زریده اند و کاغذ آن مقام یا نام است
 چه بعد از روم و صف ابدان لطافت و صفا بتبع آن پیوده و قلعه پیش از اجماع حاکم است و چند طبقه دارد و مولف قلعه
 تاریخ گوید که در زمان شهر نذ کور بدبار انگری موسوم بوده و بعد از آن مد فو که معروف شد چون سلطان فخر الدین جوهر الخطاب
 سلطان محمد شاه بن ثلق شاه واسطه دلی تمام ملک را ضبط نمود و قلعه دیو کبر او دولت آباد نام نهاد و در اسطنت گشت
 و بعد از آن ولایت با نکل از تصرف حاکمان دیه بدر رفت و بعد از سه صد سال در عهد شاه جهان بادشاه حبش
 مهابت خان خا خنمان پسید قلعه نذ کور به تیغ در آمد و چون اورنگ زیب عالمگیر در ایام شاهزادگی بصوب ملک و کور
 تعیین گردید و پیشگی قلعه نذ کور جاس که نصبه کمر که بود شهر خسته نهاد اورنگ ایا و طرح انداخت آن شین گاه حکام گردید
 پیش ازین در ملک نظام الملک والی دکن کمر که نام داشت و پیش از موضع ویرانه نبوده غیر حبشه صاحب مدد و و لشکر بنابر
 او جاس بنام داد و بسبب قلت آب نهر از رودخانه بر سول در حیل خود آورده با و تالاب عالی متصل شهر بافت و اکنون
 اورنگ آباد شهر است و پیش و پیش متدل و مهنت منزل از آنجا شهر بریان پور است و در آن شهر بدستور دیگر شهر باسے

حکام نواحی کہ با سامری مخالفت داشت متوصل شدند و ایشان را بکوبه متوطن ساخت آن طائفه آنجا قلعه و کلیسا ساختند
 و این اول قلعه بود که فرنگیان بدیار هند تعمیر کردند پس صاحب پرتکال کشی بسیار کوبه فرستاد تا آن حصار را محکم مہیاسا فتنه نکوسه کشند و
 سه تن از ملوک احمد و دراکه دوست فرنگیان بودند با فتنه و بجا مره کوبه پردخت و کاری ساخت و باز گشت و بلوک آفاق نامه نوشت
 که فرنگیان درین دیار باند هم سلام مشغول اند مراد و نمائید پس چون نامه سامری بقاصصوی والی مصر رسید سین و در عرب بسامل و ریا
 هند فرستاد سلطان محمود و نگره والی بگرت و سلطان محمود و بنی والی دکن از بتاد و مالک خود و عربی چند نمود و آنها فرستادند فرنگیان بحدود
 صوال جمع شده بودند افواج سامری در آنجا رسید و با فرنگیان در زمی صعب کردند فرنگیان ظفر یافتند و مصریان به بندر و پستخانه فتنه
 و چون ملک شہرت فاصصوی زائل کردند و سلطان سلیم صاحب روم بر مصر استیلا یافتند فرنگیان بسامل و ریای هند متعلق گشتند
 و در رمضان شش صد و یازده بکالکتوت آمدند و سید جابح لیسو فتنه ملیسا ران روی ایشان نهادند و پانصد کس بکشتند فرنگیان به بندر
 کوکم گشتند و باراجه آنجا در ساختند و در آن سال بر کوه استیلا یافتند سامری از غایت اندوه بی گشت و بنی و بست و یک
 گزشت بر او شش نشین شد و با فرنگیان صلح کرد و بالآخر میان ایشان شش فاست و مکر و محاربات اتفاق افتاد و شش صد و
 شصت و شصت هجری قمری حالیات را در و در فرستاد کالکتوت ساختند و قلعه رکندیدہ در حد و دواول بنا نهادند و شش صد و چهل و یک
 ہجری بمید رومی و در نصد و چهل و سہ بعد فوت سلطان بہادر والی بگرت احمد اباد و پ دمن از بہادر بگرت بگرفتند و در کابل
 قلعه ساختند و بہ قتل اعظم فتنه سلطان سلیم بن سلطان سلیم صاحب روم و نصد و چهل و چہرے سلیمان پاشا را مہر گشت
 بقلع و جمع ایشان فرستاد و قلعه دپ را محاصره کرد و کاری ساختہ باز گشت و در نصد و شصت و شش فرنگیان بر بندر ہرم استیلا
 یافتند چنانچہ در قلم اول در ضمن احوال بندر ہرم فر گشت و در ہمان سال بر بندر سلت کہ مسقط تین فرامند و سطل پور و پاک پٹن و
 شکلو و سیلان سر استیلا یافتند با صد و اسی جلونا ساختند و بکالکتوت فتنه و طایفہ از ایشان بند و بکلی متوطن شدند سلطان
 والے اسجہ قلعه سطرہ را اقرار اقرار از دست فرنگیان بگرفت و سامری والی ملیا عادل شاہ و نظام شاہ بقلع و قلع تخریب نمود
 و در نصد و نو و نہ ہجری قمری قلعہ محاصرت را محاصره کرد و بگرفت و عادل شاہ متوجہ کوبه گشت و نظام شاہ روی بر مگردیدہ نهاد و ہر دو کار
 ساخته باز گشتند فرنگیان در اندامی مسلمانان کوشیدند و شتی چند از بہادر احمد اباد و بگرت بکے رفت غارت کردند و مسلمانان را
 امانت برسانیدند و برسم تجارت در اکثر بہادر الملک سا گشتند و ہزار بست ہجری بہاگیر بادشاہ ابن محمد اکبر بادشاہ کور کا
 ایشان را از بندر صورت بردند و طائفہ انگریز را کہ دشمن فرنگیان پرتکال اند آنجا جاس داد و در سن ہزار و سی و پنج ہجری شاہ
 عباس صفوی امام قلی خان بن اعلیٰ و در بجان را فرمان داد و تاسپاہ بہر فرستاد و آن بندر را از فرنگیان پرتکال از تزع نمود
 و ہزار و دو و حکم شاہ بجان بادشاہ ابن بہاگیر بادشاہ قاسم خان صاحب بکالکتوت قصد تخریب کرد و فرنگیان پرتکال را کہ فساد
 سے کردند از آنجا براند و شکلی را از فرنگیان پرتکال بگرفت و مکرنا در کہ گذارش رفتہ و تصرف فرنگیان پرتکال بماند اقم حروف
 بنابر دریافت احوال فرنگیان پرتکال در حین تخریب این اوراق تہر بود و چہ بالفعل کہ نہ ہزار و یک صد و نو و دو ہجری است پرتکال
 ہر کہ ہم نہاد و مضار استیلا و زند و حلال این احوال مستر خوانان اسکاٹ از خالکالون مینو کا نہ پور رسیدہ اقم حروف سجدہ
 رفت روزی استفسار احوال فرنگیان پرتکال کرد فرمود اکنون کہ ہزار و یک صد و نو و دو ہجری است زیادہ از دو سہ ہزار تبصر

فرنگیان برشکال است و انگریزان رحمت اخراج پرتکالیان ازان بنا و محاربه در میان است و فراسیس غیر از تختگاه خویش هیچ بندر
ندارند اکنون تمام بنادر بند و غیره در قبضه تصرف انگریزان است و رقم حروف گوید درین وقت انگریزان بر اکثر شهرهای هند رسیده
اند و در لباس ریاست می کنند ضرور افتاد که از واردت وقوعی ایشان اعراض و اغراض بکنند پوشیده نماند که درین ولایات جنگاله
و پشته و اوژلیسه و او ده و فرسخ آباد تا بحیب گده که از پنجبیب خان الحاطب پنجبیب الدوله و از دلی متصل در سینه بر همه
آن دیار تصرف اند اهل دیش و بنیش را در آن نظر است و تفصیل این احوال ناقص دول آنکه احوال مهابت جنگ
سراج الدوله چون مهابت جنگ علی و درویشان ناظم جنگاله فوت کردند سراج الدوله پسر دختر او که و سپید سر
بود در سنه یک هجری شصت و نه هجری بر کلکته که سکن و مادی انگریزان بود لشکر کشید و انگریزان را از اینجا براند و تصرف
گشت سال دیگر انگریزان شیتها بجنگاله آوردند و از ازمایشگان او استزاع نمودند و ماده حرب سراج الدوله شدند سرانجام
با فوج شایسته از جنگاله برآمد و ست قتل بسیار است انگریزان یا میر محمد جعفر خان که از عظم روسای سراج الدوله بود در سافتن
سراج الدوله شکست فاش خورد و بالاخر بعد چند روز دست میر محمد جعفر خان گرفتار شده حکم پیش صادق خان عرف میران
به قتل رسید صاحبان انگریز میر محمد جعفر را بر امارت و ایالت مقصود آباد و جنگاله نشانند چون دو سه سال بر آن بگذشت میر
محمد قاسم خان و اما میر محمد جعفر خان بطبع ریاست جنگاله با صاحبان انگریز رسم اتحاد پیش نهاد و با عانت ایشان با وادی مسلخ
بر ریاست جنگاله و پنه رسید و میر محمد جعفر خان همراه انگریزان به کلکته شتافت میر محمد قاسم خان طاعت شاهزاده عالی گهر
این عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی که از چند سال پیش عظیم آباد می گزیدند نمود و او را در عظیم آباد بخت نشانند چنانچه در پیشگاه
آباد و احوال عالی گهر بیاید بالاخر بعد از سه سال سیان میر محمد قاسم خان و صاحبان انگریز مخالفت رویداد و فرکار سجده ال
قتال کشید تقصیاش آنکه چون میر محمد قاسم خان شغل گشت بنا بر حرکت از انگریزان اندیشه ناک گردید و بشکر استقامت گذرید از
جمله اسباب مخالفت یک سوال جواب معافی محصول بال یک کوئی که نه لایق دوستی بود و میان آمد چه انگریزان معافی آنرا نخواهند
میر محمد قاسم خان پذیرفت و انگریزان آنرا برودند و لهاسه طرفین بگذشت انگریزان میر محمد قاسم خان را تکلیف رفتن
جنگاله کردند و سجان می گذرید و خلال این احوال تجریش اجینپال بر اجه هاسه و امن کوه که بار اجه موصوف مخالفت داشت
لشکر کشید و گرگین خان رزمی مقدمه لشکرش قلعه بکواسی که بر قرار کوه بود محاصره کرد و کار ری ساخته از پامی قلعه بر خاست
میر محمد قاسم خان بنا بر مصوبت کوه و گهاٹه هاسه و شوار گذارد و اینجا بشکر رحمت کرد و از دل انگریزان صلواتش بر رفت
میرزا احمدی که از جانب میر محمد قاسم خان ایالت پنه داشت و صاحبان انگریز در کوئی باقی پور که دو کوه از پنه بود اقامت
داشتند هر روز از طرفین فوجها آهسته بیرون شهر زبر ابرمی استیادند و هنگام شب بسکن خود هاسه رفتند شبی انگریزان بران
شهر بخوان آوردند چه همه سراج بنامی دیوار شهر پناه میانه و چپه کس ابر دیوار شهر پناه متصل در وازه شهر فرستادند ایشان از دیوار
فرود آمدند بر شهر پناه آمدند و مخالفان در آنکه محدودی چند بجو ب غفلت خفته بودند بکشتند و در را باز کردند و انگریزان با جمیت
خویش و ضرب توپ شهر پناه در آمدند و دست به قتل و غارت دراز کردند و میرزا احمدی به جنگ بنه رفت و راه جنگ پیش
گرفت و در راه شهر پناه که قلعه دیگر حاکم نشین بود یکس هندی با جماعه خویش مخالفت آن کو شید و بر زم پامی ثبات و زیدند

ویران مطلق اند گفتیم که احمد آباد و گجرات بسیار بادوست زیرا که مردم آنجا در غایت افزونی مال و منال زندگانی میکنند گفت این سینه
ویران مامردم آن شهر را آباد و گویم که آواز گدا و فقیر بطریق سوال سبع نرسد و همسار و دیار ما که شهر لندن تخت گاه انگریز است
و دیگر توان بچنین باشند گفتیم بیک سبب فقر او گدا و در اینجا نباشند فرمود که دانا یان پیشین ما رسم و آئین نهادند که بر اهل
خرقه و سپاسی بهر چه در روز پید کنند ازان حصه تعیین که مردم با و شاهای دران باشند بیزند و با و شاه و امرای هر چه در ملک
حاصل کنند حصه مهوده آنجا بفرستند بچنین بزرگای که تجاران از راه دور و در آن بیایند از مال خود آنچه که مقرر داشته اند و ای مردم
نمایند و چون سال آخر شود فقرا و گدا و بر منادی جمع آیند ملاطفت کنیم شخصی که چون نذر است و قوی اسحال باشد او را ازان جماعه بر اقم و
بر کسب و فردوسی اشارت کنیم و آنکه از مرد و زن پیر ضعیف و کورشل و لنگ و لنگ که قابل محبت باشد او را بر پیرم که چند کس ضعیف
در خانه واری قوت هر روزه ایشان را بحساب یک سال بفرستد و ازان مال که حج کرده ایم تسلیم او کنیم تا شش یک سال بعد از
سوال از خانه بیرون ناید و در شهر و قصبه همین زمین مقرر باشد و رسم دروغ گوئی و شهر مانیت کسی که بدروغ گوئی حصه زیاده بود
و اگر چنین کند بعد از اظفار عقوبت سخت بزرگ کنیم که دیگران عبرت بزنند گفتیم که اندرین باب پیغمبر ما محمد صلعم فرموده که هر کس عید فراغ از روز
میلون در چیل روپی یک بار و پیر رکات بر آرد و بان دستگیر محتاجان نماید اما اکنون در میان ما و صاحبان فرق است چه غلیفه
و با و شاه صاحب ضبطند ای کم مردم را از جاده شهر بیت بیرون شدن ندمند و قتلش خوش گشت روزی گفت ایشان را
هر چه هست و دل است که محل اندیشم و خیال باست متوجه است پس هر چه در دل گذارد بی محابا بداند و مانع دل خود بایده ماند از انفاق
در میان آنز و یک افغانی هم خود را بطاع مان گشته برایش متعزف گشته بود و ده تنکار منوفی پیش کلل اسپرت که رئیس لکنئو باین ملکیم
و ملا فو بود و با جراحی گشته شدن خداوند خویش بر دست برادر زاده گفت مردم کلل بر نهند و قاتل را از امرای ملا فو متع اموال مقتول
خاطر آورد و در کلل قاتل چسبید کرد و مال امانت نگاه داشت و بر نفس خان ساله و در ملازم نیست اگر و له که قاتل و مقتول در ساله او
نمود که بود و لکنئو خبر مرگ ملا و بطلیس قاتل را با مال مقتول پیش و فرستاد و قسم این روئند و دوقوسه را تقریر کرد و گفت که افغان
موصوف را آنچه در دل گشت مطیع و مانع آن شدم غم خویش را بقتل رسانید پس چسبید بر کس که غالب لذت جماع باشد
و دفتر کس که از منظر بان و شش بخور و با غالب را بکر و حیل و پاشتن و دفع نموده و یا نذر وی بر مال کسی متصرف شود چرا که شایسته
دل خویش کرده این افغانی بمل آورده طرفه فتوری در عالم رومی دهد باید دانست که چون دل ایشان جای ظنور نیکی و بدی و دروغ
در استی است لکنئو حتی تناسل پیغمبران و حکیمان و دانا یان و با و شاه و غلیفه و قاضی تعیین فرموده که ایشان مردم را از آنچه که سحر
بف و باشند باز دارند که حقیقت قرار یکس دران تصور است و خدا ترست آموزند و بعد از واد پر دارند و معاش بائین پسندیده
گفته تا از قنقه و بلا محفوظ باشند و در عالم و عالمیان رونق پدید آید پس چند روزی گفتیم که انجیل بطور است کتابی مختصر رسم بر آورد
و رسم واد و فرمود که این انجیل است گفتیم که منی این را صاحب می نمند فرمود که این همه ترجمه انجیل است گفتیم که پان تن است گفت
که من انجیل در میان شیت چه دانا یان فقط منی آنرا از زبان انگریز نوشته اند پرسیدم که ترجمه چه بیانت گفت که تعریف گاد و زبان
ایشان را خدا را نامند و احوال غیبی هم گفتیم که نسق و شران از کجا بمل می آرند فرمود که آنچه دانا یان سلف گفته اند بران می روم
اگر ناطک و لایه است و سنج لیکن معلوم نشد که در کدام تعلیم است چون ملک است و کمن پیوسته است و اکثر سلاطین دکن

بران دیار غزاکرده اند بنابران در ولایت دکن نوشته می آید که نائیک به کر نائیک بن وکن بن هندن جام بن نوح
علیه السلام منسوب است مستمیر جوماتان سکاٹ بار قسم حروف می فرمود که کر نائیک دو اندکی در بالا گماٹ کیجا پور و میو ر
در کر نائیک بالا گماٹ است و دشمن سلاطین کیجا پور که عادل شایسته اند مرقوم شده و کر نائیک دیگر در باین گماٹ کیجا نگر و
وار کاٹمه در باین کر نائیک و گماٹ است و آن مرقوم شود و گوئید که پیش ازین کیجا نگر وار الملک کر نائیک بوده اما ارکاٹمه
نشین گاه آن ولایت است -

بیجا نگر هوای معتدل دارد و گل میوه فراوان بود و باد شاه انجار را می گویند و او بود و فرخزاین معروف است سیه
محمد خان شهو کیو وکنی و قتی بار قسم می گفت که راجه انجار ارسم است که هر روز صبح و شام دویدره از داخل خزانه می کند و نام
آن فرزند جور اوهور باشد و این رسم از عهد بکر باجیت شیوع یافته باجمله در خاتمه روضه اصفامی نویسد که قسمت ولایت
کر نائیک از سرحد سرانند پ تا ولایت گلبر که از ناحیه ملیار تا حد و دنگاله زیاده از هزار فرسنگ باشد و اکثر آبادانی سه فرسخ
تخمیناً دارد و وضع عمارت آن شهر چنان است که هفت شهر بنده صمار در ویرالای کوه ار سنگ وین کیپیرامون یک دیگر کشیده
اند میان حصار اول و دوم با سوم باین فرارعه و باغات و کثیر عمارت است و در حصار چهارم پنجم و فر عمارت مردم اهل حرفه
و در کا کین بر ابریکه دیگر در غایت عرض و طول واقع شده و قصر ای و حصار پنجم است با کمال فیت و زینت و زیر و دیوان
آن ملک را خطاب نایک باشد که بهجات تمام ملک می پردازد و در سالی را می آن دیار و آنالی آن سکنه یکنو است
عمید کنند و بر خمد و اند و رغایت خوشی ترتیب دهند و عیان تمامه قلم و دران حشین با فیضان آراسته و تحمل شایسته از جاها
و در و دراز و بارگاه را می حاضر آیند و تا سر روز پنجگاهه حسن را بر پا دارند بعد از آن با نعامات را می سه فراز گذشته با طراف
ممالک خوشی و نند و دیگر در شهر کیجا نگر خراب خانه است و وسیع در غایت ارستگی بکوشکها و کاخها مستعلقه و اسباب
نمای و صیغ محاسبان خود را بلباسهای رنگارنگ و زیورهای متنوع و گلها می خوشبو آراسته بر درهای کمره
انداخته می نشیند هر که طالب ایشان باشد انجار و دهر که ان خوش کند اجرت مقرری آنرا بدست پا او سپرد و صبح بجا
خوشی رود و در قسم حروف گوئیانی که با احمد آباد و دیگر رفته بودند می گفتند که در آن شهر نیز چنین رسم است و آن جاس
و مقام را بجواره گویند و اکنون در لکهنو شکرا نگر نیز جائیکه لولیان سکن و مقام دارند آنرا چکله نامند باجمله پل که آنرا منو و
سیت بندر میور نامند و آنرا راجه رام چند المشهور بهرام والی او ده که برادرش کچین است و در تریا جاک بوده بر دریای عمان
لبسته در آن گذشته و لیکارفته زوج خود سیتارا از دست راون مرزبان لشکا خلاص کرده آورده و شکام مر حبست چند طاق از لک
پل بکوشه کمالی رسید و آنرا شکست و کتب هند به تفصیل مرقوم است و پل مذکور در اقصای کر نائیک است و بروایت لک
صح صدوق و تاریخ محمد قاسم فرشته در اقصای کر نائیک که آنجا تا آن زمان حسب اسلام بر سیده بود سلطان علاء الدین
خلجی در هفت صد و دویست و سیصد و پنجاه و بانک محمدی آنجا بگفت و خطبه بنام خوشی خواند و آن مسجد را تا هنوز کافران
آن دیار بنا بر سبب پیچان مسلم گذشته اند چه وقتی که در عمارت مسجد کستی رویداد و بعد از آن ایام در آن دیار و باید بدو خلقی کثیر
هلاک گشتند اما ستمرا از منون و افشانه در دفع و باجمله با کرد و بیچ و زنگرفت لاجرم مضطرب گشته و آنرا سه به تیر گشتگی نام

مسجد پر خیمه مند فی انور و بابر طرف شد از آن زمان هرگاه و بر چشکستی رومی سے و بر ساکنان آنجا آنرا عمارت می کنند
و چون در بنیت صد و پنجاه و هجرت مجاهد شاه بنی در ایام سلطنت خویش از گلبرگ که بر شش روی والی بیجا نگرشکر کشید و بیست و یک
رسید آن مسجد را مرت که در آنجا متوجه بیجا نگر شد و بجا صر و آن پر دشت چنانچه گذشت با حمله در بیجا نگر اریان رفیع حکومت
سے و شتمند اول آن جماعه را چه بیچ چند است که شهر بیجا نگر از آثار دوست و بعد از و اول او شش سلطان بطین در آن و بابر حکومت
سے که در زمانه بنی و راجی رسید و او ناصر سلطان بنی دکن بوده بعد از و دو پسر او را سه یکدیگر بر پست پر و ختمند و
پس از ایشان بنیراج امیر لاکشمت و بر اسی مرے که از آن خود بان بود نام سلطنت نهاد و بالاکشمت او را کشت و خود را
رحیم خواند و بر سایر محاکم بیجا نگر استیلا یافت و از شش صد و نود و شش هجری تا شصت و سی و پنج با قنار گذرانی
و بعد از و پشش راج والی شد و در زمان او سلطان بنی دکن اتفاق یکدیگر متوجه بیجا نگر شد و در راج با بنیاد هزار
سوار و نه یک پیاده و با ایشان مصاف داد و در صد و پنجاه و دو و با صد و بیست و یک کس قتل رسید چنانچه در ضمن اخبار عادل شاه
و اسکے بیجا پور و نظام شاه صاحب احمد نگر در قوم است -

صحو پیر ارکا مٹھ در و بیجا نگر اکنون نشین گاه حکام آن ولایت است پوشیده و نمائند که چون نادر شاه والی ایران
در عهد محمد شاه ناصر ماند و چون نادر شاه شاه جهان آباد قتل عام نموده و از آن بسیار از آنجا گرفته و محمد شاه را به دستور سلطنت
نشانده و بابر آن مرجهت نمود نظام الملک در سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و سه از محمد شاه خست و دکن شد و به برهان پور
رسید پس شش تا بر جنگ با خود اسی مغویان بار آوده تا صوبه و رعین برسات با بنیاد هزار سوار به اورنگ آباد و آهت آباد
بر ف و قیام نمود و سیم حاد می الاو سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و چهار جنگ قائم شد بالاخر نامر جنگ با صد و دوی خند فیل
خود را تا فته قریب قیل نظام الملک رسید و زخمی شده گرفتار گشت نظام الملک غم خیز گرداناک پائین گماشت نمود و اول
قلعه بر چنایلی را محاصره کرد و از دست مرجهت مفتوح ساخت و بعد از آن ملک ارکا مٹھ از قوم نویت که در تصرف داشتند تیرا
نمود و حکومت آنجا به انور الدین بنان شهر است جنگ گویا موسی و او و به اورنگ آباد و مرجهت نمود و در سن یک هزار و یک صد
شصت و یک هجری آمد آمد احمد شاه ابدالی از جانب کابل شاه جهان آیا و گرم شد نظام الملک از اورنگ آباد و برهان پور
منت منت نمود و خبر رسید که احمد شاه ابدالی از احمد شاه بن محمد شاه منتم کابل فته بعد بین آتیا نظام الملک بیمار شد و غریب
اورنگ آباد نمود و چهارم آباد الاخر سنه یک هزار و یک صد و شصت و یک در گذشت غلام در او بلگر اسی عیش را متوجه بهشت
یا فته بعد از و پشش نظام الدوله ناصر جنگ رسید بیجا می پدر بر سندن ایالت وین شست او امیر سے و نیدار و صاحب غلام
بود و قتی بنی مغویان از پدر مخالفت گشته آخر کارش بر دست پدر رسید گشت چنانچه گذشت و در هزار و یک صد و پنجاه و پنج
آهت جاده و در از خطاب بر آورده و در سنه یک هزار و یک صد و پنجاه و شست در حیدر آباد نو از شش فرمود و نظامت اورنگ آباد
با و و و خست آن بلا و نمود و در سن هزار و یک صد و پنجاه و نه آهت جاده از حیدر آباد و بر تار و رسید نامر جنگ حسب اطلب
پدر شش خند منت پیوست و نظام الملک او را از دکن نگر بطرف بیسور فرستاد و خود با اورنگ آباد و شتافت نامر جنگ بر سر
رنگ بنی که محال اقامت راجه بیسور است رسیده از راجه آنجا پیشکش گرفت با اورنگ آباد رسید و غریب آن نظام الملک

آصف جابه در گذشت پسرش ناصر جنگ بر سر مدارات و ایالت و کنشست همدین اثنا احمد با دوشاه ابن محمد شاه
 اور بخواند ناصر جنگ با وصف موانع مناسبه مخصوص نشسته بدایت محی الدین خان و خضرزاده نظام الملک که در عهد نظام الملک
 حکومت را بخورد او دلی می بردخت بوجوب حکم عازم هند و ستمان شد و تا دریاس برید خود را رسانید و درین ضمن شقه احمد شاه
 مشتمل بر آدن و رود مند ناصر جنگ مر حبت یاد رنگه آباد نمود و برسات استخا گذرانید و درین صورت حسین دوست بنصرت
 چند از نوایب ارکاظمه بدایت محی الدین خان پیوسته اورا بکفر قتل ارکاظمه تحریر نمود و بواسطت چند افسر و فرنگیان بفرار
 ساکن بپلوس بند رفتن بدایت محی الدین خان شدند بدایت محی الدین خان بانورالدین خان گوپاموی که از دولت نظام الملک
 در ارکاظمه لوامی ریاست می افروخت شازده هم شنبان سینه هزار و یک صد و شصت و دوزر می صعب کرده اورا شهید ساخت
 ناصر جنگ باستماع این ساسنه با هفتاد هزار سوار و توپخانه بسیار و یک لک سیاده تا پلوس بند که پانصد گروه جریه از
 اورنگ آباد است شتافت و ستم برین آلاخر سینه هزار و یک صد و شصت و ستم جریه پس کامل فتنه فرنگ گرم بود
 بالآخر فرنگیان فرسایش نبرست فرستند و بدایت محی الدین خان کبیر آمد و مجبور شد ناصر جنگ متوجه ارکاظمه گردید و بوجبه
 بدفع فرسایش منظم نمود از اتفاقات بزقون بگروچشم زخم از دست فراسیسیان رسید و قلمه نصرت گدازه چنی که پاس
 تحت کرناٹک است تبصره فراسیسیان و رآمد ناصر جنگ یا زدهم سوال سینه هزار و شصت و سه ارکاظمه کوچ نموده سرداران
 افغانه کرناٹک شل همت خان بینی غنیه که همراه بودند باطنافراسیسیان و ساختند و جواسیس خود فرستاد فراسیسیان
 که دوزیر قلمه چنی اجتماع داشتند بقصد شجون طلبیده در پشت هم محرم سینه هزار و یک صد و شصت و چهار هجره آخر شب رسید
 یکایک جنگ انداختند ناصر جنگ و رعین گیر و دار فیل سوار می خود را جانب افغانه براند تا با نقض ق اینها فرنگیان
 بشکنند بدین که فیل سوار ناصر جنگ قریب قتل همت خان رسید همت خان بگرم نقضی بر سر دارد و آن سینه ناصر جنگ رسید
 و او از آن در گذشت بعد شهادت او افغانه و نصرت سینه بدایت محی الدین خان را بر ریاست بروختند بدایت محی الدین خان با ویرانی
 غربت آباد و بر سر ارکاظمه عبور نمود و در ملک افغانه و راند تا خوشه بدایت محی الدین و افغانه که از چند گاه مضمر بود و علانیه
 طرفین قتالی قاتلش نمودند همت خان و دیگر روسای افغانه به قتل رسیدند و بدایت محی الدین خان نیز به قتل رسید و این وقعه
 در پشت هم برین اول سینه هزار و یک صد و شصت و چهار هجره واقع شده و بعد از آن سرداران لشکر صلاحیت جنگ ابن نظام الملک
 را بر ریاست رسانیدند و آخر کار چند اتر پستور و دیگر قاتلان ناصر جنگ به قتل رسید چه محمد علی خان ابن النور الدین خان
 گوپاموی بوشهادت پدرش نور الدین خان قلع بر جابلے را که شمین گاه او بود قائم کرد و چون ناصر جنگ بار کاظمه آمده بود
 محمد علی خان بخدمت پیوست و اعزاز یافت و بعد شهادت ناصر جنگ بقلعه بر جابلے تپا که در و درین وقت ریاست ارکاظمه
 بچند اک به پلوس بند رفته بود عاید گشت و با عمامه فرسایش بر جابلے رفت و محاصره کرد و محمد علی خان متحصن شد و مکرر
 طلب مدد از صلاحیت جنگ نمود و پیشتر محمد علی خان ناچار فرنگیان انگریز ساکن جینتا پین و ساخت و بایشان بمقابله
 چند ابر آمد و دوزر می صعب نمود و چند اوستگیر شده بغیر شنبان سینه هزار و یک صد و شصت و چهار هجره مذکور شد و ستم
 یک هزار و پانصد فرسایش کار دوزر محمد علی خان اسیر آمدند محمد علی خان ارکاظمه مستقل گشت آفرنان ایالت

و کس نظام الدول بن هفت جاہ رسیدہ بود و در سنہ ہزار و یک صد و ہشتاد و چہری نظام الدولہ بامہر و جہدربانک کہ ذکرش در
 بیور گذشت در ضمن احوال بیابور بعد احوال اسکندر شاہ گذشت بر سر کار کاٹھ کشید محمد علی خان باتفاق انگریزان با او
 رزم کردہ نظام الدولہ و چندربانک و مہرہ منہر گشتند محمد علی خان غنیمت یافت و عزم مستقل گشت و دیگر بار چندربانک با سہ
 ہزار سوار و چہار ہزار پیادہ آمد و در سنہ ہزار و یک صد و نو و چہار ہجرت شہر پناہ ارکاٹھ محاصرہ کرد و راجہ سیر بر نائب محمد علی خان
 و ماہ متخصیص شدہ جنگ نمود و ملک از محمد علی خان رسید تا چار صلح کرد و چندربانک قلعہ و شہر گرفت و ہر چہ یافت ضبط نمود
 و راجہ ارکاٹھ سبکچرخ نمود و ناموس عالمی بیادفت و غنیمت آن در سال مذکور جنرل کوٹ و صاحب کلان کلکتہ بد آنجا رسید
 و پاجہ رانایک رزبہ صاحب نمود و حیدر نایک منہر گشت چنانچہ در بیور نوشہ شدہ مولف ہفت اقلیم مذکور آن ہر دشت ظاہر
 بروکسن کہ نام مجموعہ ولایتی است اکتفا کردہ در این اکبرے و غلابہ تاریخ می نویسد ہزار صد و سیست میان دو کوہ جنوبی
 آب و ہوا نیک سے و اردو و صحرائی آن فیضان بسیارے باشند و درین صوبہ شمار کردہ قلعہ سنگین پیشتر رفیع واقع است و
 سستہ طرف آزاد و درو گرفتہ و اینجا ہمار بر نالہ کہ بر لہ نیز گویند حاصلست سنگین بر روی زمین مسطح و در میان کوئٹہ کہ بدو ہندوان
 بیانشہر کنند و در چہارگز و ہنہ آن چاہ است بر استخوان کہ در وقتہ سنگ گرد و بدستور شبہ است کہ ہر چہ دروے افتد سنگ
 سے شود و در ان صوبہ سعدان المس است و اہل حرفہ آنجا پارچہ نیک یافتند و در آمد دو بریل کان فولاد است و آوند سنگین آنجا
 نیک می ترشند و فروس آنجا را گوشت و استخوان سیاہ باشد و در ان جایش کیا نام جایی است مسجد گاہ ہندوان و آن
 شہر بہت عمیق و بر از می بنائی یک کردہ و اطرافش بلند چون کوہ و آب شورے دارد و مایہ آگینہ و صابون و شورہ از آنجا بدیر
 سے آید و در ان نواح میمون و بوزہ بسیار می باشد و درین صوبہ ہزار و دو سال بسیار از آنجا گنگا گوئی کہ بنام گویم عابد
 مشہور است و آنرا گوید و در ہی گویند و از کوہ مانر دیکترے جوشد و از ولایت احمد نگر گذشتہ بصوبہ براتنگانہ رود و بر دہ
 طرف بدیر پاسے عمان فرو ریزد و طول آن صوبہ از میانہ تا بہ گڑہ و صد کردہ و غرض از بدیر تا ہند نہ صد و ہشتاد کردہ شرقی
 سیر کردہ و شمالی بدیر و غرضیے تانہ و جنوبی بلکانہ و دہ سرکار مشعل و صد بر گنہ تانہ این صوبہ است و در خاشں صد کردہ و ہشتاد
 و دو ملک و ہشتاد و ہزار است و سلاطین برار املوک عادل شامیہ نامند و اول ایشان فتح اللہ عباد است و او از امالی بیجا نگر
 بود بقلا سے افتاد و در ملک غلامان خاجمان کہ قبل از سلطان مہینہ حکومت بر او داشت منظر گشت و بعد فوت خان جہان
 و رفتہ سلاطین ہند یہ مقرر مقبر گشت و در محمد شاہ شکرے بون عنایت خواجہ جہان گادان حکومت بر او خطاب
 عطا و ملک یافت و ہشت صد و نو و پنج ہجرت خطبہ و سکہ بنام خود کردہ و خود را عباد شاہ خواند و پس از وی شمس و ربابن علا و لہ
 عباد شاہ و بعد از او نقاشان و کہنے کہ از غلامان شمس بود بر تان عباد شاہ بن و رباب عباد شاہ را در طغی بر تخت نشاند و با تخت بر با
 ابرہیم قطب شاہ والے خاندن اتفاق کرد و نام بر تان عباد شاہ را از خطبہ بیفکند و بنام خود خطبہ خواند و در ہند صد و ہشتاد
 و ہشت ہجرت نقاشان و پیشش شمشیر خان و بر تان عباد شاہ بدست نظام شاہ ہجرتے والی احمد نگر و دولت آباد و مہر بہ قتل
 رسید و دولت عباد شاہیان سیر می گشت
 صوبہ خاندن پس صوبہ غنیمت و بر تان پور و در ان شہر نوہ باد است و ملک بغیر خان این ملک از جہا آنجا نمید نمود

از اوزنگ آباد هفت منزل سافت دارد و از اکبر آباد تا برهان پور دو صد و سیست و هفت گروه جریب به پیمایش آمده در غلام
تواریخ می نویسد که شهر مذکور بر ساحل دریای بنی واقع است و مردم اهل بندر در آن شهر آباد اند و در حوالی آن شهر باغات فراوانست
و درختان چمن دل و بخود بی شمار پشمند و کسب کار اینجا اکثر تجار و در بعضی جا شالی نیک و قوتل بسیار باشد و با چهره صاف و
راد بانگری و سالو برهان پور بهتر مشهور و تهر مانے آن شهر در مانے و بوری و کوپے و مینی و طول این صوبه و نورگان که
سیستمه پیوسته است تا از ایلیک که متصل ولایت احمد نگر گجرات است هفتاد و پنج گروه و عرضش از جانب نوک بهالوه
سالم دارد پنجاه گروه و شرقی آن بر از و شمال آن مالوه و جنوبی خاندیس و پنج سرکار مشتمل بر دوازده محال تابع
آن صوبه است و در اخش چهل و چهار کر و رسی و شش لک نوزده هزار دام است و بروایت سولت
صبح صادق ملوک خاندیس خار و قے اند و اول آن طائفه ملک راجاست و نسبتش بقوسه
به برهان الیافین ابراهیم ادیم ایلخ پیوسته بفاروق عمه ابن الخطاب می رسد باجمعه
طک رجا ابن خان جهان که پدرش از امرای سلاطین و سله بود و بعد از پدر بهر است
اختیار و بالاخر در لشکر یان فیروز شاه دیو سخره شد و او بشکامیل تمام دشت و هر روز سگ با خود گرفته و شکار
رفته روزی فیروز شاه و شکارگاه ارشیاه دور افتاد و گرسنه گشت ملک رجا را از دور دید که شکار یکدوشش از دست
و گفت که سندهم ملک رجا آنچه دشت پیش آورده سلطان در حاش بر سید ملک رجا حال باز گفت سلطان فرمود که
بدرالامارت پیش من آئی و دیگر روز ملک رجا بدرگاه او آمد سفان بلده تمانیسر از بلاد خاندیس با قلع اوداد و ملک رجا
در هفت صد و هفتاد و هفت چهره به تمانیسر رسید و راهی تلنگانه و رایان آمد و دوازده مطلق ساخت و بر کوپه و ارة هفت برادر
تا که کنکه بر اندیش کش گرفت و تحت و هدایا به سلطان فرستاد و سلطان او را اقطاع غیر دو عادل خان نقیب نهاد ملک رجا
و خیر خود به پیشرو شنگ والی مالوه و دختر او را بهر خویش ملک نصیر بنوشت و او را ولی عهد ساخت بعد از ملک رجا پسرش
ملک نصیر خان فاروقی جانشین گشت و خطبه نام خود کرد و از سلطان احمد گجراتی نصیر خان خطاب یافت و چتر گرفت و سرافرازه
شمار کرد و شهر برهان پور بناماد و قلعه اسیر کشید و در زمان او آن ولایت بنحاندیس معروف شد یعنی ولایت خان گویند قلعه
اسیر در تصرف شاه پیر از رگه زان دیار بوده و آن قلعه بنام او مشهور است ایداد او انحصار بر اسی محافظت کله و رزمه ساخت
بود چون به جانشین پدر شد از آن گجراتی گجراتی ساخت و پنج هزار کار و پنج هزار گاو و شش شست هزار گوسفند جمع آورد و کثرت
مال از سایر زمینداران آن مملکت ممتاز گشت نصیر خان خواست که آن قلعه را بدست آورد با سحر نوشت که راجه بکلانه و غیره
عزم رزم دارند و قلعه تمانیسر در تصرف بر آورم ملک رجا است و قلعه الیگ بهشتان متصل است خواهم که طفلان مراد قلعه
جایابی اسایان رضا و نصیر خان دو صد و هفت تریب داد و دوستی مرد در آن نشانند و به قلعه فرستاد پسندید که مادر نصیر خان
آمده لاجرم بهشتان شتافت مردان مخفی بیرون آمدند و او را بکشتند و بر قلعه اسیر نهادند نصیر خان و بعد از او فرزندانش
در اموال یعنی به تصرف بگردند و آن اموال بود تا آنکه اکبر بادشاه قلعه اسیر کشید و باجمعه بعد از نصیر خان پسرش میران
عادل شاه در قلعه ایلیک بجای پدر نشست و بعد از او پسرش میران مبارک شاه و شش از و میران عیسان مبارک بکلمه

نشست و خود را دل شاه خواند و رایان گویند و او را در این طبع ساخت و شکر بهیجا کند که کشید و طغفر باز گشت از بکر اتیان مخالفت آنجا نهاد و خراج بلج گرفت و باز از کرده استغفار کرد و پیشکش چند ساله و منصفه و چهار بی سلطان محمد بنکوه بگرفت که متوجه خاندیس بود و فرستاد و بعد از وزیران و اورشاه برادر میران علیسان مبارک شاه و حکومت نشست و چون در گذشت پیش خرنین خان و عالم خان و خرنادگان نظام شاه که از اصفهان نصیر خان بودند چند روز زیاد دیگر حکومت نشستند و چهارمین آنرا عاقل خان بن نصیر خان که نصیر از سلطان محمود بنکوه بگرفته بود از سلطان سلطنت خاندیس خواست سلطان محمود بنکوه بخاندیس آمد و استیلا یافت امر است خاندیس سجدت پیوستند سلطان محمود بنکوه و نصیر پسر خود سلطان بن طغفر ابوالخاں خان داد و او را اعظم همایون لقب نهاد و سلطنت خاندیس بآمران از زانی و نشست عاقل خان اعظم همایون قصه قلع کالیسه کرد و از زوای آنجا پیشکش گرفت و از پسر و خرناد و سلطان محمد بکرانی محمد شاه با و شاه شد و چون همایون با و شاه گورکانیه بر سلطان بهادر بکرانی طغفر یافت بعد از فتح غرم و خرنیه خاندیس کرد و نظام شاه و عاقل شاه و عمو شاه و قطب شاه خود استند که بعد و محمد شاه بر ما پور آیند همایون با و شاه از ان خرنیه در گذشت و بقلع و قلع سیر شاه افغان روی به بنگاله آورد و محمد شاه با اتفاق قادشاه مالوی مالوهره از تصرف سپاهیان همایون بر روی آورد و بعد از و برادرش مبارک شاه و پیش از و پیشش میران محمد شاه و پیش از پیشش حسن خان که بخورد سال بود حکومت نشست راجه علی خان بن مبارک شاه که بدرگاه اکبر با و شاه در عهد برادر رفته بود بخاندیس آمد و سلطنت نشست و او عاقل و خنجاع و عالم بود و بهدایا بدرگاه اکبر شاه می فرستاد و بعد از و پیشش خرنین خان بن راجه علی خان و در برهان پور سلطنت رسید و خود را بهادر شاه خواند و پیشش بر تخت و چون شاهزاده و انیالی بن اکبر با و شاه بدکن آمد مخالفت و رزید اکبر با و شاه متوجه خاندیس گشت بهادر شاه با شیر خان خنک گشت و بالآخر قلعو بکسر و و خند گشت اکبر با و شاه شتافت و در بهار و بست هجره دولت فاروقیه بر آمد و بهادر شاه در جیشش میر و

سنگت و گهسان

پوشیدہ نمائند کہ در باب حسب و نسب فرمان روایان ممالک و کمن از تواریخ پیشین روایات بسیار است و نبدی از ان
درین اوراق مرقوم شدہ اکنون کافی کہ درین زمان در ملک و کمن مشغول اند برینے از انہا بقلیمے آرو کہ بعضے از مملکت و کمن
در عہد محمد اکبر بادشاہ پیشین نور الدین محمد بہا نگیر بادشاہ خلعت ارشد فیض شہاب الدین بادشاہ سلاطین گوکانیہ شہر
در آمد مابقے آنرا محمد اوزنگ رین عالمگیر بادشاہ بن شاہجہان در عہد خویش در دست داشت و در سال حبیطہ صغیرہ اور دوان
سدرین را از خاکشاک و مفا سید و مقابیر مثل سبور و پیشین سہما و غیرہ صفائی گشت و چون عالمگیر در گذشت راجہ
ساہو این سہما کہ در عہد عالمگیر اسیر شدہ بود و بالآخر خود را نصرت جنگ ذوالفقار خان شدہ علانیہ غلامے اور اصلاح
ندیدہ باشا رہنورد محمد عظیم شاہ این عالمگیر گرنہ ہند ندر راجہ ساہو راہ و کمن پیش گرفت را قیم صرف نبدی از احوال
راجہ ساہو و امر اسے او بقلیمے آرو راجہ ساہو قومش را چوستہ است و رانا اودسے پور بمقام اوست چون راجہ
ساہو از قند گرنہ بختہ بدکن آمد جمعیت کثیر بہم رسانید و غارت گرنے پیش گرفت و بالآخر سہما را گدو سچکوت گشت و سہما بے

برادرزاده راجه ساو فرما نروای ملکوت بر ناکه که آبروی در یامی شتاسپا بوده و بالاجه پندیت کی از نوکران عمده راجه سا هو از
 جمله است بر دمان بوده است بر دمان ایشان است و بر دمان امر است عمده را گویند چون راوسا و بودر گشت و او
 پس پندیت که ولیعهد شود امرای عظام ملکوت را بنیاده خود را قسمت کرده گرفتند و راجه سا هو شخص را جارا م نامی را از او بر
 خویش و بقول مجوس را ابتلاش بدست آورده از اقرابا به مادر سے خود قرار داده بجای راجه سا هو پندیت نامیده و امر را بتشکیر دند
 او مجولانه دستاره گدیش بر دخت بالاجه پندیت که ذکرش گذشت و او سپردشت سپردنش بایه را و و دیگر چایه
 اپا نام چون بالاجه در گشت پیشش بایه را و بن بالاجه بجای او نشست و پوناشمین گاه ساخت و در عهد محمد شاه قزلبان
 راجه سا هو که آنوقت در قید جات بود و کمرش کمر بند و ستان کشید و بناخت و غارت بردخت و از اکثر ناظران صوبجات چو آنکه
 به طریق نمکندی گرفت و بر بعضی صوبه مثل مالوه بالعام مشغول شد و او و او سپردشت کی رگانه را و تا اکنون که سنده هزار
 در یک سده و نو پنج پیر می است بقید است و با قلیل گاه در متفق شده با برادرزاده های خود متفق گشته با اعانت انگریز می جنگد و
 دیگر در انام بالاجه بنام نهاد مشهور بوده و بر ریاست پونا قیام داشته و هنگام امارت و حکومت بر سر مذهب امرای عظام غالب
 اند و بر ملکوت های ایشان استولی شد و قلیله ایشان گذشت و بر امر جارا که بجای راجه سا هو دستاره گده بر سنده ریاست
 قیام پندیت به طریق نظریه بنام نهاد خود است چنانچه تا اکنون پیش ایه را م سپاه اولاد بالاجه در خدمت سینه نامند با بجه با بجه
 رتن بایه را و سه سپردشت یکی را بسوس او نام بوده و او نشست که بهالو جمعیت کثیر او را بنابر نشانیدن بر تخت دسپه از
 و کهن آورده بود از احمد شاه ابدالی در افغان نهادین چایه را در آخر عهد سلطنت عالمگیر ثانی با اتفاق احمد خان بنگالشن
 فرخ آبادی و وزیر خان و حافظه محبت روسای راجه و جماع الدوله ابن وزیر املاک ابو منصور خان بهادور و غیره امر
 پندر زنه صوب کرده به قتل رسانید نفیاس آنکه بسوس را از دکن آورده بودند از آنجا بوضع مالیات شتافت بنا و
 بصورت ابدید یعنی دانا یان از پست احمد شاه ابدالی که سکر عیارت از حضار چوبین ست نشیست و با سپاه در آن استقامت
 گذرید احمد شاه و ده کرده اطراف حضار را گدشته تا فتن گرفت و سه غله نید نمود گویند پندیت حاکم کوه جهان آباد و بارش بود
 از غله و غیره جمعیت و او زده هزار سوار غریب شکر نهاد نمود احمد شاه از جاسوسان این خبر شنیده بیکه شته قون خود که قریب
 چچ شش هزار سوار باشند بر گویند پندیت تعیین نمود ایشان بر جناح استمال شکر بگزیده هفتاد و شش تا و کرده قطع مسافت کرده قدری
 روز بر آورده بر گویند پندیت چون بلاسی ناگمانی رسید پندیت که ازین دست برد و غافل بود و مضطرب گشته روی بنزیت نهاد و ابدالی
 و شکر گما تعاقب کرده همه را بطریق بی درین ساختند و سر گویند پندیت سربیده مظفر و منصور داخل شکر احمد شاه شد و سوار
 با مر اسه پند نمود ایشان تحقیق کرده عرض نمودند که سر گویند پندیت است با بجه چون سده از بیرون باشا رسیدن شکر سپاهان
 و غیره دو آب لاغز دانا توان و مردم ازین قوی ضعف و ناتوان گشته اند اما با سوار سده گویند پندیت بگوشت آب و شکر و فاش
 سده بر دند چون خبر شنیدن پندیت و از این فرستادن بسج و کینان سکر رسید و یوس منظر را با بجه پند سوار و با بجه
 شد و گفت مصلحت نیست که از حضار چوبین بریم و از زم گزینان چکن شتایم بهادور پسندید و گفت که بسوس را و را بر اسه
 نشانیدن بر تخت و سله آورده ام حال این است قدری نرم باید کرد و دیگر سپاهان و سپاهیان مرا طاعت گزیند و جنگا گزیند نیست

پس ابراهیم خان کاروی را با نو پنهان سنگین در حصار گذاشته خود با فوج برآورد و صفت شمال بیارست احمد شاه ابدالی امرای بند را
مقدور ساخت افغانان و بر پهل ما ستوار تر ز سبب کردند و کمینان بخروش آمد و قتالی فاحش نمود و چند گام ایشان را پس
بروند و افغانه و بر پهل جیت و غنیمت ریشهاست خود را بدنه ان گرفته شمیر با کشیده حمله سخت آوروند و کمینان ثبات و زبده ریش
منعبت نمودند قریب بود که در فوج هندوستان تنگ که افتد و نهیمیت و رویه احمد شاه ابدالی با فوج خود استاده تماشا بگرد
سیمنه و سیره خوشی را با شاره حکم قتل فرمود و از قصاب گاه خوش خوشین مشتاد هزار سوار بر اردو حرکت آمد و قنوت ده هندوستان
گردید و از هجوم دیو خوش شکر خوشخواران را را گردید و در شکر گلی فاحش بر و کمینان افتاد و یک چشم زدن از کشته با بسته
گردید و سوس او به فیل رسید و بهما و معلوم شد که چه شده و تمام روسای شکر به قتل رسیدند احمد شاه ابدالی نظر یافت و این
واقع در هزار و یک صد و هشتاد و دو و چهره اتفاق افتاد و خلافت مشهور است و معروف است که بهار و دران مکرز نمی شکر خود را
وزیر مرد و پنهان کرد و هنگام فرست راه و کن پیش گرفت و بقدر طاقت قطع ساخت کشته در ردت بعید بدکن رسید و به پونا
رفت کسی او را نشناخت خصوصاً برادرش او را فعل نداشتند و او هر گونه علامات و نشانهها داد و فائده نکرد و ملک بکس افتاد
و سجات یافت و کجا کجا که رفت تا آنکه در بنارس آمد و از روی اسناد قلیلهای باغ از مهاجرین بنارس گرفت و در هزار و یکصد
و نود و چهار سپاه فرام کرد و گرفت بهیت سنگه را به بنارس و او را گرفت و با نگرینان سپرد و نگرینان او را در قلعه چار
حبس کردند اکنون که هزار و یک صد و نود و پنج بهی است بهادر در قلعه چار حبس است و مردم و دیده است پیش ازین
وقتی از امیر خان بهیو که که از امرای مقدرین باجه را و بود از مرگ و حیات بهما و پرسیدم او بخندید چون او بهی ملی مانند بود
و در رزم بهما و حاضر بود و باسنه لهما را او که دران مکر که حاضر بوده و جان بسلامت بر زده بار اقم حروف بیان کرده که بهما و
بقبل رسید و می گفت که دران شکر سوار بوده و اهل خرفه و خدمت بیرون از شمار بودند افواج ابدالی تا متعز القاب ایشان نمودند
درین اثنا میر که را یافتند قتل رسانیدند از ان شکر خیز بهی چهار هزار کس از غرضه گاه که نمونه مختصر بود بیرون بودند و در کن با
سالهاست در از انبوه شکر و سپاه بوده اکنون که دو آرزو سال از ان گذشته این قدر سپاه که مالایه بیند فرام آمده که
و اسے پونا از طرف خود را م چند گنیش پیشوا نمود و با شیا به ندرت و دیوان و شکر و کجی و سینه پیشو پیشو و دیگر روسا
هندوستان فرستاده در همان ایام رستم حروف ان شکر را دیده بود و قریب پنجاه هزار سوار بهیست بنیادار ما بوده باشد
و قریب شش صد ضرب توپ از خود پراگ دارد و باز از شش بکثرت موفور به ستوار و دوسه باوشاه و شایان دکان اندون
در و وجو لانگاه که پارچه بیافتند و کلالی که حروف گله می افتند و دروغن خوش که تیلی باشد اینها همه اسباب و آلات
مرفه خود را بهی و شکر و دکان بقول فروشان بکثرت بوده و هزاران سفال گله از گل اینا شکر شکر دران زمان
عرض کرده بودند و آن سینه شکر شکر و برگ بر آورده و یک گام کوچ فرودان بر سر گرفته همراهی بودند و کمینان را مصالح
میست است که بر ای نان خوش بکار می برند و دیگر از آن دو نام و کثرت صرافه و بزاره و عطاران و بقالان و غیره اهل حرفه
میگویم هر کس بهیست را که تنها کند دران اردو موجود بود با محله سپرد و دوم تا ناما و بهور او و سوم تا این را و نام داشتند چون تا ناما
خبر قتل بهما و و غارت شدن شکر رسید از غم مریش شد و در گذشت پیشش ما و بهور او این ناما در پونا بند حکومت است

بعد از سال در گذشت و بعد از وزیر این را و این نامها بکجاست شست و یک سال حکومت کرد گناتمه را و این باب را و
 در او زاده خود وزیر این را و به چیل و قریب بکشت و عیان ملک از و منقرض شد و بر پشته رخی نگشتند و خلال این احوال
 زوجه نر این را و سپهری را بنده و ما و مهور و نام نهاد عیان ملک را و این نامها این باب را و بر پشته را بنده
 اکنون که نزار و یک صد و نو و پنج هزار سیصد و شصت و نه سال رسیده بر ریاست پور تا قیام می دارد و در گناتمه را و این باب را
 بانگریزان در ساخته صد و شصت و شش است چنانچه رام پاسه بسیار میان گناتمه را و و افواج ما و مهور او واقع شده و می شود
 چنانچه در نزار و یک صد و نو و پنج هزار گناتمه را و با اتفاق خیل گا و ز که اکنون بجلاب جنرال مخاطب گشته احمد آباد و گرات از دست
 مناسبه سیندیه و بکوبه و غیره و ساسه محمد که ما و مهور او بر زمای متواتر متزعزعه نموده بنا بر تخییر دیگر جایا میماندین ر گناتمه را و
 و لشکر بان ما و مهور او مانده و در حال اشتغال می دارد و در گناتمه را و را یک سپهر صلیه بوده است که باب را و
 نام دارد و در گناتمه که سپهر خوانده گویند و از امرت را و نام در شت و جینا به ایاب را و باب را و کلان را یک سپهر بوده که بهاد
 نام داشته و او است که در رزم ابدی را و سبوسس او به قتل رسیده چنانچه گذشت مخفی نمائند احوال باب را و در پونا شیر
 پیدا زده و در اکثر ناک و کن متصرف اند و بسیار است از ملکات هند و سمان بنا بر صنعت سلطنت در عهد محمد شاه مستولی شده بود
 چنانچه تا جنوبی کنار گنگا به فتوح و لشکر و کوره و انا و و بطرف مشرق صوبه اوریس را که کشاکش نامند و از امرت جیاس علی در حال
 ماطنهم بنکا که در گوشت بهوسله و کنی را که از برادران و همقدم را به سا به بود و در جومنگا که بعد از زرمهای بسیار و او
 بودند و بطرف مغرب و جنوب شاه جهان آباد و اکبر آباد بر تمام ر چو نانه مثل اثنور و کچهره و راناس او و به پوسلا بودند
 و ملک ایشان را و و بخش کرده یکی از ان بر چیرمان داده بودند و در بخش دیگر خود متصرف شده بودند احمد شاه ابدالی ایشان را
 بر اند چه ملک با بن گنگ و چون از ان به کام بیرون رفت از ان جمله کور بوزیر الممالک شجاع الدوله بهاد و انا و سجا قضا
 رحمت خان ریویله و دیگر به بخشی الممالک احمد خان بخش که پیشتر در تصرف ایشان بودند و یعنی نمود اکنون این ساحل جنوبی
 جمن که قلعه گو الیا است و بر وزیر نگر بر ان ایشان را به دند اما و نواح نزور با سپاه انگریزان که رئیس انجاء کلنل گا و نام
 دارد و ننگا نه رزم بر پاسه و از در ششم حروف نیز در ان قضا یا حاضر بوده چنانچه این قضا یا در ضمن او جین و سرون به مرقوم
 است و اکنون که نزار و یک صد و نو و پنج هزار سیصد و شصت و نه سال رسیده بر ریاست پور تا قیام می دارد و در گناتمه را و این باب را
 و گویند که مهاجرت سندی غلام و غلام زاده احماد باب را و است و یکوبه و لکمر را گویند که برادر زاده ملهار ملک است پوسله
 اند که اکنون در دکن هندیان بر جمن که از گروه پاسه را به اند و دیگر خوشان را به سا به که بهوسله اند اکثر جاها ریاست پیدا زده
 مثل سردا به ابن خانو به ابن را گویند بهوسله که در ناگ بور علم ریاست می افرازد و او سپهر نیز در تصرف است به نالو
 اجین نامند و اخل هند و سمان است از دیار و کن تعلق می آرد چه این طرف زبده واقع است به سونور احمد آباد و گرات
 و در ریاسه تربده مدعی فاضل است در بیان هند و سمان و دکن و ساحل جنوبی از دکن که به شمارند با کجده اجین بر و
 مؤلف خلاصه تاریخ شهرست قیوم که در زمان سابق تحت نگاه راجه مکر راجست است برادرش راجه بهتری و نیز راجه تل
 انجا حکومت کرده و راجه تل است که بر دکن و خمر بهیم سین والی بدر عاشق شد و او را خواست و قصه ایشان را

شیخ فاضل فیاضی نظم آورده بنودان گویند که تخت گاه راجه کرن عزور بوده رستم حروف احوال نموده و در ضمن کسر آباد
نوشته است و مولف صبح صادق گویند که این از بنی بکر حاجیت است و قصه تولد او چون عجب است و در ضمن دلی مرقوم نموده
و بکر حاجیت در او حین رصدی بسته که تمول بهندریان بران ریج است و حالاً سربریج جیکه سوای است که درج نگر تعمیر یافته
بوده باشد اما چون رستم حروف بعد از بدید این و اوراق تحقیق نمود معلوم شد که ریج جیکه سوای نام تمام مانند چه اورا دست
احیل فرصت نداده که با بنجام رساند مولف خلاصه تاریخ گوید و در دوسه شور بانان اجدین که زو شگفت آنکه گاه گاه
بهر و در هر مورچه سبزه شیرین ازان رود بر آید و مردم ازان سبزه صر فها بر سازند و بکار برند

سرد کار چندیر

شهریت قدیم و قلعہ سنگین و از روزمان پیشین سه صد و هشتاد چهار بازار در بوده اکنون چند آن آبادی ندارد و پارچه عقید
محمودیه و سال آنجا بانام است پوین قصبه است و بخانه در آنجا است که اگر نقاره در و تو اند از بیرون بیچکس آواز
آن نشنود و مولف تاریخ صبح صادق گویند که بدان نامه اما کال نام بوده و از بنی بکر حاجیت است و قدس شهریت
بزرگه و دوازده کزوه دور آن قلعہ بود در ایام سابق راجه پاتے آند یار اوزان ملک بوده و اکثر مرار سلطانین
آنجا است که سلطنت آنجا کرده آند در آنجا و قلعہ است و بار که پیران مشهور است شهریت مختصر و در تاریخ صبح صادق
می نویسند که از بنی بکر حاجیت است و آن تخت گاه راجه پوین و غیره نو مر و کج پر گند است و شهر سر و قلعہ عسارت
و دکان سنگین آبادی نیک و از روزمان پیشین شهر پناه جامه شده است و اکنون از رسته از نوید نیست اکثر اقاعده
در آنجا سکونت دارند و حجت خام و وسعناز باند بنون بانام است رافم حروف همه اینی انگر نران آن شهر را تاشا
کرده تفصیل این باشد راند بعد از سلطانین سلف نوشته بود با بکله آب و هوای صوبه جبین معتدل است بارش آنجا چهار
ماه باشد و زمین این صوبه نسبت مرز و محلات دیگر جاگشت از فصلین نیک می شود و خوشی شش و گندم و شکر و انبه
و خربزه و انگور بهتر می شود و مسالی و فصل و مینول بنایت پاکیزه و خوشبو و بدمر و سمبول سبزه چون در اکثر این صوبه
سجیان اند و مردم آنجا پیشکش و زرب و بقال و اهل جرمه باشند و از جمله دریای این صوبه نرجه و منور است و طول این صوبه
از بایان که پیتا بایان بالنواره و دویست و چهل کرده و عرضش از چند رسته تا نرجه اود و صد کرده و شش رسته آن
باند و غربی آن احمد آباد و گرات و جهر و شماسی آن زور و جنوبی آن جلایه از ناسبک و نرنگ پوسه است و از
شهر بانگ یو ناسب در میان راه است با بکله سرکار این صوبه در است و چند رسته و سارنگ پور و کوئنه مدینه و غیره
دوازده سحر کا شتمه رسته و نه محال و ده خاشش و شش کرده و نود و یک و هفتاد و نهر و ده است و در تاریخ صبح صادق
گویند اول سیکه از سلطانین اسلام بر ملک مالوه و جبین دست یافت و شمس الدین طمشین را سیه دیه بود و ملک
کشور و بیکه از امیر و بدلی با گشت و بعد از آن دیگر بار بنودان بگرفتند سلطان ناصر الدین محمود بن طمشین دیگر بار
آن دیار را تصرف و سلطان علاء الدین طے آنرا صاف ساخت پس ازان از قبل سلطانین امیر و بیکه حکومت

آن دیار پر دانسته چون سلطان محمد شاه بن خیر شاه در دلی بر تخت نشست حسین غوری را که از صفای سلاطین غوری بود و نسبت
 با او بسیار دیرینه خوشت و دلاور خان لقب نهاد و حکومت مالوه فرستاد و دلاور خان غوری بمالوه رسید و در دیار قوطن گزید و مستقل گشت
 و در پشت حدود ویکسیر سلطان محمود دلی که از دست سپاه صاحبقران امیر تیمور گورکان باو سپاه آورد و دلاور خان با شترانش
 کوشید و سلطان چند می در آنجا بماند و بدلی بازگشت در گذشت پیش از سلطان بهوشنگ مخاطب شده بادشاه شده و او را اکشته با
 سلطان مغفر گزینی و پیش از رزم و صلح رومی او و در پشت حدود سی و دو مجری احمد شاه بهمنی والی دکن روی بکمر له آورد و بهوشنگ
 با او رزم کرد و منظم بازگشت و زشس سیر گشت سلطان با عز از تمام میند و فرستاد و بهوشنگ در آخر عمرش کربوه جایز کشیده و
 دمالان بر آورد و بهوشنگ آب که از ابینه او بود اقامت گزید و در گذشت قبرش در مند و است و همیشه آب از آن می چکد
 و ساکنان آنجا از کرامات اوی دهند و بعد از و پیش محمود شاه غوری پس از محمود خلی بن ملک میفت از اولاد دلاور خان
 غوری بادشاه شد و مدرس و خوالق بنا نهاد و متوجه چو رشده و قلعه کوشین می کشود و بیلائے سحر ساخت و با صد هزار غلام
 بتخیر گرات کرد و در راه خبر فوت سلطان محمد شاه گزینی شنید با وجود عداوت بغیرت و است و رسولی به پیش نزد سلطان
 قطب الدین گزینی فرستاد با وجود آن برود و در غارت ساخت و روی برام آورد و میان هر دو بادشاه مقابلۀ عظیم اتفاق
 افتاد و مالوایان بهریت رفتند و زیاده از دو صد سوار سلطان محمد خلی نمایند و از مکر برون آمد و خود را بشکرگاه سلطان
 قطب الدین گزینی رساند و سپه ایزده خاص درون رفت و تاج و کمر مرصع سلطان قطب الدین برگرفت و به اردو
 خود بازگشت و آوازه انداخت که در بگرامیان شخون می برم سپاه گرات در تویم تمام او نکرد و سلطان محمود همان شب راه
 مند پیش گرفت و مبارک خان قاروقی والی خاندیس رگشت و میراناشکر کشید و از پیشکش و سلطان در آن مان
 اصلاً اتفاق نه نمود و بر جمیع پیشکش باز گردانید و در حرکت آمد و از آنجا کرد و مال و افره را فرستاد و بازگشت و بهایه
 شد و والی آنجا گردید و برادر زحم گشت و بهیر بابی سیف خان داد و دیار دیگر غرض مملکت راناکر دو مانند را افره افره برگرفت و
 و آنجا خراب ساخت و منظم تخیر و کن کرد نظام شاه بهمنی با در زحمه صعب کرد و مالوایان بهریت رفتند و کمینان بغایت شغول
 شدند و سلطان محمود خلی که ثبات ورزیده بود بر قلب نظام شاه حمله برد و مقرر یافت و کمینان بهرید رفتند سلطان بدر را
 محاصره کرد و چون شنید که سلطان محمود دیگر گزینی بانداد و کمینان متوجه است از راه کوهستان گونده واره بمالوه محبت نمود
 و بمند و رسید و متوجه کپوراه شد و در آن دیار قلعه بلال پور بنا نهاد و بمند و بازگشت و در پشت حدود و هفتاد و پنج مجری در گذشت
 و او همیشه شبنیدن اخبار سلاطین سلطنت اشتغال نمودی و از آثار ایشان قواعد جهان داری و زرمی آموختی و هر کرامات تلف شده
 از خزائن خوشین و ادبی و آن وجه از نگارهایانان طرق بازیافت کردی و زرمی شبیری کی گشت امر کرد که هر کجا در ملک من سببی
 به تیرید حاکم آن موضع را بقتل رساند حکام بالکب او لشکار سبب قیام نمودند و از آنها اثر نگذاشتند چنانچه بعد از فوت او سالها
 در مالوه که شمشیر و درگ ندید و بعد از و پیش شمس عیث الدین خلی بادشاه شد او کریم و عیثش بود با امر گفت که در عهد پدر
 بسیار لشکر کشی کردم اکنون ترک آن کنم و برتایم پس آنچه در تصرف و است بآن قناعت کرد و مندر و اشاوسی آباد نام نهاد
 و بآنزده هزاران در شمس استان جمع آورد و میان ایشان امیر و وزیر و عارض و ویر و صد و در رس و حکیم و ندیم و قاضی و محتسب

و سوزن و حافط و ہشتالی آن تعیین نمود و پانصد کثیر کر ایتر اندازی و نیزه بازی آنوقت و بر سیمینہ جامی داد و پانصد کثیر کر را
 شمشیر بازی تعلیم کرد و بر سیر و گماشت و در حرم باز اساخت و علوفہ سایر کثیر کان و دوتنگہ نفرہ کہ ہر تنگہ ہشت آنہ باشد و دوتنگہ
 یک رو پیچہ می شود و دوسن یعنی دو آثار بر رخ سفر نمود ہر جانور یکہ و حرم او پانصد چند بن علوفہ روزمرہ یا بد چنانچہ طوطی و شاکر
 و زشتال آنرا ہمان علوفہ باشد روزی مویشی در خانہ دیہ بفرمود و دوسن غنم و دوتنگہ نفرہ نزدیک سواریخ او نہادہ باشند و امر
 کرد ہر گاہ خدا ہی را شکر گویم بخاہ تنگہ مسخفان رسانند و با ہر کہ سخن گویم ہزار تنگہ باد بہند و او بغایت صلاح و پرہیزگار بود و در
 مدت آن عمر نماز تہجد او قوت شد و مسکرت نمود و یکی سسم خرمی پیش او نمود و گفت کہ خرمیست سلطان پنجاہ ہزار تنگہ باد و داد
 پس ستم تن دیگر بنگ آن ہی بیاوردند و گفتند ستم خرمیست سلطان ہزار ابی بناز کرد و بعد چندی دیگر بے بیاد سومی بیاورد و
 کہ ستم خرمیست سلطان گفت اورا پنجاہ ہزار تنگہ نفرہ بدہند نہ تا گفتند مگر خرمیست راج سسم بودند کہ خداوند تعالی ہر یکہ را
 اران پنج تن کہ سسم آوردہ چندین نان دادہ سلطان بخندید گفت تو لاند بود کہ یکے ازان پیشتر آوردہ در رخ گفته باشد
 با سیمایا نزدہ سال از طعنش بگذشت و حرکت نکرد سلطان ببول بودی والے و ملی طلع در مالوہ کرد و در شبت صد و ہشتاد و
 و نہ ہجری بجد و در زنتور سید سلطان شہیر خان حاکم چندی ری را بدفع او تعیین نمود و ببول بودی باز گشت و سلطان غیث الدین
 در زندہ بوشش ہجری در گذشت بعد از و پیشش ناصر الدین بلقب شہسب اب الدین باو شاہ شد و خونری و شہرب
 خمر پیش گرفت و بکچوار ہشتافت و خرابی بسیار کرد و لشکر کچو کر کشید و زنی را از خویشان را آماجوست و مہند و باز گشت
 و آخر از ملاہی و مناسبہ توبہ کرد و در زندہ و شہرہ ہجری در گذشت بعد از و پیشش سلطان محمود باو شاہ شد و در خمر
 عمر خویش از تنگہ میدنے را ہی کہ از برگزگان او بود عاجز آمد چند انکہ بخود دست کس از مسلمانان در قدرت سلطان
 نمائند و بسیاری از حرم او را را بچو تان بہرقت شدند و خواستند کہ میدنی را ہی را بسلطنت برگزید سلطان آگاہ شد و
 بہمانہ شکار بگریخت و بگریخت رفت سلطان مظفر گجراتی اورا اغرا کرد و با خود بہرقت نشانند و بہ آمد او بکیومت مالوہ رسید
 و نوزدہ ہزار راجہ پت کشت میدنی باتفاق را ناسا لکا سلطان رزم کرد و اکثر امرا ہی سلطان بقتل رسیدند سلطان بنفش بنفش
 آما وہ قتل شد قریب صد زخم باور سید رچو تان از شجاعت سلطان تحیر نمایند و بفرمان را نا زندہ جنگش آوردند رانا
 اورا چون بدید دست بہ پیش استاد و بہ معالجہ جرحست او پیرخت و چون نیک شد با ہر اسوار بید سنے خواست و سلطان
 دیگر بار بسلطنت رسید لیکن کارش را رونق نماند چہ کند رخاں در مہندیہ میدنی را ہی در چندیری و سلمدی از خویشان بیدار
 در سارنگ پور استقلال داشتند سلطان سلمدی رزم کرد و مظفر یافت و صد پیل بہت آورد و سلمدی طاعت کرد و در زندہ
 سے و و حاد خان برادر سلطان بہادر و اسے بگریخت باو پناہ برد و بہادر اورا طلب نمود سلطان جوایی بگفت کہ چون را ناسا لکا
 در گذشت در عہد پیشش بی لڑہ خان بفرمان سلطان تاعد و دچو ر غارت کرد بہوت و کہ سلمدی و غیرہ از سلطان منوہم بگریخت
 نزد سلطان بہادر رفتند سلطان در کار خویش حیران گشت و نامہ سلطان بہادر نوشت کہ نہایت یا فنگان آن خان دانم خواہم
 کہ بخدمت آیم و ہمہ رسم سلطان بہادر اورا زانو خود خواہد سلطان محمود خلیہ توہم نمود و در ان غرمت در گذشت سلطان بہادر
 بر بیدار و شہرہ محمود شاہ متخصن شد و در قلعہ بمیش پردخت امر گفتند کہ ہنگام عیش غیبت سلطان گفت دانم کہ دیو ستم

بسر آمد بهادران زندگی چند روز بشماروی گذرانم پس در نهصد و سی و هفت سلطان بهادر بر قلعه استیلا یافت جان خان برادر
سلطان بهادر بدکن گنجیت و سلطان محمود و جلجی تا جابر نزد بهادر شدند بهادر او را تکریم کرد پس چون در سخن و شتی کرد
محموس و مقتول گشت مملکت مالوه به سلطان بهادر گجراتی رسید سلطان سلیمدی را اجین و سارنگ پور قطع داد
و گجرات باز گشت و دیگر بار مالوه آمد و او را با قوم و آب و عیش بگشت و اجین بدریا خان مالوی و مند و باخت یا رحسان
داد این سلطان عالم حاکم کاپلی داد و گجرات باز گشت و در نهصد و چهل و دو بهتری بلو خان بن بلو خان که از غلام
زادگان سلاطین مالوه بود و بفرمان سلطان بهادر گجراتی حکومت سارنگ پور داشت چون بهایون شاه
یونگاله شتافت از سپاه گورکانیه آن ملک را گرفت خود را ملوکادر خان خواند و خطبه بنام خود کرد چون شیر شاه
آن ملک را گرفت شجاع خان که از امرای بزرگ شیر شاه بود و بنحاح و تنخان اشتها را داشت شیر شاه حکومت اجین
باو داد چون سلطان محمد عدنی به سلطنت رسید شجاع خان بر مالوه مستقل گشت و خواست که خطبه و سکه بنام خود کند
اما جلش از آن ندا و قصبه سجاد دل از آنرا دوست و بعد از و پیشش میان بازید بن شجاع خان معروف بنحاحات خان
بجایی پدر گشت و از بهدیه کشیمش بود و سارنگ پور رسید و برادر خود و دولت خان را که بفرمان پدر حاکم اجین
بود و قتل رسانید و ملک مالوه استیلا یافت و در نهصد و شصت و سه بهتری خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را باز بهادر شاه
خواند و متوجه ملک الین و بیله نند و برادر دیگر خود مصطفی خان الی آنجا را هر بیت داد و استیلا یافت و با دوام عیش و
شراب مدام پروخت و او در موسیقی مهارت تمام داشته و بر آن روی پستی که در حسن نظیرند آشته عاشق شد و شب و روز
باو عیش و طرب بسر بردی و بکار و دیگر نه پروختی و در نهصد و هشتاد و یکم خان و سپه محمد خان شروانی بفرمان محمد اکبر بادشاه
تبعی مالوه شتافتند و بجد و سارنگ پور رسیدند باز بهادر از مجلس برهم برخاست و بمیدان رزم شتافت و بهنرم
نخاندیس گنجیت او بم خان بر سارنگ پور استیلا یافت و روی پستی را بدست آورد و خواست که با او مبارزه کند روی پستی نیز خود
و بمرو و گویند که باز بهادر در مقام فرار امر کرد و از آب گشتند و آنکه باز بهادر با مان نزد اکبر بادشاه آمد و در ملک امرای و هزاره
منسلک گشت و بود تا آنکه در گذشت و در دولت و مملکت مالوه بگماشتگان سلاطین گورکانیه رسید و در عهد محمد شاه گورکانیه راجه گردید و باز
تاگر بصوبه داری مالوه قیام داشت و کنیان غالب آمده در رزم او را بگشتند و بر مالوه تصرف گشتند اکنون احیای سینه میل
غلامزاده احتقاد باجی را و دکنی بصوبه داری مالوه قیام میداد و پوشیده نماند که در شهر صفه سفینه یکنوار و یکصد نود و پنج بهتری کلن
لک که بنزدی از احوال او در گوالیار قوه هست بکلمه کلن گورنر صاحب کلان کلکته بنظم تنجی صوبه مالوه به نرور رسیدند و کیتان
جونا تهان اسکاٹ صاحب راقم حروف که در همان ایام از حضور صاحب کلان خطاب کیتان سفر از شده بود از گوالیار بهر پیش
تعیین گردید کامرن گده کیتان و چند صاحب دیگر مقدمه فوج انگریز بشو پوری از توابع سرور کرد و تصرف و کنیان بود رسیده طرف
از حضار انرا بضرپ توپ سمار ساخته بمهر قمر آقا را گرفتند کلن از نرور بشو پوری آمده قدم جرأت تبخیر و جین پیش نهاد و مابه بود
و دیگر جارسید صاحب بمشورت راقم از کلن نمایان ساخت که در مابست تمامی اطراف این ضلع را که در تصرف کنیان است اشرع نمود
صلح است قبول نه افتاد و در مساعت کرده از پندارهای و کنیان جنگ کنان بشهر سرخ رسید و دست و سه روز آنجا افتاد

رخت آقامت افگند و پیش ازین که امام علی ولد مصطفی حسین پسر خوانده والد راقم که در نیپال نوک فیض الدوله حیات محمد خان دالی
 نیپال بود و راقم حروف پندیری از کوه پاد و راقم نوخته از حسن مروت و اخلاق ستوده صاحب خویش و دیگر انگریزان مطلع
 ساخت چند آنکه بسبع محمد حیات خان رسانید و علاوه برین پیش ازین همراه کرل کاو و کپتان باهم که حالا پسر شده است بنیپال فتنه
 بود مکیف و شناسای با حیات محمد خان میداشت اکنون ابواب مرسل فیما بین حیات محمد خان و میجر باهم و کپتان جو ناتمان
 اسکاٹ متفوج گشت چون میجر باهم در قلعه گوالیار مقیم شد و کرل کمک تسخیر اوجین با مور گردید حیات محمد خان بدستور سلیمان خطوط
 متضمن بر طلب فوج انگریز بحسن سعی صاحب با کرل کمک مربوط داشته وکیل خود را با تحاین در مقامات نزد پیش از تسخیر
 در خدمت فرستاد و کرل در طلب کرل - قایم نوشت چون کرل بسوی رسید هر چند صاحب آقام حروف و وکیل حیات محمد خان
 بنا بر پیش رفتن بعجلت سعی موقوفه نمود و مقبول نه افتاد و به صلاح مردم گندم نامی جو فروش باطل گردیده پشت بشمار داده و درگاه
 در سرخ مقرر نمود مردم شهر از تاخت و کینان ترسیده به یک از بازاریان درین بستی و سه روز در بازار و دو کالین نه بستند
 کار بر لشکریان از طرف غله شوار شده چه بار تاحت و تاراج و کینان آمد و شد از بیرون دشوار شد ناچار از سکنه شهر جبراً و قهر آه جو
 یافتند غذای خویش میساختند و در خلال این احوال پیش ازین در هر منزل و مقام مکر خطوط دالی نیپال کرل کمک متضمن بر
 غنیمت نیپال میرسیده و هر چند کرل کمک عرض نموده میشد که در شیر مساعت فرماهد و ستقامت سر و دج موجب خلهاست و چنانچه
 وکیل جانشین صاحب که در نیپال بود و او نیز در نیپال جرس جنبانی کرد و مکر نوشت که در رسیدن نیپال دالی امکان اتفاق مکر
 حاضر است و مخالف رادل است می شود آخر کرل پاکستان جو ناتمان اسکاٹ صاحب در جواب همه آن گفت که ما را از طرف
 دالی نیپال طمینان کلی نیست و میدانم که مخالف است هر چند که استمالت گفته شد گوش شنود انگریز دید و گوشش بجای نرسید
 در خلال این احوال سینه نیپال دالی مالود از اوجین با فوج و توپخانه بسیار ایلغار کرد و با سپاه خود که پیش ازین در سر و دج
 بمقابل انگریز و تاحت اطراف بود و کجی گردید هر روز جنگ توپخانه و میان بود کار بر لشکر انگریز از طرف غذا تنگ گردید حصول غله
 بر سکنه شهر بظلمت رفت چند آنکه لشکریان نان گریه را این تنگ می زدند و لقمه از دایان مردم شهر می ربودند و غریب و فقرا را جان از قالب
 بر آید چون غله شهر آخر شد رای برخاستن شستن غالب نشت کرل از غایت بزدل و دایا یکم که کشید و از شهر سر و دج طبل باز شد
 کوفت و از نواح شهر و نیمشت کوچ کرد و کینان همانوقت اطراف و جوانب لشکر انگریز را چون احاطه باله ابد در میان گرفتند و
 از وقت کوچ تا رسیدن منظر نگاه هر روز بازار کارزار گرم بود و دشواری عظیم بر پا بود و هر روز نگاه انگریز به ست محالان غنیمت
 میرفت و اکثر از سپاهیان لشکر طرفین زخمی و کشته میشدند فیل سواری راقم حروف که از سر کار کپتان جو ناتمان اسکاٹ بود و او
 بنا بر تیرات جنگ با طایفه انگریزان پیاده تردد میکرد و راقم بران سوار میشد و ضربان مجروح گشت اما زخمی سهل بر داشت
 بالجملة انگریزان بشجاعت تمام رزم میکردند بعد سه روز بموضع مهیب پور رسیدند و روزی دوشهر پناه مهیب پور نگاه را گذارند
 جبره رزم و کینان کردند و بر سر آنها رسیدند مخالفان و گروه شدند پندار با با فوجی از دکنان قریب پنجاه هزار سوار و پیاده
 مهیب پور حاضر کردند و متواتر میان با سوار دادند و اینطرف توپ و خرابی رسید و اندک سیاق قلیل و زخمی گشتند و کاری پیش
 نبردند جماعتی دیگر که میسیدند که ما فوجی کثیر قریب بیست هزار سوار بمقابل انگریزان پای ثبات و رزم دارند و هنگامه

رزم چندان با آنها سردا و گد که گوی بارش باران است اگر نگران مخافان را منظم ساخته متصل شکرگاه آنها که نگاه را اگر بر اینست
 زده تا ساعتی بایستادند و چون برگشتند مخافان بدستور اطراف و جوانب را از دور گرفته می آمدند چند انگه اگر نگران داخل خمی شدند مخافان
 همچنان محاصره داشتند بدینوع است و گویم ریح الاول هزار و یکصد و نو و پنج یجری بکلاس کشش کرده از سیری و پیروزه کرده
 مزور بطرف جنوب واقع است رسیدند خطا بر بنا بر عدم رسیدن چنان تاخت مخافان بدستور که اگر کسی بنا بر کسی و یا کاری از شکر
 بیرون رود بدست آنها گرفتار شد هر چه در کمر و در بر داشته باشد از دست و پا روز سه انگه نگران از محاصره و کنیان ملول
 گشته در آخر راه ریح الاول هنگام نماز منبر بنگاه در قلعه کلاس گذاشته خبریده بر فوج و بنگاه مهاجمی سیند همه که انیظرف نمود
 و بگریه و باین همدرد اس و دوسه جا افتاده بودند تا خنک شدند به پیش از رسیدن ایشان منظم زفته بود اگر نگران بتعاقب
 پرداختند و شکیزده در رود و دهر در اس رسیدند و یک ضرب و قلیله از پس مانده های بنگاه و کنیان بدست آمد کرنل
 کمک از خایت خرم بران اکتفا کرد و بیشتر رفتن را مانع نمود اما اکثر صاحبان مثل صاحب راقمه و بر و س و کامرن بهت کرده
 قدم جرات بیشتر نهادند هنگام طلوع آفتاب برهنه شدند به رسیدن چنان ابلش تا باز تو بود و کنیان معذبه از ان عبور
 کرده بودند اندک از اجمال و انتقال آنها چنانچه ده ضرب توپ و دویخی قیل با یک نشان و پنجاه شتر با یک نقاره شتری
 و دیگر ششای متفرقه از ظروف مس و برنج و قلیله از نقره آلات و بند و قهای چقانی و پارچه های لمبوسات و مثل آن است
 اگر نگران دیده شجاعان لشکر باز حوصله تعاقب هزیمتیمان نمودند و خواستند که تا به سلمی نوینند کرنل بگذشت که کسی شتر
 رود و آنرا بر کنار دریا بنهر برود هنگام شب کوچیده و باین همدرد اس و لود و دیگر استقامت نمودند و شب دوم غلام
 موفوره در سیر سارعت کرده یکپاس روز بر آمده بکلاس رسیدند بنین به قلیله بنگاه خود را بشاه و هورا و سه فوج و سلاو
 و لشکر منظم را جمع ساخته بدستور اطراف لشکر اگر نگران دور دور و گرفت در خیال انیحال از طرف صاحب کلان کلکته
 کرنل به نور تبسخر صوبه اجین مامور شد و کرنل کمک معزول شده بفتح آباد رفت چنانچه اکنون کرنل سر برود و کرنل
 رسیدند با کنیان مقابل نمود و بالاخر بعد چندی ابلح اسخامید و پیش ازین از آنجا بکنان جوانان همان اسکات بگو ای
 نزد سیر باجم آمد و بچهار شتافت و حالا با شوب آنجا گرفتاریم و آن قضا یا دشمن احوال بنارس مرقوم است اجمیر شهر
 قدیم است و برایت مولف هفت اقلیم راجه پتور آنجا دالی بوده که بر اندریت ملی متصرف گشته احوالش دشمن دلی
 مرقوم است و متصل حبیب قلیله از کنیه راجه راناس لکاست و صزار سیرایا انوار خواجه معین الدین چشتی در شهر اجمیر
 بر تالاب جهار و یارت گاه خاص و عام است و محمد اکبر بادشاه بایان جناب عقیده تی تمام بوده چون شاهزاده سلیم نوالید
 حججهای متولد شد اکبر بادشاه از اکبر آباد بیب ندی که کرده بود پیاده بنیارت مرقوم است باجمیر شتافت گویند منار
 و ز راه از اکبر آباد تا اجمیر تعمیر یافته از آثار محمد اکبر است در موهوبه اجمیر قوم دینا سبارانده آن در روزی معروف اند و دیگر قوم جنبه
 که زمان ایشان را چینی نامند آن در شکل و شمایل بی نظیر اند و در موهوبه اجمیر اکثر گیتان است و آب یاه و در بر آید مروجات
 آنجا را در برابران است جوار و باجره و موهوبه آنجا فراوان میشود و متعظم و متعظم غله آنجا سیکم و در محصل سلطانی مبدع
 رواج میدار و فصل ریح کمتر میشود درستان باعتدال و باتان بسیار گرم بود و اکثر جاها سمت جنوب آن کوه های و شوار گذار

واقع است در انطور و دیگر راجیوتان درین صوبه مسکن میدارند و نسبت قلمت آب عساکر بادشاهی دارالملک نتواند رسید و این
 این صوبه از انتراسا لکانیر و کیکند و شصت و هشت کرده و عرضش از جهتی تا انسواره یکصد و پنجاه کرده و شرقی این صوبه کبرک آباد
 و عربی و بیال پور از توابع ملتان و شمالی پرگنات شایجان آباد و جنوبی احمدآباد گجرات سرکارش رتھور و چتور و جودپور
 و سرحدی و سالکانیر و گورث بلر یکصد و شصت و هشت جمال است و خصلش پنجاه و پنج کدو و سه لک شصت هزار دام است و سالانه
 از توابع جمیر و جامی خوب است و نمک سالانه آنجا میدانی شود و ناگور شهری مختصر و معدون است و سالش سفرات پیچ نموده
 از دیگر شهرهای هند میک میسازند و شاه اهل تصوف شیخ حمید الدین ناگوری از ان شهر است و دیگر از توابع جمیر قلعہ چتور
 است که در حصان و متانت نظیر ندارد و کان جنت در کوکده و معدن الماس و حسین پور علمه ماندن واقع است و در جامی آنجا
 خود را از انظار نوشیروان عادل و بقولی از برادرش میشمارند و خود را را بالقب می نهند حکایت اتر سین در چه چتور و روز جهر
 پدماوت که دور از سنگدپ که خبریه است چنانچہ خط است و آنجن بسیار آورده و او که در حسن و نازکی نظیرند است
 و لشکر کشی سلطان علاؤ الدین خلجی و الی دلی از طول زمان محاصره قلعہ چتور و بتنگ آمد و در اجده نیز با خمر گشت طرفین بمقابل
 راضی شد و بدین شرط آنکه باید که ملاقات کنند و همان گید گیر شوند اول سلطان قبله رفت و در تن سین در خدمتش بماند و در
 روز دیگر راجه سبمانی سلطان با شکستناقت سلطان او را اسیر کرد و بدلی مر جنت کرد و مخلصی او را برآوردن پدماوت
 موقوف داشت پدماوت بشنید و در باب مخلصی شوهر فکری اندیشید و آنکه سلطان را فرود وصال خود داد و هزار محافه زنانه
 ترتیب نموده و هر محافه با سلاح بنشانند و با غنای و لا و بطریق خدمتکار و دود هزار اسوار شجاعت شتار همراه محافه با کرد و کوکرا
 بادل از سپه داران خویش را بر انجمنه میر ساخت و یک محافه در رعایت تکلیف که سواری پدماوت دران تصور توانند نمود
 و در میان محافه با کرد و روانه دلی ساخت او را افکند که پدماوت پیش سلطان می آید سلطان با مظار پدماوت میگردد ازینچون
 انجمنه بنواح دلی رسیدند و زول کردند امیر شکو موجب تعلیم پدماوت سلطان پیغام کرد که چون این ضعیفه از پیشته و عقد رجعت
 رتن سین است الحال سلطان خوشگاری این کمینه مینماید بی اجازت شوهر بموجب حکم شرع سلطان حلال نمی شوم اگر رتن سین
 انجا بفرستد تا اجازت از و گرفته پس برای بادشاه بیایم سلطان از رعایت اشتیاق پدماوت بلا توقف رتن سین را با کسان
 خویش انجا فرستاد و چون رتن سین در کرده خویش رسید کسانیکه در محفه همراه او بودند کسان سلطان را برانند و رتن
 سین را گرفته متوجه چتور شد و سلطان تبعاً قبش فوجی سنگین تعیین نمود چون لشکران سلطان نزدیک رسیدند بی از ان
 سپه دار بمقابل و مقاتله سپاه سلطان پرداخت و زخمی صعب کرد و بر قتل رسید و دیگری با رتن سین با یلغار متوجه چتور
 و راجه سلامت داخل چتور شد و چندی زندگانی کرد و با آخر و جنگ بنامی خویش بر قتل رسید و پدماوت سستی شده
 یعنی خود را بسوخت سلطان خلجی دیگر بار روی به انجانب نهاد و در محرم سنه هفت صد و سه هجری قمر اقمه اقلعه چتور را گشود
 و بر پسر خود خضر خان داد و آنرا خضر باد نام نهاد و با دیگران و باراجه با مستولی شدند و سالها حکومت کردند و اکثر سلاطین
 مالوہ احمدآباد گجرات را با ایشان محاربات واقع شده و چنانچه در ضمن احوال مالوہ و سلاطین گجرات مرقوم است و در نصد
 و هفتاد و هجده کبر بادشاه روی برانما و دیسکه نهاد و در انا و قلعہ چتور متحصن شد محمد اکبر بادشاه بمحاصره پرداخت و قهر را

وای بر او و نامزد و دختر و از ان راسا لکانیر و کیکند و شصت و هشت کرده و عرضش از جهتی تا انسواره یکصد و پنجاه کرده و شرقی این صوبه کبرک آباد

قهر گرفت و از راجه ملی را متور و خسته گرفت و هم نسبت گردید و این رسم تمام فرخ سیر بادشاه ابن عظیم الشان ابن بهادر
 ابن علی گستر مژماند بعد از آن بنا بر ضعف سلطنت از عهد محمد شاه بنیر بهادر شاه موقوف گشت و شصت راجه های را
 در وجود پنهان میر مژماند از توابع اجیر است پوشیده نماند که راجه او دیپور را که از قوم سسود هم است را ناگویند و راجه جوده پور را
 که از قوم رامتور است آنرا هم راجه او راجه امیر را که از قوم کچوا است آنرا سیر را راجه نامند و دوهندستان این سرگرد و راجه
 عظیم الشان و جلیل القدر اند و در بزرگی کلدانی مانند ایشان در هندوستان راجه بهیت و مهالاجه بهی سنگه عورت و بهی سنگه و
 نیز برادرش بخت سنگه رامتور والی جوده پور نامند که در گجرات بامبارا الملک سربلند خان رزمی صعب کرده بود و نیز گشتند چنانچه
 این حکایت در ضمن احمد آباد گجرات مرقوم است احمد گجرات بقول مولف هفت اقلیم حسب لطافت آب و هوای لطیفیت
 آبادانی بر تمام شهرهای هندوستان دار و باز درش بر خلاف دیگر شهرهای هندوستان وسعت دپاکیزگی دارد و گائیش
 و دمنزل و سه منزل که در کمال تکلف و زینت ساخته شده و سکا لش از دو گونا ناث همه نازلین باشند و احمد آباد از شهرهای
 جدید است و سلطان احمد شاه بن سلطان محمد بن مظفر شاه بهیت برانوالی آن گماشت گویند که چون سلطان احمد آب
 و هوای قصه بسا دل را موافق راج خود یافت به تصواب احتیاج پناهی احمد گنوی که از کما مشایخ آن روزگار بوده و در
 دینقده سینه شصت و سیصد و ده هجری بر ساحل آب سارمتی خشت تعمیر شهر احمد آباد را بر زمین نهاد و قطعه مسجد و بازار را طرح
 انداخت و بیرون شهر سه صد شصت پور و شصت بازار را و مسجد و دیوار بند آبادان ساخت چون نوبت به سلطان محمود
 ثانی رسید در دوازده کره ای احمد آباد شهر را بنهاد و محمود آباد نام نهاد و از احمد آباد تا اینجا بازار در و رویه ساخت و حرم
 را و نمودن تا بطراف آن عمارت ساختند که در حقیقت آن هر دو کثیر شده بود و تا بیخ بنای شهر احمد آباد را در لفظ باخیر
 در خلاصه تاریخ از تاریخ گجرات بنویسد که در زمان سانی تیکگاه این ولایت شهر بن و چندی جانا نیز بوده چون سلطان
 احمد در شصت و دوازده هجری به سلطنت رسید شهر احمد آباد طرح انداخت و آنرا تیکگاه ساخت و چون سی و دو سال
 از سلطنت او گذشت مدینه صد پوره شهری عظیم گشت و ساکنان آنجا اکثر زیر خانه راه پنهان گذارند که در مزار آن
 راه بدر رود و بعضی از از باب تمول در حلی سردابه کج و صارج ساخته اظهار راه را بهارات مطبوع مزین نموده و عمارات و صحن
 خانه و جداره سقف آنرا کج مصفا کرده اند تا آب بران از سقف وجه ارد صحن خانه پاک و صاف و صحن سردابه که مانند حوض
 از شست و کج ساخته اند جمع شود و آن آب تا یک سال ذخیره باشد و آن خرج کنند و آن سردابه را برلمان الملک
 ناکمه نامند و اهل حرفه آنجا قلمدان و صند و قجه و پارچه و در ناز و کبر و کنیاب و زر بخت و شش و قفایه و خجل بخت
 نیک بافند و میبازند و ششیر جبهه تر کمان آن شهر با نام بوده را قم حروف این همه را چشم دیده فی الواقع هر جنس بی
 نظیر بود و در دمای گجرات سایر منی و زبده و سستی و برن و هندوی است لمول این صوبه از برلمان پورتاد و از کاسه صد کرده
 و عرضش از جانور تا بند رو بن و دصد و شصت کرده شده فی خاندیس و غربی دوار کابر ساحل دریای عمان است و شمالی جا
 و جنوبی بند رو بن دکنیت و سرکارهای آن بن و نادوت و جاپانیر و کروهر و سورنهنه و سرورجی و غیره نه سرکار مشهور یک
 صد و هشتاد و شصت محال و سبزه بند و در خا شنباه و هشت کز روی و هفت لک نو و هزار و ادم است پوشیده

که در سوابق ایام رایان گجرات از بسیاری خزانه و سپاه و علو قدر و جاه از اکثر رایان هندی ممتاز بودند و از ایشان بود
 بهیم دیو که در پانصد و هشتاد و چهار با سلطان شهاب الدین غوری والی غزنین رزم کرد و طغریافیت و بعد از بهیم دیو
 فرزندانش سلطان بعد بطن حکومت میکردند تا نوبت برای کرن رسید و در عهد سلطان علاء الدین خلجی صاحب ملی الغ خان
 و نصرت خان را به تسخیر گجرات فرستاد و برای کرن در بهمن قصد نمود و بهمن بگری در حدود پٹن ایشان مصاف داد و منهنزم
 بدکن گرجیت پس از آن امرای علاء الدین و پسرش مبارک شاه و دیگر سلاطین دلی در آن دیار حکومت میکردند تا در
 عهد سلطان فیروز شاه فرحت الملک راستی خان بایالت گجرات رسید و ظلم آغاز نهاد و سلطان مجید شاه بن فیروز شاه در
 عهد خویش بر طبق ظلم گجراتیان ایالت گجرات با عظیم جایداد و نفوذ و جبر و ستم و بارگاه ستم که خلاصه
 سلاطین بود او را و یک منزل بمنالعتش از دلی بیرون آورد و غنیمت حکومت گجرات القاب او بخط خاص بر تپه و جب
 نوشت برادرش مجلس علی خان معظم عادل با ذل حجاب محمد السطنت سیر الملک سعد الدین ظهیر الاسلام و پسر
 قانع الکفره و المشکرین قاطع الفجره و التمرین قطب سما المعالی بنجم فلک المعالی صفدر روز و غایتین قلعه کشاکش و
 آصف تدبیر ضابطه آموز ناظم مصالح جمهور ذی المیامن و السعادت صاحب الامرای و الکفایتی ناصر العدل و الاحسان
 دستور صاحب قران الغ قتلغ اعظم جایداد و ظفر خان با سجنه ظفر خان متوجه گجرات شد و در حدود پٹن در بهمن قصد نمود و
 چهار راستی خان با اورزم کرد و منهنزم شد و لعل سید ظفر خان به پٹن شتافت و عدل داد آغاز نهاد و به کینایت رفت و
 باز گشت و از راجه اندر راج گرفت و عزم ملک راجا عادل خان فاروقی والی خان دلیس که سلطان پور بدر باز مراحت رسایند
 بود نمود و ملک راجا در قلعه تمانیس مستحسن شد و عطا و فضلا و حکما را شفیع آورد و بدایا سجدت فرستاد و ظفر خان باز گشت
 و بسو منات شتافت و بسیاری از کافران آنجا را کشت و قلع و قمع راجپوتان بمنزل گاه رفت و برای دوار کا امان خوا
 ظفر خان بر دهنه بخشود و بزیارت خواجه معین الدین چشتی با جمیشت تافت و از راه جلواره و ملواره متوجه حجت گاه شد و بسیار
 از کافران آنجا و دراکشت و در شت صد بگری پسرش تاتار خان که در دلی بسر می برد از ملو اقبال خان منهنزم گجرات آمد و
 پدر را به تسخیر دلی تشریف نمود و همدان زمان امیر تیمور صاحب کورگان روی آن جانب نهاد و لاجرم از آن غنیمت در گذشت
 و قریب آن سلطان محمود صاحب دلی با و پناه آورد و در حمایت نیافت و رنجیده بالوه پیش دلاور خان غوری رفت و مظفر خان
 در شت قصد و سه بگری قلعه اندر گرفت و راجه راج و والی اندر گرفت و شت صد چهار بگری متوجه سو منات شد و با کفار اندر
 که در آن ایام بر سپاه اسلام ظفر یافت بود و در رزمی صعب کرد و راجه ایشان را با عیان آنقوم بدست آورد و همه را به پای
 فیل هلاک کرد و بعد از آن در شت صد و شش بگری پسر خود تاتار خان را غیاث الدین لقب نهاد و خواست که قصد دلی
 کند و از آنجا بر تخت نشاند همدان ایام تاتار خان در گذشت و گفته اند که تاتار خان پدر را گرفت و حسین کرد و عجم خود شش خان
 را نصرت خان لقب نهاد و کالت داد و ظفر خان معتمدی را نزد برادر فرستاد و تاتار خان را دستور بزره هلاک کرد و ظفر خان حسین بیرون
 آمد و بجای پسر بخت نشست و خود را مظفر شاه خواند و بر دلی و سالی که با جمیشت رفت خود را سلطان خواند با سجنه که بالوه
 کشید و بالوه از هوشنگ گرفت و برادر خود نصرت خان سپرد و دیگر گجرات باز گشت و لویان لخی کردند نصرت خان امجال

از اصل

نویس

اقامت ننماید مظفر شاه مالوه را بست و برهوشنگ داد و باز گشت و در ششصد و چهارده درگذشت و او را بعد از وفات خدایگان
 بکسیر نوبت شد و بعد از آن و بنیزه اشن ابوالفتح ناصر الدین سلطان احمد شاه بن محمد شاه بن مظفر شاه بر تخت نشست و او عادل
 و باذل و باصروت بود و گجراتیان در عهد او آسایش گزاینده می سلطان و بر ششصد و پانزده هجری بسته صواب شیخ حمد
 کنویر کن رهنر سایه برستی شهر احمد آباد بنامها و دیگر تال که حالا بخونکر معروف است شتافت راجه آنجا برای رزمها باج فرستاد و
 و در ششصد و نوزده هجری غم دلی کرد و بنا کرد بر سید ریایات اعلی خضر خان صاحب علی روی با و آورد سلطان باز گشت و بنیزه
 خاندیس شد ملک نصیر برگیر گنجت سلطان هوشنگ مانوی باغهای راجه اندر و راجه جانینی و راجه مندل گده و راجه نادوت غم
 تشیخ گجرات کرد سلطان بایلغار و ریک هفته از بدر بار بمهراسه رسید هوشنگ بی جنگ باز گشت سلطان و در ششصد و بیست
 و دو هجری غم تسخیر مالوه کرد سلطان هوشنگ والی مالوه روی برزم نهاد سپاه گجرات سپهرم برآید و نزدیک بود که بهریت
 رود و عمار الملک از مسیره سلطان احمد شاه در پی هوشنگ درآمد و مظفر یافت احمد شاه در ششصد و بیست و سه هجری شتافت
 راجه آنجا بر ساله خراج پذیرفت سلطان احمد شاه در سالنگ پور هوشنگ مانوی را محاصره کرد و شبی هوشنگ بشکر سلطان خراج
 شیخون برزد و بسیاری از لشکریانش را به گشت احمد شاه از سر که بیرون رفت و در صحرا با سیاه جمعی برادر و آمدند و چون
 صبح طلوع کرد خبر یافت که سپاه مالوه بنارت مشغول اند و هوشنگ بمعد و ذی چند در میان استاده پس با هزار سوار روی
 نهاد و مقابله عظیم اتفاق افتاد و مرد و پادشاه زخمی شدند و دشمنای رزم خیل از گجراتیان که بر دست مالویان اسپر شده و قلیان
 فیل را جانب هوشنگ راند و بهر همت رفت و بقلعه سازنگ پور تحریک شد سلطان بمحاصره در پرداخت و کاری بساخت و متوجه
 گجرات شد هوشنگ تعاقب نمود سلطان باز گشت و دیگر بار بمساف و او و مظفر یافت و پنجاه مرد و از بابویان بگشت هوشنگ
 بقلعه پناه برد و سلطان گجرات شتافت و سه سال حرکت نکرد و با سپاهش بیامودند و در ششصد و بیست و نه هجری باند شتافت
 و در آنجا و در قلع که بنامها و مصر حجت کرد و دیگر سال باز روی بد آنجا نهاد و راجه اندر بگنجیت و از آنجا در آنجا
 شد پیش بر ساله لک تنکه خراج پذیرفت سلطان صفدر جنگ را در احمد نگر گزاشت و باند شد و بسی قلاع بکشود و تنجا
 بکند و مساجد بنا نهاد و در سال ششصد و سی و سه هجری جزیره مهلم که بمصر ملک التجار امیر سلاطین دکن رفته بود برگرفت و
 چون او درگذشت او را خدایگان مغفور نوشتند و بعد از او پسرش سلطان محمد شاه با دشت و شکر باید کشید و راجه آنجا
 دختر با و داد و در ششصد و پنجاه و چهار متوجه جانیش راجه آنجا از سلطان محمود خلجی والی مالوه درخواست و مقرر نمود که بر
 راکب لک تنکه جزیره او را سلطان محمد روی گجرات نهاد هر اسی عظیم محمد شاه مستولی شد احوال و اقبالی بسوخت
 فنا احمد آباد شتافت و از بقالی که در نزدش تقرب داشت مشورت خواست بقال گفت بسورت باید که سخت امر هر چند
 خواستند که سلطان عثم برزم کند هیچ در گذر گشت ناچار برزش و ساختند و او را بر هر ملک کردند و بقال را عتاب شد
 گفت مرا گناهی نیست اگر سلطان را غم برزم بودی از شما مشورت خواستی چون از من را می جست و انستیم که او را برزم
 است امر نمیدیدند و او را بگذاشتند از آنجا است که و انایان گفته اند هر کاری و هر مردی با بجمه بعد فوت او خدایگان کریم
 نوشتند مطابق این واقع است که راجه نعلی رای نامی صوبه او ده از طرف خداوند خیر

و وزیر الملک ابو منصور خان بر مملکت احمد خان یکیش فرخ آبادی متصرف گشت بقنوج اقامت گزید احمد خان با اتفاق برستم
افغان ساکن مؤ متوجه او شد و راجه که در موسم برسات از قنوج برآمد و بر نهر کاپلی نی از کشتیه های بستانه عبور نمود و در کوه پیشتر
رفته لشکرگاه ساخت و در آن هنگام بالعل جی نامی پیشکار دیوان که کلید عقیقش بود و مشورت کرد او گفت که سپاه بیدل و فاخته شود
است و اکثر ادا و شیوخ انداز سوار و مزاجی میبیدلی تن بجا صره نخواهند داد پس صلاح آنست که گوشه خندق کشید و لشکریان بر سر
خندق خمیر زده محافظ باشند و امر شود که کسی زین بر اسب نهند و اگر نافرمانی کنند بر سر اسب و هنگام زرم پل را بشکنند بشموسیت که
بجای هندیستان طاقت رفتن پیاده پای چنان ندارند و دیگر وقت نه رعیت اندیشه افتادن و خندق و علاوه بر آن یکست
پل که راه گیریم هم نخواهد ماند چار ناپا خواهند جنگید را قسم که یکدیگر چون آن ناکرده کار کشیده بود و که سپاه هندی بجا هرگاه که
در زرم پیاده شوند خوب می جنگند باین تدبیر جنگیدن باراجه گفت و دانست که پیاده شدن بجماعه هندیستان و وابسته بخوشنودی و
و موقوف بر عظیم و اعراض ایشان است نه بجز و فریب بجا بجز می نیاید و بر خاست و غیره تمام بوده با بجمعه را به نول را می
بمشورت او کار کرد و سپاهش از سوار و پیاده حوالی خندق کنایت نکرد و کمتر آمد و صد و صد سوار متصدیان مثل لال جی و غیره از هر
وقت که سلاحتش غیر از کار و خنجر هندی و آن با خود داشتند به راه فیل راجه اطراف خندق را طواف میکرد و در روزی احمد خان بر طبق خبر
جاسوسان از عقب لشکر که از طرف خندق کمتر بود و رعیت نبود و بر لشکر حمله آورد و راجه با همان جماعه اهل قلمان سوار شده بر پشت جماعتی
که بمقابل احمد خان بر سر خندق بودند بایستاد و بجا و نشان و نقیصان حکم فرمود که در لشکر نکند که بر اسب کسی زین نهند و از
جای خود حرکت ننماید احمد خان بر سر خندق رسید و زرم کرد و جماعه مقابل به زیمیت داد و بر سر راجه رسید باندک زد و خورد و ظفریت
را حمله اکثر متصدیان بقتل رسید سپاهش پیاده از حوالی خندق برخاستند و اکثری از سیان را فقط بجام بر سر کشید و بقیه ترین و چندی زرم
کرد و دیدند و بسیاری در نهر کاپلی که بنا بر موسم برسات آب بسیار داشت غرق بجز فنا گشتند را قسم نیز در آن بلیه گرفتار بود و با جمعه
بعد سلطان محمد شاه پسرش سلطان قطب الدین بن محمد شاه بن احمد شاه گجراتی در دست سالکی با و شاه شد و در وی سلطان
محمود خلجی که قلعه سلطان پور بدر بار از گجراتیان با مان گرفته بود و آورد و هر دو با شاه و بر زرم گاه شتافتند سلطان محمود
بافس خویش مباحثه حرب گشت و چنان تیر که در ترکش بود و بیداخت بالا خراش کشید نه زیمیت رفت و سلطان قطب الدین
ظفرایت محمود با سینه مرده و از سر که بیرون آمد و بار دوی گجراتیان شده بر سر پیاده سلطانی رفت و تاج مرصع را از تخت برگرفت
و با ملوه شتافت سلطان قطب الدین هشتاد و یک فیل ظهیم یافت و باز گشت و آخر در میان آن هر دو با و شاه بمصاطر اتفاق
افتاد گویند که در شتت و شصت هجری فیروز خان بن شمس خان در گذشت و اندالی بالالتا و در شتت برادرش مجاهد خان بجای او
نشست شمس خان بن فیروز خان از عجم بگنجت و نزد رانا کوها و الی چپور رفت رانا کوها گفت این حصار یکشایم و ترا سپاس
باشد و آنکه سه کنگره از آن ویران سازی شمس خان بپذیرفت و با او متوجه ناگور شد مجاهد خان بگنجت شمس خان بر قلعه گور
و خواست که وعده وفا کند یکی از الملای و بجا گفت کاشک فیروز خان را بجای این دختر بودی تا ناموس پدر بر باد نرود و
شمس خان راجیت از آن مانع آمد و قلعه را محکم کرد و بر رانا پیغام داد که در ناموس من بکنج که کنگره های قلعه را من هم سازم و
در غضب شد و باز گشت و با سپاه موخو رودی بنا گوید با مقام نهاد شمس خان قلعه بمبتران سپرد و بجزات شد سلطان

نیل

قطب الدین اورانیوخت و دخترش را بخواسست و لشکر بیاگور فرستاد و انا بان سپاه رزم کرد و ظفر یافت سلطان بر پشت
 و با سپاه انبوه روی برانامند و عداوت الیک نهزم بازگشت غضب سلطان زیاده گشت و بهر وی رسید و با خویشان رانا
 رزم کرد و بسیاری از ایشان بکشت و روی بکوسلخ نهاد و راناداران حد و بیا و مصاف داد و بهر میت رفت و پیشکش فرستاد
 و سلطان بازگشت و دران ایام تاج خان وزیر سلطان محمود طبعی به فرمان مخدوم خود از مالوه میلد و مقبر نمود که با اتفاق
 یکدیگر از دو جانب بکام رانادار آیند و آخر متاصل سازند و در شصت و شصت یک کی می بدر بار نهادند و رانا با سلطان قطب الدین
 کرد و بهر میت رفت و دیگر بار بمقتضای پیش آمد و بگریخت و چهارمین طلاسجده است فرستاد و سلطان بازگشت و دیگر سال رانا با پنجزار
 سوار از تنو جوناگور شد سلطان بهر وی شتافت و خرابی بسیار کرد و بازگشت و در شصت و شصت و سه درگشت و او
 بادشاهی قهار بود و پیوسته شراب خور و قتل بگنایان فرمان داد و وفات او و اوار خدایگان غازی نوشتند
 و بعد از وشمش سلطان داد و بر تخت نشست و فراشی را که همسایه اش بود وزیر کرد و امر اینچیدند و بعد از هفت روز غرس کرد
 و محمود خان را که چهارده ساله بود بر تخت نشاند سلطان محمود شاه بن محمد شاه بن احمد شاه مشهور سلطان بنکره بادشاهی
 سخی و مهربان و درست گو و سخی و بر و یار بود از غایت حیا و خلوت سر پای خویش از نا محرمان پوشید و هرگز کس را و شناس
 ندادی و او را از آن بنکره گفت که بنکره بدی ویرا که شاههای پیچیده داشته بود و سبیل با آن مشابعت داشت و گفته اند که بی
 بجزای تو دور باشد و گدا و بکان فارسی قلعه بود چون قلعه جوناگده و جانی را بیشتر از سلاطین اسلام هیچ کس بران دست
 نیافته بود و بکش و و بان استخار یافت و در شصت و شصت و نه بنا و بندرون که میان کجرات و کوکن است شتافت و ظفر یافت
 و در شصت و شصت و با چند نفر رفت بهاد الیک بن النع خان که ادا کا بر امر بود و بی راب و موجب گشت و از بیم قصاص با پدر
 گریخت سلطان ملک محمد حاجی عماد الیک و ملک کالو عضد الیک را بتعاقب او فرستاد و ایشان او را گرفتند و بنابر دوستی
 که با او داشتند و تن از نوکرانش را بفرستید تا نزد سلطان اقرار کردند که مقتول را کشته ایم سلطان بموجب فتوای علمای
 بگنا را بگشت و چون از حال آگاه شد و غضب رفت و عماد الیک و عضد الیک را بقتل رسانید و در شصت و شصت و نه
 دو خواب دید که رسول صلعم و طبق پیوه با و داد و آنرا نقل مبارک دانست و در همان اثنا قصد قلعه کر نال که بنجو گده مشهور است
 کرد و بسیاری از کافران بگشت و شنید که راجه ندیک صاحب کر نال جواب میتهتی دارد و بر دست و گردن می بندد و بان این
 باز میبرد سلطان از و بخواسست رای که پیوه آمده بود و آنرا فرستاد و سلطان همه را و ران مجلس بمطربان بخشید و با احمد آباد
 بازگشت و در شصت و شصت و چهار دیگر بار مسوحه کر نال شد و محاصره کرد و بسیار و دیگر قهر افرید و بکش و رای ندیک صاحب
 کر نال سجدت پیوست و ایمان آورد و خانجهان خطا یافت و از کر نال فرستاد و سلطان و راجه و کر نال شهر مصطفی آباد
 بنامند و توطن گزید و بر قوم بلوچ که در حد و سنداقامت داشتند و از انجا به بندر جکت معبد بر اسم است لشکر کشید و مظفر
 با احمد آباد بازگشت و شهر تسخیر قلعه جانیو کرد و بعد از محاصره بکش و بسیاری از راجه پوتان بگشت و آنقلعه را محمد آباد نام نهاد
 و در شصت و شصت و ده هجری سلطان کنیز بودی صاحب بی بر او تحفه فرستاد و پیش از آن سیح یک از سلاطین دلی بهر شاه
 کجرات تحفه فرستاده بود و همداران ایام شنید که با و کار تو لباش بفرمان شاه اسمعیل صفوی بر سالت می آید گفت که خدایا

رومی لماشان نمای که سب سحابه میکنند پس چنان شد که گفته بود چه پیش از رسیدن ایشان در گذشت بعد از وفات او و مورخان یگان عالم شدند
پس از سلطان مظفر شاه بن محمود شاه در محمد آباد جانیر بر تخت نشست و او بادشاهی محدث و زاهد و خوش نویسن بود و پیوسته قرآن تلاوت
کردی و چون تمام شدی بابالمی وافر بجزین شریفین فرستادی و در عهد او بسیاری از علماء و فضلا و مهندسان از ایران بکرات آمدند و
مظفر شاه در نصد و بنیزه بامداد بچین الملک والی پٹن که از راجه اند و منظم گشته بود لشکر کشید راجه بست ملک و پیشکش فرستاد و سلطان
مراجعت نمود و غم تغیر مالوه کرد و در بار گرفت و بازگشت و در نصد و بست و یک راجه اند در گذشت در ای مل از خویشان یا و یاشارت
را ناماگر حکومت اندر تخت است سلطان با مادر شتافت و او را بر ابر بهار امل سپهر راجه اند را بجای پدرش نشاند و نظام الملک را که
احمد نگر داد و به احمد آباد شد و جشن عظیم کرد و شاهزادگان سکندر خان و بهادر خان و لطیف خان را کتخی ساخت و نصرت الملک را که
احمد نگر فرستاد و نظام الملک حاکم سابق احمد نگر و ظهیر الملک را با صد هزار سوار گداخت و متوجه درگاه شد رای مل بر طهر الملک پیتا
و او را با بست و هفت تن بقتل رسانید و در این اثنا سلطان محمود مالوی از تسلط میدنی راسه مهر راجه پوتان پور به سبطان چاه او
سلطان او را استقبال نمود و متوجه مالوه شد میدنی رای را که پنهان او در قلعه منادو بگذاشت و باوه هزار سوار بهار شتافت و با سلطان
مصاف و او و منظم عز در اناسا لکارت سلطان قلعه شدند و را محاصره کرد و اناسا لکا با سپاهی انبوه به در میدنی راسه بحدود اجین
رسید سلطان مظفر شاه عادل خان خاندلیسی را که خواهر زاده و داماد سلطان بود با قوام الملک سلطانی بحرب رانا فرستاد و خود در صدار
کوشید در چهاردهم صفر سنه نصد و بست و چهارتم اتمرا بگشود و بقتل عام فرمان داد و راجه پوتان زرمی صعب کردند و نوزده هزار تن بقتل
محمود مالوی بخدمت آمد و گفت خداوند بنده راجه فرماید سلطان گفت آن میفرمایم که بر تخت مالوه نشینی پس قلعه مندا و او را و او را و او را
خود رفت غم زرم رانا کردی از راجه پوتان که در عیاش تاخیر بود بگرفت و نوزده رانا رفت و حال بازگفت و در همان مجلس از غایت هراس
که بروستونی شده بود و در اندک جنگ بچوگر گشت عادل خان او را تقاب کرد و بسیاری از لشکرانش بکشت و بازگشت و سلطان
فمان سلطان مالوی شده بکرات بازگشت و با ندر رفت و نصرت الملک را غزل نمود و مبارز الملک را حکومت اندر او و او را بحدت نمود
مبارز الملک در اندر روزی بار داده بود با و فروشی باید و سمنه از شجاعت رانا گفت مبارز الملک بر خید و سگی را را نام نهاد و بر در قلعه بست
با و فروش نوزده رانا شد و حال بازگفت رانا در غضب رفت و نامد و سر و هوی غارت کرد و روی باند رندا مبارز الملک سلطان
عز شد چون وزیر را با و مخالفت بود جوابی نیافت رانا بحد و اندر رسید مبارز الملک خواست که از قلعه بیرون آید و در میدان بارانا
زرم کند هر میان گفتند سپاه اعشر شیر سپاه او نیست بهتر که قلعه احمد نگر برویم پس او را عشا و ران با احمد نگر بردند رانا باند رسید و
مبارز الملک راند چون که از شجاعت مبارز الملک آگاه بودند گفتند او آن نیست که بگریز و همانا که با احمد نگر رفت باشد نامتوجه احمد نگر
شد همان با و فروش با نازده رانا و مبارز الملک آمد و گفت اگر بارانا در میدان زرم کنی ناچار بقتل رسی همان بهتر که در قلعه محصن
مثنوی تارا نانیاید و پس خود را در جو میکه نزدیک قلعه است آب و بهر و بهین اکتفا نماید و باز گرد و مبارز الملک گفت بگذارم که بکنار جوی
آید پس بر سب بر نشست و با اتفاق اسد خان و صفدر خان و سپاهی اندک از قلعه بیرون آمد و صف رانا حمله برد و مقابله عظیم کرد
و اسد خان بسیاری از همریان مبارز الملک بقتل رسیدند و مبارز الملک و صفدر خان را زبانه از منظم نهم رسید بقیه مردم سپاه آن مرد
را که از جراحت بی شعور شده بودند بگرفتند و به احمد آباد بگرفتند و به احمد نگر سوار شدند و بازگشت سلطان آگاهی یافت مبارز الملک قیصر خان

با سپاهی بنوه بدخ و فرستاد و خود نیز متوجه شد و مجرم سنده نصیب دست و مفت جبری با حزمگر رسید و ملک اباز خاص سلطان فی را با
 چند هزار سوار و چند سوار ملک با هشت هزار سوار ملک را فرستاد و ایشان در آن دیار خرابی بسیار کردند و رانار و در منار و محامه
 کردند چون فتح قلعه نزدیک رسید امرای گجرات با یکدیگر مخالفت و نفاق آغاز نهادند ملک انار برنجید و باران اصالع کرد و باز گشت سلطان
 او را متابذ داشت و با جمعی از حجت نمود و دیگر یار روی به راناناد و رانانجند و بدایا فرستاد سلطان باز گشت و در نصردوسی عالم
 بن سکندر خان لودی صاحب دلی که با و پناه آورده بود بدو دستگیر ساخت و وزیرم برادرش احمد بن خیم خان لودی بدلی فرستاد و سال دیگر
 بهادر خان از پدر برنجید و نزد رانار رفت رانا او را استقبال کرد و پیشکشها گدازانید بهادر خان هیچ نگرفت و به اجیر رفت و از انجا به سیوت
 و از انجا بدلی شتافت سلطان ابراهیم لودی او را اعزاز کرد و امرای ابراهیم که از و متنفر بودند و دشمنی کردند بهادر خان را به سلطنت برگزیدند
 ابراهیم دریافت قصد قتلش کرد بهادر خان آگاه شد و دیگر تخت و بجنور رفت سلطان مظفر در نصردوسی و سده در گشت بعد از پدر
 سکندر شاه در محمد آباد جانیز تخت نشست و نوکران خود را ترتیب کرد و از امرای پدر حسابی بزرگ گرفت امرای پدر بعد از قتل رسانیدند
 و نصیر خان بن مظفر شاه را سلطان محمود لقب نهاده بر تخت نشاندند بهادر خان بن مظفر شاه خرفوت پدر شنبه از جو پور به گجرات
 رسیده در در سلطنت احمد آباد تخت نشست سلطان شاه بهادر مخاطب گشت قاتلان سکندر شاه را بقتل رسانید و به محمد آباد
 گجرات جانیر که در آن آوان دار الملک گجرات بود دیگر بار بر تخت نشست و کارهای بانام کرد و در نصردوسی پنج با صد و بیست هزار
 سوار قصد شنج و کن نمود و عا و شاه در برابر بنام او خطبه خواند و بر بان شاه والی احمد زکریا نصردوسی و شش نیز خطبه و سکه بنام او کرد
 سلطان باز گشت و در نصردوسی و هشت متوجه دما شد و سلطنتی پوزیه را از سر امر که ران مسلمانان و سلاطین مالوه را در مجرم خود
 جاس داده مرید کرده بود حبس کرد و عا و الملک را به زرم پسرا و بهوت که در چندیری بود فرستاد و خود با جین شد و در یا خان مالوی
 حکومت آند یازداد و به بهاسه رفت بیشتر و سال بود که راجپوتان پوزیه برآید و سیلا و شتند و قلع اسلام بر انداخته بهوت پسرا سلطنتی چتور
 رفت تا رانار آمد و دو لکم برادر سلطنتی در قلعه لاسین متحصن شد سلطان بر استین شتافت راجپوتان از شهر برآمده زرمی صعب
 کردند و منظم به قلعه پناه بردند سلطنتی در آن ایام ملایان آورد سلطان او را اطلاق نمود و به قلعه فرستاد و نایب در آن را با بیان بیار و او بر
 و با آمد و بدفع الوقتی مشغول گشت و شطر رانامی بود پس روزی یفران سلطان نزدیک قلعه رفت و در یاسی برجه شکسته استاد
 با برادران نصیحت آغاز نهاد و گفت قلعه را بسیارند و اگر سلطان بهین راه به قلعه در آید و به قتل رساند و غرضش آن بود که رخنه را
 مسدود کند سلطان از خد سلطنتی آگاه شد و حبس فرمود و سپاه بفرستاد تا پسرش را که براس آوردن رانا متوجه چتور بود
 به قتل رسانیدند گویند که در آن زمان سلطان لشکر زیاده نمود و رانا و بهوت پسرا سلطنتی با غرور و متوثر روی به سلطان آوردند
 سلطان محمد شاه مانند سی عا و الملک را بدفع ایشان فرستاد و پوزیل ولد سلطنتی با دو هزار سوار از قلعه بیرون آمده برانایوست
 رانا رسولان بفرستاد و از گنایان استغفار کرد و غرضش آن بود که از عد و سپاه سلطان آگاه شود سلطان دریافت و گفت اکنون
 سپاه را رویش از سپاه است و این خیال او را در غرور افکند بعد از جنگ اگر استغفار کند گناهش به بخشم رسول رانا باز گشت منونه
 زرم اتفاق نه افتاده بود که خبر رسید که لایع خان یاسی هزار سوار و فیلیانه و توچانه گجرات در رسید رانا و بهوت بی جنگ بگریختند سلطان
 بهتداد کرده ایشان را تعاقب کرد و باز گشت و در قنیت راجپوتان کوشید لکمن برادر سلطنتی عاجز آمد و التماس کرد که سلطنتی بفرستند

[illegible]

و وصول نمود و خواسته بود تو هم نمود که اگر ایشان بیایند بر تها و گجرات و سبب نیاید لاجرم به وین رفت شش هزار فرنگی آنجا آمد و در وقت
که بخانه رسید و بیست از منتر فرنگیان تعارض کرده سلطان را گفت از تو هم نموده و روانیاده سلطان برخواست و با صد و بیست و پنج
اورفت و آثار غرر مشاهد کرد و به بلشتی خود و در فرنگیان کشتی خود را از کشتی او جدا کرد و در سلطان در آب افتاد و فرنگیان نیز هار و زور زدند
تا غریق بخوشا کشت و این واقعه در منصف و جیل اتفاق افتاد و بعد از قتل او گجراتیان قلع و قمع و بیابان را بگذاشتند و بگریختند فرنگیان بران
مستولی نشد و چنانچه در همین اقلیم در بحث میار گذشت متحد و همه جهان نادیر سلطان متوجه احمد آباد و در راه شمشیر که محمد زمان مرزا که
نفرمان سلطان چهار دره پنجاب رفته بود و با سپاه خود در منصف سلطان لباس سپاه پوشیده بود و به تعزیت می آمد و محمد و همه جهان احمد
با استقبال فرستاد و او را ضیافت کرد و لباس او را که سپاه بود او را تغییر داد و دیگر روز هنگام که کعب محمد زمان مرزا بر خزان رفت و مفتضد و
گرفت و بر رفت و امر گجرات محمد شاه فاروقی خاندیسی را که و بعد و خواهر زاده سلطان بود در احمد آباد بر تخت نشاند و عنقریب آن بزرگوار
سلطان بهادر محمود خان بن لطیف خان بن مظفر خان در وی حجه ستم نهاد و بیل و چهار بجزی بر تخت نشست و به سلطان محمود شاه
مخاطب گشت و امیران مخالف را بر اندیش شل دریا خان و عالم خان که نجاته نزد شیر شاه در فتنه سلطان محمود شاه استقلال یافتند و ملک
گجرات را که خراب شده بود و بحالت اصلی آورد و محمود آباد و در و زو و گروسی بنامند و چون فرنگیان بسلطانان فراموش میسر آیند اتفاقاً در وقت
بفرموده و قلع و قمع صورت بنامند و پس از آن بعیش و طرب کوشید و زنان صاحب جمال جمع آورده آه و خانه که دوران بهفت کرده بود و باخت
و در اینجا چند جا عمارت عالی بساخت و پیوسته با زنان آنجا بسر بردی و با ایشان شکار کردی و بر اعتماد خان اعتماد و عظیم دست و او را بر ایل
جرم گذاشته بود و امر کرده هر نری که حامله شود محل او اسقاط کند و اعتماد خان رجولیت خود را ساقط کرده بود و لاجرم از سلطان فرزندی نماند
گویند که سلطان محمود شاه بیشتر به صحبت علما و فضلا گذرانید و در ماهی چند بار فقر را سفره نهادی و خود طعام پیش ایشان گذاشته
و سفره پارچه بوده که چون طعام بر چند می آنرا بشتندی و سلطان لباسش خاص از آن ترتیب دادی و او گجرات پادشاه بود تا آنکه در منصف
و شصت و یک هجرت بر بان که از مقر بان او بود و با جمعی در ساخت پیشی آن پادشاه را بپاک کرد و بعد از آن سال اسلام شاه بن شیر شاه صاحب
دلی و نظام شاه بجزی والی دکن در گذشتند و چه میرسی زوال خسروان بود و خارج ست چنانچه در احوال ملوک دکن مرقوم است بالجملة
بر بان نیز دست اعتماد خان و امرای سلطان بقتل رسید اعتماد خان طفیل را ظاهر کرد که از اولاد محمود شاه است و او را بر تخت نشاند
و احمد شاه خواند بخیر نام سلطنت با و بگذاشت و بالاتر بر دست اعتماد خان به قتل رسید پس اعتماد خان طفلی هفت ماه را آورد و در مجلس امر اسود
یا و کرد که در این از سلطان محمود و حامل بود و از این سپید و حامل او ساقط کنم چون پنجاه شده بود به آن راضی نشدم و چون بدو تنه بدو پیش
پروا خستم پس را بر تخت نشاند و سلطان مظفر شاه و خواجه و بدستور وکیل گشت امرای مملکت گجرات را در میان یکدیگر قسمت کردند که
وین میوسه خان و برادرش شیر خان فولادی و در این دنور و آن نواحی فتح بلوچ و سورت و باد و بی جیانیر به چنگیز خان و جواد الملک
ترک و برنج رستم خان خواهر زاده چنگیز خان و و در این دنور و آن نواحی و بگذاشت و سورت به امین خان غوری رسید
در میان اعتماد خان و فولاد خان و غیره محاربه و مسلح واقع شده و در منصف و بغداد و چهار بجزی محمد حسین مرزا و سعید حسین مرزا و احمد حسین
و قاتل حسین مرزا و بالغ میرزا و اولاد سلطان محمد مرزا از اخفا و عمر شیخ میرزا ابن امیر صا جفران تیمور گورکان که ایشان را میرزایان گویند
و جراتیان پنج برادر خوانند از نیم محمد اکبر پادشاه چنگیز خان پناه آوردند و بالاخر که در مخالفت با او شتافتند و بر قلع و قمع و استیلا یافتند

و از تپ سبزه البری قلعه مند و را بگذشتند و چون از و سورت و پروج نگر رفتند این مصرعه از جمله تاریخ فتح بروج است تا بنیاد کشید فتح بروج
 کردند و درین اثنا سلطان مظفر شاه از استیلا و اعتماد خان عاجز شد و شبی بگریخت و بشیر خان فولادی پیوست خیر خان اعتماد خان را
 در احد آباد محاصره کرد و اعتماد خان بستمه آمد و بجلال الدین محمد اکبر بادشاه عاریض نوشت و او را به پیغمبر گجرات تحریص نمود که بادشاه بفرستد
 و بشتاد و بجزی به ناگور و از اجاب پٹن رسید شیر خان از در احد آباد برخاست و بگوشه گریخت و اعتماد خان و دیگر امرا به گجرات بگریخت
 اکبر بادشاه شتافتند سلطان مظفر شاه بشیر از شیر خان جدا شد و بگریخت اکبر بادشاه آه مملکت گجرات به گماشتگان اکبر بادشاه تعلقی شد
 و مظفر شاه را بنعم خان خانسان سپرده به بنگاله فرستاد پس باز خواند و بعد از چند روز بمس فرمان داد و مظفر بگریخت و گجرات رسید
 جمعی کشید و با پیوستند مظفر بروج محاصره کرد و بگریخت و بر احمد آباد استیلا یافت و خطبه بنام خود خواند بادشاه میز را خان خانسان را
 بوزم او فرستاد و خانسان بظاهر احد آباد و با او رزم کرد و مظفر یافت مظفر بگریخت و در بزرگ و یک بجزی بردست خان اعظم گرفتار شد و در
 راه خود را با شتافت و دولت سلاطین گجرات پس از آن امرای سلاطین غوری در آن مملکت با یالت حکومت کردند تا آنکه در عهد
 محمد شاه بادشاه میره بهادر شاه ابن اوزنگ زیب عالمگیر بتغیری چاند خان علیکم وزیر الممالک نظام الدوله آصف جیه مبارز الملک لاهورنگ
 سر بلند خان امانت آنجا القویض شد و الدراقم حروف بطلان توکری و منصب قوری باشی که بزبان هند بخشی گویند همراهش بود و مظفر
 او را از مقام جانور که ده منزل از گجرات است با محبت هزار سوار معر و ساسی و یک ششلی خواجه امان نورانی و رای را به برکن و مفر را غلام علی
 و از و نه توپخانه و بهت دل خان و غیره در مقدمه روان ساخت و الدر قسم آید یا ز نام ده روزه راه در و سه روز ششکیز و ده یلغار کرده
 پنج چهار کرد و پی متعل گجرات رسید آنجا عاریض مصلحت خان مالوی و اسد خان نورانی و در و ساسی شهر که با سر بلند خان اتفاق داشتند
 رسید اکنون رسیدن فوج و فرستادن آن فائده نداشت چرا که چاند خان با شصت هزار سوار و دکنیان با ستام فوج متقا و بهت فوج
 شهر از سورت امر و زکیا پس روز برآمده براه گذر و بی پشت بقلعه شهر واده لشکرگاه ساخت و فردا ساعت واخله او بشهر اندر است
 و الدر قسم بر ششون خطاگاه شد و دو سه گهری روز که باقی بود و توقف ننوده هنگام شب برپای ششمال بشت و با مقصد و یا بهر سوار
 که مرگ را برقرار قرار داده بودند یلغار کرده و بر اهریس هر کاره های پاسبانی لشکر چاند خان را دست راست گذاشته سنکر زده از طرف
 در و از پشت شهر داخل شهر گردید و با و ساسی شهر بر در و از گذر و های آید استاد و دیگر در بار محکم بست و بجا فطرت شهر ناه کشید
 روز دیگر چاند خان قصد شهر کرد و احوال دیگرگون یافت در غضب رفت و بر جماعه معقب مانده با بخت خواجه امان و رای هر گز در
 صعب کرده به قتل رسیدند چاند خان پیش نظام الملک بدکن شتافت و دکنیان را با تاخت مملکت گجرات تعیین نمود و الدر قسم
 حسب الحکم مبارز الملک چند سال بمقاومت دکنیان پرداخت و ایشان را تا نمریده برانند و آنرو می آب کرد چون محمد شاه بمقتاد و دوداک
 روپیه بنا بر اخراجات سپاه هر سال مبارز الملک بطریق انعام واد او قرار کرده بود یک سال بیان و فاکر و بعد از آن موقوف نمود
 مبارز الملک از عهده ادای تنخواه سپاه عاجز آمد چون ملک گجرات از تاخت دکنیان خراب میشد و در محصول معرض وصول نمی آمد مبارز الملک
 ناچار شده بود و چون صوبه گجرات از دکنیان صلح کرد و دو سال عساکر بروج گجرات کشید و حسن سعی و الدر قسم قلاع بل بند و رانایا
 بهجستیان بند و امثال آن مفتوح گشت پس از آن گنج پنج شتافت و آنرا حاکم کرد و پیش ازین مبارز الملک بزم آنکه کس ایالت
 این صوبه را قبول نخواهد کرد و مکرر سیف و صوبه بدرگاه بادشاه فرستاده بود و بالاخر معرفت مصمم الدوله خاندوران خان صوبه گجرات

از درگاه محمد شاه بنام راجه ابهی سنگه عرف دهنوکل سنگه را به نور تفریق شد ابهی سنگه با فوج راجه تیه قریب سی هزار سوار و پیاده بی شمار
که مردم صوبه گجرات در و سامی شهر باو متفق بودند متصل گجرات رسید بهار الملک ابهی کرد و والد رستم راجه است محافظت خدیه محل نزد پسر خود
شاهنواز خان عرف میر محمود گذشت و از شهر برون آمد و پشت بشهر و دریای ساربتی واده صفت قتال بیار است و زرمی صعب کردیم
و میره مبارز الملک هم آمد و از هر دو جانب بقلب گاه پیوست سپاه هر اول تزلزل گشت سر بلند خان پیش قدمی کرده با ایشان پیوست
و با سه چهار صد سوار در میدان پای ثبات افشاده مخالفان از سه طرف محاصره کردند زرمی عظیم در میان بود و در شهر خبر قتل مبارز الملک
شایع گشت والد راقم با جماعه خویش و آقا محمد امین بیگ بی بی شهر براه افتاد پیش مبارز الملک رفت والد راقم بر نخت سنگه برادر خود راجه
دهنوکل سنگه باده هزار سوار از دست چپ مبارز الملک فوج میسر و آتیاده ساخته و دینمردی عظیم داشت خود و پدر و قتالی فاحش کرد و او را بر
نخت سنگه نمریت خورد با فوجیکه از هر اول مبارز الملک معامله و مقابله میداشت به پیوست قازیان بران حمله آوردند مبارز الملک از تابگاه
نیز حرکت کرد راجه تان زرمی عظیم نمودند و در همان گیر و دار و اشتغال نایزه قتال والد راقم بقرب کالنهنگ که یکی بر سینه و دومی بر صورت بریده بود
شد و در گجرات برابر قبر رستم علیخان با دیگر شهدا از اقربای خویش مدفون گردید و از عجایب اتفاقات آنکه از طرف والد رستم حروف بزنج
فیصل بی جان شده غلطید و از طرف سپاه مخالفت عثمان بن مریت مجید و گویند که راجه و برادرش از قبیلان فرو آمدند بر ساندنی که عبارت
از ناخته بر رفتار است سوار شده از میدان زرم بدر رفتند مبارز الملک نظر یافت و ماسه کرده جری سپاه مخالفت را تعاقب نمود و بهشت بخشی
والد رستم را بود و بیانی اهل کاران است که میگفتند که آنوقت بهشت هزار سوار و پانزده هزار پیاده یکسره ملازمی مبارز الملک بود و از انجمله دوهزار سوار
دو سپه بودند با جملہ روز دیگر چهار جہ صلاح کرد و زود راه و بار بردار پیشکش کرد مبارز الملک متوجه اکبر آباد شد و یک سال آنجا در اعتراض
محمد شاه بسر برد راقم حروف را که نه ساله بود از بلگرام طلب نموده بطلب و خدمات پدر سرافراز گردانیده تبریت فرمود و از آنجا که از دست
و ناطق پدرم بود عطا نمود و با جملہ صوبه گجرات را مہاراجہ ابہی سنگہ در تصرف داشت اما بند و بست نتوانست کرد و رفتہ رفتہ از وقت او بعد از
دکنیان بران متصرف شدند و ناظم جہول از طرف محمد شاہ می ماند بر ساندنی نام و آخر الامر دکنیان مسلط گشتند و کامرانی کردند اکنون که نزار
و یکصد و نود و چهار بجری است احمد آباد گجرات را جنرل گادر فرنگی با اتفاق رکنائے راولپنڈی باجمی را و دکنی از گماشتگان والی یونا مثل نجا
سپید و بگوچی مہولک و غیرہ زرم ہای صعب کردہ آنہا را ہنرم ساختہ متصرف شدہ است حیائیر بر روایت مؤلف خلاصہ تاریخ شہریت
پسندیدہ ہر کوچی کہ ارتفاع نیکو و دار و واقع ست و آتشہر خیر گاہ دار الملک گجرات بودہ پٹن شہریت قدیم در سابق ایام تشنگاہ سلاطین
گجرات بودہ و دو قلعہ استوار دارد یکی سنگین و دیگر خشتی گا و آنجا بغایت بہتر بود مؤلف ہفت اقلیم پٹن را در تحت احمد نگر نوشہ شاید
دیگر باشد بہر حال در خلاصہ تاریخ میوید کہ قلعہ متین دارد و دریای نریدہ پایان آن در گذشتہ بدریای شور ریز و آن شہر نیز منید گاہ
دار الملک حکام بودہ و چند بنا در ازہرچ تعلق میدارد و پارچہ آنچه آنجا مشہور است راقم حروف پارچہ سفید از رستم تافہ کہ بیافہ بہرچ
مشہور است بسیار در لباس استعمال کردہ و در صافی و لطافت بی نظیر بود و از آن آنچه در نگر مبارز الملک خج میشد قیمت یک تہان ماند
و صد و صد و صد پیادہ بران بودہ اکنون ندانم کہ چگونه باشد مگر کار سور طہ ملکی ست وسیع ہواش سازگار مردم و جملہ حیوانات است
و گل سرخ و میوہ آنجا از قسم انور و خربزہ بسیار بہتر می شود و طول این ملک از تہد را و امیر کیسند و بست پنج گروہ و عرضش از مرحد و یار تا
بندر دیولی ہفتاد و دو کردہ گویند کہ مرزبان آنجا یک لک پیادہ و پنجاہ ہزار سوار لازم داشت و با حاکم گجرات مطیع نبود عبد الرحیم خان

خانقاه فلان که شاهی آن ملک را بشود و چون آن کاه قلعہ سنگین دارد سلطان محمود و دیگر کجراتی بخار به آنز گرفت و نزدیک آن دیگر قلعه
 بنام سارد و ارکا در خلاصه تاریخ مینویسد مسجد هندوان است که از قدیم چون کشتن از مترا بر آید آنجا توطن گیرید و نزدیک آن قلعہ کاشی است
 بسکن قوم امیران و ایشان از کشتن مینوید و خارج اند چه بختی که سنجو زنده حسن فزوان دارد و مشهور است که کنیا یعنی کشتن بقصد کوبی یعنی از
 داشت و کولی کاف عجمی مضموم لفظه هند است و آنجا رسم است که چون حاکم آنجا برسد امیران از نویمان میگردد که از پارسائی زنان مواخذه
 میکنند و اگر چنان کنند ترک وطن کنیم بنابراین آنجا زنان ایشان بفضی و زنا گذرانند و عشق و عاشقی و عشوقی بهر برزند و متصل دوار کا
 زمین است به طول زیاده از صد کر و پیش از موسم برسات دریای عمان بچویند و آن زمین را فرو کرد و آنرا بر زبان بندی زن می گویند
 و چون باران شروع شود آن زمین خشک گردد و نمک فزوان از آن حاصل آید که به برادیت خلاصه تاریخ و لدی علی حده است طول
 و عرض او و صد و پنجاه کر و غری آن سند و در اکثر جایگهان است و شهر و آنجا بسیار بود و است مازی آنولایت را یکی نامند و رطلدی می چالان
 به نظر بود وقت نظامت مبارک الملک بهیار کسان را همان آسمان بوده اکثر دراکیر آباد به قیمت از هر اترانه هزار و پنجاه و یک راس اسب
 فروخته شده کمتر از آن هزار و پنجاه و یک اسب کبی یا کره نام در خانه را رقم حروف از جمله سپان طولیده به قیمت چهار هزار و دویست و بیست و یک پیر
 و پنجاه فروخته شده و آنرا راجه بهر و به خریداری نمود با جمله پول و دیگر که به قریب عتدال است اکثر کشتکار آنجا جوار و یا جو است بر مع کمتر
 شود و گندم و دیگر غلات از ارجیه و مالوه و برنج از دکن آنجای آید و در خشان ابنه افزون تر از دیگر شجار است چند آنکه از زمین تا بر دوه
 دوه و گرد و درخت ابنه از شتر و گاو آن و یار درین دیار تا با بقدر و پنجاه قیمت میدارد مبارک الملک بعد صانع از دکنیان به پنجاه آنولایت شت
 و به قتل و غارت دیهات راه پرداخت و به کچه رسید راجه آنجا تخمین شد مبارک الملک بجا صره بهر دخت لشکر این چند روز معامله بازار
 لشکر گذرانیدند و پس از آن بحسب رسد بر آمدند و دیهات قریب را چند روز کشتی کرده خوردند چون دیهات قریب خراب شدند رعایا کشت
 حیوانات را سوخته که تخم شکر این ارقلت را داندک عاجز آمدند و مردم شکر را با فوج حمت آوردان رسد بدیهات به بعد مسافت شب
 در میان شاد زیاده روز دوم بدیهات رسیده غله وافریدست آوردند و یار کرده روان شدند در انشای راه افواج راجه کچه سدره شدند
 و زرم کردند و تمام کشتی را غارت نمودند شتران و گاو و آنرا کشتند و مخرج ساختند فوج خالی دست بر روز خیمه و شکر رسید زبانی مردم انوقت
 است که از گندم یک آثار به قیمت پانزده روپی و همچنین نرخ هر چیز بگرانی تمام بر زبانها بوده و جوینده را بیدانه و دیگر گفتند که چشم دیگر که گاو
 دم گاوی اگر سنگی بخورد مبارک الملک از پامی قلعه برخاست آخر همان سال مغول شد چنانچه در ضمن احدی آید که شت و به صعوبت و سختی تمام
 به کجرات رسید که دنیا بیت و بند سورت بردایت مولف هفت اقام از مسافات این اقلیم است در خوبی و معموری مانند عمار و و بند سورت
 قلعه بغایت متین دارد و در خلاصه تاریخ مینویسد که چند بند رو دیگر تابع اوست و دریای منی نزدیک او گذرد و بهت کرده جاری شده
 دریای شور ریزد و از سیوه های آنجا افتنا سس فزوان باشد گویند صغرافا نامی علام سلطان محمود کجراتی که خداوند خان خطاب داشت
 در سال نصد و چهل و هفت سورت را ساحل دریای عمان جهت مانعت یورش فرنگیان تبرکال ساخته و پیش از آنکه قلعه تعمیر یابد
 فرنگیان انواع آید و بسکند و یار میساریند و در آن ایام که خداوند خان بعارت آن پرداخت فرنگیان چند لوب کشتیهای جنگ سامان
 نموده بقصد مانعت اندیش داشتند و چون با تمام رسید تعمیر چه کشتی بر در قلعه خواستند فرنگیان گفتند که مباحثای کلی ازین گیر
 و چون کشتی بسازند صورت نیافت و چون کشتی ساخت شد عرض آن پانزده دره و ارتفاعش بیست دره است و در شهر سورت

[illegible]

نبود و میونس که سومات پرتش گاه نبود از قیام است و از انجا سه کرده دریای عثمانی و پنج بندر از سومات تعلق دارد و چشمه سستی
 از نزدیک سومات برآمد و مشهور است که پیش ازین قریب پنج هزار سال میگذرد که پنجاه و شش کروڑ آدم میان دو دریا که سستی و سرت
 افتاده غرق گشته اند سبب آنرا نه نوشتند و در نیم گروهی سوماتها با هم کاهکهاست که کش را از دست نهاد و با همی گیر تری برپا شدند رسید
 بر کنار دریای سستی زیر درخت بیل از ان خرم در گذشت و آن درخت را بیل سبز نامند و بواج سومات مولس نام تعبیه است
 و انجا معبدیست مشهور بدینو هزاره دیویر سال پیش از برسات جانوریکه او را مردم ای سنگه گویند و در انجا پدید آید و در آن کبوتر در کش
 سفید و سیاه و بوی آن گنده بر فراست قف معبد می نشیند و تفرج کند و بال و پر پیشانند مردم انجا خوشبو میسوزند و از مقدار سیاهی
 و سفیدی رنگ او اندازه کمی ویشی باران میگیرند از سیاهی باز رنگی و از سفیدی شکسالی تعبیه کنند پوشیده نمایند که سلطان بخوار
 غزنوی در سنه چهار صد شانزدهم حجی بعزم انهدام تخته سومات از غزنین در حرکت آمد و در وقت محاصره بین الحانمین زر محاسب
 اتفاق افتاد بالاخر قهر آفرید و پنجاه هزار کس را همه بقتل رسیدند و سلطان بعد از فتح بدرون تخته و در آتش تری و در تخته
 طویل در فیج و غریض شتمل بر پنجاه و شش ستون که هر یک از ان ستونها با نواح جواهر نفیسه تر صیغ یافته بودند و نوات ضعی بود از سنگ تخته
 پنج کروڑ از زمین فرو برده بودند سلطان بگری که در دست داشت او را در هم شکست و قطعه از ان سنگ بفرین برده در ستانه جامع
 غزنین فرش کرد و آن تا حال موجود است گویند که سلطان خواست که آن بت را بشکند بر او همه با حسن میبندید و در ساختند که یک
 روپیه نقد میدهم اگر بت شکند حسن سلطان گفت که مبالغه باید گرفت و بت را نباید شکست سلطان گفت مضافه نذر ادا بکرو
 میدارم آنکه روز محشر مرا محمود بت فروش خوانند و اگر مرا و بت بشکنم فردا بمحو بت شکن نذر کرده شوم بالاخر سلطان آن بت
 را بشکست و قریب سه کروڑ روپیه را جواهر نفیسه از شکم آن بت برآورد سلطان شاد شد و بعد از فتح سومات خواست که کس را
 بفضیله آنها کک گذارد گفتند از سلطان این دیار و ایشلیمیان از سائر ملوک اطراف ممتاز اند و یکی از ایشان مدتی است بی صاحب
 میگذرانند سلطان او را بخواند و سلطنت داد و ایشلیم متراض گفت از خوشیان ما و ایشلیم است که با من مخالفت است اگر سر او را ازین
 رفع کند برابر خراسان مال بفرین فرستم سلطان دایشلیم را بدست آورد و بد ایشلیم متراض سپرد و ایشلیم متراض گفت کشتن ملوک نذر
 بایسته است بزرگ و آنرا که این کار کند شکر یان اطاعت او کنند و مقرر است که چون دشمن بدست آید بادشاه زیر تخت خود خانه سازد
 و در آنرا نشاند و کند و جرسور آن در آن نگذارد که آب و نان بدان راه فرستند و تا باشد چنان باشد اکنون مرا قوت آن نیست که او را
 چنین مجبوس دارم پس سلطان را باید که او را بفرین ببرد و چون ملک اضبط کنم نزد من فرستد سلطان چنان کرد و د ایشلیم
 متراض استقلال یافت و نامی وافر بفرین فرستاد و او را طلب داشت چون حقوق خدمت و دانش و سرخ عقیدت این دایشلیم
 در دل سلطان شکان شده بود و خواست که او را رخصت العراف و بد امانا بر عهد و پیمان نتوانست نگاه داشت و طوعا و کرها آن را
 بسومات فرستاد و در تختی او را کرد و ایشلیم متراض بدستور رسم خود باستقبال شتافت چه رسم آن بود که چون دشمن را به جنگ
 آرند ملک سوار شده او را استقبال کند و چون باورسد او را در پای پشت و ابرقی بر سر خنم نهد و پیاده پیش مرکب خود بدواند چون
 بخانه آید او را بدستور یکم مقرر است حبس نماید پس چون از شهر بیرون رفت بشکار پرداخت و چون هوا گرم شد هر کس بگوشت فرو داد
 دایشلیم متراض نیز زیر درختی بخت و در مال سرخ بر و افکنده غلبه او بی به گمان گوشت از هوا درآمد و جنگ بران زده شکار فرو برد

از آن سبب یک چشم و چشمی تراش کور گشت در نجات و تسلیم مسافر حاضر آمد اعیان ملک و تسلیم تراش را کوفه و بختیاری قانون خود
 که میبویت را هرگز شاهی ندهند اورا خارج کردند و بر دوش تسلیم که جنس او برقرار بود از راه سلطنت برگرفتند و چند سکه را که خالص بود و نذر گشتند و جان
 طشت و ابرق را بر سر و تسلیم تراش نهادند و تا بارگاه بدو انداختند و بر دوش آنکه بر خصم ساخته بودند فرستادند و این از عجایب اتفاقات
 صوبه طمشه شهر است قدیم از امین بن سندن حاتم بن فوج عزم مولف بخت قلم طمشه را در سپنج اقلیم نبوشته و همچنین تیان را و
 را کسم حروف خواست که در اقلیم چهارم بعد از کابل و کشمیر بنا بر قریب مرقوم سازد و چون گفت که هر دو شهر در اقلیم دوم باشند لهذا موافق
 خلاصه تاریخ بعد از ولایت احمد آباد و گجرات مرقوم ساخت پوشید و نماند که طمشه را بنده نامند و در زمان قدیم بر همین آباد نام شهر بزرگ تنگ گاه
 حکام آن دیار بوده و قلعه آن هزار و چهار صد برج داشته هر یک بمقامی یک طناب و پس از آن از دیور تنگ گاه و بعد از آن دیور طمشه
 و دیوریل و اراک کوست است و آن جامع جمیع مشایخ خاصه مزاریکه از دیور آید و درین ایام حصه ارکسا در میگردند و کان نمک پس بسیار
 معمول و بدوشش کرده آن کان سنگ زرد است و بکار تجارت برده و اکثر بار بر کشتی است که آمد رفت بر آن کنند و شکار گور خر و خرگوش
 و خوک آنجا بسیار است و غیرش ساکنان آنجا برنج جزات و ماهی شاهی با از شک ساخته بر کشتی با بار کرده به بنادر می برند و مژه و دوق آنجا
 تا چهار ماه بر نگردد و آنجا میوایا انبه خوب می شود و زنان افسون گر آنجا طفلان را بدین جگر می ربایند و تمنا کرده اند طمشه منکسلان
 مکانی است مشوب بدرگه ها و شمال و غرب آن دریای شور است از بی آبی و بسیاری پایان راه دشوار است فقرایان سستی روند
 سر کار سیوستان تابع این صوبه است و بر کنار دریای سیند واقع شده و درین بندر کولاب بزرگ است و در و زده راه و از
 سحر به بندر بر ختی مای گیران بر فراز آب زمین سطح ساخته سکونت میدارند چنانچه در کشمیر نیز بر روی آب زمین بسیارند و در سیو
 از حد و ملتان از لاج تاج و دیگران بطرف شمالی کوههای خارابا بنام کشیده و در آنجا قوم افغان و بلوچ سکونت دارند و از جانب جنوب
 از لاج تاج کوههای ریگ ساکن قوم بهشی که سابق ایام رئیس آنها جلیله بوده و دیگر قوم راجیه نیز ساکن دارند و از دیگر تاج
 نصیر پور و امر کوٹ مردم سومره و دیگران مقیم اند و بزرگترین دریا سیو است و دریا سیو است و تجارتان ملتان بلیگر و دیوال
 را بر کشتیها نهاده در طمشه می آرند بلیک مسافران و قطع طریق بر کشتی نبرد می کنند که رفته باشد که برادر خشکی شکر رود و طول این صوبه
 از دیگر تاج دیگر آن دو صد پنجاه کرده و عرضش از قصبه بدین تا بندر لاهری صد کرده و شرقی آن گجرات و غربی آن کج دیگران و شمالی
 بلیگر جنوبی دریا سیو و سرکارش طمشه و سیوستان و نصیر پور و گجرات و امر کوٹ این چهار سرکار شمل بر پنجاه و هفت حال پنج بندر
 است و جبل و نه لک و هشتاد هزار دام داخل این صوبه است از عجایب اتفاقات در عهد محمد فرخ میر بادشاه در آن دیار در وقت آنکه
 تاجزار خیریب ریزهای قند و نبات از آسمان بارید پس عبدالجلیل بابلیگر امی و قانع نگار ساند باز داشت این رباعی در وقایع شگفت
 مدح ریزان شهنشاه بایکات چرخ از ادب او شده شیرین حرکات در سال هزار و یکصد و هشت چهار هزاران بارید ریزه قند و نبات چون
 و قانع بنظر بادشاه گذشت بر او اعتراض فرمود و معروضش کرد پس عبدالجلیل محضر بی دریا با باریدن ریزه های قند و نبات
 بمهرود و سخطه خدا یار خان لئی ناظم صوبه آنجا و دیگر روسای معتبر و قاضی و غیره از باب شرع آن شهر درست کرده و بمقدار که شتر بارید بزرگ
 قند و نبات آسمانی از آنجا بار نموده بشاهجهان آباد آمد و معرفت حسین علیخان سادات با به بندرست بادشاه رفت و چند فریاد از درگاه
 بر از ریزه های قند و نبات بنذر بادشاه گذرانید بادشاه اورا بوقانع نگاری آند یار فرستاد و ریزه های قند و نبات بسیار دید که امده

جانب

خوشتن کردند پس شاه حسین از غوغا لشکر خان و شمس الدین را بستان گذاشته پست را بگشت لشکر خان با اتفاق لمتانیان شمس الدین
برآمد و بقتل گشت و در عهد تاجون بادشاه لمتان را بجزاکامان سپرد و چون شیشه شاه دلی گرفت آن ولایت را نیز مشورت گشت
و در عهد محمد اکبر بادشاه قو دریل آن ولایت را بر بلو خان مسلم داشت و در میان هندی و ترسانان ترک مقر رشت و در عهد دیر کوشور شرک و
تاجیکان و اکنون که یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری است تیمور شاه بن احمد شاه ایلانی دالی قندهار بران دیار استیلا سید از او بر
آن ملک نیز نماند و آن مملکت به سمت مشرق و بنگاله باطل جنوب است و چهار لک و نیم جمعیت دارد و صوبه او رسیه شمل و در پنج
سرکار است و در خدایه تایج سے نویسد که بزرگوار دارد و ایل آن دیار را کاغذ از برگ بار و قلم از زمین ستریز بود که از آن بر برگ
مار نویسد و پنج وقت آن را بکلی نشود و او رسیه را کج چلی نیز نماند و در موضع پر سویم پور از اعمال کج چلی اتحاد است عظیم که حکمتانه نام میگردد
یعنی بکند و جواهر از صندل ساخته تفصیل این اجمال آنکه بنوبه بار بار می پنجاب و دو انگشت بعضی کینیم دست از حیوانات قدرت
در نظر آید و در آن ملک که اکبر دین نام داشت و سابق ازین آنرا از خود می شناسد که بساحل دریای در آنرا راجه آنرا از دریا
بر آورده و در جوف قالب بکند و بنام موسوم ساخت کالایار نوکر سلیمان که گیتی چون برین دیار چرخ و دستی یافت آن چرخ
در نقش انداخت بسوخت سپس در دریا بکند و از مردمان آنرا بر آورد و بدستور در جوف قالب بنامد و نمائش گاه در کعبه بود
سنگی که بر گدازند طول آن صوبه است یک کدو و غشش صد کرده و سر کار آن میدانی چیمیر و چند برگ و گنگ و گنگاب در آن
و غیره میزد و سر کار شمل بر دو صد و شش و دو محال از کدو و رسیه از او باشد و در آن شش چهل و چهار کرده و یک لک و پنج هزار در آن
محل است اقلیم می نویسد که در زمان سابق قبل از استیلای سلیمانان راجه او رسیه بوده و کند و بنام و او را چهار صد زن بوده و
جست هر یک خانه ملحد ساخته و یک دست زینت پوشیدنی در هر منزل ترتیب داده و جمعی و طیفه خوار تعیین ساخته که اگر عربی وارد
شود آن حجام آنرا غسل دهد و زینت پوشاند و بران منزل برود آن شخص با زن آن منزل شرط خلوت بجاء آورد و روز و دم خرج راه یافته
رضیت شود و این را از جانم خیرات اخروی میدانست و شوکت آنرا چه میرسد بود که در حین سواری او چهار هزار کس باخته با دستهای
پیراز گل دریا حین بر سر و دوش گرفته بر زمین و بسیار او بر فتنه و چون منزل میرسد در غور بیلداران با خنجر در کمال لطافت ترتیب میداد
و گویند در سابق ایام گاه و گاه از رایان بنگاله چون کهن و غیره بران دیار می شرفت بودند برگاه و او و خان کرانی از امرای شیر شاه افغان
بنگاله استیلا یافت و به سلطنت نشست یفران محاکمه کرد و شاه منعم خان خاننما آن بچنگ و صلح او را بطبع ساخت و بنگاله از گرفت
و او را بیا و با و از گذشت و بعد از او قتل خان افغان بر او رسیه استیلا یافت و پس از آن اگر بادشاه منعم به سلطنت رفت و استیلا یافت
در اجماع چار بار که قصد سلطنت داشت شکست و چهار صد فیل دست آورد و باز منیران بنگاله محاربات کرد و چون اسلام خان جشی یفران
جهاگیر بادشاه دالی بنگاله شورش شجاعت خان و غیره امرای را بر زمین و فرستاد و عثمان خان بپا مش بسیار اندک بود و رمی صعب کرد و نفر
یافت و بسیاری از امرای جهاگیر بقتل رسید و شجاعت خان خیران با بعد و رمی چند در میدان استاده بود و ناگاه قتل شد به عثمان خان سپرد
و در گذشت افغانان که قفسه یافته بودند در هزار دست و یک بهر میت رفتند و بعد از او روزگار افغانه از آن دیار سپری شد و از عهد
جهاگیر بادشاه تازان محمد شاه بنیره بیا در شاه دین او بنگاله زیبا و شاه عالمگیر از طرف ناظم بنگاله بران مملکت نائب می نشست تا آنکه
در عهد محمد شاه مهابت جنگ علی و رمی خان ناظم بنگاله بعد از محاربات بسیار از دکنیان عاجز گشته آنرا برادر و دست سوامی سرکار میداد

در چو نه ملک بنگاله بزرگ گوی می بهوسله و گمنی که از نزد یکان راجه نایب بود و او و بعد از او پسرش خانوچی بن رگوجی بهوسله که ناگ پور نیز در
 قدرت داشت مستولی شد و بعد از او کنون دو هزار و یک صد و نود و پنج جری است پسرش بوداجی بن خانوچی بن رگوجی بهوسله گمنی
 مرتبه بران دیار تصرف است درینو نشینده می شود که منایب بوداجی با سپاه بسیار بزم کلکته و بنگاله از ناگ پور تا به تالیس رسید
 جنرال بیٹن گورنر صاحب کلان کلکته که روی عافیت اندیش است قریب چهل لک روپیہ اورا توافع کرد تا راضی گشت و کلاسه
 بوداجی از رستم حروف در چار بیٹن صاحب کلان چاه و دیده و صاحب کلان ایشان را بسیار خاطر میکردند و فرما راج به نزدیک
 اورا سیلکے ست که زنان آتجار راست کنند و مردان آند بار مانند زنان زیور و بنده و زنان جز تر عورت بنوشند و اکثر خوش
 از بزرگ درختان بود و زنان چون مردان کار کنند و شل کشت کار و حرب و غیره و مردان کا منزل و مراے و خانه بکنند و هنگام محبت
 زنان بر مردان شوند و مردان را بر زیر افکنند و بنگاله مولف تاج صیغ صادق گوید که بنک بن همد بن حام بن فوج را فرزندان بسیار
 شدند و بنگاله آباد کردند و تفرل مولف هفت اقلیم بنگاله ملکه ست در عایت و سعیت و موالے آنجا نهایت اعتدال دارد و به قولی
 قریب به اعتدال و رستان میان و حاصلش برنج و فوفل و فلفل دراز و آب بر شرم است و آنجا ضبط غله خشکی نیست رعایا با موجب
 فقر موجب اقساط با هواری داخل خزانہ بادشاهی میکنند و از میوه با انبه و انناس و کیکله و کھل بسیار بود و دیگر در حد و بنگاله در است
 که انبه و انگور بار می آورد اما کنون کسی از ان نشان نداده و ایضا لکن میوه است برابر گردان و اردو طعم انا مفهومی می شود و سکار
 نساجی را نیک بیع کرده اند چه خاصه و ملل و دیگر اقسام بارچه آن ملک یا نام بوده چنانچه در ضمن هر شهر مرقوم شود و گویند که تاج خان کنی
 برادر سلیمان خان افغان حاکم بنگاله از امرای شهر شاه حبیب مولانا غازی مندی فرستاده بود که نسبت و مفت در عه طول و کینم
 در عه عه داشت و هرگاه داشت گرفتند و همه پنهان شدی و طول ملک بنگاله بر وایت مولف هفت اقلیم سه صد کرده و خوش و دین
 و مفتا و کرده و هر کرده یک میل است شرفش متصل آب شور و غریبش پر گنه سورج گده و شماش بولایت کوچ منتهی شود و خوش
 پر گنه حصه است که با بن اورا سیه و بنگاله واقع شده و از متعلقات بنگاله است و مجموع ولایت بنگاله منقسم به ست و دو تومان از بنگاله
 است او سر دس لکا پوک که جالکا نواز منده و ماده و سدی و کوچ و بروایت مولف خلاصه تاریخ طول انصوبه از مندر حالکا تو مالیکا لکا
 چهار صد کرده و خوش از شمال تا سر کار مدارن دو صد کرده و مشرق رویه دریای شور است و غرب صوبه بهار و سر کار بای انصوبه
 بکلانیه و سلیم آباد و تاج پور و بنجره و از ناگ آباد و مارو به و سلیم و فتح آباد و مانده و حبیب آباد و ستارگان و ویاث کان و
 شریف آباد و مدارن و کمواره گناث و غیره نسبت و مفت سر کار شتمل بر یک هزار و یک صد و نود و محال و در خاش صد کرده و نسبت و
 نه لک دام و چهار هزار و دو صد و توب و چهار هزار و چهار صد کشتی است و به تقسیمه بنگاله بر عسم مردم آند یار ناگه و موسم بنگال
 مایشش ماه آنجا باران می بارد و نسار و ایان سابق آند یار را بنا بر کثرت طغیانی آب در سائر اکا خیا با آنها بعرض نسبت
 و زیاده بران بار تفاع ده گز بسته اند و آنرا زبان آند یار آله گویند لفظ آله در آخر لفظ نیک در آورده بنگاله نامند بالجمله
 در برسات زمین آب فرو نشود و آن بسته و خیا با نسا بیرون باشد و اما سی آند یار را مدار اکثر بار کشتی باشد و غذا سی
 مردم آنجا شیر برنج و ماهی است و برنج را بخت در آب سرد نگاه دارند و روز دوم غذا کنند و نقول شرنی بیشتر خورند خفنه مانند
 و قتیکه صوبه بنگاله در عهد شاه عالم بهادر شاه ابن اوزنگ زیب عالمگیر بجایگزین شده عظیم الشان خلف

بهادر شاه مقرر بود از طرف شاهزاده مبارز الملک سر بلند خان آنجا حاکم بود کسیانیکه همراه والد راسم حروف لازم سر بلند خان بودند
 می گفتند که سر بلند خان جاییکه اکنون مصالح ثولی قسمت عازمه عالی جهت استقامت خویش و اطراف آن جهاد فی تشکال و تمام
 معتبر مقصود و نیک نامی طرح انداخت و آن به مقصود آباد معروف گردید و بعد سر بلند خان رفته رفته شهر عظیم گشت چون مشرق قباغان
 با قسم آن دیار شد سعی موفوره در آبادی آن نمود و مرشد آباد نام نهاد و هرگاه موسوم بجایانگیر نگر شهر است در نهایت خوبی عمارت
 و بناات که ثانی آن ندارد و گویند که نان و پنیر و حاضری آنجا بانام است و ظروف من آنجا خوب می سازند و در زمان سابق و سلطنت
 ملکیت بنگاله بوده و جایانگیر بادشاه آنرا موسوم بجایانگیر نگر گردانید چاٹ گا لون که سالکا نو نیز نامند از بنا در مشهور است و در آنجا
 خاصه و آنچه و محن و دیگر اتمش نیک و فیل بسیار میدانی دارد و فیل سفید نیز بدست می آید اما کمتر و اسب و شتر و خر گران و بز و گا و گاو
 اندک باشد و در هزار و یکصد و نو و هجری چهاونی گنیو انگیز متصل با کرام بود مردم چاٹ گا لون می گفتند که گا و وگا و میش آنجا بسیار
 می شود و شاید که در وقت مولف خلاصه تاریخ گا و وگا و میش آنجا پیدا می نداشتند باشد لیکن گا و میش ار نه صحرائی آنجا باشد
 و از گا و میش خانگی عظیم انجمن بود و با شیر و فیل تقاضا می کنند و اکثر مردم آنجا باریسپاه قام و کوسه باشند و در دینداری
 و مسلمانی بنایت متعبد باشند و حضرت آنجا که سیتل پائی نامند پسندیده بود و از جمله عجایبات چاٹ گا لون یکی آنست که وقتی
 راقم حروف خطی مشتمل بر عجایب و غرائب چند از هر دیار بخندست کپتان جوانان اسکاٹ نوشته چاٹ گا لون فرستاد صاحب
 در جواب آن بر قسم نوشت که چون آنمهربان بر کسب تفریح خاطر اینجانب سعی و ترو کرد و دوستدار نیز برای مطالعة آنمهربان
 یکی از غرائب چاٹ گا لون مینویسد که میان دو کوه رفیع چاه است و در آن شعاع آتش در کمال جوشش غلغله بر می آید اما آب
 آن چاه چند آن گرم نیست جماعه بنود آنجا که نادان اند آنرا معجزه پنداشته بر اطراف آن چاه عباوت خانه باز خشت و حج
 ساخت اند مهربان من سبب آتش ظاهر است که خاک چاٹ گا لون اکثر جا از لقب و گوگرد است بهم آمیخته و هوای گرم
 منقوش اند آن هر دو که در زمین جنبش آید بان آب میرسد و ازین سبب آتشش آتش افروخته می شود و گاه باشد
 که ازین سبب زلزله نیز حادث شود گویند که اگر کشتی در دریای عمان تباہ شود در بندر چاٹ گا لون بر آید وقتی شیخ محمد فاخر شایخ
 ساکن آباد که راسم نیز با اولاقات داشت بعزم حج در یکی بندر بکشتی نشست و نوزده روز برفت با مخالفت کشتی را برد
 و تباہ گردانید کشتی به چاٹ گا لون رسید محمد فاخر از راه خشکی تا که آباد آمد و چند سبب باز و باز حج شتافت و دریای چاٹ گا لون
 یکی گنگ است و دوم برمه هر که از خشک بکوه می آید و کارنده با سر آب سازد و بشوره دریا در شود مولف خلاصه تاریخ گویند که
 بر سر حد چاٹ گا لون سکه است که آنرا از جنگ و بر جنگ نامند و معدن الماس و یاقوت و زر و نقره و س و نفث و کبریت
 در آنجا بود و ساکنان دیار مکه را با مردم بر جنگ محافضت باشد و زبانی ساکنان مکنه دریافت شد که از جنگ و مکنه نام یک ملک
 واحد است نه آنکه از جنگ ولایتی جداست و مکه ملکی دیگر است با جمله مکه که از جنگ گویند از چاٹ گا لون راست بطرف مشرق
 افتاده و ستر جوانان اسکاٹ که در چاٹ گا لون بود بسیار مردم مکه در چاٹ گا لون آمد رفت میداشت زبانی ایشان بار قسم
 می فرمود که چون شاهزاده محمد شجاع ابن شاهجهان بادشاه از برادر خود محمد اورنگ زیب عالمگیر منظم مکه رفت راجه
 آنجا مقدم آورد و مقرر داشت محمد شجاع آنجا بیا سود و بعد چند سبب راجه آنجا بشنید که در سیستان شاهزاده او فرستاده روی است

هوس آن کرد و اندیشید که تا محمد شجاع زنده است تو اصلت دست ندی پس باغبان مملکت خویش گفت که محمد شجاع را خیال
 ریاست این دیار در سر پنداشته صلاح چنین افتاده که شجاع را از میان بردارید راجه فوجی بر سر خانه شجاع فرستاد و شایزاده
 با سپاه راجه رزم کرد و چند کس از رفیقان شایزاده کشته شدند شایزاده بر کشتی نشست و امان کشتی که از مالک راجه بودند کشتی را
 سوراخ کردند آب در کشتی آمد و کشتی غرق شد محمد شجاع شاد و میسید است شایزاده می گردن گرفت و چون نزدیک کنار رود رسید
 مردم راجه که بر ساحل ایستاده بودند به تیر و سنگ و نیزه زدند گرفتند تا محمد شجاع مجروح و ناتوان شد و غرق گشت و هلاک گردید
 راجه که برادر آن دخترش را بر سرش نهاده بود بعد خویش در آورد و هنگام زفات آن دختر خود را دیوانه کرد و پاره خورش و راجه بدندان گرفت
 و پاره کرد و دیگر حرکات دیوانگان و ابله‌ها را نمود و تن به باشرت نداد و راجه برنجید و او را در یک خانه حبس کرد و هیچ چیز از اسلحه
 و آهن و سنگ و چوب پیش او نگذاشت و دختر چون دید که مردم با او اینها درین خانه گذاشته می‌روند رفتند و در راه بهشتن بعد ساعتی
 برخاست و سر خود را چند نوبت بدیوار زد و جان داد و دیگر روز که خبر از او گرفتند او را مرده یافتند بلیا را ست کرد و چون خیمت بستن راجه بر
 محمد شجاع کشتن او را جهت گرفتن دخترش و جان دادن دختر این همه باغبان مالک و شهر قانع شد مردم مملکت بر راجه
 بشویدند و او را از سبزی است خلع نمودند و دیگر برادر بر سر راجه نشاندند و کفش های محمد شجاع را بر سر او آویختند چنانچه وقتیکه بر سر
 پوشیدند آن کفش و نعلین مثل چتر بر سر او باشد و رفته رفته آن نعلین را مثل درفش کاویانی بجوهر نفیسه ترتیب کردند و آن نعلین
 آن نعلین موجود است و هر کسی که بر سر راجه نشیند آن نعلین بر سرش بجای چتر باشد و اگر جنگ مملکتی وسیع است مولف صبح می
 گوید که فقیر خان از امر ابرار یک پادشاه از خلیفه آباد که بسمتش بود روی به جنگ آورد و استیلا یافت و در آن دیار نائب گذشت
 و باز گشت چنانچه در احوال ملوک بنگاله بنابر لکنوتی بر وایت مولف خلاصه تاریخ شهرست قدیم و در زمان سابق دارالملک بنگاله
 بود بهایون پادشاه هواسه آنجا خوش یافته به جنت آباد موسوم گردانید و صاحب تاج و صبح صادق گوید که کور را جنت آباد نام نهاد
 با بنگاله لکنوتی قلعه استوار دارد و در شهری آن کولاتی است اگر در بند آن شکستی رود شهر در آب غرق شود و مولف هفت اقلیم گوید
 که آن کولاتی بسر خود است و جوتار سوتی که قسمه از پارچه است درین تومان نیک می شود و ملط لکیم آباد نیز گویند سر کار ملط در آن
 کنار است و پیرانجا مشهور است و میوه شکره که نازکی خام و از آن بزرگتر است آنجا بسیار شیرین پیدا می شود و چوب چینی و درخت
 عود و افرون تربیاء و در یکی از مضافات او محمود آباد نام فاضل در آنجا پیدا می کنند و اگر بدست کارند درشت و صمیم شود و فیل و گاو
 بسیار می شود با واجب آن پنج لک و نود و هفت هزار و پانصد و هفتاد و پیمه است و در بعضی پرگنات آن تومان ابریشم
 حاصل می شود و شریف آباد در بعضی مواضع آن عورت برابر ذکر آدمی چیزی از گل و سفال ساخته بعد از فراغت استخافال
 بد بر فیل اشتغال کرده رفع آلودگی بنمایند هر چند حکام سعی کردند که این شیوه را بر طرف سازند صورت نیافت مدار آن در یکی
 از مضوباتش سر پوزام کان الماس می باشد و در بعضی مضافات آن بومان نیک را و گاه آنرا که شود در سبزی دارد می سوزانند
 و خاکستر آنرا در دیگ چندان می جوشانند که نمک حاصل می شود و سنار گالون سه لک و سه هزار روپیه حاصل می‌دارد و بخرنج
 چیزی حاصل نمی شود و از اقسام پارچه خاصه و ملل و نین سکه و کفایل آن مقام بانام است سیرجی ساکنان آنجا اکثر اولاد خود را
 خواجه سرامی سازند و در دیگر بومان بنگاله نیز خواجه سرامی کنند و آن سه قسم می باشد اول صندلی که آلت و خیمتین را و در و سالی

از پیش میرند و اطلالی نیز گویند و دوم باوای که قدری آلت فصلی داشته باشد سوم کا فوری که خفتین را در خود بانی نایش تا بود
 کرده باشند مالدی پارچه مالدی آنجا بانام است کور در زبان سابق دارالملک بگال بود و هایلون بادشاه آن را بخت آباد و سوم شمس
 و قلعه کور از مدینه علاء الدین حسین شاه شریف در ازمنه سابق از قلعه جبرهند و ستان باده غنی آن قلعه آب گنگ است و سه طرف
 دیگر آن بهفت خندق داشته و فاصله مابین دو خندق تخمیناً سیطقات بوده و عمقش آنقدر دارد که فیل از عبور آن عاجز آید و اکنون
 آن قلعه خراب است و بسیاری از سکنای آنجا انگریزان برشتی گذشته بکشته بودند و راج محل مابین شهر عظیم آباد و شهر مرشد آباد واقع
 است شهر مطبوع بر ساحل دریای گنگ که دریا از طرف شمال آن گذر و واقع است سه کوهی آن بر طرف مشرق شهر زلال رود
 هوا از کنار گنگ تا کوه سمت جنوب مسافت پنجاه تخمیناً از شیرازی بوده باشد دیوار گلی ساخته و دروازه در آن نصب کرده اند
 افواج میر محمد قاسم خان از مقام سونی منظم از انگریزان شده در آنجا یکینم ماه بامیر محمد جعفر خان و انگریزان جنگ توپ و تفنگ
 پرداخته با لآخر انگریزان بر ایشان شب خون زده شکست فاش دادند و اقامت حروف در موضع میر محمد قاسم خان حاضر بوده هر چند بعضی
 تدبیرات جنگ و ابامیر انداخته خان و دیگران گفت نشینند و بر فردا بگر فبار شد و در قسم حروف از اتفاقات پانینگی عینی شاهد بود
 که تفصیلاً در نسخ لوح محفوظ رقم نموده چه در روز پیش از شنبه دیده بود و تبیری اندیشید و آن مطابق تقدیر آمد و از آن حادثه
 احوال و اقیالی خویش نجات یافت باز یک آبادار مدینه بارگن شاهین ناصر شاه است نیکو و فاعل کرد و فاعل در از پارچه خاصه دیو
 و غیره آنجا نیک میشود و خاصه اختیار پوری بهترین خاصه آن تومان است سرکار بگلانه این بگلانه دیگر است بروایت خلاصه تاریخ
 بر دریای شور واقع است و در خواشی قلعه آن درخت زاریست و در آغاز بر باده الهی دریا بتوج خیز بر آید و موج بسان کوه خرسند
 و از یازدهم تا آخر ماه متهم مرتبه یکا هر چنانچه نوزده کتر شود آن نیز کم شود و این را مد و خود دریا گویند و نزدیک آن دریا کامروت است که
 آنرا کاکور گویند حسن ظاهری آنجا و جدا و گری و طبع هم سازی بسیار بود هر که را خواهد تفرقه قلوب کرد و طبع سازند و دیگر با فسون گری
 و سحر از گردش فلکی و حادثات آینده و گران و ارزانی غلات و درازی و کوتاهی عمر خبر دهند و زن استی را بعد گذشتن ایام معهود
 شکم دریده بچه بیرون آرند و معالجه شکم زن کرده درست سازند و مؤلف تاریخ صبح صادق گوید ملک کامروت بعد از عجم شهرت
 که گشت از اجداد رستم بن زال در عهد ضحاک باری بران بل بسته سرکار کوره گناث پارچه ابریشمی بانات متد و سب کوک آنجا
 می شود و میوه هندی بسیار بود و نواجه بر س آنجا افزون شود و تقسیم سهل و اندک باریست آید کوچ مابین شرقی و شمالی بگلانه
 واقع بفره و یک حد او بولایت خطانتهی شود و حد دیگرش کوره گناث است و از سر خطا که آن موضع اسام خوانند تا ولایت کوچ
 بست روزه راه است پس مابین کوچ و ولایت خطا ملک اسام واقع است باین نوع که مرحد کوچ پیوسته است بملک اسام و مرحد
 اسام پیوسته است بمرحد خطا و همیشه مردم خطا در ملک اسام شده کوچ آمد و رفت می دارند و بروایت مؤلف خلاصه تاریخ اسام
 ولایت وسیع است فرمان روائی آنجا را چون روزگار پیر شد اعیان ملک همه مال او مدفون کنند و حاصل کوچ ابریشم و فاعل و
 اسپ تا گن است مؤلف بهفت اقلیم گوید که در ولایت کوچ غاریست که به عقیده ایالی آن ولایت انزل دیو است و نام آن می
 است و مردم آن دیار را با انبی اعتقاد تمام است و در سالی یکروز عید کنند و در آنروز هر قسم جانور در ولایت ایشان می باشند می کنند
 و ثواب آن بته آید میسازند و هم چنین در آن دیار بیهوکیان جماعتی اند که خان خود را خدا می دانند و آن بته می کنند و می گویند

که ما را نبی طلب کرده است و در آن روز یک ایشان بهوکی می شوند هر چه می خواهند میکنند و با زن و دختر هر که خواهند صحبت می دارند و بعد از آنکه
 در آن روز عید گشته می شوند و در آخر عالمگیری نویسنده که در سال هزار و شصت و هفت در عهد سلطنت شاه جهان بادشاه پیم نراین را که کوچ
 خبر بیماری شاه جهان بشنیده بعضی از ممالک بلاد شاهی جدا رود و متصرف گشته و بعد از آن ایام راجه اشام بجای سکنه نام لشکر عظیم از راه خشکی
 جهت تسخیر ولایت کامروپ تعیین نموده چون اورنگ زیب عالمگیر این شاه جهان سلطنت بند رسید نیز در پیم بیع الاول سال چهارم
 جلوس عالمگیری مطابق سنه هزار و هفتاد و یک هجری خانخانان حسب الحکم عالمگیر از خضر پور روانه آسمت گردید و شهر کوچ را فتح کرده
 بنام عالمگیر بنام سوم سلطنت و آنی الفور از راه کوره گهاٹ بجانب ولایت اشام متفات و خطه کز کالو که دارالملک اشام است در مدت
 پنج ماه ششم آن سال مفتوح ساخت و غنائم موفور بدست آورد و چون ایام برسات رسید خانخانان در شهر پور استقامت کردند و مقام
 روی زمین را آب گرفت آسمان شورش آلوده از کالو و دیگر مواضع کسان خانخانان را برانداختند و متصرف شدند و همچنین پیم نراین
 کوچ را از مردم خانخانان انزعاج نمود و چون برسات آخر شد آب روی کجی آورد و زمین نمودار شد افواج خانخانان از بهر سوتناخت و
 تاراج پرداختند و خلقه کثیره قتل رسیدند راجه بکوستان گریخت و التماس مصالحه نمود خانخانان قبول نکرد و خلال این احوال
 خانخانان بمرض شدید گرفتار شد لشکریان از خوف لبر آمدن حیات او در چنان مکان متزلزل شده جدائی از خواستند خانخانان
 از وقوف انیسینی چهارم جای آخر سنه هفتاد و هزار و دو مطابق جلوس عالمگیری یک منزل بیشتر رفته و بنا بر ضرورت راضی صلح شدند چه
 بتوسل دلیرخان نسبت هزار توله طلا و یک لک و هشت هزار توله نقره و چهل بخیر فیل پیشکش داد خانخانان از دیرینه کوستان کامروپ
 کوچ کرده غنیمت بنگاله نمود و کجی رسید و از اینجا موضع باندو که مقابل کوتای آتروس آب واقع است نزول نمود و در شید خان را
 بقو جداری کامروپ فرستاد و عسکر خان را به تسخیر کوچ که پیم نراین با زبران مستولی شده بود تعیین نمود و خود بجای خضر پور روانه شد
 و در پیم رمضان ششم سال جلوس مطابق سنه هزار و هفتاد و سه هجری در دو کروی خضر پور در گذشت و در تاریخ صبح صادق است
 در سنه پانصد هجری در دیار بنگاله راجه بود که اورا لکهن گفتندی و بیند و نشسته رایان لک نیک اطاعتش کردند و در سنه پانصد و از ده
 هجری فوت کرد و در آن زمان که عالم بود بر تخت نشاندند و چون ایام وضع حمل نزدیک رسید نجان گفتند که اگر بعد از این بدو ساعت مولود
 او متولد شود هشتاد سال بادشاهی بعد از کنیزان فرمود تا پای های او را بسته بکوتنار آویختند و چون ساعت موعود رسید فرود گفتند
 بر سر آید مادرش از شدت الم در گذشت و کپرش را رای لکهن خواندند چون بسن تمیز رسید بعد از او و سلطنت کرد و کسی را از آنک
 رو نیمه کم نه بخشید و چون عمر شصت و هشتاد سال رسید نجان گفتند نزدیک رسیده این مملکت بعزت مسلمانان در آید و آنکه برین دیار استوار
 شود و مرده بود که چون برپای ایستد و دست باز گذارد از زانوی او بگذرد راجه کسان به بهار و آنحد و فرستاد فرستادگان شخص کردند
 و این علامات در محمد مختیار خلجی یافتند و دیگر سال محمد مختیار بر انداز استیلا یافت آورده اند که محمد مختیار خلجی مرضه جلد و فرزانه بود و در نوین
 بر گاه سلطان شهاب الدین غوری پیوست و خواست که چاکر شود عارض سپاه بسبب کوتاهی قد و قامت و ضعف تن قبول نکرد او
 بهند افتاد غمش محمد بن محمود در خدمت علی ناکورس بسر بردی علی ناگوری از امر قطب الدین ابیک بود و فتوح اقطاع داشت که سید
 بجای محمد بن محمود و محمد مختیار بعم پیوست و با او بود تا که محمد بن محمود در سر که کفار شهادت رسید محمد مختیار جانشین عم گشت و با کافران
 آن حدود از ماکر و دبر او ده استیلا یافت و به بهار تاخت و غنیمت بسیار آورد و ذکر شجاعت او بیشتر گشت و قطب الدین ابیک رسید

این چنین است که از آن زمان که در
 دست گذارد و در دستش را
 و گذارد و بنده آن سواری

قطب الدین بہر او خلعت فرستاد محمد بختیار مستطیر شد و لشکر بہار کشید و بگرفت و باز گشت و نزد قطب الدین ابیک بہر ملی رفت و اعزاز یافت
 بزرگان در گاہ بروصد بردند و قطب الدین گفتند اورا عزم جنگ فیل است قطب الدین اورا ازان سوال کرد محمد بختیار بزان بام نمود و بگوید
 بر زم فیل آورد و بیک گز کہ خرطوم فیل زرد فیل نہریت رفت و قطب الدین اورا خلعت خاص داد و امر کرد کہ امر اسے خود را علی قدر تمام
 صلہ دہند مالی و افریاد رسید تمامی آنرا ہم در مجلس ایثار کرد و بالتشریف سلطانی باز گشت و بہ ہار شد و رعب او در دل کافران بنگالہ
 جا گرفت محمد بختیار در اشنی و تسعین و خمس ائمہ بالیغار قصد مند بہ کرد و بآبادہ ہزار سوار ناگاہ در رسید و حرم سر اسے رای لکھم رفت
 رای از پس سرای بگرخت سپاہ محمد بختیار از پی در رسید نہ راجہ بجانا تہر گخت و در ہمان سال در گذشت محمد بختیار مند بہ خراب کرد
 و لکنہی آباد ساخت و چتر بگرخت و خطبہ سنکہ قایم کرد و مال بسیار در خدمت قطب الدین ابیک فرستاد و در بالصد و فود و ہفت ہجری
 سائر بنگالہ غبطہ کرد و خواست کہ ترکستان و تبت را تصرف آرد و لاجرم بادہ ہزار سوار از راہ کوچ متوجہ آن دیار شد یکی از رؤسای کوسستان
 کہ میان کوچ تبت است بخدمت آمدہ سلمان شد اورا علی شیخ گفتندی وکیل محمد بختیار گشت محمد بختیار بشہرے رب کہ از او پوچ کوٹ
 گفتندی و پیش ازان آبی بود و غرضش سہ ہزار گناگ و بالاسی آن آب پلے بستہ بود نہریت در نہر طاق کہ در عمد ضحاک یا فریدون
 چون گشت از اجدا و رستم بن زال از زمین باز گشت و آنجا رسید آتشہر و آن پل نہا نہاد و از ہمان راہ بہستان آمد با کجیہ محمد بختیار
 از آب بگذشت راجہ کامروپ یاد گفتہ فرستاد کہ اسان باز گردی دیگر سال شہر و باشم محمد بختیار نہریت رسید و شانزہ روز در جبل نشین
 و بقلعہ رسید و محاصرہ کرد جمعی کثیر از طرفین بہ قتل رسیدند و چند سہ از بالی آن دیار بگریختند گفتندی در پنج فرسخ از تاجا شہریت
 کہ از اکرم طغی اندر پنجاہ ہزار سوار آنجا موجود اند ہر روز در بازار آن شہر ہزار و پانصد سہب فروختہ می شود و محمد بختیار از آنجا باز گشت و
 در آشنای راہ اوقوہ نایاب بود و لشکر ایش سہب میکشند و بخود پیوستہ چون بہ پل رسیدند و طاق ازان ویران دیدند محمد بختیار متہنگام
 رفتن آنجا دو سہر گزاشتہ بود ایشان با یکدیگر مخالفت کردہ ترک محافظت نمودہ بودند اہالی کامروپ آمدہ آنرا خراب ساختند چون
 عبور از آب سعد نمود محمد بختیار بہ تھانہ کہ در ان نزدیکی بود پناہ برد راجہ کامروپ در ضعف سپاہ او آگاہ شد و بالشکر عظیم کرد و تھانہ فرو
 گرفت محمد بختیار بیکجا زحلہ آورد و ایشان را بکشت و بکنا رآب آمد سوار می یک تیر بہر تاب و آب رفت دیگران در آب رفتند و نشستند
 کہ پایاب است یکبار در آمدند و چون بیشتر رفتند آب بیشتر بود اکثر غرق گشتند و محمد بختیار بہا سعد و سہب چند نجات یافت و بدیو کوٹ آمد
 و از غایت اندوہ مرلیض شد علی مردانحال از امر اسے او بخدمت محمد بختیار رفت و چادر از رویش بزر گرفت و ہر خم کار و آنرا در سہر شہد
 و دو ہجری ہلاک ساخت و بعد از و غزلی الدین محمد سمران خلجی از افریامی محمد بختیار کہ در لکنہو تی نیابت داشت بہ سلطنت سعید و علی مردان
 راجس نمود علی مردان از حبس بگریخت و بہر ملی نزد قطب الدین ابیک رفت و محمد مستطیر گشت بہ بنگالہ آمد و غزلی الدین محمد را بکشت و علی مردان
 بجای او نشست و خطبہ نام قطب الدین ابیک خواند و بعد از و پسرش علاؤ الدین خلجی بجا کوست نشست و بعد از فوت ابیک خطبہ
 خواند و امروہی شجاع و جلد بود اما از عقل بہرہ نہ داشت لقل است کہ باہر سہر از بنگالہ بعد او مال تلف شد علاؤ الدین بشہر گشت
 او از کدام شہر است گفتندی از اصفہان گفت منشو کہ کوست اصفہان بنام او نویسد کسی را قدرت نمود کہ سخن گوید نہی گفت والی اصفہان
 را نامی باید کہ خیر سپاہ کند و آنجا رود و امر کرد اما مال و افر تاجر ہر ہندو بی موجب بسیاری از امرای خلج را بکشت بآزادگان قتالشان سانیہ
 و بعد از و سام الدین خلجی اتفاق امر ہند سلطنت نشست و امروہی تاجر بود از غور کہ سکن خلجیان است ترکستان افتاد آنجا و خرق پوش بود

بخوردی و بعد یسزده روز به قتل رسید بعد از برادرش داود شاه کرانی بن سلیمان کرانی که در بنگاله بود خطبه و سکه بنام خود کرد و خود را
 داود شاه خواند و با اکبر بادشاه مخالفت گشت و در میان که در پشته و دیوار بود از قوم منور و پشیمانانان منعم خان که در جوپور بود صلح کرد و داود
 باغواهی قتل و خان متوجه پشته شد تا او دیان را به قتل رساند و لودی منعم خان را از جوپور خواند منعم خان متوجه آن جانب شد و لودی از کرده
 خود پشیمان گشت درین اثنا داود به پشته رسید و لودی یا استقبال آورد و داود امر کرد که او را حبس کنند و قتل و خان خواست مراد را بگیرد و یک از
 نوکران لودی تیغی برگردان قتل و خان زد و کارگر نیاید پس از آن کرانی لودی را کشتند و لودی را حبس کردند و لودی گفت قتل و ازین منعم خان
 به سلامت نخواهد برگشتند آنکارا گریه گفت زود باشد که به سلطنت رسد و پشیمان شد که گفته بود با بچاه چون لودی ششوش گشت
 و منعم خان بجد و پشته رسید و داود شاه لودی را بخواند و مشورت خواست لودی گفت من از قوم افغان ام هرگز نخواهم که ملک از افغان
 بگیرم رسد لاجرم از طلب منعم خان پشیمان شده و خدمت تو آدم میزا و از نبود که مرا حبس کنی اکنون که کردی منرا و از گشت که مرا
 به قتل رسانی و در میدان با منعم خان خانانان زرم کنی و باید که بعد و قول منو لان منور و نشوی که ایشان فرصت را از دست ندهند
 و او را و از بکشت و همان صلح که لودی با خانانان کرده بود اعتماد نمود منعم خان در رسید و او به پشته من شد و عنقریب اکبر بادشاه
 به پشته رسید و او در کشتی نشست همراه بنگاله پیش گرفت اکبر بادشاه منعم خان را به بنگاله فرستاد و او را یو محاربات کرد و منعم خان در کشت
 و او و خان منعم به او رسیده که نجات دهد در آن سال بمصالحه اتفاق افتاد و او بعد صلح پیش منعم خان آمد و شمشیر را از کمر و کرد و پیش او
 نهاد و گفت شمشیر که بدان خون عزیزان را خشم برسد نباید بست منعم خان شگون دانست و شمشیر را و از گرفت و بهنگام دل و شمشیر
 مرصع بر میان او بست و گفت اکنون که طبع بادشاه شدی شمشیر بر میان بند پس منعم خان او را رسیده با و باز گذاشت و چون خانانان
 منعم خان فوت کرد و او دفعی کرد و باز به بنگاله مستقر شد و خانانان بفرمان اکبر بادشاه ایالت بنگاله یافت و او در او از منور و شهادت
 و سه میان گریه و مانده و زرم به قتل رسانید و دولت افغانه از بنگاله پیر گشت و پس از چند قتل و خان که ذکرش گشت
 بر او رسیده استیلا یافت و او را شش در او رسیده مرقوم است بالجمله بنگاله به تصرف سلاطین تیموری که گویا در آن دایمیر از قبیل ایشان
 ایالت بنگاله می پرداخت چنانچه در عهد جهانگیر بادشاه تا عهد محمد شاه بنیر به بادشاه اسلام خان حبشی که ذکرش در ضمن او رسیده گشت
 و اسلام خان حبشی و دیگر آن و سیف خان برادر عمده الملک امیر خان و غیره مبارز الملک سر باند خان که از قبیل شاهزاده خطیم پشان
 این بهادر شاه که بنگاله را بگیرش بود و جعفر خان المصطفی بر شد قلیخان که ششم از ذکر هر دو در ضمن بنگاله مرقوم گشت ایالت آنجا رسید
 و بعد از مرشد قلیخان و مادرش شجاعت خان و بعد از او سر فرزند خان از بی یکدیگر ایالت بنگاله و علی و لودی خان برادرش
 حاجی احمد که هر دو عظم شاهی بودند بنا بر نوکری پیش مرشد قلیخان آمدند و مرشد قلیخان چون ایشان را دید گفت مطنه خاطر آنست که خاندان از ایشان
 گزند رسد و آخر چنان شد بالجمله چون مرشد قلیخان ایشان را نوکر داشت ایشان بر فاق شجاعت خان و مادر مرشد قلیخان قیام
 نمودند و چون شجاعت خان بر ایست بنگاله رسید علی و لودی خان را بعد چند سال است پشته داود علی و وردیخان به پشته شتافت و استقلال
 یافت برادرش حاجی احمد در بنگاله پیش شجاعت خان ماند و مقرب آنحضرت گردید و اعتبار به هم رسانید و چون شجاعت خان در گذشت
 و پسرش سرفراز خان بجای او نشست حاجی احمد بنایت متغیر شد علی و لودی خان خیال یعنی بخاطر آورد و بر او خود حاجی احمد را از
 کنون خاطر خویش آگاه ساخت گویند که حاجی احمد سرفراز خان را عیاشی شهرت پرست داشته به برادر خود علی و لودی خان نوشت

پادشاه بوس ریاست بنگاله بخاطر آورد و متوجه بنگاله شد حاجی محمد رسوخ و فدویت علی و ردی خان عرض میداشت و گفت که
 علی و ردی خان میخواهند که سعادت قدر بوس حاصل نمایند بسیاری ازین فوج سخنان رسوخ آمیز بزرگان میراند و هر روز از طرف
 علی و ردی خان محف و هدایا بنظر میگذرانید و او را بکار و فریب غافل ساخت علی و ردی خان از شکر کلی عبور نمود حاجی احمد از طرف
 راز مرشد آباد بر آورد و بر سوختی شکر گاه ساخت علی و ردی خان نیز در انبار سپید دیگر روز با سپاه خویش سوار شد و عسکر رزم کرد
 سرفراز خان چو زنا چار سوار شد اکثر سپاهش را که حاجی احمد با خود متفق ساخته بود در جنگ حرکت نداده و بجای کرده پراکنده شدند سرفراز خان
 بقتل رسید و دیگر علی از روسای بگرا ناکه دلیر گنج در مرث را با د از انبیه اوست و دیگر محمد خوش که ایشان هر دو معبداران عمده ملزم
 پذیرش شجاعت خان بودند آماده رزم گشتند علی و ردی خان که سرفراز خان کشته بود گفت که اکنون جنگ برای چیست من در برابر خود
 شما یان را در حشمت و شوکت خواهم داشت گفتند که خداوند کشته شد زنگانی به بنامی فخر تویم و حمله آوردند سپید دلیر علی با بسی
 کس شهید شد نهایت جنگ علی و ردی خان در برابر و یکصد و پنجاه و دو بزرگان کشته شدند باقیست میر محمد باقر خان که به سپهش از طرف
 مادر به سلاطین صفویه می پیوند و وقتیکه در ایران سلطان محمد افغان غازی قندهاری استیلا یافت اولاد سلاطین صفویه را بکشت
 آورد و بکشت میر محمد باقر خان از راه دریای بنگاله آمد شجاعت خان او را قهر و داشت و دختر خود را بقتلش داد و ایالت او را
 با و تفویض نمود چون سرفراز خان کشته شد میر محمد باقر خان موصوف و میر حبیب که از اکابر نقای شجاعت خان و سپهش سرفراز خان
 بودند با اتفاق دکنیان که با علی و ردی خان محاربات کردند و منظم باز گشتند آخر الامر میر محمد باقر خان از حبیب جدا شد و کجا گشت
 و قتی که شاهزاده عالی که عظیم آباد را محاصره داشت میر محمد باقر خان بنامیور آمد و در آن هنگام رتسم حروف در غازی پور بوده و تکلیف
 رفاقت کرد و بعد موقوف ماند و همیشه عالی که آمد و بخشی سوم شد و چون شاهزاده در چینه جلوس نمود و تخت نشست همه اش با که آماد
 آمد و بیمار شد و در گذشت و چون میر حبیب فوت کرد و گوی بهوسله بفرمان راجه ساهو والی ستاره گنده بزرگان را فتن گرفت علی و ردی خان
 با و مکر صفاف داد و ظفر یافت و نوبتی اکثر روسای دکنیان را بنا بر مصالح و لشکر طلبین و بغیر بکشت و سپاه منظم باز گشت سال دیگر
 دکنیان باز بورش آوردند و چنین هر سال میافتند تا آنکه علی و ردی خان از دست دکنیان عاجز آمد و بار گنجی صلح کرد و او را
 و جوته بنگاله با و داد و چندی مطمن نشست و در گذشت و بعد از او سراج الدوله بن زین الدین احمد بن حاجی احمد که از ملین آمده بکم
 نبت علی و ردی خان متولد شده بود و علی و ردی خان سپهر داشت و او را و لیعهد خویش گردانیده و یو و یحیاست او نشست گویند که
 علی و ردی خان هنگام رحلت سراج الدوله را وصیت کرد که زینهار با انگریزان مخالفت نکنی و ایشان را انجیال ایشان گذاری و گویند
 آنکه مخالف نگذاشتی میر محمد جعفر خان شوهر همیشه من هر چند گفت که اکنون مخالف نمی بینم اما از و بهوشیار یا شمی با حمله سراج الدوله در
 ایالت خویش لشکر بکشته کشید و انگریزان را از انجا براند و در آن شهر که کشته خویش بگذاشت و میرش را با و مر اجبت نمود سال دیگر
 انگریزان کشتی های خود را به کلکته آوردند و گماشته های سراج الدوله را از کلکته برانند و سراج الدوله متوجه کلکته شد و انگریزان آماده
 حرب گشتند و با میر جعفر خان در ساختند سراج الدوله رزم کرد و منظم باز گشت و مجال اقامت در مرشد آباد نداد و او را به گشت
 با و خبر دست میر محمد جعفر خان گرفتار شده به قتل رسید و انگریزان میر محمد جعفر خان را بکومت بنگاله و عظیم آباد نشاندند میر محمد جعفر
 بریاست رسید و همدین آنها شاهزاده عالی که که رزم فراین نداشت پشته را از و بر و دوم در پشته محاصره داشت میر محمد جعفر خان سپهر خود

صادق علیخان غوث میرن را با قوچ کثیر و جامه انگریزان بطنیم آباد فرستاد میرن باغلی گهر زمر کرد و طفر یافت شاهزاده به شورت کاران نمایا
 راجه پشین از راه چهار کشته به بنگاله شتافت تا میر محمد جعفر خان که در بنگاله بانگ سپاه استقامت میداد بدست آورد میرن به تعویب
 شاهزاده پرداخت چنانچه یک منزل پست غیرت میر محمد جعفر خان با شماع توجه بشاهزاده اندر شد آباد برآمده بمنکل کوٹ رفت عالی گهر
 به بروان شتافت میرن میر محمد جعفر خان پیوست شاهزاده عالی گهر باز از راه چهار کشته مر اجبت به پیشه کرد و در خلال این احوال
 خادم حسین خان که از قتل میر محمد جعفر خان در یوزینه بجاگوست می پرداخت بغی کرد میرن عبور گنگ نمود و خادم حسین را از یوزینه
 براندر متعاقبش پرداخت و پیوست که خادم حسین خان را بوسیله کرده بجانب پیشه شتاب و قریب رسیده بود که او را میر کند درین اثنا میرن با صافه
 افتاد و بلاکش کرد سپاه میرن از تعاقب خادم حسین خان برگشت و در شیش شمس الدوله انگریز صاحب کلان کاکته که با میر محمد قاسم خان و میر محمد جعفر
 دوستی میداشت بمولود میر محمد جعفر خان را از حکومت بنگاله عزل کرد و میر محمد قاسم خان را بجاگوست آمدن از احوال میر محمد قاسم خان در زمین
 گذشت و چون میر محمد قاسم خان نریاست بنگاله بر خاست انگریزان دیگر با میر محمد جعفر خان نریاست بنگاله نشاندند و بعد از دوام ریاست بر سرش
 شجره الدوله گذشتند و همچنین بعد از دو برادرش سیت الدوله بن میر محمد جعفر خان نام ریاست نهادند و دو سال حکومت کرد و بر خیز چاک در گذشت و اکنون
 هزار و یکصد و نود و پنج خیریت مبارک الدوله بن میر محمد جعفر خان ریاست بنگاله است و صاحبان انگریز شاهزاده لک و پیر سالیان بنابر اخراجش میدهند
 و منصب یوانی بنگاله از طرف عالی گهر بنام کمپنی است که کاکته نیر در شریعت مشرق بنگاله باطل جنوب و از مرشد آباد است و در منزل میانه مسافت دارد
 و اکنون آن شهر نیست و رعایت و سعادت و آبادی و عمارت عالی و قاعه استوار میدارد و همه اشیای جهان در آنجا موجود بالفعل
 و در بنی تختگاه هندوستان و مسکن انگریزان است و صاحب کلان کاکته بر تمامی صاحبان انگریز تا بنگاله و ما تر گنده و نیس گله
 که متصل شاه جهان آباد است فرمان رواست و پیش ازین کلکته آبادی مختصر داشته معراج الدوله نیر علی وردی خان در عهد
 خویش انگریزان را از آنجا راند و باز انگریزان بران سستولی شدند چنانچه در ضمن لیاری و بنگاله گذشت از ان زمان آبادی و رونق آنجا
 روی ترفیع دارد و پیشه که عظیم آباد نامند چون بعد از عالم بهادر شاه ابن عالمگیر صوبه مذکور بجاگیر و اقطاع شاهزاده عظیم الشان بوده و بعد از
 ستم گردانید اکنون دارالحکومت است که در زمان پیشین بهادر دارالحکومت بود چنانچه در وقت تر پنهان صوبه بنام رسمی نویسند با لحاظ
 پیشه شهر نیست بزرگ که بر شمال آن دریای گنگا متصل بگذرد در قسم حروف آن بهار مر اجبت بوطن کرد و پیشه رسید و با شاه نعم
 درویش که در آن عصر مانند شد ملاقات کرد و ستایه چند از تصوف و طریق بر رخ پرسید شیخ فرمود که جلونه بر رخ سیکند که قسم به شغل
 صورت مرشد را گاه گاه بهر دست نیست خیال میکنم فرمود که خود را به شفته مرصورت مرشد اندیشه باید کرد و خود باقی بماند نیست قافی اشخ
 و الرسول و قافی الله الحق که هست فرمود شاعر گوید سب که در دل تو کل گذرد کل باشی و در بابل بی قرار بابل باشی و تو جزو
 حق کل است اگر روزی چند اندیشه کل پیشه کنی کل باشی و سی کرده از پیشه جانب جنوب در دهن کوه گیانا نام جاب نیست
 که بعد بنمود است آبادی مختصر دارد و حسن اثاث در آنجا زیاده اند و کور است و در عظیم آباد و باستان بسیار گرم و پرستان خوب باعتبار
 باشد و کساری نام غله تیر آنجا بسیار بود و این بلاد اکثر از کثرت دریا بهر سبز و شاداب باشد و باوند کمتر و زود غله شالی خوب پیدا
 میشود و آب تباری و نیشکر و دیگر قبول خصوصاً کنی و سیوه که مثل نبات بزرگ که کوس آنرا بردارند آنجا فروان پیدا می و از دوار دریا با
 این بلاد گنگا بود و سون از جانب آمد و دجله و نریده از یک بویه نزدیک گده خوش میریزد و نریده بجانب دکن میرود و سون دجله

جانب شمال آمده بنگاه داخل شود و سر جوار کو سپار آمده نزدیک شهر گنگ می پیوند و گنگ نیز از کوه شمال می آید و متصل حاجی پور
داخل گنگ می شود و گویند که تا جیل کرده و گنگ سنگ ساک رام بر می آید که هنوز در آن سنگ اعتقاد است تمام است و نزد
رستم حروف ساک رام سنگ موسی است و این سنگ نجاک که هر دو سیاه میباشند و گویند که چون ساک رام را بشکنند مقدار طلا
از آن بر می آید و آن سنگ اکثر شکسته بدست می آید چه طلا از آن گرفته باشند و سنگ ساک رام مختلف الشکل و متنوع الاوضاع
بسیار از آن پیدا می شوند و در بعضی سوراخهای و در اندرون فغانهای ستون دارند و در اکثر دایره تو بر تو که آنرا در بندری چک دانسته و آنکه
از آن طلا بر آید با اعتقاد هنوز از زمان لچمی نراین خوانند لیکن ازین قسم کمتر بدست آید و دیگران با ساسی های مشهوره اعتقاد
به بنود بلب یا پیدائی دارند و دیگر گرم ناسا از کوه جنوب آمده و در گذر جوار گنگ ملحق شود و این نیز از جنوبی کولا آمده در پشته
گنگ داخل شود حاصل آنکه اعتقاد و دوری خورد و بزرگ از جنوب و شمال گنگ اتصال یافته در یابی کلان می شود و دیگر رودها
خورد و بزرگ را شمار می هست طول این صوبه از گنجی تا تبار یکصد و سست کرده و عرضش ترتیب تا کسا جنوبی و صد کرده شرقی آن بنگاله و
غربی آن آله آباد و از شمال و جنوب آن کوه بزرگ سر کارش بهار و حاجی پور و دیگر و سارن و نربست در تها س و غیر
شامل بر صد و چهل محال است و هشت کرد و هشت لک و سی هزار دام بود و دیگر شهر مختصر است در عهد محمد اکبر بادشاه راجه لودر مل آنجا
قلعه گلی ساخته بود شاهزاده محمد شجاع ابن شاه جهان بادشاه بر دریای گنگ سمت جنوب قلعه سنگین با کاخهای کهن عمارت نمود
در نظامت میر محمد قاسم خان شهر مذکور کمال آبادی سیداشت و بطرف مشرق آن شهر بقاضیه قلیل از دریای گنگ تا کوه سمت جنوب
دیواری کشیده اند و در بی دران نهاده و آنرا تیلیا گدیس می نامند و سرحد بنگاله می شمارند و درون قلعه چاه است که در قلعه در یک سال کمتر
بوقت تا تعیین از آب آوار سار و سر و دگوش ساکنان میر سید هر چند انگریزان و دیگر دانیان در محل این معمارت و دنیا میند حاصلی نخریده
نی شود و با اعتقاد شهر آسایش گاه شهید است و بحوالی چاه مسطور مقابر بسیار است الغیب عند الله و از سر کار مذکور در آن کوه چهار کشته
مقامی است غسوب بهار و لود مشهور به بختیاته زیارتگاه بنودان در هر سال روزی معین بر همان و دیگر اقوام مختلفه بنودان و در
آب گنگ می آرند و از آن آب او را غسل میدهند و مجاوران آنجا بر سر گرم بازاری از خود خطه نوشته و آنرا مالی بختیانه نامیده بر سر یک
آر بنودان معتمدان مالی یعنی دستک نرند آن چاره بهر طور یک باشد آن مبلغ را اداناید سر کار تر است از دیر باز دارالعلوم کتب بهندی
بوده آب موانک می دارد و طرف شمال عظیم آباد واقع است و جغزات آنجا از یک الزمره و واقع نامند و رسم است که آنجا آب را در شهر
سیانند و اگر چنین کنند ضرر عظیم بدیشان رسد و گاوشین آنجا قومی الحال بود که شیر آنرا شکار نتوانند کرد و هنگام بزرگال آهو و گوزن و شیر
به سبب کثرت بارش از جنگل و دشت آبادی در آیند و مردم آنرا شکار کنند جازن و سارن و سر کار و بنود بطرف شمال دریای گنگ
در جازن غسم ناش را در زمین قلیه نارنده بریزند و بی زحمت کشتار بر آید و در جنگل آن فاضل دراز بسیار بود و سر کار سارن قصبه است
سیوان نام و بر اتصال آن آبادی گنج علی گنج از انبیه راجه علی بخش فاروقی است که در آن مجمع فضلا و علما و عصفری تبتی بوده و اتمشه باو
و استغنه و بار شرقی و شمالی مخصوص اجساد و متفرقات مانند مس که از نیبال آرند و دیگر رصاص و آهن و غیره متفرقات چون زرنج
صفر و احمر و کبریت و غیره لبنایت پسندیده و از آنجا میباشند و شتر از آنجا هشت منزل می گویند و اکثر مردم آن نواح بد آنجا آمد و شد میدارند
رستم حروف یکد و سال پیش راجه علی بخش بسر برده اوقات شبانروزی او به کرد و فکر و اشتغال بدرس مثنوی مولوی ارم و تملک

در آن

قرآن مجید و موم و صلوات و معمودیده و از فقر و تنگدستی حالتی داشت و از شجاعت و مهت در آن قلعہ نظیر او نبود و اکثریہ تفصیل آن برادر
از مطلب بازی مانند یک احوال انکسارفت چه در موسم برسات از یک تاصد و از صند تا هزار سوار و پیاده بی روزگار در انجامی آمدند و می
خواستم که برسات اینجا بسر برم قبول میداشت و گاه و بانس و غیره اسباب چهاونی بانهای غشید و وظیفه هر روزه سه سوار چهار آنه
پیاده یک آنه از لبقال جنس مقرر کرده میداد تا آخر برسات آن جاری بود و طرفه آن که ده و دوازده هزار سال تمام او را حاصل بود و خارج
بنایت مختصر داشت همیشه مقروض می ماند از اینجا است که گفته اند مهت بدل است نه بال رجناس قلعہ بر فراز کوه رفیع دارد که گذاره
بران و دشوار بود در کمال وسعت و استحکام که در مهند مثل آن نباشد و آن از بیمه راجه ریت بن سنکل است و سنکل معاصر کیکاؤس
کیانی بوده و احوال سنکل در شاهنامه فردوسی مرقوم است و از فراسیاب والی توران او را بطبع ساخته بنگ که بهما یون ستاد
در رویی بردست رستم بن زال و زمر که به قتل رسید با تلمبه بر جا که در آن قلعہ خمر سه چهار دره کنده آب خوش طعم از آن بر آید انگه زن
که در قلعہ کشائی سه آید روزگار اند چون قلعہ ریتاس را دیدند گفتند که این قلعہ از جنگ بدست نه آید مگر بقرب وصلح و تراضی
گویند که بهما یون بادشاه جت استقبال شیر شاه افغان که بر بنگال و عظیم آباد مستولی شده بود عازم بنگال گشت شیر شاه شهر کور بنگداشت
و از راه چهار کشته به بهار آمد و نامه براج رگینس صاحب ریتاس نوشت که خزانین و عورات را در قلعہ جاو بد تا بخاطر جمع برفه نمودن
پروازم راجه در خزانین اطلع کرد و آن رضا داد شیر شاه هزار محفه ترتیب داده در هر یک مردی با سلاح نشانند و در محافه چند کدیش می بردند
نزدی چند راجا داد و با کف مدور در آید بهای زبرد برسد و هر یک راجه بی بجای عصا بدست داد و بقلعه فرستاد مردمان راجه چند محفه
که پیشین پیش می بردند تفحص کردند و زمان دیدند کسان شیر شاه با کسان راجه گفتند که لایق نباشد که بیگانگان زمان خداوندان ما را ببینند
راجه ملازمان خود را در تفحص مانع آمد محفه های مردوزن چون به قلعہ درآمد مردان از محفه یا شمشیرهای کشیده برآمدند و مزدوران را چون پیشی
یا ایشان یار شدند و روی بسیاری راجه نهادند راجه بگریخت و از قلعہ بیرون رفت و قلعہ بدست کسان شیر شاه آمد کپتان جوانان
اسکات احوال شیر قلعہ شیر شاه شاهنامه که در عهد محمد اکبر بادشاه عباس بن شیر علی شروانی تالیف کرد و بار اقم می فرمود که شیر شاه قلعہ
ریتاس را بوسیله برهمنی که پیش راجه ریتاس معتبر بود مبلغ داد و گرفت بشرط آنکه چند کسان راجه هم در قلعہ باشند عیال و اموال
شیر شاه خوشی راجه داخل ریتاس شدند مردم راجه چندی موافقت گذرانیدند و بالاخر قفیش مردم شیر شاه کسان راجه را از قلعہ برداشتند
و در شیر قلعہ روایت اول از محفه و غیره فرستادن مرقوم است غلط است و ریتاس دیگر در صوبه لاهور است سرکار راجه شهریت بغایت
خوش آب و هوا و مزرعه منزل از عظیم آباد سمت جنوب واقع است و سیوه چرخ و نار جیل در آن ضلع از آن باشد و دود منزل بهار جنوب
کوه بر جوست و در آن کوه معدن طلق سفید است که از انجامی آمدند و از آن فرو شدند و راجه آنجا کامگار خان کجک نهایت پیاده دست بود
در مسعود و نواده می نشسته و او آنست که بخرمت شاهزاده عالی گوهر بنگام شاهزادگی اعتباری عظیم داشت و در محاربات عظیم بازیگر
کوشش با سه بلوغ نموده میر محمد قاسم خان در لفظ است خویش او را اخراج کرده و آن ضلع را بنعم زلوه خویش ابو علی خان داد بعد از
یک سال او را عزل کرده بفراده دیگر مرزا اسد اللہ خان ابن محمد حسین خان تفویض نمود و او را به هزار سوار بد آنجا فرستاد و در اقم حروف
را بخش او ساخت راجه کامگار خان نسبت جنوب برآمده و از اینجا به ناک پور رفت مرزا اسد اللہ خان و نواده و سهوه سنکل
گشت و بتعاقب او شتافت و بعد از یک ماه بقطع مسافت کوه باو همیشه با می سخناک متصل گشت و نسبت رسید بهرام گنده باز گشت

چون بدینجا رسید شهری مختصر و بد که اطراف آن کوستان و بامین آن قطع زمین وسیع و مقلع در آن آبادی رام گد بود و فوراً بغات از آن
 و نارنج و مانند آن و قلعه از سنگ گچ بنیاد استوار برافراشته و درمی از بهمت خویش باستانه رویین آنجا گدشته و بالاسه آن چو کشتی
 مختصر ساخته و آن قلعه چهار برج داشته مرزا اسد الله خان بمحاصره آن پرداخت ساکنان قلعه توپچی بدل خود راه داده و روز دیگر هنگام
 شب بگریختن مراد را آنجا محافظان گذاشت و تا یکماه پناخت و تاراج و بیست آن فوج پرداخت در خلال این احوال هر چهار برج و دروا
 قلعه مجموع پنج جاقب زده و باروت در آن انباشته آتش داد و همه را برانداخت و آن مثل تلی خراب شده بود و چون غله روی
 نهاد از آنجا مراجعت کرد و از راه گمانی اندر به حربه و کز زمه در شش روز نیوده آمد و اینطرف گمانی اندر به حربه و کز زمه در شش روز
 انزعاع نموده متصرف گشت و در آنجا قلعه خام لغایت استحکام احداث کرد و نام آنرا اشش المکرر بگذاشت و انایان بقال بدگرفتند و مختصر
 آن میر محمد قاسم خان از انگریزان منزه شد و شش المکرر کس که گمان در اغان نمود و بعد از نه هفت میر محمد قاسم خان را به کار گارخان
 از آنجا بگریز آمده بر ملک خود استقلال یافت میر محمد قاسم خان موقع گماک پیش وزیر المملکت نواب شجاع الدوله شتافت و راقم حرف
 بعارضه جاری در برابر ماند بعد از اعتدال مزاج بر طبق معرفت سابق و سلوکی که والد قاسم بانا مدارخان برادر کار گارخان بهند فرست
 بادشاه در وقت لغامت پنهان بیکار از المملک سر بایند خان کرده بود و باراجه کار گارخان ملازمت کرد و او عنقریب بمرض اسهال در گذشت
 راجه در ثعلی خان ابن نامدارخان برادر کار گارخان بجانش نشست و سلوکی شایسته با راقم الحروف نمود و یکسوم سال آنجا اتفاق افتاد
 افتاد و اثنای آن خان را کار از کشماکش انگریزان رونق نگرفت موده اوراق لغویت بکار انو عظیم آباد رسید و نور الحسن خان این خوش خان بلکری می
 که بر فاقه راجه شتاب رای آنجا اقامت کنم پذیرفتیم از پهنه سافت کرده بر دولی دریا آباد و عمارت صوبه اوده آمدیم با محب یک رنگ مرزا توپک
 صاحب برادر حیدر بیگ خان که از جانب وزیر المملکت شجاع الدوله بهادر از باره بنکی تا اکبر پور سر پور عامل بود ملاقات نمود مرزا می
 سلوکی مناسب نمود و سپان را در آنجا گدشته آنوله و اثر جدیدی نزد محمد قاسم خان رسیدم و زیاده از سابق مغرور گم شتم با جمله
 برسم انهر در ملک بهار لغابت پسندیده مشاهده و ملاحظه رفته و آنچنان است که زمین مثل تالاب و سنگها حفر کنند و بار لغافت یکا قند
 و زیاده بران بعضی پنج شش کوچه راه گذار بران باشد پشته و مانده می نمیدهند هنگام برشکال آب از کوهسار و صخرای آنجا جمع شود
 و آن آب در فصل بهار و یا در سالیکه بارش کمتر بود صحت زراعت کند سهمنه لون شهریت مختصر و بقره شیر شاه افغان که ملکات بهار و ستار از بیلان
 انزعاع نموده بود آنجا واقع است در میان تالابی فواح که آتش لغایت عمیق است و جهت آمد و شد مرطوبی بران بسته بود و وقت لغامت میر محمد قاسم خان
 بسکته شهر بدستی رفته ایشان لغو خود را در بقره گذار شتمند و ذوق از ان بل شکستند و اکنون مردم آنجا شش نشسته می روند قاسم حروف آن شهر
 بسیار قشاک کرده و بعد از انشا ختره از قوم افغان لودی ساکن سهمنه لون بکلج در آورده و در بکار لون از بقره مشوال پیش از طلوع آفتاب در آن
 و یکصد و نود و چتری پسر متولد شد و بر طبق مشاهده رویا فشره بلام سیمه سخی با شش سیمه سخی دلقرن پنج تولدش یافته هر چند این حکایات از سیاق
 تاریخ بر نیست اما اکثر از اوقات حالی مرقوم است از ان قبیل است لغت در سهمنه لون از قدیم قوم بهوج پور به مندر چنانچه در عمر فرخ میر بادشاه لغات
 عظیم آباد بتقریبی میر طاهر خان بشرط استیصال راجه و بهوج پور به که حلقه شروان بکثرت خزان عساکر معروف و معروف بوده بسیار المملک سر بلخان قهر
 سر بلخان که لغات آله آباد شست از آنجا مغرول شده در ان جانب شتافت و برشکال در پهنه گذارید و بعد لغتضای برسات داده مرزا سوار الاله
 و المله رستم حروف و شیخ محمد افند غازی پوری و مقدمه روان ساخت ایشان که با بقا یکدیگر دوسه مترل پیش پیش میسر رفتند باراجه

دیر عاریات کرده و در آن هزیمت دادند و آخرین هزیمت او در جنگل پدرونه واقع شده چه از بسیر و غیره جاها و بلعجات هزیمت خورده با محبت
 سی هزار سوار و پیاده در جنگل پدرونه اقامت کردند مقدمه بر بلندخان چون اینجا رسید راجه بایره جدال و قتال برافروخت چو یکپا
 روزی باقی مانده بود سپاه راجه تفنگ با دست گرفته صفت بصفت جنگل پرآمده بر والد در هزیمت و شیخ عبدالعزیز که در میان ایشان یک تیر تیر
 مفاصله بود حمله آوردند سپاه سرداران ارگانه های تفنگ بسیار خسته و شکسته شدند تا بپوشش گنواران نیاورده هزیمت خورده و
 سرداران با سعد و دی چند ثبات و در پند یک ضرب توپ در غول والد در هزیمت و ضربی دیگر در غول شیخ عبدالعزیز را فلوس سوزیده با
 آهین تیار بینک آتش دادن باقی بود گوله اندران آنرا در میان گذاشته گریخته بودند یک دو کس از سواران تفنگ انداز قوی ال
 بران یقین شده انتظار وقت می نمودند تا گنواران باراجه و شیرشادان و فرخان نیز رسیده بودند آنگاه سپاهیان آن هر دو توپ را
 سردادند میدان رزم از سپاه راجه از کشته بایسته باگشت و بقیه السیف جنگل خریدند از اتفاقات یک فلو س بر سینه راجه دیر رسید
 رؤسای مقدمه بجوشش فتح را بقتل نمکاشته بتعاقبش نبردافتند و شب را آنجا ترس و خوف بسر بردند چه مردم آن وقت نقل میکرد
 که هنگام شب از جنگل کرم شب تاب که می درخشید مردم را گمان بود که جاگی تفنگ است که می درخشید و اندک بر سر بخون می آمدند چون
 دم صبح شد شیخ عبدالعزیز و شیخ آله یا جنگل درآمدند مردم و اسبان بسیاری افتاد و دیدند از ایشان تفحص احوال راجه دیر نقل کردند
 یکی گفت که او بر سینه زخم کاری از گولی میدارد و یک ماه در تعاقبش پرداختند و او را به قتل رسانیدند و حکایم موقوفه او را حاکم مطلق
 بدست آوردند و اکنون در وقت انگیزان سید نور احسن خان بگرامی برگشته سسرانوں را ناچار گرفت و تمام بیهوش پوریه را رستمال
 ساخت آله آباد و کتب منویدان پیاک و پیاک نامند و راجه فوراً از خوشان راجه کمایون که بر قنوج استیلا داشت پیاک دارالملک او بوده و
 در عهد او سکندر روی ستوجه نمیداد و در عهد او صفات داد و او میرشد سکندر ظفر یافت و پس از آن سکندر از راه بنگاله
 بچین شتافت چنانچه در سکندر نامه گوید که جو فارع شد از کینه قوریان که کمر بست بر کین فقوریان باجمله تمام صوبه آله آباد
 آب و هوای خوش دارد و گل صوبه فراوان می شود و زراعت نیک و نرخ غله و دیگر اجناس ارزان باشد و بارچه جویند آنجا با نام
 طول آفتوبه از جنجوتی تا کوچور یک صد و شصت کرده و غرضش از گذر در یامی جوسا که گنگ است تا گنگام پور یکصد و شصت کرده و شرقی
 آفتوبه بهار و غرنی ان اکبر آباد و شمالی اوده و جنوبی اندوگده و سرکارش غازی پور و رانیته و چار و بنارس و جویند و کاشغر
 و اربل و کنوار نامک پور و شاه پور و غیره شازده سرکارش مثل برصد و چهل و هفت محال و در اخلاش نمی و هفت کرد و هفت هزار
 است و قلعه آله آباد از قلاع صغیرمند است از پیشه محمد اکبر بادشاه که در میان گنگ و چین قلعه سنگین مثلث شکل با کاههای رفیع
 بساخت و صراط عام که بزبان هندی مانده گویند بر ساحل گنگ به نسبت تا آب طغیانی کرده شهر را مسافت نرساند و بر مانده مذکور شهر
 طرح انداخت و آله آباد بس موسوم ساخت و شاهجهان بادشاه میره محمد اکبر بادشاه در عهد سلطنت خویش آن شهر را با آله آباد
 موسوم نمود و قتی که پیش راجه نول راسه نائب صوبه اوده و آله آباد کاغذ نقشه قلعه آله آباد معمارات و غیره از آنچه در آن قلعه
 تعمیر فرستد در عهد محمد اکبر بادشاه کشیده بودند و در آنم حروف در آن مجالس حاضر بود در آن نوشته بودند که مبلغ دو کروز و
 چند لک هزار و صد و پیه که تعداد هر یک اکنون بنا بر مرور و مرور از یاد رستم رفته و عدد دو کروز و سه آنه بنیاد مانده در تعمیر آن خرج شد
 و نیز مرقوم بود که در آن وقت فی رومیه بنجاه دو تنگه خام از مس راج بود و باجمله دریای چین از جنوب قلعه پرستعل بنویار او یکدزد

و دریای گنگ از جنوب مفتح پیاپی و شمال قلعه بسافت دو کوه میماند و میل کلی بطرف جنوب کرده است بسافت نیم کرده تخمیناً
 از دیوار شرقی قلعه واقع است و در موسم برف گال آب گنگ طغیانی کند و بنیای قلعه و مانده می آید چنانچه آن روی آب جانب شرقی آب
 جوسی درگاه شاه تقي پهلوان است و این طرف منرب شهر کهنه که آباد واقع است و دریای گنگ متصل دروازه تربینی که یکی از دروازه
 جنوبی قلعه است دریای چین میریزد و گویند که از قلعه چشمه برآمده در میان هر دو ریاسیگند رود آنرا سرستی می نامند و تونش بر سرش گویند
 اما در کتب نبود آن برآمدن سرستی از اینجا مذکور نیست مگر در زبان عوام و دیگر در قلعه سروایه است که خیال پوری نامند تخفیکه برای تمام
 آنجا بود و درین برهنه چراغ بدست گرفته اوراد و آن سروایه می برود و طرف آن عمارت سنگین سیدارد و تاجا س می برود که آنجا یک
 درخت برگه خشک است بی شاخ و بی برگ و بر متصل آن در یک است که آدمی بدشواری در آن تواند رفت زن برهنه اوراد آنجا بر
 سخنان چند بر زبان گفته بر میگردد اندک گویند پیش ازین در ویشی جوگی با شش دروغن بسیار درین نیچیه رفته بود باز نگردد و بر تاجا
 شهر که آباد را کرده اول در سن پانزده سالگی هر سال از الملک سر بلند خان که در آن هنگام جهادنی سر بلند خان و بیای سپه دار خان
 و بی سال دیگر در بیای سلطان خسرو بوده بعد از آن در نظامت پسرش شاه نواز خان که از طرف پدر نائب آباد بود هفت هشت سال
 آنجا بسر برده و بعد از آن همراه راجه نول راس و دیگر بعد از شش شدن راجه نول محی و راجا بود و قتی که احمد خان بگش فرخ آباد
 وزیر الملک صفدر جنگ نواب منصور خان را بعد قتل راجه نول راس فرستاد و او و تاجا آباد آمد بقا الله خان و رای پرتاب سنگ
 وزیر علی قلی خان النخاطب بحد رقی خان و در آن قلعه متحصن شدند احمد خان بجای قلعه پرداخت و برین سنگ راجه پرتاب و احمد خان
 متفق گشت و احمد خان چون شنید که وزیر الملک بالهرا را رود کنی با مشتاقان هر سوار متوجه فرخ آباد گشته و عنقریب رسیده بعد بخلاف
 و چهار روز از پای قلعه کارنا کرده بفرخ آباد شتافت را قمر حروف رفاقت بقا الله خان و دیوان موصوف و در قلعه متحصن بوده آنوقت
 قلعه را بسیار سیر کرده قلعه مذکور را از اطراف چهار طبقه دارد و عمارت طبقه از آن منازل و سقف پیرا و عمارت طبقه چهارمی ناپیدا است
 بسبب آنکه از مدت مابود و راس آن عمارت گل و خاک چندان افتاده و از هر سو پویشیده و پنهان گشته و مانده زمین گشته و گیاه بر آن
 رسته روزی از یکی ساکنان منازل دوم که بر سقف عمارت دوم بود یعنی در اینجا می ماند طعام بخت و خاکستر با خاک گشته و سوراخ که زیر آن
 عمارت بود بر بخت و بدانت خود آنرا در تابان بروقی طرف دریای چین انداخت روز دوم هنگام شب آن آتش قوی گشت به
 آنجا و خیره بزم بود آن بسوخت و زبان شعله زدن گرفت و از روزن با ویزر شسته های قلعه سمت دیوار جنوب که بر ساحل آن بود
 شعله مانند شعل بر آمدن گرفت و دو سه شبان روز همچنان ماند که شب چرغان عجب کمی نمود و بر وزیر از دو چیز مرئی نمی بود
 بعد از آنکه نیک سرودند زمین آنجا را حفر کردند و با آستان سنگین برآمدند که زیر خاک پنهان گشته بودند مردم اندرون قلعه منازل
 با سقف های سنگین دیدند دریا قلعه که اطراف قلعه همچنین عمارت دارد چند جای پلوسه آن حفر کردند هر جادری برآمد و اندرون غیر
 از خیره همیشه نبود بغایت بوسیده و گرم خورده بعد پنج شش کوشک و دیوان دیوار سه دیدند و آن طرف دیوار هم بدستور دیوان دیگر بود
 بنابراین همیشه یک ایوان که در طول مقدار جیل یا نچاه درج بود و بخت و باقی ایوان طرفین بسبب آنکه دیوار از موختن محفوظ مانده
 روزی دیگر با حفر کردند و در آن ایوان دو ضرب توپ سیاه و سی جزایر جنگی و یک برنی شلی توپ از توپ خام گاو میش و باغ تپا کرد
 توپ تو استوار نشاند و در طول هفت دره برآمد و آن در صحن دروازه تربینی افتاده ماند کسی نداشت که آن چیست و برای چکار است

که بیرون قلعه بود و عاجز شده بخدمت آمد و پیشکش گذرانید و الدرد قسم اسباب غارتی پدر خویش طلب داشتند و جهان شیر تغار و دو علم تسلیم نمود و دستار بیل شد و آن تغار که قبلی بوده بعبادت بلند آواز را رقم آفران بنظر راجه نول راسه داد و چون در عهد محمد شاه دیگر بار نظامت آمد آباء معزولی محمد خان بنکاش فرخ آبادی پسر بلند خان رسید پسران راجه ابا گنده بر قسم تواضع آوردند و اتحاد سابق را تازه کردند و یکی از سرکشی راجه اربیل بنکه شاه نواز خان که از طرف پدرش سر بلند خان حکومت آله آباد داشت از درگاه محمد شاه ایالت آله آباد بناام محمد خان بنکاش فرخ آباد محقر گشت سر بلند خان از شاه جهان آباد پسر خود شاه نواز خان نوشت که دخل بند بر حسبونت سنگه راجه سرمانک ضلع بهندوی که پیش ازین هنگام نظامت محمد خان بنکاش دختر خود را بقصد محمد خان بنکاش داده بود و دختر محمد خان بنکاش می شد یاشار محمد خان بنکاش بنوا ج ایل رفت و دو هزار سوار و سبست هزار پیکار و تفنگچه فراهم آورد و عمل بکراجیت ابن جو کراج کملوار راجه سخی پور گشت و غیره از سر کار ایل با و حقیق شده باشند محمد خان حاکم اربیل آماده رزم شدند شاه نواز خان آگاه شد و از گدگی لالی حاله برگشته سی کرو را هزار سوار را بلیتار کرد و محمد خالق داد خان این رتیمان افغان ترین را با شش صد سوار در لشکر گدشت قسم حروف را مقدره عساکر نموده و شش گنیزه از کما کسوتن عبور گنگ نمود حسبونت سنگه پیش دستی کرده با سید محمد خان مصان داد قوج خان موصوف به نریت رفت و خود با جاعه قلیل از دربار اندازان ثبات در زیر که ناگاه رتسم حروف بر سر مخالفان رسید و بلا وقت با ایشان رزمه صعب کرد و شاه نواز خان از دست چپ بر مخالفان حمله آورد و راجه و بابان که قبل ازین پیاده شده تماشای نریتیان سید محمد خان میکردند و سپان که بستم سائیان عقب غول بودند از آمد شاه نواز خان سائیان معه سپان گشتند راجه و بابان قتال فاحش کردند و آخر نریت رفتند شاه نواز خان ظفر یافت روز دیگر هزار و هفت صد و سبست کس از مخالفان مقتول به شمار آمدند و از لشکر بایان شاه نواز خان پشاور و کس زخمی و هفت کس گننام گشته شدند و مرز پور که در کسپ است و از بند هاشمی قریب تر است آبادی مختصر دارد و اکثر آنجا تجاران و بیوپاریان مال و اجناس خود را از شهر های دور و دور از خصوص شل کشمیر و نینی تال و کما یون و لهما سه و مشرق می آرند و می فروشند و از آنجا بجای دیگر می برند اکثر چپنها آنجا محبب تنان از آن است می آید خصوص اقمشه ریشمی و پارچه سفید پوری از آنجا که خوانند خرید کنند و همچنین اشیاء بقول شل کیانه غیره مرز پور از جمله اریک و اریک آنرا گویند که جمله اشیاء آنجا خرید و فروخت میشود و شمال مرز پور تنانه است سسی به بند بافته دی و از عجایب آن تنانه که هندوان در آن مکان رفته زبان خود را از کار در بریده اند آن نیت می کنند بعضی رانی الفور و برخی را بعد سه چهار روز زبان بدستور دست می شود راقم این را از معتبران شنیده ام جمع شنید و کی بود مانند دیده با جمله در وقت نظامت مبارز الملک سر بلند خان جو کراج و پسرش عمل بکراجیت کملوار که ذکرش گذشت راجه آنجا دیوچی پور و غیره بود و از چند گاه که نیر خیت بن بکراجیت اخراج شده بهیاسی بگنیزه و بلوند سنگه راجه بنارس آن مکانات را متصرف خود میداشت و مالکدار شجاع الدوله بود آصف الدوله بنارس و غیره بانگیزان تواضع نمود و سالی دو بران برآمد و در سنه یک هزار و یکصد و نود و پنج هجری سپهر پایم و جو اتمان اسکاٹ صاحب راقم حروف حسب حکم صاحب کلان کلکته از قلعه گوالیار مرز پور رسید و چپاوتی نمود و در غلخانه بنارس و چپا رشتاقتن درین اثنا با صاحب کلان کلکته در راجه بیت سنگه کمال رنجیدگی بمیان آمد و آن در ضمن بنارس مرقوم است کالنجر قلعه بعبادت متین در کوه رفیع انزلیه راجه کیدار است و او اطاعت یکبار و کس کیانی ابن کیقباد و بادشاه ایران می کرد و در آن قلعه معبد کال بیرون مشهور است و آن قلعه را

رام چند بعد از فوت سایم شاه بن شیر شاه گرفته بود و در هند در وقت حاکم بن محمد اکبر پادشاه هند و تبریز سلاطین محمود
 گورکانشه مانند تا آنکه در هند سلاطین محمد شاه بنافیر و سلاطین اود و چند سال دیگر از قلعه دار کالنج که میر سونگو و میر سونگو نام شده و ایشان از
 برادر زادگان عمده الملک امیر خان بودند بواسطه و سلوک بگریخت میر سونگو و سید سونگو از انجا برخاسته در آن آبادند بالجمله اکنون
 راجه هند و پت و کله و پسرش در تصرف دارد و در بنگال آن آیتوس و درختان سیوه خود و رولب یار است و فیصل هواری از آن بنگال
 آرند و نزدیک آن کان آهن و از بعضی جا الماس ریزه بدست می آید برنا شهر است متوسط از انبیه شش سال که پست سال نیزش هند
 و اکنون نشین راجه هند و پت از اخلا و چند سال دیگر است راقم حروف رامیر محمد قاسم خان از امر هند و آنکه انجا فرستاده بود
 بکوره جهان آباد شده هر گره سمت جنوب قطع مسافت نموده غنوبرین کرده بمنزل بدینا منزل نمود و از انجا براه جاری جوهری در
 چهار پنج روز بموضع سنگ گدازه که زیر گهاتی بزنا واقع است رسید متصل آن در کوهی کان آهن است اینک ان از انجا سنگها مخلوط از آهن
 آورده در سنگ گدازه می گذرانند تا بنظر فماسازند و آن باطراف و اکانات می رود و قلعه سنگین بر فراز کوه رفیع در غایت استوار است
 مانند قلعه کالنج و در وقت بموضع سنگ گدازه که اچه گدازه نامند روز دیگر رستم حروف از سنگ گدازه برگشتی رفت سه چهار کوه بر ارتفاع
 کوه مسافت بصورت میدارد و در حاق وسط مسافت گهاتی عمارت مختصر و حوضی میان از سنگ بغایت منقطع ساخته اند و انجا منوعه
 در انجا نشین و دارند و صادر در انجا ساخته می آساید بالجمله ان گهاتی گذشته بعد از الماس رسید مردم بسیار جابجا جعفر
 و کندن سنگها و بر آوردن الماس شغول بودند از انجا بشهر برنا رسید شهر و دید مختصر که اکثر عمارت از سنگ میداشت
 و اناث و ذکور انجا اکثر جن ملاحی بی نظیر و مشهور است چنانکه از جابه چهار اقسام اناث است و آن از پدنی فرو تر و از سنگین
 و بهشتی در حسن و سیرت افزون تر باشد انجا پیدای می شود و در پرنایا نیت با تکلف و آراستگی تمام با عمارات مطبوع
 و صحن منقطع و در وسط آن عمارت بزرگ کوهی که آنرا چپر کمش نامند مذرب و مرصع بجواهر ساخته اند و فرش زر تار بر آن
 گسترده و آنرا نشست گاه پرن نامند در پیش میگویند و یک طرف آن بر کرسی قرآن شریف نهاده و بطرف دیگر بر کرسی پرن
 که کتاب هندوست مانند قرآن مجید و هست قرآن علما و فقهاء و دین محمدی و بسوی پرن هند و آن بید خوان نشسته با خود با بخت علمی میدارند
 و هر کس انجا رود و از دین و آئین سخنی پرسد جواب آن بصواب دهند و اکثر سخنانی ایشان مثل بر توحید بود و احوال پرن نامند چنین گویند و در پیش
 از مسلمانان در لباس هندو با فقری هندو و عارف که در وقت راجه چند سال دیگر در انجا وارد شد و چند سال است که خوش گردانید و معدن الماس
 در کوه بزرگ تبریز خوش نشان او آن بنابر از دیاد و عقاید چند سال گشت چند سال شهر برنا بر نام آن ویش طرح انداخت و پرن نامند طبع چند سال را بطرف
 دین محمدی مائل ساخت و بخواست که جمله سنگه آن بار از اخلاست کفر و کافری بر آورده بر جاده سلام آورد تا از دست برد و اهل فرصت نیافت که
 مانی تغییر را بکل از قوه فعل آورد و چند سال اکثر تعریف رسول پرن نامند که بسیار گفته از انجا است که بت چند سال لولا که لاکل مانج و خوش
 نوبنی کو توجو به سلم پرن جارا جاکل لوال تپی به راهی بهین بهین که یکچ بهلم و لمجانی جهنمه صورت کی سین لک کنو لک بهلم و محبوب نبی باشد کی صلی الله
 علیه و سلم انجا چون در مجلس راجه هند و پت رسیدم دیدم که مردم مسلمان از عیان راجه اکثر حکایت ساعت بساعت می گفتند یا محمد ای رسول الله نگاه او را
 راجه بموافقت آنها تیری گفت ترسم حروف از راه استعجاب بعضی معنی نمود مردم احوال پرن نامند و چند سال بیان کردند که اکنون یاد آن حضرت را
 بر زبان این راجه کمتر است چه هند و ان مزاج راجه را منحرف کرده اند اما چیزی بجا هر نمی تواند گفت پوشیده ماند که ملک

و کما فی الحال در صوبه آله آباد است راجه سرنگه که احوالش در دنیا از قوالح کبر آباد مرقوم است آن مکالمات باشت و تاراج برست آورد
 بنا بر آن آنکس بزرگمانی معروف گشت و بیاد زاده خود چیت را که تقو لغض منوچیت رای و کما فی الحال مستقل گشت حدود ملک
 و کما فی الحال بیگونه است سمت مشرق تا موضع برگره که از آله آباد است کرده است و آله آباد از موضع نال شمال افتاده و در طرف
 مغرب تا بر گنه کنار یسنه حد زور و در و عمل را حیه هر شین سنگه گوهر که در بنر نشین دارد پیوسته است جانب
 شمال و کما فی الحال در یاسه چمن است که ساحل جنوبی چمن و ملک و کما فی الحال و ساحل شمالی در چکه کوره جهان آباد میزند
 و سر حد جنوبی و کما فی الحال در یاسه زبده است که آزاد در یاسه رواتر نامند و دریای نکر از مشرق تا مغرب بخلاف آبهای
 دیگر جریان می دارد اما دریای مشهوره و کما فی الحال یکی کین است که باین شهر برنا و راج گده بمفاصله یک و نیم کرده از راج گده
 و متصل از برنا سافت چهار کرده میگذرد و در دریای و بنهاد است که از باین مغرب و جنوب می آید و بمفاصله یک و نیم کرده
 از کوما سادات گذشته باین موضع کما فی الحال در بنر چیت و بنی میریزد و از اینجا تا شین بیت و بنی بارند و هنر و سادات سمت مغرب
 و کما فی الحال سر حد ملک و کما فی الحال و آن رودی که در کوز ملک اورچ است سوم مهر چیت و بنی است و آن نیز چمن میریزد
 و در تابستان کشتی مطلوب نیست و از جمله شهرهای مشهوره و کما فی الحال یکی برناست از این چتر سال این چیت رای و آن گذشته
 و از چیت رای که احوالش در ضلع کبر آباد مرقوم است پسرش چتر سال بجای کما فی الحال در کما فی الحال قیام نمود و او را بنده چندان شست
 تراشت هرگاه که پیران ناتمه درویش با او ملاقات نمود و معدن الماس در کوه برنا نشان داد و ستاره اقبالش روی بروج نهاد
 و او چند پسر داشت اما مور از آنها هر دی شاه و چکیت راج بود و در عهد سلطنت محمد شاه این شهادت سید حسین علی خان و
 عبداللہ خان سادات باره غصه فرزند محمد خان بنکاش فرخ آبادی که بنیاست حدود آله آباد رسیده بود با فوجی از افغانه
 با راجه چتر سال و کما فی الحال رزم میسب کرد و او را مغلوب ساخت چتر سال بطاهر تهر صلح و آشتی آورد و در خفیہ باجی رای کونی
 را بدو خوش طلبید باجی را و با عا کر موفور از دکن با عانت چتر سال رسید محمد خان بنکاش با او رزم میسب کرد و بالاخر بقبله
 چیت پور پناه برد و متحصن گشت باجی را و بحاصره بردخت و به اندر او رسد غله کار ساکنان قلعه تنگ خود مرتبه که هر کس را در زمان
 بودی میسب قتل کرد و خبر بر آسمان دیدی و پس در خلال این احوال پسرش قائم خان بنکاش که قائم جنگ خطاب داشت
 با الوس افغانه بدو محمد خان بنکاش رسد و پیش ازین محمد خان پیغام صلح داده بود چون موسم برسات غرقب رسیده بود
 و کنیان بصلح رضا دادند و بدین شتافتند محمد خان بنکاش از قلعه برآمد و در آله آباد محمد کبر خان را نائب گذاشته بر فرخ آباد شتافت
 و چتر سال و رسوائی مستقل گشت و بعد از چتر سال پسرش ملک و کما فی الحال دو حصه به کم و بیش اندک کردند پسر کانش هر دی شاه
 ابن چتر سال بر حصه سوائی متصرف گشت پسر دیگرش جگت راج بر حصه دوم مستقل گشت و چون هر دی شاه در گذشت پسرش
 سیها سنگه بجای او شت و گده کالجز از دست میر مونگا و میر مونی قلعه از بادشاهی بصلح در غایت موفوره گرفت و بعد از او
 پسرش مان سنگه ابن سیها سنگه بر سندر ریاست شت او وجود بسیار داشت برادرش هندو بیت با او رزم کرد و ظفر یافت
 و او را به قتل رسانید و حکومت مستقل گردید و قسم حروف هندو بیت را دیده بود و آن در برنا بگذشت هر دی سبک زنگش شکل
 با مروت و خوش خلق بود او سه پسر داشت سمریت سنگه و اذنت سنگه و دو بهوکل سنگه بعد فوت هندو بیت میان سمریت سنگه

وارنت سنگه محاربات بسیار واقع شده و آخر بحسن سعی بنیه حضوری ریاست بر امرت ننگه قرار گرفت چنانچه اکنون که ستم هزار و یکصد و
 نو پنج هجری است امرت ننگه در برابر حکومت قیام میدارد و جگت راج پسر دوم جتر سال که بر حصه دوم ریاست میکرد و ولسر میداشت
 گمان ننگه و کمان ننگه بعد فوت جگت راج پسر شش مملکت مقبوضه بود و دشمن کردند و برادر تا اکنون تصرف اند چون هر دو بی شایسته
 بگذشت و باجی را دو ملهار را و دکنی بالاشکر و فور و کرم مملکت و دکنه هاست آوردند و مجموعه اولاد جتر سال با اتفاق یکدیگر تا سه سال با کینیا
 محاربات کردند و باره ضعف سلطنت کسی به آنها نپرداخت بالاخر میان فریقین بمصلحت اتفاق افتاد هنگام ملاقات باجی را و با
 جگت راج گفت و فتنه راج جتر سال را اطلبید و محمد خان بگشاد در قلعه جیت پور محاصره نمود و گفت که شما را مثل هر دو بی شایسته راج پسر پسر
 سومی جتر سال و برادر شما بنیسم و حصه خود را از شما بخواهم آن زمان جگت راج یک حصه از ملک خود و بدستور از مملکت هر دو بی شایسته متوفی گردیدند و کینیا
 و دکنه ای را حصه نموده و بخش سوم بی باجی را و داد چنانچه تا اکنون که هزار و یکصد و نو پنج هجری است و کینیا و جتر سال بر آن حصه مستقل اند و
 سعدان لباس خیر بدستور میان هر مشترک است این پنج یک قطعه نامی کینیا و شش اسمی که حصه پور و کالج و غیره بی باجی را و نه داده اند شورام و
 سکر و روسکاف در هر سه محال از توابع آن آباد آن رومی آب گنگ سمت شمال واقع اند و در سکنده مقبره شاه معصوم
 سر کاسه شایسته است و شورام از آن آباد پنج گروه سمت شمال مسافت میدارد در اتم حروف در عمدا یالت سر بلند خان و پیش
 شاه نواز خان هر سه محال در نخواه خویش دشتی شیخ مجاهد بعد از عزمه ملازم سید بنده خان آورده و در اتم حروف بوده و در عو قاضی
 از توابع شورام توطن داشته بندی از او اش در ضمن سبل مراد آباد بنیاد پیشین نظامت سر بلند خان این هر سه محال را راجه بی سنگه
 سوم تنی بعینه اجاره در تصرف خود میداشت سر بلند خان از او تراغ نموده در نخواه را قسم داد حکایتی بحکایتی عجزت انگیز را اتم حروف در
 فوجدار می خود بسن دوازده سالگی قلعه موضع مرون علامه برگشته شورام را محاصره نمود و چون شیخ شش در توقف دید یک ضرب توپ
 از شاه نواز خان استمداد نمود توپ از آن آباد بیرون رسید و کهر می روز مانده به نزدیک قلعه گذاشتند زمیندار قلعه از اندرون
 پیغام داد که قلعه بگیرند و ما را از جان امان دهند کار برد از آن قبول نکردند و کمر بر قتل شان بستند و آن توپ را بسزادند و آوار
 خور و تراز هر کله شد بر کله انداز غضب کردند که انداز باروت زیاده داده و کله گذاشته آتش داد و آواز سخت تر آنجا نکه
 زمین در لرزه آمد و گوشش سامعان ساعتی گشت و آن توپ بشکست و بار بار بار بار با طراف آن پریده جابجا افتاد و کله انداز
 و سه چهار کس دیگر عقب توپ استاده بودند زخم کاری برداشته جان دادند برادر ام این دشمن هر دو بی شایسته بود و چون توپ
 بشکست و بار بار می آن عقب در ترقت و کسان را زخمی ساخت بشنید و بخندید و گفت که اگر بایستد رستم که توپ خواهد شکست و عقب
 کار خواهد کرد و پشت توپ را بطرف قلعه میگردیم تا همه اندرون قلعه میرنجت و مخالفان را ضائع میکرد و بالجملة رستم حروف را بعد
 چهل سال ازین واقعه همراه مکران انگریز با له آباد رفتن شد چون کشتی مکران صاحب بکها بی پاهای مشتمل دیدی بودند رستم حروف
 بر کنار آن دره زیر درخت ایستاده و از کس پرسید که این دید چه نام دارد گفت مرا و آن حکایت محاصره آن بیاد و ام ابدا
 سیر و دیده و قلعه رفتم و دیده پاره آبادی نمیداشت و قلعه ویران مطلق بود اما آثار آن از برج و خندق باقی بود و مورچال حاس
 استادن خود همه مشاهده نمود و بر انقلاب زمانه حیران شدم ساعتی اینجا استاده بخاطر گذشت که سحان الله که فنی در همین مکان
 این کس با سواری فیل و کثرت سپاه حاکم آن ضلع شده این قلعه را محاصره داشت و اکنون فیلستان و از آن بیچ و بجای آن

همه بایک اسپ یک نفر غریب زیر دست چاک می عظم خنده بی اختیار بر بیهوشی کار پاس روزگار دست داده شکر گویان بیکان
 نشسته ام و گفتم صبح که بباد ازین بدر تر گوید و خواستم که سال خورده از دیه طایفه شسته احوال گذشته را از دیه پرسم برهنی جوان که خانه
 قریب بود از در برون آمد پرسیدم که این دیه چه نام دارد گفت مرقون و گفتم چرا ویران است گفت این دیه چهار رئیس داشته و
 اکنون سه از آن ویران اند و یکی آباد است گفتم که قلعه چه آخر است و از کار ام وقت چنان شده گفت بیاد من نیست مگر از پدر خود شنیدم
 ام که میگفت حاکمی این را محاصره کرده بود و نجات یافت شد پس ازین قلعه فتح شد و ویران و خراب گشت از آن زمان ویران است
 گفتم در آنوقت چند کس در قلعه بودند که جنگ میکردند گفت که نسبت و چهار نفر و پنج پسر و شش زن و یک پسر که فلان نام داشت
 این مجموعه بست و شش کس بودند پسر تپا بگذاشته از خانه شورا می جاس خوش و دلپذیر بود و شمس پناهش از گل خام که از بیرون
 هر چهار طرف دو سه کرده جنگل میگردان خصوص سه طرف آن بر مرتبه بود که سواران را بحال فرستن اندرون نبوده و یک طرف اندک و کمتر بود
 و بعد از آن حصار دوم مستحکم از گل خام کشیده و در آن حصار معتبران و متعهدیان راجه استقامت میدادند و بعد از آن حصار سوم در
 غایت متانت تعمیر نموده و اندران عمارت پخته از پشت دیوار براسه اقربا و اولاد و اخلا و محل براسه راجه و دیوان خانه براسه مستعد و در
 غایت وسعت و آبادی و تعمیرش دو منزله و سه منزله کرسی بلند می کشیده و نشین گاه راجه بود و اکنون در کمال خرابی و ویرانی است
 راجه پرتاب سنگه سوم تنی در حکومت خویش بنام خود آنرا بنا کرد و پرتاب سنگه نام گذاشت و چون او درگذشت پسرانش با خود
 در باب ریاست مناقشه و جدال داشتند در خلال این احوال روح الامین خان عسکر راقم حروف که از قبل سپه دار خان ناظم آله آباد
 بکومت آله آباد و سنکر و وسکنه رده می پرداخته و جنگی سنگه بن راجه پرتاب سنگه بخد متش آمد و مخالفت برادران ظاهر ساخت
 روح الامین خان با اتفاق او با برادرانش رزم کرد و طفر یافت و جنگی سنگه را بر ریاست نشاند و جنگی سنگه بجه قلع اندرونی
 پرتاب گدازه عمارت رفیع تعمیر نمود و چون در عهد محمد شاه نظامت آله آباد بر سر بلند خان تفویض شد جنگی سنگه معرفت راقم حروف
 بخد مت سر بلند خان آمد و پیشکش بست و پنج زنجیر فل نخله گذرانید و رخصت آن طرف نیافت و یک سال در گذشت و او
 در حیات علی علیه السلام اعتقاد می تمام داشت و بدو ستار سفید قطعه از پارچه بنر می بست و در محرم هر سال چهار پنج خدی مت
 و بدو در عشره خود عقب مهاد میرفت و تغزیه میکرد و دخترات بسیاری نمود با جمله بعد از او پسرش حیدر و براسه بخطاب راجه چتر سنگه
 سرفراز شد اکثر بخد مت شاه نواز خان پسر سر بلند خان که نائب صوبه آله آباد بود و ماند و حیدر و براسه راد و پسر بودند از زنی
 اولین میدنی سنگه و بوده سنگه و میدنی سنگه از پدر یک راج گرفته بود و بعد از چند سال راجه چتر سنگه رانی دیگر سمی سبحان کنور که
 بنامیت حسن و جمال داشت و در عقد ازدواج کشید و از دو و پسر بوجود آمدند کلاش پرتی پت و دیگر بر اینند و پت نام بوده راجه بنفشه
 سبحان کنور بود و تمامی اختیار ملکی با او و چشم ریاست بر پسر خود پرتی پت نهاد میدنی سنگه از استیلا ی سبحان کنور بخیده از
 پرتاب گدازه بر آمده فساد انگیزه شعار خود ساخت راجه چتر سنگه اکثر در باب بنیاد و فوج از شاه نواز خان می طلبید و در محرم و ثانیان امور
 میفشد چنانچه بامیدنی سنگه اکثر زرها اتفاق افتاد و در همه آن جنگها ظفر رستم را بوده و قتی که میدنی سنگه بالنص سوار و قریب تا
 پیاده فراهم آورد سنگه را که آنوقت از قلع معتبره انضاع بوده متصرف گشت و فساد انگیزه شاه نواز خان بر طبق عسر نفس
 راجه چتر سنگه راقم حروف را با دو هزار سوار از مردم برادری آورده بان سمت رخصت نمود و در آن سنگه پسر راجه چتر سنگه که از خود بود

راجه چتر سنگه

باسه نبر ابریا ده بار اقامت شد باسیدنی سنگه بنگامه آرسه رزم شامیدنی سنگه رزمی معسب کرد و با آفرینمزم بقلعه گنده بیا برد قسم حوت
وزنت سنگه بیاقشش پرداخت میدنی سنگه جمال قوتند در قلعه ندیده کسان در قلعه گذارشته روی بهزمت نهاد بوقت شام اقامت
ساخته پنج قرن حال گردید سجان کنور تکلیف دنیاقت راقم باسپاه کرده که در قلعه برتاب گنده آمده خیمه افت خورند و سه گتری اندامه سوار شده بنگام
شام بشهر بیا د اولین برتاب گنده در آمدیم و در عرصه چهار گتری شنبه گذارشته برور قلعه سوی رسیدیم و بر دیوار دروازه قلعه عبافت
دوسه جریب متفاوت یکینم که مشعلها بران نصب کرده و آن روشنی تا بر آمدن همچنان مشعل بود باجمه حصار سوی راحل کرده بر در عمارت
رسیدیم و پیاده شده اندرون رفتیم و سین دیدیم و سه طرف آن ایوان و کوشک هاسه آن همه و منزل بوده و سایر دیوار بالا خانه
سنگین و شبک بوده و آن محن و کوشکها هم فرش سفید و چاندنی داشته و بر بام خانه بارانی باور باخا شمع چرخ آفرخته از سنگ هاسه دیوار
نماشای مردم میکرد و اطراف محن را با درختان ده بست ساخته آهنی باجیل و سه شافه روشن کرده بودند و بر فرش چاندنی
شمعدان دور ویه آفرخته چون بر سر فرش رسیدیم و بیشتر رسیده بر سر ششم پانصد کس از برادران و همایان همراه بودند همه
صفت راه نشسته در محن سنگه و اهلکاران و دیگر رفقا که معتبره راجه از هند و سلمان آمده در خدمت حاضر شدند و دستار خوان کشیده
و چهار چلیقی و آفتابه که یکی از نقره بود و فرشان براسه شوییدن دست آورده و بعد از آن در محنک های سین قلمی دار و چندی از آن
نقره همه ملو از طعام هاسه متنوعه از قایمه و دو پیازه و پیلا و کیمین و شیرین و نعنعول هاسه گوناگون و نان های شیرمال و باقر خاسه
و اغذیه هندی چون پوری و کچوری که هر یک پوری مقدار شیر کلانی بوده و دهی بڑه و اقسام شیرینی رنگ برنگ و اچار با در عرق نعنع
و سرکه پیش نهادند برادران راقم از گوشت چند و چیز پر سیدند که بگونه است مردم راجه گفتند که ما راجه چهار مطنخ و با در خلی سلیمان
میدارد و قطع نظر از این طعمه ها چون لوح بر دین سلمان مشعل است حاصل که از آن طعام تناول کرده شد چون فراغت نموده شد تکلیف
برخواستن از آنجا نموده بعضی سدا و دیگر که از آن بزرگتر و هفت تر بوده آورده نشان دهند و بر جان دستار خوان ایستاده را بطعام نشانند
و کسانیکه در لشکر مانده بودند در بخش ایما و دیکهای طعام برهنگی و سیانه یا بار کرده باشک فرستادند که در میان دیگر چون شستن اتفاق افتاد
یا آن و تا کو و صحنهای کوچک با فوغل یعنی سپاری و الایچی و لوازم جز بویه و تپه و بادام پیش آورده و چون اهل خدمت از طعام کرده حاضر
شدند راسی بر خاسن نشستن غالب آمد و دیگر باریک پاندهان نقره پرا ببول و چو گنده با نوال و عطر آورده و آن چلیقی و آفتابه
نقره و ظروف نقره بابت اغذیه که پیشیم گذارشته بودند و سب پاندهان خالی و هزار روپیه نقد و یک صد و یک اشرفی در کیسه دارا سس سرخ
و دوسه سب کی از آن ترکی بزرگ ابلق صندلی و دو می تار سب سمنده سیه زانو که هر یک تخمینا بقیمت پانصد ششصد روپیه با شسته
به نذر کشیدند و گفتند که شطرنج و چاندنی با سمنده سید و لوازم آن که بران شسته طعام خورده اند همه آنرا فرشان صاحب برداشته
بسیار کار برد آن زمان راجه چتر سنگه پیش شاه از خان بود و شتر سب سجان گنده نقد بیع نمودن راقم که از لشکر تا به قلعه آمده بودند
یکینم پاس شب مانده باشک خود رسیدیم باجمه راجه چتر سنگه در آخر خرمفلون گشت و نیمه سال در آن حالت زندگانی کرد میدنی سنگه
را با خودی سجان کنور از ریاست راجه یه نصیب گردانید و سپهر خود بر تنی بست را که از سجان کنور متولد شده بود و بعد خویش گردانید
بر تنی پت این راجه چتر سنگه هم سن راقم بوده بریاست برتاب گنده نشست چندان جمال زیاده داشت که از تفریت و توصیف میران
بوده استادان هنر من کوکر داشته و رفنون کامل شده و زبان ترکی و عربی و فارسی و افغانی و دیگر هر با مثل تیر اندازی و نیزه بازی

و اسب تا ختن و چوگان با ختن و غیره سبکباری و علم مجلس بگانه عصر شد و در علم تواریخ مهارت کلی حاصل کرده
 و در فرد فارسی آنچنان درست داشت که اگر پس پروه سخن میگفت کسی در سخن گوئی از لجه مغول ولایت رفرق نمیکرد و صفات
 اخلاق پسندیده از علم و تواضع و سخاوت و شجاعت موصوف بوده و بطریق اسلامیان موصوف بوده و معاشش نیز لطیف و پادشاه بود
 و بجز جامه پیرست راست چنانچه مسلمانان دارند میداشت و مجلس بطریق امیران نامدار میداشت و از مطیعان وزیر المانکس
 ابو المنصور خان بود و نگامیکه ابو المنصور خان از احمد خان پیکش فرخ آبادی بزمیت خورد و احمد خان تا آله آمد در سیدک پرتاب
 دیوان ابو المنصور خان و علی قلیخان ناطم آله آباد که حیدر قلیخان خطاب یافته بود و خان عالم بقار الدخان این هر سه قلعه
 آله آباد و حصن شد و احمد خان بجای قلعه پیرتخت پرتختی پت با احمد خان موافق گردید و بجای قلعه کوشید چون ابو المنصور خان
 باد و مله را رود کنی احمد خان و سعد الدخان رو میله را بعد از زم منظم ساخته بکو و کماون در لال طانک محاصره کرد و بالاخر
 بنمود و بصوبه خود آله آباد و او را حجت نمود و پرتختی پت حسب فرمان بخدمت شتافت ابو المنصور خان او را بکر و فریب بردست
 علی میگجان خارجی به قتل رسانید و خان مذکور را مخاطب بشتاب جنگ ساخت و بعد از او پورش و نیابت در دوازده سالگی بجاوت
 پرتاب گد هشت و او در حسن و جمال افزون تر از پدر خود بود و بعد از حیدر او نیز بزمیت شجاع الدوله ابن ابو المنصور خان
 آواره شده به قتل رسید و ضلع پرتاب گد را چندین عمالان شجاع الدوله تصرف شدند و پس از آن هندو پت برادر پرتختی پت ابن پرتختی پت
 شجاع الدوله بجاوت پرتاب گد رسید و چون از عمده مالگذاری بر نیامد از گماشتگان شجاع الدوله تصرف شدند و پت بخدمت شجاع الدوله
 بطبع ریاست آبابی مسلمان شد و در زم و چیلای شجاع الدوله گشت و بجاوت پرتاب گد رسید و چون شجاع الدوله در گذشت خلف الرشیدش
 آصف الدوله میرزا انانی بر ضلع پرتاب گد گماشتگان خویش گماشت و اکنون شنیده میشود که اکنون هندو پت نو سلم از طرف آصف الدوله رسیدنی
 که متصل پرتاب گد است آبادی مختصر دارد و قیام میدارد چنان شهر است مختصر و قلعه سنگین بر قرار کرده و بجه مشرق بدریای گنگ سمیت
 شمال القلعه بر متصل گد گذر و آن قلعه را در نه صد و هفتاد و یک مجری قونام غلام عدلی پیشکش محمد اکبر بادشاه نموده و آن چگاه
 از دست سلاطین تیموریه بیرون رفت و اکنون انگریزان آن قلعه را از مردم شجاع الدوله بر زم بگرفتند و بران تصرف اند و این
 قلعه و مقبره شاه قاسم سلیمانی و پویش شاه و صل نام جایی وسیع و سیرگاه پسندیده است و قلعه مذکور در تمانت نظیر ندارد و مقبره
 پسر دوم بالا پرنام در قنوج مکانی با نام است و فقیران مقبره شاه قاسم گویند که ایشان در عهد محمد اکبر بادشاه بوده و در عهد
 جهانگیر بادشاه فوت کرد و او از افغانان هندی را خود را سید میگومند و این حکایت دراز است تبار حسن شے و چهل کرده از الیا
 سمت مشرق شهر لیث از غارات سنگین بازیب و آئین تالیسته آریسته و هندوان آنرا از انبیه سها و لوسید نمند و با اعتقاد ایشان پرتاب
 قدیم است گویند هر که در انجا بمیرد از آند رفت یعنی متناسخ از ماند و برین اعتقاد اکبر بنو از دور و دراز در انجا رخت اقامت می اندازند
 و معاش میکنند تا آنکه بمیرند و آن شهر سعدن حسن و دل فریب است بعضی مردم در انجا مدام در آن زلفت و حال محبوبان و لب
 رخسار معشوقان گرفتار شده ترک خانمان کرده بمیرض عشق مبتلا گشته می گذرانند و بنارس را کاشی نامند و حال لکیر نام آنرا محب آباد
 گذاشته و چنانچه بر سرکه محمد آباد بنارس منقوش است و شهر مذکور بر ساحل گنگ سمت شمال واقع است و دریا بطرف جنوب متصل
 میگردد و تملکان انجا در کنجی خود ناما دریا نردان با س سنگین ساخته اند و در وقت خویش را به بوند سنگین بطرف جنوب بر ساحل گنگ

عمارت عالی ساخت و آن نیز شهر سه میانه شد و برام نگر موسوم گشته بنارس و رام نگر هر دو شهر بر ساحل جنوب و شمال دریای گنگ
 واقع شده اند و یازدهمین آنها میگذرد و بنارس سعدن فضیات و مدرسه علم اهل هند است و صاحب تاریخ صبح صادق گوید راجه سراج
 که از بزرگان هند بفرمان رستم بن زال سلطان هند رسید و فتوح آباد کرد و در سلطنت ساخت و آبادی بنارس را تا تمام گشته ببرد
 پیش هر پنج که شهر سراج از اینیه است آبادی بنارس را تمام رسانید و از راجای بنارس آنچه که رقم دیده اول بنارس بزرگ میگردید موضع بود رستم علیخان
 که از طرف ابوالمنصور خان یاست بنارس شد و او را بر تیره اعلی رسانید و خطاب با یکی موسوم گروانید و چون رستم علیخان از افتاب ابوالمنصور خان گذشت و نظر
 عمده الملک میرخان باب صوبه آلا آباد گشت محمد علیخان را که دار ابوالمنصور خان بطریق منراول بنا بر تحصیل زمینها را میباشید بنارس را در حضور خود انعقد
 محمد علیخان او معتبر گشت چنانکه به منراول از معهوده سرکار اقطاع بقسط ماهوار میفرستاد و بعد از او پیشین بود سنگه در بنارس بحکومت نشست و درستی
 درستی معاملات و در رستم سرکار ثانی نشست و او را ابوالمنصور خان پیشین شجاع الدوله خواستند که بخدمت آید و در خلال این احوال ابوالمنصور خان بر تیره پتی پتی
 بر تاب گده را بفریب قبیل برانیده بلوند سنگه از وقوع غنیمی تبرید و بخدمت نیامد و یا خود عمد کرد که بخدمت نیاید و اینها هم ابوالمنصور خان و شجاع الدوله
 بسیار خوستند صورت نیست و بلوند سنگه چند مرتبه بنارس را بخرج شد و بگری که بود و گشت که بناب خداوند گشت تیان خداست کسی که
 پیشین خبر و دینا می آید سنگه بخدمت آید میزدیم که باز نخواهم آمد و مبالغ معهوده اصل و سود و افسانه بر سال میرسام و دیگر از آمدن
 خداوند چوینخواهد شهر هرام نگر از اینیه دوست و او در حکومت خویش بچگونه کده که حکمت من قلمه بر سر زکوی رفیع واقع است و
 صعوبت راج چند آنکه پیاده بفرست تمام بران قلمه رفتن تواند بود و از آن آن قلمه مبالغ خطیر داده آنرا بفرست خود آورد و و خزان خود را
 در آنجا گذشت و در رام نگر مطمین نشست اما آب هوای آن قلمه بقایت بد است و سازگار بیدان انسان نیست بعد شش ماه
 مردم اولین آنجا بیاورید و دیگران بجای ایشان روند و بعد از این چیت سنگه سپید سنگه بر سر حکومت نشست آصف الدوله مرزا
 امانی خواست که او را از بنارس طلبه شده اخراج کند خبرل پشتن صاحب کلان کلمته او را و قتل حمایت خویش گرفت صفت الدوله
 آنان غریمت و در گذشت و ملک بنارس را به صاحب کلان در جلد وی خدمت تواضع نمود و راجه چیت سنگه در بنارس نقل شده مبالغ و نه خود بقضا
 کلان میرسانید لیکن آخر الامر کفران نعمت کرد و احسانا س صاحب کلان را فراموش کرد و در باطن با صاحبان کوشش و راحت
 و دیگر حرکات خلاف مزاج صاحب کلان از او در خفیه بوقوع آمد صاحب کلان آنرا بتغافل میگذرانید و ساسی چند برین آمد که آخر
 شهنشاهان ستمزار و یکصد و نود و پنج یحرمی غریمت لکنو کرده متصل بنارس رسید راجه چیت سنگه و ظاهر با استقبال تابکس رفت
 صاحب کلان خواست که او را بحاجت راه نهد اما بمقتضای مروت صورت نسبت راجه با صاحب کلان و بنارس آمد صاحب کلان
 بصلاح بعضی بنابر امر انجام زربا قیادت و دیگر معاملات منراول و بهره بر راجه فرستاد و منراولان او را تنگ گرفتند و خواستند که پیشین صاحب
 کلان ببرد مردم راجه دست بشمشیر بردند و در سه صاحبان را که بمنراول آمده بودند با چند کس سپاهیان بکشته و راجه را کشتی نشانده و رام نگر
 بردند راجه از آنجا هر کس نموده با متعلقان خود با لطیف گده رفت و رام نگر خالی گذاشت انگیزان تحیر و بنارس نشستند چون راجه
 دید که کسی به رام نگر نمی آید بعد سه چهار روز مسجیان سنگه برادر راجه برام نگر آمد و آنرا محاکم ساخت و بنامی قفسه از سر عمارت کرد و
 در موضع سراسر ام جیاون با فوجی از سوار و پیاده قریب شش و هفت هزار کس گذاشت بعد سه چهار روز سافو صاحب با چند
 ضرب توپ و گنجی بنابر ام نگر رفت و کله ماند و اندرون قلمه و شهر درآمد چون سپاه انگریزان داخل شهر شدند تفنگ اندزان

راجه از بام جویلیه اسے اطراف وجانب که یکین نشست بودند بسیار می راکشند بسیار صاحب رئیس فراسیسیان تا پنجاه شدت
 فراسیس بسیاری از کشته جان کشته شدند سپاه انگریز منظم گشته تال در کار انگریزان راه یافت بعد دو سه روز صاحب کلان با جماعه
 انگریز که سوار میش بودند اقامت خود در بنارس مصلحت ندیده نگاه خود را در بارغ ماو موکوس که فرو داده بودند گذاشته جنگ نام
 و رکمال سرانجامی که اکثری از ان سوار می نشستند و از انجا بر آمدند و برگشت گنگ ر سید و عبور در یاکوه داخل چهار شدند صاحب
 راقم که در ان محن گرفتار بود و رستم که پیش ازین در چهار رسیده بود بخدمت رفت و قریب هزار روپیة از سر کارش همراه داشت
 از ان خبر داد صاحب موصوف آنرا با اکثر صاحبان که از ان حادثه تکی دست شده بودند داد و بدل چند روز صاحب کلان بجهت راجه
 راجه چیت سنگ تعین نمود و فرمود که ساخته و پرداخته ششاهمه وجود پذیر است و آنچه بعد فتح قلعہ کج گده از نقد و جنس بدست آید
 کسانیکه در جنگ قلعہ باشند نصیب آنها است و ایستہ خاص نام کمان سنجی ایلالت بنارس بر بجز راجه شهرت یافت و بعد از فتح از قوت
 بغل خواهد آمد و کتبان جوانان اهل کاش صاحب رستم را با به خدمت ترجمه نویسی معتمد سیر موصوف مقرر کرد و بجز راجه با دو پلین خیمه انجا
 بیرون آورد و بر سافل رود و حرکات عالم اقامت بفراتست شبی دوسه صاحب را با پنج شش کپنی که قریب چهار صد پانصد کس سپاهی سنگ
 باشند با سه ضرب توپ بر سر فوج راجه چیت سنگ که قریب پنج شش هزار سوار پیاده متصل سه سیه هزار رام جیاون بوده و دویم
 کرده از لشکر انگریز سافت داشت تا محنت نرسد و فوج انگریزان نیز قتالی فاشش کردند سپاه راجه منظم جنگل شش پناه برد و انگریزان
 ظفر یافتند و دوسه ضرب توپ غنیمت آوردند از ان روز سپاه انگریز قوسه دل شده بعد ازین قضا یا می اندک اوله میرزا اما سنی
 با سالار جنگ و حمید بیگ خان و الماس علیخان خواجہ سید از لکهنؤ رسیدند صاحب کلان از ایشان یار سه خواست سپاه انگریز
 جوق جوق از کاپور و آلہ آباد و دیگر جاها از شرق و مغرب و چنان پیش صاحب کلان فراهم شده و در خلال این احوال بجز راجه بخت
 رام جیاون در قلعہ شش متحصن شد سیر مجاهد آن پرداخت رام جیاون رزم کرد بعد سه روز بزمیت رفت چه قلعہ شش روز بعد لغت
 اتال شتر گشت سبجان سنگ برادر راجه چیت سنگ دوسه روز پیش ازین با همان روز دوازده نفر فراسیس که همیشه محبوس بودند
 به قتل رسانید و در محلی میر محمد قاسم خان بناسے دولت خود را بر کن و راجه چیت سنگ و لطیف گده استقامت داشته و پیش ازین فوجی
 بر سر او از انگریز عقب لطیف گده که راه بر آمد چیت سنگ بود و راجه چیت سنگ قوسه بقایای ایشان تعین نمود ایشان در موضع نهر سید
 با سپاه انگریز رزم کرده منظم رفتند و چیت سنگ پس از فرستادن فوج روزیکه رام جیاون از شش بر آمد و بود از لطیف گده و بخت
 شنافت و چند روز انجا ماند و مادر خود را سنے ماتا را باز و بخت خویش و تمامی عیال و اطفال را سنے خزاین و دقاین که بچی گده بودند
 و سپاهیان خود سپرد و قلیل از رز و جواهر گرفته بوضع رکوری رفت عوام میگویند که اشرفی یک کروڑ روپیہ بر فیلان و شتران بار کرده
 همراه خود برد و در لکوری نیز بخت و تاقب انگریز مجال اقامت نیافت و بنواح بلدی شنافت و از انجا نیز آواره دشت او بار گردید
 با لآخر بنواح و تیا و گویا ریش مهاجی سیندیه که بر سر قلعہ گویا راجه رانا چتر سنگ راجه کو به پر فاش داشت رفت و صاحب کلان
 ریاست بنارس و راجه پنجا به پستند این داد و او را اعزاز و احترام کرد و اوسان سنگ گده کی از عمده بایست بودند سنگ را که در
 آخر مخالف چیت سنگ شده بود و بالطف صاحب کلان سے گذرانید مدار المہام شمس کار و با خفت اگر چه بعد از چند روز
 او کناره گرفت و در سپید بتری که ساکن داشت رفته نشست و بیست و نه روز در انجا ماند و بخت خویش را بخت کرد و بخت کرد و بخت کرد

تاریخ

خاص و عام بود و نیز رسید و مار کم صاحب آنکارا مورگشت باجلیه میرایم از شصت به لطیف گنده و از اینجا به کج گنده رسید رانی ثمانی و
 و چون داخل دیوان راجه بیت شنگه در قلعیه کج گنده متحصن شدند میرایم برزیکاشنبه پانزدهم شوال سنه هجری ۹۷۰ و یکصد و نود و پنج هجری بمقام
 کج گنده پرداخت کپتان جو نامتاهان اسکات صاحب راقم فرمود که تو عی باید اندیشید تا جان بر تو تحفظان قلعیه بر باد نرود و این قلعیه بنحوی
 راقم بوسیله معرفت سابق که هنگام نظامت آله آباد بسربلند خان باراجه بنسارام و پسرش بلوند سنگه میداشت و از آن وزیرین کار
 راجه بیت سنگه در درستی کا ستمه موقوفه کرد و در بنیاد پیش ازین باراجه بیت سنگه مراسلات میداشت اما راجه موصوف از غرور و تکبر
 و فتح قتل رام نگر که بر سپاه انگلیز یافته بود و دیگر بدیده سخنان آازموده کاران نصیحت راقم نشنید و از لطیف گنده به کج گنده رسید
 آوازه گشت چنانچه گذشت و خطوط راجه که قبل ازین باراجه آمده بودند در قلعیه کج گنده پیش مادرش رانی مانا فیه فرستاد و دست
 و راقم هم خود رانشان و دورانی محتاج خود را پیش راقم فرستاد و راقم با کپتان موصوف ایشان را پیش میرایم برقرار اینست که حکام ای
 که رانی مانا هرگاه از قلعیه بر آید تلاش میخوانم گرفت و آنچه از نقد حبس از قلعیه بدست آید فی حد پانزده روپیه برانی داده شود و برابر
 استقامت و مسرت او بر زانو رکعت که دو لک و سیصد و پنجاه محاصل میدارد و بدینهم و هرگاه رانی موصوف اراده رفتن پیش میرایم
 نماید کسان کپتان جو نامتاهان اسکات تا بسربلند خود که کناره آب چون عبور کنانیده و هر چون این همه درشت شده و دستخط
 میرایم باقی ماند که تا استحکام پذیرد و نیتنی را به میرایم بصاحب کلان نوشت صاحب کلان قبول نکرد و در جوابت نوشت
 که رانی با استقلال جنگ میکرده باشد اگر عاجز شده برستانه نماند اگر بنظر ما خواهد آمد چیزی خواهیم داد یا نخواهیم داد ساخته و پرداخته
 میرایم برادرنت و باز جنگ از سر شروع شد بعد چند روز اقرار بر آنکه اگر صاحب کلان خیر و ظالیم و بد بتر و الا کپتان
 جو نامتاهان اسکات ما را نزد بیت سنگه رسانیده و بدست دوم و یقعه سنه هزار و یکصد و نود و پنج هجری رانی از قلعیه برآمد
 و قلعیه مفتوح شد و غنیمت قلعیه بصاحبان و سپاه که قلعیه را محاصره داشتند علی قدر برآید رسید و بخانه آن میرایم فی حد پنج روپیه
 بقوله پانزده روپیه برانی مانا و او کپتان موصوف او را سه اسباب تا به بنارس رسانید و صاحب کلان رانی را از جای و قلعیه
 نداده و بگلایه شتافت رانی دل تنگ شده به کپتان پیغام داد که ما را نزد بیت سنگه رسانید کپتان بگلایه و خیرت صاحب کلان نوشت و
 درخواست رانے نمود و صاحب کلان مبارک حکم داد که از بنارس چند تلنگه همراه رانی بقیمن نمود و بآله آباد رسانید و رانی از
 آله آباد نزد بیت سنگه که همراه مهاجی سیند میوه بود در تعلقه گوالیا بوفیت سرکار جوینور بر ساحل نهر کوتی شهر لیست از انیس
 فیروز شاه شکاری والی دهلوی گویند که چون فیروز شاه شهر جوینور بنانها و خواست که فیروز آباد نام ندر شبه عم خود سلطان
 یوسف شاه را که جو نامتاهان داشت بخواب دید که گفت که این شهر بنام من کن سلطان آنرا جوینور نام کرد و منعم خان که بعد
 بهایون بادشاه در نصد و شصت و یک هجری ایالت کابل داشت و بعد محمد کبر بادشاه خانخانان خطاب داشت و بعد از قتل
 خانزمان بایالت جوینور رسید و لشکر به پیشه و ننگ که کشید و آند یار صافی ساخت و بهمانجا در نصد و هشتاد و سه هجری و رکعت
 پل جوینور و عیدگاه آن شهر آنرا اوست تا پنج تیریل رطاق شرقی و جنوبی بود و لفظ طراط مستقیم سنگی منقوش است راقم حروف کبر را آن شهر را تماشاکرده و
 پل نازک و از سنگ مرمر است و عرض بوسعت دارد و چون باطل افش و کاکین تعمیر یافته مردم اندران نشسته و شری میکنند و روغن خوبوی میله
 آن شهر دیگر روغن سوگنداری که ادویه معطر و ماشه آن میسازند از تحالف روزگار است و چون آن بجایست طر قوی بدان است و آن شهر را

مغول تجار از کابل آمدند و عطر و شکر و زعفران و کتان و پنبه و دود
بنغازی پوری و جوی علی شیخ عبدالقادر غازی پوری عمارت چهل ستون که زیاده از ششاد ستون میدارد از انبیه اول بغایت پسندیده است و میراث
چهل ستون که زیاده از ششاد ستون میدارد از انبیه اول بغایت پسندیده است و میراث چهل ستون قلعه آله آباد بهتر است و از عمارت آنکه
قواره بالای سقف چهل ستون برده اند و نه برادر اطراف ستون جاری کرده راقم حروف در حکومت پسرش فضل علیخان ابن شیخ عبدالقادر
بعلاوه نوکری پسرخود غلام رسول چند سال در غازی پور بسر برده و وقتی آنجا بخدمت سی برادرش شیخ حمیدالدین در ویشی بسن نوزده سال
ساله دو چارگشت پرده از روی کار برداشت و علی از کیمیا بر دست رزم گمانید که در آن شب از غریب بود و آن اثنی عشرت خواجه از او سالها
در از آیات قرآن مجید تبار و لیل تطبیق داد و آن در کتاب فوج محفوظ که تالیف راقم است مرقوم گشته و اقبال آن سبب از آیت بسکه فوج است
والارض از سوره حسن نموده و آن عمل دبی است و طرفه آنکه با وجود مشا به و عمل که از دست خود کرده بار بار بستی عمل برود و نیافت نصیب
حضرت آنکه در حضور عامل مکرر نکودمانک پور شهرست بر ساحل دریای گنگ سمت شمال واقع است و نظرات دریا شهر که سمت جنوبی را
از مانگ پور ساحل بطرف مغرب آبادی دارد و در مانگ پور سات کویری بسیار سکونت دارند و مقبره حضرت پیر نصیر الدین
که بروج بزرگ بنا بر برآمدن حاجات بر سر خر مهره و یاسه فلوس سس با سه روپایا اشرفی فاتح کنند و مانگ پور است از این
در یافت می شود که آن بزرگ صاحب مقام تعلیم بوده و در هفتم حروف تحقیق اینمعه کرده که نصیر الدین چسپانغ دلی دیگر است که فرار
در دلی است و در کره هزار بالو از شاه کرک مجذوب است از که آتش نعلهای عجیب مشهور است و از آنجمله وقتیکه علاء الدین
حاکم که حجت ملاقات خسرو خیش سلطان جلال الدین خلجی آمده و در شد متوجه آنغوب گردید و از شاه کرک التماس اعانت
بزرگالنگ گذشت فرموده که هر که بیاید با تو جنگ به تن در گشتی سر در گنگ به و همچنان شد و تفصیل اینواقع در ضمن دلی در فصل
اجوال سلاطین اسلام در اخبار علاء الدین خلجی مرقوم شود پنج کرده تخمینا از مانگ پور سمت جنوب بر ساحل جنوبی شهر گنگ شاه زاد پور
است چیت و گری آنجا پسندیده بود و در زمان سابق تیار می خیمه های سلاطین و امرا در آن شهر میشد از شاه زاد پور یا نزه
شاهزاده کرده تخمینا شهر که آباد سمت مشرق واقع است کویره همان آباد دو شهر است چه جهان آباد شهر و دیگر متصل
کویره است و کویره را از یکجا نامش رو حاکم ملحد در انجامی نشست و از آنکه آباد و اکبر آباد علامه ندرشته است و پنج لک یاسی لک
روپیه در وقت لغامت بر مان الملک سید سعادت خان شیخ عبدالقادر غازی پوری تحصیل کرده و نه بر بد متصل کویره میگردد
و مهاجر فتح چند نام بران صراطی از خشت و گچ بسته و وقتیکه مبارز الملک سرباندر خان از اکبر آباد ناسم صومعه آله آباد شده از راه
کویره و اماوه بدانصوب می آید راقم حروف بسن یازده سالگی همراه رکاب بود و در آنوقت آن صراط لواریات بوده و جمله
مهاجران هندی دال آنجا استقامت میدادند و عمارت عالی بود و کاین و باغات مطبوع و بازار فراخ و گشاده دارد و سمت
جنوب کویره مسافت سه چهار کرده دریا به من است و آن طرف زمین از چتر سال و نکه است و نه کویره سمت شمال کویره و دریا
گنگ می گذرد و بر ساحل جنوبی گنگ کا پنور نام جا میست که اکنون چاؤنی انگریزان متصل آنجا است و کویره از آنکه آباد سمت
مغرب شش منزل میان مسافت میدارد شهر اماوه جانب مغرب کویره است و وقتیکه مبارز الملک در اکبر آباد ناسم صومعه آله آباد
شده بد آنجا رسید چنان نشان خان برادران قمر الدین خان وزیر که ایالت کویره داشت حجت ملاقات مبارز الملک سرباندر خان

با شکوه خویش که پانزده زنجیر فیل ماهی و مراتب و علم داشته شنافت و از آن تکرر میگفت این اثر از زمیندار کور و شکایت کرد
 و اعانت خواست مبارز الملک چرخه از و بنا بر خراج طلبیدشت جان شازخان سرانجام نداد مبارز الملک بهشت گان و نرسید
 بهگونت زمیندار معرفت را تم حرف و دیگر روستا را لشکر نجده مبارز الملک آدوسه کاب رویه پیشکش نمود و در حضرت الفزان
 یافت مبارز الملک به آله آباد رسید دیگر سال بهگونت در بخیری ناگاه خود را پیشکش جان شازخان زود و او را به قتل رسانید و لشکرش
 تاراج نمود و غنیمت بسیار بدست آورد و یکی از محفل نشینان مرایش با سیر بر دو آن پر و نشین عصمت و عفت با تکلای خج دور
 بخوابد پیشش روی سنگ بن بهگونت گشت قمر الدین خان وزیر از قتل جان شازخان آگاه شد عبا که بادشاهی که عبارت از
 پالیست از شاه جهان آباد متوجه او شد بهگونت در قلعه غازی پور غلام کورده شخص شد وزیر بجایه بر دوخت و در خلال این حوال
 امیر الدوله مصصام الملک خاندوران خان متوجه شد و باندیش آنکه قمر الدین خان وزیر کور نواح چکله کورده است و مبارز الملک
 ناظم آله آباد و سید سعادت خان حاکم او ده که هر یک متصل آمد با یکدیگر گفتگو شد و با وزیر در سازند و بر با شورند کار بطول رسد
 از راه دور اندیشی مبارز الملک را امیر و از منصب وزارت ساخته و طلبش شفته با دستخط خاص محمد شاه حاصل کرده فرستاد مبارز الملک
 از آله آباد و در موسم برسات برخاج استعجال بدلی شنافت قمر الدین خان وزیر بدر یافت انجمن محمد خان بنکشن را بجایه قلمبه
 غازی پور باز داشته خود متوجه شاه جهان آباد شد محمد خان بنکشن با بهگونت دانه دار کرده و بفرخ آباد مراجعت نمود بهگونت
 بر چکله کورده مسأله گشت بعد از چند سال محمد شاه ایالت کورده برهان الملک سید سعادت خان تفویض نمود و برهان الملک بنواح کورده
 رسید بهگونت از راه دور و مردانگی با سه هزار سوار از قلعه غازی پور هنگام فرود آمدن لشکر ناگاه بر سه برهان الملک که قریب سی هزار
 سوار و توپخانه بسیار داشت پر خیزت و زرمی صعب کرد و بیاری از سپاه بهگونت بفرق گله توپ به قتل رسیدند بهگونت توپخانه
 گذشته صفوف مقدمه را که سالارشش البو تراب خان بود بر هم زد و البو تراب خان را بقتل رسانید و متوجه برهان الملک شد
 میر خدایار خان باشش هزار سوار شتر پیچ با و با یکی تفنگ انداز که پیش روست برهان الملک ایستاده بود بر زم پیش آمد بهگونت
 دست بردی غلیم کرد و او را بر میت داد و متوجه غول برهان الملک شد شیخ روح الامین خان قسم ر قم و شیخ عبداللہ غازی پوری
 و در چن سنگه چوهری کورده از سینه و دلاور خان عظمه الله خان افغان پنج سیه از سیه برهان الملک حمله آوردند بهگونت متوجه ایشان شوقالی فاش کرد و دست
 کسان بر چن سنگه چوهری قتل رسید و برهان الملک ظفر یافت شش برید و بدلی نرستاد و ایالت چکله کورده از طرف خویش شیخ عبداللہ غازی پوری تفویض نمود و خود بکله کورده
 مراجعت نمود و فصل دزد که برخی از شاه میر سلیم دوم پوشیده ماند که اصحاب رسول عزم عبارت است از آنکه بایان شرف شده و شرف مجلس رسول عزم دریافتند و باین
 آن کسانیکه مجلس اصحاب رسیده اند و بیع آنکه در مجلس امین شفیق شده باشند حمزه بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف عزم رسول
 و برادر رضاسی آن جناب بود در سال ششم از بعثت رسول ایمان آورد و بعد از هجرت بدرینه رفت و به رسول بیعت
 و در غزوه بدر او را حافر آمد و در غزوه احد بر دست و مشی غلام خیر بن مطعم شهادت یافت و چون حمزه از رستم و مشی گشته شد و مشی
 شکستش شکافت و جگرش بیرون آورد و زود زود زود و بوسعیان که مادر سعادی بود و دوران رزم حافر بود و زود زود از غایت بغض
 و غمه آنرا بکشد لاجرم بگنج حواریشته مار یافت عباس بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف عزم رسول عزم است آنجناب
 او را بمنزله پدر دانستی گویند لغایت جیم الخلق عظیم الصوت بود روزی از خواب برخاست و محیفه زود از فرزندان حمله که آن آواز

شنیدند شکم پیدا کنند بعضی برانمند که عباس قبل از غزوہ بدر ایمان آورده بود و گفته اند که چون عباس در بدر گرفتار شد ایمان آورد و رسول عرم چون بکشد و بشو و نقایت نام آورد او را و او را ده پسند بود و منافقے عباسی که در بغداد بجاوست رسیدند از اولاد عباس اند عیبر الله ابن عباس از اشراف صحابہ ملازم رکاب علی عرم بوده و بفرمان علی عرم چارے امارت میں و چند امارت حج داشت و در غزوہ و سخاوت با دشمنان و در روز جمعہ کثیر از خوان احسانش برہمی اندوختی طایفہ بخود کشند که با او طرافت کنند و اورا نخل سازند پس کسان بخانناے اعیان فرستادند و از جانب او پیغام دادند کہ فروا بر ما یدہ حاضر شوند دیگر روز عبداللہ نشسته بود قوم در آمدند و بنشینند عبداللہ از کار آگاہ شد بطیغ و غلامان را یہ ترتیب طعام فرمان داد ایشان در اندک زمانی چندین طعام حاضر آوردند کہ پسند بود آنگاہ امر کرد کہ ہر روز چندان طعام بسازند و ہر روز چندان کس بر ما یدہ شش حاضر آیند عبداللہ صفوان امیر روزے ما این زیر امیر کہ گفت کہ دعوی خلافت یہانی دپس ان عباس در توجہ فضیلتہ نگاہ بنشینند ابن امیر عبداللہ گفتہ خود کہ ازین شہر بیرون رو عبداللہ ابن عباس گفت انچه بتو گفتہ اند امر است بخود سہ کس کہ ازین فقہ می آموزند و چند روز کہ در خانہ برادر می باشند کسی از ما برہنہ یابد و او بعد از علی عرم بخدمت امام حسن عرم لبر بروی چون معاویہ بن ابوسفیان قصد عراق کرد اما او را در مقامہ روان ساخت معاویہ عبداللہ را بفریفت و ہزار درم بہر او فرستاد عبداللہ شب بشب معاویہ رفت ابو جعفر عبداللہ بن جعفر طیار بہ خود و سخا متناز بود و قتیکہ اورا بسیاری عطا عتاب کردند گفت جمعی بالنام من خود کردہ اند می ترسم کہ اگر نام خود را از ایشان قطع کنم حق تقاضای خود از من قطع کنند ابو جعفر چند غفاری از بزرگان صحابہ و تابعین اولین است محمد عرم در باب او فرمودہ کہ ابو ذر در امت سن در تہ شبہ است بعیے عرم وقتے غلام را گفت چرا گو سفدرار را کہ دے کہ علف اسب بخور و گفت میخوام کہ ترا بغضب آرم گفت من بغضب تو و بر عرم شیطان تو بغضب دم کنون بدین رسے ترا آزاد کردم قریت اسے الله ابو یحییٰ صہیب بن کعبان رومی از بزرگان صحابہ بودہ محمد عرم با او مزاج کردی و او نیز سخنان گفتہ روزے پیش رسول عرم شد و یک چشمش رد داشت نزد رسول عرم خرمانادہ بود صہیب پرہیز نیکو و رسول عرم قسمہ بود کہ خرمای خوری و چشم تو درد میکند گفت از جانی میخورم کہ در دنیا کند رسول بخندید و اورا نوازش فرمود گویند صہیب از موصل بود و بدست رومیان امیر شد خداوندش بکہ آورد و بہ عبداللہ بن جدرمان سے بفرخت بنابران در اقلیم دوم مرقوم شد ابو عیبر الله خواط بن حبیرہ انصارے از بزرگان صحابہ بود بشجاعت ہستہار و ہستہ از بنو قریظ کہ با رسول الله در منزل مرابطہ ان نزدیک کہ فرود آمدہ بودم از خیمہ بیرون شدم زنی چند صاحب جمال و یدم پیش ایشان نشستہ رسول عرم از خیمہ بیرون آمد و فرمود یا ابا عبداللہ چرا نزد ایشان نشستہ نخل شدم و گفتم یا رسول الله شترے بغور و جندہ و ارم میخوام کہ این زمان بہر اور سنی تمامد پس ازان رسول عرم ہر گاہ کہ بن رسید فرمودی اسلام علیکم یا ابا عبداللہ شتر بغور تو چہ شد و من نخل میشدم تا آنکہ ترک صحبت آن کردم و نزد او کمتر میرفتم روزی در صہیب ہجرت و آدم خلوت بود و نماز در ایستاد و رسول عرم از حجبہ بیرون آمد و دو رکعت نماز بگذارد و نشست من نماز دراز کردم و بجا آنکہ آنجناب ملول شود و خبریند و فرمود ہر چند کہ نماز دراز کنی ملول نشوم پس چون سلام دادم گفت سلام علیک یا ابا عبداللہ شتر بغور تو چہ شد گفتم یا رسول الله یا خدایا کہ خبر استی فرستاد آن شتر از آنگاہ کہ ایمان آورده بودم بغور نشد و مطیع است فرمود کہ یہ حکم اللہ پس دیگر بار ازان سخن نگفت ابو طریف عذری بن حاتم طائے از اکابر صحابہ است اورا جواد بن جواد طائی گفتہ می

ورسال غمہ از حجت بن محمد رسول غمہ پورست و ایمان آورد و آنحضرت روای مبارک خود بگفت و تا بران نشست و در غمہ رفتی مثل
 غمہ بن محمد بن علی میر بر روی و در واقعہ چهل یک چشمش از نور عاقل ماند بعد از علی غمہ روزی بجالس نهاد و یہ رفت عبد اللہ بن زبیر کجا
 بود و خواست کہ با او مزاج کند گفت کہ ام روز چشم ترا آفت رسیده گفت آنروز کہ پدر تو از معرکہ گرخت و یہ قتل رسید و گفت پس بران
 ظرافت و ظریف و ظریف چه شد ندگفت در راه علی شہادت یافتہ معاویہ گفت علی با تو انصاف نور زید کہ پس بران خود را سلامت داشت
 و پس بران ترا بکشتن داد و جواب داد کہ من با او انصاف نور زید کہ او شہادت یافت نعمان بن عمر انصاری از اصحاب بدر بود
 و محشرے گفتہ کہ مزاج برو غالب بود و نزد پیغمبر آمدی و با صحابہ مزاج کردی و آنجناب اورا فرمودہ کہ نعمان بہشت رود و همچنین
 چند ان نوبت اعلیٰ نزد رسول غمہ آمد و نادہ خود را نزد یک سجدہ خوابانید و درون رفت نعمان با اتفاق جسے نادہ را بکشت بہتر
 فضلہ از ان بہرند اعلیٰ بیرون آمد و نادہ را کشتہ دید و یاد کشید رسول بشنید نعمان از پیغم خانہ یکی در زیر عاف پنهان شد رسول
 بدرا بخار رسید و اورا از زیر عاف بیرون آورد و فرمود آنچه کار است گفت یا رسول اللہ و اللہ انکہ تر این دلالت کردہ تر این
 فعل فرمودہ رسول تبسم نمود و ہماے نادہ اعلیٰ را داد و گفت در سخن نعمان نکتہ برج است محرقہ بن نوفل زبیرے پیری بود از
 صحابہ بن صد و پانزدہ سال از عمرش بگذشتہ تا پناشدہ روزے بقضا از سجدہ خواست نعمان اورا دست گرفتہ ہر طرف بگردانید
 و بالآخر نزدیک مردم سجدہ نشانید بقضائے حاجت مشغول شد مردم زبان ہلاش کشیدند گفت واللہ انکہ دست مرا گرفتہ اینجا افتاد
 و گفت این موضع خالی است ہمانا کہ با ما طرافت کردہ اگر اورا یابیم این عصا بر سرش بشکنم گفتند آن نعمان بود پس نری چند گاہ نشست نعمان
 کہ خلیفہ بود و پیش محراب بہ نماز ایستاد نعمان و محرقہ آمد و آواز خود و تہجد داد و گفت ایمنک نعمان نماز میگذازد گفت ای فرزند مرا
 باورسان نعمان دست او گرفت و نزدیک محراب برو و بگرخت محرقہ عصا بر کشید و بر نعمان زد و مردمان بدیدند و تہجد باندند و گفتند
 ای محرقہ چه کردی گفت نعمان را زوم گفتند این خلیفہ بود و خوشان محرقہ بمنذرت نزد عثمان رفتند و گفتند اگر فرماستے نعمان را زوم
 عثمان گفت اورا بگذازد یک کہ از پدری است و رسول غمہ براو خستے خاص داشت ابو محمد پیر و حج و چشم لوری از اکابر تابعین
 بودہ اورا گفتند ہرگز کسے را عیب نیکنی گفت اگر اربعہ خود را ہانی یا بمحبیب دیگر پروا زوم ابو عبد اللہ و قیل ابو محمد سعد بن جہر
 از اکابر تابعین بودہ در تاریخ ابن خلکان سطور است کہ او طرح غایب میباجت و ازین ظاہر میشود کہ شطرنج بافتن حلال است
 و اورا حجاج بن یوسف ثقفی و رجبیان سہمہ نو و پنج ہجری شہادت رسانید سوال جواب او در وقت کشتن با حجاج بسیار است
 از آنجا کہ بعد از سوال جواب حجاج گفت کہ اورا پیش من بکشند چون جلا و بیاہد سعید گفت کل نفس ذائقہ الموت یعنی ہر ذی
 جان را مرگ است پس روی قبیلہ آورد و گفت و جی الذی فطر السموات والارض حیفا و ما اناس الشکرکن حجاج بفرمودہ
 روی اورا از قبیلہ بگردانید سعید گفت ایما تو لو افتم وجہ اللہ ہر طرف کہ رو آوردہ اطراف روی خداست حجاج گفت اورا فرج کنند
 سعید گفت اشہدان لا اللہ الا اللہ و صد لا شرک لہ و اشہدان محامدہ و رسولہ پس سر اورا از تن جدا کردند عمران بن حطان
 سدس خارجی شفیق خان بیان از ہر شہر ایشان بود گویند بیکرامیت مقرر معروف بود و زنی جلیہ داشتہ روزی زرش گفت ہج شک
 نیست کہ من ہر روز در بہشت خواہم بود گفت بگو کہ گفت ہر روز لوم می بینے و شکر میکنی کہ نہ خجیلہ دارم و من بدست خود غفلت
 گرفتارم و میرے کہم از تو تعاسے فرمودہ کہ شاکران و صحابہ ان از اہل جنت اند ابو حاتم کے از بزرگان تابعین است و نعمان

اور اکاید شکستہ گفتند سے از سخنان اوست که اندکے از دنیا ترا شغول دارد از بسیار چیز آخرت عمر بن عثمان اصولی است
 مشهور علاج بود از سخنان اوست که صبر سندان باشد و بگذارد و رفتن با خوشی و آسانی محمد بن اسحاق اول کسی که متصدی
 مالیت میرگشته سلیمه کذاب در پیامه گذشت فرزند و قیصر شیری کلام است در مع امام زین العابدین علیه السلام قصیده در زبان
 عربی گفته هر چه مطلع اش نیست سه بنو باغ احمد مختار و لاله باغ حیدر کرار و گویند که فرزند و قیصر شیری کلام است در مع امام زین العابدین علیه السلام
 از روستا نزل اورا گفت که شکیج با سه روستا نماز فرجه است عورات میماند گفت فرج نادر است را ملاحظه نما که کدام است ابو طلحه
 و ابو ولادیه هر شش گویند از شعرا سه عرب و صاحب نوادر اخبار بوده روزی ابو ولادیه قصیده در مع خلیفه محمدی بجا گفته بود و چون
 محمدی شاد شد و گفت چه سخنی گفتی شکاری محمدی در غضب رفت و گفت تو مرا به نخل نسبت میکنی که از من چیزیست محقر
 میطلبی گفت حاجت مراست نه ترا آنچه میخواهم مراد محمدی سگ شکاری با و داد ابو ولادیه گفت سگ پیاده بشکار نتوان برد محمدی
 ایسی اورا داد ابو ولادیه گفت سگ چون شکار کند ناچار من از سب فرود آیم تا آنرا بچ کنم سب که نگاه دارد محمدی غلامی با و داد
 ابو ولادیه گفت چون با غلام او سب و شکار از صیدگاه باز آیم گوشت صید که نزد محمدی کنیز که اورا بخشید ابو ولادیه گفت تنها بودم
 اکنون صاحب غلام و سب و کنیز که شدم خانه باید که با ایشان دران بگویم محمدی خانه با و داد ابو ولادیه گفت قوت ایشان از کجا
 خواهد بود محمدی گفت هزار جریب عام و هزار جریب غیر عام ترا و آدم ابو ولادیه گفت عام را دانم که مزرع و سمور بود و غیر عام
 چیست گفت غیر عام زمین خراب بود که در آن هیچ نباشد گفت زمین خراب بخشدین فضل نمودن محمدی از جریب و در میان
 امیر المومنین را بخشیدم محمدی گفت و هزار جریب عام با و دهند ابو ولادیه گفت این دو هزار زمین عام را یکجای عام مصلح
 و عوض کنم محمدی گفت آن جریب عام که ام است ابو ولادیه گفت بیت المال محمدی گفت خزانه را از آنجا بجای دیگر نقل کنید
 و یک جریب از آن با و دهید ابو ولادیه گفت هرگاه خزانه را از آن بکشند غیر عام باشد نه عام محمدی بخندید و او را اصرار بخیزد
 و او قوی روح بن مصلح والی نصره و قلع و قمع طائفة از خراسانیان که عصیان ورزیده بودند روی بالیشان آورد و یکی از خراسانیان
 بیدان آمد و تنی چند از سپاه روح را بکشت و دیگر بار مبارز خواست روح ابو ولادیه به قتل او فرمان داد ابو ولادیه هر چند غر
 خواست هیچ و نگرفت چاره ندید گفت اینها الایه الامر و اول آخرت است این نوشته میباید روح گفت آنچه خواهد با و دهند
 ابو ولادیه نان و کباب و صراحی شراب با خود برد و تیغ بر کشید و خراسانی جمله آورد و چون خراسانی قصد او کرد ابو ولادیه تیغ خود
 نیام نمود و گفت شتاب کن و سخنی چند از من بشنو خراسانی گفت با و گفت من ابو ولادیه ام مرا کشتی گفت نام ترا شنیده ام و بد
 که چندین از یاران ترا بکشم تو چرا جریب من آمدی گفت بهر جنگ نیامده ام شجاعت ترا خواهم که با تو یار کنم و سخنی چند ترا بگویم که از جنگ
 بهتر است خراسانی گفت با و گفت دیدم که محنت بسیار کشیدی و دستم که گرسنه باشی نان و کباب بر تو آورده ام بیا تا بگویم رویم
 و با تو خود بخوریم پس از جنگا هر دو نان آمد و بگوشت رفتند خراسانی چون دست شد ابو ولادیه گفت روح از بزرگ زادگان است و به سخاوت
 شهرت دارد هر تو پستی تا بنی باین زمین زرین و کنیز که جمیله تیار ساخته بیا تا نزد او رویم خراسانی گفت اهل عیال را بکنم گفت هر کجا که باشی
 اهل عیال بهم رس پس با اتفاق بشکار نزد روح آمدند ابو ولادیه نزد روح رفت و گفت خراسانی ممکن نبود از قتل تو بچان و چنین گفتم
 و او را بخندست آدم روح بخندید و خراسانی را بخنداند ابو ولادیه آنچه پذیرفت بود با و بخشید ابو العلامی شعث بن حیر طلع از شکار

جنان است پیرا و نولی معصب بن ربیع بود و او شعث بزرگ و علم و فضل استهوار داشته و از غایت طرافت خود را بطالع شهرت
میداد و در گفتار از صحابه کرام و دست مبارک علی را از آنکه اول آن عین است و آن زرباشد و بعد از آن سیاهی مرآت
از سخنان اوست که هرگز دوسی ندادم که از خانه برآید و گمان ببرم که اهل آنجا بهر من طعام میفستند و او را دیدم که دامن پست
گرفته و پیرا و نولی پیرا و نولی دیدم که با هم جفت شده می پریدند و در خانه مرغابی با و میروم که اگر بنیضه از و جدا شود
در دهنم افتد و او گفت از خود طماع تر کسی را ندیده گفتم آنی من از من طمع تر است روزی توس قریح را دیدم گمان برد که طناع
زنگین است که از آسمان فرو رفته اند قصد گرفتن او کرد و چشم و دیده بدان بدوخت نگاه از بام بافتاد و گردش لبشکست ابو بکر
جی از بنی فزاره است اعاب و حقوق با و مثل زنند و او مردی نظریت بوده و گفته اند که از غایت لطیف طبع سخنان بر خود می
تا و او احمق خوانند موسی بن عیسی هاشمی روزی بر بکر نشست دید که در صحرا از منی حفر می کند گفت چه میکنی گفت درین صحرا و منی چند
دفن کرده ام می جویم و منی یا کم گفت بایستی علامتی بر آن می نهادی گفت نهاده بودم گفت آنچه بود گفت لبر می سپاه
بر سرش سایه افکنده بود اکنون اثری از آن نمی بینم و او گفتند خواهی که پدرت نمیرد گفت لا والله خواهم که او را بکشند تا
سیرایش و دیت و دست نام در خانه او را بزد و بد و رفت و در سحر بکند گفتند چرا چنین کردی گفت در خانه فرزند دیده اند و خدا
دور آمد اند و این نماید و در خانه خودستاند و در کودکی شاکر دس خیاط کرد و روزی خیاط قدری غسل بجا نکرده بود
و خواست که بجاری رود گفت ای پس از من زهر است زنه از که نخوری پس رفت حجه و صلوات جامه برد جباری بر دوان
گرفت و با غسل تمام بخور و خیاط باز آمد و صلوات جامه بخورست و با او عتاب نمود گفت مرا من و سخن راست از من بشنو گفت
گو گفت غافل شدم کی وصله جامه را در بود و بر سیدم و با خود گفتم که در کاسه زهر است بخورم تا تو تیا سگ مرده با فتم همه را بخورم و
مردم خیاط بخندید و او را بر انداختند و بریدند بن بارون بن راوان و اسطی از علما اصحاب بیت بوده از و منقول است که در بغدادی
از تابعین را دیدم گفت مرا حدیثی یا سوز آن گفت حدیثی انس بن مالک عن رسول صلی الله علیه و سلم اهلار الله بیلای فی البصر
البصر یعنی گفت آن تابعین که گفت از من انس بن مالک از رسول آنکه اگر مبتلا کرد الله لقائے بیلای پس صبر کن بر آن پس
باز گفتم و بواسطه زخم و تنگام شب بدر خانه رسیدم گر اهت داشتم در خانه کوفتن بنوعیکه تو انستم در خانه باشم و در خانه داشتم
زن من بر بام خانه بود من نیز بر بام شدم و او را با جولے امر و خفته یا فتم غیرت و من او نیت سنگی گران پر داشتم خواستم
که بر سر جوان بگویم آن حدیث بیادم آمد و نه زدم دوم بار نیز قصد کردم و همان حدیث مرا مانع آمد پس زنم را بیدار کردم
زنم را دید و خورم شد و خوان را گفت بر خیز و پدر خود را بین و حال آن بود که من زنم خود را حالمه گذاشته بودم و سفر رفته
و بعد از بیست سال باز آمدم سجد شکر کردم که متابعت نفس نمودم و این از برکت آن حدیث بود امام مالک بن انس
مدنی از اعلام مجتهدین و صاحب مذهب مستقل است و امام شافعی شاکر او بوده و مالک با شکوه عظیم بود و در حدیث و سنن
عظیم داشته و با این همه تراشیدن شارب نکرده شمرده و در شیش سفید و در از داشته که بنات می رسید و ولقبی گویند بود
واقعی گویند بجا آمدی و بر جنازه حاضر شدی که عیادت می لیسان رفته و در او اخر عمر همه ترک کرد و به نماز جمعه و عیدین هم نرفت
و از سخنان اوست هر که از شخصت هزار دینار نباشد و او را نکر نتوان گفت ابو عبد الله محمد معروف باب القیاس از مشاهیر طرفاس

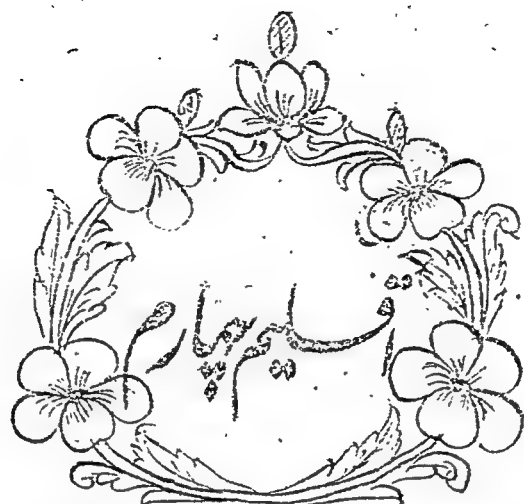
جهان بوده اصافض از نمایه است ما بهوار متولد شد مولف هفت آقلم در اقلیم سوم و لیبره نوشته چه انجا نشو و نما یافته اود در جوانی
 نمایا گشته ثوادر اخبار اوبسیار است از انجمله آنکه وقتی متوکل عباسی عمارتی ساخت ابو اخیان نزد او رفت متوکل گفت خانه تو خوش
 در باب آن سخن بگو گفت جهانیان خانه در جهان سازند و تو جهان ساخته متوکل را خوش آمد و او را تکلیف ملازمت
 نمود گفت هر که در مجلس آید باید که خدمت تو کند و من ضریر ام و دیگر تر باید تا خدمت من نکنند خدمت تو چگونه تو انهم نمود روزی
 در سرمای سخت بدیدن عبدالرحمان خاقان رفت عبدالرحمان گفت با من بیا چگونه گفت کثرت ضعف تو نیکند ازو که اثر سرما بر
 رسد روزی بعیادت وزیر رفت و از غلام او پرسید که وزیر چگونه است غلام گفت چنانکه تو میخواهی پس گفت چرا او از گرمی نمی آید
 روزی دیگر نزد وزیر عصر رفت گفت چرا دیر آمدی از آنکه مرکب مرا در برده گفت چگونه برگشت با او همراه نبود مرا و انهم که
 چگونه بر دروزی بایک سرگوشی می کرد وزیر گفت بایکد که چه دروغ می سازند گفت برح شما میگویی وقتی بر لب می رفت مردی
 ایستاده بود گفت تو کیستی گفت مردی ام از بنی آدم گفت خداست ترا دیر دارد که گمان من آن بود که نسل آدم منقطع شده
 الحمد لله که خبری باقیست روزی یکی را گفت که زنی بدو دارم گفت مشتاق مرگ او باشی گفت لا والله نخواهم که میرد گفت چرا
 گفت ترسم از بسیاری شادی منم وقتی نزد عبدالعزیز سلیمان بن وهب رفت و از قلت حال شکایت کرد گفت من
 بهر تو بفلان نوشته بودم گفت آری لیکن بحال من نپیرداخت گفت تو او را اختیار کرده بودی گفت چنین است اما بر من
 طاعت نیست چه من به علی بن سلام مفتا و من از قوم خود اختیار کرد در آن میان یکی رسید نمود و رسول عمر عبدالعزیز بن ابی شجاع
 به کتاب و حقه اختیار کرد او مرتد شد و میان کاوان رفت و علی عمر ابو موسی اشعری را حکم ساخت و او بغزل آختاب نشو
 و او عبدالعزیز سلیمان بنجدید و او را علیه جزیل بخشید و ازو منقولست که از منیج کس چنان منفعل نشدم که از کودکی خور و سال
 چه او را افتم که مثل تو پیرک میخواهم اما بدیدرتو ترانفرشته گفت اگر چون من پیر می شوی میخواهی پدر مرا پیش زن خود بپزیم تا خون من
 پیری ترا حاصل آید و هم ازو منقولست که زنی بود او را ظلمه فواره گفتند در طفلی که مکتب رفتی قلم و دوات طفلان و زدی دیدی
 و چون بالغ شد بزنا مشغول گشت و چون به ولایت رسید قباده میکرد و چون پیر شد و از رفتار باز ماند فوجی بخیرید و بکرات
 سید او تا برگو سفندان سبکشد و هم ازو منقولست که روزی پنجاس رفیق کینه می دیدم که سوگند بخورد که دیگر خانه این سید نروم
 گفتیم چرا چنین مبالغه میکنی گفت سید من طریقه عجب دارد و من طاقت تحمل آن ندارم گفتیم آن چیست گفت جماع ایستاده میکند
 و نماز نشسته میکند و دوستانم بهیچ لفظ میگویند و قرآن بخون میخوانند و دو شبانه و چشمنه روزی سید او در رمضان افطار میکند و نماز
 صبح نمی گذارد و تا چاشت کاه خفته میماند و چون برخاست نماز چاشت بگذارد و ابو یعقوب اسحق بن محمد هر جوی از علماء
 صوفیه بوده و با حنید و عمر بن عثمان یکی صحبت داشته و سالها مکه محاورت کرده و من کلامه الدینا نهرا و الاخره صاحب المربک
 النفوس و الناس علی سفر یعنی دنیا هر است آخرت کناره آن و کرب نفوس مردمانی رنفر اندو قال عرف الناس بالانسان هم حیرانی گفت
 هر یک که شهادت می تبار از یاده شد و او رحمت در آن شیخ بها الدین ذکر میلتانی از اکابر اولیا و علمای عصر بوده و او در
 شیخ شهاب الدین همدردیست و من کلامه سلامتی بدن در اندک خوردن و سلامتی روح و ترک خوردن و سلامتی دین از
 فرستادن صلوة بر رسول صلی الله علیه وسلم است خواه عین الدین پیغمبری بستانم مرید خواه عثمان یارونی است در علوم ظاهره

و باطنی یگانگی زمان بوده از بیستان بهند آمد و در جمیع گشت و اکنون مزارش در اجیر یارت گاه خاص و عام است گویند که چون او فوت نمود بر پیشانیاش نوشته یافتند که با حبیب الله فی حب الله سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری سوا از اکابر مشایخ هند است و مرید خواجہ معین الدین خستے بود از سخنان او است که نام معشوق نتوان گرفت چه اگر عاشق او را حاضر داند و حضور نام بردن بے ادبی است و اگر غایب شود و عاشق نباشد شیخ حسن افغان از مشایخ هند و سستان مرید با الدین فکریاسے ملتانی است شیخ در باب او گفته اگر در قیامت هر پرسند که چه آوردی گویم حسن افغان را گویند او اٹھی بود لیکن هرگاه مٹھی از قرآن مجید یا حدیث یا قول مشایخ نوشته یا دونه گفتی که ای کلام خدا است و آن حدیث رسول عرم و اقوال مشایخ روزی بر لب میرفت مسجد رسید جمعی نماز میگذاردند یکی امام پوشش صبا ادا افتد کرد و چون از نماز فارغ شد شیخ با امام گفت یہ بنگالہ رفتی و برودہ خریدے و ملتان بروی پس بغیرین شتافتی و من بے تو حیران و سرگردان شدم امام بیاسے ادا افتاد و مرید شیخ اوسد الدین عبد الله ملتانی شیخ خمد بود یکی از یاران او در غارے منوروی بوداری دید و بر آن دراز کرد و مارش بگنبد نزد شیخ آورد و شیخ گفت چرا دست بآن دراز کردی که ترا زخم زد گفت نہ تو گفتی کہ جز خدا نبود من آنرا جز خدا ندیدم گفت چون خدا را در لباس قمیز بینی از و بگریزی و عابر خواند و برود میار تا شنایافت از سخنان او است که خداے را با شمی اگر خدا را نیاشی خود را بمش و چون خود را بمشای خداے را با شمی گفت درویشی آن بود که اگر کسی بزنجی و چون اینجا حاصل کنی و مہل گردی شیخ شرف الدین یحیی میرے از اکابر غارے بهند بود او اول کسی است از مشایخ جمہر زبان اہل توحید سخن گفته و در ریاضت شاقہ کشیدہ از سخنان او است چون مطلوب را نہایت نیست طالب بر چه یافته است نیافتہ است و گفت خلاص است کہ خلق از میان برگیرے و صدق آنکہ خود را از میان بردارے گفت عارف ہرچہ کہ بنید نظر بر حقیقت او اندازد لاجرم متذہم نامہ اندول بر آن بند و شیخ احمد معشوق از اکابر اولیاسے بهند بودہ نقل است کہ روزے بہر غسل بہ آبی درآمد و گفت آئینہ باد شایہ و از اطاعت بندگان بے نیازی تا مرتبہ خود در خدمت تو دادم از آب بیرون نہ آیم نہ آسید کہ بسیار ایراد شنایا تو از تشن و وزخ حیات ہم گفت الہی رحمت و نعمت ترا نہایت نیست باین اکتفا بکنم نہ آسید کہ من ترا معشوق خود میدارم تو طالبان را عاشق کن شیخ از آب بیرون آمد و روی بجا نہ نهاد و در را در و دیوار می شنید کہ شیخ احمد معشوق می آید و در حال او را جذبہ رسید کہ از نسا باز ماند علمای ظاہر تکلیف بہ نمازش کردند گفت نماز کم لیکن فاتحہ نمیتوانم خواند گفتند نماز بی فاتحہ درست نہ بود گفت فاتحہ بخوانم لیک ایاک نعبد و ایاک نستعین ناگویم گفتند فاتحہ نیے آن درست نہ بود پس تکلیف پیشا نماز با ستاد چون با یک نعبد و ایاک نستعین رسید از بہر تن مویش قطرہ خون چکید و خرہ خونین شد نماز قطع کرد و گفت ای بزرگان من تو خالی ام نماز درست نباشد ملا و حبیبی ازہ انظر فای زمانہ بوقت بر شش در میثربہ از تو اربع مالودہ است گویند قہی کہ بوضع مہدیہ رسید پرسید کہ نام این شہر چیست گفتند مہنڈیہ گفت اکنون در پیازہ از ہانڈمی بکار و دو از جملہ ہر لیاات است و رسول خیر خواہ خلیق و فیصل اول معشوق خدا و الفرشتہ چیل خفے و الیادشا و شاہ کاہل بان و الوکیل محل دروغ و الہ و الہ ریمان جبار و ب و اکو تو اوال منونہ ملک الموت الہولے ہاون شہوت و الہولے شہوت و الہولے گو سالہ شہوت کہ بر و بیج می آید اسپاہی ہمیشہ سرگردان انخواجہ مہرے وادہ بے کس و الہولے ماکوڑ حکومت و الہولے ماکوڑ گوش در زہر و الہولے ماکوڑ تازہ روزگار



سیدار آن موضعیت که عرض آن بیست و هفت و نیم درجه باشد و غایت درازی روزی سه ساعته و سی و پنج ساعت و آن جنوبی آن شهر
و یا قصد و چهل و بیست فرسخ و نصف عشر فرسخ است طرف شمالی آن شهر سه صد و شش و دو فرسخ و صد و شش فرسخ است و هر یک از آن
شرفی و غربی آن یکصد و سی و شش فرسخ و عشر فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم چهار صد و شصت و بیست هزار و چهار صد و نود
و یک فرسخ و دو و نیم فرسخ است ایضا شهر سبب قدیم از دیار مصر بر شد فی رود نیل و بلاد مصر بیت و بیست شهر است و سبب
اعمال بدین سبب آنجا که همه ساکنان آن شهر را سنگ ساخته و حالا شاه که صورت زن که بازو خفته و قصاب که گوشت
پارده می کند و طفل در گویا و نهان در نور و مانند آن همه سنگ شده اند از آنهم حروف بزبان سیاحان شنیده که در وک جای
آن گورده نام آنجا تمام سنگ شهر در زمان سابق سنگ شده اند بهر م شهر است در مغرب قمر از سطر جکیم رنجاست و نصاری آنرا از آن
کندلیت الحکم قریه است بر دو فرسخ از بیت المقدس تولد عیسی آنجا بوده است و آب معموریه که نصاری آن آب فرزند آن
خود را غسل میدهند و اعتقاد دارند که تا بان نشویند نصاری نشود در آنجا است حیض از بلاد کرمانست اندرون آن شهر باران
ببارد و بیرون آن بار و دمنه آن از بلاد کرمان است در کوه آن غار است که از درون آن آواز آب بر می آید و بخار شل و دود
از آنجا بر می آید و باحوالی در غار متکا شمع شود و چون بسیار شود مردم آنرا جمع کنند و آن نوساد خالص است سنون
از دیات کرمانست و در وسط آن حصار است که در آن موش نباشد اگر موشی را در آنجا بر ندچون برین اورب بهر و صعبه
ناجیه است در ولایت مصر و در کوه آن غار است که در آن موتی انداز آدمی و مرغ و سنگ و گربه و مثل آن همه کفین کفین کنان
و همه بر حال خود و بیخ تغییر در آن ظاهر نیست و آنجا سنگهای خورد است بر شکل درم و دینار گویند که در اتم و دینار قوم فرعون
که بدین غار می آید و بیخ شهر است مدینه پادشاه ریان بوده در حایط آن شهر غریب است شرف و نزل بر دیوار آن

رود نیل و بر دیوار آن غرفه مکتوبست که سخن یوسف و صلیبیه از جزایر مغرب است در مقابل افریقه در بلاد دیهات این
 جزیره معادن احسا و سینه منظره چون زرد خیمه منظره چون شب و زاج و نشا و در سیاه است و در حواشی آن زعفران بسیار است
 و آنجا کونیت که آنرا جمل النار گویند هنگام شب در آن کوه آتش بسیار مشتعل شود و بر وز دو سیاه نماید و عجب ترا که قلعه
 آن کوه هیچ کاه از براف نمانی نباشد بلکه هر چه شهر است نزدیک و مشق و در آنجا نه است عظیم که آب آن نصف گرم و نصف سرد
 است و یکبارگی از چشمه شود و قهر لقمان حکیم در طبریه است و آنجا نهفت چشمه اند که در هفت سال از آن آب بسیار بر آید و هفت
 سال دیگر خشک شود و به ناله و آه است در جبال افریقه آنجا کیمین گندم که زراعت کنند با الفصد من حاصل آید کوه
 قلعه البیه است و در کوهستان است و در کوهستان است و در کوهستان است و در کوهستان است و در کوهستان است و در کوهستان است
 چه گاهی در قلعه با این تبارید این از منظره است چه ارتفاع ابرتا هفتاد و فرسخ میرسد چنانچه در کتب است مرقوم است
 و ارتفاع دیوانه هفتاد و فرسخ میرود از قیاس است موقوفه در حدود شام است زمین آن بیو در قبول نکند اگر بیو در
 را در آن موضع در قبر کنند از قبر بر و آن سکه افتد و از عجایب آنجا است که زبانه بعد از زایدن بکارت خود کند و صره
 قریه است بقرب طبریه و اشتقاق الفصاحه از آنست و لعل آن قریه مرقوم است و اتمت کرده بودند لشومی آن دختر که
 آنجا متولد شود و بکر نباشد



مبداء آن موخصیت که عرض آن سی و سه درجه و ثمان درجه باشد و غایت درازی روز چهارده ساعت در بعضی باشد و طرف
 جنوبی آن سه هزار و سه صد و سی و دو و در سس فرسخ است و طرف شمالی سه هزار و یک صد و چهارده فرسخ و هر یک از طرف
 شرقی و غربی آن یک صد و هفتده فرسخ و خمس فرسخ است و مساحت سطح این اقلیم سه صد و هشتاد و هشت هزار و سی
 و هشت فرسخ و ربع فرسخ است یا تر ناحیه ایست میان شام و عمان و مدین و قریه بسیار دارد و از عجایب آن چشمه است
 و آنرا بسنگ و از زیر یک کوه اندوده اند و یک لقمه در آن گذاشته اند و از آن آب بسیار بیرون می آید و اگر آن لقمه کشاده تر شود
 آتش از آب خراب گردد و شهر و روستا و موضع است نزدیک بهر آن اهل آن اکثر اگر ادو قطع الطريق اند و طالوت ملک بنی سکن
 از آنجا بوده و حب الزلم که از او و یه بامیه است بجز آن موضع جاسی دیگر نباشد شبین در ولایت آذربایجان است و از
 عجایب آنجا آنکه هر سنگ را که بجانب آتش اندازند در آتش نه افتد هر چند که نزدیک بسورن باشد و زروشت آتش است
 از آتش شهر بوده و آنجا آتشکده ایست که دایم آتش در آن می کند اصلا خاکستر جمع نشود طمخاج شهری بزرگ است از بلاد ترک
 دیات بسیار دارد و در زمان و مردان آنجا موسی بریدن ندارند و از غرائب آنست که زبان آنجا را العیار می نامند هر وقت
 بکارت عود نماید فرسین میان بهران و طولان است مورخان گویند که قبادین فیروز آنجا تختی از سنگ ساخته
 صد دراع و در صدر دراع و از ارتفاع آن بیست دراع و سنگها را بر شامیر آینه نوعی فصل کرده اند که مفاصل آن مری نمی شود
 و در زمان کسری و خمر و ملوک رومی زمین بخت ملازم است او جمع آید و بر آن تخت نشستی مثل نفور پادشاه چین
 و خاقان ملک ترکستان و دایمیر فرمانروای هندوستان و قیصر سلطان روم و گفته اند که از بلخ کسری تا این موضع چهار
 فرسخ بوده است غلامان او از بلخ تا این موضع صفت کشیده طبق با سه طعام بدست یکدیگر تا با موضع میرسانند

کمران شهر است از زمین نرگ از ناحیه تبت و در آن چشمه ایست که هر جا و متفرقه چون در آن اندازند بگازد باوین
 موضعی است نزدیک حلوان و آنجا ایوان عظیم است و در پیش آن ایوان اثر باغ عظیم است گویند که آن باغ هرام گور بوده و
 از جای آن ایوان آنکه یک لصف که بجانب کوه دارد و بر آن برف می افتد و بر لصف دیگری نمی افتد و هرام و ندر شهر است
 بعد از آن از ابله نرس و آنجا چشمه ایست در شعب کوهی چون کسی محتاج آب باشد در شعب آن کوه در آید و باوین بلند
 گوید که محتاج آب ایم و بعد از آن بجانب زراعت خود روان شود آب از عقب او جاری شده گشت آرزویش را
 میراب سازد چون گوهر آماش آب گردد یعنی زراعت او بقدر خواستش میراب شود بار دیگر نزدیک آن شعب و
 ویزور پاسه بر زمین زده بدستور گوید که آب کفایت است فی الفور آب منقطع گردد و پیشتر شهر است بر شرفی و
 نزدیک موهل یونس آنجا می بوده و آنجا می است که دعا سے قوم یونس بر آن تل شجای شده و آنرا تل توبه گویند
 و شعب جمعه مردم زیارت آن تل روند صاحب تحفه الغریت گوید که آنجا طاحونه ایست که همه آلات آن سنگ است
 و چون آسیابان نواهد که ساکن شود گوید ساکن بقی یونس بنیمر سنگ آسیاب ساکن شود و چون فارغ شود گوید از خود فائز
 شرم سنگ در حرکت آید و اسط شهر است میان کوفه و بمره در سنه ششاد و چهار بحر سے حاج بن یوسف ثقفی آنجا
 تعمیر ساخته و بنا نهاده و آن زندان منظم بوده و بعد از مرگ او در آن شهر جمعی کثیر از ارباب علم و فضل پیدا شدند.

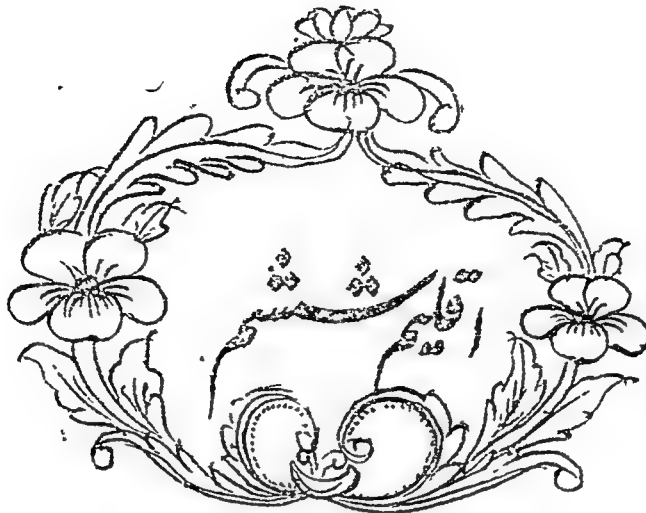




ابتدا لای آن موضع است که عرض آن سی و نه درجه باشد و غایت درازی روز چهارده ساعت و ربع ساعت و طرف جنوبی
 آن سه هزار و یکصد و چهارده فرسخ و طرف شمالی آن دو هزار و نهصد و بیست و هشت فرسخ و نصف فرسخ است و هر یک از
 طرف شرقی و غربی آن نود و نه فرسخ و نصف فرسخ و مساحت سطح این اقلیم دویست و نود و نه هزار و چهارصد و نود و سه فرسخ
 و سه عشره فرسخ است از حیثه ناحیه است مابین آذربایجان و روم صاحب خفه الغریب گویند که آنجا آتش خانه است که سطح آن
 از صاف و رخ است و نیز باز نخاس دارد و در تحت منبراب حوضیت از رخام چون آتش در آتش خانه برافروزند و آب بر سطح یزند
 تا از نیز آب سطح بیرون آید و در حوض رود باران چندان آید که سطح آن شسته گردد و آن حوض پر آب شود از نهران الروم
 آنجا چشمه است که از این الفرات که نیکو گرس... بار از آن آب غسل کنند در آن سال بیمار نگردد است و نه شهر است در آن
 بر کنار دریا و در آنجا کوه است و در آن سنگها است که در شب چون چراغ روشنائی دهد اقیوس شهر است از بلاد روم و آن
 نخلگاه و قیاسوس بوده و صاحب کف از آن شهر فرای نه و ده بود و در مابین شهر و کف دو فرسخ و در کف بجانیهات است
 است آفتاب و آن کف در نیاید و در کف سید است که در آن استجاب شود و آن سبزه از شهر مر می شود و
 موضع است بجانیهات سعادان نهر و لغه دارد و در کوهی از کوهها که آنجا غار است و از آن تجار حیوانی در آن غار متحجر
 میشود و آن نشادر است و نیز شهر است باندلس بر ساحل بحر بر سول خیمه شهباز از آنجا آورند و بعضی اوقات دریا آنرا
 بساحل اندازد و دیگر حیوانی از آن بحر بیرون می آید و خود را در سنگها مالده و شمش از وجود اشود و غایت نرم و بزرگ از سرخ
 مردم آنرا جمع کنند و از آن جامه سازند و در غایت حسن آنجا که از آن شهر بیرون نهر از طر شمش شهر است قدیم از بلاد اندلس
 و در نزدیکی آن شهر غار است و در آن هیچ آتش نیست و هرگز در آن آراسته مشغول شود و بسوزد و طلیطه شهر است بزرگ

از بلاد اندلس آب و هوای نیک دارد و در نزدیکی آن شهر سنگیست که چون آنرا قاتم سازند باران پدید آید و چون آنرا اینند
 باران بایستد قیر شهرست قدیم از بلاد اندلس و در آنجا فارسیت چون جامه یا پیریه در آن فریستد باد آنرا ببرد و آنرا از
 و بجانب علو بالاتر دیکلی از ملوک بنی امیه بفرمود تا آنجا برگاه کردند و مردم بر در آنجا نشستند و او وزیران گاه کرد و پیکار
 معلوم نشد که آنجا به کدام جانب رفت قسطنطین شهرست قدیم است باندلس در کوه آن فارسیت و در آن فارسیت است
 که هیچ تغییر در آن پدید نیامده و معلوم نیست که آن چه کس است قیصریه شهرست عظیم است از بلاد روم و در آنجا حامیست از امنیت
 بلیناس حکیم که بجهت قیصر ساخته از آنجا بانب و نیاست چنانکه در زیر آن روشن کنند گرم می شود و لورق شهر بزرگ است
 در اندلس و در آنجا یک دانه گندم بوزن صد دانه گندم متعارف حاصل میشود سیاه از بلاد روم است و آنجا نوعی از پوستین
 است که سببش در آن پدید نمی شود مایطه از بلاد روم است در کوه آن چشمه است چون حیولت از آن آب خوردند شکر شود
 و چون آن آب اندک مسافت از چشمه جارسه شود رنگ گرد و یونان ولایتی است بقول مورخان اسلام اینهمه دیر
 در آب غرق است و بر دایت اهل فرنگ بعضی از مواضع یونان در آب معمور است و بسیار می از آن اکنون آباد است چنانچه
 در ضمن فصل گفتاری صاحب دالامناقب کپتان جو ناتان اسکاٹ گذشت *





سیدار آن موضعیت که عرض آن چیل و سه و نیم رجب بود و غایت دراز سے روز پانزده ساعت و ربعی و طرف جنوب سے آن
 دو هزار و مئصد و هشت و لفت فرسخت و طرف شمالی آن دو هزار و مئصد و پانزده فرسخ و خمس فرسخت و هر یک از طرف
 شرقی و غربی او هشتاد و ثلث فرسخت و مساحت سطح این اقلیم دویست و سی و پنج هزار و سه و چهار فرسخ و ثلثان فرسخ است ابوالولہ
 شہر سے بزرگست در بلاد فرنگ و بنا ہاے آن از سنگست و بانی آن وصیت کرده است کہ زمان در آشتہ در نیامد بنا بر آن
 زمان آنجا نروند و آنجا زرخ و لقرہ بسیار است اکثر سکنہ آنجا را جمہ عمارت از طلا و لقرہ است آشت از بلاد فرنگ است چون
 ساکنان آنجا امتاعی بخیرند قیمت از برابر آن نویزند خریدار آن قیمت را آنجا بگذارد و آن متاع برگردد و امطر خمنہ شہری عظیم است
 از بلاد فرنگ آنجا ہیزم نباشد لکن آنجا مرغزار است کہ چون در تابستان آب آن کم شود از کل بر شکل طوق قرصہا سازند خوشک
 کنند در آفتاب و آنرا بعوض ہیزم بسوزند و آنہم خاکستر شود و انکشت از آن حاصل نشود شاپر شہر است در نواحے
 باب الابواب و آنجا جاسے عمیق است کہ آنرا چاہ سرن گویند و افراسیاب سرن را در آنجا بند کرده و سنگ عظیم بر سرن آن
 چاہ گذاشتہ و رستم بن زال بر سرن آن چاہ رسیدہ و آن سنگ را از سرن آن چاہ دور ساختہ و سرن را بیرون آورده
 و این دوستان را فرو و سی در شاہنامہ بیان کردہ و آن سنگ در حوالے آنجا افتادہ است ہر کس کہ در آنجا میر کعب میکند
 کہ رستم این سنگ را چگونہ برگرفتہ مدتیہ لسا شہری است غایت بزرگ در جزیرہ بحر مغرب آنجا جمہ زمان باشند و حکم بیج مرد بر ایشان
 جاری نیست بر اسب سوار سے کنند و جنگ محکم نمایند و غلامان مملوک دارند چون شب در آید غلامان نزدیک بیدہ
 خود را بموجب طلب پنهان روند و خدمت کنند و پیش از طلوع بیدرون آیند و اگر پسر نیز آیند اورا بکشند
 و اگر دختر را آیند نگاہ دارند

نشاری نیز سکونت دارند و دیگر جزیره برطانیه و برطانیه تناسه فوقانی نیز شش خوانند و آن در بحر محیط است و بقولے در بحر نیست
که متصل بحر محیط است جزیره صوامی و برانیه درین کتاب در ضمن اقلیم هفتم مرقوم شد جزیره برانیه بقول کتبان جزائمان است
سکن اصلی انگلیزان است و آنرا جزیره انگلاند میگویند و در آن جزیره شهر لندن تختگاه پادشاه انگلیزان است و روز در آن
در جزیره مذکور هفتده ساعت و سی دقیقه بخواب میشود و درین روز نه ساعت باشد و بیان آن در آخرین کتاب اندر فصل
که از کتبان معصوم است و درین انگلاند مرقوم است جزایر بلخار که در آن بلخار است و میان آن بلخار سه ماهه راه مسافت
دارد و اهل بلخار و بازرگانان تجارت آنجا رونق و هر کس شاع خود را نشان کرده در موضع شده خرید و فروخت مانند شهر بویه کنند
و ساکنان اکثر مواضع آنجا در رستان از شارت سرمد و حمام با بسیر برند چنانچه گذشت و بهرین قطع موضع نیست که در او ایل بسیار
چون آفتاب غروب کند هنوز تمام شفق غروب باشد اثری از صبح صادق ظاهر نشود و بقول مولف تاریخ صبح صادق است
صاحبقران گورکان در تقاب نقیض خان جوچی نژاد بسوی شمال بجای رسیده بود که قبل از غیبت شفق صبح ظاهر شد چنانچه
اندرین کتاب در اقلیم هفتم در ضمن احوال اسپر تیمور گورکان مرقوم است معرفت آخر عمارت که خارج از اقلیم ششم است تا آخر
ربع مسکون یعنی تا آنجا که قطب شمالی بر سمت الراس باشد طرف جنوبی این قطعه چنانچه مذکور شد یکبار و پانصد و هشتاد و دو
فرسخ و شمالی این قطعه یکبار و چهل و چهار فرسخ و چهار ربع فرسخ و مساحت سطح این قطعه چهار صد و بیست و دو هزار و چهار صد
و هفت فرسخ و خمس فرسخ است و اکثر اهل بیت گفته اند که درین قطعه اصلا عمارت نیست و بقولے در قطع مذکور یوراشهر است نزدیک
بطلعات و روز در آن آنجا چهل شبانروز اینجا بگذرد آنجا باشد درین عرض شصت تانه درجه بلکه تا هفتاد و نود درجه است و بقول مولف
اقتصاد تا بعضی هشتاد و نود درجه جانب شمال خط استوا عمارات عظیم و غیر عظیم است چنانچه سابق ازین مرقوم شده و دیگر در آنجا
برابر چهار ماه بلکه از چهار ماه هم قریبی کند و بعد از آن عمارت نیست پس بقول مولف اقتصاد تا هشتاد و نود درجه عمارت نیست
و نه و نیم نود درجه باقی مانده آن عمارت ندارد درجه از شدت آب و برف و سرمای سخت نبات آنجا نرود و حیوان زندگانی نتواند کرد
پوشیده نماید آنجا که بعضی تحریر آمدند آن دیار امری که عبارت از دنیای نواست و اکنون اهل فرنگ بد آنجا رسیده اند و پیشتر
که آنصار و جزائر جانب جنوبی خط استوا از قطعه غربی شاید امری جنوبی باشد و در جانب شمال خط استوا که عمارت از ربع مسکون است
در آن امری شمالی یافته نمی شود بنا بر آن گفته می شود که شاید بر نصف کره ارض بجای که مقاطع عبارت از دست بوده باشد که سید
اند الغیب عند الله حکایتی در عجایب البلدان بنظر قسم رسیده که سکندر ذو القرنین جائه تجار را که با هر اکثر لغات دانسته بودند
فرمود که در کشیمه شنید و از طرف مشرق تا محاذی طلوع کوکب بردند و ما را از مغوره خبر کنند جماعه بازرگانان بعد از یکسال
و نیم بساحل بحر محیط رسیدند و جمیع آنجا ساکن دیدند گفتند شما چه مردمان اید آنجا جماعه تاجر ماندند تجاران برگردیدند و نزد سکندر آمدند
و تمام احوال عرض کردند که از اوضاع افلاک و زمین واقف بودند با ذو القرنین گفتند سخن تجاران راست است چه آب
احاطه زمین کرده و ایشان از جهت مشرق رفته تا آنکه اندر زیر زمین متوجه بساحل مغرب گردیدند و الله اعلم بالصواب کتب
منه و مسطور است که بدستور اینجا در امال یعنی زیر زمین که عبارت از ارض مفاطی تحتانی است عمارت است و فرمان و ایان باشد

خاتم الطبع

تاج زیبای سمرقند حمد شایسته است که در جهان را بسایک امر کن از پرده عدم بجلوه گاه ظهور آورده و رونق و آرایش کلام ادبی نصیب خیر الانام
جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کہ فیہ دلتی عالم البقیۃ اقتدار شریعتش داده انابید بر روشن سواد ان ارباب بصیرت
و ذکاوت و الفیقین دریافت سوانح سنین سابقہ و قوالہمین جو یاس و قانع ملوک با فضیلتان آفتاب بے حجاب و پرده و متواضع
مباد و فی نفس الامر علم تاریخ علی است کہ قرآوان سوانح عجیبہ و سبب و قانع عظیمہ پیشینان و باستانیان از ملوک و کملابوسید آن مضموم
ضمیمہ کرد کہ دل را از قید غم برانزد و بجا دہ رحمت را و نمایر نگام است کہ شنیدن را فرود رساند و ساسدہ اوقات افزاید حال ابشارت
ماہہ باد کہ درین نزدیکی فرخ کتابے و مجسمہ صحیفہ بل گلدستہ است کہ با دختران روزگار بر ورسیدہ یا چہ نیست کہ ہزاران بلبل در و فتنہ سرا
گردیدہ متشنم حالات عمد و تارتنے قابل قبول فطرت سلیم سسی بہ حدیقۃ انا قالیسم تالیف مورخ ہمہ دان و وقت ہر فن مآثر حالات
انقلابات روزگار نمود کن پتھر و آرمی حسن کلام نسخہ پیرایہ صحیفہ ایام نقش کار نامہ حقیقت نگارے فتن قاتم فراست و نادرے
مترجمی حسین المصطفیٰ بہ الدیار عثمانی بلگرے کہ در سرکارشان مان ہند و امرے عظیم نشان امتیاز داشتند بالآخر بمنصب نشی گری صاحب ایشان
کہیشان مسعود چو ناتھان اسکاٹ صاحب بہادر ممتاز گردید و بہان زمان با یامی والایش این گلدستہ خندان را ترتیب داده و از
اخبار ہندیاسے کہار و سلاطین روزگار و برجہ از احوال کردہ ارض و رنج سکون و اقالیم سیم و ہر آنچہ در ہر اقلیم از اقالیم سیمہ از بلاد و تجارت
و انتہار و جبال و قناری و نانی از عمارتہا واقع شدہ و حالات بناسے ہر ہر مشروح و کاغذ شدہ و ہندے از احوال حکما و فضلاے مشاہیر امصار
زیبہ رقم یافتہ مختص ہرامنیکہ این تاریخیت لب لباب کتب تاریخہا جویندہ ہر چہ جویدہ درین باید و آقا تاریخ بر اسے ناظرین و شایقین بلاد و عظم ہند
مانند و ہندی و لاہور و لکنئو زیادہ تر نفع بخش است کہ حالات جزئیات ہر واقعہ بمعانی آید اکمال حاصل ہر گاہ این کتاب قسط

مبہر رسید بر منافع و فوائدش ناظرین آگاہی یافتند و باصر طبعش پر دقتند لاجرم نظر با شاعت علوم و

نفع عام ببدل بہت بلند و نعمت ارجمند سر چشمہ دانش و فتوت جناب فتنی نو کشور صاحب

دام اقتبالہ مالک مطبع در مطبع نامی گرامی واقع لکنئو حضرت گنج کوٹھی خاص

مالک مطبع بہاہ جنوری شمع مطابقت حضرت شہداء بار اول از ناگ مطبع

بر آراستہ شد و ارے جہان مقبول عالم فرمایند

بالوف منہ و کمال کردہ

آمین

تاریخ خلافت مشیقاہ جنت مبحث کے ساتھ
 نہایت عمدہ چھپی ہے
 ردفتہ الصفا تصنیف محمد خاوند شاہ دیبائیخ
 کی عمدہ مسمو کتاب ہے۔
 تحقیق الانسان معروف بمنظر الحق مصنف
 سید ارجمان صاحب کلیانزی و تحقیق کیا

شواہد النبوت۔ از خرد اکل احوال حضرت
 خاتم المرسلین و حالات ائمہ اطہار و صحابہ کرام
 بہت ميسود و بلا عبد الرحمن حامی نے لکھا ہے
 کہ ایسا درج النبوت اور سراج النبوت بن
 اوسن بسط کے ساتھ نہیں ہے۔
 سیر الاقطاب فارسی شاہ الحدید ذکر کرنا

اولیاء اللہ۔
 ولستان مذاہب۔ فارسی حق اللہ و مذاہب
 معروف ہیں۔
 تفسیر سورۃ معرووف گنج تاریخ فارسی
 از نقی غلام سرور لاہوری تاریخ ولادت
 و وفات اولیاء و سلاطین ہند۔

کتاب تاریخ زبان الہود

تاریخ ناظر اجستان۔ بالفتحات و تصویر
 بنادر مسموہ تاریخ راجستان کے یادگار جسکو
 مجمع تاریخی حالات سے شوکت و سلاطنت
 قوم راجپوتوں کی آشکار ہے قابل دید ہے
 کاغذ نفیس چھاپا کثیر و شریک اہتمام ہو چکا
 صورت افغانی۔ اردو و انجمن و افغان
 فرمانروایان ہندوستان و تحقیق انساب
 افغانان ہر از محمد زور و افغان صاحب بہادر
 فتوحات ہند۔ خلاصہ تاریخ واقعات ہند از
 عنایت حسین صاحب۔
 اقوام الہند۔ بیان اقوام مختلفہ کا نہایت
 عمدہ ہے۔

جلد اول جمہین عمدناجات و اقرارناجات و
 عطائے سند متعلقہ لغت گورنری سنگا
 و گج و بنیا و کورسا و متی و درآسام و کوچ
 ہند و شک و سرحدات قبونی و منبری و شمالی و
 مالک کنگ و جہا و ملا و پیشو لا و مالک بن
 جلد دوم۔ جمہین عمدناجات و اقرارناجات
 و عطائے سند متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی
 ہند و ستان و ملی و رام پور و فرخ آباد
 و تیار و واد و و قیاد و پنجاب و مالک
 سرحدی پنجاب و غیرہ ہیں۔
 جلد سوم۔ جمہین عمدناجات و عطائے
 سند متعلقہ خاندان پیشو اونا گور اور مدلی
 جلد چہارم۔ جمہین عمدناجات و عطائے
 سند متعلقہ خاندانہ سے ملک راجپوتانہ و
 وسط ہند و انوہ۔

وسند نامے متعلقہ سند و بلوچستان و فارس
 و برات و عرب و ترکستان فارس و ساحل
 عرب و افریقہ ہیں۔
 تاریخ جد و لد۔ یہ مشہور تاریخ مولفہ منشی
 خادم حسین صاحب اکبر آبادی آدم سے
 تا اہم جد و لد کے اندر جزو کل کیفیت
 تاریخی بقید سبب مختصر و ضرر وایت درج
 ہوئی ہیں۔
 تاریخ بنو گنیم بونا یارٹ۔ مشہور شہنشاہ
 فرانس کی ہے اسکا ترجمہ مولوی شاکر حسین
 صاحب منصرم نے فرمایا۔
 خیر نامہ۔ جناب نور ساجد صاحب در
 جنھوں نے غلطہ عیسوی میں تاریخوں کا
 سفر فرمایا متضمن حالات اوس دیار کے
 قصص الانبیاء اردو۔ مولفہ محمد طاہر
 و حالات انبیاء۔
 قصص الانبیاء اردو۔ مطبوعہ مطبع
 شعلہ کور۔
 عجائب القصص اردو۔ دو جلد انبیاء
 و اولیاء کے حالات مسموہ ہیں۔
 تاریخ تفاوت ہند۔ منشی بہتیار عظیم
 خد رخصتہ عیسوی کی تاریخ تفاوت ہند
 اس میں اکثر مقامات کے مفصل حال سفر کر
 درج ہیں چند انگریزی کتاب سے منڈت
 کنیا لال صاحب منصرم نے ترجمہ و تالیف
 کیا۔

جلد پنجم۔ جمہین عمدناجات و اقرارناجات
 و عطائے سند متعلقہ ریاستہائے حیدر آباد
 و بیسور و گورک و احاطہ سندراس اور خیر
 سسلون یعنی سنگاپور۔
 جلد ششم۔ جمہین عمدناجات و اقرارناجات
 و عطائے سند متعلقہ برنڈنسی بنڈی یعنی
 ستار اوکھلا پور و سائنٹ و آری و جا کینٹ
 و کلاب و خیر او شورت و چین و باند و جوائنڈا
 و بار و وگنٹی و گاکو اور واکھسا و اردو چھ و
 چین پور و ناہی کانشا و لو اکاشا۔
 جلد ہفتم۔ جمہین عمدناجات و اقرارناجات

تاریخ چین۔ جس کا کہ صاحب مرحوم کی
 تصنیفات سے ہے حالات ملک چین ابتدائی
 طوفان سے نہایت متلاطم و شرح حالات اور
 عجائبات ملک چین کے مندرج ہیں۔
 از کثرہ الکاملین۔ یہ شاہیر حکماء و کائنات کے مع تصدیق
 عجائبات روزگار تصنیف جناب بشیر رام خیر
 صاحب بہادر بیان اشیاء و مقامات مع تصاویر ہو
 عالم ہند۔ جمہین احوال ہمای راجگان ہنود از
 برطانوی راجہ جید شہزاد و راجہ اختتام سلطنت جلد
 راجاؤں کے احوال سلطنت بادشاہان اسلام
 کا ہے تاخیر و اجداد علی شاہ
 تاریخ عمدناجات و اقرارناجات و عطائے سند
 متعلقہ ریاستہائے ہندوستان و حدود ہندوستان
 عمل سات جلد

مجموعات علم و تحیرہ کتاب تالیف تراشہ

عجائب المخلوقات۔ تمامی مخلوقات کے
 اشکال اور احوال اس میں مندرج ہیں با تصویق
 نہایت عمدہ چھپی ہے۔
 ایضاً۔ رنگین۔
 مطلق العلوم و مجمع الفنون فارسی۔ ہر حکیم

و کید علما ان مخلص واحد۔
 ترجمہ اردو و مطلق العلوم و مجمع الفنون۔
 از منشی زریں العابدین خان مرحوم۔
 معلومات الاغانی۔ یہ کتاب اسم با سہمی جو
 اسمین تمام و فیما کے حالات اور روایت و

آبادی و ویرانی مع رنگ مع تصویرات۔
 ایضاً۔ بازار رنگ مع تصویرات۔
 مطلق الکتاب۔ ترجمہ معلومات الاغانی و
 ریاض الشریعہ۔ مصنف مولوی محمد حسین خان
 صاحب شمل مطلق العلوم۔

انجمن علمی - اورنگ زیبیہ لکھنؤ
 حضرت مولانا محمد تقی صاحب
 امیر خسرو کی تصنیف حضرت امیر خسرو
 دہلوی - منہاج - دہلی لکھنؤ و غیرہ
 کے مجموعہ میں شامل ہے اور پانچ رسالے
 کو یکجا کر کے ایک بکارت و متحدہ تصنیف ہے۔
 عوامیات فرنگ - یعنی حالات ملک انگلستان
 و کیفیت سفیرستان خان مل پوت نامی صاحب
 مالک یورپ قابل دید ہے۔
 اندر حال اردو - زمین پریم کے نقش و
 شعور و مشغول۔
 تاثیر الانظار - سید محمد تقی صاحب لکھنؤ
 کتاب طلسم فرنگ سے منتخب کیا ہے۔
 اعجاز محمدی - کتب پرانہ دہلی - شرح بیہوش
 جتنا تھ صاحب۔
 خزینہ الاشغال - اردو و فارسی و عربی کی
 ششہیں زبان زد مشہور ہیں۔
 قسطنطین القاری - قریب ساڑھے سو لکھ فرار کیم
 صاحب۔
 مجموعہ الحکم اسکندر و والدین - ششہیں
 مجموعہ ہے کہ ایک ایک باب میں کیا گیا ہے۔
 تہذیب و ادب و اسلوب و فن و فنکاران صاحب اکبر
 رسالہ علم و روش - تصنیف مولوی محمد عثمان
 خان سہید۔
 مخدات الحکیم - کل علم صرف و نحو و منطق و

دیان و سانی و عرومن و ریاضی و حساب و
 نبات و طب و اخلاق و نجوم و رمل و موسیقی
 و کیمیا و فنی و فنی و فنی و فنی و فنی و فنی
 علم ارض و نایا و کیمیا و فنی و فنی و فنی و فنی
 بیان ہے۔
 اقباب اسرار - فریضہ فارسی فریضہ کا اسرار
 اسرار لکھا ہے۔
 طلسم فرنگ - نظم مقابلہ میں یہ ایک کتاب
 نامور ہے۔
 شہستان نکات و نکات ان نگار ہے۔
 یہ ایک نامور کتاب صنایع و ہنر و فنی کی
 کہ جس پر ایک لفظ و فقرہ ہے کہ ایک لفظ
 صنعت کا نام ہے اس پر اس پر ایک کتاب ہے
 کو ششہیں سے بڑے کتاب خوب محمد
 و انجمن خان بہادر محمد تقی - تصنیف
 مولوی محمد القاری قادیانی
 قانون شہر - تصنیف سید محمد حسین خان
 اسکندر اسکندر کشن و فنی۔
 رسالہ اقباب - تصنیف منشی و بی پرشاد
 صاحب سبکدوشی اسکندر بادلون۔
 نقش لطائف - حکایات و قصص و ہنر و فنی
 خواجہ محمد اشرف علی صاحب۔
 ہفت تراشے مرزا اقبال - ہنر و فنی
 کے تصنیف میں ہے۔
 رملی الرمل - فن رمل میں یہ ایک کتاب نامور

ملسم صاحب - فقیر شمس و اعمال حسن
 بعض اقباب کے از مرزا اکبر و کتب میں صاحب
 لطیف و فنی
 جنشان بہار - مجموعہ اخبار اور سہار
 فنی و فنی میں صاحب۔
 مصداق الرمل - رملی رملی از مرزا
 صاحب رملی لاہوری۔
 غیر اقباب - اقباب مجموعہ علم نجوم میں نامور
 از خیر انجمن صاحب۔
 محبوب الرمل - نظم رمل میں تصنیف
 شاہ صاحب رملی نامور۔
 حور سلجانی - یہ کتاب مجموعہ نامور و
 ہے وین و فنی کے کار آمد مفید نامی
 عالم جنین کل احوال سے اللہ و ماہر
 و ہفتہ وار اور مضامین میں اور ہر لون
 و فنی و فنی و فنی و فنی و فنی و فنی
 ترکیب نقش و فنی کی مولوی اشرف علی
 صاحب نے خوب لکھی ہے لائق دید ہے۔
 بازہ تصنیف ہے۔
 طلسم روحانی - در اول میں کیفیت غرائب
 ہنر و فنی کے کیمیا و فنی و فنی و فنی
 ساتھ لکھا ہے از مولوی حسین احمد
 صاحب

تصنیفات قصص نظم و شرف فارسی

فتویٰ مخزن اسرار - تصنیف مولانا نظام
 فتویٰ مخزن العزیزین - محشی تصنیف حکیم
 ابو جعفر الدین خاٹانی۔
 فتویٰ مخزن الاحرار - تصنیف ملا جامی۔
 انیساب شہر بالا۔
 فتویٰ یوسف زلیخا جامی - محشی تیسر و تیر
 جیالی گئی۔
 انیساب - فتویٰ یوسف زلیخا جامی - سد مصر
 قریب حاشیہ میں غشی ہے۔
 یوسف زلیخا نامہ ہندی - بیاب یوسف زلیخا
 سیامی۔
 یوسف زلیخا فردوسی - منظوم جو مصرعہ
 لکھا ہے۔
 یوسف زلیخا - عیار و فنی کا انتخاب۔

انوار سبلی - محشی تصنیف امیر حسین واعظ
 مشہور کتاب ہے۔
 معدن النجوا - تصنیف ملا طریزی یہ کتاب
 اندر و تہذیب الاخلاق یا ہر حکایات
 تھنہ نامور و فنی ہے۔
 مخزن نام مولانا فنی - تیمور کی فتوحات
 کا حال بطور سکندر نامہ ہے۔
 مفرج القلوب - عرب کثیر نامہ کیمیا
 و فنی کا قصہ ہے۔
 فتویٰ سنبلستان - بتبع بوستان ہندی
 تصنیف غشی ہر گوال تھنہ۔
 نامہ فارسی - تصنیف فاضل شہزاد بن
 سیامی زلیخا جامی ہے۔
 فنی مخزن ملا فنی - مشہور قصہ ہے اور

میں چیل ہے۔
 لکھی مخزن خسرو - امیر خسرو کی پنج گنج
 یہ ایک کتاب ہے۔
 فتویٰ بشت امیر خسرو - نامور
 از تصنیفات حضرت امیر خسرو مشہور
 لکھی مخزن نظامی - تصنیف مولانا نظام
 لکھی۔
 خسرو شیرین نظامی - لکھی مشہور کتاب
 ہفت بکرت نظامی - تصنیف نظامی لکھی
 قریب مشہور۔
 سکندر نامہ ہندی - تصنیف نظامی لکھی
 قریب مشہور۔
 انیساب - کاغذ کندہ مشہور و گلابی۔